(حصہ اول)

عورتوں کے مسائل

ہمشیرہ
محمد صدیق عطاری قادری

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور

عورتوں کے مسائل

✿

ہمشیرہ
محمد صدیق عطاری قادری

زاویہ پبلشرز
8-C (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ، لاہور
فون: 042-7248657
موبائل: 0300-9467047 - 0300-4505466
Email: zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

98093

2011ء

باراول.........................1000

ہدیہ.............................. 250

زیرِ اہتمام.........نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

اسلامک بک کارپوریشن ، کمیٹی چوک ، راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن ، کمیٹی چوک ، راولپنڈی	051-5558320
کتاب گھر ، کمیٹی چوک ، راولپنڈی	051-5552929
مکتبہ بابا فرید ، چوک چٹی قبر ، پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ قادریہ ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ ،بہادر آباد ، کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
اقراء بک سیلرز، فیصل آباد	041-2626250
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان ، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
مکتبہ المجاھد، بھیرہ شریف	048-6691763
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوہر گیٹ ملتان	061-4545486
رانل بک کمپنی، کمیٹی چوک ، اقبال روڈ ، راولپنڈی	051-5541452
علامہ فضل حق پبلیکیشنز دربار مارکیٹ لاہور	0300-4798782
مکتبہ مِتینویہ ، سیفیہ، بھاولپور	0301-7728754

Marfat.com

فہرست مضامین

انتساب	15	انبیاء معصوم ہیں	37
تقریظ	17	انبیاء کرام کا علم غیب	38
عرض مصنفہ	18	کرامت واستدراج کا فرق	40
باب ا: عقائد متعلق باری تعالٰی	19	انبیاء کرام کی حیات	40
واجب الوجود سے مراد	19	محبت رسول ایمان کی اصل ہے	41
آیات متشابہات	20	تعظیم رسول بعد وصال	41
رزق میں کشادگی وتنگی	20	خالق اکبر کے نائب اکبر ﷺ	42
اللہ تعالٰی کیلئے اوپر والا کہنا	22	انبیاء کرام کی توہین کے الفاظ کہنا	43
اللہ تعالٰی کی طرف برے کام کی نسبت	23	شفاعت کبریٰ کیا ہے؟	44
کرنا	23	لواء الحمد کیا ہے؟	45
اللہ تعالٰی کو اللہ میاں کہنا	24	**باب ۳: ملائکہ (فرشتے)**	46
اللہ تعالٰی کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنا	25	فرشتوں کی پیدائش	46
باب ۲: رسالت کا بیان	27	فرشتوں کے کام اور تعداد	46
دعا میں اغثنی یا رسول اللہ ﷺ کہنا	27	کسی کو عزرائیل یا منکر نکیر کہنا	47
بزرگوں سے توسل کرنا	32	**باب ۴: تقدیر وقسمت**	48
ختم نبوت کا عقیدہ	33	قسمت وتقدیر کیا ہے؟	48
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا	35	تقدیر کا لکھا	50
وحی صرف انبیاء کیلئے خاص ہے	36	تقدیر پر ایمان لانا	51
نبوت اللہ تعالٰی کی عطا ہے	36	تقدیر پر بحث ومباحثہ	51

Marfat.com

باب ۵: برزخ وقیامت	53
عالم برزخ کیا ہے؟	53
زندگی مقرر ہے	53
مرنے کے بعد روح اور جسم کا تعلق	53
مرنے کے بعد روح کا مقام	54
قیامت کی نشانیاں	54
مرنے کے بعد زندہ ہونا	56
باب ۶: وضو کا بیان	57
قرآن سے وضو کے فرائض کا ثبوت	57
وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا	57
وضو میں دھونے کی حد	58
وضو میں ناک کی لونگ ہلانا	59
لمبے ناخن اور وضو	60
وضو میں مسح کرنا بھول جانا	61
لپ اسٹک ہٹائے بغیر وضو	62
نیل پالش اور وضو	63
چمک یا افشاں لگے ہاتھوں پر وضو کرنا	63
وضو کا مستحب طریقہ	64
وضو میں انجکشن یا ڈرپ لگانا	67
بے وضو نماز پڑھنا	67
وضو کی حالت میں گانا گانا یا سننا	70
وضو کرنا کب فرض ہے؟	73
وضو کرتے وقت زیادہ پانی بہانا	77
باب ۷: غسل کا بیان	78
قرآن وحدیث سے غسل کی فرضیت	78
جنب کسے کہتے ہیں	78
غسل میں دیر کرنا	78
غسل میں ضروری احتیاطیں	81
غسل کے بعد منی کا خارج ہونا	82
غسل کے وقت کلمہ پڑھنا	84
باب ۸: تیمّم کا بیان	85
تنگی وقت کے سبب نماز کیلئے تیمّم کرنا	85
قرآن پڑھنے کی نیت سے تیمّم کرنا	85
عورت کو پاک ہونے پر تیمّم کرنا	87
تیمّم کا طریقہ	87
سردی میں تیمّم کرنا	87
زیورات اتار کر تیمّم کرنا	88
مسجد میں جانے کیلئے تیمّم کرنا	88
بخار کی صورت میں تیمّم کرنا	89
باب ۹: حیض ونفاس کا بیان	90
حیض کسے کہتے ہیں؟	90
حیض کی حکمت ومدت ورنگ	91
پہلی مرتبہ کا حیض آنا	92
عمر بھر حیض کا خون نہ آنا	92
حیض کے زمانے کی نماز، روزہ کا حکم	92
حج پر روانگی کے وقت حیض آنا	93

Marfat.com

دس دن سے زیادہ خون آنا	94
نوسال کی عمر سے پہلے خون آنا	94
کم از کم حیض کی مدت ۷۲ گھنٹے ہے	95
حالت حیض میں جماع کرنا	95
حیض کی حالت میں قرآن چھونا یا پڑھنا	97
حیض کی حالت میں نماز کا حکم	98
زمانہ حیض میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا	99
نفاس کی تعریف و مدت	99
بچہ کی پیدائش سے پہلے خون آنا	99
پیدائش کے چالیس دن کے اندر خون آنا	100
چالیس دن سے زیادہ خون آنا	100
حالت حیض میں سنی ہوئی آیت سجدہ کا حکم	101
حالت حیض میں جماع کو جائز جاننا	102
حیض ونفاس کی حالت میں ذکر اللہ کرنا	103
حیض و نفاس میں نماز کے اوقات کیسے گزارے	104
حیض و نفاس کے خون سے کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	105
باب ۱۰: مختلف اشیاء پاک کرنے کے طریقے	107
چینی، پلاسٹک، شیشے، لوہے کی اشیاء پاک کرنے کا طریقہ	107
شہد پاک کرنے کا طریقہ	109
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	109
قالین کو پاک کرنا	110
چھوٹے بچے کا پیشاب بھی ناپاک ہے	110
بچے کا کپڑوں پر دودھ کی قے کرنا	111
فرش پر پیشاب کا خشک ہو جانا	111
باب ۱۱: اذان کا جواب دینے کے احکام	112
عورت کو اذان کا جواب دینا	112
اذان کا جواب دینے کا طریقہ	112
کن لوگوں پر اذان کا جواب ضروری نہیں	113
نماز کے علاوہ اذان	113
اذان کے دوران باتیں کرنا	114
جب کو اذان کا جواب دینا	115
اذان کا جواب دینے کی فضیلت	115
انگوٹھے چومنے کی فضیلت	116
باب ۱۲: نماز کا بیان	118
تکبیر تحریمہ میں اللہ اعظم کہنا	118
اللہ اکبر کو آللہ اکبار کہنا کیسا؟	119
کن نمازوں میں قیام فرض ہے؟	119
تکبیر تحریمہ میں صرف اللہ یا اکبر کہنا	120
تھکن کی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھنا	120

Marfat.com

کسی تکلیف کی وجہ سے سجدہ نہ کرنا 121
قیام میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ 122
فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا 123
کن رکعات میں قرأت فرض ہے؟ 124
ایک رکعت میں قرأت کرنا 125
رکوع میں دونوں ٹخنے ملانا 125
عورت کے سجدے کا طریقہ 127
قالین پر نماز پڑھنا 128
نماز میں کرسی یا میز کا استعمال 129
بھول کر چوتھی رکعت کے بعد کھڑا ہونا 130
نماز کے دوران بچے کا گود میں بیٹھنا 131
نجس جگہ پر کپڑا اچھا کر نماز پڑھنا 131
طہارت سے کیا مراد ہے؟ 131
رکعتوں میں کم یا زیادہ ہونا 134
ریاکاری کے خوف سے نماز ترک کرنا 135
اسکارف پہن کر نماز پڑھنا 137
باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا 137
نماز کے دوران اگر چادر کھل جائے 138
کپڑا ناپاک سمجھ کر پھر نماز پڑھنا 139
غلط رخ پر نماز پڑھنا 139
مکروہ اوقات میں قضا نماز پڑھنا 141
تنگ وقت میں صرف فرض پڑھنا 142
مکروہ اوقات میں تلاوت و ذکر کرنا 143
نماز میں جمائیاں لینا 145
نماز میں کھانسی یا ڈکار آنا 146
پیشاب، پاخانہ روک کر نماز پڑھنا 147
تصویر والے کمرے میں نماز پڑھنا 147
ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا 149
سجدے میں جانے کا طریقہ 150
نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا 151
مرض کی شدت سے آہ یا اف نکلنا 152
نماز میں بچے کا دودھ پینا 153
دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے؟ 156
باب ۱۳: مریض کی نماز کا بیان 158
بیماری میں لیٹ کر نماز پڑھنا 158
بیمار کا ٹیک لگا کر نماز پڑھنا 158
اشارے سے نماز میں رکوع وسجود کرنا 159
بوجہ علالت تکیہ پر سجدہ کرنا 160
پیشانی پر زخم کی صورت میں سجدہ کرنا 160
نماز کے دوران اچانک کوئی مرض ہو جانا 161
بیماری کے بعد قضا نماز کی ادائیگی 161
شدید بیماری میں ناپاک بستر پر نماز کا حکم 162
سر درد، نزلہ، بخار میں نماز چھوڑ دینا 162
باب ۱۴: سترہ کا بیان 164

Marfat.com

نمازی کے آگے سے گزرنے کی صورت 164
سترہ کیسا ہو؟ 164
تکیے کو سترہ بنانا 164
سترہ کس طرف رکھیں 164
تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا 164
دو افراد نمازی کے آگے سے کیسے گزریں 165
باب ۱۵: سجدۂ سہو کا بیان 166
الحمد شریف پڑھ کر سوچنا کہ کیا پڑھیں 166
سجدۂ سہو کا واجب ہونا 166
سجدۂ سہو کا طریقہ 167
ترک واجب پر سجدۂ سہو نہ کرنا 167
فرض نماز میں ترک واجب ہونا 167
سجدۂ سہو سے پہلے اور بعد میں التحیات پڑھنا 168
الحمد سے پہلے سورت کا پڑھنا 168
تعدیل ارکان ادا نہ کرنا 169
وتر میں تکبیر قنوت بھول جانا 170
رکعت میں بار بار شک ہونا 171
فرضوں کی آخری رکعتوں میں سورت ملانا 171
فرض نماز میں سورت پڑھنا بھول جانا 171
سجدہ تلاوت کب لازم آتا ہے؟ 173
باب ۱۶: سجدہ تلاوت کا بیان 173
نماز میں آیت سجدہ پڑھنا 174
سجدہ والی آیت کا ترجمہ سننا 174
سجدہ تلاوت کا طریقہ 174
کیا ہر آیت سجدہ کی نیت الگ کریں 175
ایک ہی آیت سجدہ کا بار بار سننا 175
کام کی مشغولیت کی وجہ سے آیت سجدہ نہ سننا 176
مقاصد کی برآری کیلئے آیت سجدہ پڑھنا 176
باب ۱۷: زکوٰۃ کا بیان 177
زکوٰۃ تاخیر سے ادا کرنا 177
صاحب نصاب ہو کر زکوٰۃ نہ دینا 178
صاحب نصاب پر قرض ہو تو...... 178
گھر کی ضروری اشیاء پر زکوٰۃ 179
ہیرے اور موتی پر زکوٰۃ 179
سال بھر صدقہ کر کے زکوٰۃ کی نیت کرنا 179
زکوٰۃ کا روپیہ مسجد یا مدرسے میں لگانا 179
گداگروں اور فقیروں کو زکوٰۃ دینا 180
زکوٰۃ کن کن کو دی جا سکتی ہے؟ 181
سرپرست کا یتیم کو زکوٰۃ دینا 183
صرف سونے کے زیورات پر زکوٰۃ 184
فقیر کو زکوٰۃ کہے بغیر زکوٰۃ دینا۔ 184

Marfat.com

دادا، دادی کو زکوٰۃ دینا 185
زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ 185
غریب سید کو زکوٰۃ دینا 185
بدمذہب کو زکوٰۃ دینا 186
زکوٰۃ کس کو دینا افضل ہے؟ 187
فقیر ظاہر کر کے زکوٰۃ لینا 187
بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا 188
باب ۱۸: روزے کا بیان 189
نفلی روزہ توڑنے کا حکم 189
عید کے دن روزہ رکھنا 189
نفلی روزے میں حیض آنا 189
سحری کے وقت کے بعد تک کھانا 190
سحری کے وقت اذان شروع ہو جانا 190
شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا 191
نفلی روزے کیلئے والدین کی اجازت 191
روزے کی حالت میں بھول کر کھانا پینا 192
زوال کے وقت روزے کی نیت کرنا 192
''کل دعوت نہ ہو تو روزہ'' یہ نیت کرنا کیسا 192
مالکہ کی اجازت کے بغیر ملازمہ کا سحری کھانا 194
روزہ کی حالت میں دانت نکلوانا 195
روزہ کی حالت میں کان میں تیل ڈالنا 195
رمضان کی قضا روزوں کی نیت 196
نفلی روزہ کی منت ماننا 199
ماہِ رمضان کی راتوں میں بیوی سے ہمبستری کرنا 200
روزہ کی حالت میں مصالحہ کا مزہ حلق میں محسوس ہونا 201
روزہ میں بلا قصد قے ہونا 201
روزہ میں اندرونی چیک اپ کرانا 202
روزے میں نمکین یا کھارے پانی سے وضو کرنا 203
باب ۱۹: تراویح کا بیان 204
تراویح پڑھنے کا طریقہ 204
تراویح میں بھول سے تین رکعت پڑھنا 205
تراویح وتر سے پہلے پڑھنا 205
تراویح صرف مرد پڑھیں یا عورتیں بھی 205
تراویح کی رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا 206
باب ۲۰: اعتکاف کا بیان 207
اعتکاف کی تعریف 207
اعتکاف کی قسمیں 207

Marfat.com

عورت کا اعتکاف کرنا 208
اعتکاف میں پردہ لگا کر بیٹھنا 208
اعتکاف کے دوران حیض آنا 209
اعتکاف میں کورس کی کتابیں پڑھنا 209
شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف کرنا 210
عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا 211
اعتکاف کے دوران اخبار و رسائل پڑھنا 211
اعتکاف سے اٹھنے کا طریقہ 212
اعتکاف میں حیض روکنے کیلئے گولیاں استعمال کرنا 213

باب ۲۱: حج کا بیان 214

حج میں تلبیہ پڑھنا 214
سعی کرتے وقت عورتوں کی رفتار 215
حج کیلئے نیت کی شرائط 215
عورت پر بھی حج فرض ہے 216
بغیر محرم کے سفر حج کرنا 217
رشتے کے ماموں کے ساتھ حج پر جانا 218
حج ادا کریں یا بیٹی کی شادی 220
احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا 221
سفر حج کی تیاری کا طریقہ 222
دکھاوے کیلئے حج پر جانا 223
حرم مکہ میں کیسے داخل ہوں 226
طواف کرتے ہوئے وضو ٹوٹ جانا 228
نفل پڑھنے کیلئے مقام ابراہیم پر جگہ نہ ملنا 229
حیض و نفاس والی کا سعی کرنا 230
عورت کے بالوں کی تقصیر 231
حیض کی وجہ سے طواف زیارت رہ جانا 233
آب زم زم شریف پیتے وقت کیا دعا کریں 234

باب ۲۲: نکاح کا بیان 236

لفظ قبول سے نکاح 236
رجسٹرڈ کرائے بغیر نکاح کی شرعی حیثیت 237
نابالغہ کا نکاح 238
بغیر گواہوں کے نکاح کی شرعی حیثیت 238
نکاح فرض ہے یا سنت؟ 239
بالغہ سے اجازت کے بغیر نکاح 240
بدمذہب سے نکاح 241
کم آمدنی کی وجہ سے شادی سے انکار 242
نکاح کیلئے لڑکے میں کیا خوبیاں دیکھیں 244
مرتد ہونے پر نکاح کا حکم 244
گونگی اور بہری کا نکاح 246
تجدید ایمان کا طریقہ 249
عورت کا نکاح والی ہو کے دوسرا نکاح کرنا 250
صحیح العقیدہ لڑکی کا بدمذہب سے نکاح 251

Marfat.com

باب ۲۳: حرمت مصاہرت کا بیان 256
حرمت مصاہرت کیا ہے؟ 256
مصاہرت سے کون سی عورتیں حرام ہیں 256
نکاح کا ایک مسئلہ 257
بیوی کی بہن کی بیٹی سے نکاح 258
ساس سے نکاح 259
اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دوسری بہن سے نکاح کرنا 260
بیٹی پر شہوت سے ہاتھ پڑنا 261
ساس سے مصافحہ کرنا 262
شہوت سے چھوئی عورت کی پوتی سے نکاح 262
باب ۲۴: رضاعت کا بیان 263
طلاق شدہ بیوی کی بیٹی سے نکاح 263
رضاعت سے کون سے رشتے حرام ہیں 263
حرمت رضاعت کی مدت 264
رضاعی بچے کے دوسرے بہن بھائیوں سے رشتہ 265
بوڑھی عورت کا بچے کو دودھ پلانا 266
کان کے ذریعے دودھ کا پہنچنا 266
دودھ شریک بھائی کی بیٹی سے نکاح 268
پونے تین سال کی عمر میں بچے کو دودھ پلانا 268
پوتے کو دودھ پلانا 269
باب ۲۵: شادی کی رسومات 270
ولیمے کی شرعی حیثیت 270
منگنی میں لڑکے کا لڑکی کو انگوٹھی پہنانا 271
شادی میں سہرا باندھنا 271
دلہن کو ابٹن لگانا 272
مرد کو منہ دکھائی میں سونے کی انگوٹھی دینا 273
شادیوں میں نمود و نمائش کا اہتمام کرنا 273
دعوت ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت شامل کرنا 274
عورتوں کو نقلی بال لگوانا 274
شادیوں میں زیادہ جہیز دینا 275
دولہا کو ابٹن اور مہندی لگانا 277
شادی کی رسم کی حقیقت 277
باب ۲۶: طلاق کا بیان 279
طلاق کے معنی 279
نشے میں طلاق دینا 279
عورت کا تین بار طلاق کا مطالبہ کرنا 280
عورت کی طلاق اور حلالہ 281
ایک مجلس میں تین طلاق دینا 282
مجنون شخص کا طلاق دینا 284
عورت طلاق کا اقرار کرے اور مرد انکار 285
طلاق کی ایک وجہ 286
خواہ مخواہ طلاق دینا 287

Marfat.com

"تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ" کہنا 27
طلاق کے بعد مہر اور جہیز کا سامان دینا 291
100 طلاق کا حکم 292
مرد سے زبردستی طلاق لکھوانا 294
طلاق کی اقسام 295

باب ۲۷: موت وطلاق کی عدت و سوگ

297
عدت کی تعریف 297
حاملہ عورت کی عدت 297
موت کی عدت کا شمار 298
جنازے کے ساتھ چند قدم عورت کو لے کر جانا 299
عورت عدت کہاں گزارے 300
عدت پوری ہونے سے پہلے دوسرا نکاح 301
مجنونہ عورت کی عدت 301
عدت میں ڈاکٹر کے پاس جانا 302
طلاق کی عدت 303
شوہر کے طلاق دینے کی خبر ملنا 304
حیض کے دوران طلاق دینا 305
نامرد نے طلاق دی اس کی عدت 306
عدت کے دوران سوگ کرنا 307
عدت کے دوران کنگھا کرنا 308
عدت میں عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنا 309

باب ۲۸: الجنائز

310
کسی موت کی علامت ظاہر ہوں تو کیا کریں؟ 311
میت کے گھر سے تصاویر ہٹانا 311
روح نکلنے کے بعد کیا کیا جائے؟ 312
میت کے پاس تلاوت قرآن کرنا 313
میت کو غسل دینے کا طریقہ 313
حیض والی عورت کا میت کو غسل دینا 315
حیض و نفاس کی حالت میں مرنے والی کو غسل دینا 316
غسل میت کی اجرت لینا 317
پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل میت؟ 317
غسل کے بعد عورت کے بال کیسے رکھیں 318
عورت کے کفن کی مقدار 319
عورت کو کفن میں دوپٹہ پہنانا 320
مردہ بچہ کا کفن 320
میت پر پھول ڈالنا 321
قبر میں جسم کا سلامت رہنا 322
عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا 322
عورت کو قبر میں اتارنا 324
جنازے میں بلند آواز سے ذکر اللہ کرنا 325
میت کے گھر تعزیت کیلئے جانا 326

Marfat.com

گھر والوں کے رونے سے میت کو تکلیف 326
سوئم کے چنے 327
میت کے نام پر صدقہ وخیرات کرنا 329
روحوں کا گھروں پر آنا 330
مرنے کے بعد روح کا مقام 330
جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت 331
دنیا میں موت کی تیاری 332
باب ۲۹: زیب وزینت کا بیان 333
باریک کپڑے پہننا 333
عورت کو مردانہ جوتے پہننا 334
عورت کا جھانجھر پہننا 335
لڑکے کے کان میں منت کی بالی پہنانا 335
چھوٹے لڑکوں کو مہندی لگانا 336
گھر میں بزرگوں کی تصاویر لگانا 337
بچوں کی تصویر والے لباس پہنانا 338
لمبے ناخن رکھنا 338
باب ۳۰: پردے کے احکامات 340
کن سے پردہ نہیں ہے 340
عورت کا خوشبو لگا کر نکلنا 341
عورت مرد سے کس طرح بات کرے 343
عورت کا غیر محرم کی عیادت کو جانا 344
منگنی کے بعد مرد و عورت کا ملاقات کرنا 345
عورت کے چہرے کا پردہ 346
لطیفے سنا کر ہنسانے والے 349
کیا پردہ کرنا فرض ہے 349
نابینا مرد سے پردہ 350
شرعی پردہ پر عورت کا مذاق اڑانا 351
نابالغہ لڑکی کو پردہ کرانا 352
تصاویر والے رسائل رکھنا 354
علم دین سیکھنے کیلئے عورت کا مجلس میں جانا 354
اخبارات کو ردی میں فروخت کرنا 355
بوسیدہ قرآن کا کیا کریں؟ 356
عورتوں کو اختیار کرنے والے پیشے 357
عورت کا شوہر سے طلاق مانگنا 358
باب ۳۱: تصاویر کے احکام 359
گھر میں جاندار کی تصاویر لگانا 359
کیمرہ سے تصویر بنانا 360
کون سی تصویر بنانا جائز ہے 360
تصاویر بنانے کا عذاب 361
باب ۳۲: ضمنی مسائل 362
پیر کا مریدنی کے سر پر ہاتھ پھیرنا 362
نذر و نیاز اور فاتحہ کا فرق 362
عشرہ محرم کے متعلق باتیں 363
پتنگ اڑانا اور ڈور لوٹنا 364
تمباکو، پان وغیرہ کھا کر قرآن پڑھنا 365

Marfat.com

مختلف دھاتوں کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا	367
گیارہویں کی فاتحہ کا طریقہ	368
رکعتوں میں قرأت کی کمی بیشی کرنا	370
دل ہی دل میں قرأت کرنا	371
بدمذہبوں کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانا	371
روٹی پکاتے وقت قرآن پاک پڑھنا	372
قرآن خوانی میں سب کا بلند آواز سے پڑھنا	372
قرآن پاک یاد کر کے بھول جانا	373
منت میں بچے کو فقیر بنانا	374
منت میں کوئی چیز معین نہ کرنا	375
مزارات اولیاء پر چادر چڑھانے کی منت ماننا	376
شریعت کی خلاف ورزی پر شوہر کو نصیحت کرنا	378
دوران عدت فون سننا	379
نوجوان لڑکوں کا لڑکیوں کو چوڑیاں پہنانا	380
قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ	382
قسم توڑنے کا کفارہ	383
شرم گاہ دیکھنے سے وضو ٹوٹنا	384
اجنبی عورت کا جوٹھا کھانا	384
دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے	385
عورت کا مسواک کرنا	386
مرد و عورت کے ایک دوسرے پر حقوق	386
عورتوں کا میلاد پڑھتے وقت آواز باہر جانا	387
کافر کو سلام کرنا	388
مرید ہونے کے فوائد	388
آسمانی بجلی کیا ہے؟	390
عورت کا باریک یا چست لباس پہننا	390
شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا شادی میں جانا	390
شوہر کا بیوی کو مارنا	390
انٹرنیٹ پر مرد و عورت کا دوستی کرنا	391
سفر پر جانے والے کے امام ضامن باندھنا	393
بیوی کے پردہ کرنے پر شوہر کا طلاق کی دھمکی دینا	394
بچوں کی اسلامی تربیت کا طریقہ	394
چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کو مہندی لگانا	398
چھوٹے بچوں کے انتقال پر صبر کرنا	398
میت پر نوحہ کرنا	399
نان نفقہ کیا ہے؟	401
بیمار بیوی کو میکے بھیجنا	402
شوہر سے الگ مکان کا سوال کرنا	403
ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر نکاح کا حکم	404

Marfat.com

اچھا اور جھوٹا خواب بیان کرنا 406
دعا مانگنے کی فضیلت 408
اشعار لکھے ہوئے دستر خوان کا استعمال 408
روٹی کے چار ٹکڑے کرنا 409
کھانے کے دوران آنے والے سے کیا کہا جائے 410
محرم کے دنوں میں سبز، سرخ اور سیاہ کپڑے پہننا 411
دوست سے پوچھے بغیر اس کی کوئی چیز لینا 412
بعض کفریہ کلمات کی نشاندہی 415

☆......☆......☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

انتساب

اس کتاب کو منسوب کرتی ہوں۔

''امام الائمہ سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ''

کی طرف کہ جن کی فقہی بصارت کے متعلق امام مالک بن انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اگر وہ کہیں کہ یہ سونے کی سواری ہے تو وہ دلائل قائم کر کے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ سونے کی سواری ہے''۔اور......

''عاشقوں کے امام امامِ اہلسنّت مجدد دین وملت حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ'' کی بارگاہ میں کہ جن کی ذات پر یہ حدیث صادق آتی ہے۔فخر کائنات سرورِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:''ہر صدی کے اختتام پر اللہ تعالیٰ ایک مجدد ضرور بھیجے گا امت کیلئے اس کا دین تازہ کر دے گا''۔جنہوں نے فتاویٰ رضویہ کی صورت میں امت مسلمہ پر عظیم احسان کیا،جس کو اس کتاب کیلئے مطالعہ کرتے ہوئے قلبی کیفیات نے یہ آگاہی دی کہ فتاویٰ رضویہ صرف فقہ کے موضوع پر ہی نہیں بلکہ یہ تصوف کو بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔اور......

''سیدی مرشدی ملجائی،امیر اہلسنّت عاشق رسول حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ''۔

کی خدمت بابرکت میں کہ جن کی نگاہِ فیض نے کتنے گم گشتہ راہ لوگوں کو عشق رسول ﷺ کی چاشنی عطا کر دی اور اس کی ضوپاشیوں سے دلوں کو منور کیا۔اور......

عالی مرتبت جلیل منزلت سراپا وقار وتمکنت علامہ مولانا اشفاق رضوی دامت برکاتہم

Marfat.com

العالیہ اور صاحبِ شرافت و کرامت استادِ مکرم حضرت مولانا عبدالحمید چشتی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں کہ جن کی شفقتیں اور محنتیں ظاہری علوم کا باعث بنیں اور......

''حضرت استاذ الاساتذہ فقیہ جلیل مفتی علامہ ابوبکر عطاری صاحب دامت برکاتہم العالیہ'' کی خدمت میں جن کی حوصلہ افزائی اس کتاب کو منظرِ عام پر لانے کا سبب بنی۔

☆......☆......☆

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

حضور ﷺ کا حکم ہے کہ علم (عین) کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ نیز صحابیات رضی اللہ عنہن نے حضور ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارے لئے کوئی خاص دن مقرر کریں کہ مردوں کی شرکت کے بغیر ہم آپ ﷺ سے دین سیکھ سکیں۔ (الحدیث)

سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان سے نظام مصطفیٰ ﷺ کا آدھا حصہ پھیلا ہے۔

زیر نظر کتاب ''النور والضیاء فی مسائل النساء'' المعروف ''خواتین کے مسائل کا حل'' مصنفہ عزیزہ صادقہ مسماۃ نصرت فاطمہ قادری عطاری سلمہا و بہاو نصرہا اللہ تعالیٰ بجاہ السید فاطمہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چند مقامات سے دیکھا۔ عام سلیس اردو میں مسلمان عورتوں کیلئے عام فہم ہونے کی وجہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہوگی، جہیز میں دینے کے قابل ہے۔ مصنفہ نے اختصار و جامعیت سے کتاب لکھی۔ مزید قرآنی آیات واحادیث پر مشتمل میری کتاب ''روحانی زیور'' بھی موجود ہے اللہ تعالیٰ دونوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور موصوفہ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین متین کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

رقمہ محمد منظور احمد فیضی

مہتمم جامعہ فیض الاسلام وشیخ الحدیث جامعہ فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ

ضلع بہاولپور

حال مقیم وخویدم الحدیث جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی۔ 23 ذوالقعدہ، 1422ھ

☆......☆......☆

Marfat.com

عرض مصنفہ

خواتین کے مسائل سے متعلق "باقاعدہ" کتابوں کی کمی ہے جو کتابیں ہیں وہ بھی عام خواتین کو سمجھنے میں ذرا دشواری ہوتی ہے۔ اکثر اسلامی بہنیں مختلف سوالات کرتی رہتی تھیں۔ سوچا کیوں نہ ان کو کتابی شکل دے دی جائے تاکہ سب کو نفع حاصل ہو۔ کچھ ان کے جوابات اور کچھ روزمرہ زندگی سے متعلق سوالوں کے جواب جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ انداز عام فہم رکھا ہے تاکہ ہماری بہنیں بآسانی سمجھ سکیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور اس کتاب میں میری جن طالبات نے میرے ساتھ حصہ لیا ہے اللہ عزوجل ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور مولیٰ عزوجل اس کتاب کا نفع عام فرمائے۔

خواتین کی بارگاہ میں درخواست ہے کہ اپنے مسائل سمجھنے کیلئے فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب "بہارِ شریعت" کا ضرور ضرور مطالعہ کیا کریں۔ اس کے علاوہ "سنی بہشتی زیور" جس کے مصنف حضرت خلیل احمد خاں برکاتی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں اور "جنتی زیور" نیز "روحانی زیور" کا ضرور مطالعہ کریں۔

کنیزِ درِ مرشد

نصرف فاطمہ قادری عطاری

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۱:

عقائد متعلق باری تعالیٰ

اللہ ﷻ کے متعلق عقیدہ

سوال: ایک مسلمان کو اللہ رب العزت سے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

جواب: ایک مسلمان کو اللہ رب العزت سے متعلق جو عقیدہ رکھنا چاہئے اس کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

"تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی"۔ (اخلاص، کنزالایمان)

دوسری جگہ ارشاد ہوا: "اللہ ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اوراوروں کا قائم رکھنے والا۔ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ (بقرہ: ۲۵۵، کنزالایمان)

واجب الوجود سے مراد

سوال: شاگرد پوچھتی ہے کہ "واجب الوجود" سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہمیں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ عقیدہ بھی رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ "واجب الوجود" ہے اور باقی تمام مخلوق "ممکن الوجود" ہے اور واجب الوجود سے مراد یہ ہے کہ اس کا وجود ضروری اور عدم (نہ ہونا) محال ہے۔ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے یعنی ازلی ہے۔ اور "ابدی" ہے یعنی ہمیشہ رہے گا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا

سوال: نجمہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے اور سننے کا کیا معنی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی شان کے لائق ہیں وہ سنتا ہے وہ دیکھتا ہے، وہ کلام فرماتے ہے، لیکن وہ ہماری طرح سننے کیلئے کان اور کلام کیلئے زبان دیکھنے کیلئے آنکھ اور ارادے کیلئے ذہن کا محتاج نہیں کیونکہ یہ چیزیں جسمانیت پر دلالت کرتی ہیں اور خدا تعالیٰ جسم اور جسمانیت سے پاک ہے۔ وہ پست سے پست آواز کو سنتا ہے اور باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے۔ بلکہ اس کا دیکھنا اور سننا انہی چیزوں پر منحصر نہیں۔ بلکہ ہر موجود کو دیکھتا اور سنتا ہے۔

آیات متشابہات

سوال: قرآن میں جو ارشاد باری تعالیٰ ہے "ید اللہ فوق ایدیھم . ثم استوی علی العرش، فثم وجه الله" سے کیا مراد ہے؟ جبکہ "وجہ" کا معنی چہرہ، استویٰ کے معنی برابر، یدٗ کے معنی ہاتھ ہے۔ یہ چیزیں رب تعالیٰ کی شان کے کیسے لائق ہیں؟

جواب: اس قسم کے الفاظ جو بظاہر جسم پر دلالت کرتے ہیں ان کا ظاہری معنی لینا گمراہی اور بدمذہبی ہے۔ ایسی آیات متشابہات کہلاتی ہیں۔ ان کا مطلب عقل وفہم سے ماورا ہے۔ اس قسم کی آیتوں پر ایمان لانا ضروری ہے مطلب بیان کرنا درست نہیں۔ ایسی آیات کی تاویل کی جاتی ہے مثلاً ید اللہ میں دست قدرت، وجہ اللہ میں ذات اور استویٰ میں توجہ مراد ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ بلاضرورت تاویل کرنے کے بجائے ان کے حق ہونے کا یقین رکھا جائے۔

رزق کی کشادگی

سوال: میری دوست سوال کرتی ہیں کہ "میں رزق کے سلسلے میں بہت پریشان ہوں۔ بعض کو اتنا کشادہ رزق اور بعض کو اتنا کم کیوں دیا جاتا ہے؟ کیا یہ ظلم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ رازق ہے، وہ ہر شے کو رزق دیتا ہے۔ حتیٰ کہ کسی کونے میں جال بنا کر بیٹھی ہوئی مکڑی کے رزق کو پر لگا کر اڑا دیتا ہے اور اس کے پاس پہنچا دیتا ہے حدیث پاک ہے بے شک بندے کا رزق اس کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اس کو موت تلاش کرتی ہے۔ اللہ

Marfat.com

ﷻ جس کا رزق چاہے وسیع فرماتا ہے اور جس کا رزق چاہے تنگ فرما دیتا ہے ایسا کرنے میں اس کی بے شمار حکمتیں ہیں۔ ہمارے ساتھ جو کرے اس کا ایسا کرنا ظلم نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم سب اس کی مخلوق ہیں اپنی چیز کے ساتھ جو کچھ کرے وہ ظلم نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر میرا پین ہے میں چاہوں اس کو توڑ دوں خواہ اس سے لکھوں، خواہ اس کو پھینکوں، ظلم نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ میری چیز ہے۔

لیکن اس سلسلے میں حلال ذرائع سے احتراز نہ کرے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ''رزق میں دیر ہونا تمہیں اس پر نہ اکسائے کہ تم اللہ ﷻ کی نافرمانی سے رزق حاصل کرنے لگو''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کیلئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے''۔ (الطلاق:۲۸)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے حضور اقدس کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اپنی مفلسی اور محتاجی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہوا کرو سلام کر کے (سیدھے پیر سے) داخل ہوا کرو۔ خواہ کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام ''السلام علیک یا ایھا النبی'' عرض کرو اور ایک بار قل ھو اللہ شریف پڑھو''۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا، پھر اللہ ﷻ نے اس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کی بھی خدمت کی''۔ (تفسیر قرطبی القول البدیع)

آپ کی دوست کو چاہئے کہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا نسخہ پر عمل کرے۔ اور اس قسم کے جملے نہ بولے، ایسے جملے منہ سے نکالنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کم رزق دے تو یہ ظلم نہ ہوگا اور اگر زیادہ رزق دے تو اس کا فضل ہے۔ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کیلئے اوپر والا کہنا

سوال: ہم چند سہیلیاں محو گفتگو تھیں تو ہماری ایک دوست نے کسی بات پر بولا کہ "اوپر والا جانے" اسی طرح کسی کے متعلق بولی کہ "فلاں کا گھر تو اللہ میاں کے پچھواڑے ہے"۔ ایسے کلمات کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ "جہت" سے پاک ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کیلئے "اوپر والا" بولنا کفر ہے جیسا کہ بحر الرائق میں حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یکفر بوصفہ تعالیٰ بالفوق اور بالتحت" اللہ ﷻ کی اوپر اور نیچے صفت بتانا کفر ہے۔ اسی طرح شرح عقائد نسفی میں حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"اذالم یکن فی مکان لم یکن فی جهة لاعلو ولا سفل ولا غير هما".

"جب وہ مکان سے پاک ہے تو اس کیلئے جہت نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے اور نہ اس کے علاوہ"۔

لیکن اگر کوئی یہ جملہ بلندی و برتری کے معنی میں استعمال کرے تو قائل پر "حکم کفر" نہ کریں گے۔ مگر اس قول کو برا ہی کہیں گے اور کہنے والی کو ایسے قول سے روکیں گے لہٰذا ایسے قول سے احتراز یعنی بچنا ضروری ہے۔ اسی طرح دوسرا جملہ بھی "کفریہ جملہ" ہے ایسے جملے بولنے سے احتراز چاہئے، ایسے جملہ بولنے میں تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری ہے۔

اللہ ﷻ کیلئے حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھنا

سوال: ماہ پارہ کہتی ہے کہ "اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے" ایسا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: حاضر و ناظر کے جو معنی لغت میں ہیں ان معنی کے اعتبار سے ان الفاظ کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بولنا جائز نہیں۔ حاضر کے لغوی معنی ہیں "نزدیکی، صحن، حاضر ہونے کی جگہ، جو چیز کھلم کھلا آنکھوں کے سامنے بے حجاب ہو"۔ اور ناظر کے لغوی معنی آنکھ کے ڈھیلے کی سیاہی، جبکہ نظر کے معنی ہیں "تفکر و تدبر اور کسی چیز کا اندازہ کرنا، آنکھ سے کسی چیز میں تامل کرنا۔ ان دونوں کے لغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو ان سے پاک سمجھنا "واجب ہے" ان کا اللہ ﷻ پر اطلاق بغیر تاویل کے نہیں ہوسکتا اور اگر حاضر و ناظر بہ معنی شہید و بصیر اعتقاد

98093

Marfat.com

رکھے۔یعنی ''ہر موجود اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور ہر موجود کو دیکھتا ہے''۔تو یہ عقیدہ حق ہے مگر اس عقیدے کو لفظ حاضر و ناظر سے بولنا نہیں چاہئے۔لیکن اگر کوئی شخص اس لفظ کو اللہ ﷻ کے بارے میں بولے تو کفر نہ ہوگا، اس میں حضور کے معنی مجازاً ''علم'' اور نظر کے معنی ''رویت'' لئے جائیں گے۔پھر یہ علیم و بصیر کے معنی میں ہو جائیں گے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، وقار الفتاویٰ)

اللہ تعالیٰ کی طرف برے کام کی نسبت کرنا

سوال: جب کوئی غلط کام ہو جاتا ہے تو بھی لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور تھا۔کیا ایسا کہنا صحیح ہے؟

جواب: برے کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا بے ادبی ہے۔اس لئے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ ''جو تجھے بھلائی پہنچے وہ اللہ (ﷻ) کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے''۔(النساء) بس برے کام کرنے پر تقدیر یا مشیت الٰہی کی طرف منسوب کرنا بہت بری بات ہے اس لئے اچھے کام کو اللہ ﷻ کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرنا چاہئے اور برے کام کو شامت نفس سمجھنا چاہئے۔(عقائد اسلامیہ)

اللہ تعالیٰ کو تو یا تم کہنا

سوال: اللہ تعالیٰ کیلئے ''تو'' یا ''تم'' کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات میں کثرت کا شائبہ بھی نہیں ہوسکتا۔اس لئے اللہ ﷻ کیلئے ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں جن میں کثرت کا شائبہ ہو۔ہر زبان میں واحد اور جمع کے صیغے علیحدہ ہوتے ہیں اصل میں جمع کا صیغہ کثرت کیلئے ہے اور کبھی کبھی تعظیم کیلئے بول دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں کسی نبی علیہ السلام سے کوئی ایسی بات یا جملہ منقول نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے جمع کے صیغے پر مشتمل ہو ہر جگہ واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لئے جو جمع کے صیغے استعمال کئے ہیں۔وہ اس لئے کہ متکلم خود اپنے لئے جب جمع کا صیغہ استعمال کرتا ہے تو اس سے مقصود، مخاطب پر اپنی عظمت ظاہر کر کے فرمانبرداری کرنے پر مائل کرنا ہوتا ہے۔

لہٰذا اللہ تبارک تعالیٰ کیلئے ''تو'' کا صیغہ یعنی صیغہ واحد استعمال کرنا چاہئے۔جبکہ تم کا

Marfat.com

صیغہ استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس میں کثرت کا شائبہ ہے۔اس سے احتراز چاہئے۔

(ملخصاًوقار الفتاوئی، جلد اول)

اللہ ﷻ کو اللہ میاں کہنا

سوال: اللہ تعالیٰ کیلئے بعض لوگ ''اللہ میاں'' بولتے ہیں، کیا یہ کہنا صحیح ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو ''میاں'' نہیں کہنا چاہئے۔کیونکہ اردو زبان میں میاں ''مالک'' کو بھی کہتے ہیں اور شوہر کو بھی کہتے ہیں۔جس لفظ میں اچھے اور برے دونوں معنی کا احتمال ہو اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں کرنا چاہئے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے:

ایا ما تدعو فلہ الاسماء الحسنی

جس سے معلوم ہوا کہ خدائے پاک کے تمام نام اچھے اور خالص ہونے چاہئیں۔قبیح معنی والے نام اس کیلئے استعمال نہیں ہو سکتے۔رب کی شان ''ارفع واعلیٰ'' ہے بلکہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں رَاعِنَا بولنے سے روکا گیا تھا کیونکہ اس کے دو معنی ہیں ایک اچھے اور دوسرے برے فرمایا گیا۔''**یا ایھا الذین امنو لا تقولو راعنا وقولو انظرنا**'' جب بارگاہِ نبوی ﷺ میں ایسے مشترک لفظ کا استعمال جائز نہیں جس میں قبیح معنی کا بھی احتمال ہو تو بارگاہِ الٰہی ارفع واعلیٰ ہے۔(فتاوی نعیمیہ)

حضرت مفتی اعظم ہند نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن ان کا بولنا گناہ نہیں مگر یہ لفظ اس کی جناب میں برا ہے اس کی عزت وشان کے لائق نہیں۔(فتوی مصطفویہ)

ہمارے درمیان خدا موجود ہے کا مطلب

سوال: بعض لوگ جب کسی جگہ بیٹھ کر گفتگو کرتے ہیں تو کہتے ہیں ''ہمارے درمیان خدا موجود ہے'' اس جملہ کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: یہ جملہ نہیں بولنا چاہئے اس لئے کہ اللہ ﷻ جگہ اور مکان سے پاک ہے عقائد نسفی میں ہے ''**لا یتمکن فی مکان**'' یعنی وہ مکان سے پاک ہے۔

قرآن مجید میں جو مذکور ہے ''**مایکون من نجوی ثلثۃ الاھُو رابعھم**'' اس آیت کریمہ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مشاہدہ فرماتا ہے اور ان کے رازوں کو جانتا ہے اس کا

Marfat.com

یہ مطلب نہیں کہ ان کے درمیان خدا تعالیٰ موجود ہوتا ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے "**ھو رابعھم**" یعنی از روئے علم ان کا رابع ہے۔

علامہ صاوی نے فرمایا! "**قولہ لعلمہ اتی وسمعہ وبصرہ ومتعلق بھم قدرتہ وارادتہ**" ترجمہ: "از روئے علم سے مراد یہ ہے کہ سننے اور دیکھنے کے ساتھ۔ ان کیساتھ اللہ ﷻ کی قدرت اور ارادہ متعلق ہے اور جو قرآن مجید میں ہے "**ان اللہ مع الصابرین**" کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت (ان صابرین) کے ساتھ ہے "**کما ھو مذکور فی التفاسیر**"، **المعینۃ بالعون والنصر**" یعنی اللہ کی مدد اور نصرت صابرین کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنا

سوال: جھوٹ کی نسبت (معاذ اللہ) اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف کرنا کیسا؟

جواب: اہلسنّت والجماعت کے نزدیک اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہر عیب محال ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب جھوٹ وغیرہ سے منزہ اور پاک ہے۔ جبکہ بدمذہب کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، براہین قاطعہ) اور بعض لوگ تو وقوع کذب کے بھی قائل ہیں (یعنی نعوذ باللہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جھوٹ سرزد ہوا) مشہور تفسیر جس کو تمام مدارس میں پڑھایا جاتا ہے۔ تفسیر بیضاوی میں علامہ قاضی بیضاوی فرماتے ہیں۔ **الہ ومن اصدق من اللہ حدیثا** "کون ہے جو اللہ سے بات کا سچا ہو" **انکار ان یکون احد اصدق منہ فانہ لا یتطرق الکذب الی خبرہ بوجہ لانہ نقص وھو الی اللہ تعالیٰ محال**.

یعنی اس آیت میں اس بات کی نفی ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا نہیں کہ جھوٹ اللہ تعالیٰ کی خبر کی طرف راہ نہیں پاتا۔ کیونکہ جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ کیلئے محال ہے۔ اور سارے اسلاف صالحین علماء کا یہی عقیدہ رہا ہے چنانچہ نبراس میں ہے۔

یعنی تمام ملت کا اس بات پر اجماع (اتفاق) ہے کہ جھوٹ خداوند تعالیٰ کیلئے محال ہے۔ بدمذہب کذب باری تعالیٰ پر فرمانِ خداوندی "**ان اللہ علی کل شیء قدیر**" ترجمہ: "اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" سے استدلال کرنے کی کوشش ناکام کرتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ آیت

Marfat.com

میں لفظ شئی استعمال ہوا ہے۔تو یہ جاننا ضروری ہے کہ شئی کس کو کہتے ہیں؟اس کو بیان کرتے ہوئے صاحب شرح نفسی فرماتے ہیں کہ "الشئی عندنا هو الموجود"یعنی ہمارے نزدیک موجود ہی کو شئی یعنی چیز کہتے ہیں۔ایک جگہ فرمایا کہ "المعدوم ليس شئی" یعنی معدوم (جو نہ ہو) اس کو شئی نہیں کہا جاسکتا۔اب یہ حضرات بتائیں کہ کذب باری تعالیٰ موجود ہے یا معدوم: اگر کہیں کہ موجود ہے تو دکھائیں؟ اور اگر کہیں معدوم ہے تو اس کو چیز نہیں کہا جاسکتا اور جب شئی نہیں تو اس کے متعلق اس آیت سے استدلال صحیح نہیں کہ آیت میں تو شئے کی بات ہے۔اور اگر معتزلہ نے جو شئی کی تعریف کی ہے کہ "مايصيح وجوده" جا کا وجود صحیح ہو اس کو پیش کرے تو اول یہ کہ اپنا اصول چھوڑ کر معتزلہ کا اصول اختیار کرنا۔اور ثانی کہ بالفرض اگر مان لیا جائے کہ شئی سے "ما يصيح وجوده" مراد لینا صحیح ہے تو وہ جھوٹ کو "ما يصيح وجوده" ثابت کریں جبکہ اس کا وجود تو صحیح نہیں ہے اس کا کرنا گناہ ہے۔

یہاں شئی سے مراد "چاہے چیز" یعنی خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جیسا کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شئی کی تفسیر شاءہ سے فرمائی۔یعنی ہر اس چیز پر قادر ہے جس کو چاہے۔تفسیر جلالین میں بھی شئی کی تفسیر شاءہ سے کی گئی ہے۔لہٰذا مفسرین نے یہاں شئی سے چاہی ہوئی چیز مراد لی ہے۔اور کذب کو باری تعالیٰ کا چاہنا کسی آیت، حدیث، اقوالِ علماء اور مفسرین سے ثابت نہیں، لہٰذا اس آیت کریمہ سے مخالفین کا دعویٰ ثابت نہیں ہوسکتا۔

(تسبیح الرحمٰن، غزالی زمان علامہ شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ)

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کی ذات میں موجود ہے اور ہر عیب یا نقصان یا نقص والی بات اللہ عزوجل کیلئے محال اور ناممکن ہے۔لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔اس بے عیب ذات کو عیبی بتانا ہے۔لہٰذا خود یاد رکھئے کہ ہر عیب اللہ تعالیٰ کیلئے محال ہے اور اللہ تعالیٰ ہر محال سے پاک ہے۔"یہ سمجھ نہیں آتا کہ رب عزوجل کیلئے امکانِ کذب ثابت کرکے منکرین کون سی رب عزوجل کی برائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ایسے عقائد سے اللہ عزوجل محفوظ فرمائے۔آمین۔

(الامان والحفیظ)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲:

رسالت کا بیان

دعا میں اغثنی یارسول اللہ (ﷺ) کہنا

سوال: سیدہ اسحاق سوال کرتی ہیں دیکھا گیا ہے کہ اجتماعی دعا وغیرہ میں اغثنی یا رسول اللہ، اغثنی یا رسول اللہ (ﷺ) بھی کہتے ہیں اور اسی طرح کبھی "یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا" بھی کہتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ کلمات دعا میں کہنا درست ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: اس مسئلے کیلئے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ غیر اللہ یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کو ندا کرنا اور ان سے مدد طلب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ یہ جائز ہے اور قرآن وحدیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ علماء اہل سنت کی متعدد تصانیف اس مسئلے پر تفصیلی دلائل کے ساتھ موجود ہیں۔

مثلاً اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی "الامن والعلی" اور مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کی "جاء الحق" اور "رحمت بوسیلہ اولیاء"۔

یہاں مختصر توضاحت کی جاتی ہے قرآن کریم میں ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى. — اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (مائدہ ۲)

فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ. (الکہف ۹۵) — تو میری مدد طاقت سے کرو۔

قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْۤ اِلَى اللّٰهِ. — (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) کہا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔ (آل عمران ۵۲)

مندرجہ بالا آیات میں بیان فرمایا گیا کہ دوسرے انسانوں سے مدد مانگنا جائز ہے۔ حصن حصین میں حدیث نقل کی گئی ہے۔

Marfat.com

یا عباد اللہ اعینوتی، یا عباداللہ اعینونی. یا عباد اللہ اعینونی. جب مدد لینا چاہے تو کہے کہ "اے اللہ! کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

(صفحہ:۱۷۵، تاج کمپنی کراچی)

دیوبندیوں کے عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں ایک سوال کے جواب میں جس میں یہ پوچھا گیا کہ مندرجہ ذیل اشعار کا پڑھنا کیسا ہے؟

یا رسول اللہ انظر حالنا ۔۔۔ یا حبیب اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحرھم مغرق ۔۔۔ خذیدی سھل لنا اشکالنا

اور

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ

سواک عند حلول الحادث العمم

جواب دیا، ایسے اشعار کا نہ پڑھنا منع ہے اور نہ اس کے مؤلف پر طعن ہو سکتا ہے۔

(صفحہ۱۵۵، مطبوعہ: علمی کتاب گھر کراچی)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ سوال میں مذکورہ اشعار پڑھنا جائز ہیں۔ لہٰذا دعا و دیگر میں یہ اشعار پڑھنے جائز ہیں۔ (وقار الفتاویٰ جلد اول، صفحہ89-90)

یا رسول اللہ ﷺ، یا علی رضی اللہ عنہ یا غوث رضی اللہ عنہ، کہنا کیسا

سوال: علیشاہ صبا سوال کرتی ہیں کہ میری دوست (نگہت) کہتی ہے کہ "یا رسول اللہ" ﷺ، یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، یا علی رضی اللہ عنہ کہنے والا مشرک ہے۔ اس وجہ سے میری اس سے نا اتفاقی ہو گئی۔ لہٰذا آپ بتائیے کہ یا رسول اللہ ﷺ، یا غوث رضی اللہ عنہ، یا علی رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے، یا ناجائز؟ کو منع کرنے والے یا مشرک کہنے والوں کیلئے از روئے شرع کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا. (نور:۶۳)

"رسول ﷺ کے پکارے کو آپس میں ایسے نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے"۔

Marfat.com

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو پکارنے سے منع نہیں کیا بلکہ اوروں کی طرح پکارنے سے منع کیا۔

مذکورہ آیت کی تشریح میں تفسیر روح البیان اور خازن وغیرہ میں لکھا کہ "محمد ﷺ کہہ کر نہ پکارو بلکہ القاب کے ساتھ پکارو یعنی یارسول اللہ، (ﷺ) یا حبیب اللہ (ﷺ) وغیرہ"۔ ترمذی شریف، ابن ماجہ اور طبرانی وغیرہ عثمان ابن حنیف سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، "اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے"۔ انہوں نے عرض کی، "یارسول اللہ ﷺ دعا کریں"۔ تو حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ "اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا پڑھو"۔

اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمہ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھزہ لتقضی اللھم فشفعہ فی (قال ابو اسحق ھذا حدیث صحیح) (سنن ابن ماجہ، ماجاء فی شہر رمضان۔ ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ)

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی الرحمۃ کو وسیلہ بناتا ہوں۔ یا محمد ﷺ بیشک میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب رب تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اپنی ایک ضرورت کے بارے میں کہ میری یہ ضرورت پوری ہو جائے"۔

اے اللہ! تو میری طرف متوجہ ہو۔

ابو اسحق کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

عثمان بن حنیف راوی حدیث فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے کہ گویا کبھی اندھے نہ تھے۔ اس حدیث میں حضور ﷺ کو ندا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، حضور ﷺ کی حیات دنیاوی کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علماء و مشائخ اس پر عمل کرتے رہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو ان کی حاجت کیلئے یہ طریقہ بتایا۔ انہوں نے عمل کیا اور ان کی حاجت پوری ہو گئی۔

Marfat.com

علامہ سبکی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" میں اور "تجربات عزیزی" میں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے لکھا کہ یہ دعا مذکورہ صحابی ﷺ کے ساتھ خاص نہ تھی اب بھی کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ یہ عمل کرے۔

عالمگیری جلد اول کتاب الحج اور آداب زیارت قبر نبی کریم ﷺ میں ہے:

ثم یقول السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد انک رسول اللہ۔

ترجمہ: "پھر کہے سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے اللہ کے نبی ﷺ! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں"۔

اور اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مواجہ میں کھڑے ہو کر کہے:

السلام علیک یا امیر المؤمنین السلام علیک یا مظہر الاسلام والسلام علیک یا مکسر الاصنام۔ (عالمگیری جلد اول، کتاب المناسک، مطلب زیارۃ النبی ﷺ)

"سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے امیر المومنین (مسلمانوں کے سردار) سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے اسلام کے ظاہر کرنے والے سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے بتوں کے توڑنے والے"۔

قصیدہ بردہ شریف میں جو معمول مشائخ میں سے ہے علامہ بوصیری علیہ الرحمۃ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ   سواک عند حلول الحادث العمم

(الطیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ شریف، صفحہ ۲۷۸۱، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ترجمہ: "اے تمام مخلوق کے افضل ترین آپ ﷺ کے علاوہ میرا کوئی نہیں جس سے میں عام حادثات کے نزول کے وقت پناہ و سہارا لے سکوں"۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں:

یا رحمۃ للعالمین   ادرک لزین العابدین

"اے سارے جہاں کی رحمت زین العابدین کا ہاتھ پکڑ لیجیے"۔

Marfat.com

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ نعمان میں حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:

یا سید السادات جئتک قاصدا ارجو رضاک واحتمی بحماک

(رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان ،صفحہ ۲۶ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ)

"اے سرداروں کے سردار میں آپ ﷺ کے پاس ارادے سے آیا ہوں"۔

آپ ﷺ کی خوشنودی کا طلبگار ہوں، اپنی حمایت سے میری دستگیری فرمایئے۔

یہ تمام ندائیں حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد کی ہیں۔ تمام مسلمان نماز میں التحیات پڑھتے ہیں اور اس میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں اور "ایھا النبی" اور "یا نبی" کہنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسلم شریف حدیث ہجرت میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ شریف میں داخل ہوئے تو مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام گلی کوچوں میں متفرق ہو کر پکار رہے تھے:

یا محمد ﷺ یا رسول اللہ ﷺ یا محمد ﷺ یا رسول اللہ ﷺ کثیراً کثیراً۔ (جلد دوم ،صفحہ ۴۱۹ قدیمی کتب خانہ کراچی)

درمختار میں ہے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر قبلہ رو سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب حضور ﷺ کو ہدیہ کرے اس کے بعد احمد ابن علوان کے لئے اور یہ کہے:

"یا سیدی احمد ابن علوان ان لم ترد علی ضالتی والا نزعتک من دیوان الاولیاء. (جلد ۳ ،صفحہ ۳۵۵ ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

"اے میرے سردار احمد ابن علوان اگر آپ نے میری گمشدہ چیز مجھے واپس نہ لوٹائی تو میں آپ کا نام اولیاء کی فہرست سے نکال دوں گا"۔

ان تمام عبارات سے معلوم ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ اور اولیاء کرام کو "یا" سے ندا کرنا جائز ہے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و مشائخ و علماء کا معمول رہا ہے جو اس کو ناجائز یا شرک کہتا ہے وہ جاہل یا سخت بدعقیدہ و گمراہ ہے۔

Marfat.com

وہ صرف اس وقت سنیوں پر یہ فتویٰ نہیں لگاتا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ان تمام مشائخ وعلماء پر جو چودہ سو سال میں گزرے سب پر یہ فتویٰ لگاتا ہے۔

اور اس کا یہ فتویٰ اس کے عقیدے کی خرابی اور گمراہی پر دلیل واضح ہے۔

بزرگوں سے توسل کرنا

سوال: ماہ نور زہرہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی کسی بزرگ، یا پیران پیر دستگیر وغیرہ کے توسل سے دعا مانگے، جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہے فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے تو کیا اس طرح کہنا ازروئے شرع جائز ہے؟

جواب: ہر کام کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے زبان و بیان کے قواعد کے مطابق فعل کی نسبت دو طرح کی ہوتی ہے، کبھی فاعل حقیقی کی طرف نسبت کی جاتی ہے اور کبھی متعلقات فعل میں سے کسی کو فاعل بنا کر اس کی طرف فعل کی نسبت کردی جاتی ہے۔ اس کی مثالیں ہر زبان میں بکثرت موجود ہیں۔ مثلاً اردو میں کہا جاتا ہے کہ ”نہر جاری ہے“۔ حالانکہ نہر جاری نہیں ہوتی بلکہ پانی جاری ہوتا ہے۔ بادل آیا اس نے بہت پانی برسایا“۔ جب کہ بادل پانی نہیں برساتا اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے۔ ”فلاں دوا سے بیمار اچھا ہو گیا“۔ جب کہ اللہ تعالیٰ بیمار کو اچھا کرتا ہے۔ دوا اچھا نہیں کرتی، مسلمان یہ یقین رکھتا ہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ جملے بولتا ہے۔ اس کا مسلمان ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ ان جملوں میں اسنادِ مجازی کا استعمال کیا گیا ہے۔ اسلئے یہ نہ کفر ہے نہ حرام ہے۔

فصاحت و بلاغت کی تمام کتب میں یہ مثالیں لکھی ہیں۔ مثلاً ”مختصر المعانی“ اور ”متون“ وغیرہ میں ہے:

انبت الربیع البقل. یعنی موسم بہار نے سبزی اگائی۔

(مختصر المعانی، صفحہ ۹۱ مکتبہ فاروقیہ ملتان)

اگر یہ جملہ کافر پڑھتا ہے تو یہ اسنادِ حقیقی ہے کیونکہ کافر موسم بہار کو فاعل حقیقی سمجھتا ہے اور جب مسلمان بولتا ہے تو یہ اسناد مجازی ہے۔ اس لئے کہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حقیقتاً اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور موسم بہار سبب ہے۔

Marfat.com

لہٰذا یہ اسناد مجازی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کہنے والے کا مسلمان ہونا اسناد مجازی ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا. (مریم:۱۹)

جبرئیل امین جب حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے تو انہوں نے کہا "کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں"۔

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ جبرئیل امین علیہ السلام نے اس فعل کی نسبت اپنی طرف مجازاً کی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں دوسری جگہ فرماتا ہے:

تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ. (محمد:۲۷) فرشتے ان کی روح قبض کریں گے۔

جبکہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ. (زمر:۴۲) اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ موت کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور ملائکہ کی طرف نسبت مجازی ہے۔ لہٰذا سوال میں جو صورتیں مذکور ہیں کہ جب مسلمان یہ الفاظ بولتا ہے تو اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی طرف مجازاً نسبت کرتا ہے۔ یہ جائز ہے۔ تفصیل کیلئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی الامن والعلیٰ کا مطالعہ کیجئے۔ (وقار الفتاویٰ، جلد ا، صفحہ 108-107)

ختم نبوت کا عقیدہ

سوال: ربیکا حامد سوال کرتی ہیں کہ قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کے بعد جو بھی نبی (معاذ اللہ) آئے گا وہ نبوت کے اس اعلیٰ مرتبے کو نہ پہنچے گا جس پر آنحضرت ﷺ فائز تھے، البتہ نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ (معاذ اللہ) آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں مندرجہ بالا سوال کی وضاحت کر دیں؟

جواب: قرآن کریم میں ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا. (احزاب:۴۰، کنز الایمان)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور

Marfat.com

سب نبیوں (علیہم السلام) میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

حدیث شریف میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ان رسول الله ﷺ قال ان مثلی و مثل الانبیاء علیهم السلام من قبلی کمثل رجل بنٰی بیتا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة ، قال: انا اللبنة وانا خاتم النبیین. (صحیح بخاری، جلد اول، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء سابقین علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسی کسی نے ایک محل بنایا پھر اسے سجایا اور آراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی تو لوگ اس کے گرد گھومنے اور حیرت کرنے لگے اور کہنے لگے یہ اینٹ کیوں نہ لگائی گئی (کہ عمارت اور اس کا حسن مکمل ہو جائے) آپ ﷺ نے فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین (آخری نبی ﷺ) ہوں"۔

امام مسلم بن حجاج القشیری علیہ الرحمۃ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اس حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں:

فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء علیهم السلام

(صحیح مسلم، جلد دوم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین)

یعنی وہ اینٹ کی جگہ میں ہی ہوں، میں آیا تو سلسلۂ نبوت اختتام پذیر ہو گیا۔

عن سعد بن ابی وقاص قال خلف رسول الله ﷺ علی بن ابی طالب فی غزوة تبوک فقال یا رسول الله ﷺ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون من بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی. (مسلم جلد دوم، کتاب الفضائل، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

"یعنی حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (مدینہ میں)

Marfat.com

جانشین بنایا تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جارہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہو، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کا تھا، بجز اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی علیہ السلام نہیں ہے"۔

مندرجہ بالا آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ہر قسم کی نبوت خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی، تشریعی ہو یا غیر تشریعی ہو، نبی کریم ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کے بعد کسی بھی حیثیت سے کسی نبی کے آنے کو ماننے یا ممکن بتانے والا آیاتِ قرآنیہ اور احادیث کا منکر ہے اور قرآن وحدیث کا منکر کافر و مرتد ہے۔

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا

سوال: نورالہدیٰ سوال کرتی ہیں کہ "الصلوٰة والسلام علیک یارسول اللہ" اور "صلی اللہ علیک یا رسول اللہ" یہ درود و سلام کب سے ہیں اور کہاں سے ثابت ہے؟ کیا حضور پاک ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں یہ درود شریف تھا؟

جواب: معراج میں نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کیا، "التحیات للہ والصلوٰة والطیبات" اس کے جواب میں اللہ عزوجل نے فرمایا۔

"السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته"

"تشہد" نماز میں پڑھنا واجب قرار دیا گیا ہے۔ السلام علیک ایھا النبی اور السلام علیک یا نبی اللہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فتاویٰ درمختار، طحطاوی وغیرہ نے التحیات کی بحث میں یہ لکھا کہ یہاں اللہ کے کلام کو نقل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھے گا بلکہ اپنی جانب سے انشاء سلام کی نیت کرے گا۔ (حوالہ درمختار مع الشامی، جلد اول، صفحہ ۳۷۷ مکتبہ رشیدیہ)

لہٰذا جب نماز میں التحیات پڑھنے کا حکم ہے تو "یا نبی سلام علیک" پڑھنے کا حکم بھی ثابت ہو گیا۔

بخاری و مسلم میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے قرآن میں ہمیں حکم دیا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْ عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْ تَسْلِیْمًا. (احزاب:۵۶)

Marfat.com

اس میں سلام پڑھنے کا طریقہ ہمیں سکھا دیا، یعنی التحیات سکھادی، اب درود بھی سکھا دیجئے۔ تو حضور ﷺ نے درود ابراہیمی سکھا دیا۔ (بخاری، جلد دوم، کتاب التفسیر، باب قولہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا)

تو اس سے معلوم ہوا قرآن کریم پر عمل کرنے کیلئے سلام کا طریقہ یہی ہے جو التحیات میں ہے۔ (وقار الفتاویٰ، جلد اول، صفحہ 128-127)

وحی صرف انبیاء علیهم السلام کیلئے خاص ہے

سوال: ثمین حیدر سوال کرتی ہیں کہ کیا وحی صرف انبیاء علیہم السلام کیلئے خاص ہے؟

جواب: جی ہاں! وحی نبوت انبیاء علیہ السلام کیلئے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کیلئے مانے کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔

ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القا من جانب شیطان ہو، یہ کاہن ساحر اور دیگر کفار و فساق کیلئے ہوتی ہے۔

نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے

سوال: فصیحہ عباد سوال کرتی ہیں کہ میری دوست یہ کہتی ہے کہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام خوب عبادتیں کرتے تھے، خوب ریاضتیں اور اللہ کی اطاعت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ پھر جب اس قابل ہو جاتے (معاذ اللہ) تو انہیں اللہ منصب نبوت پر فائز کر دیتا اور جب چاہتا ان سے یہ منصب لے لیتا۔ (معاذ اللہ) کیا یہ عقیدہ درست ہے؟

جواب: فصیحہ بی بی آپ کی دوست کا عقیدہ انتہائی غلط اور حد کفر تک پہنچا ہوا ہے۔ اس بارے میں مصنف بہار شریعت مولانا امجد علی اعظمی صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ اپنی مایہ ناز تصنیف بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ:

"نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعے سے حاصل کر سکے، بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے۔ ہاں! دیتا اسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے۔ جو قبل حصولِ نبوت تمام اخلاق رذیلہ (برے اخلاق) سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ (اخلاق حسنہ) سے مزین ہو کر جملہ مدارجِ ولایت طے کر چکتا

Marfat.com

ہے اور اپنے نسب، جسم، قول، فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ (پاک) ہوتا ہے جو باعث نفرت ہو۔

اسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے۔ کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ. اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔ (کنز الایمان) (انعام ۱۲۴)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. (جمعہ ۴) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (کنز الایمان)

اور جو اسے کسبی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے۔ جو شخص نبی علیہ السلام سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔

(بہار شریعت، جلد ۱، حصہ اول)

انبیاء علیہم السلام معصوم ھیں

سوال: مسکان ضیاء احمد سوال کرتی ہیں، انبیاء کرام معصوم عن الذنب ہیں، کیا کسی اور مخلوق کو اللہ نے یہ خصوصیت دی ہے۔ نیز کیا اولیاء کرام بھی معصوم ہیں؟

جواب: نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی علیہ السلام اور ملک (فرشتہ) کا خاصہ ہے، کہ نبی علیہ السلام اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ ''اماموں'' کو انبیاء علیہم السلام کی طرح سمجھنا گمراہی اور بددینی ہے۔

نوٹ ضروری: اس طرح بعض خواتین کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کے ساتھ ''معصوم'' لگاتی ہیں۔ ایسا کہنا شرعاً غلط ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام و فرشتوں کے سوا کوئی اور مخلوق معصوم نہیں۔

عصمت انبیاء علیہم السلام کے یہ معنی ہیں کہ ان کیلئے حفظ الٰہی (اللہ کی حفاظت) کا وعدہ ہو لیا۔ جس کے سبب ان سے گناہ کا صادر ہونا شرعاً محال ہے۔ یعنی ناممکن ہے۔

بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کہ اللہ ﷻ انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ ان سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو

Marfat.com

شرعاً محال بھی نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۸، حصہ اول)

اسی طرح انبیاء علیہم السلام شرک وکفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کیلئے باعث نفرت ہو جیسے کذب وخیانت وجہل وغیرہ صفاتِ ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں، قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں۔ اور کبائر گناہ وغیرہ سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا علم غیب

سوال: شازمہ بتول سوال کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں علیہم السلام کو غیب کا علم دیا کہ وہ ہر غیب کو جانتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ بھی عالم الغیب ہے۔ اس بات کی وضاحت کر دیں کہ اللہ کے علم غیب اور نبیوں علیہم السلام کے علم غیب میں کیا فرق ہے؟ نیز انبیاء کرام علیہم السلام کے علم غیب کی نفی کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی۔ زمین وآسمان کا ہر ذرہ ہر نبی علیہ السلام کے پیش نظر ہے، مگر یہ علم غیب ان کو اللہ کے دیئے سے ہے۔ لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کیلئے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت، کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں بلکہ ذاتی ہے۔ جو لوگ انبیاء علیہم السلام بلکہ سید الانبیاء ﷺ سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن کریم کی اس آیت کے مصداق ہیں:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ. (بقرہ:۸۵) — تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ (کنز الایمان)

کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے۔ انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی واثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ الوہیت ہے، اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام ہی کی شایانِ شان ہے اور منافی الوہیت ہے اور کہ کہنا کہ ہر ذرے کا علم نبی علیہ السلام کیلئے مانا جائے تو خالق ومخلوق کی مساوات لازم آئے گی، باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزوجل کیلئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر۔

Marfat.com

ذراتِ عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک ہے نیز ذاتی اور عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحتاً ایمان و اسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم ہے کہ ممکن و واجب، وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریحاً کفر ہے، کھلا شرک ہے۔

انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کیلئے ہی آتے ہیں کہ جنت و نار حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟

ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام ''غیب'' ہے۔

نوٹ: اولیاء کرام کا بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے۔

(بہار شریعت، صفحہ ۹، حصہ اول)

انبیاء کرام علیہم السلام کا پیغام الٰہی پہنچانا

سوال: علیزہ ناصر سوال کرتی ہیں کہ کیا نبی علیہ السلام کی تعظیم ضروری ہے اور کیا سارے پیغام الٰہی انہوں نے پہنچائے؟ میرے بہنوئی یہ کہتے ہیں کہ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ کا پیغام حق نہیں پہنچایا (معاذ اللہ) اس لئے حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے۔ کیا یہ عقیدہ درست ہے؟ اگر نہیں تو ایسا کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: نبی علیہ السلام کی تعظیم فرض عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے، کسی نبی علیہ السلام کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

اور رہا سوال پیغام الٰہی پہنچانے کا تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کیلئے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو نبی علیہ السلام نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہ پہنچایا وہ کفر ہے۔

احکام تبلیغیہ میں انبیاء علیہم السلام سے سہو و نسیان محال ہے۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ آپ کے بہنوئی کے عقائد غلط اور حد کفر تک پہنچ چکے ہیں وہ ان سے توبہ کریں۔

Marfat.com

کرامت و استدراج کا فرق

سوال: رشنا علی سوال کرتی ہیں کہ ولیوں سے خلاف عادت کوئی بات ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے۔ جب کہ دیکھا یہ گیا ہے کہ آج کے نقلی و جعلی پیر و فقیر سے کوئی ایسی بات صادر ہو جائے تو اسے بھی کرامت کہہ دیتے ہیں، اگر چہ اس کے عقائد کافرانہ ہوں کیا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب: رشنا بی بی آپ کے سوال کے جواب کیلئے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کرامت، معجزہ، استدراج وغیرہ کسے کہا جاتا ہے۔

ارھاص: نبی علیہ السلام سے جو بات خلافِ عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں۔

معجزہ: نبی علیہ السلام سے جو بات خلافِ عادت بعد نبوت ظاہر ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

کرامت: ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو "کرامت" کہتے ہیں۔

معونت: عام مومنین سے جو صادر ہو اسے "معونت" کہتے ہیں۔

استدراج: بیباک فجار یا کفار سے جو ان کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

اھانت: اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو "اہانت" ہے۔

لہٰذا ایسے جعلی فقیر سے خلافِ عادت بات واقع ہونے کو کرامت نہیں کہتے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات

سوال: عروبہ مشتاق سوال کرتی ہیں کہ میرے دادا ابا کہتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں اسی طرح رہتے ہیں جس طرح زندہ زمین پر رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ کھاتے پیتے بھی ہیں کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں! مندرجہ بالا عقیدہ الحمد للہ درست و صحیح ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہتے آتے جاتے ہیں، تصدیق وعدۂ الٰہیہ کیلئے ان کو ایک آن کیلئے موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے۔

ان کی حیات، حیاتِ شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ ان

Marfat.com

کی بی بی (زوجہ) بعد عدت نکاح کر سکتی ہے۔ بخلاف انبیاء علیہم السلام کے وہاں یہ جائز نہیں ہے۔ (کہ انبیاء کرام زندہ ہیں)۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، صفحہ ۱۰)

محبت رسول، ایمان کی اصل ہے

سوال: کیا حضور ﷺ کی محبت کے بغیر کوئی ایمان والا ہو سکتا ہے؟

جواب: حضور ﷺ کی محبت مدارِ ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔ جب تک حضور ﷺ کی محبت، ماں باپ، اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو۔ آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ حضور ﷺ کی اطاعت عین اطاعت الٰہی ہے۔ اطاعت الٰہی بے طاعت حضور ﷺ ناممکن ہے۔ یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور ﷺ اسے یاد فرمائیں تو فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور ﷺ سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے۔ اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ ﷺ

تعظیم رسول ﷺ بعد وصال

سوال: کیا سرکار ﷺ کی تعظیم وصالِ ظاہری کے بعد بھی ہے؟ یا صرف حیاتِ ظاہری تک تھی؟

جواب: حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور ﷺ اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے۔ اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے۔ جب حضور ﷺ کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع وانکسار باادب سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد معدن الجود والکرم والہ الکرام وصحبہ العظام وبارک وسلم

اور حضور ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد ﷺ لکھے۔ بعض لوگ براہِ اختصار "صلعم"، "ؐ" لکھتے ہیں۔ یہ محض ناجائز و حرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین:

Marfat.com

انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھے۔ اگر چہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی محبت میں اپنے سب عزیزوں، قریبیوں، باپ، بھائیوں اور وطن کو چھوڑا۔

اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت۔ ایک کو اختیار کریں کہ ضدیں جمع نہیں ہوسکتی۔ چاہے جنت کی راہ اختیار کی جائے یا جہنم کی۔

نیز علامت محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس ﷺ میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں، ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں، کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بو بھی ہو، کبھی زبان پر نہ لائے۔ اگر سرکار ﷺ کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے، یا نبی اللہ، یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ ﷺ۔

جانِ ایمان ہے محبت تیری جانِ جاناں
جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا

اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔ بہت قریب نہ جائے اور نہ ادھر ادھر دیکھے، اور خبردار! خبردار! آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی نشانی یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کے اقوال و افعال، احوال، لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۱۲، حصہ اول)

خالق کل کے نائب اکبر

سوال: کیا سرکار ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں؟

جواب: حضور اقدس ﷺ اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور ﷺ کے تحتِ تصرف کر دیا گیا۔ جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں اور جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے، تمام جنت ان کی

Marfat.com

جاگیر ہے، ملکوت السمٰوات والارض حضور ﷺ کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس ﷺ میں دے دی گئیں۔ رزق، خیر، ہر قسم کی عطائیں حضور ﷺ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔

دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ ہے، احکام شرعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کردیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کیلئے جو چاہیں حلال فرمادیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔

آقا ﷺ کی اس صفت اعلیٰ کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے — باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا — خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

انبیاء کرام علیهم السلام کی توهین کے الفاظ کهنا

سوال: عرشیہ جلیس حسن سوال کرتی ہیں کہ میری دوست نے پچھلے دنوں ایک درس قرآن میں شرکت کی۔ اس درس قرآن میں درس دینے والی خاتون نے حضرت آدم علیہ السلام کے خلد سے اتارے جانے کو اس شعر سے تعبیر کیا۔

بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے (معاذ اللہ)

اور مزید کہا کہ ایک عزت سے نکلنا ہوتا ہے اور دوسرا اس شعر کے مصداق۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے لغزشیں واقع ہوئیں کہ اس کا اس طرح ذکر کرنا درست ہے اور ایسا کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن اور روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے۔

وہ اس کے پیارے بندے ہیں، اپنے رب تعالیٰ کے لئے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں، دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردود بارگاہ ہوگا۔ پھر ان کے یہ افعال جن کو ذلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے۔ ہزار ہا حکم و مصالح (مصلحت) پر مبنی، ہزار ہا فوائد و برکات کے مثمر ہوتے ہیں۔

ایک لغزش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی تو جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد

Marfat.com

نہ ہوتی، نہ کتابیں اترتی نہ رسول علیہم السلام آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں ثوابات کے دروازے بند رہتے، ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کا نتیجہ مبارک کا ثمرہ طیبہ ہے۔
بالجملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی لغزش من وتو کس شمار میں ہیں، صدیقین کی حسنات سے افضل واعلیٰ ہے۔ (حسنات الابرار سیئات المقربین)۔ (بہار شریعت، صفحہ ۱۳)
ایسا کہنے والی کافر ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں ادنیٰ سی تنقیص بھی کفر ہے۔ جب کہ مندرجہ بالا عبارت صریح وسخت بے ادبی پر مشتمل ہے۔ نہایت ضروری امر یہ ہے کہ ایسے درس قرآن وغیرہ کی محفلوں میں شرکت سے اپنے آپ کو کوسوں دور رکھیں کہ ان وعظ کرنے والیوں کے اپنے دین وایمان کا کچھ پتہ نہیں ہوتا اور یہ دوسروں کے دین وایمان کے بھی درپے ہوتی ہیں۔

شفاعت کبریٰ کیا ہے؟

سوال: زرمین ابوبکر سوال کرتی ہیں کہ شفاعت کبریٰ کیا حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے؟

جواب: قیامت کے دن مرتبۂ شفاعت کبریٰ حضور ﷺ کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور ﷺ فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہوگی، بلکہ حقیقتاً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں۔ حضور ﷺ کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور ﷺ شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن، کافر، مطیع، عاصی سب کیلئے ہے کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جانگزا ہوگا۔ جس کیلئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے، اور اس انتظار سے نجات پاتے، اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور ﷺ کی بدولت ملے گا جس پر اولین وآخرین، موافقین ومخالفین، مومنین وکافرین، سب حضور ﷺ کی حمد کریں گے۔ اسی کا نام "مقام محمود" ہے۔
شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں، مثلاً بہتوں کو بلاحساب جنت میں داخل فرمائیں گے، جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کے علم میں ہیں۔ بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے اور بعضوں

Marfat.com

کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعض کوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔
ہر قسم کی شفاعت حضور ﷺ کیلئے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت المحبت، شفاعت بالاذان ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

انبیاء و رسل علیہم السلام کا مقام

سوال: طیبہ ابوبکر سوال کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو افضل الانبیاء علیہم السلام کہا جاتا ہے، کیا اللہ ﷻ کے ہاں تمام نبیوں اور رسولوں علیہم السلام کا مرتبہ یکساں نہیں ہے؟

جواب: ہر نبی اور رسول علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے ہاں خاص مقام اور مرتبہ ہے۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کو رتبے کے لحاظ سے اعلیٰ اور ارفع کیا اور فضیلت دی ہے۔ مرتبے میں سب سے اعلیٰ و افضل "حضور محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، آپ ﷺ تمام انبیاء کرام علیہ السلام کے سردار اور تاجدار ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد درجہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ ان کے بعد درجہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور ان کے بعد حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درجہ ہے۔
باقی انبیاء علیہم السلام فضیلت کے لحاظ سے ان پانچوں انبیاء علیہم السلام کے درجات کے بعد ہیں۔ ان پانچوں حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "یہ رسول علیہم السلام ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جس کے درجوں کو بلند کیا۔ (بقرہ ۲۵۳)

لواء الحمد کیا ہے؟

سوال: آفرین سوال کرتی ہیں کہ لواء الحمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کو اللہ ﷻ مقام محمود عطا فرمائے گا کہ تمام اولین و آخرین حضور کی حمد و ستائش کریں گے۔ حضور اقدس ﷺ کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا۔ جس کو لواء الحمد کہتے ہیں۔
تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے۔

(بہار شریعت صفحہ ۲۲ جلد اول)

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر۲:

ملائکہ (فرشتے)

فرشتوں کی پیدائش

سوال: زہرہ سوال کرتی ہیں کہ اللہ ﷻ... فرشتوں کو کس چیز سے پیدا فرمایا ہے؟ اور کیا فرشتوں سے گناہ سرزد ہو سکتے ہیں؟

جواب: فرشتے اجسام نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں

وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطاً، وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر و کبائر گناہ سے پاک ہیں۔

فرشتوں کے کام

سوال: معصومہ شبیر احمد سوال کرتی ہیں کہ فرشتوں کو اللہ ﷻ نے کن کاموں پر معمور فرمایا ہے؟

جواب: ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں۔ بعض کے ذمہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں وحی لانا، کسی کے متعلق پانی برسانا، کسی کے متعلق ہوا چلانا، کسی کے متعلق روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا، کسی کے متعلق بدنِ انسان کے اندر تصرف کرنا، کسی کے متعلق انسان کے دشمنوں سے حفاظت کرنا، کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اس میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق انسان کے نامۂ اعمال لکھنا، بہتوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق سرکار ﷺ کی بارگاہ میں مسلمانوں کا صلوٰۃ وسلام پہنچانا، بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمہ روح قبض کرنا، بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا، کسی کے متعلق صور پھونکنا، اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں۔

فرشتوں کی تعداد

سوال: ذوبار یہ وقار سوال کرتی ہیں کہ فرشتوں کی تعداد کیا ہے؟

Marfat.com

جواب: ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اس کے بتائے سے اس کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ، چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ جبرائیل، میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۱۲، حصہ اول)

کسی کو عزرائیل یا منکر نکیر کہنا

سوال: طارم نایاب سوال کرتی ہیں کہ ایک آفس میں جاب کرتی ہوں، آفس کا (Peon) چپڑاسی کافی کرخت شکل کا ہے۔ اکثر لوگ اسے کبھی منکر نکیر (علیہ السلام) سے تعبیر کرتے ہیں (معاذ اللہ) اور اگر کبھی باس کی طرف سے کوئی اچانک پیغام لے کر آجائے تو اسے عزرائیل (علیہ السلام) کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر ''تم عزرائیل کی طرح بے وقت ہی نازل ہوتے ہو''۔ (معاذ اللہ) کیا اس طرح کے کلمات کہنا درست ہے کہ جس میں فرشتوں کی شان میں گستاخی کا پہلو نکلتا ہے؟

جواب: کسی بھی فرشتے کیساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔ جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھ کر کہتے ہیں ملک الموت یا عزرائیل آگیا یہ قریب بکلمہ کفر ہے۔ (بہارِ شریعت)

چنانچہ اسی طرح کسی انسان کی صورت و شکل کی کرختگی وغیرہ کو ملک الموت یا دیگر فرشتوں سے تعبیر کرنا کفر ہے۔ ایسے کلمات مذاق میں بھی نہ کہے جائیں اور نوکر و چپڑاسی وغیرہ کو اپنے سے کمتر، حقیر نہ سمجھیں کہ اللہ عزوجل کے نزدیک عہدے اور شکل و صورت کی قطعی اہمیت نہیں بلکہ بارگاہِ عالی میں انسان کا تقویٰ اسے بلند مرتبے پر فائز کرتا ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر۴:

تقدیر و قسمت

قسمت اور تقدیر کیا ھے؟

سوال: عائدہ نورالحسن سوال کرتی ہیں کہ مجھے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

(i) عموماً کوئی شخص تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ کامیاب کرتا ہے لیکن بعض دفعہ باوجود کوشش کے بھی انسان منزلِ مقصود سے محروم رہتا ہے اور آخر کار قسمت اور تقدیر کا معاملہ آجاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کی قسمت میں تعلیم نہیں تھی وغیرہ۔

(ii) قسمت اور تقدیر کی وضاحت کریں کہ کہاں تک انسان کے بس میں ہے کہاں تک انسان کے بس سے باہر ہے کیونکہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا''۔ اور دوسری جگہ قاتل اور زانی کیلئے قصاص اور کوڑوں کی سزا کا حکم ہے، حالانکہ خدائے قدوس نے جیسے اور جس جگہ موت لکھی ہے اسی طریقے اور جگہ پر آئے گی۔ جب تقدیر میں لکھا ہے کہ زید، عمرو کے ہاتھ سے مارا جائے گا اور فلاں کا فلاں کے ہاتھ سے نقصان ہوگا تو پھر جزا اور سزا کا کیا معنی اور بہتر تعلیم حاصل کرنا اور بلند مقام پر فائز ہونے کیلئے کوشش کیسی، اس کی قسمت میں ہوگی تو مل جائے گی؟

جواب: تقدیر کا معاملہ ایسا ہے کہ اس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس میں بحث کرنا اور کرید کرنا سخت منع ہے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر میں لکھ دیا ہم وہی کرنے پر مجبور ہوگئے۔ نہ وہ لکھتا نہ ہم یہ کام کرتے یہ خیال غلط ہے بلکہ تقدیر کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات قدیم ہیں اور اس کا علم بھی قدیم ہے۔ وہ جانتا تھا اور جانتا ہے کہ میں دنیا اور اس میں یہ یہ چیزیں اور اتنے انسان پیدا کروں گا وہ یہ یہ کام کریں گے وغیرہ۔ کوئی ایسی چیز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر ہو۔ لہٰذا اپنے اس علم کے مطابق لوحِ محفوظ پر لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کا علم غلط نہیں ہوسکتا۔ جو اس نے جانا صحیح جانا اور انسان وہی کرتا ہے

Marfat.com

جس کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے جانتا ہے اور جو اس نے لکھا ہے اس کا مقصد یہ ہوا کہ انسان جو کچھ کرتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ "چونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا میں کرتا ہوں" بلکہ اللہ تعالیٰ اگر نہ لکھتا جب بھی یہ انسان ایسا ہی کرتا اس کے اعمال کو اس کے کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے جانتا تھا، لہٰذا انسان نہ اللہ تعالیٰ کے علم کی وجہ سے یہ کرتا ہے نہ لکھنے کی وجہ سے۔ اس امر کے سمجھنے کیلئے یہ مثال دی جاتی ہے۔ کوئی شخص کسی ڈاکٹر سے معائنہ کرائے ڈاکٹر اس کے حالات دیکھ کر یہ بتا دے کہ اس مریض پر آئندہ دل کا دورہ پڑ جائے گا یا فالج گر جائے گا۔ اس کے کچھ دن بعد جیسا ڈاکٹر نے کہا تھا ویسا ہو گیا تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ڈاکٹر نے کہا تھا اس لئے یہ بیماری ہو گئی اگر نہ کہتا تو نہ ہوتی۔ ڈاکٹر کا علم ظنی ہے اس کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (یہاں تک تقدیر کی وضاحت ہوئی)۔

انسان کو خود یہ معلوم نہیں اس کی تقدیر میں کیا لکھا ہے، لہٰذا یہ تقدیر کا مکلف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا مکلف ہے۔ اسے حکم دیا گیا کہ نیکی کے کام کرو برائی سے بچو قتل نہ کرو، زنا نہ کرو وغیرہ۔ اس نے قتل کیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کیا لہٰذا مجرم ہوا۔

قاتل یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا لہٰذا میری کوئی خطا نہیں۔ اس لئے کہ تمہیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ میرے ہاتھ سے فلاں شخص قتل ہوگا لہٰذا تم اس کے مکلف نہ تھے اور جس چیز کے مکلف تھے اس کے حکم کے خلاف کیا اور یہ جرم ہے۔

انسان کو یہ حکم دیا کہ وہ دنیاوی اسباب کو کام میں لائے، اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے اور ممنوعات سے اپنے آپ کو بچائے، اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی امید رکھے اور ناکام ہونے کی صورت میں اپنی کوشش کو کوتاہی سمجھے اور راضی بہ رضائے الٰہی ہو کر خاموشی اختیار کرے یہ نہ کرے کہ تقدیر پر بھروسہ کرے اسباب کو چھوڑ دے یا یہ کہ اسباب پر عمل کرے اور تقدیر کے متعلق زبان درازی کرے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ "اونٹ کو رسی سے باندھ کر اللہ تعالیٰ پر توکل کریں یا کہ کھلا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں"۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "اونٹ کو باندھ دو پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو"۔ یعنی اسباب کو ترک کر دینا عقل کے خلاف

Marfat.com

ہے۔ (وقار الفتاویٰ، صفحہ 339-338 جلد اول)

تقدیر کا لکھا

سوال: تمثین فضل الحق سوال کرتی ہیں کہ: (i) تقدیر کیا ہے؟ (ii) تقدیر کو اللہ تعالیٰ نے جو بری یا بھلی پیدا فرمائی تو اس میں کیا کیا لکھا ہوتا ہے؟ (iii) کیا چوری کرنا، زنا کرنا، قتل کرنا، کسی کا گھر جلانا، کسی سے محبت کرنا وغیرہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے؟ (iv) کیا تقدیر بدل سکتی ہے تو اس کے پیدا ہوتے ہی کیوں اللہ تعالیٰ اچھی اور بری تقدیر بنا دیتا ہے۔ جب کہ وہ اچھی اور بری باتیں پہچاننے کی عقل نہیں رکھتا ہے؟

جواب نمبر ۱: اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے موافق ہر بھلائی، برائی کو مقدر فرما دیا ہے اسے ''تقدیر'' کہتے ہیں۔

نمبر ۲: انسان کو جو کچھ نفع نقصان پہنچنے والا ہے اور وہ جو کچھ اچھائی برائی کرنے والا تھا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوحِ محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ جیسا لکھ دیا گیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا لکھا گیا۔

نمبر ۳: چوری اور زنا وغیرہ انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے اور اس فعل کے کرنے کی قدرت منجانب اللہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اس فعل پر انسان سے مواخذہ ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان نہ تو ''مجبورِ محض ہے اور نہ مختارِ کل''۔

نمبر ۴: رہا سوال یہ کہ تقدیر بدل سکتی ہے یا نہیں تو اس سوال کو مندرجہ ذیل تقدیر کی اقسام سے سمجھنا آسان ہے۔

تقدیر کی تین قسمیں ہیں۔ (i) مبرم حقیقی۔ (ii) معلق محض۔ (iii) معلق شبیہ بہ مبرم۔

ان میں مبرم حقیقی کا بدلنا ناممکن ہے اور معلق محض اکثر اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی دعاؤں سے ٹل جاتی ہے اور معلق شبیہ بہ مبرم تک صرف خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ ایک چیز کا کسی انسان کیلئے نہ ملنا اگر مبرم حقیقی میں سے ہے تو کوشش کرنے پر نہیں مل سکتی ہے اور اگر قضائے مبرم حقیقی نہ ہو تو ذکر و اذکار یا بزرگوں کی دعاؤں سے مل سکتی ہے۔ اور آنے والی بلا ٹل سکتی ہے۔

Marfat.com

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "ان الدعاء یرد القضاء" یعنی بیشک دعا قضا (تقدیر) کو ٹال دیتی ہے۔

نمبر ۵: انسان پیدا ہونے کے بعد جو کچھ نیکی اور بدی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پیدا ہونے سے بہت پہلے ازل ہی میں اپنے علم سے وہ سب کچھ لکھ چکا ہے۔ تقدیر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے۔ ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلے میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو کسی اور کی کیا حقیقت ہے۔

تقدیر حق ہے، اس کے انکار کرنے والے کو سرکار ﷺ نے اس امت کا "مجوس" بتایا ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، صفحہ نمبر 6-7 جلد اول، کتاب العقائد)

تقدیر پر ایمان لانا

سوال: ذوبیہ اکرام سوال کرتی ہیں کہ کیا تقدیر پر ایمان لانا ایمان کیلئے ضروری ہے کیا اس کا انکار کرنے والا کافر ہوگا؟

جواب: جی ہاں! تقدیر پر ایمان لانا ایمان کیلئے ضروری ہے اور تقدیر کا انکار بندے کو ایمان سے خارج کر دیتا ہے اس لئے مسئلہ تقدیر بڑا نازک ہے، کسی صورت میں اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ تقدیر کے منکر کے ساتھ تعلقات رکھنا بھی درست نہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا "تقدیر کے منکر اس امت کے مجوس (آگ پوجنے والے) ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھو۔ (ابوداؤد شریف، بہشتی زیور صفحہ ۵۲۹)

تقدیر پر بحث و مباحثہ

سوال: عائشہ محمود خان سوال کرتی ہیں، ہم دوستوں کے درمیان یوں ہی باتوں باتوں میں تقدیر کی بحث چل پڑی اور یہ بحث کافی سنگین صورتحال اختیار کرگئی، چند دوستوں نے کہا کہ تقدیر کے معاملے میں بحث نہیں کرنی چاہئے کیا تقدیر پر بحث کرنا درست ہے؟

جواب: تقدیر کے امور کو ہر وقت زیر بحث بنائے رکھنا ہلاکت و بربادی کی دلیل ہے، اس

Marfat.com

لئے علماء نے اس پر بے جا بحث کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار ﷺ تشریف لائے اور ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اس وقت تقدیر پر بحث وتکرار کر رہے تھے تو سرکار ﷺ کا چہرہ مبارک غیظ وغضب و ناراضگی کی وجہ سے انار کے دانے کی طرح سرخ ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ کیا میں یہی بات تمہارے پاس دے کر بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگوں نے جب تقدیر میں بحث کی وہ ہلاک ہو گئے، میں تمہیں قسم دے کر منع کرتا ہوں میں تمہیں قسم دے کر منع کرتا ہوں تقدیر میں بحث نہ کرنا۔ (ترمذی شریف)

چنانچہ آپ کا فعل صریح احکام کی خلاف ورزی ہے۔ ایسے معاملات (تقدیر) میں بحث کرنا درست عمل نہیں ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۵:

برزخ وقیامت

عالم برزخ کیا ہے؟

سوال: ذنیرہ احمد سوال کرتی ہیں کہ عالم برزخ کسے کہتے ہیں؟ اور کیا اس میں تمام لوگوں کو جانا ہوگا؟

جواب: دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوگا اور وہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ بچے کو۔ برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

زندگی مقرر ہے

سوال: کہکشاں حامد کہتی ہیں کہ میرے ماموں کی وفات پچھلے دنوں وسط شہر میں بم کے دھماکے کے باعث ہوگئی۔ میری نانی کو فقط یہی افسوس ہے کہ اگر میں اپنی چیزیں لینے نہ بھیجتی تو ماموں اس طرح حادثے کے نذر نہ ہوتے۔ جب کہ میرا موقف یہ ہے کہ اگر ماموں گھر میں بھی ہوتے تب بھی انہیں موت آنی تھی۔ سوال یہ ہے کہ آیا میرا موقف درست ہے یا میری نانی کا؟

جواب: جواباً عرض ہے کہ آپ کا موقف درست ہے۔

ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے اس میں نہ زیادتی ہوسکتی ہے نہ کمی، جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اس وقت عزرائیل علیہ السلام قبض روح کے لیے آتے ہیں۔ (بہارِ شریعت)

لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ فلاں جگہ نہ جاتے تو موت نہ آتی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی موت کا ایک دن اور وقت معین کر رکھا ہے اور موت اسی مقررہ دن اور وقت پر آئے گی۔

مرنے کے بعد روح اور جسم کا تعلق

سوال: اقصیٰ ارسلان سوال کرتی ہیں کیا مرنے کے بعد انسان کے جسم اور روح سے

Marfat.com

درمیان تعلق ہوتا ہے؟

جواب: مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسانی کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اگرچہ روح بدن سے جدا ہوگئی مگر بدن پر جوگزرے گی روح ضرور اس سے آگاہ ومتاثر ہوگی۔ جس طرح حیاتِ دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہوا، نرم فرش، لذیذ کھانا یہ سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر راحت ولذت روح کو پہنچتی ہے اور اس کے برعکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں اور کلفت واذیت روح پاتی ہے۔ روح کے لیے خاص راحت والم کے الگ اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے۔ بعینہٖ یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں۔

مرنے کے بعد روح کا مقام

سوال: سلمٰی آصف سوال کرتی ہیں کہ مسلمان کی روح مرنے کے بعد کہاں ہوتی ہے۔ کیا تم مسلمانوں کی روحیں یکساں مقام رکھتی ہیں، نیز کافروں کی روحیں کہاں ہوتی ہیں؟

جواب: مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسبِ مراتب مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض کی قبر پر، بعض کی چاہِ زم زم شریف میں، بعض کی آسمان وزمین کے درمیان، بعض کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی روحیں زیرِ عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ مگر کہیں ہوں اپنے جسم سے ان کا تعلق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اسے دیکھتے ہیں۔ پہچانتے ہیں، اس کی بات سنتے ہیں۔

روح کا دیکھنا قبر ہی سے مخصوص نہیں بلکہ اس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی کہ ایک طائر (پرندہ) پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔

ائمہ کرام فرماتے ہیں:

ان النفوس القدسیہ اذ تجردت عن العلائق البدنیہ اتصلت بالملاء الاعلی وتریٰ وتسمع الکل کالمشاھد۔

بیشک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں تو عالمِ بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔

Marfat.com

حدیث میں فرمایا: ''جب مسلمان مرتا ہے تو اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے''۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''روح را قرب و بُعد مکانی یکساں راست''۔ (روح کے لیے دور و نزدیک اور مکاں کی حیثیت نہیں رہتی)

کافروں کی خبیث روحیں بعض کی ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں۔ بعض کی چاہ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالا ہے۔ بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک، بعض کی اس کے بھی نیچے سجین میں اور وہ کہیں بھی ہو جو اس کی قبر پر یا مرگھٹ پر گزرے اسے دیکھتے، پہچانتے، بات سنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں کہ قید ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، صفحہ ۱۴ تا ۱۵)

قیامت کی نشانیاں

سوال: سیمن فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ میری دادی اکثر کہتی ہیں کہ قیامت کی کئی نشانیاں ظاہر ہو چکیں اب قیامت قریب ہی ہے۔ کیا قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو گئی ہیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب: بے شک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی و بقا ہے۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔ علم اٹھ جائے گا یعنی علماء اٹھا لئے جائیں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ علماء تو باقی رہیں اور ان کے دلوں سے علم محو کر دیا۔ (۲) جہل کی کثرت ہوگی۔ (۳) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں، بڑے چھوٹے کا لحاظ پاس نہ ہوگا۔ (۴) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔ (۵) مال کی کثرت ہوگی۔ نہرِ فرات اپنے خزانے کھول دے گی یہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے۔ (۶) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارہ لینا، یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔ (۷) وقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتے کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے

Marfat.com

گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی۔ یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا۔ (۸) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔ (۹) علم دین پڑھیں گے مگر دین کیلئے نہیں (۱۰) گانے باجوں کی کثرت ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ بھی دیگر کئی نشانیاں ہیں یہاں بطورِ اختصار چند پیش کی گئی ہیں۔ یہ نشانیاں (قربِ قیامت) ظاہر ہوچکی ہیں۔ گناہوں کی کثرت، بدکاری کی کثرت عام ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ ہر دم توبہ و استغفار کرتا رہے اور اللہ ﷻ سے ہر دم پناہ و عافیت طلب کرتا رہے اور اپنے دین و ایمان کی بقاو سلامتی کیلئے دعا گو رہے۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال: تسکین ظفر سوال کرتی ہیں کہ مرنے کے بعد جسم کے اعضاء سب علیحدہ ہوجاتے ہیں، تو قیامت کے دن کس طرح اٹھیں گے کیا ان کو یکجا کر دیا جائے گا؟

جواب: جسم کے اجزاء اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہوگئے اور مختلف جانوروں کی غذا بن گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا، قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناختنہ شدہ اٹھیں گے۔ کوئی پیدل، کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار کسی پر دس ہوں گے۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا کسی کو ملائکہ کرام گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی۔ یہ میدانِ حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

(بہارِ شریعت، جلد ۱، صفحہ ۱۹)

☆ ☆ ☆

Marfat.com

باب نمبر ٦:

وضو کا بیان

قرآن سے وضو کے فرائض کا ثبوت

سوال: قرآن پاک کی کس آیت سے وضو کے فرائض ثابت ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ عزوجل قرآن مجید کی سورۃ المائدہ میں ارشاد فرماتا ہے:

''اے ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ''۔ (کنز الایمان، مائدہ:٦)

حدیث مبارک میں ہے:

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا''۔

وضو پر بشارت کی حدیث پاک

سوال: آقا ﷺ کی امت کیلئے وضو کرنے کی بشارت کس حدیثِ مبارک سے ثابت ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن میری امت اس حال میں لائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے''۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے کہ ''جہاں تک مومن کے وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک اس کو زیور پہنایا جائے گا''۔ (مسلم شریف، جلد اول، صفحہ ١٢٧)

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سوال: فائزہ کی عادت ہے کہ وضو کرنے سے پہلے، بسم اللہ شریف پڑھتی ہے۔ بسم اللہ شریف پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: وضو میں بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے اور حدیث مبارک سے اس کی بڑی فضیلت ثابت ہے کہ

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:
''جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سار بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ کہے وضو کیا، اس کا اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا''۔ (دارقطنی، بیہقی)

وضو میں عضو دھونے کے معنی

سوال: عائشہ پوچھتی ہیں کہ کسی بھی عضو کے دھونے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم از کم دو بوند پانی بہہ جائے، بھیگ جانے پر تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے اس سے وضو اور غسل ادا نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت، جلد ۱، صفحہ ۸، حصہ دوم)

سر کا مسح کرتے ہوئے وضو ٹوٹ جانا

سوال: شمیم وضو کر رہی تھی کہ سر کا مسح کرتے ہوئے اس کا وضو ٹوٹ گیا؟ اب اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وضو کرنے کے درمیان اگر وضو ٹوٹ گیا تو پھر شروع سے وضو کرے یہاں تک کہ اگر چلو میں پانی لیا اور ہوا خارج ہو گئی تو یہ چلو کا پانی بیکار ہو گیا اس پانی سے کوئی عضو نہ دھوئے۔ بلکہ دوسرے پانی سے پھر وضو کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱، صفحہ ۲۵۵، رضا فاؤنڈیشن)

اعضاء کو تین تین بار دھونا

سوال: عقیلہ کی آنکھ فجر کیلئے دیر سے کھلی اب اگر وہ ہر عضو تین تین بار دھوتی ہے تو نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے وہ کیا کرے؟

جواب: عقیلہ کو چاہئے کہ فرائض ہی کی تکمیل کرے اور وضو کے فرائض چار ہیں۔ (۱) چہرہ دھونا۔ (۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔

وضو میں دھونے کی حد

سوال: سائرہ بانو پوچھتی ہیں کہ وضو میں دھونے کی کیا حد ہے؟

جواب: شروع پیشانی سے یعنی جہاں سے بال جمنے کی ابتدا ہو۔ ٹھوڑی تک طول میں اور

Marfat.com

عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصے پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

وضو میں بھنوؤں کا دھونا

سوال: شاہدہ پوچھتی ہیں میری بھنویں بہت گھنی ہیں اور پانی جلد تک نہیں پہنچتا تو کیا اس طرح وضو ہو جائے گا۔

جواب: بھنوؤں کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل دکھائی نہ دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں لوں کو دھونا فرض ہے اور اگر بھنوؤں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد تک پانی پہنچانا فرض ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

وضو میں منہ دھوتے ہوئے سختی سے بند کرلینا

سوال: راحیلہ کی عادت ہے کہ منہ دھوتے ہوئے ہونٹوں کو سختی سے بھینچ لیتی ہے کیا اس طرح اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: لبوں کا وہ حصہ جو عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے کہ اگر کوئی خوب زور سے لب بند کرے کہ اس میں اس کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا تو وضو نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

وضو میں ناک کی لونگ ہلانا

سوال: شازیہ ناک میں لونگ پہنتی ہے اور وہ لونگ کو ہٹا کر پانی نہیں پہنچاتی کیا اس صورت میں اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: ناک میں لونگ پہنی ہوئی ہے تو لونگ ہٹا کر پانی بہانا فرض ہے ہاں اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

وضو میں آنکھیں زور سے بند کرلینا

سوال: نوشین وضو کرتے ہوئے آنکھیں زور سے بھینچ لیتی ہے اس طرح پانی آنکھوں پر صحیح طریقے سے نہیں پہنچتا ایسی صورت میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: منہ دھوتے وقت آنکھیں زور سے بھینچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خفیف سی تحریر بند

Marfat.com

ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادتاً بند کرنے سے ظاہر ہوتی ہوں تو وضو ہو جائے گا۔ مگر ایسا نہیں کرنا چاہئے اور اگر کچھ زیادہ ڈھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، جلد۱، صفحہ۹، حصہ دوم)

''منیہ'' میں مذکور ہے کہ! ''منہ اور آنکھیں چہرہ دھوتے وقت اتنی زور سے بند نہ کریں کہ کچھ حصہ پلک یا ہونٹ کا خشک رہ جائے''۔

چلو میں پانی لے کر کہنیوں تک گرانا

سوال: رضیہ کی عادت ہے کہ وہ وضو کا پانی چلو میں لے کر کہنیوں تک گرا لیتی ہے اس طرح پانی ہاتھوں میں ہر جگہ نہیں پہنچتا کیا اس طرح اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: پانی چلو میں لے کر بہانے سے ہاتھوں کی بعض جگہیں سوکھی رہ جاتی ہیں جبکہ وضو میں ہر عضو پر دو بوند پانی پہنچنا فرض ہے لہٰذا وضو میں ہاتھ دھونے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ناخنوں سے لے کر کہنیوں تک اچھی طرح مل کر دھوئیں کہ ایک بھی بال سوکھا نہ رہ جائے۔ بالوں کی جڑوں پر پانی بہہ گیا لیکن کسی ایک بال کی نوک پر پانی نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، جلد۱، صفحہ۹، حصہ دوم)

لمبے ناخن اور وضو

سوال: کیا لمبے ناخنوں سے وضو پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟

جواب: لمبے ناخن کی وجہ سے پانی انگلیوں کے پوروں پر نہ پہنچے گا اور پوروں سے کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا فرض ہے لہٰذا اگر پانی نہ پہنچے تو وضو نہ ہوگا اور لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں لہٰذا ناخنوں کو کاٹ کر رکھنا چاہئے۔ ناخن بڑھانا اور نہ ترشوانا فطرتِ انسانی کے خلاف ہے۔ (شرح نور الایضاح، صفحہ۲۲)

وضو میں کہنیوں پر پانی بہانا

سوال: صائمہ وضو کرتے وقت پانی کہنیوں سے بہانا شروع کرتی ہیں اور ناخنوں پر ختم کرتی ہیں اس صورت میں کیا ان کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو کا صحیح طریقہ تو یہ ہے کہ پوروں سے پانی بہانا شروع کیا جائے اور کہنیوں پر ختم کیا جائے۔ مذکورہ صورتحال میں وضو کیا جائے تو وضو تو ہو جائے گا لیکن پانی انگلیوں کی جانب سے ڈالنا سنت ہے اور اس میں سائنسی تحقیق یہ ہے کہ پوروں سے دھونا شروع کرتے ہیں تو

Marfat.com

جراثیم انگلیاں کے پوروں سے ہٹ کر کہنیوں کی سمت چلے جائیں گے جبکہ اگر اس کے برعکس کیا جائے تو کہنیوں کے جراثیم انگلیوں کے پوروں میں جمع ہو جائیں گے جو صحت کیلئے مضر ہیں۔ اسی طرح ہندیہ، میں اور بدائع میں مذکور ہے کہ "پانی انگلیوں کی جانب سے ڈالنا سنت ہے"۔ (ہندیہ، جلد ۱، صفحہ ۸)

مسح کسے کہتے ہیں

سوال: شاہانہ سوال کرتی ہیں کہ مسح اصل میں کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسح کا مفہوم یہ ہے کہ تر ہاتھ مسح والی جگہ پر پھیرا جائے اگر دو تین بار مسح کیا تو یہ مسح کے بجائے دھونا شمار ہوگا اور ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (شرح نور الایضاح، صفحہ ٤٧)

"ایک مرتبہ مسح کرنا سنت ہے"۔ (بدائع)

وضو میں مسح کرنا بھول جانا

سوال: مصباح وضو کے اندر مسح کرنا بھول گئی پھر اس کو اعضائے وضو کے خشک ہونے کے بعد یاد آیا تو اس نے صوفیہ سے پوچھا کہ مجھے وضو کے اعادہ کی ضرورت ہے یا محض مسح کر لوں؟ صوفیہ کہتی ہے کہ وضو ہرگز درست نہیں کیونکہ وضو کا ایک رکن باقی رہ گیا دوسرے اعضائے وضو کا پے در پے دھونا شرط ہے یعنی وضو اتنی دیر میں کیا کہ ہاتھ دھو رہی تھی تو منہ خشک ہو گیا یا پیر دھونے تک ہاتھ خشک ہو گیا۔ تو وضو نہ ہوا اس سلسلے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بے شک چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے بغیر مسح کے وضو نہ ہوا مگر بعد میں جو مسح کیا اس سے فرض وضو ادا ہو گیا۔ جو نماز ایسے وضو سے پڑھی جائے ادا ہو جائے گی۔ وضو میں ترتیب شرط نہیں۔ کیونکہ وضو کی ترتیب سنت ہے یہ فوت ہو گئی۔ یونہی پے در پے دھونا بھی سنت ہے۔ کسی عذر سے وضو پے در پے نہ کیا تو خلاف سنت نہیں اور ظاہر ہے کہ بھولنا بھی عذر ہے البتہ ترتیب کی سنت فوت ہو گئی۔

"مراقی الفلاح" میں ہے کہ "وضو میں ترتیب سنت مؤکدہ ہے"۔ (صفحہ ٤١)

سر کے نیچے لٹکے ہوئے بالوں کا مسح

سوال: ام حبیبہ سوال کرتی ہیں کہ کیا سر کے پیچھے لٹکے ہوئے بال (یعنی چوٹی) کا مسح

Marfat.com

کرنے سے مسح ہو جائے گا؟

جواب: سر کے لٹکے ہوئے جو بال ہوتے ہیں ان پر مسح کرنے سے مسح نہیں ہوگا۔

(بہارِ شریعت، جلد ا، حصہ دوم، صفحہ ۹)

لپ اسٹک ہٹائے بغیر وضو کرنا

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں کہ آج کل میک اپ کا رواج بدقسمتی سے عام ہو گیا ہے اور عورتیں لپ اسٹک کو ہٹائے بغیر وضو کر لیتی ہیں یہاں تک کہ لپ اسٹک لگی ہوئی ہو اور نماز تک پڑھ لیتی ہیں اس مسئلے میں علمائے کرام کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: مذکورہ چیزیں ناپاک ہیں تو ان کا جسم پر لگانا ہی جائز نہیں نماز میں جسم تو کیا کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا بھی ضروری ہے اور اگر پاک ہیں تو اگر یہ چیزیں چہرے کی رنگ اور ہیئت کو بدلتی ہیں تو اس کا استعمال مکروہ ہے۔ حتیٰ کہ تیمم کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مٹی کو چہرے پر اس طرح نہ لگائے کہ جس سے ہیئت چہرہ متغیر ہو جائے۔ اگر ہونٹوں پر لپ اسٹک لگی ہو تو اس کو چھڑا کر نماز پڑھے۔ کیونکہ نماز میں لپ اسٹک لگانا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ، صفحہ ۲۱)

مسکارا اور آئی لائنز چھڑائے بغیر وضو کرنا

سوال: شہناز کی آنکھوں پر مسکارا اور آئی لائنز لگا ہوا تھا اور اس نے ان کو چھڑائے بغیر وضو کیا کیا اس طرح اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: آنکھوں پر مسکارا یا آئی لائنز لگا ہوا ہو تو اس کو چھڑا کر وضو کیا جائے کیونکہ اس کی تہہ آنکھوں پر یا پلکوں پر رہ جاتی ہے جس سے پانی وہاں تک نہیں پہنچتا۔ پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو اس کو چھڑانا فرض ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد ا، صفحہ ۹، حصہ دوم)

وضو میں تنگ انگوٹھی پہنے رہنا

سوال: ثناء اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں اتنی تنگ انگوٹھی پہنتی ہے کہ وضو کرنے میں پانی اس کے نیچے نہیں پہنچتا کیا اس صورت میں اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: اگر چھلے یا انگوٹھیاں اتنی تنگ ہوں کہ پانی نیچے نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور

Marfat.com

اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اگر ڈھیلے ہوں تو بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔ اسی طرح کنگن، کڑے اور چوڑیوں کا بھی یہی حکم ہے (بہار شریعت)۔ اسی طرح ''طحطاوی'' میں مذکور ہے کہ ''اگر انگوٹھی تنگ ہو اور پانی نہ پہنچتا ہو تو ہلانا واجب ہے''۔ یہ ادب ہے اسی طرح انگوٹھی ڈھیلی ہو تو ہلائے اور اگر تنگ ہو لیکن پانی پہنچنے کا علم ہو تا کہ مبالغہ وضو اچھی طرح ہو جائے۔ (منیہ، درمختار، فتاویٰ رضویہ، جلد ا، ... الفصل)

نیل پالش اور وضو

سوال: کلثوم کے ناخنوں پر نیل پالش لگی تھی اور اس نے اس حالت میں وضو کر کے نماز پڑھ لی اس صورت میں اس کا وضو اور نماز ہو جائے گی۔

جواب: ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو تو وضو نہیں ہوتا۔ کیونکہ نیل پالش کی تہہ ناخنوں پر جم جاتی ہے جس کے سبب اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا۔ ''کیونکہ کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ برابر بھی دھلنے سے رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا''۔ (بہار شریعت، جلد ا، حصہ ۲، صفحہ ۲۰)

اس حالت میں اگر نماز پڑھ لی تو نماز بھی نہ ہوئی اور نماز کا اعادہ ضروری ہے کیونکہ وضو ہی نہ ہوا تو نماز کس طرح ہوگی۔ نیل پالش میں اسپرٹ ہوتا ہے اور اسپرٹ ناپاک ہے اس لئے اس سے ہر عورت کو بچنا چاہئے۔

چمک یا افشاں لگے ہاتھوں پر وضو کرنا

سوال: مازہ نے ہاتھوں گلیٹر Gletter (چمک والی) چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں اور چوڑیوں کی چمک ہاتھوں پر لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ہاتھوں پر چوڑیوں کی چمک یا افشاں وغیرہ لگ جائے تو اس کو چھڑا کر وضو کرنا فرض ہے کیونکہ اگر جرم دار چیز لگی ہو جو پانی پہنچنے میں مانع ہو (رکاوٹ کا سبب بنتی ہو) تو اس کو چھڑا کر وضو کرنا فرض ہے۔

تنگ چوڑیاں پہن کر وضو کرنا

سوال: میری دوست شافعہ ہاتھوں میں ہمیشہ چوڑیاں بھر بھر کر پہنی رہتی ہے اور وہ اتنی تنگ ہوتی ہیں کہ وضو میں پانی بھی ہاتھوں کی جلد پر نہیں پہنچتا۔ میں اسے کہتی ہوں کہ

Marfat.com

ایسی چوڑیاں پہن کر وضو صحیح طور پر نہیں ہوتا لیکن وہ کہتی ہے کہ پانی پہنچ جاتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اتنی بھر بھر کر چوڑیاں پہننا کہ جس کی وجہ سے پانی اعضاء وضو پر صحیح طور پر نہ پہنچ سکے ان کو اتار کر وضو کرنا چاہئے" اگر چوڑیاں اتنی تنگ ہوں اور زیادہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر پانی پہنچانا فرض ہے اور اگر چوڑیاں اتنی ڈھیلی ہوں کہ ہلا کر دھونے سے پہنچ جاتا ہے تو ہلا کر دھونا ضروری ہے اور اگر اتنی ڈھیلی ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہنچ جاتا ہو تو ہلانا ضروری نہیں"۔

(بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۹، حصہ دوم)

شیر خوار بچی کا دودھ کی قے کرنا

سوال: فرحانہ نے اپنی شیر خوار بچی کو اپنی گود میں اٹھایا تھا کہ اس بچے نے قے کی اور اس کے کپڑوں پر دودھ ڈال دیا اس صورت میں کپڑا پاک رہے گا یا نہیں؟

جواب: شیر خوار بچی نے قے کی اور دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھر قے ہے تو نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا ہے تو پاک ہے۔ (درمختار)

وضو کا مستحب طریقہ

سوال: افشاں سوال کرتی ہے کہ وضو کرنے کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے دل میں وضو کا ارادہ کر کے قبلے کی طرف منہ کر کے کہیں اونچی جگہ بیٹھے اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ گٹوں تک دھوئے پھر مسواک کرے پھر تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر تین بار کلیاں کرے کہ ہر بار منہ کے اندر ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے، پھر تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم حصہ ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہہ جائے۔ اور بائیں ہاتھ سے ناک ساف کرے پھر تین مرتبہ اس طرح چہرہ دھوئے کہ ماتھے پر بال جمنے کی جگہ سے لے ٹھوڑی کے نیچے تک داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے اور کوئی جگہ بھی پانی بہنے سے نہ رہ جائے پھر تین مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر ہاتھ

Marfat.com

دھوئے پھر اسی طرح تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھوئے۔ پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں دھوئے پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں، ٹخنوں سمیت تین تین بار دھوئے۔ (ہمارا اسلام)

وضو کے بعد کی دعا نہ پڑھنا

سوال: وضو کے بعد اگر دعا نہ پڑھی جائے تو کیا کامل وضو ہوگا؟ وضو کے بعد کی دعا پڑھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: وضو کرنے کے بعد اگر دعا نہ پڑھی جائے تو وضو ہو جائے گا مگر دعا پڑھنے پر جو ثواب حاصل ہوتا ہے وہ اس سے محروم رہ جائے گی۔ جو شخص وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھے تو آسمان کے آٹھوں دروازے اس کیلئے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (رسائل عطاریہ حصہ اول)

وضو کے بعد پڑھنے کی دعا

اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین

''اے اللہ عزوجل! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک ہونے والوں میں سے بنادے''۔

اور وضو کے بعد بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے اور آسمان کی طرف منہ کر کے ''کلمہ شہادت'' اور ''سورۃ القدر'' پڑھ لیں۔ (بہار شریعت، جلد اول)

''جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۃ القدر (پوری سات مرتبہ) پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی''۔ (رسائل عطاریہ)

وضو کرتے وقت دانتوں میں پھنسی چھالیہ کا چھڑانا

سوال: میری دادی جان پان کھاتی ہیں ان کے دانتوں میں چھالیہ پھنس جاتی ہے کیا وضو میں کلی کرتے وقت اس کا چھڑانا ضروری ہے اور اگر نہ چھڑائیں تو کیا وضو ہو جائے گا؟

جواب: دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں اگر چھالیہ کے دانے یا گوشت کے ریشے وغیرہ پھنس گئے ہوں تو ان کا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو معاف ہے۔ (بہار شریعت، جلد ۱)

Marfat.com

وضو میں ترتیب قائم رکھنا

سوال: آج کل لوگ بے ترتیب وضو کرتے ہیں کیا وضو میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے؟

جواب: ترتیب قائم رکھنا سنت ہے اگر کسی نے بے ترتیب وضو کیا تو وضو تو ہو جائے گا مگر سنت کا تارک ہوگا۔ "بحر" میں اس طرح مذکور ہے "ترتیب سنت مؤکدہ ہے یعنی جو ترتیب قرآن میں آئی ہے اس کے موافق کرنا یعنی پہلے منہ، پھر ہاتھ، پھر سر کا مسح کرنا، پھر پاؤں دھونا"۔ (درمختار، جلد اول، صفحہ۲۲)

اعضائے وضو کو پے درپے دھونا

سوال: شاہین سلیم سوال کرتی ہیں کہ کیا اعضاءِ وضو کو پے درپے دھونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں ولاء یعنی اعضاء کا پے درپے دھونا سنت ہے اس طرح دھونا کہ ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھوئے۔ (بحر، جلد۱، صفحہ۲۷)

"صاحب بدائع" نے کہا ہے کہ "وضو کے دوران کسی ایسے عمل میں مشغول نہ ہو جو کہ وضو سے متعلق نہ ہو یہ ولاء ہے"۔ (بدائع، جلد۱، صفحہ۲۲)

وضو میں کسی عضو کا دھلنے سے رہ جانا

سوال: ہما کو یہ یاد نہیں کہ اس کا کون سا عضو دھونے سے رہ گیا ہے اب اس کیلئے کیا حکم ہے آیا وہ نئے سرے سے وضو کرے یا رہنے دے؟

جواب: یہ یاد رہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کونسا عضو تو بایاں پاؤں دھولے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ۱۶)

مصنوعی دانتوں کے ساتھ وضو کرنا

سوال: میری دوست سائرہ کے چند دانت نکل گئے ہیں ان کی جگہ وہ ایسے مصنوعی دانت لگوانا چاہتی ہے جو لگ جانے کے بعد اتر یا نکل نہیں سکتے اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ایسے مصنوعی دانتوں کے ساتھ وضو ہو سکتا ہے؟

جواب: ضرورتاً مصنوعی دانت لگوانے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ان دانتوں کے لگوانے کی صورت میں وضو ہو جائے گا۔ (وقار الفتاویٰ، جلد اول)

Marfat.com

وضو میں انجکشن یا ڈرپ لگانا

سوال: کمیرا سوال کرتی ہیں کہ انجکشن یا ڈرپ لگانے اور منہ سے دوائی پینے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: انجکشن اور باہمنہ سے دوا پینے سے وضو تو نہیں ٹوٹتا مگر انجکشن اور ڈرپ لگوانے سے کبھی کبھی کچھ خون بہتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ایسی مجبوری ہے کہ نہیں اٹھ سکتے اور وضو کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو تیمم کرکے نماز پڑھ سکتی ہے مگر بعد میں دہرائی جائے۔

وضو میں مسواک کرنا

سوال: نمین کو یہ معلوم کرنا ہے کہ وضو میں مسواک کرنا آیا سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ؟ اگر سنت مؤکدہ ہے تو براہِ کرم اس کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: اس بارے میں ہمارے فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ مسواک کرنا سنت ہے یا مستحب۔

علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ نے ''درمختار'' میں لکھا، یعنی مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ جوہرۂ نیرہ میں ہے ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا، ''جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ اس نماز سے ستر حصے افضل ہے جو بے مسواک کئے پڑھی گئی''۔

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص مسواک کا عادی ہوا سے مرتے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا''۔

طحطاوی میں مذکور ہے کہ:

''مسواک سنت مؤکدہ ہے مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے جس کیلئے مسواک تکلیف دہ ہو وہ نہ کرے''۔ (طحطاوی، صفحہ ۳۴)

بے وضو نماز پڑھنا

سوال: فرخندہ سوال کرتی ہیں کہ بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بے وضو نماز پڑھنا سخت حرام و گناہ ہے بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علمائے کرام کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو اس بے وضو نماز ادا کرنے والے نے

Marfat.com

عبادت کی بے ادبی اور توہین کی اور یہ کفر ہے۔

اعضائے وضو کتنی مرتبہ دھوئے جائیں

سوال: آصفہ سوال کرتی ہے کہ اعضائے وضو کتنی مرتبہ دھوئے جاتے ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ جو ایک ایک بار وضو کرے (یعنی ہر عضو کو ایک ایک بار دھوئے) تو ایسا کرنا فرض ہے اور جو دو دو بارہ کرے اس کو دونا ثواب ہے اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں علیہم السلام کا وضو ہے یعنی سنت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۷)

دکھتی آنکھوں سے پانی بہنا

سوال: عالیہ کی آنکھ دکھتی ہے جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے ہر وقت پانی بہتا ہے آنکھ سے بہنے والے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: آنکھ دکھتے وقت آنکھ سے جو پانی بہتا ہے وہ نجس ناقص ہے اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایسی حالت میں کرتے وغیرہ سے آنسو پونچھ لیتے ہیں حالانکہ ایسا کرنے سے کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۶)

دانتوں میں سے خون نکلنا

سوال: افشین کے دانتوں میں سے خون نکلا لیکن خون اتنا کم تھا کہ اس سے تھوک کے رنگ میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی کیا ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور اگر تھوک کا رنگ نہ بدلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۴)

وضو میں منہ بھر قے آنا

سوال: شہلا نے پانی پیا اور تھوڑی دیر بعد وہی شفاف پانی قے میں آیا کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا یا نہیں؟

جواب: اگر وہ پانی معدے تک پہنچ گیا۔ اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا۔ اگر منہ بھر ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ وہ پانی نجس ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۴)

Marfat.com

سونے کی حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے

سوال: ریحانہ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر لیٹی کہ نیند آ گئی جب وہ بیدار ہوئی تو بنا وضو کئے نماز کیلئے کھڑی ہوگئی اس کی دوست نے کہا کہ تمہیں نیا وضو کر کے نماز پڑھنی چاہئے تو اس نے کہا کہ میرا وضو نہیں ٹوٹا دوبارہ وضو کیوں کروں۔ آیا اس صورت میں ریحانہ کو وضو کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: اگر غافل ہو کر سوئی اور سرین خوب جمے نہ تھے تو سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے کیونکہ سونے کی حالت میں اعضاء کے ڈھیلا پڑ جانے کی وجہ سے ہوا کے نکلنے کا احتمال ہوتا ہے۔

نیند دو شرطوں سے وضو کو توڑ دیتی ہے:

(۱)۔ دونوں سرین اس وقت خوب نہ جمے ہوں۔ (۲) غافل ہو کر سو جائے۔

لہٰذا جب یہ دونوں شرطیں ہوں گی تو وضو چلا جائے گا اگر بیٹھے بیٹھے جھومی تو وضو نہ جائے گا۔

نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسنا

سوال: رخسانہ عصر کی نماز پڑھ رہی تھی کہ نماز کے دوران بے اختیار اس نے اتنی زور سے قہقہہ لگایا کہ اس کے پاس بیٹھی اس کی بہن نے سن لیا۔ آیا اس صورت میں وضو فاسد ہو گیا یا نہیں؟

جواب: قہقہہ نجاست نہیں ہے لیکن چونکہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو رکوع و سجود والی نماز میں قہقہہ لگاتے ہوئے دیکھ کر وضو ٹوٹنے کا حکم فرمایا۔ لہٰذا بالغ کا رکوع و سجود والی نماز میں ایسا قہقہہ لگانا کہ آس پاس والے سنیں تو وضو توڑ دیتا ہے اور اگر اتنی آواز میں ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہ جائے گا البتہ نماز جاتی رہے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۵)

وضو کر کے کپڑے بدلنا

سوال: سکینہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ کیا کپڑے بدلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا سر کھلنے سے وضو جاتا رہتا ہے یہ محض بے اصل بات ہے کپڑے بدلنے سے وضو برقرار رہتا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۵)

Marfat.com

وضو کے درمیان شک ہونا

سوال: رابعہ کو درمیانِ وضو میں کسی دضو کے دھونے میں شک واقع ہوا۔ اب اس صورتحال میں وہ کیا کرے گی کیا محض شک کی بناء پر وہ دوبارہ وضو کرے گی؟

جواب: اگر یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھولے اور اگر اکثر شک ہوتا ہے تو اس کی طرف التفات نہ کرے۔ یونہی اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔ (بہارشریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۶)

جنبی کو غسل سے پہلے وضو کرنا

سوال: عالماس جنابت (غسل کی حاجت) کی حالت میں ہے کیا وہ اس حال میں وضو کرسکتی ہے؟

جواب: جنبی (جس پر غسل فرض ہو) کو کھانے، پینے اور سونے کیلئے وضو کرنا سنت ہے۔ کیونکہ فی الحال غسل کی صورت میں فوراً طہارت حاصل نہیں کرسکتی تو کم ازکم وضو کر کے کچھ تو پاکیزگی حاصل کرلے۔

کتب حدیث کو چھونے کیلئے وضو کرنا

سوال: حمیرا حدیث کی کتب کو چھونے سے پہلے وضو کرتی ہے آیا قرآن پاک کی طرح حدیث کو چھونے کیلئے وضو کرنا فرض ہے؟

جواب: حدیث کی کتب کو چھونے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ نہایت اہم اور بابرکت ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ وضو کر کے اس کو چھوا جائے۔

وضو کی حالت میں گانا گانا یا سننا

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ وضو کی حالت میں گانا گانے یا سننے سے وضو پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

جواب: لغو اشعار پڑھنے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے کیونکہ برے اشعار پڑھنا گناہ ہے اور وضو گناہ کا کفارہ ہے۔ (شرح نور الایضاح، صفحہ ۶۲، مکتبہ ضیائیہ)

Marfat.com

ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

سوال: حنا نے ایک ہی وضو سے عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھ لیں آیا ایک وضو سے دو تین نمازیں پڑھنا درست ہے؟

جواب: اس طرح کرنے سے نماز تو ہو جائے گی لیکن ہر نماز کے وقت تازہ وضو کیا جائے تو نماز کی عظمت میں مزید اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ہر نماز کیلئے تازہ وضو کرنا مستحب ہے۔ (نورالایضاح)

وضو کی حالت میں خون کا بہنا

سوال: شاہدہ مشین پر سلائی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھوں میں سوئی لگ گئی اور خون بہنا شروع ہو گیا اس طرح اس کا وضو برقرار رہے گا یا نہیں۔

جواب: اگر خون یا پیپ ایسی جگہ سے نکل کر بہا جس کا وضو میں دھونا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر خون صرف ظاہر ہو یا چمکے یا ابھرے لیکن بہے نہیں تو ایسی صورت میں وضو فاسد نہیں ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۳)

وضو کی حالت میں پھوڑے سے خون کا بہنا

سوال: مدیحہ کے پیر میں پھوڑا تھا اس نے اسے اپنے ہاتھ سے نچوڑا جس کی وجہ سے خون بہنے لگا۔ کیا اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتی اور خون بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۴)

وضو کی حالت میں بے اختیار قے آنا

سوال: ثمرین نے عشاء کے چار فرض پڑھے تھے کہ بے اختیار اسے قے آئی۔ کیا قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: قے چاہے کھانے یا پانی یا صفرا کی ہو۔ اگر منہ بھر ہے تو وضو توڑ دیتی ہے منہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکے۔ (بہارِ شریعت)

ہاتھ پاؤں کے خلال کرنے کا طریقہ

سوال: خلال کرنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

Marfat.com

جواب: الٹے ہاتھ کی انگلیوں کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں میں اوپر سے نیچے کی طرف داخل کریں اور پھر اوپر لے کر آئیں۔ اسی طرح الٹے ہاتھ میں سیدھے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر خلال کریں۔

پاؤں کے خلال کا طریقہ

اپنے سیدھے پیر کی چھنگلی میں الٹے ہاتھ کی چھنگلی داخل کرے اور سیدھے پیر کے انگوٹھے پر ختم کرے اور الٹے پیر کے انگوٹھے سے شروع کرے اور اسی طرح کرے کہ چھنگلی الٹے پیر کے انگوٹھے میں داخل کرے اور الٹے پیر کی چھنگلی پر ختم کرے۔

وضو کے درمیان دنیاوی باتیں کرنا

سوال: اکثر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں وضو کے دوران دنیاوی باتیں کرتی ہیں جب ان سے کہا جائے کہ وضو کے درمیان باتیں نہ کریں تو کہتی ہیں شرع میں ایسی کوئی قید نہیں۔ کیا دنیاوی گفتگو کرنا درست ہے؟

جواب: وضو کے دوران دنیاوی کلام کرنا مکروہ ہے جبکہ بغیر حاجت ہو۔

(شرح نور الایضاح، صفحہ ۲۵، مکتبہ ضیائیہ)

چھنگلی سے کانوں کا مسح کرنا

سوال: ایمان کانوں کا مسح (چھنگلی) یعنی چھوٹی انگلی سے کرتی ہے کیا کانوں کا مسح کرنے کا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: کانون کے مسح کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کلے کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصے کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا مسح کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۲)

وضو کے بعد اعضاء نہ پونچھنا

سوال: امینہ وضو کرنے کے بعد اپنے اعضاء پونچھتی نہیں ہے کیا اعضاء کو پونچھنے میں کوئی قباحت ہے؟

جواب: اعضاءِ وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور اگر پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کریں

Marfat.com

قدرے نمی باقی رہنے دے کہ روزِ قیامت پلہ حسنات میں رکھی جائے گی۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد اول، صفحہ ۲۳۹، رضا فاؤنڈیشن)

اپنے دامن یا آنچل سے بدن نہیں پونچھنا چاہئے۔ ردالمحتار میں ہے:

''دامن سے ہاتھ منہ پونچھنا بھول پیدا کرتا ہے''۔

وضو میں منہ ایک ہاتھ سے دھونا

سوال: آج کل دیکھا گیا ہے کہ وضو میں لوگ ایک ہاتھ سے منہ دھوتے ہیں کیا اس طرح انکا وضو ہو جائے گا۔

جواب: ایک ہاتھ سے منہ دھونا رافض و ہنود کا شعار ہے اور وضو میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۲)

وضو کرنا کب فرض ھے

سوال: آمنہ سوال کرتی ہے کہ وضو کرنا کب فرض ہے؟

جواب: اگر وضو نہ ہو تو نماز اور سجدۂ تلاوت اور قرآن کریم کو چھونے کیلئے وضو کرنا فرض ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۲)

یعنی یہ امور وضو کے بغیر ادا ہی نہیں ہوتے قرآن پاک زبانی پڑھنا ہو تو وضو فرض نہیں تاہم مستحب ہے نماز کیلئے وضو کی فرضیت قرآن وسنت سے ثابت ہے اور حدیث شریف میں ہے ''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا''۔ نماز جنازہ بھی نماز ہے اور سجدۂ تلاوت بھی نماز کی طرح ہے اگرچہ یہ دونوں کامل نماز نہیں ہیں تاہم نماز ہونے کی وجہ سے ان کے لئے وضو فرض ہے قرآن پاک کو طہارت کے بغیر ہاتھ لگانے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اس قرآن پاک کو پاک لوگ ہاتھ لگائیں''۔

طواف کعبہ کیلئے وضو

سوال: طوافِ کعبہ کیلئے وضو کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: طوافِ کعبہ کیلئے وضو کرنا واجب ہے۔ (بہار شریعت، نورالایضاح، جلد ا، صفحہ ۱۲)

Marfat.com

مسح کرنے کا طریقہ

سوال: عفت کہتی ہیں کہ مسح کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو میں سر کا مسح کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ! اول پوری ہتھیلیاں انگلیوں کے سرے تر کرکے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے علاوہ ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سر اور دوسرے ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال (جہاں سے جمنا شروع ہوتے ہیں) پر رکھ کر گدی تک مسح کرتے ہوئے اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے آگے تک واپس آئے۔ (الجوہرۃ النیرہ)

پانوں میں دھاگہ بندھا ہوا اور وضو کرنا

سوال: اقراء کے پاؤں میں درد تھا اس لئے اس نے پاؤں کے انگوٹھے میں اتنا کھینچ کر دھاگہ باندھ لیا کہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا۔ کیا اس طرح وضو ہو جائے گا؟

جواب: بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر دھاگہ باندھ لیتے ہیں کہ پانی دھاگے کے نیچے تک نہیں پہنچتا۔ جس کی وجہ سے وہ حصہ خشک رہ جاتا ہے۔ لہٰذا اقراء کو اس سے بچنا چاہیے کیونکہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۹)

وضو میں گٹوں کا دھونا بھول جانا

سوال: سعدیہ پاؤں دھوتے ہوئے گٹوں کو دھونا بھول گئی اس طرح وضو کامل ہو جائے گا؟

جواب: وضو میں گھائیاں اور انگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں سب کا دھونا فرض ہے اگر ان میں سے ایک بھی چیز چھوٹ جائے تو وضو نہ ہوگا۔ کیونکہ پاؤں گٹوں تک دھونا وضو میں فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۹)

وضو میں نیت کرنا بھول جانا

سوال: صبرین وضو کرتے ہوئے نیت کرنا بھول گئیں کیا بغیر نیت کئے وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو پر ثواب پانے کیلئے حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضروری ہے نیت نہ کرنے سے وضو تو ہو جائے گا ثواب نہیں ملے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۰)

Marfat.com

وضو کی نیت کا طریقہ

سوال: شائستہ پوچھتی ہیں کہ وضو کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت میں اس طرح کہے کہ "میں نیت کرتی ہوں وضو کی حکم الٰہی بجالانے کی پاکی حاصل کرنے کیلئے اور نماز کے جائز ہونے کیلئے"۔

وضو میں خلال نہ کرنا

سوال: شازیہ وضو میں خلال نہیں کرتی، خلال کے بغیر کیا وضو صحیح ہو جاتا ہے؟

جواب: خلال نہ کرنے کی حدیث مبارک میں سخت وعید آئی ہے۔ "دارقطنی" میں ہے کہ "اپنی انگلیوں کا خلال کرو، جو اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا قیامت کے دن اللہ عزوجل انہیں آگ سے خلال کرائے گا"۔

خلال کرنا "سنت مؤکدہ" ہے اور سنت مؤکدہ کا ترک ایک بار برا اور عادت بنا لینے والا گنہگار ہوگا۔ (شامی، جلد ۱، صفحہ ۱۱۷)

حضور سراپا نور ﷺ نے حضرت لقیط بن صبرہ سے فرمایا کہ "جب تم وضو کرو پورا کرو اور انگلیوں کا خلال کیا کرو"۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "انگلیوں کا خلال کیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری انگلیوں کا خلال آگ سے نہ کرے"۔ (طبرانی)

وضو میں بسم اللہ بھول جانے

سوال: آمنہ حسن سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی وضو کرنے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گئی تو کیا آخر میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: شامی اور بحر الرائق میں درج ہے کہ "اس کا اعتبار یعنی (بسم اللہ پڑھنے کا) شروع میں ہوگا اگر شروع میں پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں پڑھ لے تو سنت ادا نہ ہوگی بہ خلاف کھانے کے اگر کھانے میں درمیان میں پڑھ لے تو سنت ادا ہو جائے گی وجہ یہ ہے کہ وضو فعل واحد ہے اور کھانا گویا ہر لقمہ سے شروع ہوتا ہے"۔ (بحر الرائق، جلد ۱، صفحہ ۲۰)

ہندیہ صفحہ ۲۳۰ میں اس طرح ہے کہ "بہتر یہ ہے کہ وضو کے درمیان میں پڑھ لے تا کہ وضو بسم اللہ سے خالی نہ رہے"۔ نور الایضاح میں تحریر ہے کہ "بسم اللہ ہر عضو کے دھونے سے

Marfat.com

پہلے پڑھ لے تو یہ بھی آداب میں سے ہے"۔

وضو سے پہلے دعا پڑھنا

سوال: نگہت امام سوال کرتی ہیں کہ میری دوست نازش وضو کے شروع میں صرف بسم اللہ ہی نہیں بلکہ "بسم اللہ العلی العظیم و الحمد للہ علی دین الاسلام" پڑھتی ہے کیا اس کی شرع میں دلیل ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، "اے ابو ہریرہ جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے کراماً کاتبین تمہارے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے"۔ (معجم طبرانی)

انگلیوں کا خلال کب کرے

سوال: فاطمہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ انگلیوں کا خلال کس وقت کرے؟

جواب: انگلیوں کا خلال تین دفعہ دھونے کے بعد ہے۔ کیونکہ یہ تین دفعہ کی سنت ہے۔

(بحرالرائق، جلد ۱، صفحہ ۲۲)

اور اس کا وقت ہاتھوں کی کہنیوں سے دھونے کے بعد ہے کیونکہ یہ فرض کی تکمیل کیلئے ہے اور صاحب ہدایہ کا کہنا اکمال للفرض بھی اس بات پر دلیل ہے کیونکہ پہلے ہاتھ دھونا گٹوں تک سنت وہاں اکمال فرض کا نہیں ہے، یہاں اکمال فرض کا ہی ہے اسی لئے اس وقت دھونا چاہئے۔ اگرچہ بعض علماء نے ہاتھوں کو گٹوں تک دھوتے وقت لکھا ہے۔

گردن کا مسح کرنا

سوال: رابعہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ گردن کا مسح کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ: "گردن کا مسح قیامت کے دن خیانت سے امان ہوگا"۔ حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی سعایہ میں لکھتے ہیں کہ: "یہ ضعیف ہے لیکن فضائل مُن ضعاف پر عمل ہوسکتا ہے"۔ طحطاوی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ: "اس کا کرنا بہتر ہے چھوڑنے سے اور کلام اس کے نہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ تاکید میں ہے"۔ (طحطاوی، صفحہ ۴۱)

Marfat.com

وضو کرتے وقت زیادہ پانی بہانا

سوال: شمیم ایمن سوال کرتی ہیں کہ وضو کرتے وقت اگر پانی زیادہ بہایا جائے کہ اعضاء وضو اچھی طرح دھل جائیں تو یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: ''تنویر الابصار'' میں ہے کہ ''وضو میں اسراف نہ کرے''۔ ''قاموس'' میں ہے کہ 'اسراف کہتے ہیں فضول خرچی جو غیر طاعت میں ہو''۔ شرعی معنی یہ ہے کہ حاجت سے زیادہ پانی استعمال کرنا، مزید مذکور ہے کہ اسراف مکروہ تحریمی ہے مکروہ تحریمی اس وقت ہوگا کہ جب کہ مقدار مسنون میں زیادتی اعتقاداً ہو کہ تین بار سے زیادہ ہونے کو سنت جانے۔

(شامی طحطاوی)

اسراف حاجت شرعیہ سے زائد استعمال کو کہتے ہیں، تو خواہ نہر کے کنارے پر ہی کیوں نہ ہو۔ (بحرالرائق مستحبات وضو، جلد ۱، صفحہ ۲۹)

اگر ضرورتاً زیادہ پانی بہائے تو حرج نہیں بہرحال وضو میں نہ کمی کرے نہ زیادتی کرے، میانہ روی بہتر ہے۔

☆ ☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۷:

غسل کا بیان

قرآن و حدیث سے غسل کی فرضیت

سوال: کیا قرآن وحدیث سے غسل کی فرضیت ثابت ہے؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ ﷻ سورۃ المائدہ میں ارشادہ فرماتا ہے: "وان کنتم جنبا فاطھروا" اگر تم جنب ہوتو خوب پاک ہو جاؤ (یعنی غسل کرو)۔ حدیث: ابوداؤد ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو"۔

غسل کے بعد وضو کرنا

سوال: شبانہ نے غسل کرنے کے بعد نماز پڑھ لی۔ تو اب اس صورت میں کیا وضو کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے؟

جواب: جن اعضاء پر وضو میں پانی بہانا فرض ہے غسل میں ان اعضاء پر پانی بہہ جاتا ہے اس ضمن میں حدیث ہے کہ: "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غسل کے بعد وضو نہ فرماتے"۔ (ترمذی شریف)

پس اگر غسل کے بعد کوئی حدث واقع نہ ہوا تو وضو کرنا ضروری نہیں۔

جُنب کسے کہتے ہیں

سوال: عظمیٰ سوال کرتی ہیں کہ جب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس شخص پر غسل کرنا فرض ہو اسے جنب کہتے ہیں۔

غسل میں دیر کرنا

سوال: فائزہ پر غسل ظہر کی نماز کے وقت فرض ہو چکا تھا اسی اثناء میں اس نے اتنا وقت گزار دیا کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ غسل کرنے میں اس نے جو دیر لگائی ہے کیا وہ اس پر گناہگار ہوگی اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

Marfat.com

جواب: جس شخص پر غسل فرض ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے، حدیث میں ہے کہ! ''جس گھر میں جب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکی کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب تاخیر کرے تو گنا ہگار ہو گی''۔

(ملخصاً فتاویٰ رضویہ جلد ششم، صفحہ ۲۹۳ مع تخریج رضا فاؤنڈیشن، بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۲۲)

غسل کے فرائض

سوال: ماہ گل پوچھتی ہیں کہ غسل کے کتنے فرائض ہیں؟

جواب: غسل کے تین فرائض ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہ ہوگا۔ (عامہ کتب فقہ)

(۱) کلی کرنا۔ (۲) ناک میں پانی چڑھانا۔ (۳) تمام بدن پر پانی بہانا۔

غسل میں کلی کیسے کریں

سوال: ام ایمن سوال کرتی ہیں کہ غسل میں کس طرح کلی کریں کہ فرض ادا ہو جائے؟ کیا منہ میں تین مرتبہ پانی لے کر کلی کر دینے سے غسل کا فرض ادا ہو گیا؟

جواب: آج کل بہت بے علم اس کلی کرنے کے معنی منہ میں کچھ پانی لے کر اگل دینے کو سمجھتے ہیں زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہیں پہنچاتے یوں غسل نہیں اترتا اور نہ اس غسل سے نماز ہو سکتی ہے اور نہ ہی قرآن پاک کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ میں، دانتوں کی کھڑکیوں میں حلق کے کنارے تک پانی پہنچایا جائے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی سخت چیز جو پانی کے بہنے کو روکے گی دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں وغیرہ میں حائل ہو تو لازم ہے کہ اس کو جدا کر کے کلی کرے ورنہ غسل نہ ہوگا ہاں اگر جدا کرنے میں حرج اور اذیت ہو جس طرح پان کی کثرت سے جڑوں میں جم کر متحجر ہو جاتا ہے کہ جب تک زیادہ ہو کہ آپ ہی جگہ نہ چھوڑ دے چھڑانے کے قابل نہیں ہوتا یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں جم جاتی ہیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں اور مسوڑھوں میں ضرر کا اندیشہ ہے تو جب تک یہ حالت رہے گی اس قدر کی معافی ہو گی۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ا، صفحہ ۴۴۰، رضا فاؤنڈیشن)

Marfat.com

ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ

سوال: ناک میں پانی چڑھانا جو غسل میں فرض ہے اس کی تعریف کیا ہے؟

جواب: استنشاق (یعنی ناک میں پانی چڑھانا) کی تعریف یہ ہے کہ ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا اور یہ اس طرح سے ہو سکے گا کہ پانی لے کر سونگھے اور اوپر کو چڑھائے کہ وہاں تک پہنچ جائے لوگ اس کا بالکل خیال نہیں رکھتے اوپر ہی پانی ڈالتے ہیں کہ ناک کے سرے کو چھو کر گر جاتا ہے ناک کے بانسے میں جتنی نرم جگہ ہے ان سب کا دھونا فرض ہے لیکن اگر وہ پانی کو نہیں سونگھے گا پانی اوپر نہیں پہنچے گا اسلئے کہ ہماری ہتھیلی نیچے ہے اور ناک اوپر تو نیچے سے پانی نہیں پہنچ سکتا اس لئے سونگھنا ضروری ہے اگر نہ سونگھا تو غسل ہرگز نہیں اترے گا جب تک سارا نرم بانسہ سخت ہڈی کے کنارے تک پورا نہ دھل جائے یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر ناک کے اندر رینٹھ ہو تو لازم ہے کہ پہلے اسے صاف کرے ورنہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے تو غسل نہ ہوگا۔ لیکن روزہ دار ناک کی نرم ہڈی تک پانی نہ پہنچائے (فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۱، صفحہ ۴۴۲، رضا فاؤنڈیشن)

غسل میں ناک کی لونگ کو حرکت دینا

سوال: حفصہ نے جنابت کا غسل کیا اس کی ناک میں لونگ تھا کہ جس کو اس نے حرکت نہیں دی، کیا اس کا غسل ہو گیا یا نہیں؟

جواب: اگر ناک میں نتھ یا لونگ پہنی ہو تو اس کو حرکت دینا ضروری ہے اگر وہ تنگ ہو تو نتھ کے سوراخ میں پانی بہانا ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۹)

غسل میں جسم پر پانی بہانا

سوال: آنسہ سوال کرتی ہیں کہ جسم پر پانی بہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: عورتوں کو جسم پر پانی بہانے میں ان اعضاء پر خاص احتیاط سے پانی بہانا چاہئے۔ ڈھلی ہوئی پستان اٹھا کر، پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر، ناف کا سوراخ، شرمگاہ کا ہر گوشہ، گردن کے نیچے، بغل کے نیچے، کانوں کے پیچھے اور تمام بدن پر اچھی طرح پانی بہانا چاہئے۔ سر کے بالوں سے تلوؤں کے نیچے تک جسم کے ہر پرزے سے ہر رونگٹے کی بیرونی

Marfat.com

سطح پر پانی کا قطروں کے ساتھ بہہ جانا علاوہ اس موقع یا حالت کے جس میں حرج ہو۔ بلا حرج جسم کے ہر حصے پر جو ممکن ہو دھونا فرض ہے لوگ غسل میں بے احتیاطیاں کرتے ہیں جن سے غسل نہیں ہوتا نمازیں اکارت ہو جاتی ہیں کچھ لوگ غسل میں تیل کی طرح پانی چپڑ لیتے ہیں یا بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور اسی پر اکتفا کرتے ہیں حالانکہ یہ مسح ہوا غسل میں قطروں اور پانی کا بہنا ضروری ہے جب تک ایک ایک ذرے پر پانی بہتا ہوا نہ گزرے گا غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱، صفحہ ۴۵۰، رضا فاؤنڈیشن)

''غسل میں پانی کا بہانا قطرے ٹپکنا ہے''۔ (درمختار)

ہاتھوں میں پھنسی ہوئی چوڑیاں پہنے غسل کرنا

سوال: شمائلہ نے غسل کیا جبکہ اس کے ہاتھوں میں پھنسی ہوئی چوڑیاں اور انگوٹھیاں تھیں اور اس نے انہیں اتارے بغیر ہی غسل کیا اس صورت میں وہ پاک ہوگی یا نہیں؟

جواب: کلائی ہر بال کی جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے اگر چوڑیاں ڈھیلی ہوں تو ان کو ہٹا ہٹا کر پانی بہانا ضروری ہے اور اگر تنگ ہوں تو ان کے نیچے پانی بہانا فرض ہے اور یہی حکم انگوٹھیوں کا ہے اگر بالوں کے اوپر سے بہہ جائے اور جڑوں تک نہ پہنچے تو غسل نہ ہوگا۔

مذکورہ صورت میں شمائلہ کو دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے کہ چوڑیوں کو ہٹائے بغیر ان کے نیچے پانی نہ بہا اور پانی بہانا فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱، صفحہ ۴۴۴، رضا فاؤنڈیشن)

غسل میں ضروری احتیاطیں

سوال: غسل میں کن کن چیزوں کی احتیاط ضروری ہیں اگر کسی نے بھول کر کسی عضو کو نہ دھویا تو کیا اس کا غسل ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: غسل میں خاص طور پر بازو کا پہلو، پیٹھ کا ہر ذرہ، پیٹ کے بلٹیں اٹھا کر دھونا، ناف میں انگلی ڈال کر دھونا اگر اس میں پانی بہنے میں شک ہو، ران اور پیڑو کا جوڑ، بغلیں، ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، کان کا ہر گوشہ اور اس کے سوراخ کا منہ، کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہانا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی عضو بغیر دھلے رہ گیا تو غسل نہ ہوگا، غسل کرتے وقت ان اعضاء کو دھونے میں خاص احتیاط کرنی ضروری ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱)

Marfat.com

گندھی ہوئی چوٹی کھولے بغیر غسل کرنا

سوال: خیر النساء سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی کی چوٹی گندھی ہو اور اس نے بغیر کھولے غسل کرلیا تو ایسی صورت میں غسل ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: عورت کیلئے اپنی مینڈھیوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا کافی ہے ان کو کھولنے کی ضرورت نہیں اور اگر چوٹی سخت گندھی ہو کہ اس کی جڑوں تک پانی نہیں پہنچے گا تو ان کو کھول کر پانی بہانا فرض ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد ا، صفحہ ۴۵۰، رضا فاؤنڈیشن)

بوجھ اٹھانے سے منی خارج ہونا

سوال: فریدہ کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ ان کے بوجھ اٹھانے سے منی خارک ہوئی کیا ایسی صورت میں ان پر غسل واجب ہوگا؟

جواب: بوجھ اٹھانے کی وجہ سے منی اپنی جگہ سے خارج ہوئی یعنی جدا ہوئی اور شہوت کی وجہ سے نہ نکلی تو غسل واجب نہیں وضو جاتا رہے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم صفحہ ۲۰)

غسل کے بعد منی خارج ہونا

سوال: نجمہ بیگم کے غسل کے بعد منی خارج ہوگئی کیا اب ایسی صورت میں دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔

جواب: جماع کے بعد غسل کیا بعد میں منی خارج ہوئی تو اگر غسل سے پہلے اور جماع کے بعد پیشاب کرلیا یا تقریباً چالیس قدم چلی اور اس کے نہانے کے بعد بقیہ منی نکلی تو غسل کے اعادہ کی ضرورت نہیں پیشاب کئے بغیر یا چالیس قدم چلے بغیر غسل کے بعد منی نکلی تو غسل کا اعادہ کرنا ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۲۱)

عورت کی ران پر جماع کرنا

سوال: زرینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت کی ران پر جماع کیا تو کیا دونوں پر غسل فرض ہوگا؟

جواب: عورت کی ران پر جماع کیا تو غسل عورت پر فرض نہ ہوگا، صرف مرد کو غسل کرنا ہوگا۔

(بہارِ شریعت، جلد ا، حصہ دوم، صفحہ ۲۱)

Marfat.com

عورت غسل کے بعد مرد کی منی پائے

سوال: فرخندہ سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت غسل کرے اس کے بعد مرد کی منی پائے تو کیا دوبارہ غسل کرے؟

جواب: غسل جماع کے بعد عورت کے جسم سے مرد کی بقیہ منی نکلی اس پر غسل واجب نہیں ہوگا، البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۲۲)

غسل کیلئے نیت ضروری ہے

سوال: کیا غسل کی نیت ضروری ہے؟

جواب: اگر غسل کرنے سے پہلے نیت کر لی جائے تو اس پر ثواب ملتا ہے۔ بغیر نیت کے غسل تو ہو جائے گا مگر ثواب سے محروم رہے گی۔ نیت اس طرح کرے "نیت کرتی ہوں میں غسل کی نماز کے جائز ہونے اور پاکی حاصل کرنے اور اللہ ﷻ کی رضا کیلئے"۔

عورت کے مقام سے سفید رطوبت نکلنا

سوال: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو سفید رطوبت نکلتی ہے کیا وہ ناپاک ہے؟ اگر وہ کپڑے پر لگ جائے تو کیا کپڑا پاک کرنا ہوگا؟

جواب: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو سفید رطوبت نکلتی ہے وہ ناپاک نہیں ہے۔ اگر وہ بیماری کے سبب سے نہیں ہے اور رحم سے نہیں آئی کیونکہ رحم سے نکلنے والی رطوبت ناپاک ہے۔ عموماً یہ رطوبت سفید ہی ہوتی ہے۔ اگر یہ رطوبت کپڑے پر لگ جائے تو کپڑے کا پاک کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

حائضہ سے پچھلے مقام میں جمع کرنا

سوال: ایک شخص اپنی بیوی کے پاس قربت کیلئے گیا تو معلوم ہوا کہ وہ حائضہ ہے اس نے زبردستی اس کے پیچھے والے مقام میں جماع کرلیا۔ آیا اب وہ عورت اپنے شوہر کے پاس جائے، اور کیا اس عمل پر گناہ ہوگا۔

جواب: حالت حیض میں ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی مقام سے نفع (استمتاع) حرام ہے۔ نہ کہ پیچھے مقام میں وطی کی یہ اشد حرام ہے۔ سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ''پیچھے کے مقام اور حیض میں جماع کرنے سے بچو'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ ملعون ہے''۔ ابوداؤد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جو ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا اور ترمذی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں روایت کرتے ہیں کہ ''جو شخص مرد یا عورت کے پیچھے مقام میں وطی کرے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا''۔ (فتاویٰ امجدیہ، حصہ اول، صفحہ ۲۸)

غسل کے وقت کلمہ پڑھنا

سوال: عموماً عورتوں کا یہ گمان ہے کہ وہ کلمہ پڑھ کر غسل کرتیں ہیں اور سمجھتی ہیں کہ بغیر کلمہ پڑھے پاک نہیں ہونگی کیا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: غسل کے وقت کلمہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ غسل کو اس کے طریقے سے ادا کیا جائے اس موقع پر کلمہ پڑھنے کی حاجت نہیں ہے اور برہنہ کلمہ وغیرہ نہیں پڑھنا چاہئے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۸:

تیمّم کا بیان

تنگیٔ وقت کے سبب نماز کیلئے تیمم کرنا

سوال: بشریٰ ایسے وقت میں سو کر اٹھی کہ صرف وضو کر کے نمازِ فجر ادا کر سکتی ہے مگر اس کو غسل کی حاجت ہے ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: تیمم کر کے نماز وقت میں پڑھ لے بعد میں غسل کرے نماز کا اعادہ کرے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد۳، صفحہ ۳۰۷)

پاؤں میں زخم کی صورت میں تیمّم کرنا

سوال: صائمہ کا ایک پاؤں عارضی فیل پایہ میں مبتلا ہے اس وجہ سے پاؤں کا دھونا اس کے حق میں مضر ہے کیا ایسی صورت میں صائمہ تیمم کر لے؟

جواب: اس صورت میں تیمم کی اجازت نہیں ہو سکتی بلکہ ضرر نہ ہو تو پاؤں دھونا فرض ہے ہوگا۔ اگر ضرر ہے تو مسح کرنے کا حکم لازم ہوگا، مثلاً ٹھنڈے وقت میں پاؤں کا دھونا ضرر کرتا ہے گرم وقت میں پاؤں دھوئے اور سرد وقت میں پاؤں پر مسح کرے یا سرد پانی سے دھونا نقصان دیتا ہے تو گرم سے پاؤں دھوئے مسح نہ کرے یا پاؤں کے ایک حصے پر پانی ضرر پہنچاتا ہے دوسرے پر نہیں اور وہ دوسرا حصہ یوں دھو سکتا ہے کہ نقصان والے حصے کو پانی نہ پہنچے تو اس حصہ کا دھونا فرض اور اس حصہ پر مسح کر لے پھر جتنے عضو پر مسح کا حکم ہوگا اس پورے ٹکڑے پر بھیگا ہاتھ ایک ایک ذرے پر پہنچانا لازم ہوگا اگر کوئی حصہ خشک رہا وضو نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد۲، رضا فاؤنڈیشن)

قرآن پڑھنے کی نیت سے تیمّم کرنا

سوال: جمیلہ سوال کرتی ہیں کہ اگر قرآن پڑھنے کی نیت سے تیمم کیا ہو تو کیا اس تیمم سے نماز پڑھ سکتی ہے؟

Marfat.com

جواب: اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتی جس میں فقط تیمم کی نیت کی یا قرآن مجید پڑھنے کی نیت سے تیمم کیا اور وہ جنبی بھی نہ تھا۔ (بہار شریعت، جلد اول، حصہ دوم)

اعضائے وضو پر زخم کی صورت میں تیمم کرنا

سوال: مہرین نقی سوال کرتی ہیں اگر تمام اعضائے وضو پر زخم نہ ہو صرف چند پر ہو تو کیا تیمم کر سکتے ہیں؟ اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

جواب: بے وضو کے اکثر اعضائے وضو میں جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمم کرے۔ ورنہ جو حصہ بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر مسح کرے۔

(بہار شریعت، جلد ا، حصہ دوم صفحہ ۳۱)

پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرنا

سوال: حمیرا پوچھتی ہیں کہ ان کی کزن کہیں دور دراز کے علاقے میں جارہے تھے راستے میں نماز کا وقت ہوا قریب ڈھونڈنے سے ایک کنواں دکھائی دیا وہاں ڈول اور رسی نہ تھی نہ اس قسم کی دوسری چیزیں تھیں کیا ایسی صورت میں وہ تیمم کر سکتی ہے؟

جواب: ایسی جگہ جہاں ڈول اور رسی نہ ہو کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے اگر کسی دوسرے ساتھی کے پاس ڈول رسی ہے اور وہ کہتی ہے کہ ٹھہر جائیں میں فارغ ہو کر تجھے دوں گی تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی نماز ہو جائے گی۔ (بہار شریعت) ''ابو داؤد حضرت ابو سعید خدری ﷜ سے راوی حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگر چہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل، وضو) کرے کہ یہ اس کیلئے بہتر ہے''۔ ''ابو داؤد دارمی نے ابو سعید خدری ﷜ سے روایت کی فرماتے ہیں: ''دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچی اور تیری کی

Marfat.com

نماز ہوئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے"۔

عورت کو پاک ہونے پر تیمم کرنا

سوال: فرحت سوال کرتی ہیں کہ بسا اوقات حیض کے منقطع ہونے پر پانی میسر نہیں آتا کیا ایسے میں پانی کا انتظار کریں یا تیمم کر کے نماز پڑھ لیں؟ نیز کیا وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح سے کیا جاتا ہے؟

جواب: حیض و نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح کا ہے (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ ۳۱)

تیمم کا طریقہ

سوال: شکیلہ سوال کرتی ہیں کہ تیمم کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اس سے سارے منہ کا مسح کریں، پھر دوسری مرتبہ یونہی کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔ (بہارِ شریعت)

تیمم میں ناک کی لونگ اتارنا

سوال: نازش فرید سوال کرتی ہیں کہ اگر ناک میں لونگ پہنا ہو تو کیا تیمم کے وقت اسے نکالنا ضروری ہے؟

جواب: عورت ناک میں لونگ پہنے ہو تو نکال دے ورنہ لونگ کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۵)

سردی میں تیمم کرنا

سوال: ثروت بخاری سوال کرتی ہیں کہ کیا سردی میں تیمم کرنا جائز ہے؟ جبکہ گرم پانی میسر نہ ہو؟

جواب: اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو لحاف وغیرہ کوئی

Marfat.com

ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاک سکے تو تیمم جائز ہے۔ حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!''جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دونا ثواب ہے''۔ (طبرانی)

تیمم میں آنکھیں زور سے بند کرنا

سوال: سلمیٰ تیمم کرتے ہوئے آنکھیں زور سے بند کرلیتی ہیں کیا اس طرح تیمم ہو جائے گا؟

جواب: جس طرح وضو کرتے ہوئے اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے اسی طرح اگر تیمم میں آنکھوں کو زور سے بند کرلیا تیمم نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۵)

زیورات کو اتار کر تیمم کرنا

سوال: ایمن سوال کرتی ہیں کہ کیا زیورات پہنے ہوئے ہوں تو تیمم کیا جاسکتا ہے یا ان کو اتار کر تیمم کیا جائے؟

جواب: ایمن کو چاہئے کہ انگوٹھی چھلے پہنے ہو تو انہیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے خاص طور پر تمام عورتوں کو اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کنگن، چوڑیاں جتنے زیور پہنے ہوں سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصے پر ہاتھ پہنچائیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۵)

مسجد میں جانے کیلئے تیمم کرنا

سوال: فرح بشیر سوال کرتی ہیں کہ کیا مسجد میں جانے کیلئے تیمم کر سکتے ہیں جبکہ پانی موجود ہے؟

جواب: سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وضو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کیلئے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۴)

Marfat.com

بخار کی صورت میں تیمم کرنا

سوال: فائزہ کو شدید بخار ہے ڈاکٹر نے ان کو پانی استعمال کرنے سے منع کیا ہے ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: ایسی بیماری جو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتی ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا کہ پانی نقصان کرے گا، محض خیال ہی خیال میں بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم ناجائز ہے یوں ہی کافر، فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔ صحیح مسلم شریف بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ان باتوں میں جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین ہیں ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی مثل کی گئیں اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور جب پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی"۔

Marfat.com

باب نمبر۹:

حیض ونفاس کا بیان

حیض کسے کھتے ھیں

سوال: حیض کسے کہتے ہیں حیض کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے بلا ولادت جو خون نکلتا ہے اسے حیض کہتے ہیں۔ حیض کا حکم قرآن پاک سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ: ''اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم! تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں تمہیں اللہ نے حکم دیا بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو''۔ (بقرہ:۲۲۲)

حیض کے بارے میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے''۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۱)

حیض کی حکمت

سوال: اللہ تعالیٰ نے حیض میں کیا حکمت پوشیدہ رکھی ہے؟

جواب: عورت بالغہ کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہو جاتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا کے کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون آ کر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

(بہارِ شریعت، جلد ا، حصہ دوم، صفحہ ۴۲)

Marfat.com

حیض کی مدت

سوال: فردوس کو پہلے دو دن حیض آ کر رک گیا پھر اس کے بعد خون آیا ہی نہیں تو کیا وہ خون حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: فردوس کو دو دن حیض آ کر رک گیا پھر اس کے بعد خون آیا ہی نہیں تو یہ خون حیض میں شمار نہیں ہوگا کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں ایک منٹ بھی کم ہے تو حیض نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۲)

خون حیض کے رنگ

سوال: میری دوست ثمینہ کو سبز رنگ کا حیض کے دنوں میں خون آیا کیا اس کا شمار حیض میں ہوگا؟

جواب: آپ کی دوست ثمینہ کو جو سبز رنگ کا خون آیا ہے اس کا شمار حیض میں ہی ہوگا۔ کیونکہ حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، میالہ اگر ان رنگوں میں سے بیماری کے دن میں خون آئے تو وہ حیض ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۴۳)

حیض یا استحاضہ

سوال: عظمی کو سات دن حیض آیا اس کے بعد عظمی کو دس دن بعد دوبارہ خون آیا۔ آیا یہ خون حیض کا ہے یا استحاضہ کا ہے؟

جواب: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اگر پورے پندرہ دن نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۳)

عادت کے مطابق حیض آ کے دوبارہ آنا

سوال: نبیلہ کی عادت کے مطابق حیض آیا پھر دس دن بعد حیض دوبارہ آیا تو یہ حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ہونا ضروری ہے اگر پندرہ دن سے پہلے حیض آ جائے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ میں شمار ہوگا۔ (در مختار)

Marfat.com

پہلی مرتبہ حیض کا آنا

سوال: سعدیہ کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اب تک مسلسل جاری ہے اور بیچ میں پندرہ دن بھی نہ رکا تو اس کے نماز، روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں جاری رہا یہاں تک کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رکا تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا۔ اس روز سے ۱۰ دن تک حیض اور باقی ۲۰ دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک یہ جاری رہے یہی قاعدہ برتے اور اگر اس سے بیشتر حیض آ چکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر ۳۰ دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں وہ استحاضہ کے ہوں گے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۳)

عمر بھر حیض کا خون نہ آنا

سوال: نگہت کو عمر بھر خون نہیں آیا یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو اس کے لیے نماز، روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نگہت کو عمر بھر خون نہیں آیا مگر تین دن سے کم آیا ایسی صورت میں وہ عمر بھر پاک رہے گی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر بالکل نہ آیا تو فقط تین دن رات حیض کے ہیں باقی وہ ہمیشہ کے لیے پاک رہے گی۔ (ردالمختار)

حیض کے زمانے کی نماز، روزہ کا حکم

سوال: کسی عورت کو دس دن خون آیا، اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا اس زمانے میں اس کے لیے نماز، روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں وہ نماز، روزے کیلئے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے اور بیس دن استحاضہ۔ (ردالمختار)

عادت سے ہٹ کر خون آنا

سوال: میری دوست امبرین کی ایک عادت مقرر نہیں ہے کبھی چھ دن حیض کے اور کبھی سات دن ہوتے ہیں اب اس کو جو خون آیا وہ بند ہوتا ہی نہیں اس کے لیے نماز، روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسی صورت میں نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار

Marfat.com

دیئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے (جب کہ رمضان ہو) مگر سات دن پورے ہونے کے بعد نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے۔ (بدائع)

ایک دو دن خون آکر بند ہوجانا

سوال: صائمہ کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور شروع ہوئے دس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون آیا اور دسویں دن بند ہو گیا اس صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: ایسی صورت میں دسواں دن حیض کا ہے اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو دو صورتیں ہیں اگر پہلے کی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض، باقی استحاضہ اور اگر پہلے کی عادت معلوم نہیں تو دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔ (بدائع)

حج پر روانگی کے وقت حیض آنا

سوال: کرن کو حج پر جاتے ہوئے حیض آیا تو ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: حج پر جاتے ہوئے اگر حیض آجائے تو ایسی صورت میں وہ عورت احرام باندھے اور اگر موقع ہو تو غسل بھی کرے۔ اس غسل سے عورت پاک شمار نہ ہو گی بلکہ صفائی کے لیے ہو گا۔

طلوع و غروب کے وقت حیض آنا

سوال: میری بہن شازیہ کو کرن چمکنے یعنی طلوع و غروب کے علاوہ کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو کون سا وقت شمار کیا جائے گا؟

جواب: طلوع و غروب کے علاوہ اگر کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو وہی چوبیس ۲۴ گھنٹے کا ایک دن اور رات شمار ہو گا مثلاً آج صبح کو ۹ بجے شروع ہوا تو کل صبح ٹھیک ۹ بجے ایک دن رات شمار ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۲)

حیض والی کے ساتھ کھانا کھانا

سوال: حیض والی عورت کے ہاتھ کی روٹی پکی ہوئی کھانا جائز ہے یا ناجائز اور اپنے ساتھ اس کو کھانا کھلانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: حیض والی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز

Marfat.com

ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں "یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ ٹھہراتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا! جماع کے سوا ہر شے کرو"۔ لہٰذا اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ حیض کے دنوں میں عورت کو الگ رکھنا یہودیوں کے فعل سے مشابہت رکھتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۱)

دس دن سے زیادہ خون آنا

سوال: خالدہ کو دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو وہ خون حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: خالدہ کو دس دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے اور دس دن سے زیادہ ہے تو استحاضہ ہے اگر پہلے سے اسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استحاضہ ہے۔

(بہار شریعت، جلد دوم، صفحہ ۴۲)

9 سال کی عمر سے پہلے خون آنا

سوال: میری بہن کو ۹ سال کی عمر سے پہلے خون آنا شروع ہوا تو کیا حیض میں شمار ہوگا؟

جواب: ۹ برس کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول، حصہ دوم)

60 سال کی عمر میں خون حیض آنا

سوال: میری خالہ ساٹھ سال کی ہیں اس عمر میں بھی ان کو حیض آتا ہے کیا یہ خون حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: "بہار شریعت حصہ دوم" میں حیض کی انتہائی عمر ۵۵ برس مذکور ہے اگر اس عمر کے بعد کسی عورت کو خون آئے تو وہ استحاضہ ہے پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسے پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے اور اگر اسی رنگ کا نہ آیا یا دنوں کی گنتی میں کچھ فرق ہو گیا تو استحاضہ ہے استحاضہ میں نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔

حدیث شریف: صحیحین میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

Marfat.com

''فاطمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں فرمایا نہیں یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں تو خون دھو اور نماز پڑھ''۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۶۸)

کم از کم حیض کی مدت 72 گھنٹے ہے

سوال: مجھے کرن چمکنے کے وقت حیض شروع ہوا اور تین دن تین راتوں کے بعد کرن چمکنے کے وقت ہی حیض منقطع ہوا کیونکہ حیض کی مدت ۷۲ گھنٹے ہے لیکن اس طرح ۷۲ گھنٹے پورے نہ ہوئے کیا یہ حیض میں شمار ہوگا؟

جواب: ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے ہاں اگر صبح کو کرن چمکتے ہی شروع ہوا اور تین دن تین راتیں ہو کر کرن چمکتے ہی کے وقت ختم ہوا تو گھنٹوں ہی سے شمار ہوگا اور ۲۴ گھنٹے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔

حیض والی کو چھپ کر کھانا

سوال: کنیز حیض و نفاس کی حالت میں چھپ کر کھانا کھاتی ہے کیا چھپ کر کھانا ضروری ہے اور کیا حیض و نفاس والی کو روزہ دار کی طرح رہنا ضروری ہے؟

جواب: حیض و نفاس والی کو اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً، روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں۔ (جوہرہ) ''چھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً حیض والی کیلئے''۔

(بہار شریعت)

حالت حیض میں جماع کرنا

سوال: اگر کسی نے حالت حیض میں جماع کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے حالت حیض میں جماع کیا تو حرام ہے اور سخت گناہگار ہے۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۷۵)

عادت سے زیادہ دن خون آنا

سوال: رابعہ کو تین دن خون آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے لیکن خون آنا بند نہ ہوا تو اب کیا کرے؟

Marfat.com

جواب: ایسی صورت میں اس کا حکم یہ ہے کہ اب اس کی عادت بدل گئی وہ دن حیض میں شمار ہوں گے۔

حائضہ کا کھانا پینا الگ کرنا

سوال: حبیبہ کے گھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حیض ونفاس کے دنوں میں کپڑے برتن غرض کہ کھانا پینا بھی الگ کر دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو ساتھ کھلانے یا اس کا جوٹھا کھانے میں حرج نہیں ان کے کپڑے برتن کھانا پینا الگ یا مثل نجس جاننا یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے۔ صحیح مسلم میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ: ''زمانہ حیض میں میں پانی پیتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو جس جگہ میرا منہ لگا تھا حضور ﷺ وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو حضور ﷺ اپنا دہن شریف اس جگہ پر رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا''۔

روزے کی حالت میں حیض آنا

سوال: بانو کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو ایسی صورت میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے اگر یہ روزہ نفل تھا تو اس کی قضا ہو گی یا نہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرے۔ اگر روزہ فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

حائضہ سے غسل سے پہلے جماع کرنا

سوال: نگہت بی بی پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی عورت حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں رکھتی تو کیا جماع جائز ہے؟

جواب: عورت حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں ہے جب تک کہ اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے نماز پڑھنے کے بعد اگر چہ پانی پر قادر ہو غسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

Marfat.com

حیض کی حالت میں قرآن چھونا یا پڑھنا

سوال: رفعت حائضہ (حیض والی) ہے کیا وہ ایسی حالت (حالت حیض) میں قرآن شریف پڑھ اور چھو سکتی ہے یا نہیں، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا، دیکھ کر ہو یا زبانی یا اس کو چھونا اگر چہ اس کی جلد، چولی، حاشیہ کو ہاتھ لگے یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے حرام ہے۔ (عامہ کتب)

حیض کی حالت میں مکہ شریف پہنچنا

سوال: ارم حالت حیض میں مکہ شریف پہنچ گئی تو ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: اگر حیض کی حالت میں مکہ شریف پہنچ گئی تو طوافِ قدوم نہ کرے اور اگر پاک ہو جائے اور وقت ہو تو یہ طواف کرے اور اگر وقت نہ ہو اور حج کے افعال شروع ہو گئے تو طواف معاف ہو گیا۔

حالت حیض میں عربی آیات لکھنا

سوال: شہناز اسلامیات کی طالبہ ہے اور اس میں اسے قرآن پاک کی آیات و ترجمے لکھنے پڑتے ہیں کیا وہ حالت حیض میں ایسی عبارت لکھ سکتی ہے؟

جواب: حالت حیض میں ایسی عبارت لکھنا مکروہ ہے اگر چہ وہ اس کو پڑھے نہیں۔

نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے حیض بند ہونا

سوال: شاہدہ کو حیض اس وقت بند ہوا کہ نماز میں صرف اللہ اکبر کہہ سکے تو ایسی صورت میں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر غسل کرنے کے بعد اللہ اکبر اور نیت کا وقت باقی ہو تو نیت باندھ کر نماز شروع کرے اگر چہ نیت کے بعد وہ وقت بھی نکل جائے تو نماز پوری کرے ایسی صورت میں نماز قضا کرنی پڑے گی۔

حائضہ سانس توڑ کر ہجے سے قرآن پڑھائے

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ میں ایک مدرسے میں قرآن و قاعدہ وغیرہ پڑھاتی ہوں حیض کے دنوں میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: معلّمہ کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۲)

59سال میں حیض آنا

سوال: زلیخا بی بی جن کی عمر ۵۹ برس ہے، ان کو اب تک خون آتا ہے آیا یہ خون حیض ہے؟ اگر نہیں تو روزے، نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ''بہارِ شریعت حصہ دوم میں حیض کی انتہائی عمر ۵۵ سال مذکور ہے اگر اس عمر کے بعد کسی عورت کو خون آئے تو وہ استحاضہ ہے پچھلی صورت میں اگر خالص کون آئے یا جیسے پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے، اگر استحاضہ ہے تو نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔

حدیث: صحیحین میں اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''فاطمہ بنت ابی حبش رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں فرمایا نہیں یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں تو خون دھو اور نماز پڑھ''۔ (بہارِ شریعت)

حیض کی حالت میں نماز کا حکم

سوال: سائرہ بانو سوال کرتی ہیں کہ حیض کے دنوں میں نہ پڑھنے والی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ اور اس کی قضا کتنے عرصے میں کر لینی چاہئے؟

جواب: حیض کے دنوں میں حائضہ عورت پر نمازیں معاف ہیں اور ان کی کوئی قضا نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۸)

نفلی روزہ کی حالت میں حیض کا آنا

سوال: فضیلہ نے نفلی روزہ رکھا دوپہر میں اس کو حیض آ گیا، اب اس کے بقیہ روزے کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس روزے کی قضا رکھنا ہوگی؟

جواب: روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا۔ اس کی قضاء رکھے۔ فرض تھا تو قضا فرض اور نفل تھا تو واجب ہے (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۳)

Marfat.com

زمانۂ حیض میں چھوٹ ہونے روزوں کی قضا

سوال: حیض کے دنوں میں رمضان کے فرض روزے رہ جاتے ہیں کیا ان فرض روزوں کی قضا ہے؟

جواب: حیض کے دنوں میں رمضان کے روزے ہونے پر ان کی قضا رکھنا فرض ہے۔

نفاس کی تعریف

سوال: نفاس کسے کہتے ہیں؟

جواب: بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون عورت کے آگے کے مقام سے آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ (عامہ کتب)

نفاس کی مدت

سوال: عظمٰی کی خالہ سوال کرتی ہیں کہ کیا نفاس کی بھی کوئی مدت مقرر ہے اور اگر ہے تو کتنی؟

جواب: نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک دن بھی خون آیا تو یہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کی مدت چالیس دن اور رات ہے۔ (عامہ کتب)

بچہ کی پیدائش سے پہلے خون آنا

سوال: میری بھابھی پوچھتی ہیں کہ بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا اس کا شمار کس میں ہوگا حیض میں یا نفاس میں؟

جواب: بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا اس کا شمار نفاس میں نہیں بلکہ اس کا وہ خون استحاضہ میں شمار ہوگا اگرچہ وہ بچہ آدھا باہر آگیا ہو۔ (درمختار)

حمل ساقط ہوے سے پہلے یا بعد خون آنا

سوال: صغریٰ بی بی کو حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد میں تو اس خون کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد میں تو پہلے والا استحاضہ ہے اور

Marfat.com

بعد والا نفاس ہے یہ اس صورت میں ہے کہ جب کوئی عضو بن چکا ورنہ پہلے والا اگر حیض ہوسکتا ہے وہ حیض ہے ورنہ استحاضہ۔ (درمختار، ردالمختار)

پیدائش کے 40 دن کے اندر خون آنا

سوال: میری باجی کو بیٹا ہونے کے بعد چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا اور کبھی نہیں اور پندرہ دن کا فاصلہ بھی رہا اس خون کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں آیا تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔ (درمختار)

حمل ساقط ہونے کے بعد خون مستقل جاری رہنا

سوال: رضیہ کو حمل ساقط ہوا اور اسے یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں نہ یہ یاد ہے کہ حمل کتنے دن کا تھا کہ اس سے عضو کا بننا یا نہ بننا معلوم ہو جاتا اور حمل ساقط ہونے کے بعد خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا اس خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اس سے عضو کا بننا نہ بننا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد۔ (ردالمختار)

چالیس دن سے زیادہ خون آنا

سوال: فاطمہ کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا اور اسے یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچے کے پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا اس بارے میں بتایئے کہ یہ خون نفاس کا ہے یا استحاضہ کا؟

جواب: کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے جیسے عادت تیس دن کی تھی اور اس بار پینتالیس ۴۵ دن آیا تو تیس دن نفاس کے

Marfat.com

ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔ (درمختار، ردالمختار)

حیض و نفاس کی حالت میں روزہ و نماز کا حکم

سوال: میری پھوپھی حیض ونفاس کے دنوں کی فرض نمازوں اور فرض روزوں کے بارے میں پوچھتی ہیں کہ کیا ان کی قضا ہے؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے بلکہ نمازیں معاف ہیں ان کی قضاً بھی نہیں ہاں روزوں کی قضاً اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

حالت حیض میں اذان کا جواب دینا

سوال: فاطمہ حالت حیض میں اذان کا جواب دینے لگی کہ رقیہ نے اسے اذان کا جواب دینے سے منع کر دیا کہ حالت حیض میں اذان کا جواب نہیں دیتے بتایئے کہ اس حالت میں اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے؟ (عامہ کتب)

حالت حیض میں سنی ہوئی آیت سجدہ کا حکم

سوال: زلیخا نے حالت حیض میں آیت سجدہ سنی ایسی حالت میں اس پر سجدۂ تلاوت کا کیا حکم ہے؟ کیا آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ تلاوت واجب ہو گیا یا نہیں؟

جواب: حیض ونفاس والی پر سجدۂ شکر اور سجدۂ تلاوت کرنا حرام ہے اور یہ آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

حالت حیض میں مسجد میں جانا

سوال: میمونہ کا گھر مسجد سے قریب ہے اس کا ۳ سال کا بیٹا دوڑ کر مسجد میں چلا جاتا ہے کیا وہ حالت حیض میں اپنے بیٹے کو بلانے مسجد میں جا سکتی ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی کو مسجد میں جانا یا خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے یوں ہی مسجد سے گزرنا بھی حرام ہے ہاں عیدگاہ کے اندر جانا یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔ (ردالمختار)

Marfat.com

حالت حیض میں شوہر کے ساتھ رہنا

سوال: بعض گھرانوں میں یہ رواج ہے کہ حالت حیض و نفاس میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہ کھا پی سکتی ہے اور نہ سو سکتی ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: عورت حیض و نفاس کی حالت میں شوہر کے ساتھ کھا پی سکتی ہے بلکہ دونوں ایک پلنگ پر سو بھی سکتے ہیں بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

ہاں ہمراہ سونے میں شہوت کا غلبہ ہو اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اس کا غالب گمان ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۳)

حالت نماز میں حیض کا حکم

سوال: شاہدہ نماز پڑھ رہی تھی کہ اسے حیض آ گیا اس نماز کی قضا اس پر واجب ہے یا نہیں؟

جواب: نماز پڑھتے میں اگر حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

حالت حیض میں جماع کو جائز جاننا

سوال: منور جہاں سوال کرتی ہیں کہ حیض و نفاس کی حالت میں جماع کا شرعی حکم کیا ہے اور اس کو جائز جاننا کیسا ہے؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں جماع (ہمبستری) حرام ہے ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانے میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔

(درمختار، ردالمحتار)

پاک ہونے کے بعد بقیہ دن گزارنا

سوال: عابدہ حیض سے پاک ہوگئی اور دن کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو کیا وہ اسے روزے کی مثل گزارے گی؟ اور کیا اس روزے کی قضا اس پر واجب ہے یا نہیں؟

جواب: حیض، نفاس والی پاک ہوئی اور کچھ دن باقی رہ گیا تو اسے روزے کی مثل

Marfat.com

گزارے اور اس روزے کی قضا واجب ہے۔ (درمختار)

حیض و نفاس کی حالت میں جزدان والا قرآن چھونا

سوال: فائزہ پوچھتی ہیں کہ قرآن مجید جزدان میں لپٹا ہو تو کیا حیض و نفاس والی عورت اسے چھو سکتی ہے؟

جواب: اگر قرآن مجید جزدان میں ہو تو حیض و نفاس کی حالت میں اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (عامہ کتب)

ناپاکی میں پہنے ہوئے دوپٹے سے قرآن چھونا

سوال: مریم پوچھتی ہیں کہ کیا حیض و نفاس والی عورت اپنے پہنے ہوئے دوپٹے سے قرآن مجید چھو سکتی ہے؟

جواب: حیض و نفاس والی کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل یا کسی ایسے کپڑے سے قرآن پاک چھوئے جس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو یہ سب حرام ہے۔ (عامہ کتب)

حیض و نفاس کی حالت میں ذکر الله کرنا

سوال: مدیحہ کی عادت ہے کہ ہر وقت تسبیحات اور ذکر اللہ عزوجل کرتی ہے کیا حیض و نفاس کی حالت میں تسبیحات اور ذکر اللہ عزوجل کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں قرآن مجید کے علاوہ دوسرے اذکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف، استغفار وغیرہ بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

حیض و نفاس کی حالت میں نئے کپڑے نہ پہننا

سوال: میری بہن کی عادت ہے کہ وہ حیض و نفاس کے دنوں میں پہنے جانے والے کپڑوں کو دوبارہ نہیں پہنتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حیض و نفاس کے دنوں میں استعمال کئے جانے والے کپڑوں پر اگر نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو انہیں اپنے استعمال میں لانا اور نماز، روزہ کرنا جائز ہے اور ان کپڑوں کو ایک بار پہن کر پھینک دینا اسراف ہے۔

Marfat.com

حالت حیض میں دعائے قنوت پڑھنا

سوال: میری خالہ حیض و نفاس کی حالت میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں پوچھتی ہیں کہ کیا حالت حیض میں دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۶)

حالت حیض میں تسبیح ہاتھ میں لینا

سوال: میری دادی مجھے حالت حیض میں تسبیح ہاتھ میں لینے سے منع کرتی ہیں کیا حالت حیض میں تسبیح ہاتھ میں لے سکتے ہیں؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں تسبیح ہاتھ میں لینا جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ''حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا، عرض کی کہ میں حائضہ ہوں فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے''۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ جس طرح مصلیٰ اٹھانا جائز ہے اسی طرح تسبیح ہاتھ میں لینا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۱)

حیض و نفاس میں نماز کے اوقات کیسے گزارے

سوال: فاطمہ پوچھتی ہیں کہ حیض ونفاس کی حالت میں نماز کے اوقات میں کیا کرنا بہتر ہے؟

جواب: نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکرِ الٰہی، درود شریف اور دوسرے وظائف مثلاً شجرہ، دعائیں وغیرہ پڑھ لیا کریں جتنی دیر نماز پڑھتی تھی تا کہ عادت رہے۔ (عالمگیری)

حیض و نفاس میں کلمہ و درود پڑھنا

سوال: نورین کی خالہ کلمہ شریف، درود پاک اور استغفار پڑھنے کے بارے میں پوچھتی ہیں کہ کیا حیض ونفاس کی حالت میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے اذکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف، استغفار

Marfat.com

وغیرہ بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہیں اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

عربی زبان کے علاوہ ترجمۂ قرآن چھونا

سوال: امبر اور عروسہ میں یہ بحث چل رہی ہے کہ امبر کہتی ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ اگر فارسی میں ہو یا کسی بھی زبان میں ہو اس کا حکم قرآن مجید کا سا ہے جبکہ عروسہ اس سے اختلاف کرتی ہے بتایئے کہ قرآن مجید کا ترجمہ کسی بھی زبان میں ہو تو اس کے پڑھنے اور چھونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن مجید کا ترجمہ فارسی، اردو، انگریزی یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید کا سا حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

حالت حیض میں قرآن کی آیت کو چھونا

سوال: مہر النساء کو حالت حیض میں ایک کاغذ پر کوئی سورت لکھی ہوئی ملی اس کو چھونے اور پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو تو اس کو چھونا حرام ہے۔

(درمختار، عالمگیری)

حیض و نفاس کے خون سے کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: اگر کپڑوں پر حیض و نفاس کا خون لگ جائے اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نجاست اگر دَل دار ہے جیسے پاخانہ، گوبر اور خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار، پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار، پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ حصہ اثر یا رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا۔ (عالمگیری و منیہ)

Marfat.com

حدیث: صحیح بخاری ومسلم میں ہے کہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ''ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے، فرمایا جب تم میں کسی کا کپڑا حیض سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے''۔

حالت حیض میں زمین سے قرآنی آیت کا اٹھانا

سوال: حالت حیض ونفاس میں اگر قرآن کی آیت کسی کاغذ پر لکھی ہوئی زمین پر ملے تو اسے اٹھائیں یا کیا کریں؟

جواب: حالت حیض ونفاس میں اگر قرآن کی آیت کسی کاغذ پر لکھی ہوئی زمین پر ملے تو اسے دوسرے کپڑے سے (یعنی ایسا کپڑا جو جسم کے تابع نہ ہو) اس سے اٹھالیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۰

اشیاء پاک کرنے کے طریقے

چینی کے برتن پاک کرنے کا طریقہ

سوال: سکینہ امتیاز سوال کرتی ہیں کہ چینی کے برتن اگر ناپاک ہو جائیں تو ان کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چینی کا برتن ہو یا کوئی بھی ایسی چیز ہو جس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے لوہے، تانبے، پیتل تو اسے فقط تین دفعہ دھو لینا کافی ہے اس سے وہ پاک ہو جائے گا۔

(بہار شریعت، حصہ دوم صفحہ ۵۴)

پلاسٹک کے برتن کو پاک کرنا

سوال: بلقیس بی بی سوال کرتی ہیں کہ بچے کا پیشاب پلاسٹک کے ٹب پر لگ گیا اس ٹب کو کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: یہ فقط دھو لینے سے پاک ہو جائے گا کیونکہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی کیونکہ ایسی چیز جس میں نجاست جذب نہ ہوئی اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے۔

شیشے کی چیز کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: تہمینہ جاوید سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شیشے کی چیز نجس ہو جائے تو اسے کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: شیشے کی تمام چیزیں، آئینہ اور لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جس میں مسام نہ ہوں کپڑے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۴)

لوھے کی اشیاء پاک کرنے کا طریقہ

سوال: جویریہ شاہد سوال کرتی ہیں کہ لوہے کی کسی چیز پر نجاست لگ جائے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

Marfat.com

جواب: لوہے کی اشیاء مثلاً چھری، چاقو، تلوار وغیرہ صرف پونچھنے سے پاک ہو جائیں گی بشرطیکہ نہ زنگ ہو نہ ہی نقش و نگار ہو۔ اگر ایسی صورت ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ اسی طرح سونے، چاندی، پیتل وغیرہ کی چیزیں اگر نجس ہو جائیں تو پونچھنے سے پاک ہو جائیں گی اگر نقش ہوں یا زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے کہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۴)

نجس زمین کیسے پاک ہوگی

سوال: آنسہ آمین سوال کرتی ہیں کہ زمین پر بچے نے پیشاب کر دیا اب اس زمین کو کیسے پاک کیا جائے کہ اس پر نماز وغیرہ پڑھ سکیں؟

جواب: زمین اگر پیشاب سے نجس ہو جائے اور اس کو دھونے کی حاجت ہو تو پس اگر زمین نرم ہے تو تین بار پانی بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہے تو فقہا نے کہا ہے کہ پانی ڈالیں پھر کسی چیز سے رگڑیں پھر اون یا کسی پاک کپڑے سے پونچھیں اور اس طرح تین بار عمل کریں تو پاک ہو جائے گی اور اگر اس پر اتنا پانی ڈالا جائے کہ اس کی نجاست متفرق ہو جائے یا ختم ہو جائے اور اس کی بو اور رنگ باقی نہ رہے تو پاک ہو جائے گی۔ (فتاویٰ قاضی خان عالمگیری)

نوٹ: عموماً عورتیں بچے کے پیشاب کرنے کے بعد کسی کپڑے سے اس پیشاب کو پونچھ لیتی ہیں اس طرح پونچھتی ہیں کہ پیشاب اردگرد پھیلا دیتی ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔ زمین دھوپ سے خشک ہونے یا ہوا سے خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے اور ''بحر الرائق'' میں ہے کہ ''زمین کے اس حکم میں وہ سب چیزیں شامل ہیں جو زمین کے قائم مقام ہیں۔ اینٹ، ماربل، موزائیک'' (Mouzique)

زمین کا ناپاک ہونا

سوال: آمنہ حق سوال کرتی ہیں کہ بچے نے زمین پر پیشاب کر دیا اور وہ خشک ہو گیا اگر اس پر پانی پڑا تو کیا وہ زمین دوبارہ ناپاک ہو جائے گی؟

جواب: اگر زمین خشک ہو کر پاک ہو جائے اور پھر اس پر پانی پڑا تو اصح یہ ہے کہ ''نجاست عود نہیں کرتی''۔ لہٰذا وہ زمین پاک ہے۔ (قاضی خان، عالمگیری)

Marfat.com

شہد پاک کرنے کا طریقہ

سوال: شبینہ ناز سوال کرتی ہیں کہ شہد میں اگر کچھ نجاست پڑ جائے تو کیسے پاک ہوگی؟

جواب: شہد میں نجاست پڑ جائے یا وہ ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے تین مرتبہ یوں ہی کریں پاک ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۶)

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

سوال: ارمین خان سوال کرتی ہیں کہ کپڑے پاک کیسے کئے جائیں اور اگر نجاست کا رنگ رہ جائے تو کیا وہ کپڑے ناپاک شمار کئے جائیں گے؟

جواب: کپڑے پاک کرنے کے دو طریقے ہیں، آپ کو جو بھی آسان لگے وہ اپنالیں۔

کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

1۔ سب سے پہلے کپڑے پر لگی نجاست کے اثر کو ختم کیا جائے اس کیلئے صابن، سوڈا وغیرہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نجاست کا اثر ختم ہونے کے بعد اس کپڑے کو بالٹی میں ڈال دیں اور بالٹی کو پورا بھر لیں پھر اس بالٹی میں مزید آدھی بالٹی جتنا پانی بہالے یعنی نلکے کے نیچے مزید اتنی دیر تک بالٹی رکھیں کہ آدھی بالٹی جتنا پانی گر جائے۔ اس کیلئے وقت کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ اگر پوری بالٹی چھ ۶ منٹ میں بھرتی ہے تو تین منٹ پانی بہادیں اب اس کپڑے کو نچوڑ لیں یہ کپڑا پاک ہے۔

دوسرا طریقہ: ۲۔ نجاست کو دور کر دیں اب اس کپڑے کو تین مرتبہ دھوئیں اور تین بار نچوڑیں تو یہ کپڑا پاک ہو جائے گا، نیز نچوڑنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر بار پوری قوت سے نچوڑا جائے کہ ایک قطرہ بھی کپڑے میں باقی نہ رہے اور پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑتے وقت ہاتھ پاک کرنے بھی ضروری ہیں۔ تیسری مرتبہ کپڑا بھی پاک ہو جائے گا اور ہاتھ بھی۔

بہارِ شریعت میں ہے کہ ''اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازمی ہے ہاں اس کا اثر بدقت (یعنی مشکل سے) جائے گا تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا (دھونے سے مراد اتنا نچوڑا تین بار کہ ایک قطرہ بھی پانی کا باقی

Marfat.com

نہ رہا) تو کافی ہے۔

جو کپڑے نچوڑے نہ جاسکیں انھیں پاک کرنا

سوال: حشمت جہاں سوال کرتی ہیں کہ کام والے کپڑے (مثلاً جس پر سلمیٰ وغیرہ کا کام ہو) جو نچوڑے نہ جاسکتے ہوں ان کو کیسے پاک کیا جائے؟

جواب: اگر ایسے کپڑے ہیں جو نچوڑے نہ جاسکتے ہوں ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے تو وہ دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری بار جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہوگیا۔ اسے ہر مرتبہ سکھانا ضروری نہیں بلکہ جیسے ہی پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے دوبارہ دھولیں۔ (بہارشریعت)

قالین کو پاک کرنا

سوال: ثمینہ ناز سوال کرتی ہیں کہ بچے نے قالین پر پیشاب کردیا اس قالین کو کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، قالین وغیرہ اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو دھو کر کسی اونچی جگہ لٹکا دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا وہ چیز پاک ہوگئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں۔

نوٹ: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف وقتوں، بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔

چھوٹے بچے کا پیشاب بھی ناپاک ہے

سوال: فرحت کے شیرخوار بچے نے پیشاب کردیا اب فرحت کا یہ کہنا کہ چھوٹے بچے کا پیشاب پاک ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب ناپاک ہے۔ یہ نجاست غلیظہ ہے، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہے یہ بالکل غلط ہے ان کا پیشاب بدن یا کپڑے پر لگا ہے تو اس کو پاک کرنا ضروری ہے۔ (بہارشریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۴)

Marfat.com

پھوڑے سے پانی بہنا

سوال: صائمہ دولت خان سوال کرتی ہیں کہ ناف یا پستان پر پھوڑے سے پانی بہے اس پانی کا کیا حکم ہے اور اسی میں نماز پڑھی تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

جواب: دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے یا ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۰)

نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے اور ایک درہم سے زیادہ ہو تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو نہ ہوگی اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوگا اور اگر بہ نیت استخفاف (نماز کو ہلکا جان کر) پڑھی تو کفر ہے۔ اگر نجاست غلیظہ درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے بے پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہے یعنی اس نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گناہگار بھی ہوئی نیز اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوگی اور اس کا اعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنا) بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ۵۰)

بچے کا کپڑوں پر دودھ کی قے کرنا

سوال: ممتاز یاسمین سوال کرتی ہیں کہ بچے نے دودھ کی الٹی کردی تو کیا کپڑا ناپاک ہوجائیگا؟

جواب: شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا تو یہ نجاستِ غلیظہ ہے بشرطیکہ وہ دودھ منہ بھر ہو۔

(بہارِ شریعت، جلد ۱ صفحہ ۵۰)

فرش پر پیشاب کا خشک ہوجانا

سوال: فرش پر بچے نے پیشاب کردیا پھر وہ ہوا سے خشک ہوگیا۔ کیا اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ناپاک زمین اگر خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے تو پاک ہوگئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ سے۔ مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۵)

اگر اس زمین پر سے پیشاب کا اثر ختم ہوگیا اور کوئی بو وغیرہ بھی نہیں تو اس جگہ پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

Marfat.com

باب نمبر ۱۱:

اذان کا جواب دینے کے احکام

عورت کو اذان کا جواب دینا

سوال: کیا عورت کو اذان کا جواب دینا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، عورت کو بھی اذان کا جواب دینا ضروری ہے۔ حدیث پاک میں ہے ابن عسا کر نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اے گروہِ زنان جب تم بلال (رضی اللہ عنہ) کو اذان واقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کر دے گا''۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۸)

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

سوال: فرحین سوال کرتی ہیں کہ اذان کا جواب دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ مؤذن جو اذان میں کلمات کہے جواب میں وہی کلمات دہرائیں اور جب مؤذن اشھد ان محمد ارسول اللہ (ﷺ) کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگا لے اور کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ (ﷺ) اللھم متعنی بالسمع والبصر جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کہے تو جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا لفظ اور ملا لے ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن. امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اشھد ان محمد ارسول اللہ سن کر یہ کہے ''مرحبا یا حبیبی وقرۃ عینی بک یا رسول اللہ ﷺ'' اور اپنے انگوٹھے چوم لے اور آنکھ سے لگا لے کبھی اندھا نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

جب اذان ختم ہو جائے تو درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

Marfat.com

"اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت سیدنا و مولانا محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمود ن الذی وعدتہ واجعلنا فی شفاعتہ یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد۔ (ردالمختار)

ترمذی ونسائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

اذان ختم ہونے کے بعد جواب دینا

سوال: محفوظہ سوال کرتی ہیں کہ اذان ختم ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تو کیا اذان کا جواب دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر بوقت اذان جواب نہ دیا اور اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دے سکتے ہیں۔ (درمختار)

فجر کی اذان کا جواب

سوال: فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں کیا کہنا چاہئے

جواب: فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت وبررت وبالحق نطقت کہے۔

کن لوگوں پر اذان کا جواب ضروری نہیں

سوال: نوشین گلزار سوال کرتی ہیں کہ کن کن لوگوں پر اذان کا جواب نہیں ہے؟

جواب: (۱)۔ حیض ونفاس والی عورت۔ (۲) خطبہ سننے والے۔ (۳) نمازِ جنازہ پڑھنے والے۔ (۴) جماع میں مشغول یا جو قضائے حاجت میں ہو۔ ان لوگوں پر اذان کا جواب نہیں۔

نماز کے علاوہ اذان دینا

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ کیا اذان نماز کے علاوہ بھی دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نماز کے علاوہ ان تمام اوقات میں اذان دینا مستحب ہے۔ (۱) بچے اور مغموم کے کان میں (۲) مرگی والے۔ (۳) غضب ناک۔ (۴) بدمزاج آدمی کے کان میں۔ (۵) جانور کے کان میں۔ (۶) لڑائی کی شدت۔ (۷) آتش زدگی کے وقت۔ (۸) بعد دفن میت۔ (۹) جن کی سرکشی کے وقت۔ (۱۰) مسافر کے پیچھے۔ (۱۱) جنگل میں راستہ بھول

Marfat.com

جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو۔ (ردالمختار)

حیض و نفاس والی کو اذان کا جواب دینا

سوال: ثوبیہ سوال کرتی ہیں کیا حیض و نفاس والی عورت کو بھی اذان کا جواب دینا ضروری ہے؟

جواب: حیض و نفاس والی عورت پر اذان کا جواب نہیں اگر جواب دے دے تو بہتر ہے۔ (درمختار)

اذان کے دوران باتیں کرنا

سوال: ناز یہ سوال کرتی ہیں کہ میری خالہ اذان کے دوران باتیں کرتی ہیں، کیا شریعت میں اذان کے دوران کلام کرنا درست ہے؟

جواب: جتنی دیر اذان ہو اتنی دیر کیلئے سلام، کلام اور جوابِ سلام تمام اشغال (کام) موقوف کر دے۔ (درمختار، عالمگیری)

اگر روٹی پکا رہی ہوں، یا برتن دھو رہی ہوں، یا کسی بھی کام میں مشغول ہوں جب اذان کی آواز آئے اتنی دیر کیلئے اپنے کام روک کر اذان کا جواب دیں۔

اذان کے دوران تلاوت قرآن کرنا

سوال: نبیلہ سوال کرتی ہیں کہ اذان کے دوران تلاوتِ قرآن کر سکتے ہیں؟

جواب: درمختار و عالمگیری میں ہے کہ جتنی دیر اذان ہو اتنی دیر تلاوتِ قرآن موقوف کر دے اذان غور سے سنے اور جواب دے۔

پیدل چلتے ہوئے اذان کا جواب دینا

سوال: نیلوفر سوال کرتی ہیں کہ اذان کے دوران اگر پیدل چل رہے ہوں جب بھی اذان کا جواب دینا ہوگا؟

جواب: اگر راستے میں پیدل چل رہے ہیں اور اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑی ہو جائے اذان سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری، بزازیہ)

کئی اذان کا جواب

سوال: سیما ناز سوال کرتی ہیں کہ ہمارے گھر کے اطراف میں تین سے چار اذانوں کی

Marfat.com

آوازیں یکے بعد دیگرے آتی ہیں ایسی صورتحال میں کون سی اذان کا جواب دینا چاہئے؟

جواب: اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی اذان کا جواب ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (درمختار، ردالمختار)

جنب کو اذان کا جواب دینا

سوال: سمیرا سوال کرتیں ہیں کہ جنبی اذان کا جواب دے سکتا ہے؟

جواب: شریعت میں جنبی پر بھی اذان کا جواب ہے۔

اذان کا جواب نہ دینے پر وعید

سوال: صغریٰ سوال کرتی ہیں کہ اذان کا جواب نہ دینے پر کیا وعید ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ برا خاتمہ ہونے کا خوف ہے۔

اذان کا جواب دینے کی فضیلت

سوال: نبیلہ انور سوال کرتی ہیں کہ اذان کا جواب دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: اذان کا جواب دینے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ مدینے کے تاجدار ﷺ نے فرمایا کہ ''اے عورتو! جب بلال (رضی اللہ عنہ) کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا۔ اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ مٹا دے گا''۔ خواتین نے یہ سن کر عرض کیا، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا ''مردوں کیلئے دوگنا''۔ (ابن عساکر)

پیاری بہنو! اللہ عزوجل کی رحمت پر قربان اس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرمادیا ہے مگر افسوس اتنی آسانیوں کے باوجود ہم غفلت کا شکار ہی رہتے ہیں۔ بہنو! اذان کا جواب دینے میں ہرگز سستی نہ کریں ذرا سی غفلت کی بنا پر اتنے سارے ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔

اگر ہمیں پانچوں اذانوں کے جواب کا موقع ملے تو دیکھئے کہ کتنا سارا ثواب ہمارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

Marfat.com

''اللہ اکبر اللہ اکبر'' یہ ایک کلمہ ہے اس طرح پوری اذان میں ۱۲ کلمات ہیں اور کوئی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مؤذن جو کہتا ہے وہ بہن بھی دہراتی جائے تو اس کو ۱۲ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ۱۲ ہزار درجات بلند ہوں گے اور ۱۲ ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

فجر کی اذان میں دو مرتبہ ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' ہے تو یوں فجر کی اذان میں ۱۴ کلمات ہو گئے تو فجر کی اذان کے جواب میں اللہ اکبر! ۱۴ لاکھ نیکیاں، ۱۴ ہزار درجات کی بلندی اور ۱۴ ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

زہے نصیب! اگر مسجد کے قریب رہتی ہیں اور اقامت کا جواب دینے میں بھی کامیاب ہو جائیں تو پانچوں اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے پر روزانہ ایک کروڑ بتیس لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ بتیس ہزار درجات بلند ہوں گے اور ایک لاکھ بتیس ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

انگوٹھے چومتے وقت منہ سے آواز نکلنا

سوال: نائلہ حسن سوال کرتی ہیں کہ بعض عورتیں اس طرح انگوٹھے چومتی ہیں کہ چچ کی آواز پیدا ہوتی ہے کیا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: جی نہیں! یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگا لے۔ جب انگوٹھوں کا بوسہ دے تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آواز پیدا نہ ہو۔

انگوٹھے چومنا: مقاصد السالکین میں یہ واقعہ درج ہے کہ ایک اسرائیلی جس نے اپنی دو سالہ زندگی میں گناہ ہی گناہ کئے تھے۔ جب وہ فوت ہوا تو لوگوں نے اس کی لاش کو گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ عزوجل نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی ''اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائیں۔ تجہیز و تکفین کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھائیں اور لوگوں کو بھی اس کا جنازہ پڑھنے کی ترغیب دلائیں''۔

جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام وہاں پہنچے تو میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل ارشاد خداوندی کے بعد عرض کیا یا اللہ! یہ بندہ تو بدترین مجرم تھا بجائے سزا کے اتنی بہترین جزا کا کیوں کر

Marfat.com

مستحق قرار پایا؟ ارشاد باری تعالٰی ہوا، بیشک یہ سخت سزا کا حق دار تھا لیکن اس نے ایک روز توریت (شریف) کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد عربی (ﷺ) کا نام نامی لکھا ہوا دیکھا تو محبت سے اسے چوما اور درود شریف پڑھا۔ میں نے اس نام پاک کی تعظیم کرنے کے سبب اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ کا امتی سخت ترین مجرم ہونے کے باوجود محبت سے نام پاک محمد ﷺ کو چوم لے اور درود پاک پڑھے تو بخشا جائے تو پھر سرکار ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا نام محمد ﷺ سن کر محبت میں اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے تو اس پر کرم بالائے کرم کیوں نہ ہو۔ بلکہ کرم ہوتا بھی ہے جیسا کہ شامی میں ہے اذان کی پہلی شہادت (یعنی پہلی مرتبہ اشھد ان محمد الخ) پر صلی اللہ علیہ وسلم کہنا مستحب ہے اور دوسرے شہادت کے وقت قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہے۔ پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھے اور اللھم متعنی بالسمع والبصر کہے تو تاجدار مدینہ ﷺ اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔ (شامی جلد اول باب الاذان)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب نمبر۱۲:

نماز کا بیان

تکبیر تحریمه کھنے کی وجه

سوال: ذوباریہ احمد سوال کرتی ہیں کہ نماز شروع کرتے وقت جو ''اللہ اکبر'' کہا جاتا ہے اس کو تکبیر تحریمہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس کو تکبیر تحریمہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اشیائے مباحہ کو حرام کردیتی ہے، جو اس سے پہلے حلال تھیں جیسا کہ کھانا، پینا، بولنا وغیرہ۔ (بحرالرائق، کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ، جلد اول، صفحہ ۵۰۶)

تکبیر تحریمه میں الله اعظم کھنا

سوال: نسرین زہرہ سوال کرتی ہیں کہ تکبیر میں اللہ اکبر کہنا ضروری ہے یا اس کے علاوہ اللہ اعظم وغیرہ بھی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ''اللہ اکبر'' کہنا واجب ہے اور ''اللہ اکبر'' کے علاوہ سے افتتاح کرنا مکروہ ہے یہ ہی اصح ہے۔ (شامی، ہندیہ، بحر)

ہاں! دیگر الفاظ سے جو کہ تعظیم پر دلالت کریں ان سے افتتاح صحیح ہے لیکن مکروہ ہے، واجب کے چھوٹنے کی وجہ سے جو کہ ''اللہ اکبر'' کہنا ہے۔ (نور الایضاح)

اللہ کا چھوڑنا مکروہ تحریمی ہے واجب کے ترک کی بناء پر کیونکہ حضور انور ﷺ نے اس پر مواظبت فرمائی ہے۔ (شامی)

تکبیر تحریمه کب کھیں

سوال: نوشین آغاز سوال کرتی ہیں کہ تکبیر تحریمہ کب کہنی ضروری ہے؟

جواب: تکبیر تحریمہ کیلئے ضروری ہے کہ نماز کی نیت کے ساتھ ہو۔ (مراقی الفلاح، صفحہ ۱۱۸)

اس طرح تکبیر تحریمہ نماز شروع کرنے کی نیت سے ہو۔ (تنویر الابصار، جلد اول، صفحہ ۴۹۷)

اس کے علاوہ نور الایضاح میں مذکور ہے کہ ''تکبیر تحریمہ'' نیت سے پہلے نہ ہو۔ پس پتا

Marfat.com

چلا کہ پہلے نیت کی جائے پھر تکبیر تحریمہ کہی جائے۔

تکبیر تحریمہ بلند آواز سے کھنا

سوال: گل صنوبر سوال کرتی ہیں کیا تکبیر تحریمہ بلند آواز سے کہنی ضروری ہے؟

جواب: تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے یہ اصح ہے۔ (نور الایضاح)

''کیونکہ جو کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے''۔

اللہ اکبر کو آللہ اکبار کھنا کیسا؟

سوال: فائزہ حسن نے ایک دن اللہ اکبر کو ''آللہ آکبر'' کہہ دیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر لفظ ''اللہ'' کو ''آللہ'' کہا (یعنی ہمزہ پر مد بڑھایا) اور اکبر کو ''آکبار'' (یعنی ہمزہ کو مد کے ساتھ یا ب کو الف کے ساتھ) پڑھا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر جانتی ہے کہ اس کے معنی فاسد ہیں اور قصداً کیا تو کفر ہے۔ (درمختار، بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۳۸)

کن نمازوں میں قیام فرض ھے

سوال: کن نمازوں کے لیے تکبیرِ تحریمہ کیلئے قیام کرنا فرض ہے؟ (یعنی تکبیرِ تحریمہ کھڑے ہو کر کہنی چاہئے)

جواب: تمام فرض نمازوں، وتر اور سنت فجر میں قیام فرض ہے۔ تو ان میں تکبیر تحریمہ بھی کھڑے ہو کر کہنا فرض ہے اگر بیٹھ کر ''اللہ اکبر'' کہا اور کھڑہ ہو گئی تو نماز شروع ہی نہیں ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

• تکبیر تحریمہ کیلئے ھاتھ اٹھانا

سوال: میری امی پہلو سے کاندھوں تک ہاتھوں کو لے جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہتی ہیں کیا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: یہ طریقہ غلط ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلو سے کاندھوں تک ہاتھ خاموشی سے اٹھائیں، پھر کاندھوں سے سینے کی جانب ہاتھ لے جاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہیں۔

Marfat.com

تکبیر تحریمہ کی ادائیگی کا طریقہ

سوال: فرزانہ بیگم سوال کرتی ہیں ''اللہ اکبر'' کی راء پر کون سی حرکت دی جائے؟

جواب: اللہ اکبر میں اکبر کی راء پر جزم دیں کیونکہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: ''اذان و اقامت اور تکبیر میں جزم ہے''۔ (درمختار)

یعنی اکبر کی راء کو ساکن کرے اعراب ظاہر نہ کرے یہ سنت ہے، ظاہر کرنا خلافِ سنت ہے۔ (شامی)

تکبیر تحریمہ میں صرف اللہ یا اکبر کہنا

سوال: کوثر جہاں سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے صرف اللہ یا اکبر کہہ دیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: جی نہیں! نماز منعقد نہیں ہوگی۔ درمختار میں درج ہے کہ ''اگر صرف اکبر یا صرف اللہ کہا تو نماز نہ ہوگی''۔ کیونکہ شرط پورا جملہ کہنا ہے۔ (شامی)

اور یہ پورا جملہ قیام میں ہونا چاہئے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت کیسے کھڑے ہوں

سوال: تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے کیسے کھڑے ہونا چاہئے؟

جواب: جب تکبیر تحریمہ کہیں تو دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔

(فتاوی رضویہ جلد ششم، مع تتمہ پنجم، صفحہ ۱۵۵، بہارِ شریعت، حصہ سوم صفحہ ۳۵)

تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانا

سوال: عموماً خواتین تکبیر تحریمہ کہتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھاتی ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: جی نہیں یہ عمل درست نہیں ہے۔ کیونکہ تکبیر تحریمہ کیلئے خواتین ہاتھ کاندھوں تک اٹھائیں گی اور ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ ہوں گی۔

تھکن کی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھنا

سوال: ماریہ نے تھکن کے باعث ظہر کی نماز بیٹھ کر پڑھ لی کیا ان کی نماز ہوگئی اور شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: فرض، وتر، عیدین اور سنت فجر میں قیام فرض ہے بلا عذر شرعی بیٹھ کر نماز پڑھے گی صحیح نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمختار)

بلکہ غنیۃ الطالبین میں تو یہاں تک مذکور ہے کہ اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھے۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑی ہو سکتی ہے اگرچہ اتنا ہی کھڑی ہو کہ ''اللہ اکبر'' کہہ لے تو فرض ہے کہ اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

آج کل بہت سے لوگ ذرا سی کمزوری یا بخار یا خفیف سی تکلیف یا بڑھاپے یا محض تھکن کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ ان میں بہت سے ایسے ہیں کہ ہمت کریں تو پورے فرض کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہی لوگ دس پندرہ منٹ یا اس سے زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں، لہٰذا چاہئے کہ ان مسائل سے آگاہ ہوں۔ خصوصاً آج کل کی خواتین شاپنگ کی تھکن کے باعث بھی بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں۔ ''کافی شرح وافی'' میں مذکور ہے کہ اگر ادنیٰ مشقت لاحق ہو تو ترکِ قیام جائز نہ ہوگا۔ بلکہ یہاں تک ہے کہ جتنی نمازیں باوجود قدرتِ قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں گی ان کا اعادہ فرض ہوگا۔ اگر ویسے کھڑی نہ ہو سکتی تھی عصا یا دیوار یا کسی کے سہارے سے کھڑا ہونا ممکن تھا وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں ان کا پھیرنا بھی فرض ہے اگر وہ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں۔

لہٰذا ماریہ نے تھکن کے باعث جو ظہر کی نماز پڑھی اس کے چار فرض کا دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔

کسی تکلیف کی وجہ سے سجدہ نہ کرسکنا

سوال: بخت جہاں سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی کسی تکلیف کی وجہ سے سجدہ نہیں کر سکتی، ان کا کیا حکم ہے جبکہ وہ قیام کر سکتی ہیں؟

جواب: اگر قیام کر سکتی ہیں مگر سجدہ نہیں کر سکتی تو انہیں بہتر ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے، کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتی ہیں۔ (درمختار)

اس طرح جو شخص سجدہ کر سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بڑھتا اور بہتا ہے تو جب بھی اسے اشارے سے بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے، کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

نماز میں قیام کا حکم

سوال: زرافشاں سوال کرتی ہیں کہ نماز میں قیام کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: نماز میں قیام فرض ہے۔ نماز میں قیام کا حکم ہمیں قرآن مجید سے ملتا ہے۔ پارہ نمبر۲ سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۳۸ میں ہے کہ!"وقوموا للّٰہ قنتین" اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

اس طرح قیام کا حکم کتب احادیث بخاری و مسلم میں اسی طرح مذکور ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے پہلے گفتگو کے بعد فرمایا! "جب تم نماز کیلئے تیار ہوا اچھی طرح وضو کر کے قبلہ رو کھڑے ہو"۔ (بخاری و مسلم)

قیام میں قدموں کے درمیان کا فاصلہ

سوال: زینب عبدالحمید سوال کرتی ہیں کہ میری سہیلی نماز میں پیروں کے درمیان کافی فاصلہ دے کر کھڑی ہوتی ہے، آپ بتائیں کہ نماز میں پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ رکھنا بہتر ہے؟

جواب: قیام میں چار انگل کا فاصل رکھنا چاہئے۔ یہ ادب سنت ہے ردالمختار میں ہے کہ: "دونوں قدموں کے درمیان ہاتھ کی چار انگلیوں کا فاصلہ رکھنا چاہئے۔ کہ یہ خشوع کے زیادہ قریب ہے"۔ (ردالمختار)

مراقی الفلاح میں ہے کہ "حالت قیام میں دونوں قدموں کو چار انگلیوں کے برابر کھلا رکھنا سنت ہے کہ یہ خشوع کے زیادہ قریب ہے"۔ (مراقی الفلاح، بحوالہ فتاوٰی رضویہ جلد ششم، صفحہ ۱۵۶)

قیام میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ:

سوال: زوباریہ سوال کرتی ہیں کہ قیام میں ہاتھ باندھنے کیلئے ان درج ذیل طریقوں میں سے کون سا طریقہ درست ہے (i) ناف کے نیچے (ii) یا سینے پر ہاتھ باندھنا؟

جواب: علمائے احناف کے نزدیک حکم یہ ہے کہ عورتیں نماز میں سینے پر ہاتھ باندھیں۔

فتاوٰی رضویہ میں عاشق رسول، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اس کی تحقیق میں حلیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ! "ہم نے جو یہ کہا کہ عورت اپنا دایاں

Marfat.com

اتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سینے پر باندھے کہ عورت کیلئے اس میں زیادہ ستر ہے، لہٰذا یہ اس کے حق میں زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ عورت کے حق میں جتنے بھی امور جائز ہیں ان میں سے اسی کو ختیار کرنا بہتر ہے جو سب سے زیادہ ستر کا باعث ہو خصوصاً حالت نماز میں ستر کا زیادہ خیال کھنا چاہئے"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۴۵)

ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"عورت تمام کی تمام قابل ستر و حجاب ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتوں کا سینے پر ہاتھ یر ناف باندھنے سے زیادہ حجاب و حیا کے قریب ہے"۔ (ترمذی)

اور خواتین کی تعظیم کرنا ستر و حجاب کی صورت میں ہے کیونکہ "تعظیم ادب کے بغیر" ادب یا کے بغیر" اور حیا حجاب کے بغیر" حاصل نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۴۹)

فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا

سوال: جن نمازوں میں قیام فرض ہے اگر وہ بیٹھ کر پڑھ لیں تو کیا نماز ہو گئی؟

جواب: جن نمازوں میں قیام فرض ہے اگر وہ بیٹھ کر پڑھی گئیں تو نہ ہوں گی ایسی نمازوں کو ہرانا فرض ہے۔

دورانِ قیام نگاہیں کہاں ہوں

سوال: ماہوش سوال کرتی ہیں کہ دورانِ قیام نگاہیں کہاں ہونی چاہئیں؟

جواب: دورانِ قیام نگاہیں سجدہ گاہ پر رکھیں کہ ایسا کرنا مستحب ہے۔

قرأت کسے کہتے ہیں

سوال: فوزیہ حسن سوال کرتی ہیں کہ قرأت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر نمایاں ہو جائے۔ بعض لوگ اس قدر جلدی جلدی پڑھتے ہیں کہ حروف چبا جاتے ہیں، اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ حروف صحیح طریقے سے ادا کریں۔

قرأت آہستہ کرنا

سوال: اریبہ آصف سوال کرتی ہیں کہ میری دوست کی عادت ہے کہ نماز میں قرأت

Marfat.com

بہت آہستہ آہستہ کرتی ہے کیا اس سے نماز ہو جائے گی نیز کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: آہستہ پڑھنے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ خود سنیں، اگر حروف کی تصحیح تو کی (یعنی صحیح طریقے سے حروف کی ادائیگی کی) مگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا اور اس کے ارد گرد کوئی شور غل وغیرہ بھی نہیں اور اس کی سماعت کمزور بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

ہدایت ضروری: نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا، پڑھنا مقرر کیا ہے کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکیں۔ (عالمگیری)

کن رکعتوں میں قرأت فرض ہے

سوال: عائشہ خلیل سوال کرتی ہیں کہ نماز کی کن کن رکعتوں میں قرأت کرنا فرض ہے؟

جواب: فرض کی دو رکعتوں اور وتر، سنت مؤکدہ اور نفل کی ہر رکعت میں قرأت کرنا فرض ہے۔ (عامہ کتب)

قرأت کی مقدار

سوال: صائمہ نورین سوال کرتی ہیں کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت مؤکدہ وغیر مؤکدہ اور نفل کی ہر رکعت میں قرأت کی کتنی مقدار ضروری ہے؟

جواب: فرض کی دو رکعتوں، وتر، سنت مؤکدہ وغیر مؤکدہ اور نفل کی تمام رکعتوں میں مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ سورۂ فاتحہ اور اس کیساتھ ایک چھوٹی سورۃ یا اس کے برابر آیت ملانا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم صفحہ ۳۹)

سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے

سوال: فروا فہیم سوال کرتی ہیں کہ کیا سورۃ سے پہلے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! قرأت میں پہلے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، الحمد شریف کی ساتوں آیتیں، پڑھنا کہ ہر آیت مستقل واجب ہے، ایک آیت کا چھوڑنا بلکہ ایک لفظ کا چھوڑنا بھی ترکِ واجب ہے۔ نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ اس صورت میں کہ جان بوجھ کر چھوڑا اور اگر بھولے سے چھوٹ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۴۲-۴۱)

Marfat.com

سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ ملانا

سوال: مصباح خالد سوال کرتی ہیں کہ کیا الحمدللہ شریف کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا؟

جواب: درمختار میں مذکور ہے کہ سورتوں کے شروع میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' ایک پوری آیت ہے مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (درمختار)

ایک رکعت میں قرأت کرنا کیسا

سوال: نورالعین سوال کرتی ہیں کہ کیا فرض کی دونوں رکعتوں میں قرأت ضروری ہے اور اگر ایک رکعت میں قرأت کرے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جی ہاں فرض کی دونوں رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ اگر فرض کی دوسری رکعت میں قرأت نہ کی یا فقط ایک رکعت میں کی نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

رکوع کا طریقہ

سوال: ماہ رخ سوال کرتی ہیں کہ عورت کے رکوع کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ ہاتھ رکھ دے۔ ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔ پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔ دونوں ٹخنے ملا دے۔ (عالمگیری)

رکوع کرنے کا وقت

سوال: فرحین ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ رکوع کرنے کا وقت کیا ہے؟

جواب: حالت قیام میں سورت ختم کرنے کے بعد رکوع کو جائیں گے قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا واجب ہے۔

رکوع میں دونوں ٹخنے ملانا

سوال: اقصیٰ سوال کرتی ہیں کہ میری دوست رکوع میں جاتے وقت دونوں ٹخنے ملا دیتی ہے جبکہ میں ایسا نہیں کرتی کیا میری دوست کا یہ عمل درست ہے نیز اس کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: علامہ ابراہیم حلبی ''غنیۃ'' شرح منیہ میں فرماتے ہیں کہ! ''رکوع میں ٹخنوں کا اتصال اور انگلیوں کا قبلہ رو ہونا ہی سنت ہے''۔ (صفۃ الصلوٰۃ، صفحہ ۳۱۵)

اسی طرح بحرالرائق میں بھی مذکور ہے کہ! ''رکوع میں ٹخنوں کا ملنا اور انگلیوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے''۔

طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں ہے کہ: ''رکوع میں ٹخنوں کا متصل ہونا اور پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے''۔

ردالمختار میں ہے کہ: ''ٹخنوں کو ملانا اس وقت ہے جب کوئی عذر نہ ہو''۔

دونوں تلوے جمے رہنے کے ساتھ خفیف سے جھکاؤ کے ساتھ ٹخنے بلا تکلف مل جائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، صفحہ ۱۶۹)

لہٰذا آپ کی دوست کا یہ عمل درست ہے۔

رکوع میں نگاہ کہاں ہو

سوال: سحر زیدی سوال کرتی ہیں کہ رکوع میں نگاہ کہاں رکھنا بہتر ہے؟

جواب: رکوع میں نگاہ قدموں پر رکھنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۴۸)

تسبیح کتنی بار پڑھیں

سوال: نازیہ سوال کرتی ہیں کہ رکوع میں کتنی بار تسبیح پڑھی جائے؟

جواب: تین بار تسبیح ادنیٰ درجہ ہے۔ کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہنا افضل ہے لیکن ختم طاق اعداد پر ہو۔ (فتح القدیر)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''جب تم نماز پڑھا کرو تو رکوع میں تین مرتبہ ''**سبحان ربی العظیم**'' کہہ لیا کرو''۔ (ابوداؤد جلد اول)

حدیث مبارک میں ہے کہ سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی رکوع کرنے اور تین بار ''سبحان ربی العظیم کہے تو اس کا رکوع تمام ہوگیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

Marfat.com

رکوع و سجدہ کی فرضیت

سوال: کومل اقبال سوال کرتی ہیں کہ رکوع اور سجود کی فرضیت اللہ تعالیٰ کے کون سے فرمان سے ثابت ہے؟

جواب: قرآن مجید میں رکوع اور سجدے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا۔ اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو۔

(الحج:۷۷) (کنز الایمان)

عورت کے سجدہ کا طریقہ

سوال: گل صنوبر سوال کرتی ہیں کہ عورتیں کس طرح سجدہ کریں مکمل طریقہ کار بتا دیں؟

جواب: طبرانی نے معجم میں ذکر کیا ہے کہ! ''خواتین کیلئے حکم ہے کہ بوقت سجدہ زمین سے چمٹ جائیں مردوں کیلئے اس کے خلاف کرنا سنت ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۴۷)

ابوداؤد میں روایت ہے کہ! ''رسول اللہ ﷺ دو خواتین کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا! جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ ملاؤ کہ سجدے کی حالت میں عورت مرد کی طرح نہیں''۔

ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ! ''عورت تمام کی تمام قابلِ ستر وحجاب ہے''۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر زمین سے چمٹ کر سجدہ کیا جائے تو عورت کے لیے اس میں زیادہ حجاب و پردہ ہے۔ بس عورتیں بالکل سمٹ کر سجدہ کریں۔ یعنی پیٹ ران سے، ران پنڈلی سے اور پنڈلیاں زمین سے لگا دیں۔

سجدہ میں جانے کا احسن طریقہ

سوال: نزہت سوال کرتی ہیں کہ عورت کے لیے سجدہ میں جانے کا احسن طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدے میں جائے تو پہلے زمین پر گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے۔ جب سجدے سے اٹھے تو اس کا الٹ کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''جب عورت نماز پڑھے تو سمٹ کر بیٹھے اور سمٹ کر سجدہ کرے اور مرد کی طرح اپنے اعضاء کو الگ نہ کرے''۔ عورت کو چاہئے کہ خوب سمٹ کر سجدہ کرے، بازو کروٹوں سے ملا دے، پیٹ ران سے ملا دے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور دونوں قدم سیدھی جانب نکال دے، پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے اسی طرح ہاتھ بھی زمین سے چمٹ جائیں اور بازوؤں کو کروٹوں سے ملا دے۔

قالین پر نماز پڑھنا

سوال: نازنین سوال کرتی ہیں کہ ہمارے نماز کے کمرے میں قالین بچھا ہے، کیا قالین پر نماز ہو جاتی ہے، نیز اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں یعنی اگر پیشانی خوب نہ دبی تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''پیشانی کا زمین سے لگنا سجدے کی حقیقت ہے''۔ (مسلم شریف)

سجدہ میں ناک کا لگنا

سوال: نازش سوال کرتی ہیں کہ سجدہ میں ناک کتنی حد تک لگے کہ سجدہ ادا ہو جائے؟

جواب: سجدے میں فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

کیونکہ اگر ناک کی ہڈی نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی یعنی نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ (بہار شریعت)

ناک سے سجدہ کرنا

سوال: صابرہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ میرے سر پر چوٹ کے باعث سجدے میں بے حد تکلیف ہوتی ہے کیا ایسی حالت میں صرف ناک سے سجدہ کرنا صحیح ہے؟

جواب: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتی تو ناک سے سجدہ کرے پھر بھی

Marfat.com

صرف ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ہڈی بھی لگنا ضروری ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

نماز میں کرسی یا میز کا استعمال

سوال: مومنہ فیض سوال کرتی ہیں کہ میری دادی بوجہ علالت کرسی پر نماز پڑھتی ہیں جبکہ سجدہ میں میز استعمال کرتی ہیں کیا اس طرح کرنا درست ہے؟

جواب: ایسی جگہ سجدہ ہوا کہ قدم کی نسبت سجدے کی جگہ بارہ انگل اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا۔ (درمختار)

قعدۂ اخیرہ فرض ہے

سوال: حمنیٰ سوال کرتی ہیں کہ نماز میں قعدہ اخیرہ کیا ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد جو بیٹھا جاتا ہے اسے قعدہ اخیرہ (آخری بیٹھنا) کہتے ہیں اور قعدہ اخیرہ نماز میں فرض ہے۔

قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنے کا طریقہ

سوال: جویریہ ملک سوال کرتی ہیں کہ قعدہ اخیرہ میں بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: امام بیہقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ! ''خاص کر عورتوں کیلئے دوزانو یعنی قعدہ اخیرہ کی حالت میں زمین سے چمٹ کر بیٹھنا سنت ہے''۔ (بیہقی)

ہمارے علماء نے عورتوں کیلئے تورک کا قول لیا کہ اس میں زیادہ ستر اور آسانی ہے اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، صفحہ ۱۴۹)

کیونکہ خواتین کے معاملے میں شرع مطہرہ کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے۔ اس لئے کہ خواتین عورتِ مستورہ کی مالک ہوتی ہیں۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ابد قرار آقائے مدینہ نے فرمایا! ''عورت تمام کی تمام قابل ستر و حجاب ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۴۸)

قعدہ اخیرہ میں بیٹھنے کا طریقہ:

قعدہ میں بیٹھنے کی حالت یہ ہوگی کہ دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دیں اور بائیں یعنی الٹی سرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران اور الٹا ہاتھ الٹی ران پر اس طرح رکھیں کہ انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہوں اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں نہ کھلی ہوئی

Marfat.com

ہوں نہ ملی ہوئی اور گھٹنوں کو نہیں پکڑنا ہے۔

التحیات میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

سوال: فاطمین سوال کرتی ہیں کہ التحیات میں انگشت شہادت سے اشارہ کیا جاتا ہے یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: طریقہ: جب کلمہ ''لا'' کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملائے اور لفظ لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ ''الا'' پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کردے۔

(بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۴۵)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے جلسۂ تشہد میں چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کیا اور بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ (ابوداؤد، بیہقی)

اس کے بارے میں سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاری دار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے''۔

اسی طرح آقا ﷺ نے فرمایا: ''وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۵۰)

بھول کر چوتھی رکعت کے بعد پانچویں میں کھڑے ہونا

سوال: لاریب سوال کرتی ہیں کہ میری نانی نماز میں چوتھی رکعت کے بعد سلام پھیرنے کی بجائے پانچویں کیلئے کھڑی ہوگئیں بعد ازاں انہیں یاد آ گیا نماز تو مکمل کرلی اب اس نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) پہلی صورت یہ ہے کہ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت میں قعدہ نہ کیا اور بھول کر پانچویں کیلئے کھڑی ہوگئیں تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ پانچویں کا اگر سجدہ کرلیا، اسی طرح فجر میں دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی اور تیسری کا سجدہ کرلیا اسی طرح مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھی اور چوتھی کا سجدہ کرلیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہوگئے۔ (غنیہ)

Marfat.com

قعدۂ اخیرہ میں سونے والے کا حکم

سوال: ثمرینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر قعدہ اخیرہ میں سوگئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پورا قعدہ سوتے میں گزر گیا تو بیداری کے بعد بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (غنیۃ، ردالمختار)

نوٹ: قیام، قرأت، رکوع، سجود میں اگر سوئی رہی تو ان کا اعادہ کرے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے اور اگر پوری رکعت سونے میں گزر گئی تو نماز فاسد ہوگئی۔

نمازی کے قریب حیض والی عورت کا بیٹھنا

سوال: افشین سوال کرتی ہیں کہ میں نماز پڑھ رہی تھی کہ میرے قریب حیض والی عورت آکر بیٹھ گئی کیا اس طرح میری نماز ہو جائے گی؟

جواب: مصلیٰ کے پاس اگر حیض والی عورت آکر بیٹھ گئی تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

نماز کے دوران بچے کا گود میں بیٹھنا

سوال: عروسہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ دورانِ نماز حالت قعدہ میں بچہ گود میں آکر بیٹھ گیا۔ بچے کے بیٹھ جانے سے کیا نماز ٹوٹ جائے گی جبکہ بچے کے کپڑے بھی ناپاک ہیں؟

جواب: اگر بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس عورت کے روکنے سے رکا ہوا ہے اور اس بچے کے کپڑے ناپاک ہیں تو نماز نہ ہوگی اور اگر بچہ خود رکا ہوا ہے اور عورت کے روکنے سے نہیں رکا اور بچے کے کپڑے ناپاک ہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

(عالمگیری، درمختار)

نجس جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا

سوال: حنا ملک سوال کرتی ہیں کہ نجس جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا ڈال کر نماز پڑھی جس سے اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو تو نماز نہ ہوئی۔

طہارت سے کیا مراد ہے

سوال: راحت صدیقہ سوال کرتی ہیں کہ نماز کیلئے طہارت سے کیا مراد ہے؟

Marfat.com

جواب: نماز کیلئے طہارت شرط ہے یعنی طہارت حاصل کئے بغیر نماز نہ ہوگی۔ شرط سے مراد یہ ہے کہ اس کو پورا کئے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوئی۔

بدن کا پاک ہونا

طہارت سے مراد یہ ہے کہ بدن پاک ہو، دونوں حدثوں سے یعنی اگر وضو کی حاجت ہو تو وضو کرے اور غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے۔ ''حدث سے پاک ہونا شرط ہے اور اس کی دلیل آیت غسل اور آیت وضو ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا. (مائدہ:٦) اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو۔ (کنز الایمان)

وضو کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو اور وضو نہ ہو تو دھو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو''۔

حضور سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ترجمہ: نماز بغیر پاکی کے صحیح نہیں ہے''۔ ایک روایت میں ہے! ''ترجمہ: نماز کی کنجی پاکی ہے''۔

(بحر، جلد اول، صفحہ ٥٠٦، ابوداؤد، ترمذی، باب فی کتاب الطہارۃ)

اس طرح بدن کا نجاست سے بھی پاک ہونا ضروری ہے چنانچہ حضور سرورِ عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ: ''پیشاب سے بچو کیونکہ عموماً عذابِ قبر اسی وجہ سے ہوتا ہے''۔

کپڑے کا پاک ہونا: نماز کیلئے پاک ہونا شرط ہے فرض بھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھے''۔ کپڑے سے مراد وہ کپڑا ہے جس کو نمازی پہنے ہوئے ہو۔

''اگر کپڑے پر نجاست غلیظہ درہم کی مقدار سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے''۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم صفحہ ٥٠)

''اگر کپڑے پر نجاست خفیفہ چوتھائی حصے پر لگی ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی''۔

(بہارِ شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۲۳ تا ۲۴)

Marfat.com

جگہ کا پاک ہونا: یہ بھی شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "پاک کرو میرے گھر کو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں، رکوع، سجدہ کرنے والوں کیلئے"۔ (بدائع)

پاک جگہ سے مراد یہ ہے کہ مواضع سجود پاک ہوں یعنی دونوں قدم دونوں گھٹنے، رکھنے کی جگہ اور ناک اور پیشانی رکھنے کی جگہ۔ (سعایہ)

یعنی جس جگہ نماز پڑھی رہی ہو وہ جگہ پاک ہو۔ کپڑے، بدن اور جگہ کے پاک ہونے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور جتنی تعظیم ممکن ہو وہ فرض ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پاک بدن، پاک کپڑے اور پاک جگہ پر کھڑا ہونا یہ انتہائی تعظیم ہے۔ جیسا کہ دنیاوی بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہو کر ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کے سامنے اچھی حالت میں جاتے ہیں، تو یہ تو بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہونے کا وقت ہے۔ چونکہ بندہ جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے اور اللہ ﷻ کے درمیان جو حجابات ہوتے ہیں وہ اٹھ جاتے ہیں۔ لہٰذا نمازی کیلئے طہارت شرط ہے۔ یعنی اس کا بدن پاک ہو کپڑے پاک ہوں اور جس جگہ پر نماز پڑھتا ہو وہ جگہ پاک ہو۔

کیا نیت زبان سے کرنا ضروری ھے

سوال: سدرہ جلیس الحسن سوال کرتی ہیں کہ نماز کی نیت کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کیا زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: نیت کرنا شرط ہے اور فرائض میں سے ہے۔ (کذافی المتون)

"اجماع مسلمین کی وجہ سے نیت فرض ہے"۔ (بحرالرائق، جلد ا، صفحہ ۲۸۰)

کیونکہ اللہ ﷻ نے فرمایا کہ! "وما امروا الا لیعبدو اللہ مخلصین لہ الدین"۔

علامہ کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ نماز عبادت ہے اور عبادت کہتے ہیں اس عمل کو جو خالصۃ کلیۃ اللہ تعالیٰ کیلئے کیا جائے اور اخلاص بغیر نیت کے حاصل نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ! "اس کا کوئی عمل نہیں جس کی کوئی نیت نہیں ہے"۔ (بیہقی)

اور فرمایا! "اعمال کا دارومدار نیت پر ہے جو جیسی نیت کرے گا اس کیلئے وہی ہوگا"۔ (ھدائع)

نیت دل سے کرنا فرض ہے (بحرالرائق، تنویرالابصار) "النیۃ ارادۃ القلب" دل میں

Marfat.com

ارادہ کرنا نیت ہے۔ اس کے علاوہ تنویر الابصار میں مذکور ہے کہ! ''زبان سے نیت مستحب ہے''۔

کیونکہ انسان تفکرات میں مشغول ہوتا ہے اور اس کا ذہن منتشر ہوتا ہے اسلئے بہت ممکن ہے کہ زبان سے بھی نیت کرے تاکہ دل اور زبان کی مطابقت ہو جائے۔ (بحرالرائق)

رکعتوں میں کم یا زیادہ کہنا

سوال: حبیبہ حسین سوال کرتی ہیں کہ کیا نیت میں رکعتوں کا کہنا ضروری ہے نیز اگر مغرب کی نیت میں تین کی جگہ چار فرض کہہ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نیت میں تعدادِ رکعت کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے اگر تعدادِ رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر کی فرض یا مغرب کی چار فرض کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔

(درمختار، ردالمختار)

لوگوں کے سامنے اچھی طرح نماز پڑھنا

سوال: تحریم فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ جو اگر اکیلا نماز پڑھتا ہے تو اتنی اچھی نہیں پڑھتا بہ نسبت لوگوں کے سامنے ایسی نماز کا شرع میں کیا حکم ہے کیا یہ ریاکاری ہے؟

جواب: پوری ریاکاری یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں۔ اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو ہے، مگر اتنی اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے۔ تو اس کی اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خرابی کا ثواب نہیں اور ریا استحقاق عذاب بہرحال ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

نیت کس طرح کی جائے

سوال: تحسین ناز سوال کرتی ہیں کہ نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: ''ہندیہ'' میں درج ہے کہ اگر منفرد ہے تو تین نیتیں کرے۔

i۔ اخلاص کی۔ ii۔ جو نماز پڑھ رہی ہے۔ iii قبلہ کے رخ کی۔

یعنی منفرد (اور چونکہ خواتین جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتیں اس لئے منفرد کے حکم میں ہیں) اگر اس طرح نیت کرے تو کافی ہے۔ جو شامل ہے ان تینوں نیتوں کو کہ ''میں نماز

Marfat.com

ظہر کے فرض پڑھتی ہوں (یا جس وقت کی نماز پڑھتی ہو) منہ میرا قبلہ شریف کی طرف خاص اللہ ﷻ کے واسطے"۔ اس کے علاوہ نیت میں تعین کرنا بھی ضروری ہے کہ فرض ہے سنت ہے یا واجب، شامی اور بدائع میں درج ہے کہ "اگر فرض نماز ہے تو فرض کا تعین کرے کہ کون سی فرض نماز ہے" کیونکہ فرائض مختلف ہیں اس لئے تعین کرنا ضروری ہے۔

(بحرالرائق، جلد ا صفحہ ۴۸۵، کتاب الصلوٰۃ، باب الشروط الصلوٰۃ، مکتبہ رشیدیہ)

نیت اس طرح کرے! "میں نیت کرتی ہوں، آج ظہر کے فرض کی، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف خاص واسطے اللہ ﷻ کے"۔

فرض و واجب و نفل اور سنتوں کی نیت

سوال: بلقیس حیدر سوال کرتی ہیں کہ کیا وتر، فرض، نفل اور سنتوں کی الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! فرض واجب اور سنن کی نیت الگ الگ کرنی ضروری ہے یہ ضروری ہے کہ فرض وغیرہ کا تعین کرلیا جائے۔ اگر نماز فرض ہے تو فرض کا تعین کرے کہ کون سا فرض ہے۔ (شامی، بدائع، کنز)

کیونکہ فرائض مختلف ہیں اس لئے تعین ضروری ہے۔ (بحرالرائق، جلد اول صفحہ ٦٨٠)

اصح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلقاً نماز کی نیت کافی ہے۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی کریم ﷺ کی مطابقت کی نیت کرے اسلئے کہ بعض مشائخ ان میں نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ (منیہ)

البتہ نفل کیلئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل کی نیت نہ ہو۔ (درمختار)

(فتاویٰ رضویہ جلد شش، صفحہ ۴۸ مع تخریج مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

ریا کاری کے خوف سے نماز ترک کرنا

سوال: عائشہ سوال کرتی ہیں کہ لوگوں کے سامنے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک دن میرا خیال آیا کہ ریا کاری پیدا نہ ہو جائے نماز ترک کردی کیا ایسا عمل درست ہے؟

جواب: اگر نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہی تھی، لوگوں کو دیکھ کر خیال پیدا ہوا کہ ریا کاری کی

Marfat.com

مداخلت ہو جائے گی۔ یا شروع کرنا چاہتی تھی کہ ریاکاری کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے نماز ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار پڑھ لے۔ (درمختار، ردالمختار)

باریک ململ کی چادر میں نماز پڑھنا

سوال: کرن جہاں سوال کرتی ہیں، میری بھابھی کافی باریک ململ کی چادر میں نماز پڑھتی ہیں کیا اس صورت میں ان کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی جھلکتی ہو عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ پہن لے جس سے بالوں کی سیاہی نظر نہ آئے۔

درمختار میں ہے ''چھپانے والی چیز وہ ہے جو اپنے اندر کی چیز کو ظاہر نہ کرے''۔ ردالمختار میں ہے ''اس طور پر کہ اس سے جسم کا رنگ دکھائی نہ دے''۔

(فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۲۹، باب شروط الصلوٰۃ، جلد ششم مع تخریج)

پس اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا وہ دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے اس سے نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

نوٹ: لہٰذا جارجٹ، باریک ململ، شیفون وغیرہ کے دوپٹوں میں نماز نہیں ہوگی۔ اسلئے نماز کیلئے چاہئے کہ بڑی اور موٹی چادر استعمال کریں۔

عورت نماز میں کس قدر جسم چھپائے

سوال: حلیمہ فیصل سوال کرتی ہیں کہ عورت نماز میں اپنا جسم کس قدر چھپائے؟

جواب: آزاد عورت کیلئے سارا بدن عورت ہے، سوائے منہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدم کے سارا بدن چھپانا فرض ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، صفحہ ۳۹، باب شروط الصلوٰۃ جلد ششم مع تخریج مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

تفصیل اعضائے ستر: پیشانی کے اوپر سے سارے بال، لٹکے ہوئے بال، دونوں کان، گردن اس میں گلا بھی داخل ہے، دونوں شانے، دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک، دونوں پستانیں، پیٹ، پیٹھ (کمر) سرین، فرج، دبر، رانیں تمام کی تمام، زیر ناف، دونوں پنڈلیاں چھپانا فرض

Marfat.com

ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۲۵)

اسکارف پہن کر نماز پڑھنا

سوال: سائرہ قریشی سوال کرتی ہیں کہ ایسے اسکارف وغیرہ سے نماز پڑھی کہ لٹکے ہوئے بال نظر آرہے ہیں تو کیا اس سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: لٹکے ہوئے بال بھی ستر میں داخل ہیں، لہٰذا نماز میں پیچھے سے لٹکے ہوئے بالوں کو بڑی چادر سے چھپانا فرض ہے، ایسے اسکارف وغیرہ سے نماز پڑھی کہ لٹکے ہوئے بال نظر آرہے ہیں نماز نہ ہوئی۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۲۵)

باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

سوال: شہلا ناز سوال کرتی ہیں کہ باریک کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کیلئے کافی نہیں اگر اس سے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

درمختار میں ہے کہ "چھپانے والی چیز وہ ہے کہ جو اپنے اندر کی چیز ظاہر نہ کرے"۔ لہٰذا شیفون، جارجٹ، باریک لان وگیرہ کی شلواروں میں نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں لہٰذا ان شلواروں میں استر وغیرہ لگائیں۔

چست کپڑوں میں نماز پڑھنا

سوال: عروسہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ کیا چست شلوار قمیص میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: دبیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہے اس کپڑے سے نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسرے کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔

نوٹ: ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے، عورتوں کیلئے بدرجہ اولیٰ ممانعت ہے لہٰذا بعض عورتیں بہت چست قمیض اور چست پاجامے پہنتی ہیں وہ ایسا لباس پہننے سے بچیں۔

نماز میں ستر عورت مکمل نہ ہونا

سوال: مصباح سراج سوال کرتی ہیں کہ ہم نے ایک خاتون کو دیکھا کہ جس کا ستر عورت

Marfat.com

(گردن، لٹکے ہوئے بال، کلائیاں) مکمل نہ تھا اور وہ حالت نماز میں تھیں کیا ایسی صورت میں ان کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: گردن، لٹکے ہوئے بال اور کلائیاں چھپانا فرض ہیں اگر ان کو بغیر چھپائے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

نوٹ: گٹوں تک کلائیاں چھپانی ضروری ہیں۔

نماز کے دوران اگر چادر کھل جائے

سوال: شیزا مصطفیٰ سوال کرتی ہیں کہ اگر دورانِ نماز چادر کھل جائے تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: جن اعضاء کا ستر فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا تب بھی ہو جائے گی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری، ردالمختار)

نوٹ: مثال کے طور پر اگر نماز میں کان کا چوتھائی حصہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوئی۔

نماز میں کلائی کھلی ہونا

سوال: سعدیہ جلال سوال کرتی ہیں کہ کلائی کھلی ہوئی تھی کہ جب نماز شروع کی تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا تو ایسی صورت میں نماز منعقد ہی نہیں ہوئی۔ (ردالمختار)

لہٰذا اگر کھلی کلائی کیساتھ نماز شروع کر دی تو نماز نہ ہوئی۔

نماز میں کان اور پنڈلی کا کچھ حصہ کھلا رہا

سوال: شہلا احمد سوال کرتی ہیں کہ کان اور پنڈلی کا کچھ حصہ کھلا رہا اور اسی حالت میں نماز ادا کر لی تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر چند اعضاء میں کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک عضو چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا جو

Marfat.com

کھلا ہے اس کے چوتھے عضو کے چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی۔ اگر اس عورت کے کان اور پنڈلی کا نواں (۹) حصہ کھلا رہا تو ان دونوں کا مجموعہ کان کی چوتھائی کی مقدار ہے پس نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری، ردالمختار)

اندھیرے مکان میں ستر عورت کا خیال رکھنا

سوال: سمیرا احسن سوال کرتی ہیں کہ کیا اندھیرے مکان میں بھی ستر عورت کا خیال رکھنا چاہئے؟

جواب: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ تنہا یا کسی کے سامنے خواہ اندھیرے مکان میں نماز پڑھتی ہو۔ (درمختار، ردالمختار)

کپڑا ناپاک سمجھ کر پھر نماز پڑھنا

سوال: عورت سمجھی کپڑا ناپاک ہے۔ پھر بھی نماز پڑھ لی، پھر پتہ چلا کہ کپڑا پاک ہے کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر نماز شروع کرنے سے پہلے گمان تھا کہ کپڑا ناپاک ہے اور ختم پر پتہ چلا کہ پاک ہے تب بھی اس کی نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

نماز کے دوران قبلے سے پھرنا

سوال: نور ایمان سوال کرتی ہیں اگر قبلے سے رخ پھر جائے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: کعبے کی سمت میں اگر منہ کا کوئی حصہ یا جزو واقع ہے تو نماز ہو جائے گی اگرچہ کعبے سے انحراف بھی ہو تو نماز ہو جائے گی۔ جیسے ۹۰ درجے پر کعبہ ہے اور ۴۵ درجہ دائیں اور ۴۵ بائیں طرف رخ پھر جائے تب بھی نماز ہو جائے گی کہ منہ کا کچھ حصہ کعبے کی طرف ہے اور اگر ۴۵ درجے سے زیادہ رخ مڑ گیا تو نماز فاسد ہوگئی کہ وہ کعبے کی سمت سے نکل گیا۔

(درمختار و افادات رضویہ)

غلط رخ پر نماز پڑھنا

سوال: حمنیٰ شاہ سوال کرتی ہیں کہ اگر ہم نے پارک میں نماز پڑھی، ختم نماز پر پتہ چلا کہ ہم نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی کیا ہماری نماز ہوگئی اور اگر نہ ہوئی تو کیا اعادہ کرنا ہوگا؟

Marfat.com

جواب: اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں بتانے والا موجود ہے پھر بھی بغیر کسی سے پوچھے نماز پڑھ لی تو نماز اگر صحیح رخ پر پڑی ہو تو ہوگئی اور اگر غلط رخ پر پڑھی تو نہ ہوئی اور اعادہ ضروری ہے۔ (ردالمختار)

چنانچہ پارک وغیرہ میں نماز پڑھیں تو قبلے کا رخ کسی سے معلوم کرلیں پھر نماز ادا کریں، اگر کوئی بتانے والا ہے تو بغیر پوچھے غلط رخ پر نماز پڑھنا درست نہیں۔

اٹکل سے نماز پڑھنا

سوال: قیصرہ ناز سوال کرتی ہیں کہ ہم ایسی جگہ گئے جہاں نہ کوئی مسجد تھی نہ محراب وغیرہ اور نہ ہی کوئی ایسا شخص کہ جس سے قبلے کی اصل سمت معلوم کرسکیں تو کیا ایسی صورت میں خود سوچ بچار کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلے کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہو جو بتادے نہ وہاں مسجدیں، محرابیں ہیں، نہ چاند، ستارے، سورج ہیں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ اس سے معلوم کر سکے تو ایسے کیلئے حکم ہے کہ تحری کرے سوچے سمجھے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر منہ کرے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (عامہ کتب)

ہر وقت اٹکل سے نماز پڑھنا

سوال: ماریہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ اگر قبلے کا رخ معلوم نہیں اور سوچ بچار کر کے نماز پڑھی تو کیا ہر وقت سوچ بچار کرنا ضروری ہے؟

جواب: اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ وہاں قبلے کا صحیح رخ معلوم نہیں ہوسکتا تو تحری یعنی سوچ بچار کر کے نماز پڑھے اور اس کے لیے ضروری ہے، بلکہ ہر مرتبہ تحری کرے، بلکہ ہر رکعت میں تحری تبدیل ہو تو ایسا ہی کرے۔

عصر کی نماز میں تاخیر کرنا

سوال: عشرت شاہین سوال کرتی ہیں کہ عصر کی نماز مین تاخیر کی جاسکتی ہے اور اگر وقت مکروہ داخل ہوجائے تو کیا کرے؟

جواب: عصر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کریں کہ قرص آفتاب میں زردی

Marfat.com

آجائے۔اس میں دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

تجربہ سے ثابت ہے کہ قرص آفتاب میں زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ رہتے ہیں تو اسی قدر کراہیت ہے یونہی بعد طلوعِ آفتاب بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

ختم وقت عصر سے قبل کے بیس منٹ وقت مکروہ کے ہیں۔اس وقت مکروہ میں ہر قسم کی قضا، نفل وغیرہ جائز نہیں، مگر اس دن کی عصر پڑھنا جائز ہے اور اس وقت میں عصر پڑھنا ادا ہی کہلائے گا۔

فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھنا

سوال: ذرافشاں سوال کرتی ہیں کہ کیا فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے یعنی تہجد کے بعد کہ تھوڑی دیر میں وقت ہو جائے گا جائز ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کیا ان نمازوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: فرض نماز اپنے اوقاتِ مقررہ پر فرض ہے نہ اس میں تقدیم جائز ہے نہ تاخیر۔ (طحطاوی)

فرض میں اوقات کی تقدیم و تاخیر جائز نہیں ہے کہ فجر کی نماز طلوعِ آفتاب کے بعد یا طلوعِ فجر سے قبل پڑھی جائے۔اور اسی طرح باقی نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ (طحطاوی)

چنانچہ چاہئے کہ نمازیں اس کے صحیح اور مقررہ اوقات میں ادا کریں کہ اگر وقت شروع ہونے سے قبل نماز پڑھی تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی اور وہ تمام نمازیں جو وقت شروع ہونے سے قبل پڑھیں وہ واجب الاعادہ ہیں یعنی ان کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

مکروہ اوقات میں قضا نماز پڑھنا

سوال: فہمیدہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا مکروہ اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اوقاتِ مکروہہ میں قضا نماز جائز نہیں اور اگر قضا شروع کرلی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گنہگار ہوگی۔ (عالمگیری، درمختار)

Marfat.com

مکروہ اوقات میں نفل نماز پڑھنا

سوال: قرۃ العین سوال کرتی ہیں کہ اوقاتِ مکروہ میں نفل نماز کا کیا حکم ہے، اگر شروع کردی تو کیا کرے؟

جواب: غنیہ میں مذکور ہے کہ! ''جس وقت بھی نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہوگئی لیکن اوقاتِ مکروہ میں پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کر لی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں۔ (غنیہ)

تنگ وقت میں صرف فرض پڑھنا

سوال: ثوبیہ گل سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز کا وقت تنگ ہو کہ اس میں صرف فرض ہی ادا ہوں تو کیا سنت مؤکدہ تب بھی ادا کرنا ضروری ہے جیسے ظہر کے فرض سے پہلے سنت مؤکدہ؟

جواب: فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)۔ چنانچہ ایسے تنگ وقت میں صرف فرض ادا کئے جائیں۔

عصر کا وقت ختم ہوتے وقت نیت کرنا

سوال: افشیں کنول سوال کرتی ہیں کہ عصر کا وقت اگر ختم ہو رہا ہو کہ فقط اللہ اکبر ہی کہہ سکیں تو کیا نیت کر لی جائے یا نماز قضا سمجھی جائے؟

جواب: نسائی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''جس نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوعِ آفتاب پالی تو اس نے نماز پالی اس پر فرض ہوگئی اور جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروبِ آفتاب مل گئی تو اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی''۔ (نسائی)

یہاں دونوں جگہ رکعت سے مراد تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا ہے یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریمہ کہہ لی، اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا تو نماز ہوگئی۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۰)

عصر اور فجر کے بعد نوافل پڑھنا

سوال: ارسہ غزل سوال کرتی ہیں کہ کیا عصر اور فجر کے بعد نوافل وغیرہ پڑھے جاسکتے ہیں؟

Marfat.com

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا کہ!"ولا صلاة بعد صلوٰة العصر حتی تغرب الشمس و لا صلوٰة بعد الفجر حتی تطلع الشمس. (رواہ الشیخان)
یعنی عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔
کنز اول میں درج ہے کہ: ''طلوع فجر کے بعد سوائے سنتوں کے دوسرے نوافل منع ہیں''۔ (کنز) احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ:"لاصلاۃ الصبح الارکعتین".
''طلوع فجر (یعنی فجر کا وقت ہونے کے بعد) صرف دو رکعتیں پڑھی جائیں''
(طبرانی اوسط رواہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنا

سوال: ارشین بخاری سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنی چاہئے شرع میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ''ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب تعالیٰ کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزاء بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں''۔ (بخاری و مسلم)
جاڑوں (سردیوں) کی ظہر میں جلدی مستحب ہے اور گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر ۵، صفحہ ۳۲۱ مع تخریج رضا فاؤنڈیشن)
بحرالرائق میں تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کئے جائیں اور پچھلے حصے میں ادا کریں۔

مکروہ اوقات میں تلاوت و ذکر کرنا

سوال: مہوش بخاری سوال کرتی ہیں کہ مکروہ اوقات کون سے ہیں اور ان میں نماز و تلاوت و ذکر و اذکار کا کیا حکم ہے؟

جواب: اوقات مکروہ تین ہیں۔ (i) طلوع آفتاب۔ (ii) غروبِ آفتاب۔ (iii) ستواء

Marfat.com

کا وقت (زوالِ آفتاب)۔

بخاری کے علاوہ تمام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ عقبہ بن جہنی ﷜ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہیں اور یہ کہ ہم اپنے مُردوں کو ان اوقات میں نہ دفنائیں۔ (i) جب سورج طلوع ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔ (ii) پھر استواء کے وقت یہاں تک کہ ڈھل جائے۔ (iii) پھر غروب کے وقت یہاں تک کہ غروب ہو جائے''۔ (بحرالرائق، جلد اول، صفحہ ۴۳۲، کتاب الصلوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ان ممنوعہ اوقات کی وجہ بیان فرمائی ہے کہ اس میں کفار کی عادت سے تشبیہ ہے۔ آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ: ''سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یعنی جب سورج نکلتا ہے تو سورج کے سامنے شیطان آکر کھڑا ہو جاتا ہے جو لوگ سورج کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کی عبادت کرتے ہیں یہ خوش ہوتا ہے کہ میری عبادت ہوتی ہے۔ دو سینگوں سے مراد جب وہ سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے دونوں کانوں کے درمیان سورج ہوتا ہے اس کو یہاں سینگوں سے تعبیر فرمایا ہے لیکن جب سورج بلند ہوتا ہے تو شیطان چلا جاتا ہے، اسی طرح استوأ کے وقت آجاتا ہے پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے تو پھر چلا جاتا ہے، پھر جب غروب قریب ہوتا ہے، تو پھر آجاتا ہے پھر جب غروب ہو جاتا ہے تو پھر چلا جاتا ہے''۔

(صحیحین، بحرالرائق، جلد اول، رواہ مالک فی الموطا بحرالرائق، جلد اول، صفحہ ۴۳۳، کتاب الصلوٰۃ)

اوقات مکروہ یعنی طلوعِ آفتاب، نصف النہار، غروبِ آفتاب ان تینوں وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، نہ واجب، نہ ادا، نہ قضا۔ یوں ہی سجدۂ تلاوت سجدۂ سہو بھی جائز نہیں۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمختار، فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۸)

اس کے علاوہ درمختار میں ہے کہ: ''ان اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت بہتر نہیں بہتر ہے کہ درود شریف اور ذکر میں مشغول رہے''۔ (درمختار)

فجر میں سنت سے پہلے فرض پڑھنا

سوال: ایمن سوال کرتی ہیں کہ: ''فجر کی نماز تنگ وقت میں پڑھی پہلے فرض ادا کر لئے بعد

Marfat.com

میں سنت ادا کرنا چاہیں تو ایسا کرنا کیا درست ہے؟

جواب: نمازِ فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو۔ اگرچہ سنت فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہے تو جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

اس کے علاوہ عالمگیری میں یہاں تک مذکور ہے کہ فجر سے پہلے اگر سنت شروع کر کے فاسد کردی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا کرنا چاہے یہ بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مٹی سے بچنے کیلئے نماز میں کپڑے سمیٹنا

سوال: فوزیہ اسداللہ سوال کرتی ہیں کہ ہم کہیں نماز پڑھ رہے تھے اور وہاں کافی گرد و مٹی وغیرہ تھی، گرد و مٹی سے بچانے کیلئے کپڑوں کو آگے یا پیچھے سے اٹھانا کیسا ہے۔

جواب: سجدے میں جاتے ہوئے کپڑا اٹھانا اگرچہ گرد سے بچانے سے کیا ہو مکروہ تحریمی ہے۔ (عامہ کتب)

نماز میں جمائیاں لینا

سوال: جویریہ صبا سوال کرتی ہیں کہ میرے ساتھ یہ مسئلہ ہے کہ اکثر عشاء یا فجر کی نماز میں جمائیاں آتی ہیں، نماز میں جماہی لینے کا طریقہ کار بتادیں تاکہ اس سے نماز پر کوئی فرق نہ پڑے؟

جواب: نماز میں جان بوجھ کر جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اس پر بھی نہ رکے تو اگر قیام ہے تو داہنے (سیدھے) ہاتھ سے منہ بند کردیں اور دوسرے موقع پر بائیں (الٹے) ہاتھ سے روکے۔ (مراقی الفلاح)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے جہاں تک ممکن ہو روکے شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

علماء فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھہ لگاتا ہے۔

Marfat.com

اور جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوک ہے اس کو روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ "جب جماہی آتی ہے تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رک جائے گی"۔ (ردالمختار، جلد اول، صفحہ ۴۷۸)

نماز میں کھانسی آنا

سوال: بیگم کومل فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز میں کھانسی آجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: تنویر الابصار میں اس طرح مذکور ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے کھانسی کو روکا جائے کیونکہ یہ افعالِ صلوٰۃ میں سے نہیں ہے۔ (بحرالرائق)

کھانسی بلا عذر نماز کو فاسد کرتی ہے۔ (درمختار)

اگر ضرورت ہو تو کھانسی لے کہ دل اس کے دفع سے مشغول رہے گا اسی طرح کھنکارنے کا حکم ہے کہ اگر ضرورت ہو تو جائز ہے جیسے قرأت ٹھیک کرنے کیلئے، ورنہ نہیں۔

نماز میں ڈکار آنا

سوال: بیگم ریاض امجد سوال کرتی ہیں کہ نماز میں اگر ڈکار آجائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: ڈکار کا بھی یہی حکم ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے اس کو روکے کیونکہ یہ افعالِ صلوٰۃ میں سے نہیں۔ (بحرالرائق، مراقی الفلاح طحطاوی)

اسی طرح ڈکار بلا عذر، نماز کو فاسد کر دیتی ہے اس لئے بچنا چاہئے۔ (درمختار) خلاصہ یہ ہے کہ جس قدر دفع کیا جا سکتا ہو اس کو دفع کرنا مستحب ہے، تا کہ دل زیادہ اس کی مداخلت میں مشغول نہ ہو اور جو دفع نہ کی جا سکتی ہے اضطرار کی وجہ سے اس کو کر لینا چاہئے۔

(شامی، جلد اول، صفحہ ۴۷۸)

نماز میں انگلیاں چٹخانا

سوال: ماریہ جلالی سوال کرتی ہیں کہ نماز میں انگلیاں چٹخانا کیسا عمل ہے؟

جواب: نماز میں انگلیاں چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی)

بدائع میں اس کی علت یوں تحریر ہے کہ! "کیونکہ اس میں ترکِ خشوع ہے"۔ (بدائع)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ: "نماز میں انگلیاں مت چٹخاؤ کیونکہ یہ قومِ لوط کا عمل ہے اور

Marfat.com

اس کی تشبیہ سے بچنا چاہئے۔ (شامی، ابن ماجہ، طحطاوی)

طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "نماز میں ہنسنے والا اور ادھر ادھر دیکھنے والا اور انگلیاں چٹخانے والا برابر ہیں"۔ (طبرانی)

اس سے مراد گناہ میں برابر ہیں ورنہ ہنسنا تو نماز کو توڑ دیتا ہے۔ (طحطاوی) اور بعض روایتوں میں ہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (طحطاوی)

نماز میں انگلیاں چٹخانا، قینچی بنانا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں ڈالنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

پیشاب، پاخانہ روک کر نماز پڑھنا

سوال: مریم قریشی سوال کرتی ہیں کہ اگر پاخانہ، پیشاب وغیرہ کو روکتے ہوئے نماز پڑھیں تو کیسا عمل ہے؟

جواب: پاخانہ، پیشاب اور ریح وغیرہ کو روکتے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (شامی)

حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا: "تم میں سے کسی شخص کیلئے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو نماز پڑھے پاخانہ، پیشاب کو روکتا ہوا۔ یہاں تک کہ نماز میں تخفیف کرے"۔

(شامی، ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "نماز کھانے کے حاضر ہونے کے بعد نہیں پڑھنی چاہئے اور نہ پاخانہ اور پیشاب کو دور کرتے ہوئے"۔ (مسلم، بحرالرائق)

چاہے نماز سے پہلے تقاضا ہو یا نماز کے بعد شروع ہوا ہو۔ پس جب تقاضا ہو جائے تو وہ نماز کو توڑ دے اگر فوت نہ ہو۔ اگر ایسے ہی مکمل کی تو پھر گناہگار ہوگی۔ حدیث بالا کی وجہ سے۔ (شامی)

تصویر والے کمرے میں نماز پڑھنا

سوال: کشف مرتضیٰ سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ جس کمرے میں تصویر وغیرہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ آپ برائے مہربانی وضاحت کر دیں کہ کیسی تصاویر سے نماز نہیں ہوتی اور

Marfat.com

کیا یہ تصویر (Back) پیچھے ہو تب بھی ایسا ہی حکم ہے؟

جواب: مصلّٰی (نمازی) کے آگے یا داہنے یا بائیں طرف تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے پس پشت یعنی پیٹھ کے پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگر چہ ان تینوں صورتوں سے کم اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے، دریا، پہاڑ وغیرہ کی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار، فتاوٰی رضویہ، جلد دہم، غیر تخریج)

صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ! ''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے''۔ (صحیح بخاری شریف)

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ گھر میں اگر تصویر ہو تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، ہم مسلمان ہیں اور بحیثیت مسلمان ہماری اولین خواہش یہ ہوتی ہے کہ ہمارے گھروں پر رحمت کے فرشتے سایہ افگن رہیں لیکن محض فیشن اور ظاہری دکھاوے کے چکر میں ہم اپنے گھر کو اللہ کی رحمت سے خود دور کر دیتے ہیں۔

آج کل عموماً لوگ گھروں میں فوٹو فریم پسند کرتے ہیں جس میں شادی بیاہ کی تصاویر، بچوں کی تصاویر وغیرہ ہوتی ہیں، پس اگر جانداروں کی تصاویر ہیں تو اس کمرے میں نہ رحمت کے فرشتے آئیں گے اور نہ ہی نماز ہوگی اسی طرح بچوں کے بابا سوٹ پر بنے ہوئے کارٹوں وغیرہ یا بچوں کے کھلونے مثلاً (Stuff Toys) وغیرہ ان سے بچنا چاہئے اور بچوں کو خاص طور پر ایسا لباس نہ پہنائیں جس پر کارٹون وغیرہ کی تصاویر بنی ہوں۔

انگلیوں پر تسبیح شمار کرنا

سوال: عروشہ سوال کرتی ہیں کہ ''ہم صلوٰۃ التسبیح وغیرہ میں تسبیح کا شمار انگلیوں پر کرتے ہیں کیا اس طرح شمار کرنا نماز میں درست ہے؟

جواب: نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار کرنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا اس طرح پر کہ سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں۔ اس میں کچھ حرج نہیں۔ مگر خلافِ اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا مفسد نماز ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ: نماز کے علاوہ انگلیوں پر تسبیحات شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض روایت میں یہ ہے کہ انگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔ (ردالمختار، حلیہ)

سجدہ میں جاتے وقت ترتیب کے خلاف کرنا

سوال: وردہ سوال کرتی ہیں کہ سجدے میں جاتے ہوئے اگر ہاتھ پہلے رکھیں اور گھٹنے بعد میں تو کیا اس سے نماز میں کچھ خلل واقع ہوگا؟

جواب: سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے ہاتھ اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا مکروہ ہے۔ (غنیہ)

مذکورہ صورتحال میں نماز تو ہوجائے گی مگر کراہیت آجائے گی۔

نماز میں اشارے سے بات کرنا

سوال: صغریٰ سوال کرتی ہیں کہ نماز پڑھنے والے سے بات پوچھی جاے اور وہ جواب اشارے سے دے تو شریعت میں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی جائے اور اگر اس نے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی البتہ مکروہ ہوگئی۔ (عالمگیری)

ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا

سوال: عفیفہ سوال کرتی ہیں کہ کیا ایک ہی سورت ہر رکعت میں بار بار پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: کسی سورت کو متعین کرلینا اس طرح کہ اس کے علاوہ دوسری سورت نہ پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی سورت آسان ہو یا حضور سرورِ کائنات ﷺ کی قرأت سے تبرک کے طور پر کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے۔ (بہارشریعت، نورالایضاح)

سورۃ الفاتحہ کے علاوہ کسی دوسری سورت کو متعین کرنا مکروہ ہے، کیونکہ سورۃ الفاتحہ تو وجوباً متعین ہے۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۱۹۹)

نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت بار بار پڑھنا بلا کراہیت جائز ہے۔

الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

سوال: پورشہ کنول سوال کرتی ہیں کہ الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

Marfat.com

جواب: الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول صفحہ سوم)

نماز میں آنکھیں بند کرنا

سوال: اریج نعیم سوال کرتی ہیں کہ نماز میں آنکھیں بند کرنا کیسا ہے اور اگر یہ عادت ہو تو کیسا عمل ہے؟

جواب: نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کھلی رکھنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنا بہتر ہے اور اگر عادت بھی ہو تو کچھ حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

میلے کپڑوں میں نماز پڑھنا

سوال: مہرین جبار سوال کرتی ہیں کہ کیا میلے اور گھر کے کپڑوں میں نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: گھر کے روزمرہ کے ایسے کپڑوں سے نماز پڑھنا کہ ان کو پہن کر اکابر کی مجلس میں نہ جاتا ہو تو یہ کراہت تنزیہی ہے۔ (شامی، طحطاوی، بحرالرائق)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو ایسے کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تو اس سے کہا کہ اگر میں تمہیں چند لوگوں کی مجلس میں بھیجوں تو تم ان کپڑوں میں چلے جاؤ گے۔ اس نے کہا نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کیلئے زینت اختیار کی جائے"۔ (بحرالرائق)

مستحب یہ ہے کہ ایسے کپڑوں میں نماز پڑھے جن میں عام مجلسوں میں جاتا ہے یعنی لوگوں کی مجلسوں میں ورنہ مکروہ تنزیہی ہے۔ (بحرالرائق، جلد ۲، صفحہ ۲۳)

سجدہ میں جانے کا طریقہ

سوال: اسماء آرا سوال کرتی ہیں کہ سجدہ میں کس طرح جائیں، نیز سجدے سے قیام کے لئے دوبارہ کس طرح اٹھیں اور کیا اس کیلئے سہارا لینا جائز ہے؟

جواب: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ "جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے"۔ (سنن ابی داؤد شریف)

سنت سے یہ ثابت ہے کہ سجدے میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے جائیں

Marfat.com

اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھالئے جائیں۔ زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ کھڑی ہوں بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر زور سے کھڑی ہوں اور بلا عذر سہارا لینا بھی درست نہیں۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

سوال: نوشابہ سوال کرتی ہیں کہ کیا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا جائز ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آدمی کے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''یہ شیطان کا آدمی سے اچک لینا ہے جو وہ آدمی سے اچک لیتا ہے''۔ (سنن ابوداؤد شریف)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''جو بندہ نماز میں ہے اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب اس نے اپنا منہ پھیرا اس کی رحمت بکھر جاتی ہے۔ (ابوداؤد و نسائی شریف)

نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال: ثوبیہ سوال کرتی ہیں کہ نمازی کے آگے سے نکلنے والا خود گنہگار ہوتا ہے یا نمازی کی نماز میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے؟

جواب: اس سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اس سے نماز ہو جاتی ہے۔ لیکن آگے سے گزرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، صفحہ ۲۵۵)

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

سوال: ظل ہما سوال کرتی ہیں کہ بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نفل نماز بیٹھ کر ہو جاتی ہے لیکن اس سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے فرمایا: ''کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب لیٹ کر پڑھنے والے سے نصف زیادہ ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کا ثواب اشارہ کر کے پڑھنے والے سے نصف زیادہ ہے''۔ (سنن ابی داؤد شریف)

Marfat.com

نوٹ: یہ تمام باتیں نفل نماز کیلئے ہیں کہ فرض نماز بلا عذر بیٹھ کر نہیں پڑھی جاتی وتر اور سنت فجر بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔

نماز پوری ہونے سے پہلے سلام پھیرنا

سوال: زرشہ علی سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: کسی نے نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور اگر قصداً (جان بوجھ کر) پھیر دیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار)

دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیرنا

سوال: شائزہ قریشی سوال کرتی ہیں کہ دوسری رکعت کے قعدے میں چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا۔ اب اس نماز کا کیا کیا جائے؟

جواب: اگر کسی نے دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا، اگر فوراً یاد آ گیا تو نماز مکمل کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

اگر نماز میں تھی قعدہ اولیٰ کے بعد درود اور دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا اگر سلام پھیرتے ہی یاد آ گیا تو اگلی دو رکعتوں کو مکمل کر کے سجدۂ سہو کر لے کہ قعدہ اولیٰ کے فوراً بعد قیام واجب تھا اور درود و دعا پڑھنے سے واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی۔

مرض کی شدت سے آہ یا اف نکلنا

سوال: ہدیٰ کوثر سوال کرتی ہیں کہ اگر مریض کے مرض کی شدت سے آہ یا اف وغیرہ نکل جائے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: مریض کی زبان سے بے اختیار "آہ" نکلی یا "اوہ" نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یونہی چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔ (درمختار)

نماز میں دانتوں میں پھنسی چیز نگل لینا

سوال: فارینہ عمر سوال کرتی ہیں کہ دورانِ نماز دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی چیز کھالی اس سے نماز پر کیا خلل واقع ہوگا؟

Marfat.com

جواب: دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گئی اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے کے برابر ہے فاسد ہوگئی۔ (درمختار، عالمگیری)

نماز میں کھانا مفسد نماز ھے

سوال: منال مشتاق سوال کرتی ہیں کہ نماز میں کھانا کس حد تک ہو کہ نماز فاسد ہو جائے؟

جواب: نماز کے اندر کھانا، پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گیا اس نے نگل لیا نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

دوران نماز بیوی کا بوسه لینا

سوال: شانزے علی سوال کرتی ہیں کہ مرد اپنی بیوی کا دورانِ نماز بوسہ لے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: عورت نماز میں تھی، مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا تو نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ جب تک کہ مرد کو شہوت نہ ہو۔ (درمختار، ردالمختار)

نماز میں بچے کا دودھ پینا

سوال: مصباح فرید سوال کرتی ہیں کہ بعض اوقات خواتین گود میں بچے لے کر نماز پڑھتی ہیں جس سے بعض اوقات بچے دودھ بھی پی رہے ہوتے ہیں، کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: عورت نماز میں تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی، اگر دودھ آ گیا تو نماز جاتی رہی۔

(بہارِشریعت، درمختار، ردالمختار)

نماز میں کھجانا

سوال: منزہ جہانزیب سوال کرتی ہیں کہ کیا کھجلی کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کے ہاتھ اٹھالیا، پھر کھجایا، پھر ہٹالیا اور پھر کھجایا اور پھر ہٹالیا۔ مثال کے طور پر قیام میں تھی کہ ہاتھ پر کھجلی ہوئی کھجا کر ہاتھ ہٹالیا قیام میں ہی تھی کہ بازو پر ہوئی، کھجا کر ہاتھ اٹھالیا، قیام میں ہی

Marfat.com

دوبارہ کھجلی ہوئی پھر کھجایا اور پھر ہاتھ اٹھایا، یہ ایک ہی رکن میں اس نے تین مرتبہ کھجایا اس سے نماز جاتی رہی۔

نوٹ: اگر ایک بار ہاتھ کو اٹھا کر چند بار حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ لیا جائے گا۔ (عالمگیری،غنیۃ)

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

سوال: عروج گوہر سوال کرتی ہیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ آگے سے گزر جاتے ہیں اب نماز پڑھنے والا کیا نماز کو لوٹائے گا؟

جواب: نمازی کے آگے سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا لیکن مصلّی (نمازی) کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے، حدیث پاک میں منقول ہے کہ! ''اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا، راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس''۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! ''نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا''۔

لیکن نمازی کی نماز ہو جائے گی۔ اس کو نماز لوٹانے کی حاجت نہیں۔

تکبیر تحریمہ میں عورت کا ہاتھ اٹھانا

سوال: بر امین عاصمہ سوال کرتی ہیں کہ تکبیر تحریمہ کیلئے عورت کہاں تک ہاتھ اٹھائے؟

جواب: عورت کیلئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں یعنی کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (درمختار)

تعوذ اور تسمیہ ہر رکعت میں پڑھنا

سوال: ضوفشاں سوال کرتی ہیں کہ کیا تعوذ (اعوذ باللہ) اور تسمیہ (بسم اللہ) ہر رکعت کے شروع میں پڑھنی ضروری ہے؟

جواب: تعوذ صرف پہلی رکعت میں اور تسمیہ ہر رکعت کے شروع میں مسنون ہے، فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی تو سورۃ پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مسنون و مستحسن ہے۔

مسئلہ: اگر ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کیونکہ اس کا محل ہی نہ رہا۔

Marfat.com

رکوع کی تکبیر کہنے کا طریقہ

سوال: ذوباریہ جہانگیر سوال کرتی ہیں کہ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کس طرح کہیں طریقہ بتا دیں؟

جواب: اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع کو جائے یعنی رکوع کیلئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور جھکنے پر تکبیر ختم کرے۔ (عالمگیری)

مرد و عورت کے رکوع میں فرق

سوال: علیزہ عنایت سوال کرتی ہیں کہ عورت اور مرد کے رکوع میں کیا تضاد (فرق) ہے؟

جواب: عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے، جبکہ مرد پیٹھ سیدھی کرے اور گھٹنوں پر زور دے اور پاؤں نہ جھکائے۔ (عالمگیری)

پہنی ہوئی چادر پر سجدہ کرنا

سوال: شیزاء حسین سوال کرتی ہیں کہ چادر وغیرہ پر جو کہ پہنی ہوئی ہو اکثر سجدہ ہو جاتا ہے، یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: جو کپڑا اپنے ہوئے ہے اس کا کونہ بچھا کر سجدہ کرنا اگر عذر سے خالی ہے تو مکروہ ہے، اگر کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم ہے یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

نماز میں زمین کے سہارے سے اٹھنا

سوال: سنبل ناہید سوال کرتی ہیں کہ زمین پر سہارا لے کر اٹھنا کیسا ہے؟

جواب: دونوں سجدے کرے تو دوسری رکعت کیلئے پنجوں کے بل ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھی جب حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

نماز میں درود ابراھیمی پڑھنا

سوال: حدیقہ ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ دوسرے قعدے میں درودِ ابراہیمی کی شرعی حیثیت

Marfat.com

کیا ہے؟

جواب: تشہد کے بعد دوسرے قعدے میں درود شریف پڑھنا سنت ہے، درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ ۳۱۰)

وتر پڑھنے کا طریقہ

سوال: ربائشہ علی سوال کرتی ہیں کہ وتر پڑھنے کا صحیح طریقہ بتایئے؟

جواب: نمازِ وتر میں تین رکعت ہے اور اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے اور قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر کھڑی ہو جائے درود شریف نہ پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اسی طرح کرے تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کاندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ (غنیۃ و ردالمحتار، وغیرہما) پھر آخری رکعت مکمل کرے۔

وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول جانا

سوال: نیہاں درانی سوال کرتی ہیں کہ وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ بھول گئی تو کیا وتر کی نماز لوٹانی ضروری ہے؟

جواب: وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے اگر بھول کر کھڑی ہو گئی تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدۂ سہو کرے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم صفحہ ۶، درمختار، ردالمحتار)

دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے

سوال: یمنیٰ بلال سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو دعائے قنوت کی جگہ کیا پڑھا جائے؟

جواب: اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو "ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار". پڑھیں یا تین مرتبہ "اللھم اغفرلی" پڑھیں۔ (عالمگیری)

وتر کی قضا

سوال: قرۃ العین سوال کرتی ہیں جس طرح عشاء کے فرض کی قضا ہے کیا وتر کی بھی قضا

Marfat.com

ہے؟

جواب: وتر کی قضا واجب ہے قصداً قضا کی یا بھولے سے قضا کی تو قضا پڑھنا ہے اور دعائے قنوت بھی پڑھی جائے گی البتہ قضا میں تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائے جبکہ لوگوں کے سامنے پڑھیں کہ لوگ ان کی تقصیر پر مطلع ہوں گے۔ (عالمگیری، ردالمختار)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۳

صلوٰۃ المریض کا بیان

بیماری میں لیٹ کر نماز پڑھنا

سوال: آمنہ جمیل سوال کرتی ہیں کہ کہا جاتا ہے اگر کوئی بیمار ہو تو لیٹ کر یا بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں یہ بات حدیث مبارک سے ثابت ہے کہ ''عمران بن حصین ﷺ بیمار تھے حضور اقدس ﷺ نے نماز کے بارے میں سوال کیا، فرمایا کھڑے ہو کر پڑھو، اگر استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر۔ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو''۔ (بخاری شریف)

حدیث مبارک سے یہ ثابت ہے کہ اگر کوئی ایسا بیمار ہے جو کہ کھڑے رہنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھ سکتا ہے اور اگر اتنی استطاعت رکھتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھ لے تو اس کی نماز نہ ہوئی بلکہ واجب الاعادہ ہے کہ اس کو جلد از جلد لوٹا لے۔

بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا

سوال: سمیرا سلیم سوال کرتی ہیں کہ میری دادی علیل ہیں ان کی ٹانگوں میں کھڑے ہونے سے شدت کا درد ہوتا ہے کیا وہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتی ہیں؟

جواب: ''درمختار'' میں مذکور ہے کہ! ''جو شخص بوجۂ بیماری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے مرض لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا، یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا بہت شدید درد ناقابلِ برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے۔

بیمار کا ٹیک لگا کر نماز پڑھنا

سوال: ام کلثوم سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی بیمار شخص ٹیک لگا کر نماز پڑھے تو کیا ٹیک لگانا ٹھیک ہے اور کیا ایسی صورت میں لیٹ کر نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہے کہ اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا کوئی اجنبی

Marfat.com

شخص وہاں ہے کہ بیٹھادے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھ نہیں سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔

(عالمگیری، ردالمحتار، درمختار)

بیٹھ کر نماز کا طریقہ

سوال: ورشہ حسن سوال کرتی ہیں کہ مریض بیٹھ کر کس طرح نماز پڑھے اس کے بیٹھنے کیلئے کوئی خاص وضع متعین ہے یا نہیں؟

جواب: مریض کے بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ (عالمگیری)

رکوع میں نہ جھک سکنے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا

سوال: فرزین بخاری سوال کرتی ہیں کہ میرے خالو کھڑے ہو سکتے ہیں مگر رکوع کیلئے جھک نہیں سکتے تو کیا ایسی صورت میں نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: "عالمگیری" میں مذکور ہے کہ کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کیلئے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدے کیلئے اشارہ کرے۔

(عالمگیری، ردالمحتار، درمختار)

اشارے سے نماز میں رکوع و سجود کیسے کرے

سوال: فاطمین رضا سوال کرتی ہیں کہ مریض اگر اشارے سے نماز پڑھے تو رکوع اور سجود کس طرح کرے؟

جواب: ردالمحتار کے مصنف اس مسئلے کا جواب اس طرح دیتے ہیں کہ! "اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کردے، سجدے کیلئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ

Marfat.com

تحریمی ہے خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے"۔

بوجۂ علالت تکیہ پر سجدہ کرنا

سوال: سعدیہ منیر سوال کرتی ہیں کہ میری دادی بوجۂ علالت تکیہ پر سجدہ کرتی ہیں کیا اس طرح سجدہ کرنا ٹھیک ہے؟

جواب: "درمختار" میں ہے کہ "تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے"۔ بیہقی معرفہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "نبی اکرم ﷺ ایک مریض کے گھر عیادت کیلئے تشریف لے گئے دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا اس نے ایک لکڑی لی اس پر نماز پڑھی، اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے سجدے کو رکوع سے پست کرے"۔

پیشانی پر زخم کی صورت میں سجدہ کیسے ہو

سوال: عنزہ وحید سوال کرتی ہیں کہ میری والدہ کی پیشانی پر زخم ہے، سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے کیا وہ اشارے سے سجدہ کر سکتی ہے؟

جواب: پیشانی پر زخم ہے کہ سجدہ کیلئے ماتھا نہیں لگا سکتے تو ناک پر سجدہ کرے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

لیٹ کر نماز کا طریقہ

سوال: حلیمہ امین سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی مریض لیٹ کر نماز پڑھے تو کس کروٹ پر پڑھے، اس کا مفصل طریقہ بتا دیں؟

جواب: اگر مریض بیٹھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے خواہ دائیں یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر اونچا کرے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار)

مریض کے سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکنا

سوال: زیتون زمان سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی مریض ایسا ہوا کہ سر کے اشارے سے بھی

Marfat.com

نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی صورت میں کیا وہ دل میں نماز پڑھے؟

جواب: اگر مریض سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوؤں یا دل کے اشارے سے پڑھے پھر اگرچہ کئی وقت اس حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ ''اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارے سے پڑھ سکے''۔ (درمختار)

بیماری میں اشارے سے پڑھی نماز کا صحت کے بعد لوٹانا

سوال: میمونہ کوثر سوال کرتی ہیں کہ بوجہ بیماری اشارے سے جو نمازیں ادا کیں کیا صحت کے بعد ان کو لوٹانا ضروری ہے؟

جواب: ''درمختار، ردالمختار'' وغیرہ میں مذکور ہے کہ ''جو نمازیں اشارے سے پڑھیں صحت کے بعد ان کا اعادہ نہیں یوں ہی اگر زبان بند ہوگئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں''۔

نماز کے دوران اچانک کوئی مرض ہوجانا

سوال: زینت یاسمین سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے دوران اچانک بیمار ہو جائے کہ بقیہ نماز مشکل ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا، اچانک نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کو ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں اگر اس کے برعکس صورتحال ہو یعنی بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو نئے سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری، درمختار)

بیماری کے بعد قضا نماز کی ادائیگی

سوال: محفوظہ امین سوال کرتی ہیں کہ میں بیماری کے بعد تندرست ہو کر قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں کیا طریقہ کار اختیار کروں؟

جواب: بیماری کی نمازیں قضا ہوگئیں اب تندرست ہو کر پڑھنا چاہتی ہے تو ویسے پڑھے

Marfat.com

جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتی جیسے بیماری میں پڑھتی کہ بیٹھ کر یا لیٹ کر اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور اس کے برعکس صحت کی حالت میں قضا ہوئیں اور یا بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتی ہے تو جس طرح چاہے پڑھ سکتی ہے، ہو جائیں گی صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔ (عالمگیری)

شدید بیماری میں ناپاک بستر پر نماز کا حکم

سوال: حمیرا اسحٰق سوال کرتی ہیں کہ میری نانی انتہائی بیمار ہیں ان کے پیشاب میں مسئلہ ہو گیا ہے کہ بار بار بستر بدلنے پر بھی وہ ناپاک ہو جاتا ہے ایسی صورت میں بستر پر نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: "عالمگیری، درمختار وغیرہ میں اس مسئلے کا حل کچھ اس طرح مذکور ہے کہ! "مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدرِ مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے، یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس پر نماز پڑھ لے۔ (عالمگیری، درمختار)

سر درد، نزلہ، بخار میں نماز چھوڑ دینا

سوال: الماس ذیشان سوال کرتی ہیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ نزلہ، زکام، بخار جیسی عام بیماریوں میں لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں کیا ایسی بیماریاں نماز کو چھوڑنے کیلئے کافی ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ! "ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، عنقریب انہیں سخت عذابِ طویل و شدید سے ملنا ہوگا، غیّ جہنم میں ایک وادی ہے اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہب ہب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ ﷻ اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے"۔

فرمایا "جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور زیادہ کریں گے یہ بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کیلئے ہے"۔

حدیث مبارک میں ہے: "بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب

Marfat.com

نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے"۔

صاحب بہار شریعت علامہ صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
"شرع مطہر نے کسی حالت میں بھی نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم ہے کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے"۔

آج کل جو بڑے نمازی کہلاتے ہیں ان کی یہ حالت دیکھی جاتی ہے کہ بخار آیا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ جب تک اشارہ سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو وعیدوں کا مستحق ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر۱۴

سترہ کا بیان

نمازی کے آگے سے گزرنے کی صورت

سوال: آمنہ حسن سوال کرتی ہیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اس سترہ کے بعد سے گزر سکتے ہیں۔ (عامہ کتب)

سترہ کیسا ہو

سوال: سترہ کیسا ہونا چاہئے

جواب: سترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہئے۔

تکیہ کو سترہ بنانا

سوال: بعض خواتین تکیہ وغیرہ کو سترہ بنالیتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جی نہیں۔ ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ سترہ کم از کم ایک ہاتھ اونچا اور انگلی برابر ہونا چاہئے۔

سترہ کس طرف رکھیں

سوال: سترہ کس طرف رکھنا چاہئے؟

جواب: سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بکہ داہنے یا بائیں بھوؤں کی سیدھ پر ہو۔ اور داہنے (سیدھے) بھوؤں کی طرف ہونا افضل ہے۔ (درمختار)

تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا

سوال: نعمانہ سوال کرتی ہیں کہ میری امی تخت پر نماز پڑھتی ہیں، کیا میں ان کے آگے سے گزر سکتی ہوں؟

جواب: جی نہیں، اس طرح گزرنا درست نہیں، اس لئے کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "بہارِ شریعت" میں درج ہے کہ کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے سامنے سے گزرنا بھی جائز نہیں۔ جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو۔ تخت پر اگر کوئی نماز پڑھے تو

Marfat.com

اس کے سامنے سے گزرنے والے کا تقریباً آدھا جسم سامنے آجاتا ہے۔ اس لئے اس طرح گزرنا درست نہیں، ہاں اگر کوئی شخص اتنی بلندی پر نماز پڑھ رہا ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں۔

نمازی کے آگے سے ہٹنا کیسا

سوال: زبیدہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ بعض اوقات ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو ہمارے پیچھے بھی کوئی خاتون نماز پڑھ رہی ہوتی ہیں ہماری نماز جب مکمل ہو جائے تو کیا ہم اس جگہ سے ہٹ سکتے ہیں؟

جواب: اگر پیچھے کوئی خاتون نماز میں ہوں اور آپ کی نماز مکمل ہو جائے تو آپ وہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکتیں جب تک وہ سلام نہ پھیرلیں۔ اتنی دیر ویسے ہی اس طرف پیٹھ کئے بیٹھی رہیں جب ان کی نماز مکمل ہو جائے تو اس جگہ سے اٹھیں۔

دو افراد کے آگے سے کیسے گزریں

سوال: یمنیٰ شرجیل سوال کرتی ہیں کہ اگر دو خواتین کسی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہیں اور سترہ کیلئے کوئی چیز نہیں ہے تو کس طرح گزریں؟

جواب: اگر دو خواتین کسی نماز پڑھنے والی کے سامنے سے گزرنا چاہیں اور سترہ کی کوئی چیز نہیں تو ایک ان میں سے نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو جائے اور دوسری اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے پھر وہ دوسری نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑی ہو جائے اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسری جدھر سے اس وقت آئی اسی طرف ہٹ جائے۔ (عالمگیری، ردمختار)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۵:

سجدہ سہو کا بیان

الحمد شریف پڑھ کر سوچنا کون سی سورت پڑھے

سوال: تمثین سوال کرتی ہیں کہ ایک عورت الحمد شریف پڑھ کر سوچتی رہتی ہے کہ کون سی سورۃ پڑھوں اس سوچ میں کچھ دیر لگ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بقدرِ ادائے رکن سوچتی رہی یعنی سنت کے مطابق جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ لیتی اتنے وقت تک سوچتی رہی تو سجدہ سہو لازمی ہے ورنہ نہیں۔ (غنیہ)

ردالمختار میں ہے کہ! ''ایسا سوچنا جو کہ سہو کا سبب ہے وہ ہوگا جو واجب یا رکن کو اپنے مقام سے مؤخر کر دے مثلاً ادائے رکن کی مقدار کسی رکن یا واجب سے اعراض (چھوڑ) دیا جائے''۔ (ردالمختار)

وتر میں قعدۂ اولیٰ میں بھول کر کھڑ ہوجانا

سوال: شہیلہ سوال کرتی ہیں کہ اگر وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول جائیں اور تیسری رکعت میں کھڑے ہو جائیں، اگر کھڑے ہوتے کے درمیان یاد آجائے تو دوبارہ بیٹھ جائیں تو کیا نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو لازم آئے گا یا نہیں؟

جواب: اگر ابھی قعود سے قریب ہے کہ نیچے کا آدھا بدن ہنوز سیدھا نہ ہونے پایا جب تو بالاتفاق لوٹ آئے اور مذہب اصح میں اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر قیام سے قریب ہو گیا یعنی بدن کا نصف زیریں حصہ سیدھا اور پیٹھ میں خم باقی ہے تو بھی اصح وارجح مذہب میں پلٹ آنے ہی کا حکم ہے، مگر اب اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر سیدھی کھڑی رہتی تو پلٹنے کا اصلا حکم نہیں بلکہ ختم نماز پر سجدہ سہو کرے پھر بھی اگر پلٹ آئی تو بہت برا کیا گنہگار ہوئی۔

سجدۂ سہو کا واجب ہونا

سوال: فائقہ سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: واجباتِ نماز سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے یعنی بھولے سے رہ جائے تو اس

Marfat.com

کے لئے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عامہ کتب، بہارِ شریعت)

سجدۂ سهو كا طريقه

سوال: زرشہ حسن سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ سہو کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عامہ کتب)

سلام پھیرے بغیر سجدۂ سهو كرنا

سوال: زرشانہ سوال کرتی ہیں کہ اگر سلام پھیرے بغیر سجدۂ سہو کر لیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے، کافی ہیں۔ مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

ترک واجب پر سجدۂ سهو نه كرنا

سوال: ذوبیہ سوال کرتی ہیں کہ اگر غلطی سے کوئی واجب چھوٹ جائے اور سجدۂ سہو نہ کریں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر سہواً غلطی سے کوئی واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

فرض نماز ميں ترک واجب ہونا

سوال: حنا شہریار سوال کرتی ہیں کہ کیا فرض نماز میں ترکِ واجب ہونے پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے؟

جواب: جی ہاں اگر فرض نماز میں کوئی واجب چھوٹ جائے جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار، غنیۃ)

تعوذ اور تسميه نه پڑھنا

سوال: زوباریہ سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز میں تعوذ اور تسمیہ پڑھنا بھول جائیں تو کیا جب بھی سجدۂ سہو کریں؟

جواب: سنن، مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثناء، آمین، تکبیرات، انتقالات، تسبیحات کے ترک

Marfat.com

سے سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔

نوٹ: مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

نفل نماز میں ترکِ واجب ہونا

سوال: ثوبیہ سوال کرتی ہیں کہ کیا نفل نماز میں واجب چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے؟

جواب: فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔

سجدۂ سہو سے پہلے اور بعد میں التحیات پڑھنا

سوال: ذکیہ سوال کرتی ہیں کہ کیا سجدۂ سہو سے قبل بھی التحیات پڑھیں اور سجدۂ سہو کے بعد بھی پڑھنی ضروری ہے اس کا حکم بتائیں؟

جواب: سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے۔ التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف پڑھے۔ (عالمگیری)

ایک نماز میں کئی واجب ترک ہونا

سوال: فرحت سوال کرتی ہیں کہ اگر ایک نماز میں چند واجبات چھوٹ جائیں تو کیا ہر واجب کا الگ الگ سجدہ کرنا ہوگا؟

جواب: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوں تو وہی دو سجدے سب کیلئے کافی ہیں۔ (ردالمحتار)

الحمد سے پہلے سورت پڑھنا

سوال: فرزین بخاری سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی سورت الحمد سے پہلے پڑھ لی تو کیا سجدۂ سہو واجب ہے؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد شریف کی ایک آیت بھی رہ گئی، سورت سے پہلے دوبارہ الحمد شریف پڑھ لی، سورت ملانا بھول گئی، یا سورۂ فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا، پھر بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (درمختار، عالمگیری)

Marfat.com

سورت شروع کرتے ہی الحمد کا یاد آنا

سوال: عنبرین سوال کرتی ہیں کہ اگر الحمد شریف پڑھنا بھول جائے اور سورت شروع کرتے ہی یاد آجائے تو کیا کرے؟

جواب: الحمد پڑھنا بھول گئی اور سورت پڑھنی شروع کی اور ایک آیت کی مقدار پڑھ لی اب یاد آئی تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

الحمد پڑھے بغیر سورت پڑھ کر رکوع کرنا

سوال: نگینہ خان سوال کرتی ہیں الحمد شریف پڑھنا بھول گئی سورت پڑھ کر رکوع میں چلی گئی تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: الحمد پڑھنا بھول گئی اور سورت پڑھ لی اور رکوع میں چلی گئی، پھر یاد آیا، پھر دوبارہ سیدھی کھڑی ہو جائے، الحمد پڑھے، سورت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

تعدیل ارکان ادا نہ کرنا

سوال: صباحت زرین سوال کرتی ہیں کہ اگر تعدیل ارکان کرنا بھول گئی تو کیا کرے؟

جواب: تعدیل ارکان بھول گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

تعدیل ارکان سے مراد یہ ہے کہ رکوع کرنے کے بعد ٹھیک طریقے سے سیدھے کھڑے ہوئے بغیر سجدے میں چلی جائے اسی طرح دو سجدوں کے درمیان صحیح طریقے سے پیٹھ سیدھی نہ کرے جیسا کہ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک سجدے سے کھڑی ہو کر صحیح طریقے سے نہیں بیٹھتیں اور سجدہ میں چلی جاتی ہیں بلکہ ایسوں کیلئے تو سخت وعید ہے۔

چار رکعت میں قعدہ اولیٰ بھول جانا

سوال: نجمہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ چار رکعت کی نماز میں قعدۂ اولیٰ بھول گئی، اب کیا حکم ہے؟

جواب: فرض نماز میں کوئی عورت قعدۂ اولیٰ بھول گئی (یعنی دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھنا) تو جب تک سیدھی کھڑی نہ ہو لوٹ آئے، سجدۂ سہو نہیں ہے۔ اگر سیدھی کھڑی ہو گئی، پھر کھڑے ہو

Marfat.com

کرلوٹی تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں ہے کہ نماز ہوگئی مگر گنہگار ہوئی۔ (درمختار، غنیہ)

قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا

سوال: سائرہ بانو سوال کرتی ہیں کہ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پڑھ لیں تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھ لیا "اللھم صل علی محمد" تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے جیسے قعدہ ورکوع وسجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے حالانکہ کلام الٰہی ہے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا! "درود پڑھنے والے پر تم نے سجدۂ سہو کیوں واجب بتایا، آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس لئے کہ بھول کر پڑھا، سرکار ﷺ نے تحسین فرمائی"۔ (درمختار، ردالمختار)

وتر میں تکبیر قنوت بھول جانا

سوال: خوش نسیم سوال کرتی ہیں کہ وتر میں دعائے قنوت سے پہلے جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ کہنا بھول گئی تو کیا کرے؟

جواب: تکبیر قنوت یا قنوت یعنی قرأت کے بعد قنوت کیلئے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گئی تو سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

پہلا قعدہ بھول کر کھڑے ہوتے وقت یاد آنا

سوال: مہوش زیدی سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی پہلا قعدہ بھول کر کھڑی ہونے لگے کہ یاد آجائے اب قعدہ کرے یا قیام میں چلی جائے؟

جواب: جو فرض یا وتر میں پہلا قعدہ بھول کر کھڑی ہونے لگے، اگر وہ سیدھی کھڑی نہیں ہوئی تو واپس لوٹ جائے اب اگر قعدہ کے قریب تھی تو سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا۔ اور اگر قیام کے قریب تھی تو سجدۂ سہو لازم ہوگا، یعنی جب تک انسان کا نیچے والا حصہ سیدھا نہ ہو وہ بیٹھنے کے قریب ہے اور اگر نیچے والا نصف حصہ سیدھا ہو جائے خواہ ابھی پشت ٹیڑھی ہو وہ کھڑی ہونے کے

Marfat.com

قریب ہے۔ اگر سیدھی ہوگئی تو اب بیٹھنا جائز نہیں۔ اب اگر پہلے قعدہ کی طرف لوٹ آئی تو گنہگار ہوگی اور راجح یہ ہے کہ "اس کی نماز ختم نہ ہوگی اور اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا"۔

فتح القدیر میں ہے کہ "اگر سیدھی کھڑی ہو جائے تو بیٹھنے کی طرف لوٹ آئی تو نماز فاسد ہوگی اور تاخیر واجب کی وجہ سے سجدہ کرے"۔

رکعت میں بار بار شک ہونا

سوال: زلیخا بخاری سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی کو نماز میں بار بار شک ہوتا ہو کہ کتنی پڑھی ہیں تو کیا وہ کسی بچے کو پاس بٹھا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: کسی شخص کو پاس بٹھا لینا اس لئے کہ وہ نماز پڑھتے وقت بتاتا رہے کافی ہے کہ اگر دو رکعتوں میں بہت شبہ لگتا ہے تو کم سمجھے اور ایک اور دو میں شبہ ہو تو ایک سمجھے اور دو اور تین میں شبہ ہو تو دو سمجھے اور جہاں قعدہ اخیرہ کا شبہ ہو تو وہاں بیٹھ جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر کسی طرح اپنی یاد سے ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو معاف ہے جتنی نماز ہو سکے جیسے چاہے پڑھے (فتاویٰ رضویہ)

فرضوں کی آخری رکعتوں میں سورت ملانا

سوال: حمزہ سوال کرتی ہیں کہ ظہر کے چار فرض کی چار رکعتوں میں سورت ملانے پر کیا سجدہ سہو واجب ہوگا؟

جواب: فرض نماز ہوگئی اور نماز میں کچھ خلل نہ آیا نہ اس پر سجدہ سہو تھا بلکہ اگر قصداً بھی فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں سورت ملائی تو کچھ مضائقہ نہیں صرف خلاف اولیٰ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "حضور اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھتے"۔

فرض نماز میں سورت پڑھنا بھول جانا

سوال: حفصہ سوال کرتی ہیں کہ فرض نماز میں اگر فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا بھول گئی تو کیا وہ اب دوبارہ رکوع کی طرف لوٹے گی؟

جواب: جو سورت ملانا بھول گئی اگر اسے رکوع میں یاد آ گیا تو فوراً کھڑی ہو کر سورت

Marfat.com

پڑھے۔ پھر رکوع دوبارہ کرے اور نماز مکمل کر کے سجدۂ سہو کرے اگر رکوع کے بعد سجدے میں یاد آیا تو صرف آخر میں سجدۂ سہو کرے اور نماز پھیرنی نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ)

دعائے قنوت رکوع سے لوٹ کر پڑھنا

سوال: درِشہوار سوال کرتی ہیں کہ وتر میں قنوت پڑھنا بھول گئی پھر رکوع سے دوبارہ قیام میں آکر قنوت پڑھی یہ کیسا عمل ہے؟

جواب: اگر تسبیح پڑھ چکی ہو یا ابھی کچھ نہیں پڑھ پائی ہو تو اسے دعائے قنوت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اگر قنوت کیلئے قیام کی طرف لوٹی تو گناہ کیا پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے سجدۂ سہو واجب ہے۔

ردالمختار میں ہے کہ! ''اگر نمازی قنوت پڑھنا بھول گیا اور اسے رکوع میں یاد آیا کہ اس نے قنوت نہیں پڑھی تو اب قنوت نہ پڑھے کیونکہ اپنے محل سے فوت ہوگئی، نہ اب قیام کی طرف لوٹے، اگر لوٹ کر قنوت پڑھی اور رکوع دوبارہ نہ کیا تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ وہ سجدۂ سہو کرے خواہ اس نے قنوت پڑھی یا نہ پڑھی، کیونکہ قنوت اپنے مقام سے ہٹ گئی''۔ (درمختار)

جو شخص قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے اس کیلئے جائز نہیں کہ قنوت کیلئے پلٹے بلکہ اس کو چاہئے کہ نماز ختم کر کے سجدۂ سہو کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۶

سجدہ تلاوت کا بیان

سجدۂ تلاوت کب لازم آتا ھے

سوال: علیزہ ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ تلاوت کب لازم ہوتا ہے؟

جواب: صحیح قول کے مطابق اگر آیت سجدہ میں صرف حرفِ سجدہ کو اس کے ماقبل یا مابعد کلمے کے ساتھ پڑھ لیا تو سجدہ لازم ہو جائے گا جیسے تمام آیت کی تلاوت سے سجدہ لازم ہوتا ہے۔ (مراقی الفلاح جوہرۃ المنیرہ وغیرہما)

علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ اس کے حاشیے میں فرماتے ہیں کہ! ''جب حرف سجدہ پڑھا اور اس کے ساتھ اس سے پہلے یا بعد کا کلمہ بھی پڑھا تو سجدۂ تلاوت لازم ہوگا اور اگر صرف پہلے یا بعد کا کلمہ پڑھا تو سجدہ لازم نہ ہوگا''۔ (طحطاوی، جوہرۃ المنیرہ)

فقیہ جعفر نے فرمایا! ''اگر کسی نے حرف سجدہ کو پڑھا اور غیر یعنی ماقبل اور مابعد کو بھی پڑھا تو اسے سجدہ کا حکم دیا جائے گا اور سجدہ کرے اور اس کے بغیر پڑھا تو سجدۂ تلاوت لازم نہ ہوگا''۔

سجدۂ تلاوت کب ادا کرنا چاھئے

سوال: صغریٰ نیازی سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ تلاوت معاً ادا کرے یا جس وقت چاہے؟

جواب: اگر نماز میں سجدۂ تلاوت آجائے تو اس کا وجوب علی الفور ہے، یہاں تک کہ وہ تین آیت سے زیادہ تاخیر گناہ ہے غیر صلوٰۃ میں بھی افضل و اسلم یہی ہے کہ فوراً ادا کرے جبکہ کوئی عذر نہ ہو کہ بعد میں ادا کرنے میں بھول ہو جاتی ہے۔ ''وفی تاخیرہ آفات''۔

لہٰذا علماء نے اس کی تاخیر کو مکروہ تنزیہی فرمایا مگر ناجائز نہیں۔ درمختار میں ہے کہ:

مختار یہی ہے کہ سجدۂ تلاوت فی الفور لازم نہیں ہوتا اور اس کا مؤخر کرنا مکروہ تنزیہی ہے، بشرطیکہ وہ نماز میں لازم نہ ہوا ہو، اور اگر نماز میں لازم ہوا تو فی الفور لازم ہوگا، کیونکہ اب وہ نماز کا حصہ بن جائے گا اب اس کی تاخیر سے گناہگار ہوگی''۔

Marfat.com

نماز میں آیت سجدہ پڑھنا

سوال: زبیدہ بتول سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے اور حیض آجائے تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: عالمگیری میں ہے کہ "عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا"۔

حیض والی عورت کا آیت سجدہ سننا

سوال: رابعہ تورین سوال کرتی ہیں کہ حیض والی عورت آیت سجدہ سن لے تو کیا اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی اور سنی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی ان پر واجب ہو گیا۔ (عالمگیری، درمختار)

سجدہ والی آیت کا ترجمہ سننا

سوال: عالیہ ابراہیم سوال کرتی ہیں کہ کیا کسی اور زبان میں یعنی ترجمہ بھی سن لیا تب بھی سجدۂ تلاوت واجب ہو گا؟

جواب: جی ہاں، فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گا سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا، اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری)

سجدۂ تلاوت کا طریقہ

سوال: ندا قریشی سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے۔ پہلے پیچھے

Marfat.com

دونوں بار "اللہ اکبر" کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔ (عالمگیری، درمختار، بہار شریعت، جلد اول حصہ چہارم صفحہ ۳۹)

نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر خارج نماز سجدہ کرنا

سوال: نور العین سوال کرتی ہیں کہ نماز میں آیت سجدہ آئی اب کیا نماز ختم کر کے سجدۂ تلاوت کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرونِ نماز نہیں ہو سکتا اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوئی۔ توبہ لازم ہے، بشرطیکہ آیت سجدہ کے فوراً بعد رکوع و سجود نہ کیا ہو۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصداً فاسد کی تو بیرون نماز سجدہ کرے اور سجدہ کر لیا تھا تو حاجت نہیں۔ (نور الایضاح)

کیا ہر آیت سجدہ کی نیت الگ کریں

سوال: صباحت سوال کرتی ہیں کہ کیا ہر آیت تلاوت کے سجدے کی علیحدہ نیت کریں کہ یہ فلاں سورت وغیرہ کا سجدہ ہے؟

جواب: اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدۂ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (نور الایضاح)

ایک ہی آیت سجدہ کا بار بار سننا

سوال: کہکشاں آفندی سوال کرتی ہیں کہ اگر مدرسے وغیرہ میں دیکھا جائے تو طالب علم ایک ہی آیت بار بار تکرار کرتے ہیں تو کیا ہر بار آیت سجدہ سے سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟

جواب: ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو، یونہی اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی تھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

ایک مجلس میں ایک آیت چند بار سننا

سوال: فریال جہاں سوال کرتی ہیں کہ ایک مجلس میں چند بار ایک ہی آیت سجدہ سنی تو چند بار سجدہ کرنا کیسا؟

Marfat.com

جواب: ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے، بلکہ ایک ہی بار کرے، بخلاف درود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار درود شریف واجب اور ہر بار مستحب ہے۔

ایک مجلس میں مختلف آیات سجدہ پڑھنا

سوال: ردابہ سوال کرتی ہیں کہ ایک مجلس میں چند آیتیں سجدہ کی پڑھیں تو کیا ایک سجدہ سب کو کافی ہوگا؟

جواب: ایک مجلس میں چند سجدے کی آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔ (عامہ کتب)

کام کی مشغولیت کی وجہ سے آیت سجدہ نہ سننا

سوال: رضوانہ ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ اگر کام کی مشغولی کے سبب آیت سجدہ نہ سنی تو کیا سجدہ تلاوت واجب ہوگا؟

جواب: آیت سجدہ پڑھی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو اصح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں مگر بہت سے علماء کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سنی ہو واجب ہے۔ (ردالمحتار، درمختار)

مقاصد کی بر آری کیلئے آیت سجدہ پڑھنا

سوال: ناہید عرفان سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ آیت سجدہ پڑھ کر سجدے کیے جائیں تو مقاصد حل ہوتے ہیں، کیا یہ بات درست ہے، نیز اگر درست ہے تو صحیح طریقہ بھی بتادیں؟

جواب: جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سجدے کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کے مقصد کو پورا فرمائے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتی جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرے۔ (غنیہ، درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ ۴۲)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۷

زکوٰۃ کا بیان

زکوۃ تاخیر سے ادا کرنا

سوال: سلمیٰ ممتاز سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والے کا حکم کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے۔ (عالمگیری)

کیونکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وعید آئی ہے پارہ نمبر ۱۰ آیت نمبر ۳۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وہ جو کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ ہیں۔ پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزا اس جوڑنے کا''۔ (کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۷۴)

امام احمد کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ: ''جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی قیامت کے دن وہ گنجا سانپ ہوگا مالک کو دوڑائے گا وہ بھاگے گا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈالے گا''۔ (یعنی عذاب دے گا)۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۷۵، رضا فاؤنڈیشن)

زکوۃ ادا نہ کرنا

سوال: جہاں آرا کے پاس سونے اور چاندی کے کافی زیورات ہیں وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اس کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جہاں آرا اگر ایسا کرتی ہے تو اس کیلئے سخت عذاب ہے کہ صحیح مسلم شریف میں ہے:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کیلئے آگ کا پتھر

Marfat.com

بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے ان کی پیشانی، کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈے ہونے کو آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے"۔
لہٰذا جو نصاب بھر سونے، چاندی کا مالک ہو اسے ضرور زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۵، رضا فاؤنڈیشن)

صاحب نصاب ہو کر زکوٰۃ نہ دینا

سوال: مریم سیال سوال کرتی ہیں کہ میری خالہ کے پاس مال بقدرِ نصاب موجود ہے لیکن وہ سال کے اختتام پر زکوٰۃ ادا نہیں کرتی بلکہ اس میں تاخیر کر دیتی ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: محیط میں لکھا ہے: "اور جب سال تمام ہو جائے فوراً زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے بغیر عذر تاخیر کرے گی تو گنہگار ہو گی"۔

طبرانی و بیہقی نے ایک جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی حضور ﷺ فرماتے ہیں: "زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو"۔

چنانچہ مریم بی بی آپ کی خالہ کو چاہیے کہ اپنی زکوٰۃ بلا تاخیر جلد از جلد ادا کریں۔

زکوٰۃ کے روپے سے کپڑے سے تقسیم کرنا

سوال: مائرہ سوال کرتی ہیں کہ اگر یتیم خانے کے بچوں میں زکوٰۃ کے پیسوں سے کپڑے تقسیم کیے جائیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر یتیم خانے کے بچوں کو ان کپڑوں کا مالک بنا دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ کیونکہ زکوٰۃ میں مالک بنانا شرط ہے"۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

صاحب نصاب پر قرض ہو تو

سوال: اگر نصاب پر سال گزر جائے کے بعد "دین" (قرض) ہو تو اس پر زکوٰۃ ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد "دین" ہو تو زکوٰۃ پر دین کا کچھ اثر نہیں یعنی زکوٰۃ دینی ہو گی۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

گھر کی ضروری اشیاء پر زکوٰۃ

سوال: اگر کسی کے پاس رہنے کا مکان ہو، فریج اور دیگر آرائشی سامان ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: زندگی بسر کرنے میں جس چیز کی ضرورت ہو اس چیز پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، پیشہ وروں کے اوزار، کھانے کا غلہ، اہل علم کیلئے حاجت کی کتابیں۔ (ہدایہ، عالمگیری)

لٰہذا فریج اور دیگر پر زکوٰۃ نہیں، زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

(i) ثمن یعنی سونا، چاندی پر۔ (ii) مالِ تجارت پر۔ (iii) سائم یعنی چرائے کے چھٹے جانور پر (عامہ کتب)

ہیرے اور موتی پر زکوٰۃ

سوال: شائستہ سوال کرتی ہیں کسی کے پاس موتی اور ہیرے کے کافی زیورات ہیں کیا ان پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: موتی اور جواہر پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں ہاں تجارت کی نیت سے لیے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (عالمگیری، درمختار)

سال بھر صدقہ کرکے زکوٰۃ کی نیت کرنا

سوال: میری خالہ سال بھر خیرات کرتی رہیں اور اس کے بعد یہ نیت کی کہ جو کچھ دیا وہ سب زکوٰۃ ہے کیا اب ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: زکوٰۃ کیلئے مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کا ہونا ضروری ہے، نیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے تو زکوٰۃ ہے۔ (عالمگیری)

سال بھر خیرات کرتی رہے اس کے بعد یہ نیت کرے کہ وہ سب زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

زکوٰۃ کا روپیہ مسجد یا مدرسہ میں لگانا

سوال: نغمانہ سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کا روپیہ، مسجد یا مدرسے وغیرہ میں لگایا جا سکتا ہے اور اگر کوئی لگانا چاہے تو اس کا کیا طریقہ ہے؟

Marfat.com

جواب: زکوٰۃ کا روپیہ مردے کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر اور مدرسے وغیرہ میں نہیں لگایا جاسکتا۔ اسلئے کہ اس میں فقیر کو مالک کر دینا نہیں پایا گیا۔ اگر ان چیزوں میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں یہ خرچ فقیر کرے۔ ثواب دونوں کو ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے کہ: ''اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا، تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کو اور اس کے اجرا میں کچھ کمی نہ ہوگی''۔ (ردالمختار، بہار شریعت و قاضی خان)

اگر زکوٰۃ کی ادائیگی میں شک ہو

سوال: شازمین سوال کرتی ہیں کہ میں صاحب نصاب ہونے کے بعد دو سال سے زکوٰۃ دے رہی ہوں پہلے سال کا مجھے شک ہے کہ میں نے زکوٰۃ دی یا نہیں اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شک ہے کہ زکوٰۃ دی یا نہیں تو اب دے دیں۔ (عالمگیری، بحرالرائق)

گداگروں اور فقیروں کو زکوٰۃ دینا

سوال: گداگروں اور فقیروں وغیرہ کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟ اگر دی جاسکتی ہے تو وہ کون سے فقیر ہیں؟

جواب: بھیک مانگنے والے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک مالدار جیسے بہت سے قوم کے فقیر، جوگی اور سادھو، انہیں بھیک مانگنا حرام اور انہیں دینا بھی حرام ہے۔ ایسے لوگوں کو دینے سے زکوٰۃ نہیں ادا ہوسکتی۔ دوسرے وہ جو حقیقت میں فقیر ہیں یعنی نصاب کے مالک نہیں ہیں مگر مضبوط و تندرست ہیں کمانے کی قوت رکھتے ہیں اور بھیک مانگنا ایسی ضرورت کیلئے نہیں جو ان کی طاقت سے باہر ہو، مزدوری وغیرہ کوئی کام نہیں کرنا چاہتے مفت کھانا کھانے کی عادت پڑی ہے جس کے سبب بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھیک مانگنا حرام ہے اور انہیں مانگنے سے جو ملے وہ ان کیلئے خبیث ہے۔ حدیث شریف میں ہے، **"لا تحل الصدقة لغني و لا لذي مرة سوي"**. ''یعنی نہ کسی مالدار کیلئے صدقہ حلال ہے اور نہ کسی توانا تندرست کیلئے''۔ ایسے لوگوں کو بھیک دینا منع ہے کہ گناہ پر مدد کرنا ہے لوگ اگر انہیں نہ دیں گے تو وہ محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہوں گے۔ **"قال الله تعالیٰ و لا تعاونوا علی**

Marfat.com

الاثم والعدوان" یعنی گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو۔ مگر ایسے لوگوں کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی جبکہ اور کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ مالک نصاب نہیں ہیں اور بھیک مانگنے والوں کی تیسری قسم وہ ہے کہ جو مال رکھتے ہیں اور نہ کمانے کی طاقت رکھتے ہیں یا جتنے کی حاجت ہے اتنا کمانے کی طاقت نہیں رکھتے ایسے لوگوں کو اپنی حاجت بھر کر بھیک مانگنا جائز ہے اور مانگنے سے جو کچھ ملے وہ ان کیلئے حلال وطیب ہے اور یہ لوگ زکوٰۃ کے بہترین مصرف ہیں انہیں دینا بہت بڑا ثواب ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں جھڑکنا حرام ہے۔ "**هكذا قال الامام احمد رضا البريلوى رضى الله عنه**" **وهو سبحانه وتعالىٰ اعلم**". (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۲۵۴، رضا فاؤنڈیشن)

زکوٰۃ کن کن کو دی جاسکتی ھے

سوال: نصرت بی بی سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کن کن لوگوں کو دی جا سکتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔ (i) فقیر (ii) مسکین (iii) عامل (iv) رکاب (v) غارم (vi) ابن سبیل (vii) فی سبیل اللہ۔

i **فقیر:** فقیر وہ آدمی ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے اور اگر نصاب تک ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہے، مثلاً رہنے کا مکان اور ضرورت کی چیزیں وغیرہ یا اتنے کا قرضدار ہو کہ قرض ادا کرنے کے بعد جو بچے وہ نصاب کے برابر نہ ہو۔ (ردالمحتار)

ii **مسکین:** مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

iii **عامل:** وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے مقرر کیا ہو۔ (درمختار)

iv **رکاب:** اس سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مالِ زکوٰۃ سے بدلِ کتابت دے کر اپنی گردن چھڑائے۔ (یعنی آزادی حاصل کرے)

v **غارم:** غارم سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دین (قرض) ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔ (درمختار)

vi **ابن سبیل:** یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے سر

Marfat.com

مال موجود ہو مگر اتنا ہی لے جس سے اس کی حاجت پوری ہو جائے زیادہ کی اجازت نہیں۔
viiفی سبیل اللہ: یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا، مثلاً کوئی شخص جہاد میں جانا چاہتا ہے اور محتاج ہے کہ اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔
نوٹ: طالب علم جو دین پڑھتا ہے اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ راہ خدا میں دینا ہے۔(درمختار)

سوتیلی والدہ کو زکوٰۃ دینا

سوال: فرحین پوچھتی ہیں کہ کیا میں اپنی سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟
جواب: جی ہاں! سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اس طرح آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔(فتاویٰ فیض رسول)

صوم و صلوٰۃ کی پابند کا زکوٰۃ ادا نہ کرنا

سوال: رضوانہ سوال کرتی ہیں کہ ایک خاتون صوم وصلوٰۃ کی پابند ہیں لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟
جواب: طبرانی کبیر میں سند صحیح سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ''ہمیں حکم دیا گیا نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں''۔

اسی طرح عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ''اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گے جب تک پوری چاروں نہ بجالائے''۔

نماز زکوٰۃ روزۂ رمضان بیت اللہ کا حج

زیر استعمال سونے چاندی پر زکوٰۃ

سوال: نوشابہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے محلے میں ایک خاتون ہیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پڑے رہتے ہیں ان سے کہا جائے کہ ان کی زکوٰۃ دیں تو وہ یہ کہتی ہیں کہ زیرِ استعمال چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہے کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟
جواب: ان کا یہ عمل جہالت پر مبنی ہے زیرِ استعمال زیورات پر بھی زکوٰۃ واجب ہے اس کی

Marfat.com

دلیل حدیث پاک میں ہے۔ ''دو عورتیں حاضر خدمت اقدس ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے''۔ ارشاد فرمایا: ''تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟'' انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا ''تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو''۔

امام احمد بہ اسناد حسن اسماء بنت یزید سے مروی ہیں، کہتی ہیں۔ ''میں اور میری خالہ حاضر خدمت اقدس ہوئیں اور ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے''۔ فرمایا: ''اس کی زکوٰۃ دیتی ہو''۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا ''ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ اس کی زکوٰۃ ادا کرو''۔

سرپرست کا یتیم کو زکوٰۃ دینا

سوال: حمنیٰ یتیم ہے اور عامر مالک نصاب ہے اور وہ اس کا سرپرست بھی ہے تو عامر حمنیٰ کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: عامر جو مالک نصاب ہے وہ حمنیٰ یتیمہ کو زکوٰۃ دے سکتا ہے بشرطیکہ نہ وہ یتیمہ مالک نصاب ہو نہ سیدہ ہو۔ اور نہ ہاشمی اور عامر کی اولاد کی اولاد نہ ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا

سوال: مہرالنساء سوال کرتی ہیں کہ سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے یا نہیں اور اگر پہلے زکوٰۃ ادا کر دی ہو تو کیا وہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: مالک نصاب اگر پہلے سے یعنی سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ اگر صاحب نصاب چند نصابوں کی مالک ہے اگر وہ چاہے تو اپنے چند نصابوں کی زکوٰۃ پہلے سے دے سکتی ہے۔ اگر شروع سال میں ایک نصاب کی مالک ہے اور دو تین نصابوں کی زکوٰۃ دے دی اور ختم سال پر جتنی نصابوں کی زکوٰۃ دی ہے۔ اتنی نصابوں کی مالک ہوگئی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

نقد روپیہ پر زکوٰۃ

سوال: اقراء سوال کرتی ہیں کہ میرے پاس نہ سونا ہے اور نہ چاندی ہے، صرف تھوڑا نقد روپیہ ہے کیا نقد روپے پر زکوٰۃ ہے؟

Marfat.com

جواب: جی ہاں وہ تمام روپیہ جو حاجت اصلیہ اور دین سے زائد ہو اس پر زکوٰۃ ہے اور اگر نقد روپیہ تقریباً 6565 روپے تک ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔

سرف سونے کے زیورات پر زکوٰۃ

سوال: رشیدہ بانو سوال کرتی ہیں کہ ''میرے پاس ۵ تولے کے کنگن اور مزید 2.5 (ڈھائی) تولے کے دیگر زیورات ہیں اب مجھ ان چیزوں کی کتنی زکوٰۃ دینا ہو گی جبکہ میرے پاس نقدی اور چاندی کچھ بھی نہیں ہے؟

جواب: رشیدہ بانو آپ کا سونا 7.5 (ساڑھے سات) تولہ تک پہنچ گیا ہے اور اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہو اور نقدی اور چاندی کچھ بھی نہ ہو تب بھی زکوٰۃ دینا ہو گی۔

سونا چاندی اور نقد رقم پر زکوٰۃ

سوال: ماہم سوال کرتی ہیں کہ میری بری کے زیورات میں 5 تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی اور سلامی کے دس ہزار نقد ہیں مجھے ان کی کتنی زکوٰۃ دینا ہو گی اور کیا ان پر سال گزرنا شرط ہے؟

جواب: ماہم بی بی آپ چونکہ نصاب کی مالکہ ہیں لہٰذا آپ پر زکوٰۃ واجب ہے اور زکوٰۃ دینے کیلئے مال پر سال گزرنا شرط ہے۔ لہٰذا ماہم بی بی اب آپ کو زکوٰۃ دینا ہو گی۔

فقیر کو زکوٰۃ کہے بغیر زکوٰۃ دینا

سوال: سونیا سوال کرتی ہیں کہ ہم اپنی زکوٰۃ کا روپیہ اپنی خالہ جو کہ بیوہ ہیں اور مستحق زکوٰۃ ہیں ان کو دینا چاہتے ہیں، کیا فقیر کو زکوٰۃ دیتے وقت یہ کہہ کر دینا ضروری ہے کہ یہ زکوٰۃ ہے یا بغیر کہے بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: زکوٰۃ جب مال سے علیحدہ کی جاتی ہے تب یہ نیت کرنا ضروری ہے کہ ''زکوٰۃ ہے''۔ فقیر کو زکوٰۃ دینے کیلئے اس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ زکوٰۃ کی نیت ہی کافی ہے یہاں تک کہ اگر کوئی لفظ جیسے ہدیہ، نذر یا بچوں کو عید کرنے کیلئے کہہ دیا اور خود نیت زکوٰۃ کی رکھی تو بھی ادا ہو جائے گی۔ بعض محتاج ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لیتے انہیں زکوٰۃ دینے میں زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

دادا، دادی کو زکوٰۃ دینا

سوال: رامین انصاری سوال کرتی ہیں کہ کیا میں اپنے دادا یا دادی کو زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟

جواب: اپنی اصل یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم جن کی اولاد سے یہ ہے اور اپنی اولاد یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ یونہی شرعی کفارہ بھی انہیں نہیں دے سکتے۔ رہا صدقہ نفل تو وہ دے، بلکہ بہتر ہے۔ (عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ

سوال: امینہ سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے اس کا مکمل طریقہ بتائیں؟

جواب: زکوٰۃ نکالنے کیلئے ضروری ہے کہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کتنے روپوں پر کتنی نکلتی ہے۔

ہر سو (100) روپے پر اڑھائی روپے۔ ہر ہزار (1000) روپے پر 25 روپے۔ ہر پانچ ہزار (5000) روپے پر 125 روپے۔

اسی طرح اگر آپ کو سونے کی زکوٰۃ نکالنی ہے تو سب سے پہلے سنار کے پاس لے جا کر اس کی اس دن کے سونے کی قیمت کے اعتبار سے اپنے تمام زیور کی ٹوٹل قیمت لگوائیں مثال کے طور پر اگر فروری 2002 میں زکوٰۃ نکالنی ہو تو سونے کی قیمت 6563 روپے ہے مثلاً سونا اگر چالیس ہزار کا ہے تو اس کی زکوٰۃ 1000 روپے ہوگی۔

غریب سید کو زکوٰۃ دینا

سوال: عالیہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ ہمارے محلے میں سید رہتے ہیں اور ان کی مالی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں کیا میں اپنی زکوٰۃ انہیں دے سکتی ہوں؟

جواب: امام احمد، مسلم، مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''آلِ محمد (ﷺ) کیلئے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے میل ہیں''۔

ابنِ سعد کی روایت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر صدقہ حرام فرما دیا''۔

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ! ''امام حسن رضی اللہ عنہ نے صدقے کا خرمہ لے کر منہ میں رکھ لیا اس پر حضور ﷺ نے فرمایا چھی چھی کہ اس کو پھینک دیں پھر فرمایا کہ کیا

Marfat.com

تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے"۔

چنانچہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے بنی ہاشم سے یہاں مراد حضرت علی اور حضرت جعفر اور حضرت عقیل اور حضرت عباس اور حضرت ابن مطلب کی اولادیں ہیں۔ (عالمگیری، ردالمختار)

زکوٰۃ کے پیسے سے میت کو کفن دینا

سوال: ندا قاسمی سوال کرتی ہیں کہ کیا زکوٰۃ مسجد میں صرف کی جا سکتی ہے یا اس سے میت کو کفن سے دیا جائے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ جسے دیں مالک بنا دیں اباحت کافی نہیں لہٰذا مالِ زکوٰۃ مسجد میں صرف کرنا یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا غلام آزاد کرنا، سڑک یا پل بنوا دینا، نہر یا کنواں کھدوا دینا وغیرہ ان افعال میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کر دینا کافی ہے۔ (جوہرہ، تنویر الابصار، عالمگیری)

یوں ہی ہر نیک کام میں زکوٰۃ خرچ کرنا فی سبیل اللہ ہے جبکہ بطورِ تملیک ہو بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت، صفحہ ۳۸۲)

مسجد وغیرہ میں زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنے کیلئے ضروری ہے کہ کسی بھی شرعی فقیر کو اس کا مالک بنا دیں پھر وہ شرعی فقیر زکوٰۃ کا مالک ہو جانے کے بعد خود اپنی طرف سے ان کاموں میں خرچ کرے تو کر سکتا ہے۔ (جوہرہ، تنویر الابصار، عالمگیری)

دینی طالب علم کو زکوٰۃ دینا

سوال: ام سلمٰی خاتون سوال کرتی ہیں کہ کیا طالب علم کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں طالب علم وہ جو بشرطیکہ علم دین پڑھتا ہے اسے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ درمختار میں یہاں تک درج ہے کہ طالب علم سوال کر کے بھی مالِ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اس نے اپنے آپ کو اسی کام کیلئے فارغ کر رکھا ہو، اگرچہ کما سکتا ہو۔ (درمختار، بہارِ شریعت، صفحہ ۳۸۲)

بد مذہب کو زکوٰۃ دینا

سوال: پروین بیگم سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی بد مذہب یا مرتد کو زکوٰۃ دیں تو کیا زکوٰۃ ادا ہو

Marfat.com

جائے گی؟

جواب: جی نہیں! کہ بد مذہب کہ زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (درمختار)

اور اسی طرح مرتدین کو بھی دینے سے ادا نہ ہوگی جو زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن خدا اور رسول ﷺ کی شان گھٹائے یا کسی اور ضروری دینی بات کا انکار کرتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، صفحہ ۳۸۶)

زکوٰۃ کس کو دینا افضل ہے

سوال: حمیدہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ اور صدقات کن کو دینا افضل ہے؟

جواب: زکوٰۃ و صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے گاؤں یا شہر میں رہنے والوں کو۔ (جوہرہ، عالمگیری)

حدیث: سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقے کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتے دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے''۔ (ردالمحتار)

فقیر ظاہر کرکے زکوٰۃ لینا

سوال: نورین سلطانہ سوال کرتی ہیں کہ آج کل کئی لوگ اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرتے ہوئے زکوٰۃ طلب کرتے ہیں کیا ان کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے نیز فقیر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: فقیر وہ آدمی ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو جیسے رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، پیشے کے اوزار وغیرہ جو ضرورت کی چیزیں ہیں چاہے کتنی ہی قیمتی ہوں ہاں اتنے کا قرض دار ہو کہ قرض نکالنے کے بعد جو بچے وہ نصاب کے برابر نہ ہو یہ چیزیں اگر ہوں اور نصاب سے زیادہ کی مالیت میں ہوں جب بھی فقیر ہے۔ (ردالمحتار)

فقیر کو سوال کرنا ناجائز ہے اس لئے کہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کو ہو اسے بغیر ضرورت و مجبوری کے سوال حرام ہے۔ (عالمگیری)

درمختار میں ہے کہ جسے سوال کرنا جائز نہیں اس کے سوال پر دینا بھی ناجائز، دینے والا بھی گنہگار۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

Marfat.com

عورت کا شوہر کو زکوٰۃ دینا

سوال: فرحین صدیقی سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت اپنے شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں! عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ البتہ طلاق دینے کے بعد جب کہ عدت پوری ہو چکی ہو تو عدت ختم ہونے کے بعد دے سکتا ہے۔ (درمختار ورد المحتار)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۸:

روزہ کا بیان

نفلی روزہ توڑنے کا حکم

سوال: عظمیٰ نے اپنی دوست بشریٰ کو دعوت میں مدعو کیا۔ اب جب بشریٰ اس کے گھر دعوت میں گئی اس نے بھول کر نفلی روزہ رکھ لیا تھا۔ اب بشریٰ کھانا نہیں کھائے گی تو عظمیٰ کو ناگوار گزرے گا۔ اب ایسی صورت میں روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عظمیٰ کو ناگوار گزرے تو روزہ توڑ دینے کا حکم ہے بشرطیکہ بشریٰ کو یہ یقین ہو کہ وہ اس روزے کی قضا کرے گی اور وہ روزہ ضحوۂ کبریٰ سے پہلے توڑ دے پھر اس کی قضا کرے۔

عید کے دن روزہ رکھنا

سوال: عائشہ شہزاد نے عید کے دن روزہ رکھ لیا اب اس روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیدالفطر یا ایام تشریق (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ذوالحجہ) میں نفلی روزہ رکھا۔ اس روزے کا پورا کرنا واجب نہیں نہ اس روزے کو توڑنے پر قضا واجب ہے بلکہ اس روزے کا توڑ دینا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

نفلی روزے میں حیض آنا

سوال: شازیہ نے اتوار کے دن نفلی روزہ رکھا تھا اور اس دن اسے حیض آ گیا۔ اب اس کے روزے کا کیا حکم ہے کیا اس پر اس روزے کی قضا ہے نہیں؟

جواب: اس کو روزے کی قضا کرنا واجب ہے کیونکہ نفل شروع کرنے کے بعد اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے۔

روزہ میں عصر کے بعد حیض آنا

سوال: فاطمہ کو ماہِ رمضان میں عصر کے بعد حیض آیا وہ افطار تک روزے کی حالت میں رہی اس دن کا اس کا روزہ ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر افطار سے ایک منٹ پہلے بھی حیض آ جائے تو اس کا اسی وقت روزہ گیا اور اس

Marfat.com

دن کے روزے کی قضا کرنی اس پر واجب ہے۔

سحری کے وقت کے بعد تک کھانا

سوال: عائشہ ماہِ رمضان میں سحری کر رہی تھی کہ فجر کی اذان شروع ہوگئی۔ زہرہ نے اسکو منع کیا کہ اب نہ کھاؤ سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے لیکن عائشہ نے کہا کہ اذان کے ختم ہونے تک کھا سکتے ہیں اب اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: اذان نماز کیلئے ہوتی ہے سحری کیلئے نہیں، سحری کا وقت مقرر ہوتا ہے آج کل نماز و سحر و افطار کا مستقل نقشہ میسر ہوتا ہے تو نقشے میں دیئے گئے وقت کے مطابق سحر و افطار کرنا چاہئے۔ عائشہ جو اذان کے آخری لفظ تک کھاتی رہتی تھی اس صورت میں عائشہ پر روزے کی قضا واجب ہے کہ اس کا روزہ ہوا ہی نہیں۔

سحری کھانے کا حکم

سوال: میری دوست رمشہ کو سحری کھانے کی عادت نہیں بلکہ وہ رات کو سونے سے پہلے کھانا وغیرہ کھا کر سو جاتی ہے اور اس وقت نیت کرتی ہے تو آپ یہ بتائیں کہ سحری کھانے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: بغیر سحری کے روزہ رکھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مگر مستحب یہ ہے کہ سحری کھا کر روزہ رکھے۔ اس صورت میں آپ کی دوست کا روزہ ہو جائے گا لیکن وہ سحری کھانے کی فضیلت سے محروم رہے گی کیونکہ حدیث مبارک میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے اس لئے کہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں''۔

سحری کھاتے وقت اذان شروع ہوجانا

سوال: بارہویں رمضان کو ہم لوگوں کی آنکھ ساڑھے چار بجے کھلی ہم لوگوں نے جلدی جلدی سحری کی ابھی ہم سحری کھا رہے تھے کہ اذان ہوگئی۔ فوراً کلی کرکے اور کاموں میں مصروف ہوگئے جب ہم نے کسی بزرگ سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ روزہ باطل ہوگیا

Marfat.com

اس بات کے بعد ہم نے دو پہر کو کھانا کھالیا بعد میں لوگوں نے کہا کہ آپ کو روزہ نہیں کھولنا تھا اب کفارہ اور قضا دونوں کریں لیکن ہم میں اتنی استطاعت نہیں کہ کفارہ ادا کریں اور نہ ہی دو ماہ کے متواتر روزے رکھنے کی استطاعت ہے اب جو حکم شرع ہو مطلع فرمائیں؟

جواب: ساڑھے چار بجے صبح ہو چکی ہوتی ہے اور فجر کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے اس وقت کھانے پینے کے معنی ہی نہ تھے وہ روزہ یقینا نہ ہوا۔ اس کی قضا فرض ہے۔ ہاں جو جان بوجھ کر دو پہر میں کھانا کھایا گناہ گار ہوا توبہ کی جائے کیونکہ روزہ تھا ہی نہیں اس لئے روزے کا کفارہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۵۱۷)

شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا

سوال: میری دوست میمونہ کو نفلی روزے رکھنے کی عادت ہے جبکہ اس کا شوہر اس کو نفلی روزے رکھنے سے منع کرتا ہے آیا اگر وہ اپنے شوہر کی بات نہ مانے تو کیا اس پر گناہ ہوگا؟

جواب: عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور منت اور قسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لئے تو شوہر تڑوا سکتا ہے مگر توڑ دے تو قضا واجب ہوگی اور اس کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم، صفحہ ۴۲۰)

نفلی روزہ کیلئے والدین کی اجازت

سوال: سمیرا نفلی روزہ رکھنا چاہتی ہے اور اس کی والدہ اسے اجازت نہیں دیتی ہیں۔ ایسی صورت میں سمیرا کو والدین کی اطاعت کرنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: ماں باپ اگر بیٹے یا بیٹی کو نفلی روزہ رکھنے سے منع کریں اس وجہ سے کہ مرض کا اندیشہ ہے تو اولاد پر لازم ہے کہ ماں باپ کی اطاعت کریں۔ (ردالمختار)

روزہ کی نیت کے بعد کھانا پینا

سوال: نیت کے بعد کچھ کھا پی لیا تو نیت باقی رہی یا نہیں؟

جواب: رات میں نیت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھانا کھا لیا تو نیت جاتی نہ رہے گی وہی پہلی کافی ہے پھر سے نیت کرنا ضروری نہیں۔ (جوہرہ)

Marfat.com

روزہ توڑنے کی نیت سے روزہ پر اثر

سوال: روزہ توڑنے کی نیت سے روزہ رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: جس طرح نماز میں کلام کی نیت کی مگر بات نہیں کی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ یونہی روزہ توڑنے کی نیت سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی چیز نہ کرلی۔ (ردالمختار)

روزے کی حالت میں بھول کر کھانا پینا

سوال: اگر رمضان میں کسی نے بھول کر روزے کی حالت میں پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ پھر آخری نوالے پر یاد آیا کہ روزہ ہے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا؟ اور جو نوالہ اس کے منہ میں ہے اس کیلئے کیا حکم ہے کیا اسے نگل لے یا تھوک دے؟

جواب: اگر کسی نے رمضان میں روزے کی حالت میں بھول کر پیٹ بھر کر کھانا کھالیا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن جس نوالے پر اسے اپنا روزہ دار ہونا یاد آیا اب وہ نوالہ وہ اپنے حلق کے نیچے اتارے گی تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اگر اس نے یاد آنے پر فوراً اگل دیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت، جلد پنجم، صفحہ ۴۱۰)

زوال کے وقت روزے کی نیت کرنا

سوال: میں (زینت بی بی) نے نفل روزے کی نیت زوال کے وقت کے بعد کی اور روزہ بھی مکمل کرلیا، کیا اب میرا یہ روزہ شمار ہوگا اور اگر نہ ہوا تو مجھے اس کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ادائے روزۂ رمضان اور نذرِ معین اور نفل روزوں کیلئے نیت کا غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے۔ اس وقت میں جب نیت کرے روزہ ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمختار)

مندرجہ بالا صورت حال میں روزہ نہ ہوا کہ زوال کے بعد یا عین زوال کا وقت نیت کا نہیں بلکہ اس سے پیشتر نیت کا ہو جانا ضروری ہے اور اگر خاص اس وقت یعنی جس وقت آفتاب خط نصف النہار شرعی پر پہنچ گیا نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔

''لہٰذا آپ کو اس روزے کی قضا رکھنا ہوگی''۔ (درمختار)

''کل دعوت نہ ہو تو روزہ'' یہ نیت کرنا کیسا

سوال: عقیلہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا روزے کی نیت اس طرح کی جا سکتی ہے کہ ''اگر کل

Marfat.com

دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور اگر نہ ہوئی تو روزہ ہے؟''

جواب: اگر کوئی یوں نیت کرے کہ کل دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے یہ نیت درست نہیں۔ اس طرح وہ روزہ دار نہیں۔ (بہار شریعت،صفحہ ۴۰۲)

حدیث میں کہ:''انما الاعمال بالنیات'' اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

روزہ کیلئے روزانہ نیت کرنا

سوال: عفت جہاں سوال کرتی ہیں کہ'' کیا رمضان میں روزوں کیلئے روزانہ نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! رمضان کے روزوں میں روزانہ نئی نیت ضروری ہے۔ عالمگیری میں ہے کہ'' رمضان کے دن میں نہ روزہ کی نیت کی نہ یہ کہ روزہ نہیں، اگرچہ معلوم ہے کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے تو روزہ نہ ہوا''۔ (عالمگیری)

جوہرہ میں ہے کہ:'' رمضان کے ہر روزے کیلئے نیت کرنا ضروری ہوتا ہے، پہلی کسی تاریخ میں پورے رمضان کے روزے کی نیت کر لی تو وہ نیت صرف اسی ایک دن کے حق میں ہے باقی دنوں کیلئے نہیں''۔ (جوہرہ)

حیض کی حالت میں روزہ کی نیت کرنا

سوال: ارم خان کو ابھی حیض جاری تھا کہ انہوں نے روزے کی نیت کر لی صبح صادق تک وہ پاک ہو گئیں۔ ایسی صورت میں کیا ان کا روزہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: عورت حیض ونفاس والی تھی، اس نے رات میں کل روزہ رکھنے کی نیت کی اور صبح صادق سے پہلے حیض ونفاس سے پاک ہو گئی تو روزہ صحیح ہوگا''۔ (جوہرہ)

روزہ کی حالت میں مسواک کرنا

سوال: روزے کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور مسواک کی لکڑی کو چبانا جائز ہے یا نہیں؟ اور منجن کرنا روزے کی حالت میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسواک کرنا سنت ہے ہر وقت کر سکتی ہے اگرچہ تیسرے پہر کرے یا ہر وقت کرے چبانے سے لکڑی کے ریزے چھوٹے یا اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو نہیں چبانا

Marfat.com

چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۵۱۱)

روزے کی حالت میں منجن نہیں ملنا چاہئے اور اسی حکم میں ٹوتھ پیسٹ وغیرہ بھی ہیں، یہ فعل مکروہ ہے۔

مالکہ کی اجازت کے بغیر ملازمہ کا سحری کھانا

سوال: خالدہ، عظمیٰ کے گھر میں ملازمہ تھی اس نے عظمیٰ کے پوچھے بغیر کھانا لے کر سحری کر لی اور چونکہ وہ کھانا چوری کے حکم میں آئے گا، تو کیا اس صورت میں اس کا روزہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: روزہ یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر شام تک تین چیزوں یعنی کھانا، پینا اور جماع سے رکے رہنا ہے اور سحری اور افطار کرنا روزے کی حقیقت میں داخل نہیں اور نہ اس کی شرائط میں داخل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

پھر اگر خالدہ نے جو چوری شدہ کھانے سے سحری کی تو یہ سحری حرام مال سے واقع ہوئی تو چوری کا گناہ جدا رہا لیکن فرض کے ساقط ہونے میں کوئی شبہ نہیں، یعنی اس کا روزہ تو ہو جائے گا مگر اس کو چوری کا گناہ ملے گا۔

روزہ میں ناپاکی کی حالت میں پورا دن گزارنا

سوال: فاطمہ نے اس حالت میں صبح کی کہ اس پر غسل فرض ہو چکا تھا اور اس نے جان بوجھ کر غسل نہ کیا اور پورا دن روزے کی حالت میں گزارا اور اس کیلئے کیا حکم ہے، کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: اس صورت میں فاطمہ کا روزہ تو ہو گیا لیکن اتنی دیر تک غسل نہ کرنا کہ نمازیں قضاء ہو جائیں تو یہ گناہ و حرام ہے کیونکہ حدیث مبارک میں جنبی کیلئے سخت وعید آئی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں "وہ شخص نمازیں عمداً کھونے کے سبب سخت کبائر کا مرتکب ہوا اور عذابِ جہنم کا مستوجب ہوا۔ مگر اس سے روزے میں کوئی نقص و خلل نہ آیا، طہارت بالاجماع اربعہ شرطِ صوم نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۵۵۴)

"جب جس گھر میں ہوتا ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"۔

(درمختار، بہارِ شریعت، صفحہ ۳۱۰)

Marfat.com

روزہ کی حالت میں دانت نکلوانا

سوال: ساجدہ کے دانت میں سخت درد تھا جس کی وجہ سے اس نے اپنا دانت روزے کی حالت میں اکھڑوادیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا کہ نہیں؟

جواب: روزے میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر نیچے حلق میں اترا تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس روزے کی قضاء کرنا واجب ہے۔ (ردالمختار)

روزہ کی حالت میں کان میں پانی جانا

سوال: رخشندہ کے کان میں غسل کرتے ہوئے پانی چلا گیا تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر غسل کے دوران کان میں خود بخود پانی چلا گیا یا شاور سے نہاتے ہوئے پانی چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اس کے برعکس اگر جان بوجھ کر پانی ڈالا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ جیسا کہ فتح القدیر میں ہے کہ ”روزے کا فساد اس وقت ہوگا جب خود اپنے کان میں پانی داخل کرے اپنے عمل کے بغیر داخل ہونے سے فاسد نہ ہوگا جیسا کہ نہر میں غوطہ زن ہوا۔

(فتح القدیر، جلد۲، صفحہ۲۲۷، نوریہ رضویہ سکھر، باب مایوجب القضاء)

روزہ کی حالت میں رنگین دھاگہ منہ میں لینا

سوال: فوزیہ نے کپڑے سیتے ہوئے دھاگہ اپنے منہ میں لیا جس سے اس کا تھوک رنگین ہوگیا اور اس نے تھوک نگل لیا ایسی صورت میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تھوک رنگین ہوگیا اور اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (عالمگیری جوہرہ، صفحہ۳۱۸، بن بہشتی زیور)

روزہ کی حالت میں کان میں تیل ڈالنا

سوال: نادیہ نے روزے کی حالت میں تیل سر میں لگایا یا کان میں ڈالا تو اس صورت میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں سر میں تیل ڈالنے سے روزہ ہو جاتا ہے مگر کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم مع تخریج صفحہ ۵۱۱)

Marfat.com

سحری کھانے کے بعد نیت بھی کرنا

سوال: کیا سحری کھانے کے باوجود بھی نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: سحری کھانا ہی نیت ہے خواہ رمضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے، مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں۔ (جوہرہ، ردالمختار)

رمضان کے قضا روزوں کی نیت

سوال: رمضان کے قضا ہونے والے روزوں کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: اگر کئی روزے قضا ہو گئے ہیں تو نیت میں یہ ہونا چاہئے کہ اس رمضان کے پہلے روزے کی قضاء اور اگر دن اور سال کو معین نہ کیا جب بھی ہو جائیں گے۔ (عالمگیری)

ہر پیر و جمعرات کو روزہ رکھنا

سوال: سنبل کی عادت ہے کہ وہ ہر پیر و جمعرات کو روزہ رکھتی ہے اور اگر یہی پیر و جمعرات شعبان کے آخر میں آجائے تو کیا سنبل اپنا یہ معمول چھوڑ دے یا روزہ رکھ لے؟

جواب: اگر شعبان کی تیسویں تاریخ ایسے دن میں ہوئی کہ اس دن روزے رکھنے کی عادت ہے تو اس دن روزہ رکھے، مثلاً اگر پیر یا جمعرات کے روزے کی عادی ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو روزہ رکھنا افضل ہے، یونہی اگر چند روز پہلے رکھ رہی تھی تو اب یوم شک میں کراہیت اس صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیس شعبان یا ۲۹ یا پھر تیس کو۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۴۰)

روزہ میں بھول کر کھانا پینا

سوال: ناہید نے روزہ رکھا تھا اور بھول کر کھانا کھا لیا تو کیا اس کا روزہ ہو گیا؟ اگر نہیں ہوا تو اس کی قضاء کیا ہے؟

جواب: بھول کر اگر کھایا یا پیا روزہ فاسد نہ ہوا چاہے یہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ (درالمختار، درمختار)

حدیث: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس روزے دار نے بھول کر کھایا پیا وہ اپنے روزے کو پورا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا''۔

Marfat.com

روزہ کی حالت میں غیبت کرنا

سوال: زینت نے اپنی دوست کی غیبت کی روزے کی حالت میں تو کیا اس سے اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا؟

جواب: اگر اس نے غیبت کی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا اگرچہ غیبت بہت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن مجید میں (پارہ نمبر ۲۶، آیت نمبر ۱۲، سورۃ الحجرات) میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا کہ ''اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے، تو تمہیں یہ گوارا نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت قبول کرنے والا مہربان ہے''۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ: ''غیبت زنا سے بھی بدتر ہے، غیبت کی وجہ سے روزے کی نورانیت جاتی رہتی ہے''۔ (درمختار)

روزے میں سرمہ لگانا

سوال: روزے کی حالت میں سرمہ آنکھوں میں لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں اگر سرمہ آنکھوں میں لگایا اور اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا بلکہ تھوک میں اس کا رنگ بھی دکھائی دیا جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم)

روزہ میں کھانے کا نمک وغیرہ چکھنا

سوال: شگفتہ کا شوہر سخت مزاج ہے، اگر شگفتہ کھانا پکاتے ہوئے نمک چکھنا چاہے تو کیا وہ روزے کی حالت میں چکھ سکتی ہے؟

جواب: اگر شوہر سخت مزاج ہو اور کھانے میں عیب نکالتا ہے تو اس عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ روزے کی حالت میں چکھ لے۔ لیکن اس طرح چکھے کہ زبان پر رکھ کر تھوک دے اور حلق تک نہ لے جائے۔ جبکہ روزہ دار کو بلا وجہ کوئی چیز زبان پر رکھ کر چکھنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

روزہ کی حالت میں بچے کو روٹی چبا کر دینا

سوال: اگر کسی عورت کا بچہ چھوٹا ہے اور اس کو روٹی چبا کر دینی پڑتی ہے تو کیا وہ روزے کی حالت میں روٹی چبا کر کھلا سکتی ہے؟

Marfat.com

جواب: نورالایضاح ومراقی الفلاح میں ہے روزہ دار کیلئے کسی شے کا چکھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ روزہ کو فاسد کرنے کے درپے ہوتا ہے۔

اگراس کے پاس اس وقت کوئی ایسی عورت (جو غیر روزہ دار یعنی حیض ونفاس والی) نہ ہو اور نہ بچے کیلئے دودھ میسر ہو تو روٹی چبا کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر حیض ونفاس والی کوئی عورت موجود ہو تو ایسی صورت میں روزے دار عورت کا چبا کر دینا مکروہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۵۰۱)

ضعف کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونا

سوال: میری دادی جان اتنی ضعیف ہو چکی ہیں کہ ان میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں اور نہ ہی امید ہے کہ آئندہ روزہ رکھ سکیں گی تو ان کیلئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں کہ وہ اتنی ضعیف ہو چکی ہیں کہ روزے رکھنے سے ان کی حالت بگڑنے کا اندیشہ ہے تو انہیں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن ان پر لازم ہے کہ ہر روزے کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں یا ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دے دیں۔ (عالمگیری)

چاشت کے وقت حیض سے فارغ ہونے کا حکم

سوال: میری بھابھی چاشت کے وقت حیض سے فارغ ہوئیں اور اسی وقت انہوں نے غسل کیا تو ان کے اس دن کے روزے کے بارے میں کیا حکم ہے۔

جواب: ایسی صورت میں یعنی غسل کرنے کے بعد ان پر واجب ہے کہ وہ اپنا باقی تمام دن روزے کی حالت میں گزارے۔ (بہارِ شریعت، حصہ پنجم، صفحہ ۱۱۲)

سحری کے وقت غسل فرض ہونا

سوال: اگر ایک عورت پر سحری کے وقت غسل فرض ہوا لیکن اس کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ غسل کر لے اب اگر وہ غسل کرے گی تو سحری کا وقت نکل جائے گا۔ ایسی صورت میں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس عورت کو چاہئے کہ وہ حلق تک اچھی طرح پانی پہنچائے اور ناک کی نرم ہڈی

Marfat.com

تک پانی پہنچائے۔ کیونکہ روزے کی حالت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے، اب وہ روزے کی نیت کر کے روزہ رکھ لے اور بعد میں غسل کر لے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ فجر کا وقت نکلنے سے پہلے غسل کر لیا جائے کیونکہ نماز قضاء کرنا گناہ ہے۔ (بہار شریعت)

جان بوجھ کر روزہ توڑنا

سوال: نزہت نے رمضان المبارک کا روزہ جان بوجھ کر توڑا اب اس کو قضاء و کفارہ کرنا ہے آپ یہ بتائیں کہ قضا و کفارہ کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی خرید کر آزاد کرے اور یہ نہ ہو سکے تو لگاتار ساٹھ روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ کفارہ میں روزہ رکھنے کی صورت میں لگاتار ساٹھ روزے رکھنا ضروری ہیں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے۔ (در المختار)

افطار کی دعا کب پڑھیں

سوال: افطار کی دعا روزہ افطار کرنے سے قبل پڑھنی چاہیے یا افطار کے بعد؟

جواب: افطار کی دعا روزہ افطار کرنے کے بعد پڑھنی چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم مع تخریج صفحہ ۶۳۴)

حدیث شریف میں ہے "عن معاذ بن زهره قال ان النبی ا کان اذا افطر قال اللهم لک صمت وعلى رزقک افطرت". (مشکوۃ شریف)

اس حدیث کی شرح میں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کان اذا افطر قال ای دعا وقال ابن الملک ای قرأ بعد الافطار"

ترجمہ: ابن مالک نے کہا کہ افطار کے بعد دعا فرمائے۔

نفلی روزہ کی منت ماننا

سوال: زہرہ نے منت مانی کہ اگر وہ امتحان میں کامیاب ہوگئی تو وہ نفلی روزہ رکھے گی، تو اس کیلئے اس روزہ کو رکھنے کا کیا حکم ہے اگر وہ نہ رکھے تو اس پر گناہ تو نہ ہوگا؟

Marfat.com

جواب: منت کا روزہ رکھنا واجب ہے کیونکہ منت کو ہر حال میں پورا کرنا واجب ہے بشرطیکہ منت جائز ہو۔

کیا روزہ اذان کے بعد افطار کریں

سوال: رمضان کے مہینے میں جب اذان شروع ہو تو روزہ افطار کریں یا اذان کے بعد؟

جواب: سورج ڈوبنے کے بعد بلا تاخیر فوراً افطار کریں اذان کا انتظار نہ کریں اور جو لوگ اذان سے غروبِ آفتاب پر مطلع ہوتے ہیں انہیں چاہئے کہ اذان ہوتے ہی فوراً افطار کریں ختم اذان تک مؤخر نہ کریں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اپنے بندوں میں وہ شخص زیادہ پیارا ہے جو ان میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے''۔ (احمد ترمذی)

حضور سید عالم ﷺ کا معمول تھا کہ سورج ڈوب گیا حضور ﷺ فوراً خرما تناول فرماتے۔ (حاکم طبرانی)

ماہ رمضان کی راتوں میں بیوی سے ہمبستری کرنا

سوال: ماہِ رمضان کی راتوں میں بیوی سے ہمبستری کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جائز ہے جیسا کہ قرآن مجید پارہ دوم رکوع ۷ میں ہے۔

احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نساء کم

ترجمہ: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔

ناپاکی کی حالت میں روزہ دار رہنا

سوال: ماہِ رمضان کی رات میں ہمبستری کی اور میاں بیوی دونوں ناپاکی کی حالت میں روزہ دار رہے تو وہ گنہگار ہوئے یا نہیں اور ان کا روزہ ہوا یا نہیں؟

جواب: حالت ناپاکی میں بھی میاں بیوی دونوں کا روزہ ہو گیا البتہ نماز نہ پڑھنے کے سبب دونوں سخت گنہگار ہوئے۔

"لو اصبح جنباً لا یضرہٗ کذافی المحیط". (فتاویٰ عالمگیری)

من اصبح جنبا او احتلم فی النهار لم یضرہٗ (کذافی محیط لاسرخسی ہو تعالیٰ اعلم بالصواب)۔

''جنبی ہونے کی حالت میں صبح کی یا اس کو دن میں احتلام ہو گیا تو اس کے روزے کو نقصان نہیں پہنچے گا''۔

Marfat.com

رمضان میں حیض و نفاس میں کھانا پینا

سوال: اگر ایک عورت رمضان کے ایام میں حیض و نفاس سے ہو تو اس کیلئے کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض و نفاس والی کیلئے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہری طور پر۔ روزے دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں۔ (جوہرہ) مگر خصوصاً حیض والی کیلئے چھپ کر کھانا اولی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم، صفحہ ۲۱۹، ۲۱۸)

روزہ کی حالت میں مصالحہ کا مزہ حلق میں محسوس ہونا

سوال: عظمیٰ کو مصالحہ بھونتے ہوئے مصالحے کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو کیا ایسی صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں مکھی یا دھواں یا غبار بے اختیار حلق میں جائے یا دوائی یا مرچیں بھونیں یا آٹا چھانا اور ان کا اثر حلق میں محسوس ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ ۲۱)

روزہ میں بلا قصد قے ہونا

سوال: ارجمند بانو نے بلا قصد منہ بھر قے کی (بلا تکلف نہ رکنے والی قے) جب کہ وہ روزے کی حالت میں تھی۔ اب عظمیٰ کہتی ہے کہ تمہارا روزہ ٹوٹ گیا اور صبا کہتی ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹا۔ وہ اس کی دلیل یہ دیتی ہے کہ منہ بھر قے سے جب وضو ٹوٹ جاتا ہے تو روزہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: مذکورہ صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ کتنی ہی بار بلا قصد منہ بھر قے ہو۔

(نور الایضاح)

روزہ میں جان بوجھ کر قے کرنا

سوال: بشریٰ نے جان بوجھ کر قے کی (منہ بھر) جبکہ اسے اس کا روزے کی حالت میں ہونا بھی یاد ہے۔ کیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر قصداً منہ بھر قے کی اور اس کو اپنا روزہ دار ہونا بھی یاد ہے تو اس کا روزہ بھی ٹوٹ گیا البتہ اگر منہ بھر سے کم قے کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ جان بوجھ کر قے کی۔ (عالمگیری)

Marfat.com

روزہ میں اندرونی چیک اپ کرانا

سوال: عورتیں روزے کی حالت میں اندرونی چیک اپ کرواتی ہیں ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر چیک اپ کرنے والی کے ہاتھ پر تری پائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر تری (گیلا پن) نہ پائی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ماہ رمضان میں کھلم کھلا کھانا

سوال: ماہِ رمضان میں بہت سے لوگ کھلم کھلا کھاتے گھومتے رہتے ہیں اور روزہ کا کوئی لحاظ نہیں کرتے ان کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے لوگ جو کہ ماہِ رمضان کے دنوں میں اعلانیہ قصداً بلا عذر کھاتے ہیں ظالم جفا کار سخت گنہگار مستحق عذابِ نار ہیں۔ (در المختار)

حیض کی وجہ سے روزوں کی قضا

سوال: مرجینا کے رمضان میں حیض کی وجہ سے ۵ روزے قضا ہوئے کیا اب اس کی قضا ہوگی؟ نیز نیت کا وقت کب ہوگا؟

جواب: مرجینا کو ۵ روزوں کی قضا رکھنی ہوگی کیونکہ یہ روزے فرض ہیں اور ان کی قضا بھی فرض ہے۔

قضائے رمضان اور قضائے نفل وغیرہ کے روزوں کی نیت عین اجالا شروع ہونے کے وقت یا رات میں کرنا ضروری ہے ان میں سے کسی روزے کی نیت اگر دس بجے دن میں کی تو وہ روزہ نہ ہوا۔ رمضان کا ادا روزہ، نذرِ معین وغیرہ کے روزوں کی نیت اگر اسی دن کر لی تو جائز ہے جبکہ قضائے رمضان وغیرہ کے روزوں کی نیت رات سے کر لی یا دن چمکنے سے پہلے۔

(فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت، صفحہ ۲۰۲)

رمضان کے روزوں کی قضا اس پر فرض ہے اور اس کی نیت رات سے یا دن چمکنے سے پہلے کرے۔

Marfat.com

روزے میں میٹھی چیز کا مزہ محسوس کرنا

سوال: سحری بند ہونے کے بعد اگر کسی میٹھی چیز کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزے پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: سحری بند ہونے کے بعد اگر کسی میٹھی چیز کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزے پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔ روزہ ہو جائے گا۔

روزے میں نمکین یا کھارے پانی سے وضو کرنا

سوال: روزے کی حالت میں وضو کیلئے یا کھارا پانی میسر ہو اور اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزے پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: روزے کی حالت میں وضو کیلئے نمکین یا کھارا پانی اگر میسر ہو، اور اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ نہیں جائے گا اگر تری چلی گئی تو روزہ گیا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۱۹:

تراویح کا بیان

تراویح پڑھنے کا بیان

سوال: تانیا درانی سوال کرتی ہیں کہ تراویح پڑھنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

جواب: تراویح کی بیس رکعتیں ہیں دو، دو رکعت کر کے دس سلام پھیرے اور اس میں ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر تک آرام لینے کیلئے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی اس آرام کر کے پڑھنے کو تراویح کہتے ہیں اس بیٹھنے میں اختیار ہے کہ چپ بیٹھی رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود پاک پڑھے یا چار رکعتیں نفل پڑھے۔ یا تسبیح پڑھے تسبیح یہ ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ. (ردالمحتار)

تراویح بیٹھ کر پڑھنا

سوال: رابیل فاروقی سوال کرتی ہیں کہ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے مگر بعض فقہاء کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

تراویح میں دو رکعت پر بھول کر کھڑے ہوجانا

سوال: انیلہ آمین سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی دو رکعت میں بیٹھنا بھول گئی اور کھڑی ہوگئی اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ''عالمگیری'' میں مذکور ہے کہ: دو رکعت پر بیٹھنا بھول گئی اور کھڑی ہوگئی تو جب تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر سجدہ کرلیا ہو تو چار مکمل کرے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور اگر دو بیٹھ چکی ہے تو چار ہوئیں۔

Marfat.com

تراویح میں بھول سے تین رکعت پڑھنا

سوال: رومانہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد قعدہ نہ کرے اور تیسری کیلئے کھڑی ہو جائے اور تیسری مکمل کر کے سلام پھیرے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: تین رکعت پڑھ کر اگر سلام پھیرے اور دوسری رکعت میں نہ بیٹھی تھی نماز نہ ہوئی۔ اس کے بدلے کی دو رکعتیں اور پڑھیں۔ (عالمگیری)

تراویح میں کون سی سورتیں پڑھے

سوال: آمنہ حسن سوال کرتی ہیں کہ عورتیں تراویح میں کون سی سورتیں پڑھیں؟

جواب: "عالمگیری" میں یہ طریقہ مذکور ہے کہ! "الم ترکیف سے والناس" تک پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی" متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللہ پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے۔

(بہار شریعت، جلد اول، حصہ چہارم صفحہ ۲۷۳)

تراویح سے پہلے پڑھنا

سوال: فوزیہ جبین سوال کرتی ہیں کیا تراویح وتر سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اگر وتر پہلے پڑھ لیے تو نہیں ہوگی؟

جواب: تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے اور یہ نماز وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور وتر کے بعد بھی۔ (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

تراویح میں جلدی جلدی رکن ادا کرنا

سوال: ام جمیلہ سوال کرتی ہیں کہ دیکھا گیا ہے کہ تراویح میں ارکان کی جلدی جلدی ادائیگی کی جاتی ہے تعوذ، تسمیہ کا بھی اہتمام نہیں کیا جاتا کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: قرأت اور ارکان کی ادائیگی میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو بہتر ہے یوں ہی تعوذ، تسمیہ تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

تراویح صرف مرد پڑھیں یا عورتیں بھی

سوال: عنبر نوشین سوال کرتی ہیں کہ کہا جاتا ہے تراویح تو صرف مرد ہی پڑھتے ہیں کیا یہ بات درست ہے؟

Marfat.com

جواب: جی نہیں تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک درست نہیں۔ (درمختار)۔

ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''میری سنت اور سنت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو اپنے اوپر لازم سمجھو''۔

اور خود حضور ﷺ نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

تراویح کی کل رکعتیں

سوال: سکینہ خالد سوال کرتی ہیں کہ تراویح کی کل کتنی رکعتیں ہوتی ہیں اور یہ روایت کہاں سے ملی ہے؟

جواب: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی ۲۰ رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہیں، بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ: ''لوگ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۲۰، ۲۰ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے عہد میں بھی یوں ہی تھا''۔

تراویح کا مستحب وقت

سوال: طیبہ ابوبکر سوال کرتی ہیں کہ تراویح کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: تراویح کا وقت فرضِ عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

''درمختار'' میں مزید مذکور ہے ''مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کرے اور آدھی رات کے بعد پڑھے تو بھی کراہت نہیں''۔

تراویح کی رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا

سوال: ثمرہ شیخ سوال کرتی ہیں کہ تراویح کی رکعتین کتنے سلام سے پڑھنا افضل ہے اور اگر کوئی ایک سلام سے پڑھ لے تو یہ کیسا ہے؟

جواب: ''درمختار'' میں ہے کہ! ''تراویح کی ۲۰ رکعتیں ۱۰ سلام سے پڑھے یعنی ہر ۲ رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے ۲۰ رکعت پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتی رہی تو ہو جائے گی اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں''۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر۲۰:

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کی تعریف

سوال: فرزین پوچھتی ہیں کہ اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: لغوی معنی:

علامہ اصفہانی لکھتے ہیں کہ ''اعتکاف کے لغوی معنی ہے تعظیم کی نیت سے کسی چیز کے پاس ٹھہرنا۔ (شرح صحیح مسلم، جلد ۳، صفحہ ۲۲۰)

شرعی تعریف: عبادت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی خاص جگہ مقرر کر کے ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے لیکن عورتوں کیلئے شرط ہے کہ جو جگہ انہوں نے نماز کیلئے مخصوص کی ہے کہ صرف وہیں پر اعتکاف کیا جائے۔ (عالمگیری)

اعتکاف کی قسمیں:

سوال: اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (i) اعتکاف واجب۔ (ii) اعتکاف سنت۔ (iii) اعتکاف مستحب۔

اعتکاف واجب: اول واجب کہ اعتکاف کی منت مانی مثلاً یوں کہا کہ میرا بچہ تندرست ہو گیا تو میں تین دن اعتکاف کروں گی تو بچہ کے تندرست ہونے پر تین دن کا اعتکاف واجب ہوگا۔ (ردالمختار)

اعتکاف سنت: دوم سنت مؤکدہ کہ بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ہو اور تیسویں رمضان کو غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے یعنی اگر سب لوگ ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بریٔ الذمہ ہو گئے۔ (فتاوی عالمگیری، بہار شریعت، جلد اول حصہ پنجم صفحہ ۱۴۲)

Marfat.com

ان دو اعتکاف کیلئے روزہ شرط ہے۔ (ردالمختار)

اعتکاف مستحب: اعتکاف کی تیسری قسم مستحب ہے جس کیلئے نہ روزہ شرط ہے اور نہ کوئی خاص وقت مقرر ہے اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جب بھی مسجد میں داخل ہونا چاہئے تو دروازہ پر دخولِ مسجد کی نیت کے ساتھ اعتکاف کی بھی نیت کرے جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا بھی ثواب ملے گا۔ (عالمگیری)

عورت کا اعتکاف کرنا

سوال: عورت کیلئے اعتکاف کہاں مستحب ہے؟

جواب: عورت اپنے گھر ہی میں اعتکاف کرے اور اس جگہ اعتکاف کرے جو جگہ اس نے نماز پڑھنے کیلئے مقرر کی ہے۔ عورت کیلئے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ کو مقرر کرنا مستحب ہے۔ (کہ اس جگہ وہ باری کے دنوں میں ذکر و درود بھی کر سکتی ہے)۔ (درمختار، ردالمختار)

اعتکاف کی نیت کرنا

سوال: اعتکاف واجب، اعتکاف سنت اور اعتکاف نفل کی نیت عربی میں کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: اعتکاف واجب کی نیت:

"نویت اعتکاف الواجب"۔ ترجمہ: اعتکاف واجب کی میں نے نیت کی۔

اعتکاف سنت کی نیت: "نویت اعتکاف سنة کفایه فی رمضان"۔

ترجمہ: میں نے رمضان میں اعتکاف سنت کفایہ کی نیت کی۔

اعتکاف نفل یا مستحب کی نیت: "نویت اعتکاف السنة"۔

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے سنت اعتکاف کی نیت کی۔ (وقار الفتاویٰ، جلد دوم صفحہ ۴۳۸)

اعتکاف میں پردہ لگا کر بیٹھنا

سوال: فرحت جہاں کہتی ہیں کہ میری دوست فاطمہ اعتکاف میں پردے لگا کر بیٹھتی ہے کیا معتکف کیلئے پردہ کے پیچھے بیٹھنا لازم ہے کیا کسی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ

Marfat.com

پردے کے پیچھے بیٹھا کرتے تھے؟

جواب: معتکف کیلئے پردے میں بیٹھنا لازمی نہیں ہے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کیلئے رات میں ان چٹائیوں کو اٹھا کر جو مسجد میں بچھی ہوئی تھیں گھیر کر ایک حجرے کی طرح بنا دیا جاتا اس کے اندر حضور اکرم ﷺ عبادت فرمایا کرتے تھے۔ (وقار الفتاویٰ، جلد دوم، صفحہ ۴۳۶)

اعتکاف میں منہ چھپا کر بیٹھنا

سوال: شازیہ احمد اعتکاف میں بیٹھتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو منہ چھپا کر نکلتی ہے تو کیا اعتکاف کی حالت میں منہ چھپانا ضروری ہے اور کیا پردے کے اندر رہنا ضروری ہے اگر پردے میں نہ رہے تو کیا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: مسئولہ صورت میں منہ چھپانا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی پردے سے باہر رہنے میں اعتکاف ٹوٹے گا۔ (وقار الفتاویٰ)

اعتکاف کے دوران حیض آنا

سوال: میری دوست عظمیٰ نے ماہِ رمضان میں سنت اعتکاف شروع کیا ۲۲ ویں، رمضان کو انہیں حیض آ گیا جس کے سبب اس نے اعتکاف توڑ دیا اب پاک ہونے کے بعد اعتکاف کی قضا کرنا چاہتی ہے اعتکاف کی قضا کا طریقہ بتا دیں کہ وہ کس طرح اعتکاف کرے؟

جواب: اعتکاف کی قضا کا طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر رمضان شریف کے دن باقی ہیں تو کسی دن مغرب سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے اگلے دن غروب آفتاب تک اپنی مسجد بیت میں معتکف رہے اور اس میں رمضان شریف کا روزہ اس قضا اعتکاف کیلئے کافی ہے اگر رمضان شریف کا مہینہ باقی نہیں ہے تو کسی اور دن اعتکاف کرے گی مگر اس میں روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

اعتکاف میں کورس کی کتابیں پڑھنا

سوال: میری دوست عظمیٰ عالمہ کورس کر رہی ہے اب وہ اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو وہ اعتکاف کے دوران اپنی کورس کی کتابیں پڑھ سکتی ہے؟

جواب: طالب علم کیلئے سب سے بہتر عبادت اپنا سبق یاد کرنا ہے طالب علم دین اپنے

Marfat.com

کورس کی کتابیں اعتکاف میں پڑھ سکتا ہے یہ بھی عبادت میں داخل ہے۔

اعتکاف میں بیٹھنے کی شرائط

سوال: میری دوست اعتکاف میں بیٹھنا چاہتی ہے اس کے اعتکاف میں بیٹھنے کیلئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: (i) عورت کیلئے شرط ہے کہ وہ حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہو۔

(بہارِ شریعت، جلد اول حصہ پنجم صفحہ ۴۲۶)

(ii) سنت اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ وہ اپنے باری کے دنوں کی تاریخ نوٹ کرلے۔ اگر ان دنوں کی تاریخ رمضان کے آخری عشرے میں آ رہی ہو تو اعتکاف شروع ہی نہ کرے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف کرنا

سوال: میری دوست نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف شروع کیا اب اس کا شوہر کہتا ہے کہ اعتکاف توڑ دو تو اس کیلئے کیا حکم ہے وہ اپنے شوہر کا کہنا مانے یا نہیں؟

جواب: اعتکاف شروع کرنے سے پہلے شوہر کی اجازت ضروری ہے اور اگر شوہر کی اجازت کے بغیر شروع کیا تو شوہر کو حق ہے کہ وہ اعتکاف تڑوا سکتا ہے لیکن اگر اس نے شوہر سے اجازت کے بعد شروع کیا اور شوہر نے بھی اجازت دے دی تھی اور اب وہ کہتا ہے کہ توڑ دو تو اب وہ عورت شوہر کا حکم نہیں مانے گی۔ (بہارِ شریعت، شامی، عالمگیری)

مسئولہ صورت میں آپ کی دوست کو شوہر کا حکم ماننا ضروری ہے کیونکہ اس نے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف شروع کیا تھا۔

اعتکاف میں کپڑے وغیرہ سینا

سوال: میں اعتکاف بیٹھنا چاہتی ہوں جبکہ مجھے کپڑے بھی سینے ہیں کیا میں اعتکاف میں بیٹھ کر کپڑے سی سکتی ہوں اس میں میرا اعتکاف میں خلل تو واقع نہیں ہوگا؟

جواب: عورتیں اعتکاف کے دوران بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کرسکتی ہیں اور گھر کے دوسرے کاموں کیلئے ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اٹھ کر نہ جائیں۔ اگر کوئی عورت درزن

Marfat.com

ہے اور وہ اعتکاف میں اجرت پر کپڑے سیئے تو یہ اس کیلئے جائز نہیں۔ ہاں اپنے گھر والوں کے کپڑے سی سکتی ہے۔ (عالمگیری)

عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا

سوال: میری دوست عائشہ نے مسجد میں اعتکاف کیا اس کے اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول حصہ پنجم صفحہ ۴۲۶)
بلکہ وہ مسجد بیت (گھر میں مخصوص جگہ) میں اعتکاف کرے۔

اعتکاف میں سرمہ، کنگھا و تیل و مسواک استعمال کرنا

سوال: اعتکاف کے دوران کنگھا کرنا، سرمہ لگانا، آئینہ دیکھنا تیل لگانا، مسواک کرنا، عطر لگانا، منجن استعمال کرنا کیسا ہے کیا ان کے استعمال کرنے سے اعتکاف پر کوئی اثر پڑے گا۔

جواب: اعتکاف میں کنگھا کرنا، سرمہ لگانا، آئینہ دیکھنا، تیل لگانا، مسواک کرنا، عطر لگانا جائز ہے اعتکاف میں منجن وغیرہ نہیں کر سکتے البتہ مسواک کر سکتے ہیں۔

اعتکاف میں وضو پر وضو کرنا

سوال: میری دوست صائمہ نے پوچھا ہے کہ اعتکاف میں وضو پر وضو کرنا کیسا ہے؟ کیا وضو ٹوٹنے کے شک کی صورت میں وضو کیا جا سکتا ہے؟

جواب: وضو علی الوضو (وضو پر وضو کرنے) کیلئے وضو خانے پر نہیں جا سکتے اور اگر گئے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اگر صرف شک ہو جب بھی وضو خانے پر نہیں جا سکتے، کیونکہ صرف شبہے سے وضو نہیں جاتا۔ (فیضانِ اعتکاف)

اعتکاف کے دوران اخبار و رسائل پڑھنا

سوال: میری دوست عائشہ اعتکاف کے دوران اخبار و رسائل وغیرہ پڑھتی ہے اس کے اعتکاف کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اخبارات میں چونکہ جانداروں کی تصاویر ہوتی ہیں بلکہ فلمی اشتہارات سے عموماً پر ہوتے ہیں لہٰذا اعتکاف کی حالت میں ان کے مطالعے سے احتیاط ہی فرمائیں۔

Marfat.com

اعتکاف کے دوران کھانا پینا

سوال: اعتکاف کے دوران کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اعتکاف کے دوران کھانے پینے میں خاص احتیاط کرے خصوصاً آلو، چھولے، دہی بڑے اور دیگر چٹخارے دار کھانوں سے بچیں، ہو سکے تو بھوک سے بھی کم کھائیں پئیں کہ اس سے ہاضمہ بھی درست رہے گا اور نیند کا غلبہ بھی کم رہے گا عبادت میں بھی سرور آئے گا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمیائے سعادت میں نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''اللہ عزوجل کم کھانے والے پر فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتوں تم گواہ ہو جائے۔ اس نے جتنے لقمے کم کھائے ہیں اسے ہر لقمے کے بدلے جنت میں ایک ایک درجہ عطا فرماؤں گا''۔

اعتکاف سے اٹھنے کا طریقہ

سوال: اعتکاف سے اٹھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اعتکاف سے اٹھنے کیلئے ایسے نہ دوڑے جیسے قید سے رہا ہوتے ہیں بلکہ خوب رو رو کر اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی طلب کرے اور خوب گڑگڑا کر تمام اسلامی بہنوں کے اعتکاف کی قبولیت کی دعا کرے اور تمام امت کی بخشش کی دعا مانگے اور جن باتوں سے اعتکاف کے دوران بچے رہے ان تمام باتوں سے تمام زندگی میں بھی بچنے کی کوشش کرے۔

اعتکاف سے اٹھتے وقت عید کی خوشی

سوال: میری چھوٹی بہن جب اعتکاف سے اٹھی تو اسے عید کی بہت خوشی تھی اس وقت اس کے تاثرات کیا ہونے چاہیئے تھے؟

جواب: جب ماہِ رمضان رخصت ہونے کی خبر سنے تو صدمہ سے دل ڈوبنے لگے کہ ماہِ محترم ہم سے جدا ہو گیا خوب رو کر ماہِ رمضان کو الوداع کرے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ''جو شخص رمضان المبارک کی آمد پر خوش اور رخصت ہو جانے پر غمگین ہو وہ گناہوں سے اس طرح ہو جاتا ہے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے روز پاک تھا''۔

Marfat.com

اعتکاف کے دوران تمباکو والا پان کھانا

سوال: میری دادی جان تمباکو والا پان کھاتی ہیں کیا وہ اعتکاف کے دوران تمباکو والا پان کھاسکتی ہیں؟

جواب: اعتکاف کی حالت میں تمباکو نہ کھائی جائے کیونکہ منہ سے بدبو آتی ہے۔

اعتکاف میں بھول کر کھانا کھانا

سوال: اگر کسی نے اعتکاف کی حالت میں بھول کر دن میں کچھ کھایا پی لیا تو کیا اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: مسئولہ صورت میں اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ کیونکہ کھانا، پینا روزہ کے منافی ہے اعتکاف کے نہیں اور بھول کر کھانے سے تو روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا۔

اعتکاف میں حیض روکنے کیلئے گولیاں استعمال کرنا

سوال: ایمن رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنا چاہتی ہے جبکہ ان دنوں میں اس کی حیض کی تاریخیں ہیں کیا ایسی صورت میں وہ مانع حیض کی گولیاں استعمال کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اعتکاف خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جاتا ہے اور حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے۔ اسی طرح بعض روایتوں میں ہے کہ حائضہ عورت پہلے دن اگر "الحمدلله رب العالمين على كل حال" کہہ لے تو اسے دن اور رات میں ستر (۷۰) شہیدوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر عورت اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہوکر گولیاں استعمال نہ کرے تو حیض کے ایام میں بھی اس کو ثواب ملتا رہے گا اور حیض میں ذکر و درود و اذکار وغیرہ کی اجازت ہے اور جہاں تک اعتکاف کا سوال ہے تو وہ اگلے سال بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۱

حج کا بیان

حج میں تلبیہ پڑھنا

سوال: کرن سوال کرتی ہیں کہ کیا حج میں تلبیہ پڑھنا ضروری ہے نیز تلبیہ پڑھنے کا کوئی خاص وقت مقرر ہے یا جب یاد آئے پڑھ لیں؟

جواب: جی ہاں! لبیک کہنا یعنی تلبیہ پڑھنا ضروری ہے اور حج کے افعال میں سے ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ کسی نے آقا ﷺ سے سوال کیا کہ! ''حج کے افضل اعمال کیا ہیں''۔ فرمایا: ''بلند آواز سے (لبیک) تلبیہ کہنا اور قربانی کرنا''۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

اسکے علاوہ تلبیہ پڑھنے کی اہمیت اس حدیث مبارک سے بھی ثابت ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ و بیہقی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان (لبیک) تلبیہ کہتا ہے تو دائیں بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلہ ختم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ! ''لبیک (تلبیہ) کہنے والا جب لبیک (تلبیہ) کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے'' عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔

تلبیہ: تلبیہ احرام کی نیت کرنے کے بعد پڑھے اور احرام کیلئے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ ''سبحان اللہ'' یا ''الحمد اللہ'' یا ''لا الہ الا اللہ'' یا کوئی اور ذکر الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔

تلبیہ ہم آواز ہو کر پڑھنا

سوال: مغیرہ سوال کرتی ہیں کہ میرے سسر اور ساس حج پر جا رہے ہیں کیا وہ دونوں تلبیہ ہم آواز ہو کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: تلبیہ پڑھنے کیلئے ضروری ہے کہ مرد بلند آواز سے پڑھے لیکن اس بات کا خیال

Marfat.com

رکھیں کہ خود کو یا کسی کو تکلیف نہ ہو۔ جبکہ عورت پست آواز سے تلبیہ پڑھیں، لیکن اتنی آواز سے پڑھیں کہ خود اپنے کان سن لیں۔ (بہار شریعت)

لہٰذا مردوں اور عورتوں کا ہم آواز ہو کر تلبیہ پڑھنا درست نہیں۔

سعی کرتے وقت عورتوں کی رفتار

سوال: ارم سوال کرتی ہیں کہ عورتیں سعی کرتے وقت اپنی رفتار کیسی رکھیں نیز سبز میل میں کیا عورتیں مردوں کی طرح اپنی رفتار تیز کر دیں؟

جواب: عورتیں سعی کرتے وقت اپنی رفتار درمیانی رکھیں، سعی میں مردوں کی طرح دوڑنا انکے لئے نہیں ہے اور نہ ہی سبز میل میں دوڑیں بلکہ اپنی رفتار درمیانی اور باوقار رکھیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

نفل کا فرض کے قائم مقام ہونا

سوال: کیا احرام کی دو رکعتیں، طواف کی دو رکعتیں صفا اور مروہ کی سعی کے بعد دو رکعتیں نفل کی جگہ فرض پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! فرض نماز ان رکعتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری)

حج کیلئے نیت کی شرائط

سوال: صنوبر سوال کرتی ہیں کہ حج کیلئے نیت کیسے کی جائے اور نیت کیلئے کیا کیا شرائط ہیں؟

جواب: حج تین طریقوں پر ہے: (i) حج افراد۔ (ii) حج تمتع۔ (iii) حج قرانِ۔ ان تینوں میں نیت علیحدہ کی جائے گی۔

i۔ حج افراد کی نیت: اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی و تقبلہ منی نویت الحج و احرمت بھا مخلصا للہ تعالیٰ.

ii۔ حج تمتع کی نیت: اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی نویت العمرۃ واحرمت بھا مخلصا للہ تعالیٰ.

iii۔ حج قران کی نیت: اللھم انی ارید العمرۃ والحج فیسر ھما لی وتقبل ھما منی نویت العمرۃ والحج احرمت بھما مخلصا للہ تعالیٰ.

پاکستان سے جانے والے افراد زیادہ تر حج تمتع ہی کرتے ہیں لہٰذا وہ پہلے عمرہ کی نیت

Marfat.com

کریں۔ میقات پر احرام کی نیت کرے اس سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے احرام کیلئے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہوا۔ یوں ہی تنہا نیت کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی چیز نہ ہو۔ (عالمگیری)

احرام کے وقت لبیک کہے اور اس کے ساتھ نیت بھی ضروری ہے۔ جاننا چاہئے کہ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اور دل میں ارادہ نہ ہو تو احرام ہی نہ ہوا اور بہتر ہے کہ زبان سے بھی کہے۔ قران میں لبیک بالعمرۃ والحج اور تمتع میں لبیک بالعمرۃ اور افراد میں لبیک بالحج کہے۔ (درمختار، ردالمختار)

عورت پر بھی حج فرض ہے

سوال: حاجرہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت پر بھی حج فرض ہے؟

جواب: حج کی فرضیت میں عورت مرد کا ایک حکم ہے جو راہ کی طاقت رکھتا ہو اس پر فرض ہے۔ عورت میں اتنی بات زیادہ کہ اسے بغیر شوہر یا محرم کو ساتھ لئے سفر کو جانا حرام ہے ہاں جب فرض ادا ہو جائے تو بار بار عورت کو مناسب نہیں کہ وہ جس قدر پردے کے اندر ہے اسی قدر بہتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم مع تخریج صفحہ ۶۵۷)

مرد ہو یا عورت جو ادا نہ کرے گا عذابِ جہنم کا مستحق ہوگا، عورت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اس کو بغیر شوہر یا محرم کو ساتھ لئے بغیر سفر کو جانا حرام ہے اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں کہیں بھی (شرعی سفر میں جو کہ تقریباً ساڑھے ستاون میل بنتا ہے) شوہر یا محرم کے بغیر گئی تو گنہگار ہوگی۔

رشوت کے مال سے حج ادا کرنا

سوال: اگر کسی کے پاس تنخواہ کے علاوہ رشوت کا مال ہے اور وہ ضروریات سے زائد ہے تو کیا اس شخص پر حج بیت اللہ فرض ہے یا نہیں؟ اگر اس پیسے سے حج ادا نہ ہو تو ایسی کونسی صورت ہے کہ اس سے حج ادا ہو جائے؟

جواب: اگر اس کے پاس مال حلال بھی اتنا نہ ہو کہ جس سے حج ادا کر سکے اگرچہ رشوت ہزار ہا روپے ہوں تو اس پر حج فرض نہ ہوا کہ مالِ رشوت مالِ مغصوب ہے کہ وہ اس کا مالک

Marfat.com

نہیں اور اگر مالِ حلال اس قدر اس کے پاس ہے یا کبھی پہلے ہوا تھا تو اس پر حج فرض ہے۔ مگر رشوت وغیرہ میں حلال مال کا اس میں صرف کرنا حرام ہے اور وہ حج قابل قبول نہ ہوا اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا، حدیث مبارک میں منقول ہے کہ! ''مال حرام لے کر جو حج کو جاتا ہے جب وہ لبیک (تلبیہ) کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے نہ تیری حاضری قبول نہ تیری خدمت قبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود جب تک تو یہ حرام مال جو تیرے ہاتھ میں ہے واپس نہ دے''۔ اب اس کیلئے حج کرنے کی صورت میں یہ ہے کہ قرض لے کر فرض ادا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم)

حج کیلئے روپیہ ہے مگر تندرستی نہیں

سوال: کسی کے پاس حج کیلئے روپیہ پیسہ وغیرہ موجود ہے لیکن صحت وتندرستی وغیرہ پوری نہیں کہ حج کو جائے تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس صورت سے اس شخص کا فرض ادا ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر عذر ایسا ہے یعنی اس کی صحت ایسی خراب ہے جو کہ مانع سفر ہے، مثلاً آنکھیں نہیں یا پاؤں نہیں اور اس عذر کے زوال کی امید نہیں (یعنی تندرستی حاصل ہونے کی امید نہیں) تو اپنی طرف سے حج بدل کرائے اور اگر عذر مانع سفر نہیں تو خود ہی جائے۔ اور اگر مانع سفر لیکن زوال کی امید ہے (یعنی تندرستی حاصل ہونے کی امید ہے) جیسے اسے شدید بخار ہے۔ یا کہیں درد وغیرہ ہے تو حج بدل نہیں کرا سکتا۔ بلکہ تندرستی حاصل کرنے کا انتظار کرے اور جب شفا ہو جائے تو خود جائے اور اگر شفا سے پہلے موت کا وقت آ جائے تو حج بدل کی وصیت کر جائے۔ اگر اپنی طرف سے کوئی تقصیر نہ تھی یعنی جب سے فرض ہوا عذر مانع سفر لاحق تھا اور اس کے زوال سے پہلے مر گیا تو اس سے مؤاخذہ نہ ہوگا اور اگر ایک سال بھی ایسا گیا کہ جا سکتا ہے اور نہ گیا تو حج بدل کرانا فرض ہے۔

بغیر محرم کے سفر حج کرنا

سوال: امینہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ میری عمر ۴۵ برس ہے اور میں حج پر جانا چاہتی ہوں کیا میرے لئے بھی محرم ضروری ہے اور کیا میں بغیر محرم کے سفر حج کر سکتی ہوں؟

جواب: عورت اگر جوان ہو یا ضعیفہ ہو اسے بغیر محرم کے سفر کو جانا حرام ہے۔ اگر جوان ہے

Marfat.com

تو فتنہ کا اندیشہ ہے اور اگر ضعیفہ ہے تو سفر اور خصوصاً سفر حج میں اور زیادہ محرم کی محتاج ہے کہ جہاز سے چڑھانے، اتارنے کیلئے ضعیفہ کو دوسرے شخص کی زیادہ حاجت ہے ہاں اگر چلی جائے تو گناہگار ہوگی۔ ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا کہ محرم کو ساتھ ہونا شرط صحت حج ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرماتے ہیں۔

''حلال نہیں اس عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر کہ ایک منزل کا سفر بھی کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس کی حفاظت بھی کرے''۔ (سنن ابوداؤد شریف، جلد اول صفحہ ۲۴۳)

شوھر کی اجازت کے بغیر بھائی یا والد کے ساتھ حج پر جانا

سوال: شرمین سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی کے پاس کثیر سرمایہ موجود ہے کہ جس سے وہ بخوبی حج ادا کرسکتی ہیں ان کا ارادہ اب کہ سال حج کرنے کا ہے لیکن ہمارے بھائی ہر منت سماجت کے بعد اجازت نہیں دیتے اور ان کے حقیقی بھائی اب کی مرتبہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہماری بھابھی یہ موقع غنیمت جان کر ان کے ساتھ جانا چاہتی ہیں کیا ایسی صورت میں بغیر خاوند کی اجازت کے عورت اپنے بھائی کے ساتھ حج ادا کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ''فتاویٰ رضویہ'' میں ہے کہ جبکہ عورت پر حج فرض ہے اجازتِ شوہر کی ہرگز حاجت نہیں یہی درست ہے کہ فریضۂ حج فوراً ادا کیا جائے اور حضور ﷺ نے فرمایا:

حدیث: ''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے''۔

عورت کیلئے ایک بڑی شرط شوہر یا محرم کا ساتھ ہونا ہے اس وقت تو اس کا بھائی جا رہا ہے کیا معلوم کہ آگے کوئی محرم ساتھ ملے نہ ملے تو حج سے محروم رہے جلدی کرے اور فوراً بھائی کے ساتھ چلی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۷۱۸)

رشتے کے ماموں کے ساتھ حج پر جانا

سوال: طیبہ سوال کرتی ہیں کہ میری رشتے کی خالہ سعیدہ بیگم جن کی عمر تقریباً ۴۸ برس ہے اور کافی عرصہ پہلے بیوہ ہوگئی تھیں۔ سعیدہ بیگم اپنے رشتے کے ماموں کے ساتھ حج پر جانا چاہتی ہیں، اس ماموں کے سوا ان کا کوئی محرم رشتہ دار نہیں۔ کیا ایسی صورت میں وہ اپنے ماموں کے ساتھ حج پر جاسکتی ہیں جبکہ ماموں کی عمر ۸۰ برس ہے؟

Marfat.com

جواب: لا تبدیل لحکم اللہ. ''اللہ کے حکم کو کوئی جو لنے والا نہیں''۔

اور حدیث مبارک میں منقول ہے کہ: ''حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک منزل بھی سفر کو جائے تو جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتے دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ کو نکاح حرام ہے''۔

عورت پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کے ساتھ حج کیلئے جائے یا حج سے واپسی تک کیلئے نکاح کرے اگر چہ ۷۰، ۸۰ برس کی عمر والے سے جو اس کے ساتھ جائے آئے۔ مقصود صرف یہ ہو کہ بے محرم یا شوہر کے جانا نہ ہو، باقی مقاصد زوجیت ہونے یا نہ ہونے کی بحث نہیں۔ اگر اندیشہ ہو کہ وہ بعد واپسی طلاق نہ دے گا۔ تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا، اس شرط پر کہ تو مجھے حج کو لے جائے اور واپس آئے تو اپنے مکان پر پہنچتے ہی مجھ پر طلاق ہو۔ بغیر محرم کے سفر کیا تو ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا اور ان گناہان کثیرہ کے باعث اگر رشتے دار اس عورت سے قطع تعلق کر لیں تو اس میں حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم مع تخریج، صفحہ ۷۰۶)

چنانچہ سعیدہ بیگم اپنے رشتے کے ماموں کے ساتھ حج پر نہیں جا سکتیں جب تک کہ ان سے نکاح نہ کر لیں۔

عورت کو جمرات کی رمی کرنا

سوال: انجم سوال کرتی ہیں کہ کیا جمرات کی رمی عورتوں کو خود کرنی ضروری ہے یا ان کی طرف سے مرد کر لیں تو ادا ہو جائے گا؟

جواب: ''فتاویٰ رضویہ'' میں ہے کہ خود رمی کرنا ضروری ہے قدرت کے باوجود نائب بنانا درست نہیں ہاں عذر کے وقت جائز ہے''۔

اگر کسی نے ایسے مریض کے کہنے پر رمی کی جو طاقت نہیں رکھتا یا حاجی پر غشی طاری تھی اگر چہ اس نے رمی کا نہ کہا ہو یا جس بچے کو شعور نہ ہو، اس کی طرف سے، یا دیوانے کی طرف سے رمی کر دی تو جائز ہوگی۔

افضل یہ ہے کہ سنگریزے معذوروں کے ہاتھوں میں رکھ دیئے جائیں تو ان کے رفیق

Marfat.com

رمی کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۶۶۹)

لہٰذا اگر عورت مریض ہو تو اس کی طرف سے رمی کی جاسکتی ہے اور مرض بھی ایسا ہو کہ حاوی میں المنتقی سے امام محمد علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ''جب مریض اس حال میں ہو کہ صرف بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہو تو اس کی طرف سے کسی نے رمی کر دی تو اس پر کوئی شے لازم نہ ہو گی''۔

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ نماز کھڑے ہو کر ادا کر سکتا ہو تو اب اس کیلئے رمی کیلئے جانے کی قدرت ہو گی خواہ سوار ہو کر جائے یا اسے اٹھا کر لے جایا جائے۔ اس کی طرف سے نائب بنانا درست نہیں۔

چنانچہ امام محمد علیہ الرحمۃ کے قول سے یہ بات ثابت ہو گی کہ قدرت کے باوجود رمی نہ کرے اور اپنی طرف سے کسی مرد کو نائب بنانا درست نہیں اس طرح رمی ادا نہیں ہو گی۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم مع تخریج، صفحہ ۶۶۹)

حج ادا کریں یا بیٹی کی شادی

سوال: فہمیدہ پروین سوال کرتی ہیں کہ میری بیٹی جوان ہے میرے پاس اتنی رقم ہے کہ میں حج ادا کروں یا اپنی بیٹی کی شادی کروں میرے لئے کیا حکم ہے حج ادا کروں یا بیٹی کی شادی؟

جواب: اکثر دیکھا گیا ہے کہ بیٹا یا بیٹی کو مسئلہ بنا کر لوگ حج ادا نہیں کرتے یہ عمل درست نہیں بلکہ جیسے ہی استطاعت ہو فی الفور حج ادا کریں اصبہانی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ''حج فرض ادا کرو کیا معلوم کیا پیش آجائے''۔

اور ابوداؤد و دارمی کی روایت میں ہے کہ ''جس کا حج کا ارادہ ہو جلدی کرے''۔

حج کریں یا کاروبار

سوال: بانو قدسیہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے پاس اتنی رقم ہے کہ ہم حج ادا کر سکتے ہیں جبکہ میرے شوہر اس کو کاروبار میں لگانا چاہتے ہیں ہم کیا کریں؟

جواب: تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ حج فرض کو چھوڑ کر اگر وہی مال کسی اور کام میں صرف کیا جاتا ہے تو وہ نقصان کا باعث بن جاتا ہے اور سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ حدیث مبارک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع

Marfat.com

ہوئی نہ بادشاہ ظالم اور نہ کوئی ایسا مرد جو روک دے پھر بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر"۔

چنانچہ حدیث مبارک سے ثابت ہے کہ جیسے ہی حج فرض ہو جائے فوراً ہی ادا کرے کہ زندگی کا بھروسہ نہیں اور نہ ہی کاروبار میں نفع نقصان کا بھروسہ ہے۔ اور حج ادا کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "حج اور عمرہ گناہوں کو دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے"۔

عزیزوں کے تحائف نہ لانے کی وجہ سے حج نہ کرنا

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کے پاس اتنا روپیہ تو ہے کہ حج ادا کرلے لیکن اتنا پیسہ نہیں کہ عزیزوں کیلئے تحائف وغیرہ لائے اس وجہ سے اگر کوئی حج کرنے نہ جائے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ردالمختار میں مذکور ہے کہ "جو لوگ حج کو جاتے ہیں وہ دوست احباب کیلئے تحفہ لایا کرتے ہیں یہ ضروریات دین میں نہیں یعنی اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے جو ضروریاتِ حج اور آنے جانے کے اخراجات کیلئے کافی ہے مگر کچھ بچے گا نہیں کہ احباب وغیرہ کیلئے تحفہ لائے جب بھی حج فرض ہے اس وجہ سے اگر کوئی حج نہ کرے تو یہ حرام ہے"۔

احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا

سوال: فائزہ حسن سوال کرتی ہیں کہ احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا سنت ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار ﷺ نے احرام سے پہلے غسل فرمایا۔ (ابوداؤد)

حج کیلئے گھر سے نکلنے کا طریقہ

سوال: حمیرا فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ حج کیلئے گھر سے نکلنے کا کیا احسن طریقہ کار ہے؟

Marfat.com

جواب: <u>گھر سے نکلنے کا طریقہ:</u>

(i) چار رکعت نفل "الحمد" "قل" سے پڑھے یہ رکعتیں واپسی تک اہل وعیال کی نگہبانی کریں گی۔

(ii) وقت رخصت سب سے دعائیں لیں کہ برکتیں حاصل ہوں گیں۔

(iii) بائیں قدم سے باہر نکلیں اور دعا پڑھیں "**بسم اللّٰہ تو کلت علی اللّٰہ**"۔

(iv) "آیت الکرسی" پڑھیں۔

(v) "**قل یا ایھا الکافرون**" سے "**قل اعوذ برب الناس**" تک "تبت" کے سوا ۵ سورتیں بسم اللہ کے ساتھ پڑھے انشاء اللہ راستہ بھر آرام رہے گا۔

(vi) بسم اللہ پڑھ کر گاڑی میں سوار ہوں اور سواری کی دعا پڑھیں۔

(vii) دورانِ سفر ذکر و درود کرتی رہیں۔

(viii) اللہ عزوجل سے خوف خشوع وخضوع سے دعائیں کریں کہ مسافر کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(ix) صدقہ دے کر نکلیں۔

(x) اپنے قصور معاف کروالیں۔ (انوار البشارۃ)

(xi) کسی کی امانت یا قرضہ ہو تو لوٹا دیں۔

(xii) کسی سے مالِ ناحق لیا ہو وہ واپس کر دیں یا معاف کروالیں اگر پتہ نہ چلے تو اتنا مال فقراء کو دے دیں۔ صدقات دیجئے کہ اس سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔

سفر حج کی تیاری کا طریقہ

سوال: سمیرا ہاشم سوال کرتی ہیں کہ سفر حج کی تیاری کا طریقہ بتا دیں؟

جواب: <u>حج کی تیاری کا طریقہ:</u>

(i) ناخن تراشیں۔ (ii) بغل اور ناف کے نیچے بالوں کو دور کریں۔

(iii) مسواک کریں۔ (iv) وضو کریں۔ (v) غسل کریں۔

نوٹ: ضروری نہیں کہ روانگی سے کچھ دیر پہلے غسل کریں بلکہ بہتر ہے کہ پہلے کر لیں مثال کے طور پر اگر کسی کی صبح سویرے فلائیٹ ہے تو رات کو غسل کر سکتی ہے۔ اگر حیض کی حالت میں

Marfat.com

ہواور غسل کرنے میں تکلیف ہوتو صرف وضوبھی کرسکتی ہے۔

(vi) لباس سفر پہن لیں۔ اس کے لیے سفید لباس ضروری نہیں اگر رنگین کپڑے ہوں تو وہ بھی پہن سکتے ہیں۔

(vii) سر پر تیل لگائیں۔ اچھی طرح جما کر کنگھا کریں چوٹی کو ڈبل کر کے اوپر باندھ لیں۔

نوٹ: ہیئر بینڈ ہرگز نہ کریں اس سے بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے سرمہ لگائیں، رومال پہن لیں۔

اسی طرح ساری تیاری مکمل کرنے کے بعد دو رکعت نماز نفل احرام کے پڑھیں الحمد کے بعد سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھیں۔ ان نوافل کے پڑھنے کے لیے ضروری ہے کہ وقت مکروہ نہ ہو۔

حج کریں یا نکاح

سوال: وجیہہ صدیقی سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو اس کے پاس مال تو ہے کہ حج کرسکتا ہے مگر اس مال سے نکاح کرنا چاہتا ہے؟

جواب: نکاح نہ کرے بلکہ حج کرے کہ حج فرض ہے جبکہ حج کا زمانہ آگیا ہو حج کا زمانہ آنے سے پہلے اگر اس نے نکاح کرلیا کہ مجرد رہنے میں خوب مصیبت تھا تو حرج نہیں۔

دکھاوے کے لیے حج پر جانا

سوال: آمنہ حق سوال کرتی ہیں کہ دکھاوے کے لیے حج پر جانا کیسا ہے اور حج فرض کے لیے کیا کسی کی اجازت ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: درمختار اور ردالمختار میں مذکور ہے کہ ''دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مالِ حرام سے حج کرنا حرام ہے حج کو جانے کیلئے جن سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اس کی اجازت کو جانا ممنوع ہے۔ مثلاً ماں باپ اگر اس کی خدمت کے محتاج ہوں اور اگر ماں باپ نہ ہوں تو دادا دادی کا بھی یہی حکم ہے یہ حج فرض کا حکم ہے اگر نفل ہو تو والدین کی اطاعت کرے۔

احرام میں حرام کام

سوال: فرحین نیازی سوال کرتی ہیں کہ احرام میں کون سے کام حرام ہیں؟

Marfat.com

جواب: احرام نام ہی اس کا ہے بہت سے ایسے کام جو اس سے پہلے جائز تھے احرام پہننے کے بعد وہ حرام ہیں۔

(i) صحبت، بوسہ، فحش گفتگو کرنا۔ (ii) دنیاوی جھگڑا کرنا۔ (iii) جنگل کا شکار کرنا یا اس کی طرف اشارہ کرنا۔ (iv) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا کترانا۔ (v) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جدا کرنا۔ (vi) خوشبو بالوں کپڑوں یا بدن وغیرہ پر لگانا۔ (vii) خالص خوشبو جیسے زعفران، الائچی، لونگ، مشک وغرہ جوانتری، جائفل، دارچینی وغیرہ کھانا، ایسی خوشبو کو آنچل میں فی الحال مہک ہو۔ سر کو ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں، مہندی کا لگانا، زیتون یا تل کا تیل اگر چہ اس کا احرام نہ ہو۔ جوں مارنا، پھینکنا، کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا، اس کے مارنے کا کپڑا دھونا یا دھوپ میں ڈالنا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہوں۔ (درمختار، ردالمختار)

احرام میں مکروہ کام

سوال: شمائلہ خان سوال کرتی ہیں کہ کیا احرام میں کنگھی کرنا، صابن وغیرہ سے منہ دھونا مکروہ ہے نیز احرام کے دیگر مکروہات کی بھی وضاحت کر دیں؟

جواب: جی ہاں احرام میں کنگھی کرنا، بال یا بدن کو خوشبو صابن سے دھونا مکروہ ہے اسی طرح احرام کی دیگر مکروہات یہ ہیں۔ (i) بدن کا میل چھڑانا۔ (ii) بال اس طرح کھجانا کہ جوں گرنے کا اندیشہ ہو یا بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہو۔ (iii) قصداً خوشبو سونگھنا اگر چہ خوشبودار پھل ہی کیوں نہ ہو جیسے نارنگی، لیموں، پودینہ وغیرہ۔ (iv) غلافِ کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ پر لگے۔ (v) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا، مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جبکہ ہاتھ میں نہ لگ جائے ورنہ حرام ہے۔ (vi) بدن پر پٹی، سنگھار کرنا، بازو گلے پر تصویر باندھنا۔ (رفیق الحرمین، صفحہ ۵۶)

طواف کا صحیح طریقہ

سوال: مومنہ احمد صدیقی سوال کرتی ہیں کہ طواف کا صحیح طریقہ بتا دیں؟

جواب: صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "جب

Marfat.com

نبی پاک ﷺ حج کیلئے مکہ میں تشریف لائے تو سب کاموں سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا''۔

طبرانی کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بیت اللہ کے سات پھیرے طواف کرے اور اس میں لغویات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی''۔ (یعنی غلام آزاد کیا۔ (i) طواف حجر اسود سے شروع ہوگا۔ (ii) اب کعبے کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب حجر اسود کے قریب یوں کھڑی ہو کہ حجر اسود کے قریب براؤن پٹہ آپ کی دائیں طرف ہو۔ (iii) اب بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کر لیں۔

اللھم انی ارید طواف بیتک المحرم فیسرہ لی وتقلبہٗ منی

ترجمہ: ''اے اللہ ﷻ میں تیرے عزت والے گھر کے طواف کی نیت کرتی ہوں تو اسے مرے لئے آسان کردے اور میرے لئے قبول فرما۔

(iv) اب براؤن رنگ کی پٹی پر اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں رخ بھی اسی طرف رہے اور یہ پڑھیں۔

بسم اللہ والحمد للہ واللہ اکبر والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ.

حجر اسود کی طرف ہاتھوں کا اشارہ کر کے انہیں چوم لیں اب سیدھے ہاتھ کی طرف تھوڑا سرک کر اس طرح چلیں کہ خانہ کعبہ آپ کیلئے الٹے ہاتھ کی طرف رہے کسی کو دھکا نہ لگائیں۔ مردوں کے درمیان نہ گھسیں۔ تمام چکر میں درود شریف اور تیسرا کلمہ پڑھیں۔

(v) کعبہ شریف کے تینوں کونوں کا طواف کر کے چوتھا کونہ رکن یمانی اور رکن اسود کی درمیانی دیواروں کو مستجاب کہتے ہیں۔ یہاں دعا پر آمین کہنے کیلئے ۷۰ ہزار فرشتے مقرر ہیں یہاں چلتے چلتے درود شریف پڑھ کر ''ربنا اتنا'' والی قرآنی دعا پڑھ لیں۔ اب آپ حجر اسود کی طرف پہنچ گئیں۔ یہاں آپ کا ایک چکر پورا ہوا۔ اب پہلے کی طرح دونوں ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ سے اشارہ کر کے چوم لیں پھر کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کر کے تھوڑا سا سر کئے پھر پہلے کی طرح کعبہ مشرفہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کر لیں اسی طرح طواف کے ساتھ پھیرے مکمل کر لیجئے۔

(vi) جب سات پھیرے مکمل ہو جائیں تو آٹھویں بار پہلے کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک

Marfat.com

اٹھا کر یہ دعا کریں اور استلام کریں "بسم الله والحمد لله والله اکبر والصلوٰة والسلام علی رسول الله" طواف کے سات پھیرے ہوتے ہیں اور استلام کے آٹھ۔

(vii) اگر وقت مکروہ نہ ہو تو مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے پاس یا جہاں جگہ ہو وہاں دو رکعت نماز طواف ادا کریں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھیں یہ نماز واجب ہے۔

(viii) طواف مکمل ہو تو ملتزم سے پلٹ کر دعا مانگیں کہ وہاں کا ہر حصہ ہر ہر جگہ قبولیت دعا کی معراج ہے۔ (رفیق الحرمین صفحہ ۶۷)

حرم مکہ میں کیسے داخل ہوں۔

سوال: فرخندہ بیگ سوال کرتی ہیں کہ حرم مکہ میں کس طرح داخل ہوا جائے؟

جواب: جب مکہ مکرمہ پہنچیں تو حتی الامکان اپنی نگاہوں کو جھکا لیں آنکھیں شرم گناہ سے نیچی رکھیں خشوع و خضوع سے داخل ہوں، ہو سکے تو ننگے پاؤں داخل ہوں لبیک اور دعا کی کثرت رکھیں بہتر یہ ہے کہ دن میں نہا کر داخل ہوں حیض و نفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے جب کعبہ معظّمہ نظر آئے تو پہلی نظر پڑتے ہی صدقِ دل سے اپنے اور تمام عزیزوں دوستوں مسلمانوں کیلئے مغفرت و عافیت مانگیں جنت بلا حساب کی دعا کرے اور جہاں تک ممکن ہو دعائیں ہی پڑھتا رہے کہ یہ اہم جگہ ہے کہ یہاں پر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے اس موقع پر درود شریف بھی نہایت اہم ہے اس مقام پر تین بار اللہ اکبر کہے تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے پھر یہ دعا پڑھے۔ "ربنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار". (بہارِ شریعت)

سفر حج پر انیر پورٹ پہنچ کر کیا کریے

سوال: سحر کوثر سوال کرتی ہیں کہ سفر حج کیلئے ائیر پورٹ پہنچ کر کیا کیا جائے؟

جواب: ائیر پورٹ پہنچ کر چاہئے کہ اپنے آپ کو ذکر و اذکار میں مشغول رکھیں دنیاوی گفتگو نہ کریں ہنسی مذاق سے پرہیز کریں اگر وضو وغیرہ کرنا ہو تو آرام سے کرلیں زیادہ تر لاؤنج میں وضو خانہ اور نماز کی جگہ قائم ہے اطمینان سے یہ تمام کام انجام دیں پریشان نہ ہوں اور نہ ہی

Marfat.com

گھبراہٹ کا اظہار کریں بلکہ دعائیں کریں کہ سفر حج میں ہر دعا مقبول ہے۔

رش کی وجہ سے حجر اسود کا بوسہ نہ لینا

سوال: کاملہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ کیا حجر اسود کا بوسہ لینا ضروری ہے جبکہ بہت رش کی وجہ سے حجر اسود کا بوسہ نہیں ملتا اس سے حج پر کوئی فرق آئے گا یا نہیں؟

جواب: اگر حجر اسود کا بوسہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے یقیناً اسے ہمارے محبوب و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے بوسہ دیا اور روئے اقدس اس پر رکھا، خوش نصیبی ہے کہ منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم و رش کے سبب ایسا نہ ہو سکے تو اوروں کو ایذاء نہ دیں، نہ دابیں، نہ کچلیں۔

حجر اسود کا بوسہ سنت ہے اور ایسی جگہ پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے لہٰذا اس اختلاط سے بچیں کہ یہ حرام ہے۔ جس طرح مکہ مکرمہ میں ہر نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہوتی ہے اسی طرح ہر گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہوتا ہے لہٰذا اپنے آپ کو خدارا اس گناہ سے دور کرلیں بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر چوم لیں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے بوسہ دے لیں۔

پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے منہ مبارک رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے۔ (رفیق الحرمین، صفحہ ۱۰۷)

نوٹ: ''حجر اسود'' کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔

بائیں طرف سے طواف شروع کرنا

سوال: آصفہ زیدی سوال کرتی ہیں کہ اگر بائیں طرف سے طواف شروع کیا اس طرح کہ کعبہ معظمہ سیدھے ہاتھ پر رہا تو یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: درست طریقۂ طواف یہ ہے کہ دائیں طرف سے شروع کرے کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے میں بائیں ہاتھ کو رہے اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے پر سیدھے ہاتھ پر رہا یا کعبہ مشرفہ کو منہ یا پیٹھ کر کے آڑا، آڑا طواف کیا یا حجر اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ مشرفہ میں ہے اس طواف کا اعادہ

Marfat.com

کرے اور اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلی آئی تو دم واجب ہے۔ (ردالمحتار، درمختار)

طواف کا آٹھواں پھیرا کرنا

سوال: نائمہ احمد صدیقی سوال کرتی ہیں کہ طواف کیساتھ پھیروں کے بعد اگر کوئی آٹھواں پھیرا قصداً شروع کردے یا محض وہم کی وجہ سے شروع کردے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: طواف سات پھیروں پر ختم ہوگیا اور اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کردیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا اسے بھی اب سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ اگر محض وہم اور وسوسے کی بناء پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہوں جب بھی اسے سات پھیر کر کے ختم کرے ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کردے ساتھ پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار، درمختار)

طواف کرتے ہوئے وضو ٹوٹ جانا

سوال: مبشرہ چانڈیو سوال کرتی ہیں کہ طواف کرتے ہوئے وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

جواب: طواف کرتے کرتے اگر وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلی گئی تو واپس آکر اسی پہلے طواف پر بنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہیں انہیں کرے طواف پورا ہو جائے گا نئے سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور نئے سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضروری نہیں اور بنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے حجر اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ ضروری: یہ سب اس وقت ہے جب چار پھیرے سے کم کئے تھے اور اگر چار پھیرے سے زیادہ کئے تو بنا کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

دورانِ طواف نہ کرنے والے کام

سوال: فاطمہ بروہی سوال کرتی ہیں کہ شریعت دورانِ طواف کن باتوں سے منع کرتی ہیں؟

جواب: طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جنہیں شرع مطہر پسند نہیں کرتی۔

(i) عورتیں مردوں کی طرف اور مرد عورتوں کی طرف نگاہ نہ کریں۔ (ii) کسی میں اگر کچھ عیب

Marfat.com

ہو یا وہ خراب حالت میں ہو تو نظر حقارت سے اسے نہ دیکھیں۔(iii) بلکہ اسے بھی نظر حقارت سے نہ دیکھیں جو اپنی نادانی کے سبب ارکان ٹھیک طرح سے ادا نہیں کرتے بلکہ ایسوں کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھا دیں۔

نفل پڑھنے کیلئے مقام ابراھیم علیہ السلام پر جگہ نہ ملنا

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ طواف کے بعد اگر مقام ابراہیم کے پاس نفل کی جگہ نہ ملے تو کیا کرے؟ اور کیا فوراً پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: اگر بھیڑ کی وجہ سے مقامِ ابراہیم علیہ السلام میں نماز نہ پڑھ سکیں تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد حرام کے علاوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

لباب میں مذکور ہے کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کے بعد اس نماز کیلئے سب سے افضل کعبہ معظمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ پھر کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجد حرام میں کسی جگہ پھر حرم مکہ کے اندر جہاں بھی ہو، سنت یہ ہے کہ وقت کراہت نہ ہو طواف کے فوراً بعد نماز پڑھے بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی ہو تو عمر بھر جب پڑھے گا ادا ہی ہے قضا نہیں مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔

صفا و مروہ کی سعی کا طریقہ

سوال: اقراء فاروق سوال کرتی ہیں کہ صفا اور مروہ کی سعی کا کیا طریقہ کار ہے؟

جواب: سب سے پہلے صفا و مروہ کی سعی کیلئے حجر اسود کے پاس آئیں اور تکبیر وغیرہ کہہ کر چومیں اور یہ نہ ہو سکے تو حجر اسود کی طرف منہ کر کے "اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والحمد للہ" پڑھیں۔

☆ درود پڑھتے ہوئے فوراً باب الصفا سے جانبِ صفا روانہ ہوں۔

☆ دروازۂ مسجد سے بایاں پاؤں پہلے نکالیں اور دایاں پاؤں بعد میں نکالیں۔

☆ سعی کیلئے باب صفا سے جانا مستحب ہے اور یہی آسان بھی ہے اور اگر کسی دوسرے دروازے سے جائیں جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔

☆ ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھیں کہ کعبہ معظمہ نظر آئے۔

Marfat.com

نوٹ: زیادہ اوپر نہ چڑھیں کہ یہ جاہلوں اور بدمذہبوں کا طریقہ ہے۔

☆ پھر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرف پھیلے ہوئے اٹھائیں اور اتنی دیر ٹھہریں جتنی دیر میں مفصّل کی کوئی سورت یا سورۃ البقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے۔

☆ تسبیح وتہلیل، تکبیر درود پڑھیں اور اپنے لئے اور اپنے دوستوں، استادوں، عزیزوں اور دیگر مسلمانوں کیلئے دعا کریں کہ یہاں دعا مقبول ہوتی ہے۔

☆ پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلیں ذکر ودرود برابر جاری رکھیں۔

☆ مروہ تک پہنچنے پر یہاں سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا ہو گیا یہاں سے عمارات کی وجہ سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر جیسا صفا پر کیا تھا اسی طرح کعبے کی طرف منہ کر کے تسبیح وتکبیر وحمد وثناء درود ودعا پڑھیں۔ (رفیق الحرمین، صفحہ ۱۰۰)

نوٹ ضروری: عورتیں سبز میلوں میں درمیانی رفتار سے چلیں یہاں عورتوں کیلئے مردوں کی طرح بھاگنا نہیں ہے۔

سعی طواف سے پہلے کرنا

سوال: تحریم فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ کیا سعی طواف سے پہلے ہو سکتی ہے؟

جواب: ''لباب'' میں مذکور ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصے کے بعد ہو لہٰذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی اور سعی سے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا۔

حیض و نفاس والی کا سعی کرنا

سوال: فرحانہ یاسمین سوال کرتی ہیں کہ کیا سعی کیلئے طہارت ضروری ہے کیا حیض ونفاس والی عورت سعی کر سکتی ہے؟

جواب: سعی کیلئے طہارت شرط نہیں، حیض ونفاس والی عورت اور جنبی بھی سعی کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سعی میں پیدل چلنا

سوال: افشاں احمد سوال کرتی ہیں کہ سعی میں پیدل چلنا کیسا ہے اگر کسی سواری پر کی جائے تو اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جبکہ عذر نہ ہو لہٰذا اگر سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلی بلکہ گھسٹتی ہوئی گئی تو حالت عذر میں معاف ہے اگر بلا عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔ (لباب)

سعی کے بعد نفل کہاں پڑھے

سوال: رمشا سوال کرتی ہیں کہ سعی کے بعد نفل کہاں پڑھنا چاہئے؟

جواب: مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔ (درمختار)

مطلب بن داعہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سعی دے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے سامنے تشریف لا کر حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز پڑھی"۔

عورت کے بالوں کی تقصیر

سوال: فارینہ عاصم سوال کرتی ہیں کہ عورتوں کے تقصیر کا طریقہ بتا دیں؟

جواب: عورتوں کو سر مونڈنا حرام ہے اپنی چٹیا کے سرے سے انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ بال کاٹ لیں بعض خواتین ادھر ادھر سے بال کاٹ لیتی ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

حج میں عورت کہاں نماز پڑھے

سوال: عمارہ ناہید سوال کرتی ہیں کہ عورتوں کو نماز کہاں پڑھنی افضل ہے؟

جواب: عورتیں نماز قیام گاہ ہی میں پڑھیں نمازوں کیلئے جو دونوں مسجد کریم میں حاضر ہوتی ہیں جہاں سنت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے ہاں عورتیں مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کرلیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلوٰۃ و سلام کیلئے حاضر ہوتی رہیں۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

یوم عرفہ میں حاجی کو روزہ رکھنا

سوال: نورالعین سوال کرتی ہیں کہ عرفہ کے دن حاجی کو روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: عرفہ کے دن حاجی کو روزہ رکھنا مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہوگا۔

نوٹ ضروری: دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ کی ضروریات سے فارغ ہولے کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے یوں ہی پیٹ بھر کر کھانا سخت سستی اور غفلت کا باعث ہے تین روٹی کی بھوک والا ایک ہی کھائے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیلئے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر کر نہ کھائی حالانکہ اللہ کے حکم سے تمام جہان اختیار میں تھا اور ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم مع تخریج انوار البشارۃ، بہارِ شریعت)

عرفہ کے دن غیر محرم کو دیکھنا

سوال: نورالہدیٰ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی عرفہ کے دن عورتوں کی طرف دیکھے تو اس شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: امام احمد وطبرانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

مجدد دین وملت، امام اہلسنّت، پیر طریقت، مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ اپنی مایہ ناز تصنیف ''فتاویٰ رضویہ'' میں رقمطراز ہیں کہ! ''بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں، نہ کہ موقف میں یا مسجد الحرام میں نہ کہ کعبہ کے سامنے نہ کہ طواف بیت الحرام میں، یہ مردوں کیلئے امتحان کا موقع ہے کہ عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ منہ نہ چھپانا اور انہیں حکم دیا گیا کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرنا۔ یقین جانو کہ یہ عزت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ سب خاص دربار میں حاضر ہو کر بلاشبہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے''۔

تو اللہ واحد کی کنیزیں کہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں ان پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی۔ وللہ المثل الاعلیٰ. ''اور اللہ تعالیٰ کی شان سب سے بلند ہے''۔

Marfat.com

ہاں ہاں ہوشیار، ایمان بچاتے ہوئے، قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے، حرام وہ جگہ ہے جہاں نگاہ کے ارادے پر پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے اللہ نیکی کی توفیق دے، آمین۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۷۵)

عمرے کی نیت کے بعد حیض آنا

سوال: سمیرا سوال کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عمرے کی نیت کرلی اسی دن روانگی کے وقت اس کو حیض آگیا اب یہ عورت کیا تمام احرام کی پابندیاں اٹھائے یا نہیں اور غسل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ ہی میں نیت کرے گی یا مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا جائے گی؟

جواب: جی نہیں وہ عورت احرام کی تمام پابندیاں نہیں اٹھائے گی کیونکہ اس نے احرام کی نیت کرلی ہے اور بعد از غسل مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا جانے کی ضرورت نہیں کہ میقات پر اس نے عمرے کی نیت کرلی۔

حج و عمرے کی روانگی میں مانع حیض گولیاں کھانا

سوال: نسرین گل سوال کرتی ہیں کہ کسی عورت کو حج وعمرہ کی روانگی قریب ہے اور حیض کی تاریخ انہی دنوں میں ہے اب وہ حیض کو روکنے والی گولیاں استعمال کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ایسی صورتحال ہے کہ روانگی کے دن قریب ہیں اور حیض کی تاریخ بھی انہی دنوں میں ہے وہ مانع حیض (حیض کو روکنے والی) گولیاں استعمال کرسکتی ہے۔

حیض کی وجہ سے طواف زیارت رہ جانا

سوال: نوشابہ احمد سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت نہ کرسکی تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: طواف زیارت حج کا فرض ہے اس کے بغیر حج ادا نہ ہوگا اگر کوئی ایسی عورت حیض کی وجہ سے دس تاریخ کو طواف زیارت نہ کرسکے تو گیارہ تاریخ کو کرلے یا بارہ کو کرلے۔ اگر بارہ تاریخ کو نہ کرسکے تو جب حیض سے فارغ ہو تب کرلے اور اگر طواف زیارت سے پہلے روانگی کی تاریخ آجائے تو ضروری ہے کہ تاریخ کو آگے بڑھالیں۔

اگر تاریخ آگے بڑھوانے یا نشست منسوخ کروانے میں بہت زیادہ دشواری کا سامنا ہو

Marfat.com

تو مجبوری کی صورت میں طوافِ زیارت کرلے مگر بدلہ یعنی گائے یا اونٹ کی قربانی لازم آئے گی اور توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا گناہ ہے۔

(رفیق الحرمین، صفحہ۲۳۲)

''ردالمحتار'' میں ہے کہ! ''اگر کسی عورت کو اتنا وقت ملا کہ وہ طواف کر لیتی نہ کیا اب حیض یا نفاس آ گیا تو گنہگار ہوئی''۔

آبِ زم زم شریف پیتے وقت کیا دعا کریں

سوال: رابعہ حسن سوال کرتی ہیں کہ زم زم پیتے وقت کیا دعا مانگی جائے نیز اس کے پینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ''زم زم جس مراد سے پیا جائے اسی کیلئے ہے''۔

زم زم پیتے وقت دعا کے بارے میں اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت، مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، یہاں یہ دعائے جامع پڑھی جائے:

"اللهم هذا بيتك وانا عبدك اسئالك العفو والعافية فى الدين والدنيا والاخرة والوالدى وللمؤمنين والمؤمنت ولعبدك احمد رضا ابن نقى على اللهم اغفرهما وارحمهما وانصره نصرا عزيز".

اور چونکہ قیام مکہ معظمہ کے دوران زم زم شریف پر حاضری اور اسے پینا بار بار نصیب ہوگا تو کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کیلئے پئیں۔ کبھی عذابِ قبر سے محفوظی کیلئے، کبھی محبت رسول اللہ ﷺ بڑھنے کو کبھی وسعت رزق، کبھی شفائے امراض، کبھی حصولِ علم وغیرہ خاص مرادوں کیلئے پیو، وہاں جب بھی زم زم پئیں خوب پیٹ بھر کر پئیں کہ حدیث میں ہے کہ! ''ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کو پیٹ بھر کر نہیں پیتے''۔ چاہِ زم زم کے اندر بھی نظر کریں کہ بحکم حدیث دافع نفاق ہے۔

زم زم پینے کا طریقہ:

زم زم شریف کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے تین سانسوں میں کھڑے ہو کر پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے اتنا پئیں۔ ہر بار بسم اللہ سے شروع اور الحمد للہ پر ختم کریں باقی بدن پر ڈال لیں اور

Marfat.com

پیتے وقت دعا کریں کہ ہر دعا قبول ہو۔

نوٹ: حج کے تفصیلی احکام جاننے کیلئے امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ کی کتاب ''رفیق الحرمین'' کا مطالعہ کریں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۲:

نکاح کا بیان

لفظ قبول سے نکاح

سوال: دردانہ رحمٰن سوال کرتی ہیں کہ فقط لفظ ''قبول'' سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: جواب میں صرف ''لفظ قبول'' کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں نے قبول کیا اور یہ ماضی کا صیغہ ہے اور ماضی سے یقیناً نکاح درست ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

لہٰذا نکاح ہو جائے گا۔

نابالغہ سے ولی کا نکاح

سوال: عرفان نے اپنے چچا کی نابالغہ لڑکی رضوانہ سے نکاح کیا جبکہ وہ اس کا ولی بھی ہے اس نے گواہوں کے سامنے اتنا کہا کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کیا تو کیا اس صورت میں عرفان کا نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: مذکورہ صورت میں اگر عرفان رضوانہ کا ولی بھی ہے اور اس نے گواہوں کے سامنے یہ کہا کہ میں نے اپنا نکاح اس سے کیا تو ایسی صورت میں نکاح منعقد ہو جائے گا۔ (جوہرۃ نیرہ)

الفاظِ نکاح ماضی کے ہوں یا مستقبل کے

سوال: نکاح کیلئے الفاظ ماضی کے ہونے چاہئے یا مستقبل کے؟

جواب: ایجاب وقبول میں ماضی کے الفاظ ہونا ضروری ہیں مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی مؤکلہ کا تجھ سے نکاح کیا ان کو تیرے نکاح میں دیا وہ کہے میں نے اپنے لئے یا اپنے بیٹے یا مؤکل کیلئے قبول کیا۔

☆ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو دوسری طرف سے ماضی کا مثلاً اس طرح کہے کہ مجھ سے اپنا نکاح کر دے یا تو میری عورت ہو جا اس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا نکاح منعقد ہو جائے گا۔

☆ تیسری صورت یہ ہے کہ ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو اور دوسری طرف سے ماضی کا

Marfat.com

مثلاً یہ کہے کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے اس نے کہا ''کیا'' تو نکاح منعقد ہو گیا، یا یوں کہے کہ میں تجھ سے نکاح کرتی ہوں اس نے کہا ''میں نے قبول کیا''۔ تو ہو جائے گا۔

ان دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا اور اگر کہا تو یہ اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے اس نے کہہ دیا یا کہا ''ہاں'' تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح منعقد نہیں ہوگا اور ان لفظوں سے، نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔ (ردالمختار، عالمگیری)

رجسٹرڈ کرانے بغیر نکاح کی شرعی حیثیت

سوال: عامر اور عمیر کا نکاح بالترتیب فہمیدہ اور سعیدہ سے ہوا۔ قاضی صاحب نے گواہان، وکلاء اور مجلس عام کی روشنی میں نکاح پڑھایا اور عامر کی بیوی فہمیدہ کی رخصتی ہو گئی۔ جبکہ عمیر کی بیوی سعیدہ کی رخصتی بعد میں طے ہونا قرار پائی جب مدت معینہ کے بعد عمیر کی طرف سے رخصتی کا مطالبہ ہوا تو سعیدہ کے سرپرستوں نے اس رشتے اور رخصتی سے انکار کر دیا اور اب وہ سعیدہ کا رشتہ کسی اور لڑکے سے کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی کے رشتے داروں کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ نکاح کی اطلاع رجسٹرار کے یہاں نہیں دی گئی تھی لہٰذا وہ نکاح کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آپ شرعی اعتبار سے بتائیں کہ کیا رجسٹرار کے یہاں اندراج نہ کرانے سے نکاح کی شرعی حیثیت متاثر ہوتی ہے نیز کیا اس لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ ہو سکتا ہے؟

جواب: یہ درست ہے کہ شریعت کے قواعد کے مطابق بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی رضامندی سے کفو میں دو گواہوں کی موجودگی میں اس طرح ایجاب و قبول کروائے کہ دو عاقل، بالغ مسلمان مرد یا ایک مرد دو عورتیں یہ ایجاب و قبول سن لیں، تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ نکاح صحیح ہونے کیلئے شرعاً رجسٹر کرانا ضروری نہیں ہے۔

نکاح رجسٹر کرائے بغیر بھی درست ہو جاتا ہے۔ البتہ قانونی طور پر یہ عمل ضروری ہے اور جس لڑکی کا نکاح ہو چکا ہو اور اس کو شوہر کی طرف سے طلاق نہ ملے یا اس کا شوہر فوت نہ ہو جائے اس کا دوسرے شخص سے نکاح قطعاً حرام ہوگا۔ (وقار الفتاویٰ)

جیسا کہ قرآن مجید پارہ نمبر ۵ سورۂ نسا میں مذکور ہے۔ ''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں''۔

Marfat.com

نابالغہ کا نکاح

سوال: ایک لڑکی کے والدین بحالت شیر خوارگی فوت ہو گئے اور پانچ سال کی عمر میں اس کی نانی نے اس کا نکاح کر دیا بالغہ ہوتے ہی لڑکی نے اس نکاح کو نامنظور کر دیا اور کہا کہ نہ میرا نکاح ہوا ہے اور نہ مجھے خبر ہے اور نہ ہی مجھے منظور، اب حکام وقت کی اجازت سے نکاح ثانی ہو گیا اور نکاح اول فسخ کر دیا۔ اب شرعاً اس کا نکاح ثانی درست ہو گا یا نہیں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں نابالغہ کا نکاح نانی نے کیا ہے۔ اس لئے لڑکی کو خیارِ بلوغ ملے گا اور بالغہ ہوتے ہی نکاح فسخ کر سکے گی۔ اگر لڑکی نے بالغ ہوتے ہی بلا تامل فسخِ نکاح کر دیا تو کسی با اثر عالم دین سے حکم فسخ لے اور حاکم وقت سے جاری کرا کر کسی اور جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ)

نکاح کا وعدہ کرکے دوسری جگہ نکاح کرنا

سوال: میری دوست مسرت کے والد نے اپنے بھائی کو کہا کہ میں اپنی لڑکی کا رشتہ تجھے دوں گا۔ لیکن چار پانچ سال کے بعد وہ رشتہ کسی دوسری جگہ دے دیا گیا اب اس صورت میں پہلے کا رشتہ ثابت ہے یا نہیں نیز عہد کرنے کی صورت میں پہلے کا نکاح ثابت ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر صرف یہ وعدہ کیا تھا کہ لڑکی کا نکاح کر دے گا، پھر اس نے دوسری جگہ نکاح کر دیا تو یہی نکاح درست ہوا (یعنی نکاح ثانی جائز ہو گا) اور پہلے شخص سے نکاح نہ ہوا۔ ہاں مگر وعدہ خلافی ہوئی جو کہ بغیر وجہ شرعی نہیں کرنی چاہئے۔ (فتاویٰ امجدیہ)

بغیر گواھوں کے نکاح کی شرعی حیثیت

سوال: معاویہ اور سدرہ نے ایک مجلس میں بغیر گواہوں کے نکاح کیا یعنی باقاعدہ مہر کا تذکرہ کرتے ہوئے ایجاب وقبول کیا بغیر گواہوں کے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اگر یہ نکاح نہیں ہوا تو معاویہ اور سدرہ کا بحیثیت میاں بیوی زندگی گزارنا شریعت کے نقطۂ نظر سے کیسا ہے؟ سدرہ اور اس کے پہلے شوہر کی اولاد کا نان ونفقہ معاویہ پر واجب ہو گا یا نہیں؟ معاویہ اور سدرہ سے پیدا ہونے والی اولاد صحیح النسب ہو گی یا نہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے اس حدیث کو امیر المؤمنین امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل

Marfat.com

البخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف صحیح بخاری میں نقل کیا۔

الحدیث: "لا یجوز نکاح بغیر شاهدین"

ترجمہ "یعنی بغیر دو گواہوں کے نکاح جائز نہیں" ۔ (صحیح بخاری شریف)

شیخ الاسلام برہان الدین ابوالحسن علی ابن ابی بکر المرغینانی نے ہدایہ میں کہا ہے۔

ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین مسلمین رجلین او رجل وامرأتین

"یعنی مسلمانوں کا نکاح منعقد نہیں ہوتا جب تک کہ دو آزاد عاقل بالغ مسلمان مرد گواہ یا ایک مرد دو عورتیں موجود نہ ہوں" ۔ (ہدایہ شریف)

لہذا صورت مسئولہ میں یہ نکاح ہوا ہی نہیں معاویہ پر نفقہ واجب نہیں اور [illegible] سے ہونے والی اولاد ناجائز ہے۔ (وقار الفتاویٰ جلد سوم صفحہ [illegible])

سنی لڑکے کا رافضیہ سے نکاح

سوال: معصومہ جو رافضیہ ہے اس کا نکاح سنی صحیح المذہب شہریار احمد سنی لڑکے سے لاعلمی میں ہو گیا اب ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: رافضیہ (شیعہ) سے نکاح باطل ہے اس وقت شہریار احمد کو معلوم ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر فرض ہے کہ وہ بالکل اس سے جدا ہو جائے وہ محض اجنبیہ ہے اصلاً زوجیت نکاح نہیں رکھتی۔ (ملخص فتاویٰ رضویہ)

نکاح فرض ہے یا سنت؟

سوال: میری دوست کا بھائی حسن کہتا ہے کہ نکاح کرنا حدیث میں سنت ہے اور قرآن مجید میں نکاح کرنا فرض اب اگر وہ قرآن پر عمل کرتے ہیں تو حدیث چھوٹ رہی ہے اور اگر حدیث پر عمل کر رہے ہیں تو قرآن مجید کا حکم چھوٹ رہا ہے۔ اب ہم اس صورت میں کس پر عمل کریں۔ اب اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں؟

جواب: جو شخص مہر ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اسے یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے سے زنا کی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر زنا کا یقین نہیں ہے بلکہ خوف

Marfat.com

اندیشہ ہے تو نکاح کرنا واجب ہے اور اگر شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر وہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان ونفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد فرائض متعلقہ نہیں پورا کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

خلاصہ: خلاصہ یہ ہے کہ بعض صورتوں میں نکاح کرنا سنت ہے اور بعض صورتوں میں نکاح کرنا فرض ہے نہ ہر صورت میں نکاح کرنا سنت ہے اور نہ ہر صورت میں نکاح کرنا فرض ہے اور قرآن کی کسی آیت میں نکاح کے فرض ہونے کی تخصیص نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہے تو نکاح کرنا حرام ہے۔ (ردالمختار، درمختار)

عورت سے نکاح کرتے وقت نیک سیرتی کو دیکھیں

سوال: نگہت بٹ سوال کرتی ہیں کہ ہم اپنے بھائی کی شادی کررہے ہیں شرعی نقطۂ نظر سے ہم لڑکی کی کس خصوصیت کو مدنظر رکھیں؟

جواب: عورت کی دینی خصوصیت کو ترجیح دینی چاہئے کہ حدیث پاک میں ہے حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے رسول پاک، صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا، "عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے (i) مال۔ (ii) حسب۔ (iii) جمال۔ (iv) دین، تو دین والی کو ترجیح دے"۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

ایک اور حدیث میں مذکور ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا وآخرت کی بھلائی ملی۔ (i) دل شکر گزار۔ (ii) زبان یادِ خدا کرنے والی۔ (iii) بدن بلا پر صابر۔ (iv) ایسی بیوی کہ نفس اور مال شوہر میں گناہ کی خواہاں نہ ہو۔ (طبرانی)

پس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ دین والی عورت اور ایسی عورت جو گناہ کی خواہاں نہ ہو اس کو ترجیح دینی چاہئے۔ جب کہ آج کل اس کے برعکس ہوتا ہے۔ کہ لڑکی کی دنیاوی تعلیم، فیشن اور اس کی گیدرنگ (Gathoring) اس کا اسٹینڈرڈ (Standard) دیکھ کر منتخب (Select) کیا جائے۔

آجکل کے مغربی فیشن میں نہ صرف وہ لڑکیاں اپنی بے پردگی اور دین سے دوری کے باعث خود بھی گناہوں میں مبتلا ہوئی ہیں بلکہ مرد کو بھی گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے جبکہ نیک

Marfat.com

عورت خود بھی اپنے ایمان اور آخرت کی فکر کرتی ہے اور مرد کو بھی ترغیب و ترہیب دلاتی ہے جبھی تو حدیث پاک میں فرمایا گیا:

''سب سے بڑھ کر جو متاع اور پونجی ہے وہ نیک سیرت عورت ہے''۔ (سنن نسائی)

بالغہ سے اجازت کے بغیر نکاح

سوال: رمشہ بالغہ ہے اس کا نکاح اس کے باپ کی اجازت سے ہوا اور رمشہ کو علم نہ تھا نہ وہ راضی تھی اب رمشہ نکاح سے انکار کرتی ہے۔ باپ نے لڑکی سے یہ نہیں کہا تھا کہ میں تمہارا نکاح پڑھوانے جا رہا ہوں۔ وکیل نے باپ کی اجازت سے نکاح پڑھا دیا، وکیل اور گواہ نے بھی لڑکی سے اجازت نہیں لی تھی نکاح کے بعد لڑکی کو معلوم ہوا تو لڑکی نے انکار کر دیا۔ کیا اس صورت میں اس کا نکاح جائز ہوگا یا ناجائز؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر لڑکی بالغہ تھی اور اس سے اجازت نہیں لی گئی تھی۔ باپ نے اپنی اجازت سے نکاح پڑھوایا تو یہ نکاح لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے اور جب کہ لڑکی نے خبر پا کر اس نکاح سے انکار کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا۔ اب لڑکی جہاں چاہے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (درمختار)

بد مذہب سے نکاح

سوال: میں ایک بالغہ باشعور لڑکی ہوں میری عمر تقریباً بیس سال ہے میرا مسلک ''مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ'' ہے جبکہ میرے والدین بد مذہب ہیں وہ مجھے کافر بھی کہہ چکے ہیں میرے تمام رشتے دار تقریباً وہابی و دیوبندی عقائد کے ماننے والے ہیں۔ مستقبل میں میرے والدین میری شادی میرے چچازاد سے کرنے والے ہیں جبکہ وہ بھی بد مذہب ہے اور میں گستاخِ رسول ﷺ سے شادی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ دورانِ نکاح میں نکاح قبول کروں یا رد کر دوں؟ کیا بد عقیدہ لوگوں سے نکاح کرنا جائز ہے؟ کیا میں بالغ ہونے کے ناطے کسی سنی بریلوی لڑکے سے اپنے ایمان کی بقا کے لئے اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہوں جبکہ میرا یہ عمل والدین کی ناراضگی کا سبب ہو۔ برائے مہربانی مجھے جواب عنایت فرمائیں کہ اس صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟

Marfat.com

جواب: دیوبندی و وہابی، قادیانی، شیعہ اور غیر مقلد گمراہ فرقے ہیں، ان سب سے تعلقات رکھنا اور سلام کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں بد مذہب فرقوں کے بارے میں فرمایا گیا۔ "یعنی اور یہ گمراہ لوگ بیمار ہو جائیں تو ان کی تیمار داری مت کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو اور اگر تم سے ملیں تو انہیں سلام بھی مت کرو"۔ (ابن ماجہ)

لہٰذا دیوبندی، وہابی فرقے کے کسی شخص سے کسی سنی کا نکاح جائز نہیں۔ اس لئے کہ دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں لکھی ہیں وہ آج بھی چھپ رہی ہیں اور ہر مسلمان ان کتابوں میں وہ بے ادبیاں اور گستاخیاں پڑھ سکتا ہے اور علمائے حرمین وغیرہ نے ان گستاخانہ عبارات کے پیش نظر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کا نکاح ایسے شخص سے نہیں ہو سکتا جو دائرہ اسلام سے خارج ہو۔

آپ جب بالغہ ہیں تو آپ خود مختار ہیں۔ آپ کی مرضی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ولی کو آپ پر جبر کرنے کا اختیار ہے۔ لہٰذا آپ پہلے سے ہی انکار کر دیں، کہ میں کسی بد مذہب اور بدعقیدہ شخص سے نکاح نہیں کروں گی، ہدایہ میں منقول ہے کہ "یعنی حرہ (آزاد) عاقلہ، بالغہ کا نکاح اس کی مرضی سے منعقد ہو جاتا ہے چاہے وہ باکرہ (کنواری) ہو یا ثیبہ (شادی شدہ) اگرچہ ولی اس عقد میں راضی نہ ہوں"۔ (ہدایہ شریف)

اس کے بعد فرمایا، "**ولا یجوز للولی اجبار البکر البالغة علی النکاح**".

ترجمہ: "یعنی جائز نہیں ہے ولی کو باکرہ بالغہ کو نکاح پر مجبور کرنا"۔ (ہدایہ شریف)

لہٰذا صورت مسئولہ میں آپ اپنی مرضی سے کسی سنی صحیح العقیدہ شخص سے نکاح کر سکتی ہیں۔ (وقار الفتاویٰ)

کم آمدنی کی وجہ سے شادی سے انکار

سوال: صوفیہ سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی کی آمدنی کم ہے ہم ان کی شادی کرنا چاہتے ہیں اور وہ انکار صرف اس وجہ سے کرتے ہیں کہ شادی کے اخراجات نہیں اٹھا سکوں گا۔ اس معاملے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: حکم شرع مطہرہ یہ ہے کہ شادی بیاہ میں آجکل تو اتنے بے جا خرچے کئے جاتے

Marfat.com

ہیں یہ ضروری نہیں بلکہ یہ پیسے کا ضائع کرنا اور سراسر اسراف ہے۔ نکاح کرنا ایک نیک عمل ہے اس میں بے جا رسومات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ آجکل کی خود ساختہ رسومات گناہوں کے دلدل میں لے جانے کا باعث بنتی ہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں فضول رسومات سے بچنا چاہئے اور ان کی وجہ سے نکاح کو مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنی استطاعت کے مطابق نکاح پر خرچ کرے اور سنت طریقہ سے ولیمہ کرے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ!
''تین شخصوں کی اللہ مدد فرمائے گا۔ (i) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ii) مکاتب کو ادا کرنے والا۔ (iii) پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اس کی اطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر فقیر ہوں گے تو اللہ عزوجل انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا''۔

چنانچہ ایسے تمام نوجوانوں کو جو کہ کم آمدنی اور شادی کے اخراجات نہ اٹھا سکنے کی وجہ سے نکاح نہیں کرتے ان کو تنبیہ ہے کہ صرف اس وجہ سے نکاح مؤخر نہ کریں۔

شہرت کی وجہ سے عورت سے نکاح کرنا

سوال: میرا ماموں زاد بھائی احسن مریم سے اس کی شہرت کی بنا پر نکاح کرنا چاہتا ہے جب کہ خاندان والے اس کی مخالفت کر رہے ہیں مخالفت کی وجہ اس لڑکی کی سستی شہرت ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ ''جو کسی عورت سے بوجہ شہرت کے نکاح کرے گا اللہ عزوجل اس کی ذلت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے بوجہ اس کے مال کے نکاح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لئے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاک دامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے گا تو اللہ عزوجل اس مرد کیلئے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کیلئے مرد میں''۔ (رواہ طبرانی عن انس رضی اللہ عنہ)

پس اگر آپ کا ماموں زاد بھائی اس کی شہرت کی وجہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس ارادے کو ترک کرے اور کسی نیک سیرت لڑکی سے نکاح کرے۔

Marfat.com

نکاح کیلئے لڑکے میں کیا خوبیاں دیکھیں

سوال: میری بہن کیلئے ایک رشتہ آیا ہے شرعی نقطۂ نظر سے لڑکے میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہئیں؟

جواب: عورت کو چاہئے کہ مرد دیندار، خوش خلق، مالدار، سخی سے نکاح کرے۔ فاسق بدکار سے نہیں اور اس طرح بھی نہ کرے کہ کوئی اپنی لڑکی کا نکاح کسی بوڑھے سے کرے۔ (ردالمحتار)

ذمہ داریوں کے خوف سے نکاح نہ کرنا

سوال: میرے ماموں صاحب حیثیت ہیں لیکن صرف اس وجہ سے نکاح نہیں کرتے کہ نکاح کے بعد ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں کیا میرے ماموں کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: آپ کے ماموں کا یہ عمل غلط ہے انہیں چاہئے کہ حدیث میں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نوجوانوں تم میں جوکوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ سے روکنے والا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ''جو خدا سے پاک صاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے''۔

اور جو نکاح نہ کرے اس کیلئے حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''حضور تاجدارِ مدینہ ﷺ نے مجرد رہنے سے منع فرمایا ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سنت کی نیت ہو اور اللہ کے حکم کی تعمیل ہو تو اس کا ثواب بھی ملے گا''۔ (ردالمحتار، درمختار، سنن نسائی)

چنانچہ آپ کے ماموں کو چاہئے کہ اگر وہ صاحب حیثیت ہیں تو فوراً نکاح کرلیں کیونکہ درمختار میں یہ بات مذکور ہے کہ اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو اور نہ نامرد ہو۔ مہر ونفقہ پر قدرت ہو تو نکاح سنت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر آزاد رہنا گناہ ہے۔ (درمختار)

مرتد ہونے پر نکاح کا حکم

سوال: ایک شخص نے قادیانی مذہب اختیار کرلیا اور اس کی بیوی بدستور اپنے اصل مذہب

Marfat.com

یعنی اہلسنت والجماعت پر قائم ہے ان کے نکاح کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورتحال کہ جس میں مرد اپنا مذہب تبدیل کرے عورت فوراً نکاح سے نکل گئی ان میں باہم کوئی تعلق نہیں رہا مرد محض اجنبی ہو گیا اب اس سے قربت زنائے خالص ہوگی۔

بد مذہب سے نکاح پڑھوانا

سوال: میری دوست ناہید کی شادی کامران فاروقی سے ہوئی اور دونوں صحیح العقیدہ ہیں لیکن نکاح خواں غیر مقلد وہابی ہے۔ تو ایسی حالت میں نکاح منعقدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: جو لوگ غیر مقلدوں (وہابی) کو نکاح پڑھانے کیلئے لائے گناہگار ہوئے توبہ کریں کہ اس میں بد مذہب کی تعظیم ہے اور اس کی تعظیم کرنا ناجائز اور گناہ ہے مگر اس نے جو نکاح پڑھایا تو وہ منعقدہ ہو گیا کہ نکاح خواں حقیقت میں وکیل ہوتا ہے اور صحت وکالت کیلئے اسلام شرط نہیں۔ (حوالہ فتاویٰ عالمگیری)

نابالغ کا نکاح ولی کی اجازت سے ہوگا

سوال: عائشہ جو کہ نو سال کی ہے جبکہ زاہد گیارہ سال کا ہے، ان دونوں کا نکاح ہوا مگر ایجاب وقبول زاہد سے ہی کرایا گیا۔ ایک مولوی صاحب نے کہا کہ والد کو اپنے نابالغ بچے کی طرف سے قبول کرنا چاہئے تھا، مگر رشتہ داروں نے برا یا غلط سمجھا اور اسے نابالغ سے ہی قبول کرایا۔ آیا اس صورت میں نکاح درست ہوا یا غلط؟

جواب: اگر زاہد ناسمجھ ہے تو نکاح منعقد نہ ہوا اور اگر سمجھ والا ہے تو نکاح منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

بد مذہب کا نکاح میں گواہ ہونا

سوال: فارینہ اور یاسر سنی صحیح العقیدہ ہیں اور ان کا نکاح بھی سنی عالم ہی نے پڑھایا تھا مگر ان کے نکاح میں ایک گواہ سنی اور دوسرا بد مذہب تھا کیا ایسی صورت میں ان کا نکاح منعقد ہو جائیگا؟

جواب: نکاح خواں کا مسلمان ہونا شرط نہیں کافر بھی ایجاب وقبول کرادے گا تو نکاح منعقد ہو جائے گا مگر مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے بد مذہبوں کو اپنا گواہ نہ بنائیں۔ یہ عمل کرنا ایک طرح سے ان کیلئے اعزاز ہے اور ان کی تعظیم کرنا حرام ہے۔

Marfat.com

صورت مسئولہ میں یاسر اور فارینہ کا نکاح منعقد ہو گیا۔ (فتاویٰ امجدیہ)

سنی لڑکی کا بد مذہب سے نکاح پڑھوانا

سوال: میری دوست جو کہ سنی صحیح العقیدہ لڑکی ہے، اس کا نکاح بد مذہبوں کے اجتماع میں منعقد ہوا اور وہ نکاح بد مذہبوں کے عالم نے ہی پڑھایا تھا کیا اس طرح نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: دیوبندی، وہابی، قادیانی، شیعہ، اور غیر مقلد گمراہ فرقے ہیں۔ ان سب سے تعلق قائم رکھنا اور سلام کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں بد مذہب فرقوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ:

''اور یہ گمراہ بیمار ہو جائیں تو ان کی تیمارداری نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو اور اگر تم سے ملیں تو انہیں سلام بھی مت کرو''۔ (ابن ماجہ)

لہٰذا دیوبندی وہابی فرقے کے کسی شخص سے کسی سنی کا نکاح جائز نہیں۔ اس لئے کہ دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں لکھی ہیں وہ آج بھی چھپ کر منظر عام پر آ رہی ہیں اور ہر مسلمان ان کتابوں میں وہ بے ادبیاں اور گستاخیاں پڑھ سکتا ہے اور علمائے حرمین وغیرہ ان گستاخانہ عبارات کے پیش نظر انہیں دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کا نکاح ایسے شخص سے نہیں ہو سکتا جو دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (وقار الفتاویٰ، جلد سوم صفحہ ۳۴ تا ۳۵)

گونگی اور بہری کا نکاح

سوال: شہناز جو کہ گونگی اور بہری ہے۔ اس صورت میں شہناز کا نکاح کس طرح کیا جائے؟

جواب: گونگے کیلئے یہ ہے کہ اگر وہ شخص تلفظ پر قادر نہیں مگر لکھنا جانتا ہے تو اس صورت میں نکاح تحریری طور پر منعقد کیا جائے گا۔ ورنہ اشارے سے منعقد ہو گا یعنی زبان سے کچھ الفاظ بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اشارہ بھی کرے کہ گونگا جب کچھ کہنا چاہتا ہے تو اشارے سے ہی کہتا ہے۔ (درمختار)

شوقیہ کفریہ گانے گنگنانا

سوال: میری دوست مہناز کا شوہر امجد اکثر شوقیہ گانے گنگناتا ہے جس میں وہ کچھ ایسے

Marfat.com

گانے گاتا ہے جس میں کفریہ کلمات بھی ہوتے ہیں جیسے۔ ''حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے۔ خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں''۔ اس طرح سے ''رب نے مجھ پر ستم کیا کیا ہے۔ سارے جہاں کا غم مجھے دے دیا ہے''۔

یہ گانے وہ اپنی لاعلمی میں گاتا ہے اس کو ان گانوں میں کفریہ کلمات کے ہونے کا علم نہیں کیا اس صورت میں اس کی بیوی نکاح سے نکل جائے گی یا نہیں اور اس کی بیعت برقرار رہے گی یا نہیں؟

جواب: مذکورہ صورت حال میں امجد کی لاعلمی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ ایسے گانے گنگناتا ہے اگر شوقیہ ہی کیوں نہ ہو تو اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس کا ایمان بھی گیا اور اس کی بیعت بھی ٹوٹ گیء۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے تجدیدِ ایمان کرے پھر تجدیدِ نکاح کرے پھر تجدیدِ بیعت بھی کرے اور خوب توبہ استغفار کرے۔ اگر حج کر لیا تھا تو اس پر صاحب استطاعت ہوتے ہی حج دوبارہ فرض ہے کیونکہ کفریہ کلمہ کہتے ہی تمام نیکیاں ختم ہو جاتی ہیں گانے گانا حرام ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب شجرِ ممنوعہ میں سے کھایا تو شیطان نے خوش ہو کر گانا گایا۔ گانے باجوں کا موجد شیطان ملعون ہے اور مسلمانوں کو شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ممانعت کی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۰۸ میں ارشاد فرماتا ہے۔

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''۔ (کنز الایمان)۔

گانے باجے شیطان ہی کی ایجاد ہے۔ ''تفسیرات احمدیہ'' کی روایت ہے سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان نے سب سے پہلے نوحہ کیا اور گانا گایا''۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ گانے باجوں میں دلچسپی رکھنے والے شیطان کے پیروکار ہیں اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''جو شخص گانے کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتا ہے اللہ عزوجل اس پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے ان میں سے ایک فرشتہ ایک کندھے پر دوسرا فرشتہ دوسرے کندھے پر ہوتا ہے اور وہ دونوں فرشتے اپنے پاؤں سے اسے مارتے پیٹتے رہتے ہیں جب تک وہ

Marfat.com

خاموش نہ ہو جائے''۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو گانے والی کے پاس بیٹھے اور اس سے کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ عزوجل بروزِ قیامت اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلے گا''۔ (مقدمہ کف الرعاع) ان احادیث مبارک سے ثابت ہوا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ کہ گانے باجے بجانا بھی حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں کچھ تو گانے ایسے ہیں جن میں کفریہ کلمات ہوتے ہیں اور جن کے گانے سے بندہ خارج از ایمان ہو جاتا ہے اور یہ شیطان کی سب سے بڑی چال ہے اگرچہ وہ لاعلمی کے طور پر گائے جائیں جن میں سے کچھ کفریہ اشعار بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔

1۔ ''حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے...... خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں''۔

معاذ اللہ عزوجل اس شعر میں کہا گیا ہے۔ خدا عزوجل بھی نہ جانے، یہ بات صریح کفر ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ عزوجل کے علم کا انکار ہے۔

2۔ ''خدا بھی آسمان سے جب زمین پر دیکھتا ہوگا...... میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا''

اس شعر میں معاذ اللہ عزوجل کم از کم چار کفر ہیں۔ (i) جب دیکھتا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ عزوجل ہر وقت نہیں دیکھتا معاذ اللہ عزوجل۔ (ii) اس بے حیاء کے محبوب کو اللہ عزوجل نے نہیں بنایا معاذ اللہ عزوجل۔ (iii) کس نے بنایا۔ یہ بھی اللہ عزوجل کو نہیں معلوم معاذ اللہ عزوجل۔ (iv) سوچتا ہوگا۔

3۔ ''رب نے مجھ پر ستم کیا کیا ہے...... سارے جہاں کا غم مجھے دے دیا ہے''۔

اس شعر میں یہ بات کفر ہے ''رب نے مجھ پر ستم کیا ہے''۔ معاذ اللہ عزوجل گانے والا اللہ عزوجل کو ظالم ٹھہرا رہا ہے اللہ عزوجل کو ظالم کہنا صریح کفر ہے۔ معاذ اللہ عزوجل۔

4۔ ''کتنا حسین چہرہ کتنی پیاری آنکھیں...... کتنی پیاری آنکھیں ہیں آنکھوں سے چھلکتا پیار،
قدرت نے بنایا ہوگا فرصت میں تجھے میرے یار''

اس شعر میں ''قدرت نے تجھے فرصت میں بنایا ہوگا''۔ کہا گیا ہے جو کہ کفر ہے۔

5۔ ''اومیرے رب بار بارے یہ کیا غضب کیا...... جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنادیا''۔

Marfat.com

اس شعر میں دو کفر ہیں۔ (i) ''جس کولڑکی بنانا تھالڑکا بنادیا''۔ یہ اللہ ﷻ پر اعتراض کی وجہ سے کفر ہے۔ (ii) پھراس کوظلم کہنا دوسرا کفر ہے۔

6۔ ''پھولوں سا چہرہ تیرا کلیوں سی مسکان ہے ..... روپ تیرا دیکھ کے قدرت بھی حیران ہے''

اس شعر میں ''قدرت بھی حیران ہے'' کہا گیا ہے اور یہ کفر ہے۔

7۔ ''اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا ..... خدا تراش لیا اور بندگی کرلی''۔

اس شعر میں خدا تراش لیا اور بندگی کرلی میں دو کفر ہیں۔ (i) مخلوق کو خدا کہنا۔ (ii) پھر اس کی بندگی کرنا۔

8۔ ''میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں ..... قسم خدا کی خدا بن کے آپ رہتے ہیں''۔

اس شعر میں غیر خدا کو خدا کہہ دیا جو کہ کفر ہے۔

9۔ ''کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے ..... پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے''۔

اس شعر میں پتھر کے بت کی پوجا کی تمنا اور عبادت کرنے کا اظہار ہے جو کھلم کھلا کفر ہے۔

مذکورہ بالا دیئے گئے گانوں کے چند نمونے اور اس کے علاوہ بھی ایسے گانے ہیں جن میں گانے لکھنے والے اب اس حد تک بے باک ہو گئے ہیں کہ انہوں نے خدا پر معاذ اللہ ﷻ اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں اور بدقسمتی سے یہ گانے آج کل تقریباً ہر گھر میں بجائے جاتے ہیں ہماری بہنوں سے مدنی التجا ہے کہ خدارا اپنے گھر والوں کے حال پر رحم کیجئے اور اپنی اور ان کی آخرت بچانے کی کوشش کیجئے۔

اپنے گھروں میں ایسے کفریہ گانوں سے اپنے شوہر اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو گانے سے منع کریں کیونکہ ایسے گانے سننے سے ان کا ایمان جاتا رہتا ہے اور نکاح باطل ہو جاتا ہے۔ خدارا اپنے گھر سے گانوں کی تمام کیسٹیں ضائع کر دیں۔

نوٹ: جو گانے کی کیسٹیں ہیں ان پر نعتیں ریکارڈ کروالیں اس طرح عشقِ رسول ﷺ بڑھے گا اور آخرت بھی سنور جائے گی۔ (انشاء اللہ)

تجدید ایمان کا طریقہ

سوال: تجدید ایمان کا کیا طریقہ ہے؟

Marfat.com

جواب: تجدید ایمان کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کو یاد ہے کہ اس نے کون سا کفریہ کلمہ بولا ہے۔ مثال کے طور پر ''خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں''۔ یہ کفریہ کلمہ بولا ہے تو اس طرح توبہ کرے۔

''یا اللہ عزوجل میں نے یہ کفر بک دیا کہ خدا بھی نہ جانے اس سے توبہ کرتی ہوں۔ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ'' (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)۔ اور اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہو گی اور تجدید ایمان بھی ہو گیا''۔

اور اگر اسے یاد نہیں ہے کہ اس نے کیا کفریہ کلمات کہے تو یوں کہے، ''یا اللہ عزوجل مجھ سے جو جو کفریہ کلمات صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر کلمہ پڑھے کہ اس طرح تجدید ایمان ہو گیا''۔

تجدید نکاح کا طریقہ

سوال: تجدید نکاح کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تجدید نکاح کا معنی ہے کہ ''نئے مہر سے نکاح کرنا'' اس کیلئے محفل کرنا اور لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ نکاح ''ایجاب وقبول کا نام ہے''۔ لیکن نکاح کے وقت دو مرد مسلمان یا ایک مرد اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا ضروری ہے خطبہ نکاح شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر خطبہ یاد نہیں تو اعوذ باللہ، بسم اللہ شریف کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھ کر تین سو تیرہ روپے مہر دینے کی نیت کرے اب دو مسلمان مردوں یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں عورت سے کہے میں نے تین سو تیرہ روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔ عورت کہے میں نے قبول کیا۔ اس طرح نکاح ہو گیا۔

عورت کا نکاح والی ہو کے دوسرا نکاح کرنا

سوال: جو عورت کسی اور کے نکاح میں ہو تو اس سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ! ''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں''۔ (نساء:۵، کنز الایمان)

روح البیان میں ہے حضرت نجم الدین کبریٰ قدس سرہ نے فرمایا، ''بے شک اللہ عزوجل نے عورتوں میں سے شوہر والی عورتوں کو مردوں پر حرام فرما دیا''۔ (روح البیان)

Marfat.com

جوعورت کسی کے نکاح میں ہو اس سے نکاح کرنا حرام ہے بلکہ اگر دوسرے کی عدت میں ہو جب بھی حرام ہے بلکہ نکاح کا پیغام بھی دینے سے اللہ رب العزت نے منع فرمایا ہے۔

اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے! ''اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے''۔ (بقرہ:۲۳۵)

نکاح میں ایجاب و قبول کے الفاظ کہنا

سوال: عرفانہ نے علی سے ایجاب کے الفاظ کہے جبکہ علی نے قبول کے الفاظ نہ کہے اور مہر کے روپے دے دیئے تو ایسی صورت میں نکاح منعقد ہوگا یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ (ردالمختار)

صحیح العقیدہ لڑکی کا بد مذہب سے نکاح کرنا کیسا

سوال: صبا نور جو کہ مسلک اہلسنت حنفی بریلوی سے تعلق رکھتی ہے اس کا نکاح مصطفیٰ کمال سے جو کہ تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتا ہے، اس کا نکاح دیوبندیوں کے اجتماع میں ہوا۔ اب وہ رخصتی کا مطالبہ کر رہے ہیں کیا یہ نکاح جائز ہے؟ اب جواب طلب امر یہ ہے کہ دیوبندی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کیلئے حمد ہے جس نے طیبات کو صرف طیب لوگوں کیلئے منتخب فرمایا اور خبیث کو خبیث لوگوں کیلئے چھوڑ رکھا ہے اور صلوٰۃ وسلام اس پر جس نے تمہیں جہنم کے کتوں سے بچنے کا حکم فرمایا ہے گندے گندیوں کیلئے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''گندیاں گندوں کیلئے اور گندے گندیوں کیلئے، ستھریاں ستھروں کیلئے اور ستھرے ستھریوں کیلئے''۔ (سورۂ نور)

حدیث مبارک میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بد مذہبوں کی نسبت فرمایا، ''ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو بیاہ شادی نہ کرو''۔ چنانچہ ایسی صورت میں وہ نکاح شرعاً باطل و زنا ہے یا ممنوع وگناہ ہے۔ دیوبندی، رافضی وغیرہ سب فرقے بے دین مرتد ہیں وہابی اور دیوبندی تو اسلئے کافر مرتد ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان اور رسول ﷺ کی شان کے انتہائی درجے کے گستاخ ہیں نمونے کے طور پر ہم ان کی چند گستاخانہ عبارتیں انہی کی کتابوں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

ان کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے"۔ (معاذ اللہ ﷻ)

(رسالہ یک روزی مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی)

دوسرا عقیدہ: حضور ﷺ کو جیسا علم ہے ایسا بچوں، پاگلوں، اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ (معاذ اللہ ﷻ) (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

تیسرا عقیدہ: حضور اکرم ﷺ آخر نبی نہیں ہیں آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی آسکتا ہے۔ (معاذ اللہ ﷻ)۔ (تحذیر الناس مولوی قاسم نانوتوی)

چوتھا عقیدہ: ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے۔ (معاذ اللہ ﷻ)۔ (تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی)

اس کے علاوہ ان کے اور بھی بہت سے عقیدے ہیں۔ اگر ایسے عقائد وہ خود نہیں رکھتا مگر جو ایسے عقائد رکھتے ہیں انہیں امام اور پیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً وہ خود کافر ہے جس طرح ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے، یوں ہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔

علماء کا اجماع ہے کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جس نے کفریہ کلمہ کہلوایا۔ اس کو کافر قرار دیا جائے گا یوں ہی جس نے اس کفریہ کلمے کی یا اس کی بے حرمتی کی یا اس پر راضی ہوا۔ اس کو بھی کافر قرار دیا جائے گا یہاں حکم فقہ یہی ہوگا کہ ان سے نکاح اصولاً جائز نہیں خواہ مرد وہابی ہو یا عورت وہابیہ، یا مرد وہابی ہو اور عورت سنی۔

غنیۃ میں ہے کہ: "اعتقادی فاسق، عملی فاسق سے زیادہ برا ہے"۔

اب اگر عورت سنی بالغہ کا نکاح بدمذہب شخص سے ہوگا یہ نکاح باطل و زنائے خالص ہوگا کہ بدمذہب کسی سنی عورت کا کفو یعنی برابر اور قابل نکاح نہ ہوگا۔

درمختار میں ہے "فاسق شخص نیک عورت کا کفو نہ ہوگا"۔ (فتاویٰ رضویہ)

لہٰذا ایسی صورت میں جبکہ نکاح منعقد ہی نہ ہوا، تو رخصتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر رخصتی کر دی گئی تو یہ خالصتاً زنا ہوگا۔

بد مذہب لڑکے سے صحیح العقیدہ لڑکی کی شادی

سوال: بشیر الدین اپنی بیٹی اریبہ جو کہ سنی اور صحیح العقیدہ ہے اس کی شادی سفیان سے کر رہا

Marfat.com

ہے جوکہ بد مذہب ہے اس کا کہنا یہ ہے کہ سفیان نماز، زکوٰۃ اور روزہ کا پابند ہے اور میری بیٹی سنیت کی پکی ہے بدلے گی نہیں۔ ایسی صورت میں ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بد مذہب سے سنیہ کی شادی ممنوع ہونے پر شرع مطہرہ سے کثیر دلائل قائم ہیں مثلاً۔

دلیل اول: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ! اور شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ"۔ (ترجمہ کنزالایمان، پارہ نمبر ۷)

بد مذہب سے زیادہ ظالم کون ہے اور نکاح کی صحبت دائمہ سے بڑھ کر کون سی صحبت ہے کہ جب ہر وقت کا ساتھ ہے تو وہ بد مذہب ضرور اس عورت کو بد مذہبی کا حکم دے گا۔ جوکہ اس کو لا محالہ ماننا پڑے گا اور ایسی جگہ اپنے اختیار سے جانا حرام ہے جہاں منکر ہو اور انکار نہ ہو سکے نہ کہ اپنی عورت کیلئے ایسے سامان پیدا کئے جائیں جس سے وہ عاجز ہو کہ مانتے ہی بنے۔

دلیل دوم: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں میں سے جوڑے بنائے کہ ان سے مل کر چین پاؤ، اور تمہارے آپس میں دوستی و مہر رکھی"۔

حدیث مبارک میں ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں! عورت کے دل میں شوہر کیلئے جو راہ ہے کسی کیلئے نہیں"۔ (رواہ ابن ماجہ)

آیت گواہ ہے کہ شوہر بیوی کا وہ عظیم رشتہ ہے کہ چاہے نہ چاہے باہم انس ومحبت والفت پیدا کرتا ہے اور حدیث شاہد ہے کہ عورت کے دل میں جو بات شوہر کی ہوتی ہے وہ کسی کی نہیں ہوتی اور بد مذہب کی محبت قاتل ہے اللہ ﷻ فرماتا ہے!"ومن یتولھم منکم فانہ منھم".

ترجمہ: "تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے"۔

دلیل سوم: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: "اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو"۔ (کنزالایمان)

بد مذہبی ہلاکت حقیقی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی"۔

صحبت کا اثر اور خصوصاً بری صحبت حدیث مبارک سے ثابت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "برا ہم نشین دھونکنے والے کی مانند ہے تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچے تو دھواں تو

Marfat.com

پہنچے گا"۔ (ابوداؤد، نسائی) سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا "گمراہوں سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں"۔ (مسلم شریف)

عورت میں مادہ قبول کرنے اور جلد متاثر ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہے وہ بہت نرم دل ہوتی ہے اور جلد اثر پذیر ہوتی ہے جیسا کہ سرکارِ مدینہ ﷺ فرماتے ہیں: "اے انجشہ! آبگینوں کو بچا کر رکھو"۔

مسلمانو! اللہ ﷻ عافیت بخشے کہ دل پلٹتے خیال بدلتے دیر نہیں لگتی، قلب کو قلب کہتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ منقلب ہوتا ہے۔ یعنی الٹا پلٹتا رہتا ہے رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ: "دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہوا اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں"۔ (ابنِ ماجہ)

اور پھر عورتوں کا سا نرم و نازک دل، اس پر متصل بری صحبت پھر آپس میں تعلق بھی حاکمی اور محکومی کا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ: "مرد عورتوں پر حاکم ہیں"۔

اس کے ساتھ محبت کا غضب جذبہ اور پھر عورت ویسے ہی عقل و دین میں ناقص اور جلد اثر قبول کرنے والی ہے۔

تو پس اس شادی میں قطعاً یقیناً عورت کی گمراہی و تبدیل مذہب کا ظن قوی ہے اور یہ خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑھنا ہے کہ یہ نص قطعی قرآن میں ممنوع و ناروا ہے شرع مطہرہ جس چیز کو حرام فرماتی ہے اس کی طرف لے جانے والی چیز کو بھی حرام بتاتی ہے۔

"مقدمة الحرام حرام". "حرام کا پیش خیمہ بھی حرام ہوتا ہے"۔

دلیل چہارم: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ! "**الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض**". (پارہ نمبر۵)

"مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ (کنز الایمان) رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ: "عورت پر سب سے بڑھ کر حق اس کے شوہر کا ہے"۔ (حاکم)

رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں: "اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا اپنے شوہروں کو سجدہ کریں"۔

یہ سب اس حق کیلئے ہے جو اللہ ﷻ نے ان کیلئے ان پر رکھا ہے اور اگر شوہر کی ایڑی سے

Marfat.com

تک تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندہ پانی جوش مارتا ہو عورت اگر اپنی زبان سے
سے چاٹ لے اور صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا۔ (ابوداؤد)
الغرض شوہر عورت کیلئے سخت واجب تعظیم ہے اور بدمذہب کی تعظیم حرام ہے پھر متعدد
حدیثوں میں رسول ﷺ نے فرمایا:
''جس کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام ڈھانے میں مدد کی''۔ (ابن ... حلیہ)
علامہ محقق سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ! ''بدمذہب کے لئے حکم شرعی
یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھیں، روگردانی کریں اس کی تذلیل و تحقیر بجالائیں اس سے
طعن کے ساتھ پیش آئیں''۔

دلیل پنجم: ''النکاح رق للمرأة والزوج مالک''۔
ترجمہ: ''نکاح سے عورت کنیز ہو جاتی ہے اور شوہر مالک''۔ (ردالمحتار، باب اللفاۃ)
رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''منافق'' کو ''اے سردار'' کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا
سردار ہو تو بے شک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا''۔ (ابوداؤد، نسائی)
حدیث مبارک میں ہے کہ: ''جو شخص کسی منافق کو سردار کہہ کر پکارے وہ اللہ کے غضب
میں پڑا''۔ (صحیح مستدرک، بیہقی)
''جب زبان سے کہنا اللہ عزوجل کے غضب کا باعث ہے تو حقیقتاً سردار بنالینا کس قدر
غضب کا باعث نہ ہوگا''۔

دلیل ششم: حضرت ابوامام باہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''بدمذہبوں والے جہنم کے کتے ہیں''۔ (فیض القدیر)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''لا تجالسوھم ولا تشاربھم ولا تاکلو ھم ولا تنا کحوھم''۔
''بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی بیاہ
نہ کرو''۔ مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ بدمذہب کو سُنیہ کا شوہر بنانا گناہ و ناجائز ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۳

حرمتِ مصاہرت کا بیان

حرمت مصاہرت کیا ھے

سوال: حرمت مصاہرت کسے کہتے ہیں؟

جواب: لغوی معنی: مصاہرت کے معنی داماد بننا، سسر بننا کے ہیں۔

شرعی معنی: شریعت مطہرہ میں ان عورتوں کو کہتے ہیں جن کے اصول وفروع سے صحبت کرنے، بوسہ لینے وغیرہ کی وجہ سے وہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہوں۔

حرمت مصاہرت کن چیزوں سے ہوتی ھے

سوال: حرمت مصاہرت کن کن چیزوں سے ثابت ہوتی ہے؟

جواب: حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے۔ یوں ہی بشہوت چھونے، بوسہ لینے، فرجِ داخل کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے، دانت سے کاٹنے، مباشرت کرنے اور یہاں تک کہ سر کے بالوں کو چھونے سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اگرچہ کپڑا حائل ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مصاہرت سے کون سی عورتیں حرام ھیں

سوال: مصاہرت سے کون کون سی عورتین حرام ہو جاتی ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ ”نسب سے سات رشتے حرام ہوتے ہیں اور مصاہرت سے بھی“۔

جس عورت سے صحبت ہوئی یا شہوت کے ساتھ بوسہ وغیرہ لیا گیا۔ تو اس عورت کی ماں، بیٹی، خالہ، پھوپھی، بہن، بھانجی، بھتیجی سب حرام ہوگئیں مگر ان میں سے دو ماں بیٹی ہمیشہ حرام ہوگئیں ان میں سے دو مرد و عورت ضرب دینے سے چار ہو جاتے ہیں گویا دو رشتے مرد اور دو عورت کیلئے حرام ہو گئے اس طرح کل چار رشتے مصاہرت سے حرام ہو گئے۔

Marfat.com

(i) عورت کی ماں اوپر تک۔ (ii) عورت کو بیٹی نیچے تک۔ (iii) باپ دادا کی بیوی اوپر تک۔ (iv) بیٹے، پوتے کی بیوی نیچے تک۔

نوٹ: بقیہ پانچ یعنی خالہ، پھوپھی، بہن، بھانجی، بھتیجی سے وقتی طور پر حرمت ہے اس عورت سے علیحدگی وعدت کی تکمیل کے بعد ان میں سے کسی ایک سے بھی رشتہ ہوسکتا ہے۔

نکاح کا ایک مسئلہ

سوال: بشیر الدین نے ایک عورت سے نکاح کیا، نکاح کے کچھ عرصے کے بعد اس کا انتقال ہوگیا، بشیر الدین کی پہلی بیوی کا بیٹا فیضان اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا اس کا نکاح جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! مذکورہ صورت میں فیضان اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا، اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

''ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا اور بے شک یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ ہے''۔ (بقرہ۲۲)

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے، ''زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنے باپوں کی بیویوں سے نکاح کرتے تھے تو انہیں اس سے منع کردیا گیا تو تم اپنے باپوں کی بیویوں سے نکاح نہ کرو''۔

الحدیث: ابن جریر اور بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: ''جس عورت سے تمہارے باپ نے نکاح کرلیا تو وہ عورت تمہارے لئے حرام ہے خواہ تمہارے باپ نے اس عورت سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو''۔

ہم بستری کیلئے شوہر کو اٹھانا

سوال: بلقیس نے جماع کیلئے اپنے شوہر جمال کو اٹھانا چاہا اب اس کا ہاتھ جمال کی جگہ اس کے بیٹے احمد (جو کہ بارہ سال کا ہے) پر شہوت کے ساتھ پڑ گیا، اب بلقیس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں بلقیس اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوگئی۔ (درمختار)

Marfat.com

سسر کا بھو کو شہوت سے ہاتھ لگانا

سوال: امبر کا اس کے سسر نے شہوت کے ساتھ بوسہ لیا اگر چہ امبر کو شہوت نہ ہو تو، کیا پھر بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! بوسہ لینے و گلے لگانے، چھونے وغیرہ کے دوران اگر ان دونوں میں ایک کو شہوت ہو جائے اگر چہ دوسرے کو شہوت نہ ہو پھر بھی حرمتِ مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

(درمختار، ردالمختار)

نشے میں بھو کو شہوت سے چھونا

سوال: عبدالخالق نشے میں گھر آیا اور شہوت کے ساتھ اپنے بیٹے کی بیوی نسیمہ کو چھولیا، کیا نشہ میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: نشے میں یا جنون میں اگر کسی سے یہ فعل سرزد ہوا جب بھی وہی حکم ہوا کہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (درمختار)

بیوی کی بھن کی بیٹی سے نکاح کرنا

سوال: داؤد چاہتا ہے کہ وہ سلمٰی کی بہن کی بیٹی یا بھائی کی بیٹی سے نکاح کرے کیا یہ نکاح کرنا جائز ہے۔ جبکہ سلمٰی سے کئی سالوں سے کوئی اولاد بھی نہیں ہے؟

جواب: صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

الحدیث: عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو"۔

(صحیح بخاری و مسلم شریف)

ابو داؤد و ترمذی و دارمی سے نسائی کی روایت انہیں سے ہے کہ حضور ﷺ نے منع فرمایا:

الحدیث: پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے یا اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے ہوئے اس کی خالہ سے"۔ (ابوداؤد، ترمذی شریف)

شہوت سے بھو کو چھونا

سوال: الوینہ رضا کو اس کے شوہر اسد کے باپ نے (سسر) نے شہوت سے چھولیا، تو کیا

Marfat.com

حکم ہے؟

جواب: اگر وہ نو برس یا اس سے زیادہ عمر کی ہو اور اس کے باپ نے اس کو شہوت کے ساتھ چھولیا، یا بوسہ لیا تو وہ اس پر حرام ہو گئی، اس کو حرمت مصاہرت کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ وہ اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو گئی تو اسد پر فرض ہے کہ وہ الویہ سے شوہری تعلقات ختم کرے اور اسے طلاق دے دے، ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے کہ لڑکے کی زوجہ کو اگر شہوت کے ساتھ چھوا تو وہ عورت اب لڑکے پر بھی ہمیشہ کیلئے حرام ہو گئی۔

ساس سے نکاح

سوال: کلثوم بیگم کی صاحبزادی کا نکاح جواد سے ہوا، لیکن جواد کو کلثوم بیگم سے محبت ہو گئی۔ اب جواد اپنی ساس سے شادی کرنا چاہتا ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں جواد کی شادی کلثوم بیگم کی بیٹی سے ہوئی تو اب کلثوم بیگم جواد پر حرام ہو گئی۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

''حرام ہوئیں تم پر تمہاری عورتوں کی مائیں''۔ (پارہ نمبر ۴، کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

بیویوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ ان بیویوں سے صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ درمختار میں ہے کہ "نکاح البنات یحرم الامھات"۔

ترجمہ: ''بیٹی سے نکاح کرنا اس کی ماں سے نکاح کرنے کو حرام کرتا ہے''۔ (درمختار)

لہٰذا کلثوم بیگم کا نکاح اپنے داماد جواد سے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔

دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا

سوال: عرفان کی دو الگ بیویاں ہیں اور دونوں بیویوں سے دو بیٹیاں تسنیم اور طلعت ہیں اب اگر نبیل تسنیم اور طلعت سے نکاح کرنا چاہے تو کیا وہ ایسا کر سکتا ہے؟

جواب: نبیل ان دونوں لڑکیوں کو اپنے نکاح میں ہرگز نہیں لا سکتا ہے، اس لئے کہ وہ جمع بین الاختین ہے۔ جس کا حرام ہونا قرآن مجید، حدیث شریف اور فقہ سے ثابت ہے۔ پارہ ۴

Marfat.com

کی آخری آیت محرمات میں ہے کہ ''یعنی دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے''۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ''جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے نطفے کو ہرگز دو بہنوں کے رحم میں جمع نہ کرے''۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دو بہنوں سے عقد نہ کرے، فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۵۹ میں ہے کہ ''یعنی دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع نہ کرو''۔

لہٰذا نبیل خواہ دونوں بہنیں عینی ہوں، علاقائی یا اخیافی ایسی شادی ہرگز ہرگز نہ کرے، ورنہ سخت حرام کار نہایت بدکار، لائق عذابِ قہار اور دین و دنیا میں شرمسار ہوگا۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے، اگر دونوں سے بیک وقت عقد نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا، فرض ہے کہ دونوں فوراً جدا کر دے اور دخول نہ ہوا تو مہر بھی واجب نہ ہوا۔ اور دخول ہوا تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے گا، اگر دونوں کیساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے گا، اور ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو دیا جائے گا۔ (عالمگیری، درمختار)

اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دوسری بہن سے نکاح

سوال: ریحانہ اپنے شوہر فرحان کے ساتھ تقریباً چودہ برس رہی اور اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے، مگر ریحانہ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی اب فرحان ریحانہ کی بہن فوزیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ ریحانہ کو تاحیات اپنے ساتھ رکھوں گا۔ اس پر شریعت کا کیا حکم آئے گا؟

جواب: ایک مرد کا دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''حرام ہوئیں تم پر دو بہنیں اکٹھی کرنا''۔ (نساء۲۳)

یعنی ''دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے''۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ یعنی حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

الحدیث: انہوں نے عرض کیا میں نے اسلام قبول کیا ہے، اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرے''۔ (ترمذی شریف)

یہاں تک کہ اگر ایک بہن کو طلاق دے دی ہے تو جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے

Marfat.com

دوسری بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ چاہے طلاق رجعی دی ہو یا بائن یا مغلظہ۔ (فتاویٰ عالمگیری)

لہٰذا اگر فرحان فوزیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے ریحانہ کو طلاق دینا ہوگی اور ریحانہ کی عدت گزرنے کے بعد اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہوگا۔ (فتاویٰ فیض رسول)

عورت کا مرد کو چھونے سے حرمت مصاہرت

سوال: فرزانہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ جس طرح مرد کے عورت کو شہوت کے ساتھ چھونے سے مصاہرت ثابت ہوتی ہے کیا اگر عورت بھی شہوت سے مرد کو چھو لے تو مصاہرت ثابت ہوگی؟

جواب: جی ہاں! اگر عورت نے شہوت کے ساتھ مرد کو چھوا یا بوسہ لیا یا اس کے آلے کی طرف نظر کی تو اس سے بھی مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

بوڑھی ساس کو شہوت سے چھونا

سوال: یاور نے اگر اپنی بڑھیا ساس کو شہوت سے چھولیا کیا تب بھی حرمت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اگر بڑھیا عورت کو بھی شہوت کے ساتھ چھولیا یا اس کا بوسہ لیا تو حرمت مصاہرت ہو جائے گی اور اس عورت کی بیٹی اس پر حرام ہو جائے گی۔

بیٹی پر شہوت سے ہاتھ پڑنا

سوال: حنیف خان نے اپنی بیوی کو اندھیری رات میں جماع کیلئے اٹھانا چاہا، لیکن شہوت کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنی بیٹی (جو کہ تیرہ برس کی ہے) پر پڑ گیا اب اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حنیف پر اس کی بیوی حرام ہوگئی کہ اگر کسی سے قصداً بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً حرمت مصاہرت کے افعال سرزد ہو جائیں تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

نوٹ: "حرمت مصاہرت کیلئے شرط یہ ہے کہ لڑکی مشتہات ہو یعنی نو برس سے کم عمر نہ ہو"۔ (درمختار)

پس مذکورہ صورت میں لڑکی تیرہ برس کی ہے اور مشتہات ہے تو اسکی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

بلا شہوت بہو پر ہاتھ پڑنا

سوال: نور بخش کا ہاتھ بلا شہوت اپنی بہو کے پستان پر پڑ گیا، کیا اس سے حرمت مصاہرت

Marfat.com

ثابت ہوجائے گی؟

جواب: جی ہاں اس عمل سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی ہے کیونکہ عورت کی شرم گاہ اور پستان محض چھونے سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے اس میں شہوت کا ہونا ضروری نہیں اسی طرح منہ کا بوسہ لینے سے بھی اور آلہ میں انتشار کے وقت کسی جگہ کا بوسہ لیا جب بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔ (بہار شریعت، حرمت مصاہرت)

ساس سے مصافحہ کرنا

سوال: ریحان نے اپنی ساس سے مصافحہ کیا تو کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی؟

جواب: اگر مصافحہ کرتے وقت ریحان پر شہوت ہوئی تو ریحان کی بیوی اس پر حرام ہوجائے گی اور اگر ہاتھ جدا کرنے کے بعد شہوت ہوئی یا سرے سے شہوت ہی نہ ہوئی تو حرام نہ ہوگی۔

شہوت سے چھونی عورت کی پوتی سے نکاح

سوال: ایک شخص نے ایک عورت کو شہوت کے ساتھ چھوا تھا اب وہ آدمی اس کی پوتی سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا یہ نکاح درست ہے؟

جواب: اگر عورت کے ساتھ کسی نے صحبت یا شہوت سے چھولیا بوسہ لیا یا اس کی شرمگاہ کی طرف بغیر حائل دیکھا یا اس عورت نے یہ کام کئے تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی اور اس عورت کی بیٹی، پوتی، نواسی سب اس شخص پر حرام ہوجائیں گی۔ مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ ''یارسول اللہ ﷺ میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا میں اس کی بیٹی سے نکاح کرلوں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! اس میں گنجائش نہیں ہے اور یہ جائز نہیں کہ تم اس عورت کو اس چیز پر قابو پاؤ کہ جس کی ماں کی اسی چیز پر پہلے مطلع ہوچکے ہو۔ (روح المعانی)

''من مس امرئة بشهوة حرمت عليه امها وبنتها''

ترجمہ: ''جس نے کسی عورت کو شہوت کے ساتھ چھوا تو اس عورت کی ماں اور اس کی بیٹی دونوں اس پر حرام ہوگئیں''۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۴:

رضاعت کا بیان

طلاق شدہ بیوی کی بیٹی سے نکاح

سوال: شکیل نے نسرین سے نکاح کر کے اس کو طلاق دے دی اور صحبت بھی کی تھی اب وہ نسرین کی بیٹی صائمہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے، کیا وہ نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت کرے تو اس شخص کے لیے اس کی بیٹی حلال نہیں اور اگر اس عورت سے وطی نہ کی ہو تو اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور جس نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں، خواہ اس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو''۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: ''جب آدمی کسی عورت سے جماع کر لے یا اس کو بوسہ دے دے یا اس کو شہوت کے ساتھ چھو لے یا اس کی شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھ لے تو وہ عورت اس آدمی کے باپ اور بیٹے کے لیے حرام ہو جائے گی اور اس شخص پر اس عورت کی ماں، بیٹی حرام ہو جائے گی''۔ (روح المعانی)

نکاح کا ایک مسئلہ

سوال: خدیجہ نے دوسری شادی عبدالوہاب سے کی، عبدالوہاب کا ایک لڑکا سراج ہے جو کہ اس کی پہلی بیوی سے ہے، اسی طرح خدیجہ کی بھی پہلے شوہر سے ایک بیٹی صالحہ ہے اب خدیجہ زوجہ عبدالوہاب اپنی بیٹی صالحہ کا نکاح سراج سے کرنا چاہتی ہے، آیا اس صورت میں دونوں کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: جی ہاں یہ نکاح درست ہے کیونکہ دونوں کے ماں باپ الگ الگ ہیں۔

رضاعت سے کون سے رشتے حرام ہیں

سوال: کسی بچے کو دودھ پلا دینے سے کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں؟

Marfat.com

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور حرام ہوئیں تم پر تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ کی بہنیں'' (النساء، ۲۳، کنزالایمان)

حدیث پاک میں ہے کہ ''دودھ سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں''۔

تفسیر روح المعانی، تفسیر بیضاوی میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دودھ کے رشتے کو نسب کے رشتے کے مرتبے میں رکھ دیا ہے۔ لہٰذا دودھ پلانے والی دودھ پینے والوں کی ماں ہے اور دودھ پلانے والی کی بیٹی اس کی بہن ہے اور اسی طرح دودھ پلانے والی کا شوہر اس کا باپ ہے اور اس کے ماں باپ اور اس کے دادا دادی اور اس کی بہن اور اس کی پھوپھی رضاعی باپ کا اور ہر وہ بچہ جو دودھ پلانے والی کے علاوہ کسی دوسری عورت سے پیدا ہوا، دودھ پلانے سے پہلے یا دودھ پلانے کے بعد وہ سب اس دودھ پینے والے کے باپ شریک بہن، بھائی ہیں اور دودھ پلانے والی کی ماں اس کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور ہر وہ بچہ جو اس شوہر سے پیدا ہوا وہ اس کے ماں، باپ شریک بہن بھائی ہیں اور جو اس شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شوہر سے اولاد ہوگی وہ اس دودھ پینے والے کے ماں شریک بھائی بہن ہوں گے اور اس کی اصل حضور ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

''دودھ سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں''۔

(تفسیر روح المعانی وتفسیر بیضاوی)

حرمت رضاعت کی مدت

سوال: طاہرہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ دو سال تک دودھ پلانے کی اجازت ہے اس کے بعد دودھ پلانا حرام ہو جاتا ہے تو ڈھائی سال کی مدت تک دودھ پلانے سے حرمت رضاعت کیوں ثابت ہوتی ہے؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے: ''اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیں (۳۰) مہینے میں ہے''۔ (احقاف: ۱۵، کنزالایمان)

نیز بچہ کی غذا متغیر ہونے کیلئے اتنی مدت درکار ہے جس میں بچہ دودھ کے علاوہ دوسری

Marfat.com

غذا کا بھی عادی ہو سکے اور وہ مدت چھ ماہ ہے جو حمل کی کم تر مدت سے سمجھی جاتی ہے اس لئے دودھ سے نکاح کی حرمت ثابت ہونے کیلئے ڈھائی سال کی مدت رکھی گئی ہے۔

عورت نے چھاتی بچے کے منہ میں دی اور دودھ نہ تھا

سوال: میری خالہ نے میرے چھوٹے بھائی کے منہ میں چھاتی دی اور کہتی ہیں کہ چھاتی میں دودھ نہ تھا تو کیا اس سے رضاعت ثابت ہوگی؟

جواب: اگر کسی ذریعے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کی چھاتی میں دودھ تھا تو رضاعت ثابت ہوگی ورنہ ان کے کہنے کے مطابق حکم ہوگا غلط بیانی کی صورت میں اس کا وبال اس کے سر ہوگا اور اگر کسی ذریعے سے معلوم نہ ہو سکے کہ اس کی چھاتی میں دودھ تھا یا نہیں تو اس صورت میں اس کا کہنا مان لیا جائے۔ (درمختار)

رضاعی بچے کے دوسرے بہن بھائیوں سے رشتہ

سوال: خدیجہ کی چھ ماہ کی بیٹی ندا ہے، اس نے اپنے ایک سالہ بھانجے ذیشان کو دودھ پلا دیا، تو کیا ندا اور ذیشان ہی آپس میں دودھ شریک بہن بھائی ہیں یا خدیجہ کی ساری اولاد سے ذیشان کا دودھ کا رشتہ قائم ہو گیا؟

جواب: دودھ کا رشتہ بھی صرف اسی بچے سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ دودھ پلانے والی عورت اور اس کے شوہر کی تمام اولاد سے ثابت ہوتا ہے خواہ وہ اولاد موجودہ شوہر سے ہو یا اس سے پہلے و بعد کسی دوسرے شوہر سے ہو اور اسی طرح اس عورت کے موجودہ شوہر کی تمام اولاد سے نکاح حرام ہے خواہ وہ اسی دودھ پلانے والی بیوی سے ہو یا کسی اور بیوی سے ہو۔ بہر صورت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور اس دودھ پینے والے بچے کا ان دونوں شریک ماں باپ کی تمام اصول و فروع سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جو زنا سے اصول و فروع ہوں گے ان سے بھی نکاح حرام ہوگا۔ (عالمگیری)

رضاعی بچے کے دوسرے بھائی بہن سے اپنی اولاد کا نکاح

سوال: علی اور حنا دونوں دودھ شریک بہن بھائی ہیں، کیا اس صورت میں علی کے بڑے بھائی اور حنا کی بڑی بہن کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: علی کے بڑے بھائی کی شادی حنا کی بڑی بہن سے ہوسکتی ہے کیونکہ دونوں کے ماں باپ الگ الگ ہیں اور دودھ کا رشتہ صرف اسی بچہ سے ثابت ہوگا جس نے دودھ پیا ہو۔

بوڑھی عورت کا بچے کو دودھ پلانا

سوال: ہماری نانی نے ایک بچہ کو دودھ پلایا تو کیا رضاعت ثابت ہوگئی؟

جواب: جی ہاں! ہر قسم کی عورت کا دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ بوڑھی ہو زندہ ہو یا مردہ۔ (درمختار)

بھوک سے بلبلاتے بچے کو دودھ پلانا

سوال: ایک بچہ بھوک سے بلبلا رہا ہے تو فہمیدہ نے اس کو دودھ پلا دیا تو کیا اس صورت میں بھی نکاح حرام ہوگا؟

جواب: واضح ہو کہ دودھ کا قطرہ ڈھائی سال کی عمر کے اندر اندر بچے کے حلق میں گیا تو نکاح حرام ہو جائے گا اب یہ دودھ پلانا مجبوری کی حالت میں ہو یا شوقیہ قصداً یا سہواً۔ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر بہرحال نکاح کی حرمت ثابت ہوگی۔

کان کے ذریعے دودھ کا پہنچنا

سوال: حمیدہ بیگم نے شاہدہ کے بچے کے کان میں دودھ ٹپکایا تو اس صورت میں رضاعت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: عورت کا دودھ اگر کان میں ٹپکایا گیا یا حقنہ سے اندر ٹپکایا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ٹپکایا گیا تو اس صورت میں رضاعت نہیں۔ (جوہرہ)

پس حمیدہ بیگم کی رضاعت شاہدہ کے بچے کے ساتھ ثابت نہیں۔

بیوی کی چھاتی چوسنا

سوال: ایک مرد نے اپنی بیوی کی چھاتی چوسی کیا اس سے ان دونوں کے نکاح میں کوئی فرق آئے گا؟

جواب: مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ منہ میں آیا اور حلق سے نیچے اتر گیا۔ (جبکہ دودھ کو حلق سے نیچے اتارنا حرام ہے)۔ (درمختار)

Marfat.com

حرمت رضاعت کا مسئلہ

سوال: خالہ نے اپنی بھانجی کو ایک دن دودھ پلایا اس کے پانچ برس کے بعد خالہ کے لڑکا پیدا ہوا جب یہ دونوں بڑے ہوئے تو خالہ کا انتقال ہو گیا اور لوگوں نے ان دونوں کا نکاح کروا دیا ان کو کسی عالم نے یہ فتویٰ دیا کہ لڑکی چونکہ لڑکے سے بڑی ہے تو حرمت ثابت نہیں ہوئی کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے یہ دونون بہن بھائی ہیں ان کا آپس میں نکاح حرام ہے اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں دودھ نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو لہٰذا مذکورہ صورت میں ان دونوں کا نکاح حرام ہے بڑے یا چھوٹے ہونے کی کوئی قید نہیں ہے۔ (درمختار)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "دودھ سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے حرام ہیں"۔ (مسلم شریف)

ناک کے ذریعہ دودھ پہنچانا

سوال: ایک خاتون نے ایک بچہ کی ناک میں دودھ ٹپکایا کیا اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ دودھ صرف پستان سے پلائے تب ہی حرمت ثابت ہو گی بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا اور اندر پہنچ جانا معلوم ہو جب بھی یہی حکم ہے، تھوڑا پیا ہو یا زیادہ بہرحال حرمت ثابت ہو جائے گی البتہ عورت کا دودھ ناک حلق کے سوا کسی دوسرے رستے سے گیا مثلاً استنجا کی جگہ، کان، پیشاب کے راستے سے پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ڈال کر اندر پہنچایا گیا تو ان صورت میں دودھ کا رشتہ ثابت نہ ہو گا۔ (جوہرہ)

پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلانا

سوال: پانی یا دوا وغیرہ میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا گیا تو کیا رضاعت ثابت ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: پانی یا دودھ میں اگر عورت کا دودھ ملا کر پلایا گیا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر ہے تو

Marfat.com

رضاعت ثابت ہوگی اور اگر دودھ مغلوب ہے تو رضاعت ثابت نہ ہوگی یعنی بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر پلایا تو اگر جانور کا دودھ غالب ہے رضاعت نہیں ہوگی ورنہ رضاعت ثابت ہوگی اسی طرح کھانے کی پتلی چیز جو پینے کے قابل ہو اس میں دودھ غالب یا برابر ہو تو رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں اور اگر پتلی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں ہوگی۔ (جوہرہ، ردالمختار)

دودھ شریک بھائی کی بیٹی سے نکاح

سوال: سلیم ہاشمی اور ندیم دونوں دودھ شریک بھائی ہیں، کیا سلیم ہاشمی ندیم کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟

جواب: سلیم ہاشمی اور ندیم دونوں دودھ شریک بھائی ہیں لہٰذا سلیم ندیم کی بیٹی کا چچا ہوا تو نکاح نہیں ہو سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے کیوں نہیں نکاح کر لیتے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے"۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ)

پونے تین سال کی عمر میں بچے کو دودھ پلانا

سوال: حرا نے فائزہ کے بیٹے کو دودھ پلایا، اس وقت بچے کی عمر پونے تین سال تھی کیا اس عمر میں بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی اور اس نے یہ دودھ بھی بطورِ علاج پلایا تھا؟

جواب: اگر ڈھائی برس کے بعد بچے کو دودھ پلایا تو حرمت نکاح ثابت نہ ہوگی اگرچہ پلانا جائز نہیں، مدت پوری ہونے کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں۔ (درمختار)

رضاعی والدہ کے پوتے سے نکاح

سوال: اصغری خاتون نے خنساء کو دودھ پلایا کیا خنساء کا نکاح اصغری کے پوتے فرہاد سے ہو سکتا ہے؟

جواب: دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پلانے والی کے بیٹوں، پوتوں سے نہیں ہو سکتا کہ یہ ان کی بہن یا پھوپھی ہے۔ (درمختار)

مذکورہ بالا صورت میں خنساء فرہاد کی پھوپھی ہے لہٰذا ان دونوں کا نکاح جائز نہیں۔

Marfat.com

پوتے کو دودھ پلانا

سوال: ہاجرہ بی بی نے اپنے پوتے اسامہ کو دودھ پلایا اب اسامہ کا نکاح اپنی پوتی نواسی روبینہ سے کرنا چاہتی ہیں کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز جائز نہیں کہ جب اسامہ نے اپنی دادی کا دودھ پیا تو وہ اس کی ماں ہوئی اور جب اس کی ماں ہوئی تو اس کی ساری اولادیں خواہ اس دودھ سے پہلے پیدا ہوئی یا بعد میں سب اس کے بہن بھائی ہوئے اور جب وہ سب بہن بھائی ہیں تو ان کی بیٹیاں اس کی بھتیجیاں، بھانجیاں ہیں۔ روبینہ اس کی بھانجی ہے اور اسامہ اس کا ماموں اور ماموں بھانجی کا نکاح کہیں حلال نہیں۔ "فتاوی عالمگیری" میں ہے "دودھ پینے والے بچے پر رضاعی ماں باپ اور ان کے اصول وفروع حرام ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اگر دودھ پلانے سے قبل یا بعد اس نے کوئی بچہ جنا ہو یا کسی کو دودھ پلایا ہو تو وہ سب اس کے بھائی بہن ہوں گے اور ان کی اولاد اس کے بھتیجے اور بھتیجیاں اور بھانجے اور بھانجیاں ہوں گی"۔

اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ یہ نکاح جائز نہیں لیکن بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب روبینہ کی والدہ اسامہ سے پہلے پیدا ہوئی تو دودھ میں شرکت نہ ہوئی، نہ روبینہ کی والدہ اسامہ کی بہن نہ روبینہ اس کی بھانجی ٹھہری۔ یہ خیال محض جہالت پر مبنی ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۵:

شادی بیاہ کی رسومات کا بیان

شادی بیاہ کے موقع پر ڈھول باجہ بجانا

سوال: شادی کے متعلق شریعت کا منشاء یہ ہے کہ علی الاعلان کرو۔ تو کیا شادی بیاہ کے موقع پر ڈھول، باجا بجانا از روئے شریعت جائز ہے؟

جواب: شریعت کی رو سے شادی کو علی الاعلان کرنا اس مقصد کے تحت ہے اگر چھپ کر شادی کی جائے تو لوگوں میں بدگمانی پیدا ہوگی اور حدیث مبارک میں آتا ہے "تم نکاح کا اعلان کرو اگرچہ یہ اعلان دف بجا کر ہی ہو"۔ (ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب اعلان النکاح)

ولیمے کی شرعی حیثیت

سوال: ولیمے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: دعوت ولیمہ سنت ہے ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور محلے کے لوگوں کی حسب استطاعت ضیافت کرے اور اس کیلئے جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کرانا جائز ہے۔ (بہار شریعت)

اس کا حکم یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے دن بھی یعنی دو دن تک اس دعوت کو ولیمہ کہا جا سکتا ہے۔ دو دن بعد اس دعوت پر ولیمے کا اطلاق نہیں ہوگا۔

ولیمہ کا وقت

سوال: کسی برادری میں شادی کے چار روز کے بعد ایک بڑی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کیا یہ دعوت کرنا صحیح ہے؟

جواب: ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "(شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے اسے کرنا ہی چاہئے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سمعہ ہے یعنی (سنانے اور شہرت کیلئے ہے) جو

Marfat.com

ستانے کے لیے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ستائے گا یعنی اس کو سزا دے گا"۔ (بہار شریعت)

منگنی میں لڑکے کا لڑکی کو انگوٹھی پہنانا

سوال: منگنی کی رسم میں لڑکے یا لڑکی کو انگوٹھی پہنانا شریعت کی رو سے کیسا عمل ہے؟

جواب: نکاح سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہیں۔

حدیثِ پاک: سرکار ﷺ نے فرمایا: "میں نے جہنم کے اندر عورتوں کو کس طرح عذاب میں مبتلا دیکھا میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کے ذریعے جہنم میں لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا ہے وہ عورت نامحرم مردوں سے اپنے سر کے بال نہیں چھپاتی"۔ (الکبائر)

تو جب نامحرم سے سر کے بال نہ چھپانے کا یہ عذاب ہے تو انگوٹھی پہنانا جائز نہیں۔

ایک اور روایت میں اس طرح منقول ہے کہ "دو غیر محرم مرد اور عورت ان کے جسم ایک دوسرے سے ملے یہ اس سے زیادہ برا ہے کہ لوہے کی کنگیاں چلیں"۔

چھوٹے بچے کو مہندی لگانا

سوال: کسی خوشی کے موقع پر کیا چھوٹے لڑکے کو مہندی لگائی جاسکتی ہے؟

جواب: چھوٹے لڑکوں کے بارے میں وہی حکم ہے جو مردوں کیلئے ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں وغیرہ پر مہندی لگانا جائز نہیں اسی طرح شادی کے موقعوں پر دولہا کو مہندی لگانا بھی جائز نہیں۔

شادی میں سہرا باندھنا

سوال: میری دوست کی شادی میں لڑکے سے کہا گیا آپ سہرا باندھ کر آئیے گا، لڑکے نے کہا شریعت میں سہرا باندھنا جائز نہیں، آپ سہرا باندھنے کا شرعی حکم بتائیے؟

جواب: سہرا باندھنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قل من حرم زينة الله اللتى اخرج لعبادة.

حدیث مبارک میں ہے کہ: "جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے، وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

شادی میں پھولوں کا سہرا باندھنا جائز ہے اور شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جب تک کسی چیز کی ممانعت نہ ہو اس وقت تک وہ جائز ہے ممانعت ہونے کے بعد وہ ناجائز ہو جاتی ہے۔ سہرے کی مخالفت کی کوئی دلیل نہیں لہٰذا جائز ہے خاص پھولوں کا سہرا باندھنا جائز ہے۔ (بہار شریعت)

لڑکی کا رخصتی کے وقت چاول پھینکنا

سوال: جب لڑکی والدین کے گھر سے رخصت ہوتی ہے تو لڑکی چاول کے دانے اپنے سر کے اوپر سے پیچھے پھینکتی ہے ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کرنا درست نہیں ہے ایسا کرنے سے رزق کی بے ادبی ہے اور رزق کی تعظیم کرنی چاہئے۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''تاجدار مدینہ، سرورِ قلب و سینہ ﷺ مکان میں تشریف لائے روٹی کا ٹکڑا ایک جگہ پڑا ہوا دیکھا اسے پونچھا اور کھالیا پھر فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) اچھی چیز کا احترام کرو یہ چیز یعنی روٹی جب کسی قوم سے بھاگتی ہے تو لوٹ کر نہیں آتی۔ (ابن ماجہ)

دلھن کو ابٹن لگانا

سوال: دلہن کو ابٹن لگانا (بال اکھاڑنا)، ویکسنگ کرنا بلیچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دلہن کو ابٹن لگانا جائز ہے جبکہ اس میں ناجائز اشیاء نہ ملی ہوئی ہوں تو تھریڈنگ اور ویکسنگ کرنا جائز نہیں اس لئے کہ بالوں کو اکھیڑنا جائز نہیں۔

شوھر کیلئے زیب و زینت کرنا

سوال: میری دوست شازیہ آئی برو بنواتی ہے اگر اس کو منع کیا جائے تو کہتی ہے کہ شوہر کیلئے زیب وزینت کرنا جائز ہے۔ شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کی لعنت بال نوچنے والیوں پر ہے یعنی جو عورت ابر کے بال نوچ کر ابرو کو خوبصورت بناتی ہے اس پر لعنت اور اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو بدل ڈالتی ہے''۔

Marfat.com

جس کام میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ممانعت ہے اس کام میں شوہر کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے۔

مرد کو منہ دکھائی میں سونے کی انگوٹھی دینا

سوال: آج کل جو داماد کو منہ دکھائی میں سونے کی انگوٹھی دی جاتی ہے تو کیا ایسا تحفہ دینا جائز ہے؟

جواب: حضرت علی مرتضیٰ ﷛ سے روایت ہے کہ! ''نبی کریم ﷺ نے ریشمی کپڑا پکڑا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا پکڑا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر فرمایا، بے شک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں''۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)

فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق مردوں پر سونا حرام ہے، لہٰذا ایسا تحفہ مردوں کو دینا جائز نہیں۔

سونے و چاندی کے برتن میں کھانا

سوال: کیا مرد کا سونے و چاندی کے برتنوں میں کھانا یا سونے کی سلائی سے سرمہ لگانا صحیح ہے؟

جواب: زیور کے علاوہ دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لئے ممنوع ہے کہ سونے و چاندی کے چمچے سے کھانا ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا مرد و عورت دونوں کیلئے ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت)

شادیوں میں نمود و نمائش کا اہتمام کرنا

سوال: آج کل شادیوں میں بڑی بڑی دعوتیں ہوتی ہیں قسم قسم کے کھانے پکائے جاتے ہیں غرض یہ کہ ہر طرح سے نمود و نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے کیا ایسی دعوتوں میں جانا چاہئے؟

جواب: ابوداؤد نے عکرمہ سے روایت کی کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور تفاخر کے طور پر دعوت کریں رسول اکرم ﷺ نے ان کے یہاں کھانے سے منع فرمایا۔ (بہارِ شریعت)

اگر یہ دعوتیں ریاکاری، فخر اور بڑائی کے اظہار کیلئے نہ ہوں تو جانا جائز ہے۔

دعوتوں میں کھڑے کھڑے کھانا

سوال: دعوتوں میں اگر کھڑے کھڑے کھانے کا اہتمام کیا گیا ہو تو کیا میزبان کا احترام کرتے ہوئے اس طرح کھانا ٹھیک ہے؟

Marfat.com

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ! ''بیشک آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ اور زیادہ سخت ناپسندیدہ اور برا ہے''۔ (صحیح مسلم)

لہٰذا ہمیں سرکار ﷺ کی پسند کا ہر دم احترام کرنا چاہئے اور کھڑے ہو کر کھانے پینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

دعوت ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت شامل کرنا

سوال: کیا دعوتِ ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت ملا کر مہمانوں کو کھلانا صحیح ہے؟

جواب: عقیقہ کے گوشت کا وہی حکم ہے جو قربانی کے گوشت کا حکم ہے عقیقہ کا گوشت قربانی کرنے والے کی ملکیت ہوتا ہے لیکن وہ اسے فروخت نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی کو کام کے معاوضے کے طور پر دے سکتا ہے چاہے وہ خود کھائے دوسروں کو کھلائے غریب و مالدار جسے چاہے دے۔ فقہاء نے قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کو مستحب لکھا ہے اور قربانی اور عقیقہ کا ایک ہی حکم ہے لہٰذا ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت شامل کرنا اور کھلانا جائز ہے۔

برتنوں میں نام وغیرہ لکھوا کر تقسیم کرنا

سوال: بچے کی پیدائش کی خوشی میں یا دیگر موقعوں پر برتنوں وغیرہ پر بچے کا نام اور سلسلہ لکھوا کر تقسیم کیا جاتا ہے ایسے برتن کا استعمال کیا جائز ہے؟

جواب: جس برتن میں کچھ لکھ دیا گیا ہو اس میں کوئی چیز رکھنا اور کھانا بہتر نہیں اس لے برتنوں میں کچھ لکھوا کر نہیں دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ اسراف ہے۔

عورتوں کو نقلی بال لگوانا

سوال: میری دوست کوثر نیازی سوال کرتی ہیں کہ بیوٹی پارلر میں دیکھا گیا ہے کہ بیوٹی پارلر والیاں عورتوں کے بالوں کے ساتھ نقلی بالوں کی چوٹی جوڑے، پونیاں فکس کرتی ہیں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھنا حرام ہے۔ حدیث مبارک میں اس پر لعنت آئی ہے کہ جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔ (درمختار)

نقلی بالوں کی چوٹی گوندھنا حرام ہے اس لئے پارلر والیوں کا فعل جائز نہیں۔ بہنوں سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت سے بچیں۔

شادیوں میں زیادہ جہیز دینا

سوال: میری دوست ام حبیبہ کے خاندان میں یہ رائج ہے کہ دولت مند لوگ اپنی بیٹیوں کو ۵۰ ہزار سے پانچ لاکھ تک کا جہیز دیتے ہیں اور اس کے خاندان میں بہت سے غریب اپنی بیٹیوں کو جہیز نہیں دے سکتے اس وجہ سے ان کی لڑکیوں سے خاندان میں کوئی رشتہ کرنے کو تیار نہیں۔ کیا دولت مند حضرات کا اس طرح کرنا جائز ہے؟

جواب: یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ کثرتِ جہیز نے ایسی تکلیف دہ صورتحال اختیار کر لی ہے جس کی وجہ سے بہت سے والدین کیلئے اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے ان کے دن کا چین اور رات کا سکون چھین لیا ہے محض اس وجہ سے کہ وہ رشتہ کرنے والوں کی طرف سے منہ مانگا جہیز نہیں دے سکتے ان کی زندگی اجیرن ہوگئی۔ اسلامی معاشرے میں اس کو ختم کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں ان لوگوں کو خاص طور پر پہلے قدم اٹھانا چاہئے جو بے تحاشہ جہیز دیتے ہیں وہ آگے آئیں اس برائی کو ختم کرنے میں تعاون کریں اور جہیز کی اتنی مقدار کم رکھیں کہ غریب لوگ بھی دے سکیں۔

بارات میں بینڈ باجے کی شرط لگانا

سوال: میری دوست فرح جبیں کے گھر والوں نے لڑکے والوں سے شرط لگائی کہ بارات بینڈ باجے کے ساتھ آئے گی اس طرح کی شرط لگانا جائز ہے یا نہیں، شریعت محمدی ﷺ میں اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کی شرط غلط ہے لڑکی والوں کے کہنے سے باجہ وغیرہ و دیگر محرمات کا ارتکاب نہ کرے مخلوق کو راضی کرنے کیلئے خالق کو ناراض نہ کرے۔ ''درمختار'' میں ہے کہ

Marfat.com

"لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

اس کو سمجھا دے سمجھ جائے تو خیر ورنہ خداوند قدوس اس سے بہتر لڑکی عطا فرمائے گا، بینڈ باجے، گانے اور آتش بازی خواہ کسی موقع پر ہو حرام ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ، صفحہ ۸۹)

شادی میں لغو رسم ادا کرنا

سوال: پڑوس میں شادی کے دوران دیکھا گیا کہ نکاح کے بعد دولہا دلہن کے درمیان کچے چاول کی پلیٹ ہوتی ہے جس میں سات سکے شامل کئے جاتے ہیں دولہا دولہن ان چاولوں میں سے سکے تلاش کرتے ہیں جسے چار سکے ملتے ہیں وہ حاکم ہوتا ہے جسے تین سکے ملتے ہیں وہ تمام زندگی کیلئے محکوم ہوتا ہے اگر عورت حاکم بن جائے تو اس صورت میں کیا شریعت کے مطابق شوہر کے حقوق ادا ہو جائیں گے؟

جواب: قرآن پاک میں رب تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: "مرد افسر ہے عورتوں پر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال کو خرچ کیا تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ عزوجل نے حفاظت کا حکم دیا"۔ (نساء:۴)

پیاری بہنو! رب تبارک وتعالیٰ تو ارشاد فرما رہا ہے کہ مرد عورتوں پر افسر ہے یہ فضیلت رب نے ہی مردوں کو عطا کی اس طرح کی رسومات ادا کرنے سے عورت مرد پر حاکم نہیں ہو سکتی۔ ہر صورت میں مرد ہی عورت پر حاکم ہے عورت کو شوہر کے حقوق ادا کرنے چاہئے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ! حضرت امام احمد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "اگر آدمی کا آدمی کیلئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جس میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو شوہر کا حق ادا نہ کیا"۔

Marfat.com

سسرال میں ایک رسم کی ادائیگی

سوال: ثروت سوال کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں شادی کے موقع پر جب دلہن آتی ہے تو اس کی گود میں چھوٹے دیور، چھوٹے کزن کو گود میں بٹھاتے ہیں اور دلہن سے پیسے مانگتے ہیں اور دولہن دیتی ہے یہ سب کرنا کیسا ہے؟ کیا دلہن کے دل میں سسرال والوں کیلئے محبت پیدا کرنے کی لئے یہ رسم کی جاتی ہے؟

جواب: یہ رسومات ادا کرنے سے دلوں میں محبت نہیں پیدا ہوتی کیونکہ دل پلٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ قلب کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ منقلب ہوتا ہے یعنی الٹا پلٹتا رہتا ہے۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ "دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہوا اور ہوا اسے پلٹے دے رہی ہو"۔ (ابن ماجہ)

محبت پیدا کرنے والا رب تبارک وتعالیٰ ہے یہ رسومات ادا کرنے سے دلوں میں محبت پیدا نہیں ہوتی۔ دلہن کو سسرال میں دل جیتنے کیلئے اچھے اخلاق کو اپنانا لازمی ہے اسی طرح دلہن اپنی اچھی عادت اور اخلاص سے سسرال والوں کا دل جیت سکتی ہے۔

دولہا کو ابٹن اور مہندی لگانا

سوال: دولہا کو ابٹن اور مہندی لگانا کیسا ہے؟

جواب: دولہا اور دولہن کو ابٹن لگانا، مائیوں بٹھانا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ دولہا کو مہندی لگانا "ناجائز" ہے۔ (اور جب کہ ان میں مرد وعورت کا اختلاط نہ ہو)

شادی کی رسم کی حقیقت

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں نکاح سے پہلے شادی شدہ عورتیں ایک تیل کا پیالہ لے کر اس میں دو تیلیاں ماچس کی ڈبو کر اور لڑکا اور لڑکی کے سر سے شروع کر کے پاؤں پر ختم کرتے ہیں ان رسومات میں کیا حقیقت ہے؟

جواب: اس طرح کی رسومات ہندوانہ ہیں اسلام میں ایسا کام جس میں مشرکوں کی مشابہت ہو وہ منع ہے "ابوداؤد" کی حدیث پاک میں ہے: "من تشبہ بقوم فھو منھم"۔ "جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے"۔

Marfat.com

بدقسمتی سے ہمارے یہاں آج کل ہر معاملے میں یہود ونصاریٰ کی مشابہت کی جاتی ہے۔ شادی یقیناً سنت ہے اور بہت ہی پیاری سنت۔ لیکن افسوس اس سنت کو آج اس طرح پورا کیا جاتا ہے کہ نکاح کی تمام رسومات یہود ونصاریٰ کی طرح ہوتی ہیں۔ خدارا بہنو! ہوش کرو اگر ہم اسی طرح اپنے تمام معاملات میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت کرتے رہے اور اگر اس مشابہت کرنے سے ہمارا رب ﷻ ناراض ہو گیا اور رب کی ناراضگی میں موت آئی تو سوچئے قبر میں اور حشر میں کیا بنے گا۔

اس حدیث مبارک کی روشنی میں علماء کرام فرماتے ہیں دنیا میں جس قوم کی مشابہت کرے گا اس کا حشر ان ہی کے ساتھ ہو گا۔

خدارا بہنو! ذرا غور کرو اگر آج ہم غیر مسلموں کی مشابہت کریں گے اس مشابہت کی بنا پر اگر ہمارا حشر ان کے ساتھ ہوا تو کیا بنے گا ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے۔ (الامان الحفیظ)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۶:

طلاق کا بیان

طلاق کے معنی

سوال: طلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کو اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

نامرد شوہر سے طلاق لینا

سوال: میرا شوہر نامرد ہے اور میرا اس سے گزارہ ممکن نہیں کیا میں اس سے طلاق لے سکتی ہوں؟

جواب: بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہو جاتا ہے جبکہ شوہر نامرد ہو یا ہیجڑا اور اس کے ازالہ کی بھی صورت نظر نہ آتی ہو۔ ان صورتوں میں طلاق حاصل نہ کرنا سخت تکلیف پہنچاتا ہے لہٰذا طلاق لی جا سکتی ہے۔ (درمختار)

نشے میں طلاق دینا

سوال: اگر کوئی شخص نشہ آور شے، بھنگ یا شراب وغیرہ پی کر طلاق دے تو کیا طلاق ہو جائیگی؟

جواب: نشہ والے نے طلاق دی تو طلاق ہو جائے گی کہ نشے والا عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے یا افیون کے نشہ میں طلاق دی، جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

نابالغہ یا مجنونہ کی طلاق

سوال: عورت اگر نابالغہ ہو یا مجنونہ ہو تو کیا اسے طلاق دینے سے طلاق ہو جائے گی؟

جواب: طلاق کیلئے عورت کا عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں، اگر عورت نابالغہ ہو یا مجنونہ ہو تو طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

Marfat.com

بیوی کو "اے طلاقن" کہنا

سوال: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو "اے طلاقن" کہہ کر پکارے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو "اے طلاقن" یا "اے طلاق یافتہ" وغیرہ کہہ کر پکارے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میرا مقصد اسے گالی دینا تھا، طلاق دینا نہ تھا تو ایسی صورت میں طلاق ہو جائے گی۔ یا اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ چونکہ یہ عورت پہلے سے طلاق یافتہ تھی (شوہر اول کی) اور اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے تو طلاق نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

عورت کا تین بار طلاق کا مطالبہ کرنا

سوال: اگر کوئی عورت تین مرتبہ یہ کہے کہ مجھے طلاق دے، مجھے طلاق دے، مجھے طلاق دے اور شوہر نے کہا جا دے دی تو ایسی صورت میں کتنی طلاقیں ہوں گی؟

جواب: اگر کوئی عورت تین مرتبہ یہ کہے کہ مجھے طلاق دے، مجھے طلاق دے، مجھے طلاق دے اور شوہر نے اگر جواب دے دیا اور کہا کہ دے دی تو ایسی صورت میں ایک طلاق ہوگی اور اگر نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ (فتاویٰ فیض الرسول، عالمگیری)

سوتے میں یا غشی میں طلاق دینا

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو سوتے میں یا غشی میں طلاق دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اگر کوئی ایسی بیماری جس میں عقل جاتی رہے یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "مجنون اور بیہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "بیہوش اور مجنون شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی"۔ (بخاری شریف)

نان و نفقہ پر طلاق کو مشروط کرنا

سوال: کسی شخص نے یہ اقرار نامہ لکھا کہ اگر اس نے دو ماہ کے اندر اندر اپنی بیوی کے نان ونفقہ کا بندوبست نہ کیا تو میری بیوی کو تین طلاقیں ہیں یہ شخص دوبارہ نان ونفقہ کا انتظام نہ کر سکا

Marfat.com

تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر اقرار نامہ لکھنے کے بعد دو ماہ گزر گئے وہ اپنی بیوی کے نان و نفقہ کا انتظام نہ کرسکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں واقع ہوگئیں وہ عدت ختم کرکے دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے۔

عورت کی طلاق اور حلالہ

سوال: رحمت بی بی سوال کرتی ہیں کہ (i) کئی بار طلاق دینے سے عورت خاوند پر حرام ہوسکتی ہے؟ (ii) جو شخص اپنی زوجہ کو ۱۰ بار طلاق دے تو کیا وہ عورت بغیر حلالہ اس کیلئے حلال ہوسکتی ہے؟ (iii) اگر کوئی شخص بغیر حلالہ کئے مطلقہ کے ساتھ رہے طلاق دینے والا خاوند محبت کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس کی اولاد کیسی ہے اور اس کی جائیداد کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

جواب: (i) جب طلاقیں تین تک پہنچ جائیں، پھر وہ عورت اس کیلئے بے حلالہ کسی طرح حلال نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک (بقرہ ۲۳۰) میں فرمایا:

"پھر اگر تیسری طلاق دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے"۔ (کنزالایمان)

(ii) جس نے دس طلاقیں دیں تین سے طلاقِ مغلظہ ہوگئی اور باقی سات شریعت سے اس کا استہزاء تھیں، بلا نکاح تو مطلقہ بائن بھی حلال نہیں ہوسکتی اور یہ تو نکاح سے حرام محض رہے گی۔ اور جب تک حلالہ نہ ہو کہ اس طلاق کی عدت گزرے پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے اور اس سے ہم بستر بھی ہو پھر وہ طلاق دے یا مرجائے اور بہرحال اس کی عدت گزر جائے اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

(iii) وہ صحبت زنا ہوگی اور اگر مسئلہ معلوم ہے تو یہ زانی ہے اور شرعاً سزائے زنا کا مستحق اور اولاد ولدالزنا اور جائیداد سے محروم ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دوازدہم مع تخریج صفحہ ۳۸۹)

"ردالمحتار" میں ہے جب حرام ہونا معلوم ہے تو یہ زنا ہے اور اس میں برابر ہے کہ تین طلاقیں ایک ساتھ ہوں یا متفرق۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

ایک مجلس میں طلاق تین طلاق دینا

سوال: عبدالوحید نے اپنی زوجہ شاہدہ کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں، بعد ازاں عبدالوحید اپنے اس فعل پر بہت پشیمان ہوا اور شاہدہ کے ساتھ رجعت کرنا چاہتا ہے اہلسنت کے علماء سے فتویٰ لیا جس میں عبدالوحید کیلئے شاہدہ بغیر حلالہ کئے حلال نہیں ہوسکتی پھر عبدالوحید نے اہلحدیث کے علماء سے فتویٰ لیا کہ ان کے نزدیک مجلس واحدہ میں تین طلاقیں ایک شمار ہوں گی۔ اب وہ صدقہ وخیرات کر کے اس کے ساتھ رہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور وہ دونوں میاں بیوی کی طرح رہتے ہیں۔ ان کے بارے میں اہلسنت والجماعت کا کیا فتویٰ ہے؟

جواب: غیر مقلد کا یہ فتویٰ گمراہ گری ہے۔ اس پر عمل کرنا حرام قطعی ہے، اہلحدیث کے فتوے زیادہ تر جہالت پر ہی مبنی ہوتے ہیں اور یہ فتویٰ نرے جاہل اجہل کا ہے کہ اسے یہ نہیں معلوم کہ ایک جلسہ میں تین طلاقیں ہو جانے پر جمہور صحابہ وتابعین وائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۳۷۷)

شرح صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام شافعی، امام مالک اور امام احمد اور پہلے اور پچھلے جمہور علماء نے فرمایا تین طلاقیں واقع ہوں گی۔ رضی اللہ عنہم

اب ہم اس کے دلائل میں چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔

''سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں آل خالد کی بیٹی ہوں اور فلاں فلاں کی بیوی ہوں اور اس نے مجھے طلاق کہلوا بھیجی ہے اور میں اس شخص سے نفقہ اور رہنے کیلئے مکان مانگتی ہوں۔ اور مرد کی طرف کے لوگ انکاری ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نفقہ، خرچہ اور رہائش کی جگہ اس عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کرسکے اور مرد تین طلاقوں کے بعد رجوع بھی نہیں کرسکتا اور اسے نفقہ بھی نہ ملے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

''جب تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو تم رجوع کر سکتے ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس چیز کا حکم دیا تھا اور اگر تم نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں ہیں تو تمہاری بیوی تم پر حرام ہوگئی۔ حتیٰ کہ وہ تمہارے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور (تم نے اکٹھی تین طلاقیں دے کر) اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو طلاق دینے کا طریقہ بتایا ہے۔ اس کی نافرمانی کی ہے''۔

حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان تین طلاقوں کو نافذ کر دیا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی اور سنن ابوداؤد)

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، اس شخص نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو مارتے تھے اور ان کے درمیان تفریق کر دیتے تھے''۔

حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین تینوں یہ فتویٰ دیتے تھے کہ: ''جس شخص نے مقاربت سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس کی بیوی اس پر اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے''۔

''آج کل غیر مقلدین جو بیک وقت تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دیتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دے رہے ہیں یہ انتہائی حرام اور قبیح ہے۔

عبدالوحید کی بیوی شاہدہ پر تین طلاقیں واقع ہوگئیں ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے عبدالوحید گنہگار ہوا اور عورت اس کے نکاح سے خارج ہوئی، بے حلالہ نکاحِ جدید باہم کر لیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہوں گے اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔

(ملخصاً فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۱۰۴، رضا فاؤنڈیشن)

Marfat.com

مجنون شخص کا طلاق دینا

سوال: جبران سے ایمن نے شادی کی، شادی کے چار سال کے بعد جبران کسی حادثے کے باعث دیوانہ ہوگیا۔ اب اسے ایمن سے کوئی غرض و واسطہ نہیں۔ اس کا حق پورا نہیں کرسکتا کھانا کپڑا وغیرہ نہیں دے سکتا۔ کچھ عرصے کے بعد لوگوں کے مجبور کرنے پر طلاق دے دی اس طلاق کے گواہ دو مرد ایک عورت ہے جو کہ جبران کی والدہ بھائی اور بھانجا ہیں۔ جبران کی دیوانگی ایسی نہیں جس میں بالکل ہوش و حواس نہ ہو۔ کھاتا پیتا ہے مکان میں رہتا ہے، اب ایمن کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: مجنون کی طلاق باطل ہے وہ لاکھ مرتبہ طلاق دے ہرگز نہ ہوگی اور نہ ہی عورت کا دوسرے مرد سے نکاح جائز ہوگا نہ اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے، کھانا پینا اور مکان میں رہنا منافی جنون نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ مع تخریج، جلد یازدہم، صفحہ ۳۸۷)

بخاری شریف میں مذکور ہے امیر المومنین حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ''مجنون اور بیہوشی کی طلاق نہیں ہوتی''۔ اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی فرمایا۔ ''بے ہوشی اور مجنون شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی''۔ (بخاری شریف)

حلالہ میں شرط عائد کرنا

سوال: میمونہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ حلالہ مع شرط کہ اس قصد سے کرے کہ چند روز کے بعد طلاق دے دے تاکہ پہلے زوج کیلئے عدت گزارنے کے بعد حلال ہوجائے۔ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شرائط اور چیز ہے اور قصد اور چیز ہے شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں شرط لگائے کہ یہ ناجائز ہے اور حدیث میں ایسے حلالہ کرنے والوں پر لعنت آئی ہے اور وہ قصد یہ کہ دل میں اسکا ارادہ ہو مگر شرط نہ کی جائے تو یہ جائز ہے بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

''ردالمختار'' میں ہے حلالہ کی شرط ! ہر نکاح میں اس شرط پر تجھ سے نکاح کرتا ہوں کہ تجھے طلاق دے کر حلال کردوں گا، دوسرے شخص کا نکاح مکروہ تحریمہ ہے۔ لیکن دونوں نے دل میں حلالہ کی نیت کی تو مکروہ نہیں۔ اس صورت میں دوسرا شخص اصلاح کی غرض سے نکاح

Marfat.com

۔۔کرنے پر اجر کا مستحق ہوگا اور اگر شوہر ثانی بے صحبت کیے طلاق دے بھی دے۔ جب بھی ہرگز ۔۔وہر اول کیلئے حلال نہیں ہو سکتی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اے عورت! تو حلال نہیں پہلے شوہر ۔۔کیلئے جب تک دوسرا خاوند تیرا اور تو اس کا مزہ نہ چکھ لے''۔ (یعنی جماع نہ کرے)

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۴۰۹)

طلاق ہو جائے گی

۔۔سوال: دانیال نے اپنی بیوی مہر سے کہا کہ اگر تو اپنے بھائی سے میری شکایت کرے تو تجھے ۔۔لاق۔ اگر وہ اپنے بھائی سے شکایت کر دے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

۔۔جواب: جی ہاں! اگر مہر نے اپنے بھائی سے شکایت کر دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ لیکن ۔۔ر وہ بچے کو مخاطب کر کے کہے کہ میرے شوہر نے یوں کہا وغیرہ اور اس کے بھائی نے سن لیا تو ۔۔ب طلاق واقع نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

چپ نہ رہے تو تجھے طلاق

۔۔سوال: فرحان کا اپنی بیوی صباحت سے جھگڑا ہو رہا تھا، فرحان نے کہا کہ اگر تو چپ نہ ۔۔ہے گی تو تجھ کو طلاق، ''عورت نے کہا نہیں چپ رہوں گی'' یہ کہہ کر وہ چپ ہو گئی تو کیا طلاق ۔۔اقع ہو جائے گی؟

۔۔جواب: عالمگیری میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ دو میاں بیوی جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چیخے ۔۔گی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا چیخوں گی مگر چپ ہو گئی طلاق نہ ہوئی یوں ہی اگر کہا کہ ۔۔لاں کا ذکر کرے گی تو ایسا ہی عورت نے کہا میں اس کا ذکر نہ کروں گی یا کہا جب تو منع کرتا ۔۔ہے تو اس کا ذکر نہ کروں گی۔ طلاق نہ ہوگی کہ اتنی بات مستثنیٰ ہے۔ (عالمگیری)

عورت طلاق کا اقرار کرے اور مرد انکار

سوال: کریم بخش نے اپنی بیوی سلمیٰ پر بے انتہا ظلم کیا سلمیٰ اپنے میکے چلی آئی سلمیٰ کا بیان ۔۔ہے کہ اس کے شوہر نے اس کو چار پانچ مرتبہ طلاق دی ہے مگر عورت کے پاس طلاق کے ۔۔بارے میں کوئی گواہ نہیں اور شوہر طلاق دینے کا اقرار نہیں کرتا اس صورت میں سلمیٰ کیا کرے

جواب: سلمیٰ اگر اپنے شوہر کریم بخش کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور شوہر طلاق دینے کا

Marfat.com

اقرار نہیں کرتا تو سلمٰی صبر کرے یا پھر جس طرح بھی ممکن ہو اس سے طلاق حاصل کرے کہ جب عورت کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو صرف اس کا بیان کہ میرے شوہر نے مجھے چار پانچ مرتبہ طلاق دی ہے فضول ہے تاوقتیکہ شوہر اقرار نہ کرے اور سلمٰی کو طلاق دینے کا یقین ہے تو جس طرح بھی ہو سکے اور روپیہ وغیرہ دے کر کریم بخش سے چھٹکارا حاصل کرے اور اگر اس طرح بھی نہ چھوڑے تو جیسے بھی ممکن ہو اس سے دور رہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، صفحہ ۱۵۵)

مذاق میں طلاق دینا

سوال: اگر کسی نے اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دے دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی جیسا کہ ترمذی شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت۔

(i) نکاح۔ (ii) طلاق۔ (iii) رجعت۔ (سنن ابوداؤد)

طلاق کی ایک وجہ

سوال: نعمان نے اپنی بیوی کو کہا کہ اگر تو نے اس بچے کو گھر سے نکلنے دیا تو تجھے طلاق ہے۔ تو کیا اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی جب کہ وہ بچہ عورت کی غفلت میں باہر نکل گیا؟

جواب: اگر عورت غافل ہو گئی یا نماز پڑھنے لگی اور بچہ باہر نکلا تھا تو طلاق نہ ہو گی، بصورتِ دیگر طلاق ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: عمار یاسر نے اپنی بیوی ثوبیہ کو ہنستے ہوئے طلاق دی، عمار کا کہنا ہے کہ میری اپنی بیوی سے کوئی لڑائی ہے نہ میں اس سے جدا ہونا چاہتا ہوں، ہمارے بچے بھی ہیں اور ہم ہنسی خوشی رہ رہے ہیں، اب اس کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "طلاق بخوشی دی جائے خواہ بہ جبر، واقع ہو جائے گی۔ نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگِ شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر سے یا خود ہاتھ سے چھٹ پڑے شیشہ ہر طرح سے ٹوٹ جائے گا۔ مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں

Marfat.com

ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۳۸۵)

مندرجہ بالا فتویٰ کی روشنی میں عمار یاسر کی زوجہ کو طلاق واقع ہو جائے گی، ہنسی خوشی رہنا اور بچوں وغیرہ کا ہونا طلاق میں مانع نہیں ہے۔ اگر لفظ طلاق تین مرتبہ ادا کئے تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں، اب بے حلالہ کئے عمار یاسر کی بیوی اس پر حلال نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک طلاق دی تو اب دوبارہ نکاح کر کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

عورت کو باہر نکلنے پر طلاق

سوال: ارم سے اس کے شوہر صفدر نے کہا کہ اگر تو اس دروازے سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے، اگر عورت باہر نکلی تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: اگر عورت اس دروازے سے باہر نکلی تو اسے طلاق واقع ہو جائے گی اگر چھت سے پھلانگ کر پڑوس میں گئی تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ (عالمگیری)

سوال: فرید نے اپنی بیوی رخسانہ سے کہا کہ اگر تو میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے۔ کیا رخسانہ گھر سے نکلے تو طلاق ہو جائے گی؟

جواب: صورت مسئولہ میں رخسانہ اگر فرید کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ عالمگیری میں تو یہاں تک ہے کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا میں نے اسے نکلنے کی اجازت دی مگر یہ نہ کہا کہ اس سے کہہ دو یا خبر پہنچا دو اور لوگوں نے بطورِ خود عورت سے جا کر کہا کہ اس نے اجازت دے دی اور ان کے کہنے سے عورت نکلی طلاق ہو گئی۔ اگر عورت نے میکے جانے کی اجازت مانگی، شوہر نے اجازت دی مگر عورت اس وقت نہ گئی کسی اور وقت گئی تو طلاق ہو گئی۔ (عالمگیری)

"تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ" کہنا

سوال: شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ "تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ" تو کیا اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: عورت سے کہا کہ "تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ تعالیٰ" تو طلاق واقع نہ ہوئی۔

نوٹ: لفظ انشاء اللہ تعالیٰ اگر چہ بظاہر شرط معلوم ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثناء میں ہے مگر ان

Marfat.com

چیزوں میں جن کا وجود بولنے پر موقوف ہے۔ مثلاً طلاق وحلف وغیرہما اور جن چیزوں کو تلفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثناء کے معنی نہیں مثلاً یہ کہا کہ "نویت ان اصوم غدا ان شاء اللہ تعالیٰ" کہ یہاں نہ استثناء ہے نہ نیت روزہ پر اس کا اثر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر برکت و طلب توفیق کیلئے ہوتا ہے۔ (درمختار)

طلاق کے خیال سے طلاق ہونا

سوال: زینت بی بی سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی مرد کے دل میں عورت کو طلاق دینے کا خیال پیدا ہو جائے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب تک زبان پر نہ لائے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "صرف نیت سے طلاق نہیں ہوسکتی اگرچہ دل میں سو بار نیت کرے جب تک زبان سے لفظ نہ کہے گا طلاق نہ ہوگی"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۳۷۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحدیث: "اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیالات اور وسوسے معاف کر دیئے ہیں جو ان کے دل میں تو پیدا ہوں لیکن نہ تو زبان پر لائیں اور نہ ہی ان پر عمل پیرا ہوں"۔

(حدیث حسن صحیح ہے، جامع ترمذی شریف)

دو طلاق کے بعد رجعت کرنا

سوال: مریم کے شوہر نے اس کی دو طلاقیں دیں تو کیا وہ اپنی بیوی سے رجعت کرسکتا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ہے کہ "طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا چاہئے"۔

(بقرہ: ۲۲۹، کنزالایمان)

اگر شوہر نے بیوی کو دو طلاقیں دیں تب بھی رجعت کرسکتا ہے۔ ایک دی تب بھی رجعت کرسکتا ہے، مگر تین کے بعد یہ حق نہیں رہتا۔

Marfat.com

''جا نکل جا''، ''جا دفع ہو'' کے الفاظ سے طلاق ہونا

سوال: رقیہ بی بی کے اپنے شوہر رسول بخش سے لڑائی ہوگئی، اس نے اپنی بیوی کو غصے سے کہا کہ ''جا نکل جا''، ''جا دفع ہو'' کیا اس سے طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اگر رسول بخش نے یہ الفاظ غصے میں کہے اور نیت طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگر دونوں میں مذاکرہ طلاق کا تھا تو بغیر نیت کے طلاق ہو جائے گی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے کہ ''نکل جا'' میں جواب کا احتمال ہے، لہٰذا ہر صورت میں اس سے طلاق مراد لینا نیت پر موقوف ہوگا۔ نیت کیلئے خاوند سے گھر میں قسم لے لینا کافی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۶۵۲)

نوٹ: کنایہ کے بعض الفاظ ایسے ہیں جو غضب و مذاکرہ کے وقت جن کے ادا کرنے سے بغیر نیت کے طلاق واقع ہو جائے گی۔ ان کی تفصیل ''بہارِ شریعت'' جس کو حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کیا ہے میں دیکھی جا سکتی ہے اور ساتھ ہی فقہ کی مشہور کتاب فتاویٰ رضویہ جس کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کیا ہے، دیکھی جا سکتی ہے۔

نشے میں طلاق دینا

سوال: کشف مرتضیٰ سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی زاردن مرتضیٰ نے اپنی بیوی اریشہ کو حالت نشہ میں طلاق دی، میرے بھائی کا بیان ہے کہ مجھے زبردستی نشہ پلایا گیا ہے۔ کیا میری بھابھی میرے بھائی کے نکاح سے نکل گئیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''لوگ کسی کے اصرار کو بھی جبر کہتے ہیں، یہ جبر نہیں۔ اگر ایسے جبر سے نشے کی چیز پی اور اس نشے میں طلاق دی، بلاشبہ بالاتفاق طلاق ہوگئی۔ ہاں اگر جبر واکراہ شرعی ہو مثلاً قتل یا قطع عضو کی دھمکی دی جس کے نفاذ پر اسے قادر جانتا ہو یا یوں کہ کسی نے ہاتھ پاؤں باندھ کر منہ چیر کر حلق میں شراب ڈال دی تو یہ صورت ضرورو جبر کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اس نشے میں اگر طلاق دے طلاق نہ پڑے گی۔ درمختار میں ہے ''جس شخص نے مجبور ہو کر یا اضطراری حالت میں نشہ آور چیز کو استعمال کیا اور اسی نشہ میں اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اس شخص کی طلاق میں تصحیح مختلف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۳۸۶)

Marfat.com

لہٰذا کشف مرتضٰی بی بی اگر واقعی اس قسم کی زبردستی کی گئی جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں مذکور ہے تو طلاق نہ ہوئی اور دوسری صورت میں آپ کی بھابھی آپ کے بھائی کے نکاح سے نکل گئیں۔ بے حلالہ کئے جائز نہ ہوں گی۔

تین طلاق کیے بعد ملاپ کی صورت

سوال: عاصم رضا نے اپنی بیوی شہیلہ کو غصے میں بحالت حمل لاعلمی کی بناء پر ایک ہی مجلس میں تین طلاق دے کر شہیلہ کے پاس بذریعہ ڈاک روانہ کردیا، ڈیڑھ سال بعد اب دونوں بے حد پشیمان ہیں اور ایک ساتھ رہنے پر راضی ہیں، کیا صورت اختیار کریں کہ ایک ساتھ رہنے لگیں؟

جواب: نسائی نے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ''رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں، اس کو سن کر جلال میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب ''اللہ تعالیٰ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں''۔ (نسائی)

عاصم رضا گناہگار ہوا عورت بے حلالہ کئے اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ (فتاویٰ رضویہ)

اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ''پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے''۔ (کنزالایمان)

نافرمان بیوی کو طلاق دینا

سوال: ارم اور عظمٰی دونوں بہنوں کی شادی اسلم اور وحید سے بالترتیب ہوئی۔ اب اسلم اپنی بیوی ارم کو عظمٰی کے گھر جانے اور اس سے راہ و رسم بڑھانے سے منع کرتا ہے۔ ارم خلاف ورزی کرتی ہے جس سے ان دونوں میں لڑائی ہوتی رہتی ہے جب اسلم اس بات پر سخت کلامی کرتا ہے تو ارم دوبدو جواب دیتی ہے اسلم اس نافرمانی شرعی کی وجہ سے طلاق دینا چاہتا ہے۔ تو ایسی صورت میں نافرمان عورت کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں جب کہ وہ حاملہ بھی ہو؟

جواب: حدیث صحیح میں ارشاد ہوا کہ ''عورت ٹیڑھی پسلی سے بنائی گئی ہے اور اگر تو اس سے فائدہ لینا چاہتا ہے تو اسی حال پر اس سے نفع اٹھا اور سیدھی کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی۔ تو اس کو توڑنا اسے طلاق دینا ہے''۔

Marfat.com

دوسری حدیث میں ارشاد ہوا: ''مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ کرو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی''۔

اور اللہ ﷻ فرماتا ہے: ''قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ ﷻ اس میں بہت بھلائی رکھے''۔ (کنز الایمان، نساء: ۱۹)

اور اگر طلاق دے کر پھر کبھی نکاح نہ کرنا چاہے تو خیر ہے، لیکن اگر دوبارہ نکاح کیا اور دوسری بیوی اس سے زیادہ بری ملی...... اس لئے حتی الامکان عورت کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اس کی دلجوئی کرو اور اسے خوش کر کے اپنی اطاعت پر لانا اور اس کی کج خلقی پر صبر کرنا چاہئے اور اصلاح ناممکن ہو تو طلاق دے سکتا ہے، مگر ایک طلاق رجعی سے زیادہ دینا گناہ ہے فقط ایک بار اس سے کہے میں نے تجھے طلاق دی، پھر اگر عدت کے اندر یعنی حاملہ کے بچہ پیدا ہونے سے پہلے دل میں اسے رکھنے کی آئی تو زبان سے کہہ لے میں نے تجھے اپنے نکاح میں لیا، وہ بدستور اس کے نکاح میں رہے گی ورنہ اس سے الگ رہے یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے، اس وقت وہ نکاح سے نکل جائے گی۔ (فتاوی رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۳۲۸)

بغیر کسی وجہ سے طلاق مانگنا

سوال: صفیہ نے اپنے شوہر سے بغیر کسی وجہ کے طلاق طلب کی، اس کا یہ عمل کیسا ہے؟ کیا یہ گناہگار ٹھہرے گی؟

جواب: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

طلاق کے بعد مہر اور جہیز کا سامان دینا

سوال: کیا طلاق واقع ہو جانے پر مہر دیا جائے گا؟ نیز عورت کے جہیز کا سامان اور میکے سے آئے زیورات کا شرعاً حق دار کون ہے؟

جواب: طلاق واقع ہو جانے کی صورت میں عورت کو مرد کی طرف سے مہر کی پوری رقم ملے گی، نیز عورت کے جہیز کا سامان اور میکے سے لائے ہوئے زیورات کی حقدار اور مالک عورت ہی ہے، اس کے علاوہ جو چیزیں شوہر نے عورت کو تحفتاً دی ہیں اگر ان چیزوں کا مالک عورت

Marfat.com

کو بنا دیا ہے تو پھر ان چیزوں کی مالک بھی عورت ہی ہوگی۔ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، صفحہ ۱۱۵)

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

سوال: طلاق دینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: طلاق دینے کے تین طریقے ہیں:

(i) طلاقِ احسن۔ (ii) طلاقِ سنت۔ (iii) طلاقِ بدعت۔

طلاقِ احسن: احسن طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک طہر میں ایک طلاق دے اور اس طہر میں اس سے جماع نہ کرے، اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اپنی عدت پوری کر لے اور عدت پوری کرنے کے بعد جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے یا بغیر حلالہ کئے وہ نئے نکاح کے ساتھ اس مرد کے پاس آسکتی ہے۔

طلاقِ سنت: طلاقِ سنت یہ ہے کہ تین طہر میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے یعنی ہر طہر میں ایک طلاق، اور اس طہر میں جماع نہ کرے اس کے بعد عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کرے، یہ طلاق مغلظہ ہوگئی۔ اس کے بعد اس شوہر سے بغیر حلالہ کئے نکاح نہیں کر سکتی۔

طلاقِ بدعت: طلاقِ بدعت یہ ہے کہ یہ کلمہ واحدہ میں ایک ساتھ تین طلاقیں دے دے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی مگر مرد گنہگار ہوگا اور بغیر حلالہ کئے وہ عورت اس شوہر کے پاس نہیں جا سکتی۔ (قدوری شریف)

100 طلاق کا حکم

سوال: اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو 100 طلاقیں دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو 100 طلاقیں دے دے تو اس کا یہ حکم ہے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ "موطا" میں روایت کرتے ہیں، "ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو 100 طلاقیں دے دیں تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا "تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور 97 طلاقوں کے ساتھ تو نے اللہ کے ساتھ ٹھٹھا کیا"۔ (بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۵۹۲)

Marfat.com

دوران حمل طلاق دینا

سوال: اسد نے اپنی بیوی رضوانہ کو دورانِ حمل طلاق دی، کیا طلاق واقع ہو جائے گی طلاق پڑ جانے کی صورت میں نان ونفقہ کس کے ذمہ ہوگا؟

جواب: حمل کے دوران اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور مطلقہ حاملہ کی عدت چونکہ وضع حمل (بچہ جننے) تک ہے، اس لئے اسد کو رضوانہ کا نان ونفقہ اس کے وضع حمل (بچہ جننے) تک دینا ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ ہشتم، جلد اول)

بیوی کا حلفیہ بیان کہ طلاق دی اور شوہر کا حلفیہ بیان کہ نہیں دی

سوال: زینب کا حلفیہ بیان ہے کہ میرے شوہر نے مجھے رات میں پانچ چھ طلاق دی اور شوہر بھی حلف کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی اور شوہر بھی حلف کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے۔ تو اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے واقعہ تین طلاقیں دے دی ہیں تو اس صورت میں اس کی عورت زینب اس پر حرام ہوگئی بغیر حلالہ کئے دوبارہ وہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

طلاق دے کر شوہر کو انکار کرنا خدا تعالیٰ کے ہاں کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ زانی ہوگا اور سخت عذاب میں مبتلا ہوگا لیکن صرف عورت کے بیان سے طلاق ثابت نہ ہوگی تاوقتیکہ شوہر اقرار نہ کرے اور اس معاملے میں عورت کی قسم فضول ہے اس لئے کہ وہ مدعیہ ہے اور مرد کی قسم معتبر ہے لیکن اگر عورت کو یقین ہے کہ وہ تین طلاقیں دے چکا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پیسہ وغیرہ دے کر اس سے رہائی حاصل کرے اور اگر وہ اس طرح بھی نہ چھوڑے تو عورت اسے اپنے اوپر قابو نہ دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کبھی اپنی خواہش سے اس کے ساتھ میاں بیوی جیسا تعلق قائم نہ کرے ورنہ مرد کے ساتھ وہ بھی گنہگار اور مستحق نار ہوگی۔

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، صفحہ ۲۳۹)

طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا ذمہ

سوال: طلاق کے بعد مرد اپنے بچے کو کب تک خرچ دے سکتا ہے نیز اس کی پرورش کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

Marfat.com

جواب: بچہ کی پرورش کا خرچ شرعاً مرد پر لازم ہے اور اس کی پرورش کا حق عورت کو ہے پرورش کی میعاد شریعت مطہرہ نے سات برس تک رکھی ہے یعنی مرد کو اپنے بچے کی پرورش کا خرچ سات برس تک دینا ہوگا لیکن اگر بچہ سات برس سے پہلے ہی اپنے آپ کو کھانا پینا اور استنجاء کر لیتا ہے تو مرد کو اختیار ہے کہ بچہ عورت سے واپس لے سکتا ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، صفحہ ۱۱۵)

پہلی شادی کے وقت دوسری شادی نہ کرنے کی شرط لگانا

سوال: ایک شخص نے نکاح سے پہلے یہ شرط رکھی کہ اگر وہ دوسرا نکاح اپنی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر کرے تو اس کی دوسری بیوی کو تین طلاق واقع ہو جائے گی اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ شخص پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر نکاح ثانی کرے گا تو دوسری عورت کو طلاق ہو جائے گی، یہاں تک کہ "اگر وہ شخص اس عورت کی موت کے بعد بھی اس عورت کی اجازت کے بغیر نکاح ثانی کرے گا تو دوسری عورت کو طلاق ہو جائے گی"۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، رضا فاؤنڈیشن)

مرد سے زبردستی طلاق لکھوانا

سوال: اگر کسی مرد سے زبردستی طلاق لکھوائی جائے تو کیا طلاق واقع ہوگی؟

جواب: کسی عورت نے شوہر کو طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اس نے لکھ دیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے اور طلاق کا لفظ زبان سے نہ کہا تو طلاق واقع نہ ہوگی بشرطیکہ مذاق میں نہ لکھا ہو شرعی مجبوری ہو۔ محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا پڑا ہے اس کی بات کیسے ٹالی جائے یہ مجبوری نہیں۔ (بہار شریعت)

کہیں جانے کی ممانعت پر طلاق کی شرط

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو منع کیا کہ تمہیں فلاں جگہ جانے کی اجازت نہیں ہے اگر گئی تو طلاق ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر وہ عورت جس جگہ اس کے شوہر نے جانے سے منع کیا وہاں

Marfat.com

گئی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

مار پیٹ اور دھمکی کی وجہ سے طلاق دینا

سوال: اسماء کے گھر والوں نے ایک طلاق نامہ مرتب کر کے اس کے شوہر عامر کو مار پیٹ کی دھمکی دے کر اور مجبور کر کے طلاق نامہ پر دستخط کرا دیئے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: صورت مذکورہ میں اگر اکراہ شرعی پایا گیا یعنی عامر کو کسی عضو کے کاٹے جانے کا یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو گیا تھا اور اس صورت میں اس نے طلاق نامے پر دستخط کر دیئے مگر زبان سے اس نے طلاق نہ دی تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''مجبور اور بیہوشی کی طلاق واقع نہیں ہوتی''۔ (بخاری شریف)

اگر زبان سے طلاق دی یا اکراہِ شرعی کے بغیر طلاق نامے پر دستخط کر دیئے تو طلاق واقع ہو گئی۔

نماز روزہ نہ کرنے پر بیوی کو طلاق دینا

سوال: اگر بیوی نماز روزہ کی پابندی نہ کرے تو کیا شوہر اس بات پر اسے طلاق دے سکتا ہے؟

جواب: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب، مثلاً عورت اس کو یا کسی اور کو ایذا دیتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ دربارِ خداوندی میں میری پیشی ہو یہ اس حالت سے بہتر ہے کہ میں اس کے ساتھ زندگی گزاروں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، جلد اول)

طلاق کی اقسام

سوال: طلاق کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: طلاق کی تین قسمیں: (i) رجعی (ii) بائن (iii) مغلظہ۔

طلاق رجعی: اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو اور عدت کے بعد عورت کی مرضی سے نکاح کر سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

طلاقِ بائن: اس سے عورت فوراً نکاح سے خارج ہو جاتی ہے۔ لیکن عورت کی رضا سے شوہر عدت کے اندر نکاح کرسکتا ہے اور بعد عدت حلالہ کی بھی ضرورت نہیں۔

طلاقِ مغلظہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت بغیر حلالہ کے شوہر اول کے لئے جائز نہیں۔ (انوارالحدیث)

دو بھنوں سے بیک وقت نکاح کرنا

سوال: دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنا کیسا ہے اور ان کی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک وقت نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا فرض ہے کہ دونوں کو فوراً جدا کر دے، دخول نہ ہوا تو مہر بھی واجب نہ ہوا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۷:

موت وطلاق کی عدت وسوگ

عدت کی تعریف

سوال: عدت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نکاح زائل ہونے یا شبہَ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانے تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ہشتم صفحہ ۶۵۲)

موت کی عدت

سوال: خالدہ کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور وہ غیر حاملہ ہے اس کی عدت کتنی ہے؟

جواب: قرآن کی رو سے بیوہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور اس کا حمل نہ ہو تو اس کی عدت کی مدت "چار ماہ دس دن" ہے جیسا کہ قرآن مجید میں پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۳۴ میں مذکور ہے:

'اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں'۔

اور حدیث پاک میں مذکور ہے کہ: حضرت ام حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی۔ (صحیحین)

حاملہ عورت کی عدت

سوال: رخسانہ کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور وہ حاملہ تھی اب اس کی عدت کتنا عرصہ ہوگی؟

جواب: عورت حاملہ ہے تو اس کی مدتِ عدت وضع حمل ہے۔ (بہارِ شریعت، درمختار)

حدیث: حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ سے روایت ہے کہ "ربیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند راتوں کے بعد بچہ جنا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرما دی"۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

امام مالک وشافعی اور بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب ﷺ سے راوی ہیں کہ ''شوہر کی وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہو گیا اور ہنوز مردہ چارپائی پر ہو تو عدت پوری ہو گئی''۔ اسی طرح اگر کسی حاملہ عورت کو طلاق ہوئی تو جیسے ہی بچہ پیدا ہو گا اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔

ایامِ عدت میں حمل ضائع ہونا

سوال: زینب حاملہ تھی کہ اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا، ایامِ عدت میں اس کا حمل ضائع ہو گیا اب اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت عدت میں ہے اور اس کا حمل ساقط **(Abourtion)** ہو گیا اور بچے کے اعضاء بھی بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی، خواہ یہ اسقاط اس کے شوہر کے انتقال کے ایکمنٹ بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (جوہرہ، بہارِ شریعت، حصہ ہشتم صفحہ ۶۵۴)

عدت میں دو ماہ کا حمل ضائع ہونا

سوال: اسماء کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کا حمل دو ماہ کا تھا کہ ساقط ہو گیا اب اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی عورت عدت پوری گزارے گی۔ اسقاطِ حمل سے عدت اس وقت ختم ہوتی ہے کہ جب بچے کے اعضاء بن چکے ہوں ''بچے کے اعضاء چار ماہ میں بنتے ہیں''۔ (ردالمختار)

پس مذکورہ صورت میں چونکہ بچے کے اعضاء نہیں بنے تھے لہٰذا عورت چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔

موت کی عدت کا شمار

سوال: زینت بی بی سوال کرتی ہیں کہ کیا موت کی عدت چاند کے حساب سے شمار کی جائیگی؟

جواب: اگر انتقال پہلی تاریخ کو ہوا تو چاند سے مہینے لیے جائیں ورنہ ''ایک سو تیس دن'' شمار کیے جائیں گے (درمختار) ''چار ماہ دس دن'' ہے اور یہ دسویں رات بھی شمار کی جائے گی۔

(بہارِ شریعت، جلد ہشتم صفحہ ۶۵۴)

Marfat.com

نابالغہ کی عدت

سوال: ایک نابالغہ لڑکی کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ کیا وہ عدت گزارے گی؟

جواب: جی ہاں! اس لڑکی پر عدت ہے، وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا عورت نابالغہ ہو یا دخول ہوا یا نہ ہوا۔ موت کی عدت چار ماہ دس دن ہے بشرطیکہ حمل نہ ہو۔ (جوہرہ، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۶۵۴)

رخصتی سے قبل شوہر کی وفات پر عدت

سوال: میری دوست کا ایک سال قبل نکاح ہوا ابھی اس کی رخصتی عمل میں نہ آئی تھی کہ شوہر کا انتقال ہوگیا، اب اس کے لیے عدت گزارنے یا نہ گزارنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی عورت یا لڑکی کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور رخصتی عمل میں آئے یا نہ آئے دونوں صورتوں میں اسے عدت گزارنا ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ہشتم صفحہ ۶۵۴)

جنازے کے ساتھ چند قدم عورت کو لے کر جانا

سوال: عبدالرحیم کی بیوہ کو اس کے جنازے کے ساتھ چند قدم باہر گلی میں لے آئے اس خیال سے کہ ایسا کرنے سے اب عورت کو عدت نہیں کرنی پڑے گی کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ایسا عمل قطعی جہالت پر مبنی ہے اور اللہ ﷻ کے حکم کی خلاف ورزی ہے عدت کا حکم قرآن مجید میں پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۳۴ میں اس طرح ملتا ہے کہ "تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے ایمان والیو! تم پر کچھ مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملے میں شرع کے موافق کریں اور اللہ ﷻ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے"۔ (کنزالایمان)

مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ بیوہ کی عدت اگر وہ حاملہ نہ ہو تو چار ماہ دس دن ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا عمل درست نہیں۔

بوڑھی عورت کے شوہر کے انتقال پر عدت

سوال: اگر کسی بوڑھی عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا، تو کیا وہ عدت گزارے گی؟

جواب: جی ہاں! بوڑھی عورت بھی عدت گزارے گی جیسا کہ پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۳۴ میں

Marfat.com

مذکور ہے۔

''تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں''۔

(کنزالایمان)

عورت عدت کہاں گزارے

سوال: عبداللہ کا انتقال کراچی میں ہوا پھر انتقال کے بعد تدفین کیلئے اس کو اس کے آبائی گاؤں لے گئے اس کی بیوی عدت کہاں گزارے گی؟ جب کہ ان کی رہائش کراچی میں ہی تھی؟

جواب: عورت شوہر والے گھر میں جہاں رہتی تھی، وہیں عدت گزارے گی اگر وہ کرائے کا مکان ہے تو اسکے سسرال والے اس کا کرایہ ادا کریں گے۔ اگر عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اسی میں رہے کیونکہ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اسے چھوڑ نہیں سکتی، اور اگر عورت تنہا ہے، اس کی کوئی اولاد وغیرہ نہیں ہے تو عورت کا کوئی محرم رشتے دار (باپ بھائی وغیرہ) اتنے دن اس کے پاس رہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۶۵۸)

پس عبداللہ کی بیوہ کراچی والے گھر میں جہاں وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھی وہیں عدت گزارے۔

میکے میں عدت گزارنا

سوال: ایک عورت اپنے میکے میں تھی وہاں اس کو اس کے شوہر کے انتقال کی خبر ملی اب وہ عدت کہاں گزارے گی؟

جواب: اگر عورت میکے میں تھی یا کسی رشتے دار کے گھر گئی تھی وہاں وفاتِ شوہر کی خبر ملی تو فوراً شوہر والے گھر میں جہاں رہتی تھی چلی آئے کہ اسی مکان میں عدت پورے کرنے کا حکم ہے جیسا کہ ''درمختار'' میں ہے، ''طلقت اومات زوجها وهي زائرة في غير سكنها عادت اليه فوراً لوجوبه عليها''. (درمختار، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۶۵۸)

ترجمہ: جب عورت کا شوہر مر جائے یا اس کو طلاق پڑ جائے اور وہ کسی اور کے گھر میں ہو اس پر واجب ہے کہ اپنے گھر لوٹ آئے۔

Marfat.com

عدت پوری ہونے سے پہلے دوسرا نکاح

سوال: کیا عدت کی تکمیل سے پہلے نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: عدت کی تکمیل سے پہلے نکاح نہیں ہوسکتا، جس نے ایسا کیا حرام کیا حتیٰ کہ اس کام میں مدد کرنے والوں کا بھی یہی حکم ہے۔

عدت گزارنے کیلئے دوسری جگہ منتقلی

سوال: خیرون بی بی کے شوہر کا انتقال ہوگیا، اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ شوہر کے شہر میں عورت کا کوئی رشتے دار موجود ہے ایسے حالات میں عورت اپنے ولی کے شہر میں منتقل ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایک عورت فوت شدہ خاوند کے گھر میں اپنی جان و مال وآبرو کیلئے خطرہ سمجھتی ہے اور اس کے پاس ایسا کوئی شخص بھی نہیں جو اسے تحفظ فراہم کرسکے تو اسے کہیں بھی منتقل ہونے کا حق حاصل ہے۔ لہٰذا صورت مذکورہ میں ایسی عورت اگر عدم تحفظ کا شکار ہے تو اپنے ولی کے گھر منتقل ہوسکتی ہے ورنہ بصورتِ دیگر شوہر کے گھر میں رہ کر عدت گزارنا ہوگی۔

عورت زمانۂ عدت میں تعزیت کیلئے جاسکتی ہے

سوال: کیا عورت زمانۂ عدت میں تعزیت وغیرہ یا کسی اور کام کیلئے نکل سکتی ہے؟

جواب: عورت زمانۂ عدت میں تعزیت وغیرہ یا کسی اور کام سے نہیں جاسکتی، چونکہ عورت کا زمانۂ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے۔ ہاں اگر عدت موت کی ہو اور اس کے پاس کھانے کو نہ ہو اور بغیر نکلے کام نہ چل سکے گا یا نقصان پہنچے گا تو اس ضرورت کیلئے باہر جاسکتی ہے اور رات اسی گھر میں گزارے اور بغیر ضرورتِ شرعیہ نکلنا حرام ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ، کتاب الطلاق، بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۱۵۸)

مجنونہ عورت کی عدت

سوال: ایک مجنونہ عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: مجنونہ عورت پر بھی شوہر کے انتقال کے بعد عدت گزارنا لازم ہے۔ (بہارِ شریعت)

Marfat.com

موت یا طلاق کی عدت کہیں اور گزارنا

سوال: کیا موت یا طلاق کی عدت والی عورت کسی دوسرے مکان میں منتقل ہو سکتی ہے؟

جواب: موت یا طلاق کی عدت والی عورت کو دوسرے گھر میں منتقل ہونا جائز نہیں اور اسی مکان میں عدت بسر کرے جہاں واجب ہوئی، اِلّا یہ کہ ان کو جبراً نکالا جائے یا وہ مکان گر جانے کا خطرہ ہو یا مکان کرائے پر تھا اور عورت کرایہ دینے کی طاقت نہ رکھتی ہو یا اور قسم کی ضروریات ہوں جن سے مجبور ہو تو قریب ترین موضع (مکان) میں منتقل ہو جائے۔

(درمختار، فتاوٰی رضویہ، باب العدت)

عدت میں ڈاکٹر کے پاس جانا

سوال: اگر کوئی عورت عدت میں ہو تو کیا کسی ڈاکٹر، طبیب (حکیم) وغیرہ کے پاس جا سکتی ہے یا کسی ڈاکٹر وغیرہ کو نبض وغیرہ دکھا سکتی ہے؟

جواب: اگر کوئی عورت عدت میں ہو اور کوئی ڈاکٹر طبیب وغیرہ کا اس کے گھر میں آنا ممکن ہو تو عورت کا باہر جانا حرام ہے لیکن اگر ڈاکٹر طبیب وغیرہ گھر نہ آتے ہوں تو ضرورتاً باہر جا سکتی ہے لیکن واپسی میں جلدی کرے اور نبض بھی بضرورت دکھا سکتی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، باب العدت)

عدت اور سوگ کو مؤخر کرنا

سوال: کیا سوگ اور عدت کو مؤخر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: سوگ اور عدت کو مؤخر کرنا جائز نہیں کیونکہ خاوند کی وفات کے ساتھ ہی عدت اور سوگ واجب ہو جاتا ہے۔ عدت کی مدت گزر جانے پر اس کی قضا بھی نہیں ہو سکتی اس لئے خاوند کی وفات کے ساتھ ہی عورت کو عدت گزارنی چاہئے۔

عدت گزارے بغیر دوسرا نکاح کرنا

سوال: ایک شخص فوت ہو گیا اس کے ورثا میں فقط ایک بیوی ہے اس عورت نے عدت بھی نہیں کی، گھومتی رہی اور ایک ماہ پندرہ دن بعد شادی کر لی آیا نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ اس نکاح میں شرکت کرنے والوں (سننے، پڑھنے، بیٹھنے) کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے قرآن

Marfat.com

مجید میں ہے۔ (کنزالایمان) ''یعنی اور جو تم میں مرجائیں اور بیبیاں چھوڑ دیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں''۔ (بقرہ ۲۳۴)

لہٰذا مذکورہ بالا صورتحال میں نکاح نہیں ہوا اور جن لوگوں نے اس نکاح میں معلوم ہونے کے باوجود اس نیت کے ساتھ شرکت کی کہ یہ جائز ہے، ان سب کے نکاح ٹوٹ گئے۔ کیونکہ یہ عمل قرآنی آیات سے روگردانی اور صریح انحراف ہے۔

طلاق کی عدت

سوال: زینب بی بی کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، انکی مدت کتنی ہوگی؟

جواب: قرآن مجید کی رو سے مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ ''طلاق والیاں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رہیں''۔ (بقرہ ۲۲۸، کنزالایمان)

اور اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس کو حیض نہیں آتا، تو قرآن کی رو سے اس کی عدت تین مہینے ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ ''اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی مدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا''۔ (طلاق ۴، کنزالایمان)

قرآن کی رو سے حمل والی کی عدت بچہ جننے تک ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ہوا کہ: ''حمل والیوں کی (میعاد) یہ ہے کا اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ ﷻ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا''۔ (طلاق ۴، کنزالایمان)

بوڑھی عورت کی عدت

سوال: ایک بہت بوڑھی عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی اس کی عدت کتنی ہوگی؟

جواب: اگر عورت اتنی بوڑھی ہے کہ اسے حیض نہیں آتا تو اس کی مدت تین ماہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں سورۂ طلاق آیت نمبر ۴ میں مذکور ہے: ''اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی مدت تین مہینے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا۔ (کنزالایمان)

Marfat.com

نابالغی میں نکاح پھر طلاق کی عدت

سوال: فرحانہ اور ایاز کا نابالغی میں نکاح ہوا اور نابالغی ہی میں خلوت ہوگئی لیکن بالغ ہونے پر اس مرد نے طلاق دے دی کیا اب اس کی عدت ہوگی؟

جواب: اگر نابالغی میں خلوت ہوئی اور بالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی عدت گزارے گی، یعنی تین حیض وہ عورت اپنے آپ کو روکے رکھے گی۔

(ردالمختار، بہارشریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۶۵۳)

شوہر کے طلاق دینے کی خبر ملنا

سوال: مریم خاتون کو کسی نے خبر دی کہ اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں اب عورت کیا کرے؟

جواب: اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ جس شخص نے خبر دی وہ سچ کہتا ہے تو عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے۔ (جوہرہ، بہارشریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۶۵۳)

شوہر کے طلاق دینے کے کچھ عرصے بعد خبر ہونا

سوال: نگہت بی بی کو اس کے شوہر نے طلاق دی لیکن اس کو کچھ عرصہ بعد پتہ چلا اب اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کی عدت طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اسے طلاق دی ہے۔ یہاں تک کہ اگر تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عورت کی عدت ختم ہوچکی۔ (جوہرہ، بہارشریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۶۵۳)

طلاق کا خط موصول ہونا

سوال: ثمینہ بیگم کو ان کے شوہر کی طرف سے خط موصول ہوا جس میں انہیں طلاق دی گئی تھی، ایسی صورت میں عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ثمینہ بیگم کو غالب گمان ہے کہ یہ خط ان کے شوہر کا ہے تو طلاق کی عدت گزارے اور اس کا شمار مرد کے طلاق دینے کے وقت سے ہوگا خط ملنے کے وقت سے نہیں ہوگیا جیسا کہ قرآن مجید میں پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۲۸ میں مذکور ہے کہ: ”طلاق والیاں اپنی

Marfat.com

جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک"۔ (کنزالایمان)

حیض کے دوران طلاق دینا

سوال: ایک عورت کو اس کے شوہر نے حیض کے دنوں میں طلاق دی کیا یہ حیض عدت کے دنوں میں شمار ہوگا؟

جواب: اگر شوہر نے بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں نہ شمار کیا جائے گا بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔ (کتب عامہ)

خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق

سوال: خالدہ کا نکاح شاہد سے نابالغی کی عمر (بچپن) میں ہوا اور قبل وطی طلاق دے دی تو دوسرے نکاح کے لیے تین ماہ عدت کا انتظار کرے یا نہ کرے؟

جواب: اگر خلوتِ صحیحہ یا وطی سے قبل طلاق دے دی تو عدت نہیں بعد طلاق فوراً عورت جہاں چاہے نکاح کرے۔

قَالَ اللّٰہ تعالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ مِنْ عِدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَھَا۔

"اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو"۔ (احزاب ۴۹، کنزالایمان)

عدت کے دوران عورت کا نان و نفقہ

سوال: جس عورت کو طلاق ہوئی عدت کے دوران اس کا نفقہ کس کے ذمے ہے؟ اور وہ ایام کہاں گزارے؟

جواب: جس عورت کو طلاق ہوئی اس کا نان نفقہ ہر صورت شوہر کے ذمے ہے اور عدت کے ایام بھی اپنے شوہر کے گھر گزارے اور بحالت غیر محرم کے ان کے درمیان پردہ ہوگا۔

(بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۶۵۸)

حیض نہ آنے والی عورت کی طلاق کی عدت کا شمار

سوال: جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو ان کی طلاق کی عدت کو انگریزی مہینے سے شمار کریں گے یا

Marfat.com

چاند کی تاریخ سے؟

جواب: جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو، ان کی عدت تین ماہ ہے۔ ان کی عدت شمار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ "طلاق پہلی تاریخ کو ہوئی اگرچہ عصر کے وقت ہوئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا قرار دیا جائے گا یعنی عدت کی مدت کل نوے دن ہوگی"۔

(عالمگیری، جوہرہ، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۲۵۳)

نامرد نے طلاق دی اس کی عدت

سوال: شادی کے بعد شوہر نے نامرد ہونے کی وجہ سے طلاق دے دی تو کیا عدت ہوگی؟ اور کیا مہر دینا ہوگا؟ شادی کے بعد میاں بیوی کی طرح کچھ مہینے رہ چکے ہیں تو پھر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: میاں بیوی جب تنہائی میں ایسی جگہ جمع ہو جائیں جہاں کوئی مانع وطی نہ ہو اور شوہر اگر نامرد ہو۔ جب بھی خلوتِ صحیحہ ہو جاتی ہے اور خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق دینے سے عدت اور پورا مہر بھی ادا کرنا واجب ہے، لہٰذا جس دن طلاق دی ہے اس کے بعد تین حیض ختم ہو جانے پر عدت ختم ہوگی۔

خلوت کے بعد طلاق کی عدت

سوال: امبر اور ریحان کا نکاح ہوا اور کچھ دیر دونوں کی خلوت واقع ہوئی، طلاق کے بعد کیا امبر عدت گزارے گی؟

جواب: اگر امبر اور ریحان کسی ایسے مکان میں جمع ہوئے کہ وہاں کوئی چیز مانع جماع نہ ہو تو یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اسے خلوتِ صحیحہ کہتے ہیں۔ (عالمگیری)

لہٰذا ایسی صورت کے بعد اگر ریحان نے امبر کو طلاق دی ہے تو امبر پر لازم ہے کہ وہ عدت گزارے۔

موانع تین ہیں: (i) حسی۔ (ii) شرعی۔ (iii) طبعی۔

حسی: جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ اس حد تک بیمار ہو کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو۔ اگر ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

Marfat.com

طبعی: جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا اگرچہ وہ سوتا ہی ہو، یا نابینا ہو یا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔

شرعی: مثلاً عورت حیض ونفاس میں ہے۔ یا دونوں میں کوئی محرم ہوا۔ یا کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نماز فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔ (اگر نفل، قضا، نذر یا کفارہ کا روزہ ہو یا نفلی نماز ہو خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں)۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ۵۶۹)

خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق کی عدت

سوال: حنا اور امین کا نکاح ہوا، بعد از نکاح حنا اور امین کی ریسٹورنٹ وغیرہ میں ملاقات ہوئی اگر ان دونوں میں طلاق واقع ہو جائے تو کیا عدت ہوگی؟

جواب: زوج زوجہ کسی ایک جگہ ملے جو اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔ (جوہرہ)

درمختار اور جوہرہ میں یہ بات مذکور ہے کہ ایسا مکان جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے، کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان کو دیکھ سکے یا یہ اندیشہ ہے کہ کوئی آجائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔ (جوہرہ، درمختار)

پس چونکہ ریسٹورنٹ ایسی جگہ ہے جہاں لوگوں کی آمدورفت رہتی ہے لہٰذا اس صورت میں عدت نہ ہوگی۔

عدت کے دوران سوگ کرنا

سوال: عدت کے دوران عورت سوگ کس طرح کرے گی؟

جواب: عدت خواہ طلاق کی ہو یا موت کی اس میں عورت سوگ کرے گی یعنی ان دنوں میں زینت کو ترک کرے، "ہر قسم کے زیور سونے چاندی جواہر وغیرہ کے اور ہر قسم کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن اور کپڑے پر استعمال نہ کرے، تیل بھی استعمال نہ کرے اگرچہ اس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون وغیرہ اسی طرح سیاہ سرمہ، سفید سرمہ، مہندی لگانا، کنگھا کرنا، خوشبو لگانا، زعفران یا کسم وغیرہ کا رنگا کپڑا پہننا اور سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے، ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے"۔

(جوہرہ، درمختار، عالمگیری، بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ۶۵۶)

Marfat.com

سنن ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"جس عورت کا شوہر فوت ہوگیا وہ نہ کسم کا رنگا کپڑا پہنے نہ گیرو کا رنگا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ"۔

عدت کے دوران آنکھوں میں سرمہ لگانا

سوال: دورانِ عدت اگر آنکھوں میں تکلیف ہو تو عورت سرمہ لگا سکتی ہے؟

جواب: اگر واقعی آنکھوں میں درد ہے اور عذر ثابت ہے تو سرمہ لگانا جائز ہے اور سرمے کیلئے ضروری ہے کہ اگر سفید سرمے سے کام چل جائے تو سیاہ سرمہ استعمال نہ کرے اور اگر سرمہ رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں سرمہ لگانے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

عدت کے دوران کپڑوں کا استعمال

سوال: عورت عدت کے دنوں میں کیسے کپڑے استعمال کرے؟

جواب: عدت چاہے موت کی ہو یا طلاق کی عورت وہ کپڑے استعمال کرے جس کپڑے کا رنگ پرانا ہوگیا ہو کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں اور ریشم کا نہ ہو اسے پہن سکتی ہے۔

(عالمگیری، بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ۶۵۷)

عدت کے دوران کنگھا کرنا

سوال: کیا عدت کے دنوں میں کنگھا کرنا جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! عدت کے دنوں میں کنگھا کرنا جائز نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ۶۵۶)

عدت کے دوران سر میں تیل لگانا

سوال: ایک خاتون عدت میں ہیں ان کے سر میں شدید درد ہے کیا ایسی صورت میں وہ تیل لگا سکتی ہیں؟

جواب: عذر کی وجہ سے عورت عدت کے دنوں میں تیل اس وقت استعمال کر سکتی ہے جب کہ اس کا استعمال زینت کے قصد سے نہ ہو، لہٰذا ایسی عورت کو دردِ سر کی وجہ سے تیل لگانا جائز ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

Marfat.com

عدت کے دوران دیور، جیٹھ سے پردہ

سوال: کیا عورت عدت کے دنوں میں اپنے سسرالی رشتے دار یعنی دیور، جیٹھ اور نندوئی وغیرہ سے پردہ کرے؟

جواب: پردے کے احکام میں عدت اور غیر عدت میں کوئی فرق نہیں۔ قبل عدت جن سے پردہ فرض تھا تو دورانِ عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے اور جن سے پردہ کرنا فرض نہیں تھا ان سے پردہ نہیں ہوگا جیسے سسرال، اسی طرح دیور، جیٹھ اور نندوئی یہ عدت سے قبل بھی نامحرم تھے تو ان سے پردہ کرنا عدت اور غیر عدت دونوں میں فرض ہے اور دیور کیلئے حدیث میں ہے کہ:

الحدیث: ''یعنی دیور موت ہے''۔ (صحیح بخاری شریف)

گویا جس طرح آدمی کو موت سے ڈرنا چاہئے عورت کو اسی طرح دیور سے دور رہنا چاہیے۔

عدت میں عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنا

سوال: اگر عورت عدت میں ہو تو اس کے پاس نکاح کا پیغام بھیجنا کیسا ہے؟

جواب: جو عورت عدت میں ہو تو اس کے پاس نکاح کا پیغام صراحتاً حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد کی عدت میں ہو اور اگر موت کی عدت میں ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ نکاح کی عدت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے۔

اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے کرنا چاہتا ہوں ورنہ صراحت ہو جائے گی، یہ کہے کہ میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں یہ اوصاف ہوں اور پھر وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا یہ کہے کہ مجھے تجھ جیسی کہاں ملے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۸:

کتاب الجنائز

قریب الموت کو تلقین

سوال: فوزیہ اشرف سوال کرتی ہیں کہا جاتا ہے کہ قریب الموت شخص کو کلمہ کی تلقین کرو کیا یہ کرنا درست ہے نیز تلقین کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ ﷻ ہر مسلمان کو کلمے والی موت نصیب کرے (آمین) اگر کسی پر نزع کی کیفیت ہو تو اس کے قریب بیٹھنے والوں کو چاہئے کہ اس کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کریں کیونکہ جس کا آخری کلام ''لا الٰہ الا اللہ'' ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا نزع کے وقت شیطان اس کو بہکانے کی پوری کوشش کرتا ہے امام ابن الحاج مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نزع کے وقت دو شیطان آدمی کے دونوں پہلو آ کر بیٹھتے ہیں ایک اس کے باپ کی شکل بن کر، ایک ماں کی شکل بن کر، ایک شیطان کہتا ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرا تو یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چین سے ہیں دوسرا کہتا ہے تو نصرانی ہو جا کہ نصرانی وہاں بڑے عیش میں ہیں''۔ اس سلسلے میں علماء فرماتے ہیں کہ شیطان کے اغوا سے بچانے کے لیے اس کو کلمے کی تلقین کرنی چاہئے۔ (المدخل لابن الحاج، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت، جلد ۳، صفحہ ۲۴۱)

''بحار الانوار'' میں ہے کہ تلقین کا سبب یہ ہے کہ اس وقت شیطان آدمی کا ایمان بگاڑنے کیلئے آتا ہے اور ''لا الٰہ الا اللہ'' سے پورا کلمہ مراد ہے۔ (مجمع بحار الانوار، جلد ۳)

''بحر الرائق'' میں ہے کہ میت کو شہادت کی تلقین کریں یوں اس کے پاس ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھیں۔

''حلیہ'' میں ہے کہ میت کو ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی تلقین کریں، یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں کہ وہ سن کر پڑھے، اسے یوں نہ کہیں کہ یعنی کہنے کا حکم نہ کریں اور جب وہ دونوں جزو کلمے کے کہہ لے تو اسے دوبارہ کہنے کا اصرار نہ کریں کہ کہیں اکتا نہ جائے ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد کوئی اور بات اس نے کی تو پھر تلقین کریں کہ آخری کلام ''لا الٰہ الا اللہ محمد

Marfat.com

رسول اللہ'' ہو۔ (حلیہ الحلی شرح منیۃ المصلی)

مختصر القدوری باب الجنائز میں ہے کہ ''لقن الشہادتین'' پورا کلمہ تلقین کیا جائے۔

کسی میں موت کی علامات ظاہر ہوں تو کیا کریں

سوال: آفرین سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی میں علاماتِ موت ظاہر ہونے لگیں تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں قریب آئیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی طرف لٹا کر قبلے کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ سیدھا لٹائیں قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو تھوڑا اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہو چھوڑ دیں۔ (درمختار)

موت کی آسانی کیلئے

سوال: شازیہ ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی ایسے مریض کے پاس بیٹھیں کہ جس کا آخری وقت قریب ہو تو کیا عمل کرنا چاہئے کہ اس پر موت کی سختی آسان ہو جائے؟

جواب: اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا اچھی بات ہے اس وقت وہاں ''سورۂ یٰسین'' کی تلاوت کی جائے اور اگر زیادہ سختی ہو تو ''سورۂ رعد'' پڑھیں اور خوشبو ہونا مستحب ہے مثلاً لوبان یا اگربتیاں سلگا دیں۔ (عالمگیری)

میت کے قریب حیض و نفاس والی کا آنا

سوال: حبیبہ محبوب سوال کرتی ہیں کہ کیا میت کے قریب حیض و نفاس والی خواتین آسکتی ہیں؟

جواب: موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس آسکتی ہیں۔ (عالمگیری)

مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور اس نے غسل نہ کیا ہو، تو وہ نہ آئے کہ وہ جنبی ہے اور جس جگہ جنبی ہو وہاں ملائکۂ رحمت نہیں آتے۔ (عالمگیری)

میت کے گھر سے تصاویر ہٹانا

سوال: نیلوفر عباسی سوال کرتی ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ میت کے گھر میں تصویر وغیرہ ہو تو ہٹا دینی چاہئے کیا یہ بات درست ہے؟

Marfat.com

جواب: جی ہاں اگر مکان میں کوئی تصویر یا کتا وغیرہ ہو تو فوراً نکال دیئے جائیں کہ جہاں یہ چیزیں ہوں ملائکۂ رحمت نہیں آتے۔ (جوہرہ)

نزع کے وقت موجود لوگوں کا دنیاوی گفتگو کرنا

سوال: عظمیٰ بخاری سوال کرتی ہیں کہ ہم نے اکثر دیکھا ہے، مریض پر نزع کی کیفیت ہوتی ہے تو گھر میں آئے لوگ دنیاوی گفتگو میں مشغول ہوتے ہیں کیا میت کے گھر میں یہ عمل جائز ہے؟

جواب: نزع کے وقت اپنے لیے اور اس کے لیے دعا کرتی رہیں کہ کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جائے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ (جوہرہ)

حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات منہ سے نکالو اس لیے کہ ملائکہ تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔

درسِ عبرت: ایسی جگہوں پر کہ جہاں کسی پر نزع کا عالم ہو دنیاوی باتوں سے بچنا چاہئے، اپنے اوپر اسی وقت کو یاد کر کے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ بہر حال موت برحق ہے اور سب کو آنی ہے۔

روح نکلنے کے بعد کیا کیا جائے

سوال: جبین قیصر سوال کرتی ہیں کہ جب روح نکل جائے تو سب سے پہلے کیا کیا جائے؟

جواب: جب روح نکل جائے تو چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے، آنکھیں نرمی سے بند کر دیں انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں میں سے وہ کرے جو زیادہ نرمی سے کر سکتا ہو۔ (جوہرہ)

اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا کوئی اور چیز رکھ دیں کہ پیٹ نہ پھول جائے۔ (عالمگیری)

مگر زیادہ وزن نہ ہو کہ میت کے لیے باعثِ تکلیف ہے۔ (درمختار)

میت کو غسل سے پہلے کہاں رکھیں

سوال: فریدہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ میت کو غسل سے قبل کہاں رکھنا بہتر ہے؟

جواب: میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں یا اس کو چارپائی یا کسی اونچے تخت پر رکھیں کہ زمین کی سیل (نمی) نہ پہنچے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت، حصہ چہارم، صفحہ ۳۲۲)

Marfat.com

میت کے پاس تلاوت قرآن کرنا

سوال: نجمہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ کیا میت کے آس پاس تلاوت قرآن کی جا سکتی ہے؟

جواب: میت کے آس پاس تلاوتِ قرآن پاک جائز ہے جب کہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہوا ہو۔ تسبیح اور دیگر اذکار میں مطلقاً حرج نہیں کہ وہ مطلقاً پڑھے جا سکتے ہیں۔ (ردالمحتار)

میت حاملہ ہو تو

سوال: بلقیس بانو سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی عورت مر جائے اور حاملہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: عورت مر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہوئی ہو تو پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے۔ (عالمگیری)

میت کے ناخن تراشنا اور کنگھا کرنا

سوال: کلثوم زمان بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا میت کو کنگھا کیا جا سکتا ہے، نیز ناخن اور بالوں کا حکم بھی بتا دیں؟

جواب: ''درمختار'' میں ہے میت کے بالوں میں کنگھا نہ کیا جائے، یعنی یہ مکروہ تحریمی ہے اس کے ناخن نہ تراشے جائیں مگر وہ جو ٹوٹا ہوا ہے اور نہ ہی بال تراشے جائیں۔

''ردالمحتار'' میں غنیۃ سے منقول ہے اس کے مرنے کے بعد زینت کرنا، ناخن کاٹنا، کنگھا کرنا، بال کاٹنا ناجائز ہے۔

نوٹ: اگر ناخن ٹوٹا ہوا ہے تو اسے علیحدہ کر کے کفن کے ساتھ رکھ دیں۔

میت کو غسل دینے کا طریقہ

سوال: زرین بخاری سوال کرتی ہیں کہ میت کو نہلانے کا طریقہ بتا دیں؟ نیز دھونی کتنی بار دینا بہتر ہے؟

جواب: <u>میت کو نہلانے کا طریقہ:</u>

میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین، پانچ یا سات بار دھونی دیں، یعنی خوشبو سلگا کر اسے چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں۔

Marfat.com

(i) میت کے پاؤں سے لے کر گردن تک کسی کپڑے میں چھپا دیں۔

احتیاط: اس میں اس بات کا خیال رکھیں کہ چادر اتنی موٹی ہو کہ گیلی ہونے پر جسم کی رنگت نظر نہ آئے۔

(ii) اب آہستگی سے میت کے کپڑے اتار دیں کہ بے پردگی نہ ہو جس طرح زندہ کے جسم پر نظر نہیں کر سکتے اسی طرح مردہ کے جسم پر بھی نظر نہیں کر سکتے۔

(iii) نہلانے والی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میت کو استنجا کرائے، نماز کا سا وضو کرائے۔ یعنی منہ دھلائے، پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھلائے پھر سر کا مسح کرے، پھر پاؤں دھلائے۔

نوٹ: میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا، کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے۔

(iv) کپڑا یا روئی کی پھریری پانی میں بھگو کر، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیریں۔

احتیاط: ہر عضو کیلئے الگ الگ پھریری ضروری ہے۔

(v) پھر پاک صابن سے سر کے بال دھوئیں۔

(vi) پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختے پر پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر بیری کا پانی بہائیں کہ تختے تک پہنچ جائے۔ (اگر بیری کا پانی نہ ملے تو نیم گرم پانی ہی کافی ہے)

(vii) پھر ہلکا سا ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں وضو غسل کا اعادہ نہ کریں۔

(viii) آخر میں سر سے پاؤں تک کافور اپانی بہائیں اس کے بعد بدن کو کسی صاف کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ دیں۔

مسئلہ: ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت۔

احتیاط: جہاں غسل دیں مستحب ہے کہ پردہ کر لیں کہ سوائے نہلانے والوں اور مددگاروں کے کوئی دوسرا نہ دیکھے۔ (عالمگیری)

غسال کا باوضو ہونا

سوال: کنول ناز سوال کرتی ہیں کہ غسال کا باوضو ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! غسال یا نہلانے والی باطہارت ہو یعنی باوضو ہو کر نہلائے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

Marfat.com

حیض والی عورت کا میت کو غسل دینا

سوال: جمیلہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ اگر حیض والی عورت نے نہلا دیا تو کیا میت کا غسل ہو جائے گا؟

جواب: حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

غسل دینے والی کیسی ہو

سوال: فیروزہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ نہلانے والی کو کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: نہلانے والی ایسی عورت ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بری بات دیکھی مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت یا اعضاء میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز نہیں کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ:

''اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو''۔ (جوہرہ نیرہ)

شوہر کا بیوی کو غسل دینا

سوال: فاطمہ زیدی سوال کرتی ہیں کہ شوہر بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ''تنویرالابصار'' میں ہے خاوند کو بیوی کے غسل سے منع کیا جائے گا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف ''فتاویٰ رضویہ'' میں فرماتے ہیں کہ ''شوہر بیوی کی وفات کے بعد غسل نہیں دے سکتا نہ اس کے بدن کو ہاتھ لگا سکتا ہے موت کے بعد عورت اصلاً محل نکاح نہ رہی''۔

چھونے کا جواز صرف نکاح کی بناء پر تھا۔ ورنہ زن وشوہر (بیوی وشوہر) اصل میں محض اجنبی ہوتے ہیں ان کا نکاح زائل ہو گیا، چھونے کا جواز بھی جاتا رہا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم، صفحہ ۹۵)

''درمختار'' میں ہے: ''شوہر کے لیے عورت کو غسل دینا اور چھونا منع ہے دیکھنا منع نہیں''۔

مسئلہ: عوام میں مشہور ہے کہ مرد اپنی بیوی کو کندھا نہیں دے سکتا یہ غلط ہے۔

بیوی کا شوہر کو غسل دینا

سوال: زیب النساء بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

عورت کا حالت جنابت میں انتقال کرجانا

سوال: عائشہ امجد سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی عورت حالت جنابت میں مرگئی تو کیا کریں جب کہ جنابت کے غسل میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ضروری ہوتا ہے؟

جواب: ''کنز الدقائق'' میں ہے (وضی بلا مضمضة و استنشاق)

ترجمہ: ''میت کو بغیر کلی کرائے اور ناک میں پانی ڈالے وضو کرائے''۔

''تبیین الحقائق'' میں ہے ''چونکہ پانی باہر نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس کو ترک کیا جائے''۔

حیض و نفاس کی حالت میں مرنے والی کو دو غسل دینا

سوال: گل بانو سوال کرتی ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی عورت حیض ونفاس کی حالت میں مرجائے تو اس کو دو غسل دینے چاہئیں شرع میں اس فعل کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: جب یا حیض ونفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے دو غسل کی حاجت نہیں کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں سب ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ (درمختار)

غسل کے بعد کوئی نجاست بر آمد ہونا

سوال: شائستہ حسن سوال کرتی ہیں کہ اگر میت کے جسم سے بعد از غسل کوئی چیز برآمد ہو تو کیا غسل دوبارہ دیا جائے؟

جواب: غسل دوبارہ دینے کی مطلقاً کسی حال میں حاجت نہیں بلکہ اگر نجاست برآمد ہو تو دھو دی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

میت کو غسل دینے والے برتن کو ضائع کرنا

سوال: فرزانہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ جن برتنوں مثلاً مٹکے وغیرہ سے میت کو نہلایا جاتا ہے وہ لوگ ضائع کردیتے ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: یہ بلاوجہ مال کا ضیاع (ضائع کرنا) ہے اگر بالفرض وہ ناپاک ہوگئے تو انہیں پاک کرلیا جائے۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتیں ناپسند رکھتا ہے۔

Marfat.com

(i) فضول باتیں۔ (ii) مال کی اضاعت (مال کا ضائع کرنا)۔ (iii) سوال کی کثرت''۔

(صحیح بخاری شریف)

اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ ان سے مردے کو نہلایا ہے تو ان میں نحوست ہو گئی تو یہ کفار کی رسموں سے ملتا ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے اور انہیں پاک کر کے استعمال میں رکھے۔

(فتاوی رضویہ جلد نہم صفحہ ۹۸)

غسل میت کی اجرت لینا

سوال: یاسمین افسری سوال کرتی ہیں کہ کیا نہلانے والی اجرت لے سکتی ہے؟

جواب: اگر اس کے علاوہ اور بھی نہلانے والیاں ہیں تو اجرت لے سکتی ہے مگر افضل یہ ہے کہ اجرت نہ لے اور اگر کوئی دوسری نہلانے والی نہ ہو تو اجرت لینا جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

چھوٹے بچے کو عورت کا غسل دینا

سوال: مدثرہ سوال کرتی ہیں کہ بہت چھوٹے لڑکے کا انتقال ہو جائے تو کیا عورت نہلا سکتی ہے؟

جواب: اگر ایسا چھوٹا لڑکا ہے کہ حد شہوت کو نہ پہنچا ہو تو عورت نہلا سکتی ہے اور اگر اتنی چھوٹی بچی ہو جو حد شہوت پر نہ پہنچی ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

ایسی جگہ عورت کا انتقال ہونا جہاں کوئی عورت نہ ہو

سوال: ارم نیر سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی عورت کا جنگل میں انتقال ہو جائے جہاں دوسری عورت نہیں جو اسے غسل دے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر عورت کا انتقال ایسی جگہ ہو گیا کہ وہاں عورت نہیں جو اس کو نہلائے تو ایسی صورت میں تیمم کرایا جائے اگر تیمم کرانے والا اس کا محرم یعنی باپ بھائی وغیرہ ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اگر شوہر ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اسی طرح شوہر کے سوا کوئی اجنبی ہو تو اسی طرح تیمم کرائے اور کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے۔ (عالمگیری)

پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل میت کیسے ہو

سوال: رضیہ سلطان سوال کرتی ہیں کہ جہاں پانی میسر نہ ہو وہاں میت کو غسل کس طرح دیا جائے؟

جواب: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ وہاں پانی نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے

Marfat.com

بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر اعادہ کریں۔ (عالمگیری)

جلی ہوئی میت کو غسل دینا

سوال: رافیہ صفدر سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت ایسی جگہ جل کر مرے کہ چہرے سے کھال جھڑتی ہو تو کس طرح غسل دیں؟

جواب: میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑنے کا خدشہ ہے تو صرف پانی بہا دیں۔ (عالمگیری، درمختار)

میت کے ناک، کان میں روئی رکھنا

سوال: عالیہ سرفراز سوال کرتی ہیں کہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ میت کے ناک کان میں روئی رکھ دی جاتی ہے کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: نہلانے کے بعد اگر ناک کان، منہ کے سوراخ میں روئی رکھ دی تو ٹھیک ہے ورنہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (درمختار عالمگیری)

غسل کے بعد عورت کے بال کیسے رکھیں

سوال: کومل محمود سوال کرتی ہیں کہ عورت کے بال بعد از غسل کہاں رکھے جائیں؟

جواب: عورت کے بال دو حصوں میں تقسیم کر کے سینے پر رکھے جائیں۔ (عالمگیری)

میت کے ہاتھ سینے پر رکھنا

سوال: پروین سوال کرتی ہیں کہ دیکھا گیا ہے کہ میت کے ہاتھ سینے پر رکھے جاتے ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: میت کے دونوں ہاتھوں کو کروٹوں میں رکھیں سینے پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔ (درمختار)

عورت کے کفن میں کل کپڑے

سوال: ثمینہ احمد سوال کرتی ہیں کہ عورت کے کفن میں کتنے کپڑے ہوتے ہیں؟

جواب: کفن: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے عورت کیلئے سنت پانچ کپڑے ہیں۔

(i) لفافہ۔ (ii) ازار۔ (iii) اوڑھنی۔ (iv) قمیض۔ (v) سینہ بند۔

ورنہ جو میسر آئے مگر اتنا ہو کہ تمام بدن ڈھک جائے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

عورت کے کفن کی مقدار

سوال: ذکیہ سوال کرتی ہیں کہ عورت کے کفن کی مقدار کیا ہونی چاہئے؟

جواب: (i) **لفافہ:** یعنی بڑی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

(ii) **ازار:** یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک، لفافہ سے اتنی چھوٹی رکھنی ہے کہ جو بندش کیلئے رکھا تھا۔

(iii) **قمیض:** اس کو کفنی بھی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور آگے پیچھے دونوں طرف برابر رکھنی چاہئے جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ کرنا غلط ہے۔

نوٹ: چاک اور آستین اس میں نہیں ہوگی اور عورت کی کفنی آگے یعنی گریبان کی جانب سے چیری جائے گی۔

(iv) **اوڑھنی:** اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہئے یعنی ڈیڑھ گز اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔

(v) **سینہ بند:** سینہ سے ناف تک ہو۔ افضل یہ ہے کہ رانوں تک ہو۔

(عالمگیری، فتاویٰ رضویہ، جلد ہشتم صفحہ ۹۹)

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

سوال: عفت چودھری سوال کرتی ہیں کہ عورت کو کفن پہنانے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: کفن پہنانے کا طریقہ:

(۱)۔ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد میت کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو۔

(۲)۔ کفن کو تین، پانچ یا سات بار دھونی دے لیں۔

(۳)۔ پھر کفن یوں بچھالیں کہ پہلے سینہ بند پھر بڑی چادر، پھر اوڑھنی پھر کفنی یعنی قمیض۔

(۴)۔ پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں۔

(۵)۔ عورت کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں۔

Marfat.com

(۶)۔تمام بدن پر خوشبو لگائیں۔

(۷)۔تمام مواضع سجود یعنی ماتھے ناک، ہاتھ، گھٹنے،قدم پر کافور لگائیں۔

(۸)۔اوڑھنی نصف پشت سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کا نصف پشت سے سینہ تک ہے اور عرض ایک کان سے دوسرے کان کی لو تک ہے۔

(۹)۔پھر ازار لپیٹیں، پہلے بائیں طرف سے داہنی جانب تا کہ داہنا اوپر رہے۔

(۱۰)۔پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے تا کہ داہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں تا کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

(۱۱)۔پھر سب سے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک اسی طرح پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے لا کر لپیٹیں اور باندھ دیں۔(عالمگیری، درمختار وغیرہ)

عورت کو کفن میں دوپٹہ پہنانا

سوال: آمنہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ عورت کے کفن کے دوپٹے کو جس طرح وہ زندگی میں دوپٹہ پہنتی تھی، اس طرح رکھنا درست ہے؟

جواب: یہ طریقہ غلط ہے اوڑھنی کو مثل نقاب ڈالنا چاہئے۔(فتاویٰ رضویہ)

عورت کا کفن کیسا ہو؟

سوال: فریدہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ کفن کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عیدین اور جمعہ کو پہنچتا تھا اور عورت جیسے میکے پہن کر جاتی تھی۔ حدیث پاک میں ہے: ''مردے باہم ملاقات کرتے۔ باہم تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں''۔

سفید کفن بہتر ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مردوں کو سفید کفن دو''۔(غنیۃ)

مردہ بچہ کا کفن

سوال: ناصرہ عابدی سوال کرتی ہیں کہ بچہ مردہ پیدا ہوا تو اسے کفن کس طرح دیا جائے؟

جواب: جو بچہ مردہ پیدا ہو یا کچا گر گیا اسے ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں کفن نہ دیں۔(فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۱۰۰)

Marfat.com

چھوٹے بچے کا کفن

سوال: زرینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر چھوٹا بچہ مر جائے تو کفن کیا دیں؟

جواب: چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دیئے جا سکتے ہیں اور بہتر ہے دونوں کو پورا کفن دیں۔ (ردالمختار)

سہاگن عورت کے انتقال پر لال دوپٹہ پہنانا

سوال: ماہ نور سوال کرتی ہیں کہ عورت اگر سہاگن مرتی ہے تو اس پر لال دوپٹہ ڈالا جاتا ہے شرع میں اس فعل کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: شرع میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ (عالمگیری)

میت پر پھول ڈالنا

سوال: زہرہ بتول سوال کرتی ہیں کہ میت پر پھول ڈالنا کیسا عمل ہے؟

جواب: پھولوں کی چادر کفن کے اوپر ڈالنے میں شرعاً اصلاً حرج نہیں بلکہ نیت حسن سے حسن ہے جیسے قبروں پر پھول ڈالنا کہ جب تک تر رہیں تسبیح کرتے رہیں اور اس سے میت کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۱۰۵)

''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے کہ ''قبروں پر گلابوں اور پھولوں کا رکھنا اچھا ہے''۔ (اسی طرح ''ردالمختار'' میں ہے۔

پھول جب تک تر رہے تسبیح کرتے رہتے ہیں جس سے میت کو انس حاصل ہوتا ہے اور اس کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

کفن پر عہد نامہ لکھنا

سوال: زوبیہ سوال کرتی ہیں کہ میری دادی کے کفن پر عہد نامہ **اللھم فاطر السموت ...... لا تخلف المیعاد** لکھا گیا کیا یہ عمل مردے کو کوئی فائدہ پہنچاتا ہے؟

جواب: ''امام فقیہ ابن عجیل'' نے دعائے عہد نامے کی نسبت فرمایا! ''جب یہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے سوال نکیرین و عذابِ قبر سے امان دے''۔

''امام صفار'' نے ذکر فرمایا کہ! ''اگر میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھ دیا جائے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے اور عذابِ قبر سے مامون کرے۔ (وجیز)

Marfat.com

ردالمختار: میں ہے کہ "مردے کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کیلئے بخشش کی امید ہے کسی صاحب نے وصیت کی تھی کہ ان کی پیشانی اور سینے پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھ دیں، لکھ دی گئی پھر خواب میں نظر آئے، حال پوچھنے پر فرمایا، جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے جب میری پیشانی پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھی دیکھی کہا تجھے عذاب الٰہی سے امان ہے۔ (سبحان اللہ عزوجل)"۔

اس واقعے سے پتہ چلا کہ صرف بسم اللہ شریف کی اس قدر فضیلت ہے تو پورے عہد نامہ سے مردے کو کیا کچھ فائدہ نہ ملتا ہوگا اس کے علاوہ اپنے مردے کی یا میت کی پیشانی پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سینے پر "یارسول اللہ ﷺ" اس کے نیچے "یاغوث الاعظم" لکھنا باعث برکت ہے۔

قبر میں جسم کا سلامت رہنا

سوال: ثمینہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ قبر میں جا کر جسم خراب نہیں ہوتا کچھ جسم سلامت رہتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: ہر جسم قبر میں بوسیدہ نہیں ہوتا، انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ، باعمل علماء، شہداء، باعمل حافظ قرآن، طالب ثواب مؤذن، سرحد کا پاسبان، طاعون میں صبر کرنے والا، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا کثرت سے درود پاک پڑھنے والا ان کا بدن نہیں بگڑتا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم، صفحہ ۱۲۸)

عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا

سوال: اقراء جاوید سوال کرتی ہیں کہ عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا کیسا عمل ہے؟

جواب: عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع اور نوحہ کرنے والی ساتھ ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

میت کو کندھا دینے کا طریقہ

سوال: وردہ احمد سوال کرتی ہیں کہ میت کو کندھا دینا بہتر ہے ایسا طریقہ بتائیں جو سنت کے عین مطابق ہو؟

جواب: جنازے کو کندھا دینا:

جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے، ہر شخص کو چاہئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور

Marfat.com

حضور سید عالم ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔ (جوہرہ)

سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک ایک شخص سے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا ایک سرہانے اور ایک پائنتی کو تو یہ بلاضرورت مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے پوری سنت یہ ہے کہ ''پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی، پھر بائیں سرہانے اور پھر بائیں پائنتی کو تو کل چالیس قدم ہوئے۔ امام سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی یعنی انہوں نے ایک جنازے میں کچھ عورتیں دیکھیں اور ارشاد فرمایا: ''پلٹ جاؤ گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل، تم زندوں کو فتنے میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو''۔

حدیث میں ہے کہ: ''جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹادیئے جائیں گے''۔ (جوہرہ، عالمگیری)

حدیث نبوی ﷺ: ''جو چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں مغفرت فرما دے گا''۔

جنازے کے ساتھ چلنے والے

سوال: تہمینہ فرید سوال کرتی ہیں کہ جنازے کے ساتھ جانے والوں کو کیا امر ذہن میں رکھنا چاہئے؟

جواب: جنازے کے ساتھ چلنے والے کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہئے موت اور احوال قبر کو پیش نظر رکھیں دنیا کی باتیں نہ کریں نہ ہنسیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جنازے کے ساتھ ہنستے دیکھ کر فرمایا: ''جنازے میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا''۔ اسی لئے علماء نے ذکر جہر (بلند آواز سے ذکر) کی اجازت دی ہے۔ (صغیری، درمختار)

بعض مشائخ نے جہری ذکر کو جائز قرار دیا ہے۔ اس طرح کہ درمیان میں کوئی بات ڈالے بغیر جنازے کے آگے اور پیچھے تعظیم کے ساتھ باآواز بلند ذکر کریں تاکہ میت اور دوسرے زندوں، مردوں کو تلقین ہو، غافلوں، ظالموں کو تنبیہ ہو، دنیا کی محبت والفت سے

Marfat.com

دلوں میں جو زنگ اور درشتی ہے وہ دور ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم، صفحہ ۱۴۲)

جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھنا

سوال: جنت بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: بعض لوگ جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین پاک ہونی ضروری ہے بقدر مانع نجاست نہ ہو اگر ہوئی تو نماز نہ ہوگی اگر جوتے پر کھڑا ہو کر پڑھ رہا ہے تو جوتا پاک ہونا ضروری ہے۔ (بہار شریعت)

لہٰذا بہتر یہی ہے کہ جوتا اتار کر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مردہ پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ

سوال: ممتاز اشرف سوال کرتی ہیں کہ کیا مردہ پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: اگر مردہ بچہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پہلے مر گیا تو اس کی نماز نہ پڑھی جائے۔ (عالمگیری)

عورت کو قبر میں اتارنا

سوال: صبا عطا قریشی سوال کرتی ہیں کہ عورت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کرنا چاہئے؟

جواب: عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک منہ کو کپڑے وغیرہ سے چھپا لیں عورت کا جنازہ ڈھکا رہے۔ (جوہرہ، درمختار)

عورتوں کے جنازے کو چھپا دینا بہتر ہے اور اس کیلئے منہ ڈھانپا رہنا مستحب قرار دیا ہے۔

میت کی پیشانی پر بسم اللہ لکھنا

سوال: شاہینہ بانو سوال کرتی ہیں کہ میت کی پیشانی پر بسم اللہ لکھنا کیسا عمل ہے؟

جواب: میت کے سینے اور پیشانی پر بسم اللہ لکھنا جائز ہے۔ درمختار، غنیۃ عن التاتارخانیہ میں ہے کہ ایک شخص نے وصیت کی تھی انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی جائے تو لکھ دی گئی پھر کسی نے خواب میں دیکھا، حال پوچھا تو کہا کہ جب فرشتوں نے بسم اللہ لکھی دیکھی تو کہا تو عذاب سے بچ گیا۔

یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ''

Marfat.com

(ﷺ) مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر۔

نوٹ: یہ تمام کلمے انگشت شہادت سے لکھیں روشنائی وغیرہ استعمال نہ کریں۔ (ردالمحتار)

عورت کے مرنے پر شوہر کا جنازے کو کندھا دینا

سوال: نسرین بخاری سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت مر جائے تو شوہر کندھا نہیں دے سکتا شرع میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مسئلہ صرف جاہلوں میں محض غلط مشہور ہے کیا شوہر اپنی زوجہ کے جنازے کو ہاتھ نہیں لگا سکتا جنازے کو تو اجنبی بھی اٹھاتے ہیں قبر تک لے جاتے ہیں۔

شوہر بغیر حائل کے اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتا شوہر کو بعد مرگ منہ دیکھنا جائز ہے کندھا دینا جائز ہے قبر میں اتارنا جائز ہے البتہ ہاتھ لگانا منع ہے۔ (درمختار)

جنازے میں بلند آواز سے ذکر اللہ کرنا

سوال: شہلا ایاز سوال کرتی ہیں کہ بلند آواز سے ذکر کرنا کیسا عمل ہے بعض مرتبہ دیکھا گیا ہے لوگ بلند آواز سے ذکر کو منع کرتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: اب لوگوں کی حالت یہ ہے کہ لوگ جنازے کے ساتھ اور دفن کے وقت اور قبروں پر بیٹھ کر لغویات اور فضولیات اور دنیاوی تذکروں میں مشغول رہتے ہیں ان لوگوں کو ذکر خدا عزوجل، ذکر رسول ﷺ کی طرف پہنچانا عین ثواب اور کارآمد ہے۔

بعض مشائخ نے جنازے کے ساتھ بلند ذکر کو جائز کہا ہے اس طرح کہ درمیان میں کوئی بات ڈالے بغیر جنازے کے آگے اور پیچھے تعظیم کے ساتھ باآواز بلند ذکر کرے تاکہ میت اور دوسرے زندون، مردوں کو تلقین ہو، غافلوں، ظالموں کو تنبیہ ہو دنیا کی محبت اور ریاست سے دلوں میں جو زنگ اور درشتی ہے وہ دور ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۱۴۲)

سیدی علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب جنازے کے ساتھ چلنے والے کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ لغو سے باز نہ آئیں گے اور دنیا کی باتوں میں مشغول رہیں گے انہیں ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ (ﷺ) پڑھنے کا حکم دینا چاہئے کیونکہ ایسی حالت میں اسے پڑھنا نہ پڑھنے سے افضل ہے“۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۱۴۲)

Marfat.com

سلف صالحین کی حالت جنازے میں یہ ہوتی ہے کہ ناواقف کونہیں معلوم ہوتا کہ ان میں اہل میت کون ہے بعد میں سب ایک سے مغموم نظر آتے اوراب حال یہ ہے کہ جنازے میں دنیاوی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں موت سے انہیں کوئی عبرت نہیں ہوتی۔ ان کے دل اس سے غافل ہیں کہ میت پر کیا گزری بلکہ اکثر لوگوں کو میت پر ہنستے دیکھا ہے تو اس حالت میں بلند آواز سے ذکر کرنا اور تعظیم خدا جل جلالہ بلند آواز سے پڑھنا عین سعادت ہے تاکہ ان کے دل غفلت سے چھوٹیں اور زنگ چھوٹ جائے۔

نیز اس میں میت کو تلقین ذکر کا فائدہ ہے کہ وہ سن سن کر سوال نکیرین کے جواب کیلئے تیار ہو۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اگر جنازے کے تمام ہمراہی بلند آواز سے کلمہ طیبہ وغیرہ ذکر خدا اور ذکر رسول ﷺ کرتے چلیں تو کچھ اعتراض نہیں بلکہ اس کا ذکر کرنا نہ کرنے سے افضل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب

سوال: شازے محمد علی سوال کرتی ہیں کہ مصیبت پر اگر صبر کیا جائے تو کیا اس پر بھی ثواب ہے؟

جواب: جی ہاں ''ردالمختار'' میں مذکور ہے کہ مصیبت میں اگر کوئی صبر کرے تو اسے دوگنا ثواب ملتا ہے ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع فزع (بے صبری) سے دونوں جاتے رہتے ہیں۔

میت کے گھر تعزیت کیلئے جانا

سوال: ام ایمن سوال کرتی ہیں کہ میت کے گھر میں تعزیت کیلئے جانا کیسا عمل ہے؟

جواب: تعزیت: تعزیت کرنا سنت ہے حدیث پاک میں ہے کہ! ''جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا''۔ (ابن ماجہ)

ترمذی شریف میں ہے کہ: ''جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اسے اس کی مثل ثواب ملے گا''۔

لیکن تعزیت موت میں جانے کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (جوہرہ، ردالمختار)

Marfat.com

تعزیت کا مسنون طریقہ

سوال: مہ جبین سوال کرتی ہیں کہ تعزیت کیلئے جائیں تو وہاں جا کر کیا کہنا مسنون ہے؟

جواب: تعزیت کیلئے جانے والی عورتیں عموماً اہل میت وغیرہ سے لپٹ کر دھاڑیں مار مار کر روتی ہیں، طمانچے مارتی ہیں اور اہل میت کے رونے میں کمی کرنے کے بجائے مزید غم کو بڑھاتی ہیں یہ بلا ہندوستان کی عورتوں کی تقلید میں مسلمان عورتوں میں بھی آگئی ہے۔ اس لئے مستحب یہ ہے کہ تعزیت میں یہ کہے اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر عطا کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ تعزیت کے مسنون الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی۔

"للہ ما اخذ و اعطی و کل شئی عندہ باجل مسمی"

"خدا کا ہی جو اس نے لیا اور دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز ایک معیاد مقرر کے ساتھ ہے"۔

گھر والوں کے رونے سے میت کو تکلیف

سوال: رامین عاصم سوال کرتی ہیں ہم نے سنا ہے اگر میت کے گھر والے روئیں تو میت کو تکلیف ہوتی ہے کیا واقعی یہ صحیح ہے؟

جواب: جی ہاں! اس سلسلے میں بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں کہ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: "آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے"۔ یعنی جب کہ اس نے وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو "واللہ تعالیٰ اعلم" یا یہ مراد ہے کہ ان کے رونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔

دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ: "اے اللہ کے بندو! اپنے مردے کو تکلیف نہ دو جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی روتا ہے"۔ (سرور خاطر)

سوئم کے چنے کھانا

سوال: منزہ جہانزیب سوال کرتی ہیں کہ سوئم کے چنے کھانا کیسا عمل ہے؟

Marfat.com

جواب: یہ چیزیں غنی نہ لیں صرف فقراء ہی کھائیں۔ بچہ ہو یا بڑا غنی، بچوں کو ان کے والدین منع کریں اگر کوئی ایسا شخص ہے جو ان کا منتظر رہتا ہے اور نہ ملنے سے ناخوش ہوتا ہے اس کا قلب سیاہ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۱۵)

میت کے گھر میں لوگوں کو کھانا کھلانا

سوال: مومنہ فیض سوال کرتی ہیں کہ میت والے گھر میں جو کھانا لوگوں کو کھلایا جاتا ہے اس کی شرعاً کیا حقیقت ہے؟

جواب: طعام تین قسم پر ہے۔ (۱) ایک وہ جو عوام ایامِ موت میں بطورِ دعوت کرتے ہیں یہ ناجائز و ممنوع ہے اس لئے کہ شریعت نے دعوت کو خوشی میں رکھا ہے غمی میں نہیں۔

(۲) دوسرا وہ طعام کہ اپنے اموات کو ایصالِ ثواب کیلئے تصدق کیا جاتا ہے فقراء اس کے حق دار ہیں اغنیاء کو نہیں کھانا چاہیے۔

(۳) تیسرا وہ طعام کہ جو انبیاء علیہم السلام اولیاء رحمہم اللہ کی ارواح طیبہ کو نذر کیا جاتا ہے اور فقراء و اغنیاء سب کو بطورِ تبرک دیا جاتا ہے یہ سب کو بلا تکلف جائز ہے بلکہ باعث برکت ہے برکت والوں کی طرف جو نسبت کی جاتی ہے اس میں برکت آجاتی ہے مسلمان اس کی تعظیم کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۱۴)

میت کے گھر والوں کیلئے کھانا بھیجنا

سوال: علیزہ عنایت سوال کرتی ہیں کہ ہمارے محلے میں یہ رواج ہے کہ میت کے سوئم تک میت کے گھر والوں کیلئے کھانا بھیجا جاتا ہے جو کہ کافی مقدار میں ہوتا ہے اور باقاعدہ لوگ اس کھانے میں شرکت کیلئے آتے ہیں اور جو کھانا بھیجتا ہے اپنے رشتے داروں کو کہتا ہے، کیا ایسا عمل شرعاً درست ہے؟

جواب: میت کے گھر والوں کیلئے جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انہی کے لائق بھیجا جائے زیادہ نہیں اوروں کو وہ کھانا کھانا منع ہے۔ (کشف الغطاء)

اور صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ۔ (عالمگیری)

''فتح القدیر'' میں ہے کہ: ''شریعت نے دعوت کو خوشی میں رکھا ہے غمی میں نہیں''۔

Marfat.com

میت کو ثواب بخشنا

سوال: حدیقہ جہاں سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نیک کام یا ایصال ثواب کو بہت سی میتوں پر بخشا جائے تو کیا ثواب بانٹ کر ملتا ہے یا ہر ایک کو پورا پورا ملتا ہے؟

جواب: اللہ عزوجل کے کرمِ عظیم اور فضلِ عظیم سے امید ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے گا۔ اگر چہ ایک آیت یا درود تسبیح کا ثواب آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مومنین اور مؤمنات اور احیاء و اموات کیلئے ہدیہ کرے۔ تاتارخانیہ میں محیط سے منقول ہے کہ! ''جو کوئی نفل صدقہ کرے تو بہتر یہ ہے کہ تمام مومنین اور مومنات کی نیت کرے اس لئے کہ وہ سب کو پہنچے گا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا''۔ (فتاوی رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۱۶)

میت کے نام پر صدقہ و خیرات کرنا

سوال: عریشہ حامد سوال کرتی ہیں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ میت کے نام پر کافی دنوں تک صدقہ کیا جاتا ہے کیا یہ فعل جائز ہے نیز کیا میت کو اس کا ثواب ملتا ہے؟

جواب: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح مشکوٰۃ شریف باب زیارت القبور'' میں فرماتے ہیں کہ:

''میت کے دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے میت کی طرف سے صدقہ اس کیلئے نفع بخش ہوتا ہے''۔ (فتاوی رضویہ)

مرنے والوں سے تعلقات رکھنا

سوال: مائرہ غنی سوال کرتی ہیں کہ اپنے عزیزوں سے مرنے کے بعد تعلقات کس طرح رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: موت فنائے روح نہیں بلکہ وہ جسم سے روح کا جدا ہونا ہے روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ''انما خلقتم للعبدی'' ترجمہ: ''تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے ہو''۔ تو جیسے تعلقات حیات دنیوی میں تھے اب بھی رہتے ہیں۔ حدیث میں فرمایا: ''کہ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتے کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرو۔ اے

Marfat.com

اللہ عزوجل کے بندو"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۵۷)

روحوں کا گھروں پر آنا

سوال: سنبل ناہید سوال کرتی ہیں کہ کیا روحیں گھروں پر آتی ہیں اور ہماری دادی کہتی ہیں کہ روحیں تمہاری باتیں سنتی ہیں کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: شیخ الاسلام "کشف" میں فرماتے ہیں غرائب اور خزانہ میں منقول ہے کہ مومنین کی روحیں ہر شب جمعہ، روزِ عید، روزِ عاشورہ اور شب براءت کو اپنے گھر آکر باہر کھڑی رہتی ہیں اور ہر روح غم ناک آواز سے ندا کرتی ہے۔ "اے میرے گھر والو! اے میری اولادو، میرے قربت دارو ں صدقہ کر کے ہم پر مہربانی کرو"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حدیث پہنچی کہ:

"مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں"۔

علماء محققین سے مروی ہے کہ "روحیں شب جمعہ چھٹی پاتیں اور پھیلتی جاتی ہیں پہلے اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں"۔

دستور القزاد میں فتاویٰ امام نسفی فرماتے ہیں کہ "مسلمانوں کی روحیں شب جمعہ اپنے گھر آتی اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! اے میرے بچو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقے سے مہربانی کرو ہمیں یاد کرو بھول نہ جاؤ ہماری غریبی پر، ہم پر ترس کھاؤ"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۵۳)

میت کو دفن کے بعد دوبارہ نکال کر دفن کرنا

سوال: ایمان سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی مسافر مر جائے تو فی الحال تو اسے وہاں دفن کر دیا جاتا ہے بعد میں اسے نکال لیا جاتا ہے اور ورثا لے جاتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: یہ حرام ہے دفن کے بعد قبر کھولنا جائز نہیں اور دور مسافت تک لے جانا بھی روا نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم، صفحہ ۴۰۶)

مرنے کے بعد روح کا مقام

سوال: صالحہ سلام کہتی ہیں کہ روح کا مقام مرنے کے بعد کہاں ہوتا ہے؟

Marfat.com

جواب: روح کا مقام بعد موت حسب مراتب مختلف ہے مسلمانوں میں بعض کی روحیں قبر پر رہتی ہیں اور بعض کی چاہِ زمزم میں اور بعض کی آسمان وزمین کے درمیان اور بعض آسمان دوم سے ہفتم تک اور بعض اعلیٰ علیین اور بعض سبز پرندوں کی شکل میں عرش کے نیچے نور کی قندیلوں میں۔

کفار میں بعض کی روحیں چاہِ وادی برہوت میں بعض کی زمین دوئم، سوئم سے ہفتم تک، بعض سجین میں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۵۸)

قبر والوں کا آنے والوں کو پہچاننا

سوال: ثمنی شاہ سوال کرتی ہیں کہ کیا اہلیان قبر اپنے پاس آنے والوں کو پہچانتے ہیں؟

جواب: قبر پر آنے والے کو مردہ دیکھتا ہے اس کی بات سنتا ہے، اگر زندگی میں جانتا تھا تو اب بھی جانتا ہے اگر اس کا عزیز دوست ہے تو اس کے آنے سے انس حاصل ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۵۸)

جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت

سوال: اسماء فاروق سوال کرتی ہیں کہ کیا جمعہ کے دن مرنے کی زیادہ فضیلت ہے؟

جواب: شبِ جمعہ اور روز جمعہ اور رمضان میں ہر روز کے واسطے یہ حکم ہے کہ جو مسلمان ان دنوں میں مرے گا سوالِ نکیرین اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (فتاویٰ رضوی، جلد نہم، صفحہ ۶۵۸)

وصیت کیلئے وقت مقرر کرنا

سوال: جویریہ ناز سوال کرتی ہیں کہ کیا وصیت کیلئے کوئی وقت مقرر ہے کہ بڑھاپے میں کی جائے یا جوانی میں بھی کی جاسکتی ہے؟

جواب: آدمی ہر وقت موت کے قبضے میں ہے ہر وقت وصیت تیار رہنی چاہیے کہ جس میں ہر وقت ہر پسماندہ کو توحید الٰہی ﷻ، رسالت پناہی ﷺ، استقامت عقائد اہل سنت، اتباع شریعت، محبت اولیاء، کفار سے تنفر اور گمراہی اور فسق سے دور رہنے کی ہدایت ہو اور جو تر کہ چھوڑے اس کا شرعی انتظام کرے۔ اپنی تجہیز و تکفین میں اتباع سنت کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

Marfat.com

موت کا تذکرہ سن کر ناگوار ہونا

سوال: نادیہ جمیل سوال کرتی ہیں کہ ہماری ممانی کے سامنے جب بھی موت کا تذکرہ کیا جائے وہ آئے وائے مچادیتی ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: موت کا خوشی سے انتظار کرنا چاہیے کہ آتے وقت ناگواری نہ ہو اس وقت کی ناگواری معاذ اللہ بہت سخت ہے، العیاذ باللہ اس میں سوئے خاتمہ کا خوف ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جو اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ اس کا ملنا پسند فرمائے گا اور جو اللہ سے ملنا مکروہ رکھے گا اللہ ﷻ ان سے ملنا مکروہ رکھے گا''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کون ایسا ہے جو موت کو مکروہ نہ جانے''۔

یہ مراد نہیں بلکہ جس وقت دم سینے پر آئے اس وقت کا اعتبار ہے کہ اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند کرے گا اللہ اس کو دوست رکھے گا''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۸۱)

دنیا میں موت کی تیاری

سوال: حمیرا بانو سوال کرتی ہیں کہ دنیا میں رہ کر موت کی تیاری کس طرح کی جائے؟

جواب: اپنے ذمے نماز، روزہ یا زکوٰۃ جو کچھ باقی ہو فوراً بقدر قدرت اس کی ادا میں مشغول ہو حج فرض ہو گیا تو دیر نہ لگائے، طاقت نہ رہی ہو تو حج بدل کروائے۔ اگر آخری دم تک طاقت نہ پائے گا تو ادا ہو جائے گا ورنہ طاقت آنے پر دوبارہ کرے، حقوق العباد جس قدر ہیں ادا کرے۔

معافی چاہے اور معافی میں تاخیر کو کام میں نہ لائے معافی چاہنے میں کتنی ہی تواضع کرنی پڑے اس میں اپنی کسر شان نہ سمجھے اس میں ذلت نہیں، ذلت اس میں ہے کہ جس روز بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہو اس طور پر کہ اس کا حق دبایا، اس کو برا کہا اس کی غیبت کی، اس کو مارا ہے اور وہ حق دار اس سے لیں، اس کی نیکیاں اس کو دی جائیں اور ان کے گناہ اس کو دیئے جائیں اور جہنم میں پھینک دیا جائے۔ (العیاذ اللہ تعالیٰ)۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۲۹:

زیب وزینت کا بیان

باریک کپڑے پہننا

سوال: خدیجہ مستور سوال کرتی ہیں کہ آج کل شلواروں کے کپڑے بہت باریک ہوتے ہیں جو کہ اس طرح پہنے جاتے ہیں کیا عورت کیلئے ایسے کپڑے پہننا جائز ہے؟

جواب: حدیث:۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''اسماء رضی اللہ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور اکرم ﷺ کے سامنے آئیں حضور ﷺ نے منہ پھیر لیا اور یہ فرمایا اے اسماء! رضی اللہ عنہا جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ نہ دکھائی دینا چاہئے سوائے منہ اور ہتھیلیوں کے''۔ (ابوداؤد)

عورت کی پنڈلی ستر عورت ہے جس کا چھپانا نماز و خارج نماز واجب ہے اس طرح کہ باریک شلوار سے نماز بھی شروع نہیں ہوتی۔ (بہارِ شریعت)

لہٰذا اس طرح کی شلواروں کو استر کے ساتھ سلوایا جائے۔

سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھات پہننا

سوال: صبا مریم سوال کرتی ہیں کہ میں بہت غریب ہوں، سونا خرید کر پہننے کی استطاعت نہیں رکھتی کیا اب میں سونے چاندی کے علاوہ کوئی اور دھات استعمال کر سکتی ہوں؟

جواب: سونے چاندی کے سوائے دوسری دھاتوں کے زیور مرد اور عورت دونوں کیلئے ناجائز ہے، یہ مصنوعی سونا بھی اسی حکم میں ہے۔

درمختار میں ہے، "ولا یتختم الا بالفضة لحصول الاستفناء بها مینحرم بغیرها کحجر و ذهب و صفر و رصاص و زجاج وغیرها"۔ اس وقت کا افلاس زمانۂ رسالت سے کچھ زیادہ نہیں کہ اس کو عذر قرار دیا جائے چاندی تو اب بھی مصنوعی سونے سے سستی ہے پھر اگر زیور کا عورتوں کو شوق ہو تو چاندی کے کیوں نہ پہنیں''۔ (فتاویٰ امجدیہ)

Marfat.com

عورت کو مردانہ جوتے پہننا

سوال: فائزہ طارق سوال کرتی ہیں کہ میں مردانہ جوتے (جوگرز) استعمال کرتی ہوں شریعت میں مردانہ جوتے عورتوں کیلئے پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیث: ابوداؤد نے ابن ابی ملکیہ سے روایت کی "کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے، انہوں نے فرمایا یارسول اللہ ﷺ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی یعنی عورتوں کو مردانہ جوتے نہیں پہننے چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے سے ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے کی ممانعت ہے نہ مرد عورت کی وضع اختیار کرے نہ عورت مرد کی"۔ (بہارِ شریعت)

مردوں کی طرح لباس پہننا

سوال: نازش علی سوال کرتی ہیں کہ ان کی دوست آمنہ نے آج کل کے فیشن کے مطابق چلنے والی مردوں کی طرح پینٹ سلوائی ہے ایسے لباس کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کی شلواریں ڈھیلی ڈھالی ہوں اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں اور ان کیلئے جہاں تک پاؤں کا زیادہ حصہ چھپے اچھا ہے۔ (بہارِ شریعت)

لہٰذا اس طرح کا لباس عورتوں کو پہننا جائز ہے۔

عورتوں کو چست پاجامہ پہننا

سوال: آج کل شادیوں میں پاجامے کا رواج عام ہوگیا ہے شریعت کا اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

جواب: علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں کہ آج کل عورتوں میں پاجامے پہننے کا رواج عام ہوگیا ہے ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جس سے عضو کی شکل اور بناوٹ ظاہر ہوجائے ممنوع ہے"۔

اس سے معلوم ہوا چست کپڑے جن سے جسم کے نشیب و فراز ظاہر ہوں اور ابھار جسم کا نظر آئے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

Marfat.com

عورت کا جھانجھر پہننا

سوال: میری دوست آسیہ جھانجھر بہت زیادہ استعمال کرتی ہے کیا شریعت میں جھانجھر پہننے کی ممانعت ہے؟

جواب: ابوداؤد نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہتے ہیں کہ ''ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر ﷜کی لڑکی کو حضرت عمر﷜ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھنگھرو تھے حضرت عمر﷜ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔

معلوم ہوا کہ گھنگھرو والا زیور پہننا عورت کیلئے منع ہے۔

سر میں مصنوعی بال لگانا

سوال: طاہرہ سلیم سوال کرتی ہیں کہ میرے بال چھوٹے ہیں اور میں ان کو لمبے کرنے کیلئے انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر گوندھتی ہوں کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟

جواب: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے، حدیث شریف میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر پر جوڑی گئی جب بھی ناجائز۔ (درمختار)

کان میں سوراخ کروانا

سوال: جویریہ نے اپنی بیٹی کے کان میں تین سوراخ کروائے ہیں کیا ایک سے زائد سوراخ کروانے جائز ہیں؟

جواب: لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے اس میں ایک، دو یا تین کی قید نہیں۔

لڑکے کے کان میں منت کی بالی پہنانا

سوال: میری بہن شمسہ کنول نے ایک منت مانی تھی کہ جب یہ منت پوری ہو گی تو میں اپنے بیٹے کے کان میں بالی پہناؤں گی تو اس صورتحال میں اب اس کو یہ منت پوری کرنا چاہیے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: لڑکوں کے کان چھدوانا ہی ناجائز ہے اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز اس قسم کی منت پوری نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں بلکہ ایسی منت پوری کرنا گناہ ہے۔

چھوٹے بچوں کو سونے کی انگوٹھی پہنانا

سوال: آج کل یہ رواج عام ہوگیا ہے کہ مائیں اپنے چھوٹے لڑکوں کو سونے کی انگوٹھی پہناتی ہیں تو شریعت میں اس بات کی اجازت ہے کہ چھوٹے لڑکوں کو سونا پہنایا جائے اور اگر اجازت نہیں تو پہنانے کا گناہ کس پر ہوگا؟

جواب: لڑکوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔

(درمختار، ردالمختار)

حدیث: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ موطا میں فرماتے ہیں کہ بچوں کو سونا پہنانا برا جانتا ہوں کیونکہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی لہٰذا مردوں کیلئے برا ہے چھوٹے اور بڑے دونوں کیلئے''۔

چھوٹے لڑکوں کو مہندی لگانا

سوال: کوثر فاروق عید اور شادی بیاہ کے موقعوں پر اپنی بیٹیوں کے ساتھ ساتھ اپنے چھوٹے بیٹے کو بھی مہندی لگا دیتی ہیں شریعت کے مطابق کیا ان کا یہ فعل صحیح ہے؟

جواب: بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔ (درمختار، ردالمختار)

نیل پالش لگانا

سوال: سعدیہ شمس کی کزن نیل پالش کا استعمال کثرت سے کرتی ہیں کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: ہاتھ اور پاؤں کے ناخن پر نیلو پالش لگانا مرد اور عورت دونوں کیلئے ممنوع ہے ایک تو وہ ناپاک ہوتی ہے دوسرے یہ کہ اس کی وجہ سے غسل و وضو نہیں ہوتا۔ چھوٹے بچے اور بچیوں کو بھی نہ لگایا کریں۔

Marfat.com

آئی بروز بنوانا

سوال: رخشندہ جمیل سوال کرتی ہیں کہ آج کل آئی بروز بنانے کا رواج بہت عام ہوگیا ہے کیا آئی بروز بنوانا جائز ہے؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ عزوجل کی لعنت گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور بال نوچنے والیوں پر یعنی جو عورت ابرو کے بال نوچ کر ابرو خوبصورت بناتی ہے اس پر لعنت ہے اور اس طرح اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل دیتی ہے"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

جن کاموں میں اللہ عزوجل کی اطاعت فرض ہے ان کاموں میں شوہر کی اطاعت ضروری نہیں اگر شوہر گناہ کے کاموں میں حکم دے تو اس کا حکم نہ مانا جائے۔

دانتوں کو گھسوا کر خوبصورت بنوانا

سوال: شیمم بانو سوال کرتی ہیں کہ میری دوست اپنے دانتوں کو گھسوا کر خوبصورت بنواتی ہے کیا دانتوں کو گھسوانا جائز ہے؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ: "اللہ عزوجل کی لعنت ہو خوبصورتی کیلئے دانت ریتنے (یعنی دانت گھسوانے) والیوں پر یعنی وہ عورتیں جو دانتوں کو ریت (یعنی گھسوا کر•) خوبصورت بناتی ہیں اور اس طرح اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیز کو وہ بدل ڈالتی ہیں"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

گھر میں بزرگوں کی تصاویر لگانا

سوال: میری کزن نے اپنے گھر میں اپنے بزرگوں کی تصاویر دیواروں پر آویزاں کی ہوئی ہیں اس مسئلے کے بارے میں ہمارے علماء دین کیا فرماتے ہیں؟

جواب: گھر میں جانداروں کی تصویر پوری ہو یا آدھی یا صرف چہرہ لگانا یا اسے اعزاز و تعظیم سے رکھنا ناجائز ہے حدیث پاک میں ہے کہ "جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور ﷺ سے عرض کی، ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو"۔ (بخاری، مسلم شریف)

بعض گھروں میں خاندانی بزرگوں کی مصنوعی تصویریں دیواروں پر لٹکاتے یا میز وغیرہ پر

Marfat.com

یا ایسی چیز پر رکھتے ہیں کہ نمایاں نظر آتی ہیں یہ برا اور سخت تر گناہ ہے بت پرستی کی ابتدا ہوئی تو اپنے بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم سے۔ قرآن کریم میں جو پانچ بتوں کا سورۂ نوح میں ذکر فرمایا یہ پانچوں بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد ابلیس لعین کے بہکاوے میں آ کر ان کی تصویریں بنا کر مجلسوں میں قائم کی پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا اور ان کی پوجا شروع ہوگئی۔

بچوں کی تصویر والے لباس پہنانا

سوال: شمائلہ اپنے بچوں کو تصاویر والے لباس پہناتی ہے کیا تصاویر والے لباس پہنانا جائز ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب ہو''۔ (ابوداؤد)

اس حدیث پاک سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے نہیں آتے اب وہ تصاویر چاہے لباس پر ہوں یا سجا کر گھر میں رکھی ہوئی ہوں۔ گھر میں تصاویر رکھنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ ایسی جگہ تصاویر ہوں نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (یعنی دوبارہ لوٹانا واجب ہوگی) بچوں کو ایسے لباس پہنائے جائیں جس میں غیر جاندار کی تصاویر ہوں مثلاً پھول، ریل گاڑی، جہاز، کار وغیرہ۔

لمبے ناخن رکھنا

سوال: زہرہ عبدالرزاق سوال کرتی ہیں کہ کیا ناخن بڑھانا جائز ہے؟

جواب: سرکار ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:''الفطرة خمس الختان ولا ستحدر وقص السارب ونتف الابط وقلم الاظفار''. (رواہ المسلم کتاب الطہارۃ)

ترجمہ: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، ختنہ کرنا، استرا استعمال کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے مونچھیں کاٹنے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنے کیلئے وقت مقرر فرمایا ہے کہ ہم

Marfat.com

چالیس دن سے زیادہ ان میں سے کچھ نہ چھوڑیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ)

علماء کرام فرماتے ہیں ناخن کا بڑھانا تنگی رزق کا سبب ہے۔

نیز لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (کیمیائے سعادت)

اس لئے ہماری بہنوں کو چاہئے کہ ناخن بڑھانا جو کہ درندوں اور کفار کی مشابہت ہے۔ ایسے قبیح فعل سے بچیں اور ہر ہفتے اپنے ناخن تراشیں بلکہ ممکن ہو تو ہر جمعہ کو ضرور ناخن تراشے جائیں کہ حدیث پاک میں ہے جو جمعہ کے دن ناخن تراشتا ہے اللہ عزوجل اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب نمبر ۳۰:

پردے کے احکامات

کن سے پردہ نہیں ھے

سوال: فاطمہ کنول سوال کرتی ہیں کیا تمام رشتہ داروں سے پردہ کرنا ضروری ہے یا کچھ ایسے رشتے دار بھی ہیں جن سے شریعت میں پردہ نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا اپنے شوہر کے باپ (یعنی سسر) یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور عورتیں اپنے پاؤں زمین پر نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگھار جانا جائے''۔ (نور:۳۱، کنزالایمان)

مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں پتہ چلا کہ ان لوگوں سے پردہ نہیں ہے۔

تفصیلی ذکر مندرجہ ذیل ہے: 1۔ باپ دادا، پردادا وغیرہم۔ 2۔ بیٹا، پوتا، پڑپوتا ان سے نیچے تک...... 3۔ بھائی، بھائی کے بیٹے (بھتیجے) ان کے بیٹے وغیرہم...... 4۔ بہن کے بیٹے (بھانجے) ان کے بیٹے اور ان کے بیٹے...... 5۔ شوہر۔ 6۔ شوہر کا باپ (سسر)۔ 7۔ اپنے دین کی عورتیں۔ 8۔ ایسے بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں یعنی نابالغ بچے (بارہ سال کے بچے سے احتیاطاً پردہ شروع کر دینا چاہئے کیونکہ لڑکوں کی بلوغت کی عمر بارہ سے پندرہ سال تک ہے)۔ 9۔ داماد۔ 10۔ ماموں، چچا وغیرہما......

نوٹ: ہیجڑوں سے بھی پردہ ہے۔

یہ اعضاء (باپ، بھائی، سسر، بیٹا، چچا، ماموں، بھتیجا، بھانجا اور جن کا ذکر اوپر کیا) ۔ ف ان کے سامنے کھولنے کی اجازت ہے جن سے پردہ نہیں ہے۔

عورتیں جو آج کل کسی بھی شے کا لحاظ نہیں رکھتیں زینت کی چیز کو دکھاتی پھرتی ہیں ایسے

Marfat.com

ایسے فیشن کرتی ہیں کہ جسم کی نمائش اور اعضاء مخصوصہ کی نمائش اور شناخت ہوتی ہے لہٰذا باحیاء عورتوں کو چاہئے کہ جن رشتوں سے پردہ نہیں ہے ان کے سامنے بھی اپنے آپ کو بڑی سی چادر میں لپیٹ کر رکھیں تو بہتر ہے کہ کمال حیاء یہ ہی ہے۔

کن سے پردہ ضروری ہے

سوال: فرحانہ نے سوال کیا کہ کیا خاندان کے تمام افراد سے پردہ کیا جائے گا اور کیا چچازاد وخالہ زاد وغیرہ سے پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: جن لوگوں سے پردہ نہیں ہے ان کا ذکر قرآن مجید کی سورۂ نور کی مذکورہ آیات میں ہوا ان کے علاوہ تمام سے پردہ چاہے وہ خاندانی رشتے دار ہوں یا سسرالی رشتے دار، جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

(۱) خالو۔ (۲) پھوپھا۔ (۳) خالہ زاد، ماموں زاد، چچازاد، تایازاد، پھوپھی زاد، ان تمام سے پردہ ہے۔ (۴) ماں کے چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد وغیرہ سے پردہ ہے۔ (۵) باپ کے چچا زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد وغیرہ سے پردہ ہے۔

سسرالی رشتے: (۶) دیور۔ (۷) جیٹھ۔ (۸) نندوئی۔ (۹) دیور کی اولاد، جیٹھ کی اولاد۔ (۱۰) نند کی اولاد۔ (۱۱) شوہر کے ماموں، چچا، وغیرہما۔

ضروری نوٹ: تمام سسرالی رشتہ داروں سے پردہ ہے سوائے سسر کے۔

پس پردہ یا حجاب ایک قرآنی قانون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عورتوں کے سپرد اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ذریعے اپنی عزت وناموس کی حفاظت کرسکیں جن سے قرآن کریم نے پردے کا حکم دیا ہے ان سے ضرور پردہ کرنا چاہئے کہ بے پردگی بہت سے فتنوں کی راہیں کھولتی ہے۔ جب کہ پردے میں عورت کی عظمت پنہاں ہے۔

عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا

سوال: نگینہ سوال کرتی ہیں کہ میری دوست امبر کی عادت ہے کہ جب بھی گھر سے باہر نکلتی ہے خوشبو لگاتی ہے، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: عورتوں کو گھر سے خوشبو لگا کر نکلنے کو ہمارے پیارے آقا ﷺ ہم سے پیار کرنے

Marfat.com

والے نبی پاک ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا "جب عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے سامنے سے گزرے تو وہ اس طرح ہے جیسے زانیہ"۔ (ترمذی، راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔ (شمائل ترمذی)

مذکورہ بالا حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت کیلئے خوشبو لگا کر باہر جانا کسی طور جائز نہیں، چاہے جائز خوشبو ہو یا ناجائز۔

چنانچہ آپ کی دوست کو چاہئے کہ اپنی اس عادت کو ترک کرے کہ حدیث پاک میں ایسی عورت کو زانیہ کے حکم میں شمار کیا ہے۔

مسلمان عورت کا غیر مسلم عورت سے پردہ

سوال: فہمیدہ نسرین سوال کرتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک عیسائی عورت کام کرتی ہے اور میری پڑوسن اس سے پردہ کرتی ہے کیا غیر مسلم عورت سے بھی پردہ ہے جبکہ وہ بھی ہماری طرح عورت ہی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ: "تم اپنے دین کی عورتوں کے علاوہ کسی دوسری عورت پر اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کرو"۔

اس سے پتہ چلا کہ مسلمان عورت کی شان اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی پیاری ہے کہ اس کی زینت غیر مسلم عورتوں کے سامنے بھی نہ ظاہر ہو پس مسلمان عورتوں کو کافرہ عورتوں سے بھی اسی طرح پردہ کرنا چاہئے کہ جس طرح مردوں کے ساتھ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ "مسلمان عورتوں کیلئے یہ بات درست نہیں کہ انہیں یہودی یا نصرانی عورتیں دیکھیں تا کہ یہ عورتیں ان مسلمان عورتوں کا تذکرہ ان غیر مردوں کے سامنے نہ کر سکیں۔ (تفسیر قرطبی)

چونکہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کسی عورت کو دیکھ کر اس کی خوبصورتی، بدصورتی کپڑے اور زیورات وغیرہ کو کا ذکر ضروری کرتی ہے اس لئے منع فرمادیا گیا کہ کوئی غیر مسلمہ

Marfat.com

عورت بھی مسلمان عورت کو نہ دیکھے تاکہ اس کی پاک دامنی کی حفاظت رہے۔

چنانچہ آپ کی پڑوسن کا عمل بالکل درست ہے کیونکہ ایک مسلمان عورت کا غیر مسلمہ عورت سے پردہ ہے۔

عورت مرد سے کس طرح بات کرے

سوال: ارشین بخاری سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی مرد سے بات کرنی ہو تو کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟ اس کے علاوہ میں نے سنا ہے کہ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں! عورت پوری پوری پردہ ہے۔ جس طرح عورت کے جسم و چہرہ وغیرہ کا پردہ ہے اسی طرح اس کی آواز کا بھی پردہ ہے۔

اور جہاں تک غیر مردوں سے بات چیت کا تعلق ہے تو عورت کو نرم آواز سے گفتگو نہیں کرنی چاہئے کیونکہ امہات المؤمنین جو کہ ایمان والوں کی مائیں ہیں جو سب سے زیادہ پاکیزہ و مطہرہ ہیں کہ ان کی شان کے متعلق مولا ﷻ فرمائے:

ترجمہ: ''نبی (ﷺ) مومنوں سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور نبی ﷺ کی بیبیاں مومنین کی مائیں ہیں''۔

ہماری ان مطہرہ مائیں جن پر ہماری جانیں قربان جن کی پاکیزگی پر قرآن کریم گواہ ہے• ان کو غیر مردوں سے گفتگو کے متعلق یہ حکم دیا جارہا ہے:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ''۔

ترجمہ ''اے نبی ﷺ کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے''۔ (احزاب:۳۲)

پس عام عورتوں کو تو غیر مردوں سے گفتگو کرنے میں بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے کسی غیر محرم کے سامنے گفتگو کرنا، نگاہیں اٹھا کر انہیں دیکھتے ہوئے گفتگو کرنا، ساتھ آنا جانا سب ناجائز و حرام ہے۔

پس اگر کوئی غیر محرم سے گفتگو کی ضرورت پڑ جائے، اگرچہ ٹیلیفون پر ہی کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

Comintment سے وہ آپس میں محرم نہیں ہو جاتے، لہٰذا منگنی کے بعد ملنا بھی ایک اجنبی غیر مرد سے ملنے کے برابر ہے۔

باپردہ عورت کا فاحشہ سے تعلق رکھنا

سوال: فزاعامر سوال کرتی ہیں کہ کیا کوئی باپردہ عورت کسی فاحشہ سے تعلق رکھ سکتی ہے؟ اس کی شریعت مطہرہ میں اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: ایک نیک، صالحہ، باکردار اور باپردہ عورت کو فاحشہ، بے پردہ اور فیشن ایبل عورت کے ساتھ تعلق نہیں رکھنا چاہئے اس سے بچنا چاہئے خواہ وہ حقیقی بہن ہی کیوں نہ ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو''۔

اس بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ: ''ہر صورت کو عام ہے اور مصلحت بھی عام بلکہ ایسی قرابت میں برا اثر پڑنے کا زیادہ احتمال کہ اجنبیہ سے نہ اتنا میل ہوتا ہے نہ اس کی طرف اتنا میل، ہاں یہ حکم احتیاطی ہے''۔

اگر نادراً کبھی کچھ دیر کو ملنے دے تو کبیرہ نہیں مگر احتیاط ضروری ہے، جب دیکھے کہ اب کچھ بھی برا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے، فوراً انقطاع کلی کرے اور اس کی صحبت کو آگ جانے اور انصاف یہ ہے کہ برا اثر پڑتے معلوم نہیں ہوتا اور جب پڑ جاتا ہے تو پھر احتیاط کی طرف ذہن جانا قدرے دشوار ہے۔ لہٰذا امان و سلامتی جدا رہنے ہی میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

اس کے علاوہ مولانا قدس سرہ العزیز مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: ''جہاں تک ممکن ہو برے دوست سے دور رہو کہ برا دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے، اس لئے کہ زہریلا سانپ صرف جان لیتا ہے، لیکن برا دوست (بری صحبت) جان کے ساتھ ایمان بھی لے جائے گا۔

عوت کے چہرے کا پردہ

سوال: شاہدہ سوال کرتی ہیں کہ کیا چہرے کا بھی پردہ ہے؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں سے اور مسلمان عورتوں سے فرمادو کہ اپنی

Marfat.com

چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالی رہیں۔ (احزاب ۵۹)

اس آیت مبارکہ میں جو لفظ استعمال ہوا ہے جلابیب جمع ہے جلباب کی جس کے معنی بڑی چادر کے ہیں جو کہ دوپٹے کے اوپر اوڑھی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جلباب اس لمبی چادر کو کہتے ہیں کہ جس میں عورت سر سے پیر تک مستور (چھپ) جائے جب عورتیں اپنے چہرے کا بھی پردہ کریں گی تو یہ پتہ چل جائے گا کہ یہ شریف زادیاں ہیں اس طرح لوگوں کو جرأت نہ ہوگی کہ کوئی ان کو چھیڑے یا ستائے، اگر عقلاً بھی اس بات کا جائزہ لیا جائے تو چہرے کو دیکھ کر ہی پسند یا ناپسند کا اعتبار ہوتا ہے۔

مثلاً جب لڑکی کا رشتہ لینے کیلئے جایا جاتا ہے تو چہرے کو دیکھ کر ہی پسند یا ناپسند کیا جاتا ہے ویسے بھی انسان کو جو چیز سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے وہ چہرہ ہی ہے ویسے بھی جس طرح کتاب کی فہرست (Index) دیکھ کر کتاب کے مضمون کا اندازہ ہوتا ہے اسی طرح چہرے کو دیکھ کر شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ہماری صحابیات رضی اللہ عنہن چہرے کا بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔ اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنے بیٹے کا حال دریافت کرنے آئیں جو کہ جنگ میں شہید ہوگئے تھے تو نقاب پہنی ہوئی تھیں۔

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ان کی اس استقامت پر تعجب کیا کہ نقاب پہن کر آپ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کا حال دریافت کرنے آئی ہیں ان صحابیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''میرا بیٹا مرا ہے میری حیا نہیں مری''۔ (ابوداؤد، جلد اول)

پس اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح جسم کا پردہ ضروری ہے اسی طرح چہرے کا پردہ بھی ضروری ہے۔

گانے باجے کا استعمال

سوال: حمیرا انور بین سوال کرتی ہیں کہ گانے باجے کے آلات کا استعمال کیسا تھا ہے؟

جواب: گانے باجے کے آلات کا استعمال ناجائز و گناہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہما سے مروی ہے، ''طبل یعنی ڈھول بڑا مٹکا، بانسریاں، باجے بجانا حرام ہے''۔ (سنن کبریٰ از بیہقی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کیلئے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا اور مجھے عزت و جلال والے رب نے باجوں، بانسریاں، بتوں، صلیبوں اور جاہلیت کی چیزوں کو مٹانے کا حکم دیا''۔ (احمد، مشکوٰۃ، صفحہ ۳۱۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا''۔ (دیلمی)

مقامِ غور کہ ہمارے پیارے آقا ﷺ تو ڈھول، بانسریاں آلات مزامیر وغیرہ کو توڑنے کیلئے تشریف لائے اور ہم ان کے امتی ہو کر ان چیزوں کو سنیں اور سنائیں اور فروغ دیں، کتنے افسوس کی بات ہے۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''گانا دل کو خراب کرنے والا اور رب تبارک وتعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ (تفسیر احمدی)

نیز فرمایا، ''جو شخص گانا سننے کیلئے بیٹھے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالے گا''۔ (ابن عساکر)

فرمایا: بچو! گانے اور باجے سننے سے کیونکہ گانا بجانا دل میں اس طرح منافقت اگاتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔ (زواجر)

شادی کی رسم میں سیٹیاں اور تالیاں بجانا

سوال: ہمارے عزیزوں کے یہاں شادی ہوئی مہندی کی رسم میں لڑکیوں اور لڑکوں نے مل کر سیٹیاں اور تالیاں بجائیں کیا یہ سب جائز ہے؟

جواب: تالی اور سیٹی بجانا بھی ناجائز اور منع ہے، تالی و سیٹی بجانا افعالِ کفار سے ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ''اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی''۔ (انفال: ۳۵)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''قریشی ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے''۔ (تفسیر خزائن العرفان)

ایک حدیث شریف میں فرمایا: ''گانا سننا، تالی بجانا، طنبور، بربط اور دف جو بھی اس قسم کی چیزیں ہیں سب کا سننا اور بجانا حرام ہے''۔ (نہایہ)

Marfat.com

لطیفے سنا کر ہنسانے والے

سوال: ہمارے قریبی حلقے میں شادی ہوئی اور فنکشن کا انعقاد کیا جس میں ایسے فنکاروں کو بلایا گیا جو کہ ہنسنے اور ہنسانے کیلئے بلائے گئے تو کیا یہ سب جائز ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں، بھانڈ (نقال، مسخرے) جس طرح نقلیں بنایا کرتے اور لوگوں کو ہنسایا کرتے ہیں یہ بھی شرعاً حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد ۱۰)

ایسی محافل میں لوگوں کو ہنسانے کیلئے فحش گوئی بھی کی جاتی ہے اور اس کے متعلق حضرت انس ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، فحش گوئی ہر چیز کو عیب دار بنادیتی ہے اور حیاء ہر چیز کو خوبصورت بنادیتی ہے''۔

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ''کیمیائے سعادت'' میں فرماتے ہیں، ''بعض لوگ ایسے ہوں گے جنہیں فرشتے دوزخ میں لے جائیں گے تو ان کے منہ سے ایسی سخت بدبو اور تعفن نکل کر دوزخ میں پھیل جائے گا کہ خود اہلِ دوزخ چیخ اٹھیں گے اور پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تب انہیں بتایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فحش کلامی سے کام لیتے تھے اور ایسی جگہوں پر جانے کے بہت شوقین تھے جہاں بدزبانی اور فحش گوئی ہوا کرتی تھی''۔

اس حدیث پاک سے بے شرمی کی باتیں کرنے والے اور اسٹیج ڈراموں میں فحش کلمات سننے والے درس عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابراہیم میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''فحش کلامی و بے حیائی کی باتیں کرنے والا قیامت کے دن کتے کی شکل میں آئے گا''۔ (کیمیائے سعادت)

کیا پردہ کرنا فرض ہے

سوال: فائزہ داؤد سوال کرتی ہیں کہ کیا پردہ کرنا فرض ہے؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ''اے نبی ﷺ اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں سے اور مسلمان عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالی رہیں''۔ (احزاب:۵۹)

ہمارے محسنِ غمخوار آقا ﷺ نے فرمایا: ''عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز''۔ (ترمذی)

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اے لوگو! تمہیں حیا نہیں؟ کیا تمہیں غیرت نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی عورت کو اس حالت میں چھوڑتا ہے کہ وہ مردوں کے سامنے نکلتی ہے وہ دوسروں و دیکھتی ہے اور مرد اسے دیکھتے ہیں''۔ (روح البیان)

عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تکتا ہے اور اس کے درپے ہوتا ہے۔ (ترمذی)

اس سے پتہ چلا مرد و عورت کا ایک دوسرے کے سامنے بے حجابانہ آنا فتنوں کی راہیں کھولتا ہے اسلام نے پردے کا رواج دے کر ان فتنوں کا قلع قمع کیا ہے۔

بے پردگی گناہ ہے

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں کہ کیا بے پردگی پر کوئی گناہ بھی ہے؟

جواب: جی ہاں! بے پردگی سخت گناہِ کبیرہ اور حرام ہے۔ معراج کی رات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بعض عورتوں کے عذاب کے ہولناک مناظر ملاحظہ فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ایک عورت کو دیکھا جس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا۔

فرمایا یہ اپنا جسم اور زینت غیر مردوں پر ظاہر کرتی تھی۔ (ملخص از درۃ الناصحین)

ہرگز ہرگز شیطان کے بہکاوے میں مت آئیں یقیناً مسلمان کیلئے قرآن و حدیث کی دلیل ہی کافی ہے۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی (پارہ ۲۲:۱)

ترجمہ: ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''۔ (کنز الایمان)

نابینا مرد سے پردہ

سوال: شائستہ جبیں پوچھتی ہیں کہ کیا نابینا سے بھی پردہ ہے حالانکہ نابینا کو تو نظر آتا ہی نہیں؟

جواب: جی ہاں! نابینا سے بھی پردہ ہے اس ضمن میں ایک حدیث مبارک ہے حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''میں اور حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہما دونوں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت

Marfat.com

میں حاضر ہو گئے تو سرکار ﷺ نے فرمایا، ''تم دونوں ان سے پردہ کرلو'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟'' یہ تو ہم کو نہیں دیکھ سکتے۔ فرمایا ''کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھ سکتیں؟'' (ترمذی، ابوداؤد)

لہٰذا اس سے واضح ہوا کہ نابینا سے بھی ہر طور پر پردہ ہے۔

اسکارف سے جھلکتے بال

سوال: ہماری پڑوسن برقع پہنتی ہے جس سے چہرہ تو ڈھانپ لیتی ہے مگر اسکارف سے اس کے بال لہراتے نظر آتے ہیں کیا میری پڑوسن کا یہ پردہ ٹھیک ہے۔

جواب: جس طرح چہرہ اور دیگر اعضاء کو ڈھانکنا ضروری ہے اسی طرح سر کے تمام بالوں کو ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔

معراج کی رات حضور ﷺ نے ایک منظر ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہے جس طرح پتیلی کھولتی ہے۔ سرکار ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ عورت غیر مردوں سے اپنے بال نہیں چھپاتی تھی۔ (ملخص از درۃ الناصحین)

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جانا

سوال: نگہت ارم سوال کرتی ہیں کہ کیا شوہر کی اجازت کے بغیر عورت گھر سے باہر جاسکتی ہے اور اگر کوئی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جائے تو شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا، ''جو عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جاتی ہے تو اس عورت پر آسمان کے فرشتے اور رحمت و عذاب کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں جب تک واپس اپنے گھر میں قدم نہ رکھے''۔ (طبرانی)

لہٰذا عورت کو چاہئے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے۔ علم دین جتنا اس پر حاصل کرنا فرض ہے وہ سیکھنے کیلئے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل سکتی ہے۔

شرعی پردہ پر عورت کا مذاق اڑانا

سوال: میری دوست میرے شرعی پردے کا مذاق اڑاتی ہے میں کیا کروں؟

جواب: اگر کوئی خاتون کسی دوسری خاتون کا شرعی پردے پر اس لئے مذاق اڑاتی ہے کہ وہ

Marfat.com

پابند شریعت ہے، تو شریعت کی کسی چیز کا مذاق اڑانا حد کفر تک پہنچا دیتا ہے، کسی بھی مسلمان عورت کو شرعی پردے کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے۔ پردے کا حکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ پر ہنسنا ہے یہاں تک کہ ہنسی اور مذاق میں بھی ایسا نہیں کرنا چاہئے اور شریعت کے حکم کو ہنسی میں نہیں اڑانا چاہئے۔

عورت کا ملازمین اور ڈرائیور کے سامنے بے پردہ آنا

سوال: ام القرأ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے ملازمین اور ڈرائیور وغیرہ ہیں ان کے سامنے بار بار آنا پڑتا ہے کیا ان کے سامنے بھی پردہ کر کے آنا چاہئے؟

جواب: ملازمین اور ڈرائیور بھی نامحرم ہیں ان کے سامنے آنا تنہائی میں رہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں ہوتا ہے تو تیسرا اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔

لہٰذا ملازمین اور ڈرائیور سے بھی پردہ کیا جائے۔

نابالغہ لڑکی کو پردہ کرانا

سوال: نوری فاطمہ کی والدہ نے اپنی بچی کو پردہ کروایا اس عمر میں کہ وہ نابالغہ تھی۔ کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: نابالغ بچیوں کے ورثا کو انہیں اسلامی تعلیمات سکھانا ضروری ہے اگر کوئی والدہ اپنی بچیوں کو پردہ کراتی ہیں تو یہ اچھا عمل ہے بلکہ اپنی بچیوں کو تربیت دینے کی غرض سے اور فتنے کے خوف سے باہر بے پردہ نہ جانے دیں کہ ان کی درست اخلاقی تربیت بھی ہو جائے گی۔ آپ کا یہ عمل بہت اچھا ہے کہ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''لڑکیوں کو اچھی تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی ماں کو دوزخ سے آزاد کر دے گا اور جنت واجب کر دے گا''۔ (مسلم)

بوڑھی عورت کا پردہ کرنا

سوال: عاتکہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں کیا غیر محرم رشتہ دار کے سامنے بے پردہ جا سکتی ہوں؟

جواب: اللہ ﷻ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

Marfat.com

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَایَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ط وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگھار نہ چمکائیں اور اس سے بچنا ان کیلئے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (نور:۶۰)

قرآن مجید کی اس آیت سے پتہ چلا کہ ایسی بوڑھی عورتیں جن میں نکاح کی خواہش نہ ہو وہ غیر محرم رشتہ داروں کے سامنے چہرہ کھول سکتی ہیں۔ لیکن پردہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ: "وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ"۔ "اور اس سے بچنا ان کیلئے اور بہتر ہے"۔

پس اس سے پتہ چلا کہ اس سے بچنا ضروری ہے بلکہ بوڑھی عورتیں تو اپنے طبعی حسن و جمال کے سبب باعث فتنہ بنتی ہیں۔ اگر کوئی بوڑھی عورت زیب و زینت سے آراستہ ہونے والی ہو تو اس کو پردہ کرنا ضروری ہے۔

ملازمہ کا پردہ نہ کرنا

سوال: یاسمین کہتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک خادمہ ہے اور گھر میں اکثر شوہر بھی ہوتے ہیں کیا وہ میرے شوہر کے سامنے بے پردہ آسکتی ہیں؟

جواب: آپ کی خادمہ کو آپ کے شوہر سے پردہ کرنا واجب ہے، کیونکہ اس کا آپ کے شوہر کے سامنے بے پردہ رہنا اور اپنے حسن کی نمائش کرنا فتنہ کا باعث ہے اور اپنے لئے بھی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دروازہ کھول سکتی ہے بلکہ وہ خادمہ اس مرد کے ساتھ خلوت میں بھی نہیں رہ سکتی کہ ایسا کام شیطانی گمراہی کا سبب بنتا ہے۔ لہٰذا آپ کو اس خادمہ کو نصیحت کرنی چاہئے کہ وہ آپ کے شوہر کے سامنے باپردہ رہے۔

شوہر کے چھوٹے بھائی سے پردہ نہ کرنا

سوال: سمیرا ملک سوال کرتی ہیں کہ میری ساس چاہتی ہیں کہ میں شوہر کے چھوٹے بھائی کے سامنے باپردہ ہی آکر بیٹھ جاؤں۔ (کیونکہ شرعی پردہ کرتی ہوں) اور اس سے گفتگو کروں۔

Marfat.com

جواب: اگر آپ کے شوہر کا بھائی غیر شادی شدہ ہو تو ان کے پاس نہ بیٹھیں کہ یہ فتنے کا باعث ہے۔

تصاویر والے رسائل رکھنا

سوال: تہمینہ ایسے جدید رسائل خریدتی ہیں جن میں جدید تراش وخراش لباس میں ملبوس خواتین ہوتی ہیں، کیا ایسے تصاویر والے رسائل کو رکھنا درست ہے؟

جواب: ایسے تصاویر پر مبنی رسائل وجرائد کا خریدنا درست نہیں چونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"لا دخل الملائکة بیتا فی الصورة"۔

ترجمہ: ''جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے''۔(ابوداؤد)

اور وہ رسائل اس لئے خریدتیں ہیں کہ وہ اس کے ذریعے لباس تیار کریں گی، ان میں بعض لباس ایسے بھی ہوتے ہیں جو بے پردگی کا باعث ہیں اور بعض غیر مسلموں سے مشابہت رکھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: "من تشبه بقوم فهو منهم"

ترجمہ: ''جو جس قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہی میں سے ہے''۔

ایک مسلمان عورت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ غیر مسلموں والے لباس بنوائے۔ لہٰذا وہ رسائل بھی نہ خریدیں بلکہ انہی پیسوں سے دینی کتابوں کو خرید کر مطالعہ کریں۔

ممانی بھانجے کا پردہ

سوال: عمیر سے میرا رشتہ ممانی بھانجے کا ہے۔ کیا میں اس کے سامنے آسکتی ہوں؟

جواب: نہیں! ممانی بھانجے کا بھی پردہ ہے آپ کا اس کے سامنے جانا درست عمل نہیں وہ آپ کے چہرے اور جسم کے محاسن کو بھی نہیں دیکھ سکتے اور آپ اس کے ساتھ خلوت میں بھی نہیں رہ سکتیں کیونکہ وہ غیر محرم ہے۔

علم دین سیکھنے کیلئے عورت کا مجلس میں جانا

سوال: علم دین سیکھنے کیلئے عورت کیا علمی مجالس میں جاسکتی ہے؟

جواب: عورت کو چاہئے کہ اس بارے میں اپنے گھر کے مردوں سے پوچھے اور اگر اس کے گھر میں ایسا انتظام نہیں ہے تو وہ گھر سے باہر علمی مجالس میں دین کی تعلیم حاصل کرنے کی

Marfat.com

غرض سے جاسکتی ہیں۔ بلکہ فرائض سیکھنے کیلئے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی جاسکتی ہے۔ الحمد للہ! علم دین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ''دعوت اسلامی'' کے اجتماعات ہیں۔

مسلمان کا مذاق اڑانا

سوال: سونیا سوال کرتی ہیں کہ غمامہ نے پلوشہ کا مذاق اڑایا، کیا ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا مذاق اڑانا صحیح ہے؟

جواب: نہیں مسلمانوں کو ایسی چیزوں سے اپنی زبان کو محفوظ رکھنا چاہئے جو کسی کی بے عزتی اور مذاق کا باعث بنتی ہے، اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یہ ارشاد فرماتا ہے:

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ۔ ترجمہ: ''خرابی ہے اس کیلئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے''۔(الہمزہ:۱)

ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ م بِنَمِیۡمٍ۔ ترجمہ: بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگا تا پھرنے والا۔(القلم:۱۱)

وَلَا تَنَابَزُوۡ ا بِالۡاَلۡقَابِ۔ ترجمہ: ''اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو''۔(الحجرات:۱۱)

ان آیات کریمہ سے پتہ چلا کہ کسی مسلمان کا مذاق اڑانا قطعی صحیح نہیں ہے اور اس سے اعراض کرنا بے حد ضروری ہے۔

اخبارات کو ردی میں فروخت کرنا

سوال: کیا اخبارات کو ردی میں فروخت کیا جاسکتا ہے بعض خواتین ان کو کوڑے کرکٹ میں ڈال دیتی ہیں؟

جواب: یہ عمل صحیح نہیں ہے، اخبارات میں آیاتِ قرآنی ہوتی ہیں اور حروفِ تہجی کا بھی احترام ہے، لہٰذا ان اخبارات کو مقدس اوراق کے ڈبوں میں ڈال دیں۔ یا سمندر میں ٹھنڈا کرا دیں۔

پرانی انگوٹھی کے بدلے نئی انگوٹھی لینا

سوال: میں اپنی انگوٹھی سنار کے پاس لے کر گئی اور وہ انگوٹھی دے کر میں نے دوسری نئی انگوٹھی لی اور نئی انگوٹھی تیار کرنے کی اجرت سنار کو دی کیا میرا یہ عمل درست ہے؟

جواب: یہ عمل درست نہیں ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "الذھب بالذھب و الفضة بالفضة و البر بالبر و الشعير بالشعير و التمر بالتمر و الملح بالملح مثلا بمثل

Marfat.com

سواء بسواء یدا بیدا". (مسلم)

ترجمہ: "سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، نیکی نیکی کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، نمک نمک کے بدلے ہم مثل برابر اور نقد و نقد ہوگا۔

سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں اس کا بے سود طریقہ یہ ہے کہ سونے کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے اس شخص سے یا پھر کسی اور شخص سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لے، یہ معاملہ سود سے ہٹ کر دوسرا معاملہ ہو جائے گا۔

بھنوئی سے پردہ

سوال: فاریہ ملک سوال کرتی ہیں کہ کیا میں اپنے بہنوئی سے بھی پردہ کروں؟

جواب: بہنوئی کا حکم شریعت میں بالکل مثل اجنبی ہے بلکہ اس سے بھی زائد وہ جس بے تکلفی سے آمد و رفت اور نشست و برخاست کر سکتا ہے غیر شخص کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی۔ بہنوئی سالی میں بہت ہنسی مذاق ہوتا ہے یہ بہت جلد شیطان کا دروازہ کھولتا ہے، لہٰذا چاہئے کہ بہنوئی سے پردہ کیا جائے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "ایسے رشتے کا ضرر (نقصان) نرے بیگانے شخص سے بھی زیادہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۱۹۶)

بوسیدہ قرآن کا کیا کریں

سوال: قرآن مجید جو نہایت بوسیدہ ہو جائیں ان کا کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ایسے قرآن جو نہایت بوسیدہ ہو جائیں وہ ایسی جگہ دفن کئے جائیں جہاں پاؤں نہ پڑے۔ (درمختار)

عورت کا مرد سے مصافحہ کرنا

سوال: بعض قوموں میں اکثر رواج یہ ہے کہ جب مرد آتے ہیں تو اگرچہ وہ نامحرم ہی کیوں نہ ہوں وہ عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں یہ کیسا عمل ہے؟

جواب: عورت کا غیر مردوں سے مصافحہ کرنا جائز نہیں حضور ﷺ عورتوں سے مصافحہ نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انی لا اصافح النساء". ترجمہ: "میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا"۔ (نسائی، ترمذی)

Marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ اے مردو! تمہارے سر لوہے کی سوئی سے چھلنی ہوں یہ بہتر ہے اس سے کہ تمہارا جسم کسی اجنبی عورت کو لگے"۔ (بیہقی طبرانی)

ایک روایت میں ہے کہ کسی سے غلاظت آلود سور مس ہو یہ بہتر ہے کہ کسی نامحرم مرد کا جسم ایک عورت سے لگے۔ (طبرانی)

عورتوں کو اختیار کرنے والے پیشے

سوال: کون سے پیشے جائز ہیں جنہیں عورتیں اختیار کریں اور وہ غیر شرعی بھی نہ ہوں؟

جواب: عورت ایسے پیشے اختیار کرے جو عورتوں کیلئے مخصوص ہوں تعلیم البنات کا شعبہ، قرآن اور عورتوں کو دینی تعلیم کا شعبہ یا جیسے سلائی کڑھائی کا اسی طرح وہ اپنے گھر میں رہ کر مختلف کام کرسکتی ہیں، جیسے کپڑے سینا۔

عورتوں کا ایسے شعبوں میں کام کرنا جس میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو۔ یہ ناجائز ہے بلکہ فتنہ کا باعث ہے اور گھر کے مردوں کے بھی چاہئے کہ وہ ایسی جگہ عورتوں کو کام کرنے سے روکیں۔

حدیث پاک میں ہے: "عورتوں سے خلط ملط نہ رکھو"۔ (بخاری ومسلم)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ہر صبح دو فرشتے اعلان کرتے ہیں کہ مردوں کیلئے ایک بڑا فتنہ وخرابی ہے عورتوں کی طرف سے اور عورتوں کیلئے فتنہ وخرابی ہے مردوں کی وجہ سے۔ (ابن ماجہ، حاکم)

عورت کا اپنے نامحرم رشتہ داروں سے پردہ نہ کرنا

سوال: تمکنیت کی شادی ہوئی تو شادی کے بعد اس کے شوہر نے اس سے کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں سے پردہ کرو تو وہ کہتی ہے میرے رشتہ دار مجھ سے ناراض ہو جائیں گے میں ان سے پردہ نہیں کروں گی چاہے تم مجھے طلاق دے دو، اس کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد وغیرہ یہ سب اجنبی ہیں بلکہ اس سے بھی زائد کیونکہ وہ جس بے تکلفی سے آتے جاتے ہیں غیر شخص کی اتنی ہمت نہیں ہوسکتی اور یہ لوگ میل جول کی وجہ سے بالکل بے تکلف ہوکر آتے ہیں۔ عورت بھی اجنبی شخص سے اتنی جلدی بے تکلف نہیں ہوتی

Marfat.com

لیکن یہ چونکہ گھر کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے بہت بے تکلفی سے ہنسی مذاق ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ پردے کی احتیاط کے ساتھ ان سے گفتگو کرتی لیکن اب تو شوہر منع کرتا ہے ناراض ہوتا ہے لہٰذا اس صورت میں حرام ہو گیا۔ عورت اگر کہنا نہیں مانے گی تو اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوگی اور اگر طلاق مانگے گی تو منافقہ ہوگی اور جو عورتوں کو بھڑکاتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ: ”جو عورت بے ضرورتِ شرعی خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے“۔ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ اس شخص کی خوبی ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو پردے کی تلقین کرتا ہے اور آخرت کے عذاب سے بچاتا ہے۔ عورت پر پردہ کرنا فرض ہے اور ان سب سے ان کو پردہ کرنا چاہئے اور پھر اس پر شوہر کا حکم بھی ٹھہرا، لہٰذا عورت کو چاہئے کہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور اس سے طلاق نہ مانگے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے جانا

سوال: رشنا سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی بغیر شوہر کی اجازت سے باہر جاتی ہیں اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: جو عورت اپنے گھر سے باہر جائے اور شوہر کو ناگوار گزرے تو جب تک یہ نہ لوٹے آسمان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے اور جس جگہ سے گزرے وہ جگہ اس پر لعنت کرتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عورت کا شوہر سے طلاق مانگنا

سوال: صادقہ سوال کرتی ہیں کہ عورت اگر اپنے شوہر سے طلاق مانگے تو اس کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: عورت اگر طلاق مانگے گی تو منافقہ ہوگی اور جو لوگ عورت کو بھڑکاتے ہیں اور شوہر سے بگاڑ پر ابھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، ”جو کسی شخص پر اس کی زوجہ یا باندی غلام کو بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ میں سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہئے ان کیلئے کیسی سخت وعید ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب نمبر ۳۱:

تصاویر کے احکام

تصویر بنانا اور بنوانا

سوال: تصویر بنانے اور بنوانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''بیشک جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو''۔ (صحیحین وسنن نسائی)

گھر میں جاندار کی تصاویر لگانا

سوال: نائمہ رحمٰن سوال کرتی ہیں کہ میری پڑوسن کے گھر میں جاندار کی تصاویر آویزاں ہیں، کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: گھر میں تصویر لگانا ناجائز ہے۔ لہٰذا حدیث مبارک میں ہے، ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کی ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔ (صحیح بخاری)

امیر المؤمنین علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی ''تین چیزیں ہیں کہ ان میں سے جب ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا:

(۱) کتا۔ (۲) جنب (ناپاک)۔ (۳) جاندار کی تصویر۔

تصویر گھروں میں لگانا

سوال: فرزانہ ناہید سوال کرتی ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ تصویر بنوانا اور گھر میں رکھنا ناجائز ہے تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: پیاری بہن آپ کو اب یہ چاہئے کہ آپ اپنے گھر سے تمام تصویروں کو ختم کردیں

Marfat.com

اور تصویر بنوانے سے توبہ کیجئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بغیر توڑے نہ چھوڑتے۔ (صحیح بخاری، سنن ابوداؤد)

یادگار تصاویر جمع کرنا

سوال: یادگار تصاویر جمع کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب: یادگاری تصویریں جمع کرنا درست نہیں، حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، "لاتدع صورة الاطمتها" ترجمہ: ہر تصویر کو مٹا دو۔ (صحیح مسلم)

کیمرہ سے تصویر بنانا

سوال: نورین درانی سوال کرتی ہیں کیا کیمرہ سے تصویر بنانا جائز ہے کیونکہ یہ عکسی تصویر ہوتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے خواہ دستی ہو یا عکسی بعض لوگ بڑی مضحکہ خیز بات کہتے ہیں کہ یہ عکس ہے، ان بیوقوفوں کو یہ جاننا چاہئے کہ تصویر کسی چیز کا عکس ہی تو ہوتی ہے پھر ٹی وی میں تو چلتی پھرتی تصویریں ہیں اور جو اس میں نظر آرہا ہے تو خود اس کی اپنی شخصیت تو ایک ہی ہے وہ تو فردِ واحد ہے اب یہ سینکڑوں جگھوں پر اس کی تصویر یعنی اس کا عکس ہی تو دیکھا جارہا ہے۔ کسی حیلے سے بھی ان کے جائز ہونے کی گنجائش نہیں بہر حال ایک مسلمان کیلئے تو ان دلائل کی ضرورت بھی نہیں اس کو تو اس کے ماننے میں ذرا تامل نہیں کرنا چاہئے کہ یہ سراسر حرام قطعی ہے فقہ حنفی کی مشہور ومعروف کتاب بہارِ شریعت میں ہے کہ "تصویر بنانا یا بنوانا حرام ہے خواہ دستی یعنی ہاتھ کی بنی ہوئی ہو یا عکسی یعنی کیمرہ سے عکس لے کر دونوں کا ایک ہی حکم ہے"۔

کون سی تصویر بنانا جائز ہے

سوال: میمونہ سوال کرتی ہیں کہ کون کون سی تصاویر بنانا جائز ہیں؟

جواب: تصویر اگر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا، درخت، پھول، پتی وغیرہ کی تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح القدیر)

Marfat.com

تصاویر بنانے کا عذاب

سوال: عقیلہ سوال کرتی ہیں کہ مجھے تصویریں بنانے کا بے حد شوق ہے کیا میرا یہ مشغلہ جائز ہے؟اور کیا اس پر کوئی عذاب بھی ہے؟

جواب: جی نہیں! تصویر بنانا بالکل ناجائز ہے رسول اللہ ﷺ نے تصویر بنانے والے کے متعلق ارشاد فرمایا: ''ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی''۔ (صحیحین ومسند امام احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''بیشک نہایت سخت عذاب روزِ قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے''۔ (صحیحین ومسند امام احمد علیہ الرحمۃ)

لہٰذا آپ غیر ذی روح کی تصویر مثلاً درخت، پھول، پودے، پہاڑ، سورج، چاند وغیرہ کی تصاویر بنا کر اپنا شوق پورا کرلیں۔

☆......☆

Marfat.com

باب نمبر۳۲:

ضمنی مسائل

پیر کا مریدنی کے سر پر ہاتھ پھیرنا

سوال: فہمیدہ نسرین سوال کرتی ہیں کہ کیا بوڑھا پیر مریدنی کے سر پر ہاتھ پھیر سکتا ہے؟

جواب: عورت اجنبی مرد کے جسم کو ہرگز نہ چھوئے جب کہ دونوں میں سے کوئی جوان ہو، اس کو شہوت ہوسکتی ہے اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شہوت پیدا نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں اور بعض پیر اپنی مریدنی سے ہاتھ پاؤں دبواتے ہیں اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حد شہوت میں ہوتا ہے ایسا کرنا ناجائز اور دونوں گنہگار ہیں۔ (بہار شریعت)

حضور اکرم ﷺ بوقت بیعت بھی عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے تھے۔ صرف زبان سے بیعت لیتے۔

موسیقی کے آلات

سوال: ارجمند سوال کرتی ہیں کیا موسیقی کے تمام آلات ناجائز ہیں؟

جواب: جی ہاں! ہر قسم کی موسیقی حرام ہے باجے، ہارمونیم، سارنگی، طبلے اور ڈھول وغیرہ کے جواز کی شریعت میں کوئی صورت نہیں، قرآن کریم میں ہے کہ:

''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے''۔

اس آیت شریف کی تفسیر میں مفسرین کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ آیت گانوں اور باجوں وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی اور بخاری شریف میں ہے کہ: ''ضرور میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے''۔ (بخاری جلد ۲، کتاب الاشربہ)

اس سے معلوم ہوا موسیقی حرام ہے۔ (وقار الفتاوئ)

نذر و نیاز اور فاتحہ کا فرق

سوال: صدف ایوب سوال کرتی ہیں کہ نذر و نیاز اور فاتحہ میں کیا فرق ہے؟ نیاز و فاتحہ

Marfat.com

دینے کا مستحب طریقہ کیا ہے؟ اور جس کی نیاز فاتحہ دلائی جائے اس کو ثواب کس طرح پہنچایا جائے اور اس کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو کس طرح ثواب پہنچایا جائے؟

جواب: مسلمانوں کو دنیا سے جانے کے بعد جو ثواب قرآن مجید کے تنہا یا کھانے وغیرہ کا پہنچاتے ہیں عرف میں اسے فاتحہ کہتے ہیں کہ اس میں فاتحہ پڑھی جاتی ہے اولیائے کرام کو جو ایصال ثواب کرتے ہیں اسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ آیت الکرسی اور تین بار یا سات بار یا گیارہ بار سورۂ اخلاص اول و آخر تین بار درود شریف پڑھیں اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر عرض کرے کہ الٰہی میرے اس پڑھنے اور ان چیزوں کے دینے پر جو ثواب مجھے عطا ہو اسے میرے عمل کے لائق نہ دے۔ اپنے کرم کے لائق عطا فرما اور اسے میری طرف سے فلاں ولی اللہ مثلاً حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں نذر پہنچانا اور ان کے آبائے کرام اور مشائخ عظام و اولاد امجاد و مریدین و محبین اور میرے ماں باپ اور فلاں اور سیدنا آدم علیہ السلام سے روزِ قیامت تک جتنے مسلمان ہو کر گزرے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہوں گے ان سب کو بھی اس کا ثواب پہنچا۔

شیعوں کی مجالس میں شرکت کرنا

سوال: زبیدہ سوال کرتی ہیں کہ شیعوں کی محفل میں مسلمانوں کو جانا اور مرثیہ سننا ان کی نیاز کی چیزیں خصوصاً آٹھویں محرم کو جب کہ ان کے یہاں حاضری ہوتی ہے کھانا جائز ہے یا نہیں، محرم بعض مسلمان ہرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور سیاہ کپڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ان کی محافل میں جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے ان کی نیاز کی چیز نہ لی جائے ان کی نیاز نیاز نہیں اور وہ غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی۔ کم از کم ناپاک قلبین کا پانی ضروری ہوتا ہے اور وہ حاضری سخت ملعون ہے اور اس میں شرکت موجب لعنت ہے۔

محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے علامت سوگ ہیں سوگ حرام ہے خصوصاً سیاہ کپڑے کہ شعار رافضیاں شام ہے۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۴۴)

عشرۂ محرم کے متعلق باتیں

سوال: (۱) زینب احمد سوال کرتی ہیں کہ بعض اہل سنت و جماعت عشرۂ محرم میں نہ تو دن

Marfat.com

بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے ہیں کہتے ہیں کہ بعد میں دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔ (۲) ان دس دن میں کپڑے نہیں اتارتے۔ (۳) ماہِ محرم میں کوئی بیاہ شادی نہیں کرتے۔ (۴) ان ایام میں سوائے امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما کے کسی کی نیاز فاتحہ نہیں دلاتے یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پہلی تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے اور چوتھی بات جہالت ہے۔ ہر مہینے میں ہر تاریخ میں ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہوسکتی ہے۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۴۴)

شوهر کا حکم ماننا

سوال: غزالہ سوال کرتی ہیں کہ شوہر کسی کام کے کرنے کا حکم دے اور وقت نماز اتنا ہے کہ اگر اس کے حکم کی تعمیل کرے تو پھر نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا اس سورت میں وہ نماز پڑھے یا حکم شوہر بجالائے؟

جواب: نماز پڑھے ایسا حکم ماننا حرام ہے۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۸۰)

بوقت زوال قرآن پڑھنا

سوال: رمشہ سوال کرتی ہیں کہ بوقت زوال قرآن پاک پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: آفتاب نکلتے ڈوبتے وقت دوپہر کو قرآن مجید کی تلاوت کی جگہ اور ذکر الٰہی درود پاک پڑھیں کہ یہ تین اوقات تلاوت کے لائق نہیں۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۸۳)

پتنگ اڑانا اور ڈور لوٹنا

سوال: فارینہ احمد سوال کرتی ہیں کہ کیا پتنگ اڑانا جائز ہے یا نہیں اور اگر پتنگ اڑائی جائے تو ڈور لوٹنا درست ہے یا نہیں؟ اور اگر اس لوٹی ہوئی ڈور کو عمل میں لایا جائے تو یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: پتنگ اڑانا لہو ولعب ہے اور یہ ناجائز ہے حدیث میں ہے کہ "کل لھو المسلم حرام الافی ثلث" ترجمہ: "مسلم کیلئے کھیل کی چیزوں میں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں۔ (۱) بیوی سے کھیل۔ (۲) گھوڑوں کی نیزہ بازی۔ (۳) تیراندازی۔

ڈور لوٹنا نُہبی ہے اور نُہبی حرام ہے۔ "نھی رسول الله ﷺ عن النھبی"۔ ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے لوٹنے سے منع فرمایا"۔

Marfat.com

ٹوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو فرض ہے اسے دے دی جائے اگر نہ دی اور بغیر اس کی اجازت استعمال میں لائی تو حرام ہوگا اور اگر مالک نہ ہو تو وہ لقطہ ہے یعنی پڑی ہوئی چیز۔ تو واجب ہے کہ اسے مشہور کیا جائے یہاں تک کہ مالک کے ملنے کی امید قطع ہو اس وقت اگر یہ شخص غنی ہے تو فقیر کو دے دے اور فقیر ہے تو اپنے صرف میں لا سکتا ہے پھر جب مالک ظاہر ہو فقیر کے صرف میں آنے پر راضی نہ ہو تو اپنے پاس سے اس کا تاوان دینا ہوگا۔

(احکامِ شریعت، صفحہ ۶۲ تا ۶۳)

بیمار کے ساتھ کھانا کھانا

سوال: جوہرہ عالم سوال کرتی ہیں کہ بعض لوگ بیمار آدمی کے ساتھ کھاتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں اور اس مریض کا کپڑا نہیں پہنتے اور کہتے ہیں بیماری ایک آدمی کی دوسرے شخص کو لگ جاتی ہے کیا حدیث میں اس کی مخالفت آتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ سراسر جھوٹ ہے کہ ایک آدمی کی بیماری دوسرے آدمی کو اڑ کر لگتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لاتعدی ''بیماری اڑ کر نہیں لگتی'' اور فرماتے ہیں اس دوسرے کو تو پہلے کی اڑ کر لگی اس نے پہلے کو کس کی لگی۔ جس مریض کے بدن سے نجاست نکلتی ہو اور کپڑوں کو لگتی ہو مثلاً جلد پیپ کی بیماری یا معاذ اللہ جذام وغیرہ، ایسی بیماریوں میں تو بہتر ہے کہ اس کا کپڑا نہ پہنا جائے نہ اس خیال سے کہ اس کو بیماری لگ جائے بلکہ نجاست سے احتیاط کیلئے اور جہاں یہ نہ ہو کپڑا پہننے میں حرج نہیں یوں ہی ساتھ کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ دیکھا جائے کہ اگر معاذ اللہ بہ تقدیر الٰہی خود اسے وہی مرض ہو جائے جس سے وہ بچتا تھا تو اب وہ کیا کرے گا لہٰذا اس خیال سے بچنا چاہئے کہ بیماری لگ جائے گی اپنا خیال مردود و باطل ہے تقدیر پر کسی کا بھروسہ نہیں بیماری اور شفا سب اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے اپنی حرکت کسی عام بیماری والے کی دل آزاری کا سبب بن سکتی ہے اور دل آزاری کرنا حرام ہے۔ (احکامِ شریعت، صفحہ ۱۳۴)

تمباکو، پان وغیرہ کھا کر قرآن پڑھنا

سوال: رعنا ملک سوال کرتی ہیں کہ شریعت میں تمباکو، پان، نسوار وغیرہ کھانا کیسا ہے حرام ہے یا مکروہ، جو لوگ تمباکو پان کھانے کے عادی ہوتے ہیں اگر تمباکو پان کھا کر تلاوتِ قرآن

Marfat.com

عظیم اور دیگر وظائف وغیرہ پڑھیں تو ان کا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ''احکام شریعت'' میں مذکور ہے کہ تمباکو وغیرہ جو فرد اور جو اس کو خراب کرنے والے ہوں ان کا کھانا حرام ہے اور اس طرح کہ منہ میں بو آنے لگے مکروہ ہے اگر تھوڑی خصوصاً مشک وغیرہ سے خوشبو کر کے پان میں کھائیں اور ہر بار کھا کے کلیوں سے خوب منہ صاف کر لیں کہ بو آنے نہ پائے تو خالص مباح ہے۔

بو کی حالت میں وظیفہ نہیں پڑھنا چاہئے منہ کو اچھی طرح صاف کر کے بعد میں پڑھیں اور قرآن عظیم تو حالت بدبو میں پڑھنا اور بھی سخت حرام ہے ہاں جب بدبو نہ ہو تو درود شریف اور دیگر وظائف اس حالت میں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ منہ میں پان تمباکو ہو اگرچہ صاف کر لینا بہتر ہے لیکن قرآنِ عظیم کی تلاوت کے وقت ضرور منہ بالکل صاف کر لیں فرشتوں کو قرآنِ عظیم کا بہت شوق ہے اور عام ملائکہ کو تلاوت کی قدرت نہ دی گئی جب مسلمان قرآن پڑھتا تو فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر تلاوت کی لذت لیتا ہے اس وقت اگر منہ میں کھانے کی کسی چیز کا اثر ہوتا ہے تو فرشتے کو ایذا دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اپنے منہ مسواک سے ستھرے کرو کہ تمہارے منہ قرآنِ عزیز کا راستہ ہیں''۔ (حدیث حسن)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''جب تم میں کوئی سو کر اٹھے مسواک کر کے نماز میں تلاوت کرے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے''۔ (بیہقی)

دوسری حدیث میں ہے کہ ''فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کا منہ اپنے منہ میں لیتا ہے جو آیت اس کے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے''۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷)

تعدیل ارکان نہ کرنا

سوال: مریم بیگم سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص تعدیل ارکان نہ کرے یعنی رکوع کے بعد سیدھا نہ کھڑا ہو سجدہ کے بعد بیٹھنے نہ پائے کہ دوسرا سجدہ کرے بلکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ اول سجدہ سے ایک دو بالشت سر اٹھایا بعدہٗ دوسرا سجدہ کر لیا ایسے شخص کی نماز ہوگی یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: ایسی نماز قریب نہ ہونے کے ہے اور اس کا پھیرنا واجب ہے اور پڑھنا گناہ ہے۔
حدیث میں فرمایا کہ: "اگر ساٹھ برس ایسی نماز پڑھے قبول نہ ہوگی"۔
دوسری حدیث میں ہے کہ: "ہم خوف کرتے ہیں اگر تو اس حال پر مرا تو محمد ﷺ کے دین پر نہ مرے گا"۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۸۲)

مختلف دھاتوں کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا

سوال: رابعہ حسن سوال کرتی ہیں کہ سونے یا چاندی، پیتل، کانسہ وغیرہ کی انگوٹھی یا بٹن یا گھڑی کی زنجیر مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں اور ان کو پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی اور سونے، کانسی، پیتل، لوہے یا تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں گھڑی کی زنجیر سونے، چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہیں اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۸۸)

یا کئی انگوٹھیاں اگر چہ سب مل کر ساڑھے چار ماشہ سے کم پہنے ہو، اس کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (ملفوظات صفحہ ۲۳۲)

کفار و مشرکین کو اخلاق میں اچھا کہنا

سوال: افروزہ سوال کرتی ہیں کہ مسلمان اپنی لاعلمی سے مشرکین کے بارے میں کہتے ہیں فلاں شخص فلاں کام میں یا اخلاق میں اچھا ہے یہ کہنا مسلمان کا کس حد تک جائز ہے اور کیا گناہ اس کے ذمہ عائد ہوتا ہے؟

جواب: اخلاق میں اچھا کہنا گناہ ہے اور کسی دنیوی کام میں مثلاً تیرتا اچھا ہے یا گھوڑے پر اچھا چڑھتا ہے یا اچھا بولتا ہے تو حرج نہیں۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۹۳)

بد مذہبوں سے سودا سلف خریدنا

سوال: رضیہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ اہل سنت والجماعت کو رافضیوں سے ملنا جلنا، کھانا پینا اور رافضیوں سے سودا سلف خریدنا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص سنی ہو کر ایسا کرتا ہے اس کے

Marfat.com

لئے شریعت کا کیا حکم ہے وہ شخص دائرہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے یا نہیں اور رافضیوں سے تمام مسلمانوں کو اپنے دینی و دنیوی تعلقات سے منقطع کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: ''روافض زمانہ بھی بالعموم مرتد ہیں'' ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں ان سے میل جول نشست و برخاست سلام کلام سب حرام ہے۔

قرآن مجید میں رب تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ''۔ ترجمہ: ''اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ''۔ (انعام:٦)

حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ''عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بد لقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا سنو وہ صالحین پر طعن کریں گے اور جمعہ جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے پاس نہ بیٹھنا ان کے ساتھ نہ کھانا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا نہ ان پر نماز پڑھنا، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا''۔

جو سنی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے گا اگر خود رافضی نہیں تو کم از کم اشد فاسق ہے مسلمانوں کو اس سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ (احکامِ شریعت، صفحہ ١٩٧)

گیارھویں کی فاتحہ کا طریقہ

سوال: فرحانہ سوال کرتی ہیں کہ فاتحہ گیارھویں میں یہ رباعی پڑھنا چاہئے یا نہیں، رباعی یہ ہے کہ

سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم و غریب
بادشاہ و شیخ و درویش دونی مولات

اور اگر رباعی پڑھنا جائز ہے تو گیارھویں شریف کی فاتحہ کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: یہ رباعی نہ پڑھی جائے اس میں بعض الفاظ خلافِ شان اقدس ہیں۔ فاتحہ ایصالِ ثواب کا نام ہے جو کچھ قرآن مجید اور درود شریف سے ہو سکے پڑھ کر ثواب نذر کرے۔

گیارھویں شریف کی فاتحہ کا طریقہ یہ ہے کہ سات بار درودِ غوثیہ پھر ایک بار الحمد شریف و آیت

Marfat.com

الکرسی پھر سات بار سورۂ اخلاص پھر تین بار درودِ غوثیہ پڑھے، درودِ غوثیہ یہ ہے: "اللھم صل علی سیدنا و مولنا محمد معدن الجود والکرم و علی اله وبارک وسلم"

(احکام شریعت صفحہ ۲۶۸)

بے ترتیب سورت کا پڑھنا

سوال: قمر جہاں سوال کرتی ہیں کہ بے ترتیب سورت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو یا تلاوت نماز میں قرآن مجید کی تلاوت ہو یا نماز سے باہر دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر الٹ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "ایسا شخص یہ خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل الٹ دے"۔

اگر کسی نے سورتیں بے ترتیبی سے سہواً (بھول کر) پڑھیں تو کچھ حرج نہیں، اگر قصداً پڑھیں تو گنہگار ہوا۔ نماز میں کچھ خلل نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

ایک ہی رکعت میں متعدد سورتیں پڑھنا

سوال: رمشہ فیروز سوال کرتی ہیں کہ نماز میں ایک ہی رکعت میں متعدد یعنی کئی سورتیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: فرائض کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں نہیں پڑھنی چاہئیں اگر کوئی پڑھ لیتا ہے تو کراہت نہیں بشرطیکہ وہ سورتیں متصل ہوں اگر کوئی متفرق سورتیں جمع کرتا ہے تو اس میں کراہت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

نماز میں ایک سورت چھوڑ کر پڑھنا

سوال: وردہ صلاح الدین سوال کرتی ہیں کہ نماز میں ایک سورت چھوڑ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر چھوڑی ہوئی سورت اتنی لمبی ہے کہ اس کی قرأت سے دوسری رکعت سے پہلی رکعت طویل ہو جائے تو ایسی صورت کو ترک کر کے تیسری سورت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں "سورۂ والتین" اور دوسری رکعت میں "سورۂ قدر" پڑھے اور اگر ایسی سورت نہیں تو فرائض میں ایسا کرنا مکروہ ہے جیسا کہ "سورہ قدر" اور "اخلاص" کا پڑھنا اور

Marfat.com

اگر درمیان میں دو سورتیں ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں مثلاً ''سورہ نصر اور سورۃ الفلق''۔

رکعتوں میں قرأت کی کمی بیشی کرنا

سوال: انشرح سوال کرتی ہیں کہ رکعتوں میں قرأت کی کمی بیشی کیسی ہے؟

جواب: فرائض کی دوسری رکعت کو پہلی پر لمبی کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور اصح قول کے مطابق نوافل بھی مکروہ ہیں اور اس کے برعکس قرأت کرنا نوافل میں کراہت نہیں رکھتا اور نماز فجر کی رکعت اولیٰ میں بالاتفاق اور بالاطلاق جائز ہے یعنی جس طرح بھی طویل کرے کوئی حرج نہیں ہے۔ (ملفوظات)

سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا طریقہ

سوال: ثمرین سوال کرتی ہیں کہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کا سین رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں اور حمدہ کی حا سیدھے ہونے کے ساتھ ختم کریں، پوری سیدھی کھڑی ہوکر ''اللھم ربنا ولک الحمد'' پڑھیں، ''اسی طرح ہر تکبیر انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ اللہ اکبر کا الف شروع ہو اور راء کے ساتھ ختم ہو''۔

جیسے سجدہ کو جانے کے ساتھ اللہ اکبر کے لام کو بڑھائیں جب سر رکھنے کے قریب پہنچیں تو اللہ کی ہا اور زمین پر سر پہنچتے وقت اکبر کی راء ختم کریں۔

لام کو بڑھانا اس لئے ہے کہ یہ راستہ طے کرنے میں اگر لام کو نہ بڑھایا تو اکبر سجدے میں پہنچنے سے پہلے ختم ہوجائے گا اور یہ خلافِ سنت ہے اگر لام کے علاوہ اکبر کا الف یا باء بڑھائیں گے تو اس سے نماز فاسد ہوتی ہے، یا راء بڑھائیں گے تو یہ غلط اور خلافِ سنت ہے۔

الحمد شریف سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سوال: حمیرا ناز سوال کرتی ہیں کہ کیا یہ ضروری ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے اور اسی طرح ہر سورت سے پہلے بھی پڑھی جائے؟

جواب: سورۂ فاتحہ کی ابتداً میں تسمیہ پڑھنا سنت ہے اور اگر سورت یا شروع سورت کی آیتیں ملائے تو اس سے پہلے تسمیہ پڑھنا مستحب ہے یعنی پڑھے تو اچھا ہے۔ (ملفوظات)

Marfat.com

دل ہی دل میں قرأت کرنا

سوال: امبر ناز سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی عورت نماز میں قرأت نہ کرے بلکہ دل ہی دل میں پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس نے اپنی سب نمازیں برباد کیں، اس کی ایک نماز بھی نہیں ہوئی اب چاہئے کہ جتنی نمازیں ایسی پڑھی ہیں سب کی قضا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عالمگیری میں ہے کہ: ''قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا ہوں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضروری ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی''۔ (عالمگیری)

فرض و نفل میں ایک ہی سورت کی تکرار کرنا

سوال: نازنین سوال کرتی ہیں کہ فرض نماز اور نفل نماز کی ہر رکعت میں ایک ہی سورت کا تکرار کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: بغیر ضرورت فرائض میں مکروہ تنزیہی ہے۔ پس پہلی رکعت میں سورۃ الناس جان بوجھ کر نہیں پڑھنی چاہئے تا کہ تکرار کی ضرورت نہ پڑے۔ اگر سہواً یا عمداً پڑھ چکا تو دوسری رکعت میں بھی وہی سورت پڑھے کہ ترتیب بدل کر پڑھنا سورت بدل کر پڑھنے سے بھی سخت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

بدمذہبوں کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانا

سوال: عذرا سوال کرتی ہیں کہ بدمذہبوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جو ان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے کیلئے بھیجے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حرام، حرام، حرام، اور جو ایسا کرے بدخواہ (احکام شریعت) خدارا اپنے بچوں کو ایسے اداروں سے دور کر دیں جہاں بدمذہب استاد ہو جیسا استاد ہو اس کا ویسا ہی عکس شاگردوں میں ہوتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

Marfat.com

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنے اور اپنے بچوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ''۔ (احکام شریعت)

تاش و شطرنج کھیلنا

سوال: سائمہ سلیم سوال کرتی ہیں کہ تاش و شطرنج کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں ناجائز ہیں اور تاش زیادہ گناہ و حرام کہ اس میں تصاویر بھی ہیں۔ (ملفوظات)

بے وضو درود پاک پڑھنا

سوال: بے وضو درود شریف پڑھنا کیسا عمل ہے؟

جواب: درود شریف وضو بے وضو ہر حال میں پڑھ سکتے ہیں، بلکہ جنبی اور حائضہ کو بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے، اگرچہ ان کیلئے کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے۔

لیٹ کر قرآن پاک پڑھنا

سوال: میں حافظہ ہوں اکثر رات میں لیٹ کر منزل دہراتی ہوں کیا لیٹ کر قرآن کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

جواب: لیٹ کر قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوئے ہوں۔ (بہار شریعت)

روٹی پکاتے وقت قرآن پاک پڑھنا

سوال: میں اکثر روٹی پکاتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہوں کیا اس طرح کام کرتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: چلتے ہوئے اور کام کرنے کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت جائز ہے جبکہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔ (غنیہ)

نجاست کی جگہ قرآن پاک پڑھنا

سوال: کیا غسل خانہ اور نجاست کی جگہ پر قرآن پاک کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

جواب: غسل خانہ اور نجاست کی جگہ پر قرآن پاک کی تلاوت کرنا ناجائز ہے۔ (غنیہ)

قرآن خوانی میں سب کا بلند آواز سے پڑھنا

سوال: اکثر تیجوں اور قرآن خوانی وغیرہ میں تمام لوگ قرآن پاک بلند آواز سے پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

Marfat.com

جواب: مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے کہ اکثر تیجوں اور قرآن خوانی میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ اگر چند شخص پڑھنے پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (در مختار)

علم دین کی تکرار اور قرآن پاک پڑھنا

سوال: کنول اور فاطمہ علم دین کی تکرار کر رہی تھیں جب کہ ان کا بھائی ان کے پاس ہی قرآن کی تلاوت میں مشغول تھا کیا ان کیلئے قرآن کی تلاوت سننا ضروری ہے؟

جواب: جہاں کوئی شخص علم دین پڑھ رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار میں مشغول ہیں یا مطالعہ کر رہے ہوں وہاں بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت)

قرآن پاک یاد کرکے بھول جانا

سوال: میری دوست نگہ جو کہ حافظ تھی وہ قرآن پاک بھول گئی کیا قرآن پڑھ کر بھلا دینے پر کوئی وعید بھی آئی ہے؟

جواب: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو کوئی سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔

دوسری روایت میں ہے جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا اور قرآن مجید میں ہے کہ اندھا ہو کر اٹھے گا۔ (بہار شریعت)

خوشی کی خبر سن کر سجدۂ شکر کرنا

سوال: فرحین اسد سوال کرتی ہیں کہ میری امی کی عادت ہے کہ جب بھی کوئی خوشی کی خبر سنتی ہیں تو فوراً سجدہ شکر ادا کرتی ہیں اس قسم کے سجدہ کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ نیز سجدہ شکر کا اصل طریقہ کیا ہے؟

جواب: جب بھی کوئی خوشخبری ملے سجدۂ شکر ادا کرنا سنت ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے کہ میدان بدر میں ابوجہل مارا گیا ہمارے پیارے آقا ﷺ نے سجدۂ شکر ادا کیا، چنانچہ

Marfat.com

فرحین بی بی آپ کی والدہ کا خوشی کی خبر سن کر سجدہ کرنا سنت پر عمل ہے۔

سجدہ شکر کا طریقہ: سجدۂ شکر کا درست طریقہ یہ ہے کہ باوضو کھڑے کھڑے اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے تین بار "سبحان ربی الاعلی" پڑھ کر اللہ اکبر کہتی ہوئی کھڑی ہو جائیں۔ نہ اس میں ہاتھوں کا کاندھوں تک اٹھانا، نہ ہی ہاتھ باندھنا ہے نہ ہی سلام پھیرنا۔ (بہار شریعت)

منت ماننا

سوال: سکینہ نے یہ منت مانی کہ میرا بچہ جب تین سال کا ہو جائے گا تو میں اس کے کان میں بالی ڈالوں گی۔ کیا ایسی منت ماننا صحیح ہے؟

جواب: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ منت دو قسم کی ہے۔ جس نے اطاعت کی منت مانی وہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اسے پورا نہ کیا جائے۔ (نسائی)

لہٰذا سکینہ نے جو منت مانی ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ لڑکے کے کان چھیدنا ہی جائز نہیں تو کان میں بالی پہنانا بدرجہ اولیٰ ناجائز ہے لہٰذا چاہئے کہ ایسی منت کو پورا نہ کرے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ ناجائز منت کو پورا نہ کرنا چاہئے۔

منت میں بچے کو فقیر بنانا

سوال: انیلہ بی بی نے منت مانی کہ محرم کی دس تاریخ کو اپنے بیٹے کو امام حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بناؤں گی یہ منت جائز ہے یا نہیں۔ نیز کیا بچے کو فقیر بنا کر بھیک منگوانا جائز ہے؟

جواب: اس طرح کی منت ماننا جائز نہیں ہے نہ ہی ایسی منتوں کو پورا کرنا چاہئے ایسی منتیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں۔ اولاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہوں تو پورا نہ کریں اور شریعت کے معاملے میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں۔ نہ یہ کہ ہمارے بوڑھے یہی کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مر جائے گا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچا نہ لیں گی، منت تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، درود پاک، کلمہ شریعت، قرآن مجید پڑھنے اور فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی مانیں۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

اس کے علاوہ بھیک مانگنا جائز ہے کہ بلا ضرورتِ شرعی سوال کرنا ناجائز ہے۔

منت پوری کرنے سے پہلے انتقال ہو جانا

سوال: افشین نے منت مانی اور منت پوری کرنے سے پہلے افشین کا انتقال ہو گیا۔ کیا ورثاء منت پوری کر سکتے ہیں؟

جواب: صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سعد بن عباد ﷛ نے نبی اکرم ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی ماں کے ذمے منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ سرکار ﷺ نے فرمایا یہ اسے پورا کریں۔ لہٰذا افشین کا انتقال ہو گیا تو ان کے بیٹے اس منت کو پورا کریں۔

منت پوری نہ کرنے کا کفارہ

سوال: رضیہ بیگم کی اپنی نند سے لڑائی ہوگئی رضیہ بیگم نے منت مانی کہ اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر تین روزے ہیں، کیا ان روزوں کا رکھنا ضروری ہے؟ اور اگر رضیہ بیگم یہ روزے نہ رکھیں تو کچھ گناہ ہوگا؟

جواب: اگر منت کو ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتی مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گی یا تم سے بات نہیں کروں گی ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اس کے یہاں گئی یا اس سے بات کی تو ایسی صورت میں اختیار ہے کہ جتنے روزے کی منت مانی تھی وہ روزے رکھے یا کفارہ دے۔ (درمختار)

__منت کا کفارہ:__ ابو داؤد، ترمذی میں حدیث مبارک ہے کہ منت کا کفارہ وہی ہے جو کہ قسم کا کفارہ، بہار شریعت میں اس طرح مذکور ہے، غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا پھر صدقۂ فطر کی مقدار میں رقم دینا ان چیزوں سے کسی ایک کام کو اختیار کرے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

منت میں کوئی چیز معین نہ کرنا

سوال: راحت فردوس پوچھتی ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کی تندرستی کیلئے منت مانی مگر معین

Marfat.com

نہ کی تھی کہ کونسی عبادت کروں گی اب میرے لئے شریعت مطہرہ کیا حکم دیتی ہے؟

جواب: منت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا کہ اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے اور منت ماننے میں نماز، روزہ، حج وغیرہ عبادات کو معین نہ کیا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں کچھ بھی مقرر نہیں ہے تو کفارہ ادا کرے۔ (بحر)

اور اس کا کفارہ یہ ہے، ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا صدقۂ فطر کی مقدار میں رقم دینا ان تمام صورتوں میں سے کسی ایک کو بھی اختیار کر لیا تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔

روزوں کی منت ماننا

سوال: فرحت سوال کرتی ہیں کہ میں نے روزوں کی منت مانی لیکن معین نہ کیا کہ کتنے روزے رکھوں گی اب بتائیے کہ مجھے کتنے روزے رکھنے پڑیں گے؟

جواب: منت مانی اور زبان سے منت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزے کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اتنے ہی رکھ لے اور اگر روزے کا ارادہ ہے کہ کتنے روزے؟ تو تین روزے رکھے اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکینوں کو بقدر صدقۂ فطر دے یوں ہی اگر فقیروں کو کھانا کھلانے کی منت مانی تو جتنے فقیروں کو کھانا کھلانے کی منت مانی اتنے کو کھلائے اور تعداد اس وقت دل میں نہ ہو تو دس فقیروں کو کھلائے۔

مزارات اولیاء پر چادر چڑھانے کی منت ماننا

سوال: حسنہ کنول سوال کرتی ہیں کہ ہماری والدہ ہر سال مزارات اولیاء پر چادر چڑھانے کی منت مانتی ہیں کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مزارات پر عورتوں کی حاضری کے متعلق فرماتے ہیں:
غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور صاحب قبر کی طرف سے جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک وہ واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں، جب عورتوں کا مزارات پر جانا ہی منع تو وہاں جا کر چادر چڑھانا تو بدرجہ اولیٰ منع

Marfat.com

ہے اپنے گھر کے مردوں سے باشرع طریقے سے چادر چڑھوا سکتی ہیں۔

مانع حمل گولیاں استعمال کرنا

سوال: مسرت حسین سوال کرتی ہیں کہ میں مانع حمل گولیوں کا استعمال کرتی ہوں کیونکہ میرے بچے بہت چھوٹے ہیں جن کی پرورش میں مجھے دشواری ہوتی ہے کیا ان گولیوں کا استعمال جائز ہے؟

جواب: مانع حمل گولیوں کا استعمال اس رو سے ناجائز ہے جیسا کہ لوگ زیدہ اولاد سے پریشان ہو کر اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جس جان کو دنیا میں پیدا کرتا ہے اس کے رزق دینے کا بھی وعدہ فرماتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔"وما من دَآبَةٍ فِي الْأَرْضِ اِلَّا علی اللّٰہ رِزْقُها"۔ ترجمہ: "اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے کرم پر نہ ہو"۔ (ہود ۶، کنزالایمان)

سرکار ﷺ کا ارشاد ہے: "تزوجو الولودا لودود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیامة۔ (رواہ ابوداؤد کتاب النکاح باب نمبر ۴ والنسائی)

محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورتوں سے شادی کرو میں روز قیامت تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

امت مسلمہ کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کے افراد زیادہ سے زیادہ ہوں تا کہ وہ خوب دین کی تبلیغ واشاعت کریں غیر مسلموں سے جہاد کریں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو دوسروں کے سینوں میں بھی روشن کریں خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام اور اس کی طرف سے ملنے والی مانع حمل ادویات یہ بھی کفار کی مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے تا کہ مسلمانوں کی افرادی قوت کو کمزور کیا جائے، خود یورپ، امریکہ وغیرہ کا یہ حال ہے کہ ان کے زنا سے کثرت سے بچے پیدا ہوتے ہیں نوعمر لڑکے اور لڑکیاں بھی مبتلائے زنا ہو کر حرامی بچے پیدا کر رہے ہیں۔ جبکہ انہوں نے مسلمانوں کو حلال ذرائع سے بھی روکنے کی طرف لگا دیا ہے، لہٰذا مسلمان خواتین کو چاہئے کہ کفار کی اس سازش کو سمجھیں اور ایسی ادویات سے پرہیز کریں، اگر ایسی صورت ہے کہ جس میں عورت کی جان کو خطرہ ہے تو ایسی صورت میں استعمال کرے۔ ورنہ کوشش

Marfat.com

کریں کہ کثرت سے بچے پیدا کریں اور سرکار ﷺ کی امت میں اضافہ کریں اور ان کی صحیح طریقے سے پرورش کر کے اسلام کا مجاہد بنا کر کفار کے خلاف تیار کریں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں اس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: "ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی ضرورت شدیدہ قابل قبول شرع کے سبب ہے تو حرج نہیں ورنہ معیوب ہے اور شرعاً ایسا قصداً ناجائز و حرام ہے"۔

شریعت کی خلاف ورزی پر شوہر کو نصیحت کرنا

سوال: فرحین ناز سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہیں میں ان کو نصیحت کرتی ہوں کیا میرا انہیں نصیحت کرنا صحیح ہے؟

جواب: اگر خاوند شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو بیوی اس کو احسن طریقے سے سمجھائے اس لئے کہ دنیاوی رشتوں کی محبتوں کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو جہنم کی آگ سے بچایا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

ترجمہ: "اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (تحریم:۶)

لہٰذا بیوی کو چاہئے کہ وہ شوہر جو اس کا نان نفقہ پورا کرتا ہے اس کی دنیوی ضروریات پوری کرتا ہے اس سے اتنی محبت کرتا ہے بیوی کو بھی چاہئے کہ اس کی آخرت کا خیال کرے جس طرح دنیاوی کاموں میں اس کا خیال رکھتی ہے۔ اگر شوہر کو سر میں درد ہوتا ہے پریشان ہو جاتی ہے اسی طرح اپنے شوہر کو عذاب سے بھی بچائے۔ اگر داڑھی نہیں ہے تو پیار و محبت سے سمجھا کر داڑھی رکھوائے اگر نماز نہیں پڑھتا تو اس کی ترغیب دلائے۔ اسی طرح اپنے شوہر میں جس بد خصلت کو پائے اس کو دور کرنے کی ہر دم کوشش کرے اور اس ضمن میں اسے احادیث سنائے اور کتابوں کا مطالعہ بھی کرائے تا کہ اسے عمل میں ترغیب ملے کہ اگر بیوی چاہے تو محبت اور پیار سے آہستہ ہی سہی مگر کامیابی کے ساتھ اپنے شوہر کے عمل کو بدل کر اسے پکا اور سچا مومن بنانے میں مدد دے سکتی ہے۔ "دعوتِ اسلامی" کے مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائے۔

Marfat.com

لہٰذا فرحین بہن اگر آپ اپنے شوہر کو نصیحت کرتی ہیں تو آپ کا یہ عمل بالکل درست ہے۔

دوران عدت فون سننا

سوال: صغریٰ محمود سوال کرتی ہیں کہ میں عدت گزار رہی ہوں کیا دورانِ عدت میں فون سن سکتی ہوں؟

جواب: جی ہاں! آپ دورانِ عدت فون سن سکتی ہیں۔

شوہر کی بد اخلاقی پر صبر کرنا

سوال: نزہت حسین سوال کرتی ہیں کہ میرا شوہر بد اخلاق ہے اگر اپنے شوہر کے منفی رویوں پر صبر کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا؟

جواب: جی ہاں! اگر مرد بد اخلاق ہو تو عورت کو چاہئے کہ اس کی سختیوں اور تکالیف پر صبر کرے کہ صبر کرنے پر اسے اجر ملے گا جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ ''جو عورت اپنے شوہر کی بد اخلاقی پر صبر کرے اللہ تعالیٰ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا جیسا ثواب عطا فرمائے گا''۔

نماز کے بعد دعا مانگنا

سوال: ثانیہ سعید سوال کرتی ہیں کہ نماز کے بعد دعا مانگنا کیسا عمل ہے۔ نیز عورتیں دعا مانگ کر منہ پر ہاتھ پھیر لیتی ہیں اور پھر چومتی ہیں یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے اور بعض مرتبہ منہ پر ہاتھ پھیرنا بھی ثابت ہے مگر چومنا کہیں سے ثابت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۲۰۲، جلد ششم مع تخریج رضا فاؤنڈیشن)

دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا

سوال: فاکہہ احمد سوال کرتی ہیں کہ میری ساس کی عادت ہے کہ جب بھی دعا مانگتی ہیں، ختم دعا کے بعد اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتی ہیں، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے، کیا یہ عمل سرکار ﷺ کی سنت ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ عمل مسنون ہے، اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: ''دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہے کہ حصولِ مراد و قبولِ دعا کی فال ہے، گویا دونوں ہاتھ خیر و برکت سے بھر گئے''۔

Marfat.com

ترمذی وحاکم کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو چہرہ مبارک پر پھیرے بغیر ہاتھوں کو نیچے نہ کرتے۔

اور حدیث سنن ہے کہ ابوداؤد نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو ہاتھ اٹھا کر چہرہ مبارک پر ملتے

بیہقی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کے باطن میں سوال کرو اور ہاتھوں کی پشت میں سوال نہ کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔

علامہ علی قاری نے حرز ثمین میں فرمایا ہے اس بات کا اشارہ ہوا کہ دعا قبول ہو چکی ہے اور دخل لیا اور حصول عطا کیلئے نیک فال ہے سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کہ ہاتھوں کو خالی اور مایوس خیر سے خالی لوٹانے سے حیا فرماتا ہے (فتاویٰ رضویہ)

ثابت ہوا کہ آپ کی سائل کا یہ عمل درست بھی ہے اور عین سنت کے مطابق بھی اور باعث خیر و برکت ہے لہٰذا آپ کی سائل کی طرح آپ کو بھی چاہئے کہ آپ بھی دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر ضرور پھیرا کریں۔

نوجوان لڑکوں کا لڑکیوں کو چوڑیاں پہنانا

سوال: ارشد چودھری سوال کرتی ہیں کہ آج کل جیتی ہوئی ماؤں میں یہ Trand اور Fashion چلا ہے کہ چوڑیوں کے اسٹال لگائے جاتے ہیں۔ جس میں نوجوان لڑکے لڑکیوں اور خواتین کو چوڑیاں پہناتے ہیں۔ اس کے علاوہ بازاروں میں بھی یہی کچھ دیکھا گیا ہے اس عمل کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: جاننا چاہئے کہ کانچ کی چوڑیاں از روئے شرع مطہرہ فروخت کرنا اور عورتوں کو پہننا جائز ہے۔ اگر عورت اپنے خاوند کیلئے زینت کی نیت کرے اور پہنے تو مستحب ہے لیکن عورتوں کا چوڑیاں غیر مردوں سے پہننا حرام اور حرام ہے کیونکہ عورت کا غیر مرد سے ہاتھ ملانا حرام ہے۔ غیر مرد کے ہاتھوں میں ہاتھ دینا حرام ہے اور غیر مرد کا چھونا بھی اور کلائی پکڑنا حرام ہے اور جو پیشہ عورتوں کے لباس میں ہے قبل

Marfat.com

ہو گئے ہیں جو ایسے تنگ ہوتے ہیں اور اطاعت کی روشنی میں دیکھیں تو یہ حرکت حرام ہے
اور ایسا شخص یقیناً جنت میں نہیں جائے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو جبکہ نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے پردہ کرنے کا حکم دیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی "وہ تو نابینا ہیں۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، تم بھی انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔" (مشکوٰۃ شریف)

معلوم ہوا کہ جیسے عورت کا مرد سے پردہ ہے اسی طرح عورت کو بھی حکم ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھے اور جب غیر مرد کو بھی عورت کا دیکھنا حرام ہے تو چوڑیاں پہنتے وقت غیر مرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر عورت کیسے چوڑیاں پہن سکتی ہے؟

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں "بے شک اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دیکھنے والے پر اور اس عورت پر جس کو دیکھا جاتا ہے۔" (مشکوٰۃ شریف)

جب عورت مرد کو دیکھے تو ایک مرد سے دیکھنے کی ممانعت ہے تو کیا آج کل یہ دیکھا نہیں جاتا کہ ایک عورت چوڑیاں پہننے کے بہانے سے اس قدر بے حیا ہو جاتی ہے کہ غیر مرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیتی ہے لیکن بدنصیب عورت بے حیا ہو کر غیرت کھو بیٹھی ہے اور اس کا نتیجہ تباہی کا انجام ہوگا۔

اور یہاں تک حجت ہو گئی ہے کہ شادی کی تقریبات میں دولہا جیسے کہ تیل کی رسم پر بھی بے حیائی ہوتی ہے اور مرد و عورت کی محفلیں ہوتی ہیں اور مرد اور عورتیں مسلمانوں کی تقلید میں آج کل مسلمانوں میں بھی عام ہو گئی ہیں۔

اول تو لڑکی جب عورت ہو جاتی ہے تو جہاں سے بے پردگی ہو سکے بچنا چاہیے لہٰذا تو تم ہو چکے کہ ان تمام تقریبات میں جہاں بے پردگی کا Trand چلا ہے یہاں جانے سے بچیں اور ان تمام رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

Marfat.com

قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ

سوال: رمشہ احسان سوال کرتی ہیں کہ میری عمر ۲۰ سال ہے، مجھے نمازوں کی بالکل عادت نہیں تھی، اب میں چاہتی ہوں کہ کسی طرح بھی میری نمازیں قضاء مکمل ہو جائیں اور یہ بھی بتا دیں کہ قضا نمازوں کا حساب کس طرح لگائیں اور نماز قضا کرنے کی کیا وعید ہے؟ میری بالغ ہونے کی عمر دس سال ہے؟

جواب: رمشہ بی بی چونکہ آپ کی بلوغت کی عمر ۱۰ سال ہے، لہٰذا دس سال سے آپ کا حساب لگایا جائے گا اور جو بھی خواتین 9 سے 12 سال کی عمر میں بالغ ہوئیں ہیں، ان کا حساب اسی حساب سے لگایا جائے گا۔

رمشہ کی عمر=20 سال۔ بلوغت کی عمر=10 سال۔ 20-10=10 سال

ایک سال میں ۱۲ ماہ لہٰذا 10 سال میں 10 x 12=120 ماہ۔

چونکہ ہر ماہ عورت کو 3,5,7 یا 10 دن تک نماز معاف ہے، لہٰذا اپنی عادت کے مطابق دن ہر ماہ سے نکال لیں اور چونکہ آپ کی عادت کے دن معلوم نہیں لہٰذا 7 دن فرض کر لیتے ہیں۔

چنانچہ 7 x 120-840، 120 ماہ کے دن 120 x 30=3600، 3600 دنوں میں سے ماہواری کے دن نکالے،

3600

840-

کل دن=2760

روزانہ کی نماز پڑھنے کے کل دن=2760

روزانہ کی نماز =20 رکعتیں

20 x 2760=552000 کل رکعتیں

(۱) روزانہ فجر کی رکعتیں= 2 ,2760 x 2=5520

(۲) روزانہ ظہر کی رکعتیں= 4 ,2760 x 4 =11040

(۳) روزانہ عصر کی رکعتیں= 4 ,2760 x 4 =11040

Marfat.com

(۴)روزانہ مغرب کی رکعتیں= 8280= 3 x 2760,3

(۵)روزانہ عشاء کے فرض وواجب= 3+4=7 2760 x 7 =19320

فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	کل رکعات
5520	11040	11040	8280	19320	55200

چنانچہ رمشہ احسن اب آپ کو 55200 رکعتیں پڑھنی ہیں اور اب اپنے دل میں مصمم ارادہ کرلیں کہ اب آپ سے کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ اپنی ادا نمازوں کے ساتھ ساتھ قضاء نمازیں بھی جلد از جلد ادا کریں۔

اور ویسے بھی بے نمازی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دیتا ہے، اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ نماز میں سستی کرنے والے کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہوجائیں گی اور اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور اس پر ایک گنجا سانپ مسلط کر دیا جائے گا۔ نیز قیامت کے روز اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔

قسم توڑنے کا کفارہ

سوال: دراج اعوان سوال کرتی ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ میں اپنی پھوپھی فرحین کے گھر نہیں جاؤں گی، اب اگر میں ان کے گھر جاؤں تو قسم توڑنے پر مجھے کیا کرنا ہوگا اور اگر میں کفارۂ قسم ادا کرکے ان کے گھر جاؤں تو یہ عمل شریعت کی رو سے کیسا ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں مذکور ہے کہ ”قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے، ان چیزوں سے کوئی ایک کام اختیار کرے قسم کا کفارہ ادا ہوجائے گا، مساکین کو دونوں وقت کھانا کھلانا ہوگا۔ اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا انہیں کو شام کے وقت بھی کھلائے، دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہوسکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلائے یا پھر روزانہ ایک کو اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں ہبہ اور ملک دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں، یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دیا کریں یا بعض کو کھلائیں اور بعض کو دے دیں۔

Marfat.com

صدقہ فطر کی مقدار: سوا دو کلو آٹا یا اس کی قیمت، آٹے کی قیمت موجودہ حساب سے دینا ہوگی۔
مثلاً ایک کلو = 12 روپے سوا دو کلو آٹا = 27 روپے
دس مسکینوں کو 27 x 10 = 270 روپے۔

چنانچہ ایک مسکین کو ۲۷ روپے اور دس مسکینوں کو ۲۷۰ روپے ادا کرے، تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔

کفارہ ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ جب قسم ٹوٹ جائے تو کفارہ ادا کیا جائے گا بغیر قسم توڑے کفارہ ادا نہیں ہوگا، لہٰذا آپ اپنی پھوپھی کے گھر جانے کے بعد کفارۂ قسم ادا کریں۔

شرم گاہ دیکھنے سے وضو ٹوٹنا

سوال: کیا اپنی یا غیر کی شرم گاہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھولنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے رانوں کے نیچے تک سب ستر چھپا ہوا ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم صفحہ ۹۵)

مکھیوں کا نجاست سے اڑ کر کپڑوں پر بیٹھنا

سوال: اگر مکھیاں نجاست سے اڑ کر کپڑوں پر بیٹھ جائیں تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: اگر مکھیاں نجاست سے اڑ کر کپڑوں پر بیٹھ جائیں تو کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

(بہارِ شریعت حصہ اول، صفحہ ۱۳۲)

اجنبی عورت کا جوٹھا کھانا

سوال: اجنبی عورت کا جوٹھا کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جوٹھا اگر معلوم ہو کہ فلاں یا فلاں کا جوٹھا ہے بطورِ لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے میں یا پانی میں کوئی کراہت نہیں آتی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھایا یا پیا نہ گیا ہو تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم دین یا دین دار پیر کا جوٹھا کہ اسے تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے

Marfat.com

ہیں۔ (بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۱۰۹)

عورت کا اذان واقامت کہنا

سوال: عورت کو اذان واقامت کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کہے گی تو گنہگار ہوگی اور اعادہ کیا جائیگا۔ (بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۱۱۰، عالمگیری، درمختار)

کن لوگوں پر اذان کا جواب دینا ضروری نہیں

سوال: وہ کون سے لوگ ہیں جن پر اذان کا جواب دینا ضروری نہیں ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی عورت، خطبہ سننے والے، نماز جنازہ پڑھنے والے، جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہوان سب پر اذان کا جواب نہیں۔ (بہار شریعت، درمختار)

فی زمانہ عورتوں کو مسجد میں جانا

سوال: اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں حاضر ہوکر جماعت میں شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ جوان ہو یا بوڑھی۔ (بہار شریعت، درمختار)

دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے

سوال: اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو وہ وتر میں کیا پڑھے؟

جواب: جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو تو یہ پڑھے: اللھم ربنا اتنا فی الدنیا۔ الخ یا تین بار اللھم اغفرلنا۔ الخ کہے۔ (بہار شریعت)

تراویح کی قضا

سوال: تراویح اگر قضا ہو جائیں تو کب پڑھیں گے؟

جواب: تراویح اگر فوت ہو جائیں تو اس کی قضا نہیں اور اگر قضا تنہا پڑھ لیں تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہے جیسے مغرب اور عشاء کی سنتیں۔ (بہار شریعت صفحہ ۲۷، درمختار، ردالمحتار)

قرآن پاک میں کل سجدے

سوال: قرآن پاک میں کتنے سجدے ہیں؟

Marfat.com

جواب: قرآن پاک میں سجدہ کی چودہ آیات ہیں۔(بہارِ شریعت، حصہ اول صفحہ ۴۸۷)

عورت کا مسواک کرنا

سوال: کیا عورت مسواک کر سکتی ہے؟

جواب: مسواک کرنا عورتوں کیلئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سنت ہے۔ بہتر ہے کہ عورت مسواک کرے کیونکہ مسواک کرنے کے دینی و دنیاوی فوائد بکثرت ہیں مسواک کرنے سے نظر تیز ہوتی ہے حافظہ تیز مضبوط ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی کا سبب ہے، نزع کے وقت کلمہ یاد دلاتی ہے۔ فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں، منہ میں خوشبو ہوتی ہے اور زبان کی فصاحت و بلاغت میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ کمر مضبوط ہوتی ہے مسواک کرنے سے رگوں کا نظام صحیح رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور کوئی متحرک رگ ساکن نہیں ہوتی۔ نیز نظام انہضام درست رہتا ہے بلغم دور ہوتا ہے، حدیث مبارک میں ہے کہ مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھی جائے وہ بے مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

عورتوں کو کانچ کی چوڑیاں پہنانا

سوال: کانچ کی چوڑیاں عورتوں کو پہنانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: جائز ہیں (مانع) شرعی رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے بلکہ شوہر کیلئے سنگار کی نیت سے مستحب ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

اس کے علاوہ دوسری دھات کی چوڑیاں وغیرہ پہننا جائز نہیں۔

مرد و عورت کے ایک دوسرے پر حقوق

سوال: عورت کے مرد پر اور مرد کے عورت پر کیا کیا حق ہیں؟

جواب: مرد پر عورت کا حق یہ ہے کہ نان نفقہ دینا، رہنے کو مکان دینا، مہر وقت پر ادا کرنا، اس کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ رکھنا اور اسے خلافِ شرع باتوں سے بچانا، اور عورت پر مرد کا حق یہ ہے کہ خاص امور متعلقہ زوجیت میں اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کے بعد تمام حقوق حتیٰ کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر اہم فرض ہے۔ بغیر اس کے اذن کے محارم کے سوا کہیں نہیں جا سکتی اور

Marfat.com

محارم کے یہاں بھی، ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کیلئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد اور شب کو کہیں نہیں جا سکتی۔

(فتاوی رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۲۸۲)

عورت کا تعزیہ دیکھنے جانا

سوال: ایسی عورتیں جو تعزیہ دیکھنے جاتی ہیں اور ان کے شوہر ان کو منع نہیں کرتے ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کا گھر سے نکلنا خصوصاً تماشے دیکھنے کیلئے ناجائز ہے اور مردوں کا اسے روا رکھنا بے غیرتی ہے بلکہ ایسے مردوں کو دیوث کہا گیا اور دیوث مرد جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۲۷۵)

ساس اور داماد کا پردہ

سوال: ساس اور داماد کے پردے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ساس اور داماد کا پردہ نہیں ہے لیکن جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے یہی حکم سسر اور بہو کا ہے، اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو پردہ واجب ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم صفحہ ۱۲۵)

اگر جوان ساس ہو تو فتنے سے بچنے کیلئے پردہ کرنا بہتر ہے کیونکہ آج کل اس بے پردگی سے بھی خوفناک واقعات رونما ہوتے ہیں۔

عورتوں کا میلاد پڑھتے وقت آواز باہر جانا

سوال: چند عورتیں مل کر میلاد شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آواز باہر جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے یہ محل فتنہ ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۲۲)

رات کو آئینہ دیکھنا

سوال: رات کے وقت آئینہ دیکھنا منع ہے یا نہیں خصوصاً عورتوں کو کہ اپنے خاوند کیلئے بناؤ سنگھار کرتے وقت آئینہ دیکھنے کی سخت ضرورت پڑتی ہے؟

جواب: رات کے وقت آئینہ دیکھنے کی ممانعت نہیں، بعض عوام کا خیال ہے کہ اس سے منہ

Marfat.com

پر چھائیاں پڑتی ہیں اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے، نہ شرعاً نہ طبعاً اور عورت اپنے شوہر کے سنگار کے واسطے آئینہ دیکھے ثوابِ عظیم کی مستحق ہے۔ ثواب کی بات بے اصل خیالات کی بنا پر منع نہیں ہو سکتی۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۱۱۹)

کافر کو سلام کرنا

سوال: کافر کو سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: کافر کو بے ضرورت سلام کی ابتدا کرنا نا جائز ہے اور اگر وہ سلام کر دے تو علماء کہتے ہیں کہ جواب میں وعلیک کہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

شوہر اور بیوی کا حق

سوال: شوہر اور بیوی کے درمیان زیادہ حق کس کا ہے؟

جواب: بیوی اور شوہر میں ہر دوسرے پر حقوق کثیرہ ہیں۔ ان میں سے جو اپنے حقوق ادا نہ کرے تو دوسرا اسے دستاویز بنا کر اس کے حق کو ساقط نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر اس کا کوئی ایسا حق ہو جو دوسرے پر مبنی ہو تو ترک کر سکتا ہے جیسے عورت کا نان نفقہ جو شوہر کے ہاں پابند رہنے کا بدلہ ہے اگر نا حق وہ اپنے شوہر کے پاس سے چلی جائے تو جب تک نہ آئے گی تو کچھ نہ پائے گی۔ واجب ہونے، مطالبہ ہونے، بے وجہ شرعی حقوق ادا نہ کرنے سے گنہگار ہونے میں شوہر اور بیوی برابر ہیں۔ شوہر کے حقوق عورت پر بکثرت ہیں اس پر اس کا ادا کرنا بھی تاکید سے ہے۔ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ شوہر کا حق ہے۔ مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے یعنی دوسرے لوگوں سے بھی زیادہ۔ (فتاویٰ رضویہ)

محرم میں پانی کی سبیل لگانا

سوال: محرم میں لوگ پانی یا شربت کی سبیل لگاتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں شریعت کی رو سے یہ کیسا کام ہے؟

جواب: پانی یا شربت اچھی نیت کے ساتھ اور خاص اللہ تعالیٰ کیلئے اور ارواح طیبہ اور ائمہ اطہار کی ارواح کی ثواب رسانی مقصود ہو تو یہ بہتر مستحب اور کارِ ثواب ہے۔

حدیث میں ہے کہ رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو

Marfat.com

پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے''۔اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں سے مباہات فرماتا ہے''۔(کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کررہے ہیں)۔(فتاوی رضویہ، جلد دہم صفحہ ۹۸)

عورت کا مرثیہ ور نوحہ پڑھنا

سوال: بعض عورتیں ایک جگہ جمع ہو کر مرثیے پڑھتی اور نوحہ کرتی ہیں کیا یہ صحیح ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ایسی کتابیں جن میں موضوعاتِ باطلہ شامل ہوں اور ایسے مرثیوں کی کتابیں جس میں نوحہ یا سینہ کو پیٹنا یا اہل بیت کی ایسی مدح جس میں صحابہ کی شان کی نفی ہو وغیرہ مذکور ہو تو ایسی کتابوں کو پڑھنا سننا سب حرام ہے۔(فتاوی رضویہ جلد دہم)

نیز ایسے مرثیوں کا سننا اور پڑھنا بھی ناجائز ہے۔

مرید ہونے کے فوائد

سوال: مرید ہونا سنت ہے یا واجب، مرید کیوں ہوا کرتے ہیں، مرشد کی کیوں ضرورت ہے اور اس سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: مرید ہونا سنت ہے اور اس سے فائدہ حضور سید عالم ﷺ سے اتصال مسلسل یہاں تک فرمایا گیا جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔اگر صحیح عقیدت کے ساتھ سلسلۂ صحیحہ سے وابستہ ہو جائے تو نظر والے تو اس کی برکات بھی دیکھتے ہیں جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں قبر میں حشر میں اس کے فوائد دیکھیں گے۔(فتاوی رضویہ، جلد۱۲)

لہٰذا کسی پیر کامل سے ضرور بیعت ہو جانا چاہئے۔

نسیان کا علاج

سوال: نسیان کا مجرب علاج کیا ہے؟

جواب: دفع نسیان کیلئے سترہ بار سورۂ الم نشرح ہر شب سوتے وقت سینے پر دم کرنا اور صبح بار سترہ دفعہ پانی پر دم کر کے پی لیا جائے۔(فتاوی رضویہ)

Marfat.com

آسمانی بجلی کیا ھے

سوال: آسمانی بجلی کیا شے ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے۔ جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے اس آگ کا نام بجلی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عورت کو باریک یا چست لباس پھننا

سوال: آج کل خواتین ایسے بارک لباس پہنتی ہیں کہ ان سے جسم جھلکتا ہے یا ایسے چست لباس پہنتی ہیں کہ جسم کی ہیئت معلوم ہوتی ہے کیا ایسے لباس پہننا درست ہے؟

جواب: ایسے لباس پہننا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''وہ عورتیں دوزخ کی آگ میں جلیں گی اور بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی یہاں تک کہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائیں گی''۔

حالانکہ بہشت کی خوشبو بہت دور کی مسافت تک ہوگی۔ جو عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (باریک کپڑے کی وجہ سے یا تنگ و چست لباس کی وجہ سے یا بدن کے ایک ایک عضو کا اتار چڑھاؤ معلوم ہوگا) غیر مردوں کی طرف رغبت کرنے والی ہوں گی اور غیر مردوں کو اپنی طرف رغبت دیں گی ان کے سروں کے بال بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ہوں گے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

شوھر کی اجازت کے بغیر عورت کا شادی میں جانا

سوال: اگر عورت بغیر اجازت شوہر غیروں کی شادی میں جائے تو کیسا ہے؟

جواب: غیروں کے ہاں جانے ان کے ہاں عیادت کرنے یا شادی میں جانے کی اجازت شوہر نے دی تو دونوں گنہگار ہوں گے اور اگر خود اس کی اجازت کے بغیر گئی تو وہ گنہگار ہوگی۔

(مروج النجاء فی خروج النساء)

شوھر کا بیوی کو مارنا

سوال: کیا شوہر اپنی بیوی کو مار سکتا ہے؟

Marfat.com

جواب: بلاعذر اپنی بیویوں کو مارنا پیٹنا اچھی بات نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "وعاشروھن بالمعروف" ترجمہ: بیویوں سے اچھا سلوک کرو۔

جو مرد بلاعذر اپنی عورتوں کو مارتے ہیں ان کیلئے حدیث میں وعید آئی ہے فرمایا کہ "آج آلِ محمد ﷺ کے پاس بہت سی عورتیں مردوں کی مار پٹائی کی شکایت کرتی رہیں، خداﷻ کی قسم وہ مرد اچھے نہیں، جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں۔ (روحانی زیور)

اپنی بیوی کو حکم دے اگر اس میں بھلائی ہے تو تیرا حکم مانے گی ورنہ اس کو تو باندی کی طرح نہ مارنا۔

یہ بات کیسے لائق ہے کہ تم میں سے کوئی صبح کو اپنی بیوی کو زرخرید غلام کی طرح مارے اور اسی شام اس سے ہم بستری کرے۔ (عن عبداللہ بن زمعۃ)

حدیث میں ہے "میں مصطفیٰ (ﷺ) اس مرد سے بغض رکھتا ہوں جو کانپتا ہے اور بیوی کو مارتا ہے۔

ایک روایت میں ہے اگر بیوی کو نصیحت کرنی ہو تو بستر اس سے الگ کرلو اور اگر مارنا ہو تو معمولی مارو۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرو، "تمام بندوں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا وہ بندہ ہے جو اپنے اہل وعیال کو زیادہ نفع دینے والا ہو۔ (ابن جریر، الزوائد)

عورت کا اپنے والدین اور دیگر محارم کے یہاں جانا

سوال: عورت اپنے والدین کے یہاں اور دیگر محارم کے یہاں کب آجا سکتی ہے؟

جواب: عورت اپنے والدین کے ہاں ہفتہ میں ایک بار جا سکتی ہے اور دیگر محارم جیسے بہن، بھائی وغیرہ کے ہاں سال میں ایک بار جا سکتی ہے اور بغیر اجازت رات کو کہیں نہیں رک سکتی اور اگر عورت کو دیکھنے کیلئے اس کے محارم آئیں تو شوہر منع نہیں کرسکتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲)

انٹرنیٹ پر مرد و عورت کا دوستی کرنا

سوال: آج کل کمپیوٹر کے ذریعے انٹرنیٹ پر جو دوستی کی جاتی ہے کیا وہ صحیح ہے؟

جواب: یہ کام ناجائز ہے، ایسا کرنا مرد وعورت کے درمیان شہوت بھڑکاتا ہے اور فتنہ کا سبب بنتا ہے اور باہم ملاقات پر ابھارتا ہے۔ عام طور پر یہ عمل اظہار محبت کے فتنوں کو جنم دیتا

Marfat.com

ہے۔اور دل میں زنا کی آبیاری کرتا ہے۔لہٰذا دین اور عزت کے بچاؤ کیلئے ضروری ہے کہ ایسے کاموں سے بچا جائے اور کسی مسلمان کو ایسے لہو ولعب جائز نہیں۔

عورت کے والدین کا اس کے گھر جانا

سوال: عورت کے والدین کب اس کے گھر آسکتے ہیں؟

جواب: عورت کے والدین ہفتہ میں ایک بار اس کے گھر آسکتے ہیں، شوہر منع نہیں کر سکتا ہاں اگر رات وہاں رہنا چاہیں تو مرد منع کر سکتا ہے اور والدین کے علاوہ دوسرے محارم بہن، بھائی، خالہ وغیرہ سال میں ایک بار آسکتے ہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

شوہر کے مال سے بغیر اجازت لینا

سوال: کیا عورت شوہر کے مال سے بغیر اجازت لے سکتی ہے؟

جواب: بعض مرد اپنی بیوی، بچوں کے اخراجات مناسب طور پر پورے نہیں کرتے تو اس صورت میں بیوی اس کے مال میں سے لے سکتی ہے، کہ وہ اپنی اور بچوں کی ضروریات پوری کر سکے، ایک صحابیہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرا خاوند بخیل شخص ہے، میرے بچوں کیلئے کافی اخراجات نہیں دیتا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے مال میں سے اتنا لے لے جو تیرے اور تیرے بچوں کیلئے کافی ہو''۔اس سے پتہ چلا کہ شوہر اخراجات میں بخیلی کرتا ہے تو عورت اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضور ﷺ نے فرمایا ''اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے، اس لئے مرد کو چاہئے کہ وہ خوش دلی سے اپنے بیوی بچوں کے اخراجات پورے کرے۔

شوہر بیوی کو کن باتوں پر مار سکتا ہے

سوال: شوہر اپنی بیوی کو کن باتوں پر مار سکتا ہے؟

جواب: شوہر اپنی بیوی کو ایسا مار سکتا ہے کہ اس کے چہرے وغیرہ پر نہ مارے، پہلے اس کو محبت سے سمجھائے اگر نہ مانے تو ایسی مار مارے جس سے کوئی ضرر نہ ہو، اور مندرجہ ذیل باتوں پر مار سکتا ہے۔

(۱) جب وہ اپنے خاوند کیلئے بناؤ سنگار نہ کرے۔

Marfat.com

(۲) جب مرد کی خواہش پوری نہ کرے حیض وغیرہ سے پاک ہوتے ہوئے۔ (۳) جب نماز نہ پڑھے۔

(۴) جب اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے جبکہ شوہر نے حق مہر ادا کر دیا ہو۔

(۵) عورت اجنبی کو گالی دے۔

(۶) عورت بے عقل بچے کو اتنا مارے کہ وہ رونے لگے تو عورت کو مار سکتا ہے۔

(۷) اس کی داڑھی پکڑے اور غلط الفاظ استعمال کرے۔

(۸) غیر محرم سے بات کرنے لگ جائے۔ (۹) اپنی آواز غیر مردوں کو سنائے۔ (جنتی زیور)

سفر پر جانے والے کے امام ضامن باندھنا

سوال: نوریہ مہر سوال کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں رواج ہے کہ سفر پر جانے والے کے بازو پر ایک پیسہ امام ضامن کے نام پر باندھتے ہیں اس کی شریعت مطہرہ میں کیا حقیقت ہے؟

جواب: سفر پر جانے والے کے بازو پر امام ضامن کے نام کا پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی حقیقت نہیں۔ (احسن الفتاوی ج۳)

مسافر کو نیک دعاؤں سے رخصت کریں اور مسلسل نیک دعاؤں میں یاد رکھیں ہاں امام ضامن امام علی رضا (رضی اللہ عنہما) کے نام کی فاتحہ دلا دی جائے تو امید رکھنی چاہیے کہ خداوند تعالیٰ امام علی رضا (ﷺ) اور دوسرے ائمہ اور بزرگان دین کے طفیل سے اپنی امان و ضمان میں رکھے اس کے علاوہ اگر مسافر کے ساتھ نقش نعلین پاک بھی رکھ دیا جائے تو سفر میں باعث خیر و برکت ہے۔

عورت کا ساحل پر شوقیہ گھڑ سواری کرنا

سوال: فائزہ شاہین سوال کرتی ہیں آج کل ساحل سمندر پر خواتین گھڑ سواری شوقیہ کرتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: بلا ضرورت صحیحہ عورتوں کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ مردانہ کام ہے اور حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے۔ "لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر کہ کوئی مردانی وضع اختیار کرے۔"

لہٰذا عورت کو شوقیہ گھوڑے کی سواری ساحل سمندر پر نہیں کرنا چاہیے۔

Marfat.com

بیوی کے پردہ کرنے پر شوہر کا طلاق کی دھمکی دینا

سوال: میری شادی حمید سے ہوگئی شادی کے بعد میرے شوہر نے مطالبہ کیا کہ میں ان کے بھائیوں سے پردہ نہ کروں ورنہ وہ مجھے طلاق دے دیں گے اس صورت میں میں کیا کروں؟

جواب: ایسی صورت میں بھی عورت کیلئے پردہ چھوڑنا جائز نہیں۔ ایسا کرنا قطعاً ناجائز ہے، کیونکہ بیوی پر ایسے امور میں اطاعت واجب نہیں ہے یعنی اطاعت صرف نیکی کے کاموں میں ہے، عورت پر پردہ کرنا واجب ہے خواہ اس کی پاداش میں طلاق ہی کیوں نہ دے دیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ کتنی ہی عورتیں جو بے پردہ ہوتی ہیں فیشن ایبل ہوتی ہیں اور ان کو طلاق ہو جاتی ہے۔

اگر عورت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر ثابت قدم رہے گی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے بہتر انتظام فرمائے گا اور ایسا شخص جو اپنی بیوی کو غیر مردوں کے سامنے بے پردہ ہونے پر مجبور کرتا ہے، وہ اللہ کی بارگاہ میں مستحق عذاب ہوتا ہے اور اللہ والوں کی نظر میں ذلیل ہوتا ہے۔ اول تو شوہروں کو اتنا کمزور نہیں ہونا چاہئے کہ بھائیوں اور چچاؤں وغیرہ غیر محرم رشتے داروں کے سامنے بے پردہ جائیں۔

کیونکہ ایسے مردوں کو اسلام میں دیوث کہا گیا ہے۔ اس کی بیوی کو چاہئے کہ ہرگز بھی پردہ کرنا نہ چھوڑے اپنے شوہر کو پیار ومحبت سے سمجھائے اگر وہ شخص پھر بھی ایسا کر گزرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بے آسرا نہ چھوڑے گا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "من ترک شیئاللہ عوضہ خیر امنہ" ترجمہ: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کوئی چیز چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ دے گا''۔

بچوں کی اسلامی تربیت کا طریقہ

سوال: حرابٹ سوال کرتی ہیں کہ بچے کی اسلامی تربیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: ایک عورت کو چاہئے کہ اپنے بچے کی صحیح طریقے سے اسلامی تربیت کرے حدیث پاک میں آیا ہے کہ اپنی اولاد اور گھر والوں کو خیر سکھاؤ اور باادب بناؤ، خواتین کو چاہئے کہ جب بچے چھوٹے ہوں تو انہیں کلمہ سکھائیں کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ ''اپنے بچوں کو سب

Marfat.com

سے پہلے کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' سکھاؤ۔

☆ ماں کو چاہئے جب بھی اپنے بچے کو دودھ پلائے باوضو پلائے ایک بزرگ کے سامنے کسی نے ان کی تعریف کی تو انہوں نے فرمایا یہ میری ماں کا کمال ہے جس نے مجھے کبھی بے وضو دودھ نہ پلایا۔

☆ بچوں کو شروع ہی سے اسلامی لباس کرتا، پاجامہ پہنایا جائے، کارٹون کی تصویریں والے باباسوٹ نہ پہنائے جائیں۔

☆ اپنے بچوں کو جب وہ بچے تھوڑے سمجھدار ہو جائیں تو ان کو ٹی وی کے آگے بٹھانے کے بجائے پیارے آقا ﷺ سے محبت کے واقعات سنائے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو تین باتیں سکھاؤ: (۱) اپنے نبی کریم ﷺ سے محبت۔ (۲) ان کے اہل بیت واصحاب رضی اللہ عنہم سے محبت۔ (۳) اور قرآن سے محبت۔

☆ اپنے بچوں کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سیرت ومحبت کے واقعات سنائے جائیں تاکہ ان کے اندر عبادت کا ذوق اور شجاعت کا شوق پیدا ہو، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ہم اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کے غزوات اس طرح یاد کراتے تھے جس طرح ان کو قرآن کی سورتیں یاد کراتے تھے''۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں یہ وصیت کی ہے کہ بچے کو قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ اور نیک لوگوں کے واقعات اور دینی احکام کی تعلیم دی جائے۔

☆ اپنے بچوں کو شروع ہی سے بری اخلاقیات، گالی گلوچ، جھوٹ وغیرہ سے بچایا جائے اور ان کو عذابات سے بھی ڈرایا جائے۔

☆ اپنے بچوں کو بری صحبت سے بچایا جائے کہ بری صحبت زہر قاتل ہے۔

☆ ان کو موسیقی گانے باجے سننے کی ممانعت کی جائے کیونکہ یہ چیزیں انسان کے ایمان میں نقصان پیدا کرتی ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ ''گانا باجا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے''۔

☆ کسی معاملے میں بھی اپنے بچے کو کفار سے مشابہت نہ کرائی جائے۔ لباس، بالوں کی کٹنگ وغیرہ میں بلکہ ان کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت دلائی جائے اور ان کے دلوں

Marfat.com

میں پیارے نبی کریم ﷺ کی محبت ڈالی جائے۔

☆ آپ اپنے بچوں کو جب سات سال کے ہو جائیں تو نمازوں کا عادی بنائیں اور اپنے بچوں کو شروع ہی سے بھاری انگریزی کتابیں دلانے کے بجائے حافظ اور عالم بنائیں اور بچوں کو یہ باور کرایا جائے کہ ہم جو پہچانے جاتے ہیں وہ انگریزی طرز کی وجہ سے نہیں بلکہ پیارے آقا ﷺ اور ان کے ساتھیوں کیساتھ وابستگی کی وجہ سے ہماری پہچان ہے۔

☆ بچوں کو جھوٹ بول کر نہ ڈرایا جائے کہ ''بلی آرہی ہے''۔

☆ بچوں کو تنہائی میں کھیلنے سے منع کیا جائے۔

☆ دنیاوی چیزوں کا خوف ان کے دلوں سے نکال دیا جائے بلکہ ان کے اندر شجاعت و بہادری پیدا کی جائے تاکہ وہ اسلام کے اچھے مجاہد بن سکیں اس کیلئے ضروری ہے کہ صالحین کے واقعات سنائے جائیں، اخلاق کو تباہ کرنے والے لٹریچر سے بچایا جائے جھوٹے قصے کہانیاں وغیرہ پڑھنے سے روکا جائے۔

☆ یہ کوشش کی جائے کہ دنیا کی محبت ان کے دلوں میں نہ پائی جائے کہ حدیث پاک میں آیا ہے ''دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے''۔

☆ شروع ہی سے ان کو صدقہ وخیرات کی عادت ڈالی جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ صدقہ وخیرات ان کے ہاتھ سے دلوائے جائیں۔

☆ اپنے بچوں کو بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت سکھائی جائے۔

☆ مناسب عمر ہو جانے پر جلد ہی اس کا نکاح کر دیا جائے کہ وہ کسی برائی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

عورتوں کا استنجا کا طریقہ

سوال: نادیہ مہتاب سوال کرتی ہیں کہ استنجا کا صحیح طریقہ بتائیں؟

جواب: بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے دعا پڑھیں:

(۱)۔ بسم الله اللهم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. ''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، یا اللہ میں جنوں (نر اور مادہ) سے تیری پناہ مانگتی ہوں''۔

(۲)۔ سر پر دوپٹہ وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لیں تاکہ اس کا کنارہ وغیرہ نجاست میں نہ پڑے

Marfat.com

ننگے سر بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔

(۳)۔ پھر الٹا قدم بیت الخلاء میں رکھ کر داخل ہوں۔

(۴)۔ جب قضائے حاجت کیلئے بیٹھے منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو کہ یہ حرام ہے اگر بھول کر قبلہ کی طرف پیٹھ یا منہ کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کیلئے مغفرت و بخشش فرما دی جائے۔ اپنے بیت الخلاء بناتے وقت خیال رکھیں کہ فلش ایسا نہ ہو کہ اس پر بیٹھیں تو منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف ہو۔

☆ اکثر خواتین بچے کو پیشاب یا پاخانہ کیلئے بٹھاتی ہیں تو قبلہ کی سمت کا خیال نہیں رکھتیں لہذا خواتین کو چاہیے کہ وہ بچے کو پیشاب یا پاخانہ کرواتے وقت بچہ کی پیٹھ یا منہ قبلہ کی طرف نہ رکھیں اگر کسی خاتون نے ایسا کیا تو وہ گنہگار ہوگی۔

(۵)۔ جب تک قضائے حاجت کیلئے بیٹھنے کے قریب نہ ہوں کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی نجاست کو دیکھے جو بدن سے نکلی ہے اور خواہ مخواہ زیادہ دیر تک بیت الخلاء میں نہ بیٹھے۔

(۶)۔ قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد پہلے پیشاب کی جگہ دھوئے پھر پاخانہ کی جگہ دھوئے، عورت کیلئے پانی سے استنجاء کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کشادہ ہو کر بیٹھے سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور الٹے ہاتھ کی ہتھیلی سے نجاست کے مقام کو دھوئے۔ سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ دھونے میں مبالغہ کرے یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی جانب رکھے یہاں تک کہ اچھی طرح نجاست کا مقام دھل جائے یعنی اس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے۔

☆ عورت اگر روزہ دار ہو تو مبالغہ نہ کرے کہ مکروہ ہے۔

(۷)۔ جب بیت الخلاء سے نکلے تو پہلے سیدھا قدم باہر نکالے اور بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

''الحمد لله الذی اذهب عنی الاذیٰ و عافانی''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی''۔

Marfat.com

عورتوں کو مہندی لگانا

سوال: ونیزہ علی سوال کرتی ہیں کہ عورتوں کو مہندی لگانا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو مہندی لگانا بہتر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو حکم فرمایا کہ ہاتھوں میں مہندی لگائیں تاکہ مردوں سے مشابہت نہ ہو اور ایک حدیث میں اس طرح ارشاد ہے کہ زیادہ نہ ہو تو ناخن ہی رنگین رکھیں۔

لہٰذا عورتوں کو چاہئے کہ اپنے ناخنوں کو ضرور مہندی سے رنگین رکھیں تاکہ مردوں سے تشبیہ نہ ہو۔

چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کو مہندی لگانا

سوال: فرحین ناز سوال کرتی ہیں کہ میں اپنے بیٹوں کو مہندی لگاتی ہوں یہ کیسا ہے، کیا مردوں کو مہندی لگانا جائز ہے؟

جواب: آپ اپنی بیٹیوں کو مہندی لگا سکتی ہیں بیٹوں کو نہیں کیونکہ مردوں کو مہندی لگانا حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے: ''مرد کو ہتھیلی یا تلوے بلکہ صرف ناخنوں پر مہندی لگانا حرام ہے کہ عورتوں سے مشابہت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۱۴۹)

عورت کا بالوں کو رنگنا

سوال: ثمیرا سلمان پوچھتی ہیں کہ عورت کا بالوں کو رنگنا جیسا کہ آج کل رواج ہے کیسا ہے؟

جواب: سیاہ خضاب مطلقاً حرام ہے حدیث پاک میں آیا ہے کہ ''سیاہی کے پاس نہ جاؤ''۔ جو خضاب کرے اس کے متعلق سرکار ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ ''وہ سر سے لے کر پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے ہے''۔ اگرچہ عورت اس بات کی محتاج ہے کہ شوہر کی نگاہ میں آراستہ ہو لیکن چونکہ یہ امر خلق میں تغیر کا سبب ہے اس لئے حرام اور موجب لعنت ہے لہٰذا عورتوں کو چاہئے کہ وہ مہندی سے اپنے بالوں کو رنگ لیا کریں۔ (بحوالہ فتاویٰ رضویہ)

چھوٹے بچوں کے انتقال پر صبر کرنا

سوال: حمیدہ رمضان سوال کرتی ہیں کہ میرے دو چھوٹے بچوں کا انتقال ہوگیا اگر میں صبر کروں تو مجھے ثواب ملے گا؟

Marfat.com

جواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے: "انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب"
ترجمہ: "اور صابروں کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ اور فرماتا ہے: "اُولٰٓئِک عَلَیۡھِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَ رَحۡمَةٌ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُھۡتَدُوۡنَ"۔ ترجمہ: "یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں"۔ (بقرۃ ۱۵۷)

سرکار ﷺ نے فرمایا: "جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت جو ان بچوں پر فرمائے گا"۔

جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اس کا استقبال کریں گے جس سے چاہے داخل ہو۔

حدیث مبارک میں ہے: "جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے "تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی"۔ عرض کرتے ہیں "ہاں" فرماتا ہے "تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا"۔ عرض کرتے ہیں "ہاں"۔ فرماتا ہے "میرے بندے نے کیا کہا؟" عرض کرتے ہیں "تیرا شکر کیا اور کہا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ. فرماتا ہے "میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو"۔ (فتاویٰ رضویہ)

خود حمل ساقط ہونے پر اجر

سوال: علیزہ یوسف سوال کرتی ہیں کہ میرا حمل ساقط ہوگیا ہے کیا مجھے اس پر اجر ملے گا؟

جواب: سرکار ﷺ نے فرمایا: "قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی (عزوجل) کی امید میں اس کی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ کر لے جائے گا"۔ (فتاویٰ رضویہ)

میت پر نوحہ

سوال: ثریا صدیقی سوال کرتی ہیں کہ میری ساس کے انتقال پر میری نندیں بہت بلند آواز سے چلا چلا کر بین کر رہی تھیں اور رو بھی رہی تھیں کیا اس طرح میت کے مرنے پر رونا پیٹنا جائز ہے؟ نیز اس طرح رونے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے؟

جواب: چلا کر رونے سے مردے کو ضرور تکلیف ہوتی ہے میت پر چلا کر رونا جزع فزع

Marfat.com

کرنا حرام وسخت حرام ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا "چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ"۔ (قلمی رضویہ)

ایک اور روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اور اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اوڑھائے گا۔

سرکار ﷺ نے فرمایا "یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے دائیں بائیں وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جو چلا کر روئے اور گریبان چاک کرے۔

سرکار ﷺ نے فرمایا "ارے سنتے نہیں ہو بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر (اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے یا رحم فرمائے اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

عورتوں کا بال کٹوانا

سوال: نو عمر خواتین پوچھتی ہیں کہ عورتوں کا بال کٹوانا کیسا ہے؟ آگے سے اور پیچھے سے بال کاٹنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کا بال کٹوانا دو طرح پر ہے۔ (۱) مردوں سے مشابہت کے بال کٹوانا۔ (۲) یہود ونصاریٰ عورتوں سے مشابہت کے بال کٹوانا۔

(۱)۔ مردوں سے مشابہت کے بال کٹوانا

عورت مردوں سے مشابہت اپنائے یہ حرام ہے اور مرد عورتوں سے مشابہت اپنائے یہ بھی حرام ہے۔

ایک عورت مردوں کی طرح کمان کاندھے پر باندھے چلی تھی اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی لعنت ان مردوں پر کہ کسی بات میں عورتوں سے مشابہت کریں اور ان عورتوں پر کہ مردوں سے مشابہت پیدا کریں"۔ (قلمی رضویہ جلد ستم صفحہ ۱۳۳)

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتے پہنتی ہے۔فرمایا لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر کہ کوئی وضع مردانی اختیار کرے۔

(فتاویٰ رضویہ)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس کی تحقیق میں ارشاد فرماتے ہیں کہ کمان یا جوتا اجزائے بدن میں نہیں جب ان میں مشابہت پر لعنت فرمائی تو بال تو اجزائے بدن میں ہیں ان میں مشابہت کس درجہ سخت تر ہوگی۔لہٰذا عورت کو حرام ہے کہ اپنے بال تراشے کہ اس میں مردوں کی مشابہت ہو۔(فتاویٰ رضویہ)

(۲)۔غیر مسلمہ عورتوں سے مشابہت کے بال کٹوانا:

اور اگر غیر مسلمہ عورتوں سے مشابہت ہو تو یہ بھی ناجائز ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے "من تشبہ بقوم فھو منھم" ترجمہ: جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ اسی میں سے ہے۔

نان نفقہ کیا ھے

سوال: خالدہ محسن سوال کرتی ہیں کہ نان نفقہ سے کیا مراد ہے اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: نان نفقہ سے مراد کھانا، کپڑا، رہنے کا مکان وغیرہ ہے اور نفقہ شوہر پر واجب ہے۔

(عالمگیری، درمختار)

نفقہ کیسا ھو

سوال: ثمینہ پوچھتی ہیں کہ نفقہ کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: اگر دونوں میاں بیوی مالدار ہوں تو مالداروں جیسا ہونا چاہئے اگر دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں جیسا اگر ایک مالدار اور دوسرا محتاج ہو تو درمیانی نفقہ ہونا چاہئے۔

نفقہ مرد پر ضروی ھے

سوال: شازیہ مشتاق سوال کرتی ہیں کہ کیا سامان مرد پر مہیا کرنا واجب ہے؟

جواب: کھانے پکانے کے تمام برتن اور گھریلو سامان مہیا کرنا شوہر پر واجب ہے مثلاً چکی، ہانڈی، چمٹا، رکابی، پیالی، چمچہ وغیرہ چٹائی، دری، قالین، چارپائی، لحاف، تکیہ، کنگھا، تیل، صابن وغیرہ اور اتنی خوشبو کہ جس سے بغل اور سینہ کی بو کو دفع کر سکے۔(جوہرہ)

Marfat.com

پہلے بچے کی ولادت کا خرچ

سوال: اسریٰ پوچھتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں رسم ہے کہ پہلے بچہ کی ولادت پر ہونے والا سارا خرچہ لڑکی کے والدین اٹھاتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جی نہیں یہ عمل درست نہیں کیونکہ زچگی کا سارا خرچہ شوہر پر واجب ہے۔ (ردالمختار)

بیمار بیوی کو میکے بھیجنا

سوال: فہمیدہ جب بیمار ہوتی ہیں تو ان کے شوہر انہیں میکے بھیج دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جی نہیں عورت جب بیمار ہو تو شوہر پر خدمت کرنا واجب ہے۔ (ردالمختار)

شوہر پر عورت کے کتنے کپڑے بنانا واجب ہے

سوال: یسریٰ خاتون سؤال کرتی ہیں کہ سال میں شوہر پر عورت کے کتنے کپڑے دینے واجب ہیں؟

جواب: سال میں دو جوڑے کپڑے دینا شوہر پر واجب ہے ہر چھ ماہ کے بعد ایک جوڑا دے اور اگر پہلے پھٹ جائیں تو اور دینا واجب ہے۔ (جوہرہ)

لباس دینے میں اس شہر کے لباس کا اعتبار کیا جائے جس شہر میں وہ رہتے ہیں۔ نیز عورت کو میکے سے جتنے بھی کپڑے ملیں مرد کو اول ششماہی سے ہی دینا واجب ہے۔

عورت کو شوہر کے والدین کی خدمت کرنا

سوال: میمونہ بنت کریم بخش سوال کرتی ہیں کہ کیا شوہر کے والدین کی خدمت کرنا عورت پر ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں شوہر کے والدین شوہر کے بھائی، بہن کی خدمت کرنا ضروری نہیں اگر خدمت نہیں کرے گی تو گنہگار نہیں ہوگی شوہر ان کی خدمت کیلئے عورت کو مجبور نہیں کرسکتا اگر کرے گی ان کی خدمت تو ثواب ملے گا۔ شوہر کو چاہئے کہ اپنے والدین کی خود خدمت کرے کیونکہ مرد پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے آج کل جو یہ رسم ہے کہ عورت اگر ساس سسر کی خدمت نہ کرے تو لڑائی جھگڑا ہوتا ہے یا شوہر عورت کو مارتا ہے یا اسے طلاق دے دی جاتی ہے یا میکے بھیج دیا جاتا ہے ایسا کرنا ظلم ہے شریعت کے خلاف ہے۔

Marfat.com

شوہر سے الگ مکان کا سوال کرنا

سوال: نسیم بنت لیاقت سوال کرتی ہیں کہ ہمارا گھر بہت چھوٹا ہے اور میرے سسرال والے بھی ساتھ ہی رہتے ہیں اس لئے میں پردہ نہیں کر سکتی کیونکہ دیور بھی ساتھ ہی رہتے ہیں تو اس صورت میں شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہوں کہ وہ مجھے الگ مکان دے؟

جواب: نفقہ کا تیسرا جز سکنیٰ یعنی رہنے کا مکان ہے شوہر جو مکان عورت کو رہنے کیلئے دے وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں ہاں اگر شوہر کا بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں اور اگر عورت نے اس کو اختیار کیا کہ سب کے سب ساتھ رہیں تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں۔ (کتب عامہ)

سسرال والوں سے علیحدہ رہنا

سوال: نجمہ سوال کرتی ہیں کہ مجھے الگ مکان چاہئے میں اپنے سسرال والوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی میرا یہ مطالبہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہو یعنی اپنی ساس یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر مکان میں کوئی ایسا دالان اس کو دے دیا جس میں دروازہ ہو اور بند کر سکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا مکان طلب کرنے کا اس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار اسے تکلیف پہنچاتے ہوں رہا غسل خانہ، باورچی خانہ وغیرہ کا مطالبہ تو اگر شوہر مالدار ہو تو ایسا مکان دے جس میں یہ ضروریات الگ ہوں اور غریب ہو تو صرف ایک کمرہ دے دے اگرچہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔ (عالمگیری، درالمختار)

لڑکی کی منہ دکھائی کی رسم

سوال: نسیم جہانگیر سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی کی شادی پر بھابھی کو ہمارے رشتے داروں اور دیگر احباب اور بھائی کے دوستوں نے بھابھی کا چہرہ دیکھ کر منہ دکھائی کے تحفے دیئے از روئے شرع کیا یہ چیز جائز ہے؟

جواب: نئی دلہن کی منہ دکھائی کا عموماً جو رواج ہے، کہ رشتہ دار، دوست، احباب اور شوہر کے دوست وغیرہ آکر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم یا تحائف وغیرہ منہ دکھائی میں دیتے

Marfat.com

ہیں، غیر محارم کو ایسا کرنا جائز نہیں اور ایسا کرنے پر شوہر گنہگار ہوگا۔

ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر نکاح کا حکم

سوال: عندلیب مرزا سوال کرتی ہیں کہ میری دوست فرحت کا نکاح نعیم عباسی سے ٹیلی فون پر ہوا۔ جب کہ سنا یہ گیا ہے کہ آج کل انٹرنیٹ پر بھی نکاح ہو رہے ہیں ازروئے شرع کیا ٹیلی فون وانٹرنیٹ جیسے آلات پر نکاح کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ٹیلی فون پر نکاح کے منعقد ہونے کے بارے میں مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ، وقار الفتاویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”نکاح صحیح ہونے کی بہت سی شرطیں ہیں، ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ایجاب وقبول دونوں ایک مجلس میں ہوں اور دوسری شرط یہ ہے کہ ایجاب وقبول کے الفاظ دو عاقل، بالغ، مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں ایک ساتھ سنیں۔

ٹیلی فون پر ظاہر ہے کہ مجلس ایک نہیں ہے لہٰذا پہلی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے نکاح باطل ہے اور دوسری شرط بھی نہیں پائی جاتی۔ اس لئے کہ ٹیلی فون سے ایک آدمی سنتا ہے اگر قاضی نے سنا تو گواہوں نے کچھ نہ سنا اور جب گواہ سنیں تو دوبارہ ٹیلی فون کرنے والا بولے گا۔ اس نے نئے الفاظ سنے جو پہلے والے نہ سنے تھے۔ اسی طرح دوسرا گواہ بھی سنے گا۔ اس لئے دونوں گواہوں کا ایک ساتھ سننا بھی نہیں پایا جائے گا۔

اور تیسری وجہ باطل ہونے کی یہ ہے کہ ٹیلی فون پر صرف آواز سنی جاتی ہے۔ کون شخص قبول کر رہا ہے یہ معلوم نہیں ہوتا اور صرف آواز سے یہ متعین نہیں کیا جاسکتا ہے کہ یہ فلاں شخص کی آواز ہے۔ اسلئے کہ آواز دوسرے کی طرح بنائی جاسکتی ہے، لوگ جانوروں کی آوازوں کی اس طرح نقل کرتے ہیں کہ اگر سامنے نہ ہو تو پہچانا نہیں جاسکتا کہ یہ آواز جانور کی ہے یا انسان نقل کر رہا ہے۔ بہر حال ٹیلی فون پر نکاح باطل ہے۔ اس کے صحیح ہونے کی کوئی صورت نہیں۔

اگر کوئی ایسی ہی مجبوری ہے کہ نکاح جلد کرنا ہے اور شوہر یہاں نہیں آسکتا تو یہ کرسکتے ہیں کہ شوہر وہاں سے کسی شخص کی معرفت یہاں اپنے والد، بھائی وغیرہ کسی کو وکیل مقرر کردے اور شرائط لکھ دے کہ فلاں شخص کی بیٹی، فلاں نام والی کے ساتھ میرا نکاح آپ قبول کرلیجئے اتنے مہر پر۔

Marfat.com

اس کے بعد قاضی نکاح پڑھاتے وقت اس وکیل سے یہ کہے گا کہ "فلاں بنت فلاں کا نکاح اتنے مہر پر میں نے تمہارے مؤکل فلاں شخص کے ساتھ کیا" وکیل کہے گا کہ "میں نے اپنے مؤکل فلاں شخص کیلئے قبول کیا"۔

تو یہ نکاح صحیح ہو جائے گا اسی لئے نکاح کے فارم میں جس طرح لڑکی کے وکیل کا کالم ہے، اسی طرح لڑکے کے وکیل کا کالم بھی بنا ہوا ہے۔ (وقار الفتاوی، جلد سوئم صفحہ ۵۲)

نوٹ: آج کل اسپیکرفون کی وجہ سے بیک وقت گواہ وکیل و دیگر احباب ایک ساتھ سن لیتے ہیں لیکن دوسری شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے نکاح پھر بھی باطل رہے گا۔

اسی طرح انٹرنیٹ پر نکاح باطل ہے، اس نکاح کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے کہ جس نکاح میں شرائط نکاح مفقود ہوں وہ نکاح سراسر باطل ہے۔

صدقہ کرنا

سوال: دراج ذید سوال کرتی ہیں کہ صدقہ کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: صدقہ صدق سے بنا ہے بمعنی سچائی۔ چونکہ خیرات سخی کے سچے مومن ہونے کی علامت ہے اس لئے اسے صدقہ کہتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح صفحہ ۹۲، باب صدقہ کی فضیلت، جلد ۳)

مندرجہ بالا تعریف سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ صدقہ مومن کے صدق کی علامت ہے اور کئی احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ صدقہ بہترین اور احسن عمل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے"۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۱۰۳، جلد ۳)

احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ صدقہ کرنا بہت اچھا عمل ہے۔ لہٰذا اللہ عزوجل کی راہ میں خوب صدقہ وخیرات کرنا چاہئے۔

مسلمان کو کپڑا اور کھانا وغیرہ دینا

سوال: روشن بنت علی سوال کرتی ہیں کہ کسی مسلمان کو کپڑا پہنانا یا کھانا کھلانے پر کیا ثواب ہے؟

جواب: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ عزوجل اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا۔

Marfat.com

اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ ﷻ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے کو پلائے تو اللہ ﷻ اسے مہر والی پاک و صاف شراب پلائے گا۔

(ابوداؤد، ترمذی، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۰۶، جلد ۳)

غرض یہ کہ مسلمان کی حاجت روائی رب تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت مقبول ہے دوسری حدیث شریف میں کسی مسلمان کو کپڑا پہنانے کی بہت زیادہ فضیلت بتائی گئی ہے۔ چنانچہ روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا نہیں پہناتا مگر جب تک اس کے بدن پر ایک چھیتھڑا بھی رہے یہ اللہ ﷻ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (احمد، ترمذی، مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد ۳، صفحہ ۱۱۰)

ثابت ہوا کہ یہ اعمال بہترین اور ان کے کرنے والوں کیلئے بہترین جزا ہے۔

کن کن چیزوں سے صدقہ دیں

سوال: نشاط زہرہ سوال کرتی ہیں کہ روپے پیسوں سے ہی صدقہ ہوتا ہے کہ اور کیا کسی اور چیز سے بھی صدقہ ادا ہو جاتا ہے؟ اور صدقہ کا کیا ثواب ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اللہ ﷻ کی رحمت کاملہ سے کچھ کام ایسے ہیں کہ جن سے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی حدیث مبارک سے ثابت ہے۔

روایت ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرا دینا صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روک دینا صدقہ ہے اور تیرا کسی بھک جانے والی زمین میں راہ دکھا دینا صدقہ ہے اور تیرا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔

(ترمذی، مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، صفحہ ۱۰۴ جلد ۳)

اچھا خواب دیکھنا

سوال: درِّ نجف سوال کرتی ہیں کہ اگر اچھا خواب دیکھیں تو کیا کرنا چاہئے اور اگر ڈراؤنا خواب دیکھیں تو کیا کرنا چاہئے؟

Marfat.com

جواب: روایت ہے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اچھے خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے، تو جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے پیارے کے سوا کسی سے بیان نہ کرے اور جب ناپسندیدہ بات دیکھے تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور تین بار تھوک دے اور اس کی خبر کسی کو نہ دے تو خواب اسے مضر نہ ہوگی۔ (مسلم و بخاری)

اسی طرح دوسری روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگے (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے) اور جس کروٹ پر ہو اس سے پھر جائے۔ (مسلم، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد ۶ صفحہ ۲۸۹، ۲۸۸)

جھوٹا خواب بیان کرنا

سوال: خدیجہ بنت نوفل سوال کرتی ہیں کہ جھوٹا خواب بیان کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جھوٹوں میں سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھا"۔

یہاں آنکھوں سے مراد خواب کی آنکھیں ہیں جن سے بندہ خواب دیکھتا ہے۔ یعنی جھوٹے خواب گھڑ کر لوگوں کو سنائے یہ جھوٹ دوسرے جھوٹوں سے بدتر اس لئے ہے کہ اس میں رب تبارک وتعالیٰ پر نبوت کے چھیالسویں جز پر جھوٹ باندھنا ہے۔ جامع صغیر میں ہے کہ بدترین جھوٹے تین ہیں:

(۱)۔ ایک وہ جو کہ اپنا نسب بدلے، اپنے غیر کو باپ کی طرف نسبت کرے۔

(۲)۔ دوسرا وہ جو جھوٹا خواب گھڑے۔

(۳)۔ تیسرا وہ جو حضور ﷺ پر جھوٹ باندھے یعنی جھوٹی احادیث وضع کرے۔

(مرقاۃ، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۱۰، جلد ۶)

لہٰذا یہ فعل انتہائی برا ہے اور ایسی عادت والے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خوب توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔

Marfat.com

دعا مانگنے کی فضیلت

سوال: ماریہ فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ دعا مانگنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: سرکارِ اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، عاشق ماہِ رسالت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اپنی مایہ ناز تصنیف ''فتاویٰ رضویہ'' باب الجنائز میں دعا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''دعا کی کثرت کرنی چاہئے کہ بہت سی احادیث مبارکہ میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ''دعا میں سستی وکمی نہ کرو کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا''۔ (مستدرک) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے''۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ فرماتے ہیں: ''بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت وبار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

(طبرانی، کتاب الدعا)

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں: ''تمہارے رب کی طرف سے زمانے کے دنوں میں کچھ عطائیں، رحمتیں، تجلیاں ہیں تو ان کی تلاش رکھو یعنی کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر وقت دعا مانگتے رہو، تمہیں کیا معلوم کب کس وقت رحمت الٰہی کے خزانے کھولے جائیں، شائد ان میں کوئی تجلی تمہیں بھی پہنچ جائے پھر کبھی بدبختی نہ آئے۔ (طبرانی، معجم کبیر)

علامہ مناوی نے تیسیر (شرح جامع الصغیر) میں فرمایا کہ: ''تو انہیں تلاش کرو اس طرح کہ دلوں کو کدورتوں اور برے اخلاق سے پاک وصاف کرلو اور باری تعالیٰ سے کھڑے، بیٹھے، لیٹے، دنیاوی کام کرتے، ہر وقت مانگتے رہو، اس لئے کہ بندے کو پتہ نہیں کہ کس وقت رحمت کے خزانے کھل جائیں۔

اشعار وغیرہ لکھے ہوئے دستر خوان کا استعمال کرنا

سوال: عبیر فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ اکثر دستر خوان، جائے نماز اور بچھونے وغیرہ پر کمپنی کے نام وغیرہ اردو انگریزی میں لکھے ہوتے ہیں۔ از روئے شرع کیا ایسی چیزوں کا استعمال جائز ہے؟

Marfat.com

جواب: بچھونے اور مصلے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہو، اگرچہ الگ الگ حروف لکھے ہوں، کیونکہ حروفِ مفردہ (حروفِ تہجی) کا بھی احترام ہے۔ (ردالمحتار)

عموماً دسترخوانوں پر اردو یا فارسی میں اشعار لکھے ہوتے ہیں۔ ایسے دسترخوان کو استعمال میں لانا، ان پر کھانا نہ کھانا چاہئے، کھانا کھانے والے اگر پیروں وغیرہ کے رکھتے وقت احتیاط کریں تب بھی اس پر روٹی، سالن کے برتن، ڈونگے، ڈشیں وغیرہ تو رکھنے ہی پڑیں گے۔ تو ان حروف کی تعظیم کہاں رہی، لہٰذا ان سے دور رہنا ہی ٹھیک ہے۔

یوں ہی بعض لوگوں کے تکیوں پر عشقیہ یا دعائیہ اشعار لکھے ہوتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ استعمال نہ کئے جائیں کہ حروفِ تہجی کی بے ادبی پائی جاتی ہے اور بعض جگہ چادروں پر بھی اشعار لکھے جاتے ہیں، ایسی چادروں کا استعمال میں لانا اور بھی زیادہ برا اور ممنوع کہ ان پر آدمی کا پاؤں بھی پڑے گا۔ (بہارِ شریعت، سنی بہشتی زیور صفحہ ۴۱۹)

جوتے پہن کر کھانا کھانا

سوال: افشاں بی بی سوال کرتی ہیں کہ کیا جوتے اتار کر کھانا ضروری ہے؟ نیز اگر بغیر جوتے اتارے کھانا کھالیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت جوتوں کو اتار لینا سنت ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔ نیز بہتر یہی ہے کہ جوتے اتار کر کھانا کھایا جائے۔ (سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۲)

روٹی کے چار ٹکڑے کرنا

سوال: نوشین خاتون سوال کرتی ہیں کہ کھانا کھاتے وقت روٹی کے چار ٹکڑے کرنے کی کیا اصل ہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت روٹی کے چار ٹکڑے، اس نیت سے کرنا کہ دوسرے انہیں سنی مسلمان، چاروں خلفاء کے ماننے والے اور ان کی خلافت کو حق جاننے والے سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں بھی یہ عقیدہ راسخ ہو جانے کی نیت ہو کہ بچے بھی چاروں خلفاء کی خلافت کو حق

Marfat.com

جانیں تو اس میں حرج نہیں اور اگر رافضی کو چڑانے کی نیت سے چار کریں تو یہ نیت محمود ہے اور انشاء اللہ ﷻ اس پر ثواب پائے گی۔ ہاں جو سنی مسلمان ایسا نہ کرے اسے عیب لگانا خود معیوب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۳)

گلاس کا بچا ہوا پانی پھینک دینا

سوال: شارمین فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ گلاس وغیرہ میں بچا ہوا پانی یا شربت وغیرہ کو جھوٹا کہہ کر پھینک دیا جاتا ہے اس بارے میں شریعت مطہرہ کیا فرماتی ہے؟

جواب: گلاس میں بچے ہوئے پانی کو اگرچہ وہ صاف ستھرا ہو لوگ اسے جھوٹا کہہ کر پھینک دیتے ہیں، یہ ہندوؤں کی تہذیب ہے اسلام میں چھوت چھات نہیں۔ مسلمان کے جھوٹے سے بچنے کے کوئی معنی نہیں بلکہ یہ خواہ مخواہ صاف اور قابل استعمال پانی کو ضائع کرنا اور اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ (سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۷)

عام برتنے کی چیزیں دینا

سوال: کرن سوال کرتی ہیں کہ عام برتنے کی چیزیں مثلاً پانی، آگ، نمک وغیرہ کا کیا حکم ہے نیز اس کے بارے میں کوئی حدیث مبارک بھی ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں؟

جواب: پانی، نمک، آگ کا منع کرنا حلال نہیں۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا: جس نے آگ دے دی گویا اس نے تمام کھانے کو صدقہ کیا جو اس آگ سے پکایا گیا اور جس نے نمک دیا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے اس کے تمام کھانے کو صدقہ کیا جو اس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمانوں کو اس جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جس جگہ پانی ملتا تو گویا گردن کو آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی نہیں ملتا تو گویا اس نے اس کو زندہ کیا۔ (ابن ماجہ، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۶)

کھانے کے دوران آنے والے سے کیا کہا جائے

سوال: نورین پوچھتی ہیں کہ کھانے کے دوران کوئی آجائے اور اس سے کھانے کیلئے کہا جائے تو وہ کیا کہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا ہے تو رواج ہے کہ پوچھتے ہیں کہ آؤ کھانا کھاؤ۔

Marfat.com

جو اُبادہ کہتا ہے بسم اللہ، یہ کہنا چاہئے، یہاں بسم اللہ کہنے کے کوئی معنی نہیں کہ مسلمان بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاتے ہیں اور وہ پڑھ چکے۔ علماء کرام نے اس موقع پر بسم اللہ کہنے کو بہت سخت ممنوع کہا ہے بلکہ ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہنے چاہئے جیسے کہہ کہ اللہ عزوجل تجھے برکت دے اور زیادہ دے۔ (بہارِ شریعت، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۶)

عصر کے بعد کھانے پینے سے پرہیز کرنا

سوال: سبرینا احمد سوال کرتی ہیں کہ عصر کے بعد اکثر خواتین کھانے یا پانی پینے سے پرہیز کرتی ہیں تو شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عصر کے بعد کھانے پینے سے بہت سے مرد و عورت پرہیز کرتے ہیں یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں البتہ صوفیاء کا طریقہ رہا ہے کہ ان کے نزدیک رات طالبانِ حق کی عید ہے اور عید سے پہلے روزہ ہوتا ہے تو عصر و مغرب کے مابین کو وہ روزہ کی طرح گزارتے تھے اور شب بیداری میں مصروف رہتے اگر یہی نیت رکھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

محرم کے دنوں میں سبز، سرخ، سیاہ کپڑے پہننا

سوال: ایامِ محرم میں بارہ تاریخ تک میری والدہ مجھے سبز، سرخ، سیاہ رنگ کے کپڑے پہننے سے منع کرتی ہیں تو اس کی کیا اصل ہے؟

جواب: ایامِ محرم میں یعنی پہلی سے بارہویں تک تین قسم کے رنگ نہ پہنے جائیں، سیاہ کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے اور سبز کے یہ مبتدعین یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے اور سرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کیلئے سرخ پہنتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، جلد ۲)

تعویذ پہننا کیسا ہے

سوال: یسریٰ یامین سوال کرتی ہیں کہ تعویذ وغیرہ کے پہننے کا کیا حکم ہے؟ آیا یہ فعل جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا ان دعاؤں یا تحریروں پر مشتمل ہو جو بزرگانِ دین سے منقول ہیں یا کسی اسم کا نقش (ہندسوں) اعداد میں لکھا جائے تو جائز ہے اور اگر تعویذ میں ناجائز الفاظ لکھے ہوں یا شرک و کفر کے الفاظ پر

Marfat.com

مشتمل ہوں یا تعویذ دینے والا با اعتبار نہیں تو ایسے تعویذ کا پہننا ناجائز ہے۔ (سنی بہشتی زیور صفحہ ۵۴۵)

بچوں کا کہہ کر کوئی چیز دینا

سوال: راحت بنت جاوید پوچھتی ہیں کہ بعض اوقات میرے رشتہ دار کچھ لاتے ہیں تو وہ بچوں کا نام کہہ کر وہ چیز دیتے ہیں مگر اس میں ہم بھی کھاتے ہیں تو کیا ہم وہ کھا سکتے ہیں؟

جواب: کھانے پینے کی چیز جو بچوں کا نام کر کے بھیجتے ہیں اس میں ماں باپ کھا سکتے ہیں کہ اصل مقصود ماں باپ کو بھیجنا ہوتا ہے۔ (بحر الرائق، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۵۱)

دوست سے پوچھے بغیر اس کی کوئی چیز لینا

سوال: فاطمہ اعجاز سوال کرتی ہیں کہ میں اپنی دوست کی چیزوں کو اس سے بغیر پوچھے لے لیتی ہوں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: دوست احباب، رشتہ دار، سہیلیاں جن میں آپس میں بے تکلفی ہو وہ ایک دوسرے کے مال میں ایسا تصرف کر سکتے ہیں جو دوسرے کو ناگوار نہ ہو۔ یوں ہی اس کے نوکر، نوکرانی سے اتنا کام بھی لے سکتے ہیں جو اسے برا نہ لگے اور اگر اتنی بے تکلفی نہ ہو تو بغیر اجازت نہ ایک دوسرے کے مال کو استعمال کریں نہ خدمتگار سے کام لیں۔ (فتاویٰ رضویہ، سنی بہشتی، زیور، صفحہ ۵۵۳)

نیز ماں باپ، دادا، دادی بچے سے جوان کی اولاد سے ہے کام لے سکتے ہیں۔

ملتانی مٹی کھانا

سوال: سعدیہ جبین سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی حاملہ ہیں وہ ملتانی مٹی کھاتی ہیں تو کیا یہ کھا سکتی ہیں؟

جواب: کھریا ملتانی مٹی یا طین خراسانی اور کوئی اور سوندھی مٹی خوشبودار خوش ذائقہ کو حاملہ عورتیں اسے کھاتی ہیں اطباء کے نزدیک سخت نقصان دہ ہے اور شرعاً اس کا کھانا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۵۴)

مرنے کی دعا کرنا

سوال: تبسم ناز کہتی ہیں آج کل مجھے بہت سے مسائل کا سامنا ہے اس قدر پریشان ہوں کہ دعا کرتی ہوں کہ میں مر جاؤں تو کیا میرا یہ دعا کرنا صحیح ہے؟

Marfat.com

جواب: مرنے کی آرزو کرنا اور اس کی دعا مانگنا مکروہ ہے جب کہ کسی دنیاوی تکلیف کی وجہ سے ہو مثلاً تنگی سے بسر اوقات ہوتی ہے اور اگر یہ باتیں کہ لوگوں کی حالتیں بہت خراب ہیں معصیت میں مبتلا ہیں اندیشہ ہے کہ خود بھی معصیت میں مبتلا ہو جائے گی تو ایسی دعا مانگنا جائز ہے۔

ذی قعدہ کا مہینہ

سوال: بعض عورتیں ذی قعدہ کے مہینے کو خالی کا مہینہ کہتی ہیں اس کی اصل کیا ہے؟

جواب: عورتیں ذی قعدہ کے مہینے کو بہت برا جانتی ہیں اور ان کی زبان میں اس مہینہ کا نام ہی خالی کا مہینہ ہے یوں ہی ہر ماہ کی ۳، ۱۳، ۲۳، ۸، ۱۸، ۲۸ کو بھی برا جانتی ہیں یہ محض لغو ہے۔

مصنوعی پلکیں لگانا

سوال: خضریٰ بلال سوال کرتی ہیں کہ پلکوں پر اگر مصنوعی پلکیں لگائی جائیں تو کیا یہ خلقت میں تبدیلی ہوگی؟

جواب: اگر پلکوں کے بال نہیں ہیں اور آنکھوں کی حفاظت کی نیت سے بال لگائے تو درست ہے بصورتِ دیگر درست نہیں۔

عورت کا مفتی بننا

سوال: زرینہ فائز سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت مفتی بن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں! بن سکتی ہے۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فتویٰ دیا کرتی تھیں۔

آنکھوں میں لینس لگوانا

سوال: زہرہ بانو سوال کرتی ہیں کیا لینس لگوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس طرح چشمہ لگانا جائز ہے اسی طرح لینس لگانا بھی جائز ہے۔

عورت کا بچے کے کان میں اذان دینا

سوال: انیقہ بنت عدنان سوال کرتی ہیں کیا عورت بچے کے کان میں اذان کہہ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بچے کے کان میں اذان دینا سنت ہے اور شروع میں یہ اذان مرد ہی دیتے آئے ہیں کسی عورت کا اذان دینا ثابت و منقول نہیں، لہٰذا خلافِ متوارث سے بچے کے کان میں

Marfat.com

مرد ہی اذان کہے۔

ایمیٹیشن جیولری پہننا

سوال: دنیزہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی زیور میں دس فیصد سونا ہو اور دس فیصد کھوٹ ہو اس میں دو فیصد چاندی ملا دی جائے تو ایسے زیور کے پہننے کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا کہتی ہے؟

جواب: ایسے زیورات جن میں سونا، چاندی غالب ہوں اور کھوٹ مغلوب ہو ان کا پہننا جائز ہے اور اگر کھوٹ غالب ہو تو وہ سونے چاندی کے حکم سے نکل جائے گا لہٰذا اس کا پہننا جائز نہ ہوگا اور صورتِ مسئولہ میں غالب حصہ سونے اور چاندی کا ہے لہٰذا اس کا پہننا جائز ہے۔

ایمیٹیشن جیولری پر سونے کا پانی چڑھا کر پہننا

سوال: سونیا عباس سوال کرتی ہیں کہ ایمیٹیشن جیولری پر سونے کا پانی چڑھالیا جائے کیا یہ پہننا جائز ہے؟ ایمیٹیشن جیولری اگر دلہن تھوڑی دیر کیلئے پہنے تو کیا حکم ہے، جبکہ یہ زیورات پہن کر دلہن نماز نہ پڑھے، آجکل کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ دلہن زیورات سونے کے پہنے۔

جواب: ایمیٹیشن جیولری مکروہ تحریمی ناجائز ہے اور سونے کا پانی چڑھا لینے سے دھات میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا چنانچہ پانی چڑھا لینے سے یہ زیور سونے کا نہیں کہلائے گا۔ صورت مسئولہ میں دلہن کیلئے یہ زیورات پہننا ناجائز ہیں چاہے تھوڑی دیر ہی کیلئے کیوں نہ ہوں۔

مکہ و مدینہ کے نقش والے لاکٹ پہننا

سوال: زرین بتول سوال کرتی ہیں کہ نعلین پاک، مکہ، مدینہ وغیرہ کے لاکٹ پہننے جائز ہیں؟

جواب: جی ہاں! جائز ہیں مگر بیت الخلاء وغیرہ جاتے وقت خصوصی احتیاط کریں کہ اسے پہن کر ہرگز نہ جائیں اور ادباً پہنیں تو اچھا ہے۔

منگل کے روز کپڑے کاٹنا

سوال: امّ رومان بنت عقیل احمد سوال کرتی ہیں کہ کیا منگل کے روز کپڑا کاٹ سکتے ہیں اور اگر کٹا ہوا کپڑا سیا جائے تو کیا یہ عمل درست ہے؟

Marfat.com

جواب: منگل کے دن کی نسبت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے کہ جو کپڑا منگل کے دن قطع ہو وہ جلے گا یا ڈوبے گا یا چوری ہو جائے گا۔ (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۱۹۳)

البتہ کپڑا سینے میں حرج نہیں۔

بعض کفریہ کلمات کی نشاندھی

جہالت، علم دین سے دوری، فیشن پرستی کے سبب بعض اوقات خواتین لاپرواہی سے ایسے کلمات کہہ دیتی ہیں جن سے ان کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ کبھی ہنسی مذاق میں کبھی دل لگی میں، کبھی شوہر سے لڑائی میں کبھی بچوں کو ڈانٹتے ہوئے ایسے کلمات زبان سے نکال کر نہ صرف اپنے ایمان سے نکل جاتی ہیں بلکہ ان کا نکاح تک ٹوٹ جاتا ہے۔

ہم ایسے چند کلمات درج کرتے ہیں تاکہ ہماری بہنیں ایسے کلمات منہ سے نکالنے سے بچیں۔ اگر خدانخواستہ ایسے کلمات منہ سے نکل جائیں تو فوراً توبہ کر کے کلمہ پڑھے اور تجدید نکاح بھی کرے۔

(۱)۔ اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتی یا کسی مفتی کا فتویٰ سن کر یہ کہہ دیں کہ یہ ہوائی باتیں ہیں یا یہ کہے کہ میں شرع ورع کو نہیں مانتی یا جاتی۔

(۲)۔ بعض اوقات شوہر بیوی کو کسی حرام کام سے منع کرتا ہے مثال کے طور پر تصویر کھنچوانے، فلم دیکھنے سے منع کرتا ہے تو بیوی کہتی ہے کہ دوسری عورتیں بھی یہ کام کرتی ہیں آگ لگے شریعت کو صرف میرے ہی لئے رہ گئی ہے یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے یہ کفر ہے۔

(۳)۔ جو شخص سرکار ﷺ کی جانب منسوب کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے مثلاً آپ ﷺ کے مقدس بال مبارک کو تحقیر سے یاد کرے یا آپ ﷺ کے لباس مبارک کو گندا یا میلا بتائے یہ کفر ہے۔

(۴)۔ کوئی حضور اکرم ﷺ کی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا، عمامہ کا شملہ لٹکانا آج کل عورتیں اگر ان کے شوہر ان کے بیٹے وغیرہ داڑھی رکھ لیں تو یہ ان کو کہہ کر ان سے داڑھی منڈوا دیتی ہیں اور ان چیزوں کو ناپسندیدہ سمجھتی ہیں اور ان چیزوں

Marfat.com

کی تحقیر کرتی ہیں تو یہ کفر ہے۔ اس لئے ایسے کاموں کے متعلق بات کرتے وقت ڈرتے رہنا چاہئے کہ اگر آپ کی زبان سے کوئی حقارت والا لفظ نکل گیا تو ایمان گیا۔

(۵)۔ بعض اوقات بھوک کی شدت پر کچھ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ میری آنتیں ''قل ھو اللہ'' پڑھ رہی ہیں یہ کفریہ کلمہ ہے۔

(۶)۔ اگر کوئی غریب ہو تو اپنی محتاج اور پریشان حالی کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے، آفرین ہے کیسا انصاف ہے، یہ کلمہ کفر ہے۔

(۷)۔ کسی سے کہا تم اس کام کو کر دو گے انشاء اللہ عزوجل۔ اس نے کہہ دیا کہ اجی میں بغیر انشاء اللہ کے کروں گا کافر ہو گیا۔

(۸)۔ کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کیلئے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں۔ یہ کلمۂ کفر ہے۔ (اللہ تعالیٰ کو ''اللہ میاں'' کہنا منع ہے)

(۹)۔ مصیبتوں سے گھبرا کر کہنا یا اللہ عزوجل تو نے مال لیا اولاد لی، یہ لیا وہ لیا اب کیا لے گا تو اس طرح بکنا بھی کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو کفریہ باتوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆

Marfat.com

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ
عورت اور مذاہبِ عالم
کڑوا سچ
اوراد و وظائف
منہاج العابدین
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور
Voice: 042-7248657
Mobile: 0300-9467047

Marfat.com

(حصہ دوم)

عورتوں کے مسائل

ہمشیرہ
محمد صدیق عطاری قادری

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الدِّینُ کُلُّہٗ اَدَبٌ

دین سارے کا سارا ادب ہے

Marfat.com

عورتوں کے مسائل

حصہ دوم

همشیره
محمد صدیق عطاری قادری

زاویہ پبلشرز
(C-8 محی الدین بلڈنگ) دربار مارکیٹ، لاہور
فون: 042-7248657
موبائل: 0300-9467047 - 0300-4505466
Email:zaviapublishers@yahoo.com

Marfat.com

زاویہ پبلشرز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2010

بار اول ———————— 1000

ہدیہ ———————— 200 روپے

زیر اہتمام ———————— نجابت علی تارڑ

لیگل ایڈوائزرز
محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300880039
رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 03007842176

کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5552929
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ، بہادر آباد کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
حنفیہ پارک پبلی کیشنز، کھارادر، کراچی	
مکتبہ غنی سلطان، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور	0423-7226193
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد ملتان	061-4545486

Marfat.com

فہرست مضامین

انتساب	5	زکوٰۃ	87
تقریظ جمیل	7	حج	109
مقدمہ	8	قربانی	127
نجاستوں کا بیان	9	محرمات	136
استنجاء	14	نکاح	143
حیض	16	مہر کے احکام	155
پانی	20	نفقہ کا بیان	158
وضو	25	طلاق	164
غسل	45	خلع	179
تیمم	46	مفقود	181
صلوٰۃ	52	رجعت	182
واجبات نماز	59	ظہار کا بیان و کفارہ	191
سنتیں اور نوافل	62	رضاعت	193
مفسدات نماز	65	منت	198
مکروہات نماز	67	قسم کا بیان	208
متفرق مسائل بہ متعلق نماز	68	بیماری کا بیان	212
وتر	73	عیادت کا بیان	215
صوم	76	عیادت کا مسنون طریقہ	216
مفسدات روزہ کا بیان	84	تجہیز و تکفین	217
مکروہات روزہ	85	فدیہ ادا کرنے کا طریقہ	225

Marfat.com

تعزیت کا طریقہ	226
وراثت کا بیان	231
اولاد کی تربیت	245
عقیقہ	248
تحنیک	252
ناموں کا بیان	253
مشاورت	254
عداوت	256
کینہ	257
خود پسندی	258
جھوٹ کا بیان	260
قرض کا بیان	263
بخل	265
تکبر	266
حسد	267
پانی پینے کے آداب	274
کھانا کھانے کے آداب	275
لباس کے آداب	282
جوتا پہننے کے آداب	285
ضمنی مسائل	286
اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرنا	305
قربانی کی کھال بیچنا	307
ساس بہو کے جھگڑے میں پڑوسن کا طعنہ دینا	309
علم تصوف چشمہ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے	311
اوراد و وظائف	331
ضمنی مسائل	335
کھانے کے آداب	354
نماز وتر	360
مفسدات نماز	362
سنتیں اور نوافل	364
متفرقات	365
پانی پینے کا بیان	367
مسلمان میت	368

Marfat.com

انتساب

محسنۂ امت، محبوبہ محبوب کریم ﷺ

جگر گوشہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

"سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا"

کے نام

جو مفسرہ، محدثہ، مجتہدہ، مفتیہ، متقیہ تھیں۔ نیز جن کی تطہیر کی گواہی قرآن مجید نے دی۔

بنت صدیق آرام جان نبی
اس حریم برات پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورہ نور جن کی گواہ
ان کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام

کنیزۂ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

ہمشیرہ محمد صدیق احمد

22 ذوالحجہ 1427ھ

13 جنوری 2007ء

کراچی

Marfat.com

تقریظ جمیل

پیر طریقت، رہبر شریعت، صاحب الجد والجاہ

حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

امیر جماعت اہل سنت پاکستان، کراچی

اس فقیر نے جناب محمد صدیق قادری عطاری کی ہمشیرہ سلمہا کی تصنیف (عورتوں کے مسائل" حصہ دوم کو کہیں کہیں سے دیکھا، میں اپنی بے انتہا مصروفیات کی بنا پر بالاستیعاب تو اس کتاب کو نہیں پڑھ سکا البتہ جہاں جہاں سے بھی دیکھا اسے مناسب پایا۔

اس سے قبل اس کتاب کا پہلا حصہ شائع ہو چکا ہے۔ ہر دو حصے بنیادی عقائد، عبادات و معاملات پر آیات قرآنیہ، احادیث مقدسہ اور فقہی مسائل پر مشتمل ہیں۔ یہ وہ مسائل ہیں کہ جن کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے ضروری ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ

(المعجم الکبیر للطبرانی 230/10، الترغیب والترہیب للمنذری، 96/1)

اکثر مسائل بہار شریعت از صدر الشریعہ مولانا حکیم محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے لئے گئے ہیں، نیز آیات قرآنیہ کا ترجمہ بھی کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن سے لیا گیا ہے۔ مؤلفہ نے سوال و جواب کی صورت میں عام فہم اور آسان انداز میں اسے مرتب کر کے وقت کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

یہ کتاب اسکول، کالج اور مدارس دینیہ کی طالبات کے لئے یکساں مفید ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مؤلفہ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور اسے نافع خاص و عام بنائے۔ آمین

سید شاہ تراب الحق قادری

12/ جولائی 2007ء

Marfat.com

مقدمہ

الحمد للہ عزوجل

عورتوں کے مسائل "حصہ اول" کی زبردست کامیابی کے بعد عورتوں کے مسائل "حصہ دوم" حاضر ہے۔ جس میں ان شاء اللہ ہماری بہنوں کو روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے جواب بھی مل جائیں گے اور مزید مسائل سیکھنے کے لئے ذخائر بھی۔

اللہ عزوجل ہم سب کو تمام علوم اور خصوصاً علم فقہ کا شوق عطا فرمائے کہ اس پر عبادت کی درستگی موقوف ہے۔ توجہ، شوق اور سیکھنے کی جستجو کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ انشاء اللہ کارآمد ہوگا۔

اللہ عزوجل عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اس کا نفع عام فرمائے۔

ہمشیرہ محمد صدیق احمد

Marfat.com

نجاستوں کا بیان

سوال: فوزیہ پوچھتی ہیں کہ نجاست کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اَلنِّجَاسَةُ هِیَ کَوْنُ الْبَدَنِ وَالثَّوْبِ وَالْمَکَانِ بِحَالٍ یَتَوَدَّرُهَا الشَّرْعُ وَیَامُرُ بِالتَّطْهِیْرِ عَنْهَا۔

"بدن، کپڑے، مکان کا اس حال میں ہونا جس کو شریعت ناپسند کرے اور اسے پاک کرنے کا حکم دے اس کو نجاست کہتے ہیں"۔ (بحوالہ فقہ المیسر ص 27)

سوال: کرن سوال کرتی ہیں کہ پاخانہ پر سے مکھی اڑ کر ہمارے کپڑوں وغیرہ پر بیٹھتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پاخانہ پر سے یا اسی قسم کی کسی دوسری نجاست پر سے مکھی بیٹھ کر اڑی اور پہنے ہوئے کپڑوں پر بیٹھی تو کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔ (عالمگیری) بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 52)

سوال: رابعہ پوچھتی ہیں کہ میں راستے میں جا رہی تھی کہ کیچڑ کی چھینٹیں اڑ کر کپڑوں پر آگئیں تو کیا اس سے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: راستے کا کیچڑ پاک ہوتا ہے جب تک کہ اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو۔ اگر پاؤں یا کپڑے وغیرہا پر کیچڑ لگی رہ جائے تو بے دھوئے نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر پھر بھی دھو لینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ 2 صفحہ 52)

سوال: مہک کہتی ہے کہ میرے کپڑوں سے تر کتا چھو کر گزر گیا تو کیا میرے کپڑے ناپاک ہو گئے؟

جواب: اگر کتا بدن یا لباس سے چھو کر گزر جائے اور اس کا جسم تر (گیلا) ہو تو بدن یا کپڑا پاک رہے گا۔ ہاں اگر اس کے جسم پر نجاست لگی ہو تو کپڑا ناپاک ہو جائے گا اور اگر کتے کا لعاب لگ گیا ہو تو بھی بدن یا کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔

(عالمگیری) بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 52)

Marfat.com

سوال: ثمرہ سوال کرتی ہیں کہ اگر گوشت سڑ گیا اور بدبو بھی آنے لگی تو کیا گوشت ناپاک ہو گیا؟

جواب: اگر گوشت سڑ جائے اور بدبو بھی آنے لگے تو وہ نجس نہیں ہو گا اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔ (بحوالہ سنی بہشتی زیور باب نجاستوں کا بیان)

سوال: کنول پوچھتی ہیں کہ بچوں کو پیشاب کرواتے وقت کپڑوں پر نہایت باریک باریک چھینٹیں آجاتی ہیں تو کیا ہمارے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: اگر بچوں کو پیشاب وغیرہ کرواتے وقت یا ویسے بھی اگر پیشاب کے نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر بدن یا کپڑے پر لگ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک ہی رہے گا اور اگر ایسا کپڑا پانی میں بھی پڑ جائے گا تو پانی بھی ناپاک نہ ہو گا۔

(بہارشریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 51)

سوال: تابندہ سوال کرتی ہے کہ بچے نے چٹائی پر پیشاب کر دیا تو اس کو کس طرح پاک کیا جائے گا؟

جواب: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں (جیسے جوتا، چٹائی وغیرہ) اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے تو وہ پاک ہو جائیں گے۔ اسی طرح وہ کپڑا جو اپنی نازکی سے نچوڑا نہ جائے اسے بھی یونہی پاک کیا جائے گا۔

(بہارشریعت جلد 2 صفحہ 107)

سوال: سلمٰی کہتی ہے کہ صحن میں برتن رکھا تھا کتے نے اسے چاٹ لیا۔ کتے کا لعاب ناپاک ہوتا ہے تو میں اس برتن کو کس طرح پاک کروں؟

جواب: برتن پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست کسی ایسی چیز پر لگی ہو کہ جس میں جذب کرنے کی صلاحیت نہ ہو جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی برتن یا لوہے، تانبے، پیتل، اسٹیل، پلاسٹک، کانچ جیسے برتن، دھاتوں کے برتن تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے بلکہ فقط تین بار کے دھونے ہی سے پاک ہو جائے گا۔ (بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 52)

Marfat.com

سوال: بشریٰ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے گھر میں مرغی ذبح ہوئی اور چھری پر خون لگ گیا میں اس چھری کو کس طرح پاک کروں؟

جواب: چھری وغیرہ لوہے کی یا چاقو، تلوار وغیرہا کو پاک اس طرح کریں کہ اگر ان میں سے کسی چیز پر نہ زنگ ہو اور نہ نقش ونگار وغیرہ اور یہ نجس ہو جائیں تو ان کو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت جلد دوم صفحہ 52)

سوال: ثمینہ پوچھتی ہیں کہ ان کے بچے نے دری پر پیشاب کر دیا تو انہوں نے اس جگہ پر چادر بچھا دی تو چادر بھی پیشاب کی نمی کی وجہ سے نم ہو گئی۔ تو کیا اب دری کے ساتھ چادر بھی ناپاک ہے؟

جواب: اگر بچے نے دری پر پیشاب کر دیا تو اب پیشاب کی جگہ پر چادر بچھا دی گی جس کی جہ سے وہ چادر بھی نم ہو گئی تو دری کے ساتھ ساتھ اب چادر بھی ناپاک ہے۔

سوال: فوزیہ پوچھتی ہیں کہ اگر دکھتی آنکھ سے پانی نکل کر کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو کپڑے کا کیا حکم ہے؟

جواب: دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلتا ہے وہ نجس ہے اگر وہ پانی کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو پاک کرنا ہوگا۔ بہتر ہے کہ دکھتی آنکھ کو ٹشو پیپر وغیرہ سے پونچھا جائے۔

(بہار شریعت جلد 1 حصہ دوم صفحہ 50)

سوال: روبینہ پوچھتی ہیں کہ قے آنے کے سبب اس کے گندے چھینٹے میرے کپڑوں پر گر گئے تو کیا اب کپڑوں کو پاک کرنا ہوگا؟

جواب: قے کے چھینٹے نجس ہوتے ہیں اگر یہ کپڑوں پر گریں تو کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔

سوال: صدف سوال کرتی ہیں کہ ان کے گھر میں بکری ہے اور اس کا دودھ استعمال کرتے ہیں۔ ایک دفعہ دودھ نکالتے وقت دودھ میں بکری کی مینگنی گر گئی تو کیا دودھ ناپاک ہو گیا؟

جواب: دودھ ناپاک ہو جائے گا کیونکہ بکری کی مینگنی نجس ہوتی ہے۔ اگر وہ کسی چیز میں گر جائے تو وہ چیز بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ دوم صفحہ 51)

سوال: ذکیہ کہتی ہین کہ میں نے رات کو پکانے کے لیے آٹا گوندھ کر رکھا پیچھے سے بلی

Marfat.com

نے آ کر اس میں سے تھوڑا سا نوچ کر کھالیا تو اس آٹے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: بلی کا جھوٹا مکروہ ہوتا ہے اس لیے جتنی جگہ سے بلی نے آٹا کھایا تھا اتنا آٹا اس جگہ سے نکال دیں اور باقی آٹا استعمال کر سکتی ہیں۔ (بہار شریعت جلد 2 حصہ دوم صفحہ 30)

سوال: اگر گوشت دھوتے وقت خون کے چھینٹے کپڑوں پر آئیں تو اس طرح ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: گوشت دھوتے وقت جو خون کے چھینٹے اڑتے ہیں ان سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے ان سے نماز پڑھ سکتے ہیں کیونکہ یہ بہتا خون نہیں ہے۔

سوال: شہلا پوچھتی ہیں کہ کیا دودھ پیتے بچے کا پیشاب کہ اگر وہ کپڑوں پر کر دے تو کیا انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جس طرح بڑے کا پیشاب ناپاک ہے اسی طرح دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی ناپاک ہے۔ اگر بچے نے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو انہی کپڑوں میں نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ کپڑوں کو پاک کرنا ضروری ہے۔ ایسے کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے تین مرتبہ دھویا جائے اور ہر مرتبہ دھوتے وقت اتنی طاقت سے نچوڑا جائے کہ اس میں سے پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے۔

سوال: جمیلہ سوال کرتی ہیں کہ اگر لاعلمی کے باعث انہوں نے ایسے کپڑوں میں نماز پڑھ لی جس میں بچے نے پیشاب کر دیا تھا اب وہ کیا کرے۔ کیا اس نماز کا اعادہ کرے؟

جواب: اگر بچہ کا پیشاب ایک درہم سے زائد لگا تھا تو اس کا پاک کرنا فرض تھا۔ اگر بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور اگر ایک درہم کے برابر نجاست لگی تھی اور بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ایسی نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔ اگر ایک درہم سے کم ہے تو نماز تو ہو جائے گی مگر بہتر یہ ہے کہ کپڑا پاک کر لیا جائے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ دوم صفحہ 50)

سوال: قرۃ العین پوچھتی ہیں کہ ایک درہم سے کتنی مقدار مراد ہے؟

جواب: ایک درہم سے مراد یہ ہے کہ اگر ہتھیلی پھیلا کر اس پر پانی ڈالا جائے تو جتنا پانی ہتھیلی پر باقی رہ جائے تو وہ ایک درہم کے برابر ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ دوم صفحہ 50، قانون شریعت صفحہ 60)

Marfat.com

سوال: کشف سوال کرتی ہیں کہ اگر دودھ پیتا بچہ بدن یا کپڑوں پر پیشاب کردے تو کیا نہانا ضروری ہے؟

جواب: بچے نے اگر بدن پر پیشاب کردیا تو اس حصے کو دھونا ضروری ہے نہانا ضروری نہیں۔

سوال: سویرا کہتی ہیں کہ کیا دودھ پیتے بچے کی قے ناپاک ہے؟

جواب: اگر بچے نے دودھ پینے کے فوراً بعد ہی قے کردی تو یہ ناپاک نہیں اگر تھوڑی دیر کے بعد قے کی کہ دودھ معدے تک پہنچ گیا تو یہ ناپاک ہے۔

(بہار شریعت جلد 1 حصہ دوم صفحہ 50)

سوال: نور فاطمہ کہتی ہیں کہ میں نے دھو کر کپڑے لٹکائے تو ان پر کبوتر نے بیٹ کردی تو کیا کپڑے دوبارہ پاک کرنا ہوں گے؟

جواب: آپ کو کپڑے دوبارہ نہیں دھونے پڑیں گے کیونکہ جو حلال پرندے اونچے اڑتے ہیں ان کی بیٹ پاک ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ دوم صفحہ 51)

سوال: جوتا پیشاب میں تر ہوجائے اور خشک ہوجائے۔ دھونے کے بعد یا پہلے یا پھر دوبارہ تر ہوجائے یا بھیگے ہوئے پاؤں اس میں ڈال لیے جائیں تو پاؤں ناپاک ہوجاتے ہیں اور جوتے کی نجاست دوبارہ لوٹ آتی ہے یا نہیں اور جوتا خشک ہونے سے پہلے اس نجاست سے پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نجاست جسم والی یعنی سخت ہو تو رگڑنے سے جوتا پاک ہوجائے گا اور جس کا جسم نہ ہو یعنی پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو وہ دھونے سے پاک ہوجائے گا اور جب رگڑ کر پاک کیا گیا تو تر ہونے کی وجہ سے ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 136)

سوال: اکثر اوقات عجلت (جلدی) کے باعث یا غفلت کے سبب سے پیشاب کرتے وقت کچھ چھینٹیں کپڑوں پر پڑ جاتی ہیں جو کہ معلوم نہیں ہوتیں اس کپڑے سے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: ایسی چھینٹیں جو باریک ہوں اور معلوم نہ ہوں تو معاف ہیں ان سے کپڑا اور بدن ناپاک نہیں ہوتا ایسے کپڑوں سے نماز ہوجائے گی۔ لیکن جب قطروں کی صورت میں

Marfat.com

پیشاب کرنے سے اگر مقدار ناپاکی مقدار درہم سے بڑھ جائے تو کپڑے کو دھو کر اور پاک کرکے نماز پڑھے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

سوال: کیا شیر خوار بچہ کا پیشاب نجس ہے؟

جواب: بچہ کا پیشاب نجس ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "پیشاب کی ناپاکی سے بچو"۔

سوال: عام خیال ہے کہ غیر مذاہب وغیرہ مثلاً عیسائی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا جائز ہے جب کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کے برتن وغیرہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتے؟

جواب: یہود و نصاریٰ بے شک اہل کتاب ہیں لیکن فی زمانہ ان کی مقدس کتابیں تحریف شدہ ہو چکی ہیں۔ نیز یہ کہ یہ لوگ محرمات شرعیہ اور نجس اشیاء کا استعمال کرتے ہیں جیسے شراب و خنزیر وغیرہ اس لیے ان کے برتنوں میں ان کے ساتھ کھانا پینا درست نہیں۔ احتیاط لازم ہے۔

سوال: ایک برتن میں تیل کا اچار تھا اور تیل برتن کے منہ تک بھرا ہوا تھا۔ اس میں ایک چوہیا گر کر مر گئی تو وہ اچار ناپاک ہے یا پاک۔ اگر تیل کو اوپر سے ہٹا کر پھینک دیں تو اچار کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: وہ تیل اور اچار سب ناپاک ہو جائے گا اسے استعمال نہ کریں۔ تیل اگر جلانے کے کام میں لا سکتے ہوں تو جلا لیا جائے۔

سوال: مٹی یا ایلومونیم کے برتن ناپاک ہو جائیں تو کس طرح پاک کیے جائیں؟

جواب: مٹی کے یا ایلومونیم کے برتن دھونے اور مانجھنے سے پاک ہو جائیں گے۔ مٹی کے برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائیں گے۔

استنجاء

سوال: حمنہ سوال کرتی ہیں کہ استنجاء کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: پانی سے استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر ہمیشگی فرمائی۔ (مراقی ص 255۔ شامی ص 335 جلد 1)

سوال: خالدہ سفر میں تھیں۔ استنجاء کے لیے انہیں پانی نہ مل سکا جس کی وجہ سے ان کی

Marfat.com

نمازیں قضا ہو گئیں۔

جواب: یہ بات یاد رہے کہ استنجاء میں اگر نجاست یعنی گندگی درہم سے تجاوز (بڑھ) نہیں گئی تھی تو استنجاء کرنا واجب تھا۔ ان کو چاہیے تھا کہ وہ وضو کر کے نمازیں ادا کرتیں کیونکہ استنجاء کرنا فرض اس وقت ہے جب کہ نجاست درہم سے بڑھ کر پھیل جائے اور اگر درہم کی مقدار نجاست پھیلی تو استنجاء کرنا واجب ہے۔ (نور الایضاح)

لہٰذا سفر وغیرہ میں اگر پانی نہ ملنے کی صورت میں نجاست اپنے مقام سے درہم کی مقدار نہیں پھیلی تو استنجاء کرنا سنت ہوا۔ لہٰذا اسی صورت میں وضو کر کے نمازیں پڑھ لیا کریں۔ نمازیں نہ چھوڑا کریں۔

سوال: استنجاء کے لیے بیٹھتے وقت رخ کس طرف ہو؟

جواب: استنجاء کے لیے بیٹھتے وقت نہ منہ قبلے کی طرف ہو اور نہ پیٹھ قبلے کی طرف ہو کہ اس حالت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہو یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (نور الایضاح)

سوال: منزہ کہتی ہیں کہ کیا اس عمل پر ثواب بھی ہے؟

جواب: جی ہاں۔ جو شخص استنجاء کے لیے بیٹھنے میں قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے گا اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ معاف ہو گا۔ (اعلاء السنن جلد 1 ص 313)

سوال: کیا بچوں کو پیشاب یا پاخانہ کے لیے بیٹھاتے وقت بھی یہ احتیاط ضروری ہے؟

جواب: بچوں کو پیشاب، پاخانہ کراتے وقت بھی یہ احتیاط ضروری ہے۔ طحاوی میں ہے "عورت کے لیے بھی ضروری ہے کہ بچے کو پیشاب کرانے کے لیے اس طرح یعنی قبلہ رخ کر کے نہ پکڑے۔ (طحاوی ص 29)

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں کہ استنجاء کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مناسب یہ ہے کہ حاجت کے غالب ہونے سے پہلے جائے۔ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

بائیں قدم سے داخل ہو۔ بیٹھنے میں خیال کرے کہ قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو۔

Marfat.com

بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھنے سے فراغت میں آسانی ہوتی ہے۔ زمین سے قریب ہو کر کپڑا اٹھائے۔ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے تو پاکی حاصل کرے۔ جو کچھ گندگی ہو اس کو بہا دے۔ شرم گاہ بائیں ہاتھ سے دھوئے۔ پہلے پیشاب گاہ دھوئے پھر پاخانہ کی جگہ دھوئے۔ پانی آرام سے ڈالے زور سے نہیں۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو دھونے میں اور ملنے میں مبالغہ کرے پھر دائیں قدم سے باہر آئے اور یہ دعا پڑھے:

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ۔

سوال: فرزینہ کہتی کیا اٹیچڈ باتھ میں دعائیں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: غسل خانہ، بیت الخلاء، اٹیچڈ باتھ میں دعائیں پڑھنا ممنوع ہے کہ یہ جگہیں موضع نجاست ہیں۔ یہاں نجاست کو دور کیا جاتا ہے اور یہ ذکر کے آداب کے خلاف ہے۔ بہار شریعت میں غسل کی سنتوں کے بیان میں ہے کہ دعائیں وغیرہ نہ پڑھی جائیں۔

حیض

سوال: ثمینہ سوال کرتی ہیں کہ میں دوپہر میں بچوں کو تجوید سے قرآن پاک پڑھانے کے فرائض انجام دیتی ہوں تو کیا حیض کے دنوں میں بھی اپنے معمولات اسی طرح جاری رکھوں یا کسی احتیاط کی ضرورت ہے؟

جواب: معلّمہ کے لیے ضروری ہے کہ حیض یا نفاس کی حالت میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 117)

سوال: فاطمہ کہتی ہیں کہ الحمدللہ گھر کے کام کاج کے ساتھ ساتھ میں کوشش کرتی ہوں کہ زبان بھی درود پاک سے تر رہے البتہ حیض کے دنوں میں یہ خدشہ دل میں ابھرتا ہے کہ نجانے اس حالت میں یہ پاکیزہ ذکر کرنا جائز بھی ہوگا کہ نہیں۔ براہ مہربانی اس خدشہ کا جواب عنایت فرمائیں؟

جواب: فاطمہ بہن! حالت حیض و نفاس میں قرآن پاک کے علاوہ تمام اذکار، کلمہ، درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے

Marfat.com

ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عادت پر استقامت عطا فرمائے۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص 117)

سوال: خدیجہ خورشید سوال کرتی ہیں کہ حالت حیض میں کیا کسی کپڑے کے ذریعے قرآن مجید کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے؟

جواب: پیاری بہن! اگر قرآن پاک جزدان میں ہو تو اسے ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر اپنی قمیص کے دامن یا دوپٹا وغیرہ سے چھونا جائز نہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 117)

سوال: اسماء بتول کا مسئلہ کچھ یوں ہے کہ مغرب کا بالکل آخری وقت تھا اور انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی کہ انہیں حیض آ گیا تو کیا مغرب کی نماز انہیں معاف ہو گئی یا پاک ہونے کے بعد قضاء کرنی پڑے گی؟

جواب: اسماء بتول! اگر نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہو گیا تو وہ نماز معاف ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 117)

سوال: بتول سوال کرتی ہیں کہ انہیں اس دفعہ دو دن حیض کا خون آیا اور پھر درمیان میں پندرہ دن کا وقفہ آ گیا تو کیا اب یہ تمام دن حیض ہی میں شمار کیے جائیں گے؟

جواب: بتول بہن! حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین رات ہے اور دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ہونا ضروری ہے لہٰذا آپ کو جو دو دن خون آیا وہ استحاضہ (یعنی کے بیماری کا خون) ہے نہ کہ حیض کا اور جو پندرہ دن درمیان میں پاکی کے گزرے وہ بھی پاک دنوں میں ہی شمار ہوں گے نہ کہ حیض میں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 112)

سوال: رافعہ کہتی ہیں کہ کئی سالوں سے میرا یہ معمول رہا ہے کہ مجھے چھ دن حیض آتا ہے مگر درمیان میں ایک دن یا کبھی آدھے دن کا وقفہ بھی آ جاتا ہے کہ جس میں خون بالکل نہیں آتا تو کیا اس وقت کو بھی حیض میں ہی شمار کریں گے؟

جواب: جی ہاں رافعہ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے۔ جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض وقت آئے اور بعض وقت رک جائے جب بھی حیض ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 113)

Marfat.com

سوال: زہرہ اپنا مسئلہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میری بیٹی جس کی عمر آٹھ سال ہے کو دو دن خون آیا تو یہ خون حیض کا ہوگا یا کسی بیماری کے سبب ہوگا؟

جواب: بہن زہرہ! حیض کا خون کم سے کم نو برس کے بعد شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ کی بیٹی کو جو خون آیا ہے وہ استحاضہ کا خون ہے نہ کہ حیض کا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 113)

سوال: سنبل کا سوال کچھ یوں ہے کہ میری بہن کو جو کہ بفضل تعالیٰ امید سے ہے کو چار دن خون آیا تو کیا یہ حیض کا خون ہے؟

جواب: پیاری سنبل! حاملہ کو جو خون آتا ہے وہ حیض کا نہیں بلکہ استحاضہ کا ہوتا ہے۔ اس لیے آپ کی بہن کو جو خون آیا ہے وہ بیماری کا خون کہلائے گا نہ کہ حیض کا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 113)

سوال: رابعہ کہتی ہیں کہ میری بھانجی پیدا ہوئی تو میری بہن کو صرف بیس دن خون آیا تو کیا وہ چالیس دن پورے کرے یا غسل کرکے پاکی حاصل کرلے؟

جواب: رابعہ بہن! نفاس کے خون کی کم سے کم کوئی مقدار نہیں۔ نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس کا خون کہلائے گا اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن ہیں۔ لہٰذا آپ کی بہن غسل کرکے نماز وغیرہ شروع کردے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 116)

سوال: مہک نور کہتی ہیں کہ میری والدہ کا کہنا ہے کہ اگر زوال کے بعد حیض آئے تو وہ روزہ ہو جاتا ہے اور اس کی قضاء کی ضرورت نہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: اگر روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہتا ہے اگرچہ مغرب سے چند لمحہ قبل ہو۔ لہٰذا اس روزے کی قضا رکھنی چاہیے۔ فرض روزہ ہو تو قضاء فرض ہے اور نفل روزہ ہو تو قضاء واجب ہے۔ (سنی بہشتی زیور)

سوال: تابندہ سوال کرتی ہیں کہ مجھے بیماری یعنی کہ استحاضہ کا خون مسلسل جاری رہتا ہے تو اس بیماری کے دوران نماز روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: پیاری تابندہ! استحاضہ میں نہ تو نماز معاف ہے اور نہ روزہ اور نہ ہی اس حالت میں صحبت حرام ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 120)

Marfat.com

سوال: شازیہ کہتی ہیں کہ انہیں اکثر استحاضہ کا خون جاری ہو جاتا ہے مگر جب وہ نماز بیٹھ کر پڑھتی ہیں تو اس مرض میں افاقہ محسوس ہوتا ہے تو کیا اس عذر کی وجہ سے ان کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جی شازیہ! اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہتا ہے یا اس میں کمی آجاتی ہے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے۔ مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔ (بہار شریعت جلد اول ص 121)

سوال: حنا کہتی ہیں کہ مجھے چند دن حیض کا خون آیا پھر سفید رطوبت آنے لگی تو میں نے طہارت کا گمان کرتے ہوئے غسل کر کے نمازیں پڑھنا شروع کر دیں پھر دوبارہ خون آیا تو اب کیا جو میں نے درمیان میں نمازیں پڑھیں وہ ہو گئیں یا ان کی قضا کرنی ہو گی یا مجھ پر حیض کی وجہ سے قضا بھی نہیں ہے۔ میرے ساتھ اس طرح نفاس میں بھی ہوتا ہے۔ تفصیلاً ارشاد فرما کر قلب کو مطمئن فرمائیں؟

جواب: حنا! پانی کوئی چیز نہیں وہ تو رطوبت ہے حیض و نفاس میں تو خون ہوتا ہے نفاس میں چالیس دن کے اندر جب خون عود کرے شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے گنے جائیں گے۔ جو دن بیچ میں خالی رہ گئے وہ بھی نفاس ہی میں شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا۔ عورت بگمان طہارت غسل کر کے نماز روزہ وغیرہ کرتی رہی چالیس دن پورے ہونے میں ابھی دو منٹ باقی تھے پھر خون آ گیا تو یہ سارا چلہ نفاس میں ٹھہرے گا نمازیں بیکار گئیں۔ فرض یا واجب روزے یا ان کی قضا نمازیں جتنی پڑھی ہوں انہیں پھر پھیرے یعنی دوبارہ پڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ 354)

اسی طرح حیض کے دوران طہارت کے گمان سے پڑھی ہوئی نمازیں نہ ہوں گی اور ان کی قضا بھی نہیں اور جو اس دوران قضا نمازیں پڑھی تھیں وہ بھی نہ ہوئیں ذمہ پر باقی رہیں۔

سوال: ماہین سوال کرتی ہے کہ لیکوریا کیا ہے؟

جواب: عورت کی فرج داخل کی رطوبت ہوتی ہے جو پانی کی طرح آگے کی راہ سے آتی ہے بیماری وغیرہ کی وجہ سے اسے سیلان رحم (لیکوریا) کہتے ہیں۔

Marfat.com

سوال: لیکوریا کی پہچان کس طرح کی جائے؟

جواب: لیکوریا گاڑھا، گوندکی مانند لیسدار ہوتا ہے۔ رحم سے تکلیف سے آتا ہے۔

سوال: روزینہ پوچھتی ہیں کہ اگر کسی کے حیض کا خون دس دن پورے ہونے پر منقطع ہوا اس وقت نماز کا آخری وقت تھا تو اگر وہ غسل کرے گی تو وقت ختم ہو جائے گا تو کیا صورت اختیار کرے؟

جواب: وقت اتنا تنگ آ گیا کہ وضو یا غسل کرے گی تو نماز قضا ہو گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے نماز دہرائے۔

سوال: اینہ زمان سوال کرتی ہے کہ اگر لیکوریا کپڑے میں لگ جائے تو کیا اس کپڑے میں نماز ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: یہ پانی (لیکوریا) نجس (ناپاک) ہے لہٰذا یہ کپڑے یا جسم میں لگ جائے تو وہ کپڑا ناپاک ہو جائے گا اس سے وضو بھی ٹوٹ جائے گا اور اس کپڑے میں نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔

سوال: شگفتہ مختار سوال کرتی ہیں کہ اگر لیکوریا مسلسل جاری ہو تو نماز اس حال میں ادا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ وضاحت فرما دیں؟

جواب: اگر لیکوریا مسلسل جاری ہو جائے تو وہ معذور کے حکم میں ہے لہٰذا ہر نماز سے قبل کپڑے تبدیل کر لیں یا پیڈ تبدیل کر لیں اور ہر نماز سے قبل تازہ وضو بھی کر لے۔ سہولت اس میں ہے کہ انڈرویئر میں کوئی کپڑا رکھ لے اور ہر نماز سے پہلے اسے ہٹا دے ورنہ کپڑے ناپاک ہونے کی صورت میں انہیں پاک کرنا دشوار ہو جائے گا۔

سوال: میمونہ سوال کرتی ہے کہ اگر لیکوریا کپڑے میں نہ لگے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: میمونہ بہن اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا لیکن کپڑا پاک ہے لہٰذا آپ تازہ وضو کر کے نماز پڑھ سکتی ہیں۔

پانی

سوال: انیلہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے نہانے کے لیے ٹب میں پانی بھرا پھر اس میں کچھ

Marfat.com

گرم پانی ملایا تو حرارت دیکھنے کے لیے میں نے انگلی ڈال کر پانی چیک کیا۔ میری بہن کہتی ہے کہ اب آپ اس پانی سے غسل نہیں کر سکتیں تو کیا اس کی بات صحیح ہے تفصیلاً ارشاد فرمائیں؟

جواب: اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی حصہ جو وضو میں دھویا جاتا ہے بقصد یا بلا قصد پانی میں بغیر دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔ اب آپ اس پانی سے غسل نہیں کر سکتیں کیونکہ وہ پانی مستعمل ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم جلد اول صفحہ 28)

سوال: مہرین سوال کرتی ہیں کہ میں سارا دن باوضو رہتی ہوں پھر اسی حالت میں جب کھانے کا وقت آیا تو میں نے بھرے ہوئے ٹب میں ہاتھ ڈال کر ہاتھ دھو لیے اب اس ٹب والے پانی کا کیا حکم ہے۔ کیا اب اس پانی سے میری امی وضو کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہو یعنی آپ باوضو ہوں یا پھر ویسے ہی ہاتھ دھلے ہوئے ہیں مگر پھر دھونے کی نیت سے ہاتھ ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا۔ لہٰذا کھانے کے لیے ہاتھ دھونے کے لیے اسی برتن میں ہاتھ ڈالنے سے وہ پانی مستعمل ہو گیا اب اس سے وضو نہیں کر سکتے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 28)

سوال: راحیلہ سوال کرتی ہیں کہ نہانے میں اگر استعمال شدہ پانی کے چھینٹے پانی کے ٹب میں پڑ جائیں تو کیا اب اس پانی سے غسل کر سکتے ہیں یا پانی بے کار ہو گیا؟

جواب: مستعمل پانی (استعمال شدہ پانی) اگر اچھے پانی میں مل جائے یعنی وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا ٹب میں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا رہا ورنہ سب بے کار ہو گیا۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 29)

سوال: نور الہدیٰ سوال کرتی ہیں کہ شریعت میں مستعمل پانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستعمل پانی وہ ہے جسے وضو یا غسل میں حدث یعنی ناپاکی دور کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہو یا وضو پر ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو کیا جائے۔ (الفقہ المیسر صفحہ 13)

Marfat.com

سوال: عائدہ سوال کرتی ہیں کہ میرا ایک چھوٹا نابالغ بیٹا ہے۔ جب میں نماز کے لیے وضو کرتی ہوں تو وہ بھی میرے ساتھ وضو کرتا ہے اور اپنا استعمال کیا ہوا پانی میرے برتن میں ڈال دیتا ہے تو کیا اب اس برتن کا پانی مستعمل ہو گیا یا نہیں کیا میں اس سے وضو کر سکتی ہوں؟

جواب: ناسمجھ بچے نے وضو کیا جس طرح دو تین سال کے اطفال (بچے) ماں باپ کو دیکھ کر بطور نقل وحکایت نماز وضو کرنے لگتے ہیں پانی مستعمل نہ ہوگا۔ لہٰذا عائدہ بہن آپ اس سے وضو کر سکتی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ 46)

سوال: مائرہ سوال کرتی ہیں کہ میں وضو کر رہی تھی مجھے شک ہو گیا کہ میں نے اپنا ہاتھ تین مرتبہ دھویا ہے یا نہیں اسی خیال کے تحت ایک مرتبہ اور دھولیا اور وہ پانی میں نے وضو کے برتن میں ہی گرادیا۔ اب ارشاد فرمائیں کہ تیسری مرتبہ استعمال کرنے میں جو پانی بہا وہ مستعمل ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر شک ہو کہ دو بار دھویا یا تین بار یوں تیسری مرتبہ یقین کرنے کے لیے پانی پھر ڈالا تو پانی مستعمل ہو گیا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ 45)

سوال: صفیہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی شخص نے ٹب سے بھرے ہوئے پانی سے وضو کرنا ہے اس کے لیے اس نے چھوٹا برتن مثلاً کٹورا وغیرہ ٹب میں ڈالا مگر وہ برتن ہاتھ سے چھوٹ کر ٹب میں جا گرا۔ اب اس کے پاس کوئی اور برتن بھی نہیں اور نہ کوئی بچہ یا باوضو شخص ہے کہ جس سے کہہ کر نکلوائے تو اب وہ کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی ایسی صورت حال ہے کہ کوئی بچہ یا باوضو آدمی موجود نہیں اور نہ ہی کوئی چھوٹا برتن وغیرہ ہے کہ جس سے پانی نکال سکے تو اب بمجبوری بے وضو شخص خود ہی ہاتھ ڈال کر نکالے گا یا چھوٹا برتن سرے سے ہے ہی نہیں تو ناچار چلو لے کر ہاتھ دھوئے گا۔ ان دونوں صورتوں میں بھی اگرچہ تطہیر کا ساقط ہونا پایا گیا ہے مگر یہ صورت ضرورتاً معاف رکھی گئی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ 44)

سوال: عروسہ سوال کرتی ہیں کہ پینے کے پانی میں ادویات کلورین وغیرہم ڈالی جاتی ہیں تاکہ پانی صاف رہے اور جراثیم سے پاک ہو جائے۔ ان ادویات سے پانی کے ذائقہ اور

Marfat.com

بو میں فرق آجاتا ہے اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک نجاست کا علم نہیں پانی طاہر و مطہر ہے (یعنی پاک ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے)۔

یعنی کہ جو ادویات پانی کے اندر ڈالی گئی ہیں جب تک ان کے ناپاک ہونے کا علم نہیں یہ پانی پاک رہے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 280)

سوال: حمیدہ سوال کرتی ہیں کہ میں باوضو تھی میں نے برتن بہ نیت ثواب کے لیے دھوئے تو کیا جس طرح ہاتھ بہ نیت ثواب دھونے سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے جو اسی طرح برتن دھونے سے بھی ہو جائے گا۔ جواب ارشاد فرما کر قلب کو مطمئن فرمائیں؟

جواب: حمیدہ بہن! برتن بہ نیت ثواب دھونے سے پانی مستعمل نہ ہوگا جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم میں ہے "برتن بہ نیت ثواب دھونے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا"۔ کیونکہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے قربت (یعنی ثواب کے لیے پانی) استعمال کرنے کو بدن کے ساتھ خاص کیا ہے یعنی جو پانی بدن سے گرے گا وہی مستعمل ہوگا کسی اور کام کے لیے استعمال کرنے سے نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ 52)

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ والدین کے کپڑے، کھانے کے پھل، مسجد کا فرش بہ نیت ثواب دھویا تو کیا پانی مستعمل ہو جائے گا؟

جواب: صائمہ بہن! پانی مستعمل نہ ہوگا جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے "ماں باپ کے کپڑے، ان کے کھانے کے پھل، مسجد کا فرش بہ نیت ثواب دھونے سے پانی مستعمل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ 53)

سوال: نفیسہ سوال کرتی ہیں کہ ہماری پانی کی ٹینکی میں چوہا گر گیا تو اب اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے تفصیلاً ارشاد فرمائیں؟

جواب: نفیسہ باجی اگر پانی کی ٹینکی میں چوہا، بلی مرغی وغیرہ گر جائے تو اگر ان پر کوئی نجاست وغیرہ نہ ہو اور وہ پھولی پھٹی نہ ہوں تو ٹینکی کا کل پانی نکالنا بہتر ہے اور اگر نہ نکالا تو مکروہ ہے لیکن وضو، غسل وغیرہ کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

سوال: ہاجرہ سوال کرتی ہیں اگر پانی کی ٹینکی میں چوہا گر جائے اور مر کر پھول پھٹ جائے تو اب اس پانی سے وضو غسل وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہاجرہ بہن اگر چوہا، بلی، مرغی وغیرہ ٹینکی میں گر کر مر جائے اور وہ پھول پھٹ جائیں تو ٹینکی کا کل پانی نجس و ناپاک ہے اس پانی سے وضو و غسل جائز نہیں۔

سوال: سعیہ سوال کرتی ہیں کہ اگر ٹینکی کا کل پانی نجس ہو جائے تو کیا اس میں اور پانی ڈالنے سے یا یوں کہ روز ٹینکی بھرنے سے ٹینکی کا پانی پاک ہو جائے گی۔ تفصیلاً ارشاد فرمائیں؟

جواب: سعیہ بہن! ٹینکی کو پاک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ٹینکی کا کل (یعنی سارا) پانی نکالا جائے پھر اور پانی ڈالا جائے تو پاک ہوگا۔ اگر ٹینکی کا کل پانی نہ نکالا تو اب اگرچہ روز کتنی ہی مرتبہ کتنا ہی پانی ڈالے پانی پاک نہ ہوگا اور اس پانی سے وضو اور غسل وغیرہ بھی نہ ہوگا اور ان سے جو نمازیں پڑھی ہیں وہ بھی ادا نہ ہوئیں لہٰذا لوٹانا ہوں گی۔

سوال: عاتکہ سوال کرتی ہیں کہ اگر پانی میں مچھر و مکھی وغیرہ گر کر مر جائے تو اس پانی سے وضو و غسل کا کیا حکم ہے؟

جواب: عاتکہ بہن اگر پانی میں مچھر مکھی وغیرہ اور اسی طرح وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا وہ پانی میں گر کر مر جائے تو پانی نجس نہیں ہوتا اور اس پانی سے وضو اور غسل درست ہوتا اور اس پانی کو بلا کراہت پی بھی سکتے ہیں۔ مکھی گری ہے تو اس کا طریقہ ہے کہ پوری کو ڈبو کر باہر پھینک دیں اور اب پانی کو پی لیں۔

سوال: فرزانہ بہن سوال کرتی ہیں کہ اگر ٹینکی میں چوہا وغیر گر کر مر گیا اور پتہ نہیں چلا پھر کچھ دنوں بعد پتہ چلا تو بتائیں کہ اس پانی کا کیا حکم ہے اور اس پانی سے وضو غسل کر کے پڑھی ہوئی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرزانہ بہن اگر وہ چوہا یا کوئی اور جانور اس حالت میں ہے کہ وہ پھولا اور پھٹا ہوا تھا اور یہ معلوم نہیں کہ وہ کب گرا تھا تو اب اس پانی کو تین دن اور تین رات سے نجس مانیں گے اور اب ان تین دن اور تین راتوں میں جو وضو اور غسل کیا تھا وہ نہ ہوا اور جو نمازیں ادا کی تھیں وہ لوٹانا ہوں گی۔

Marfat.com

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں ابھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس پانی سے وضو غسل کر کے جو نمازیں پڑھیں تھیں وہ لوٹانا ہوں گی تو کیا جو کپڑے دھوئے تھے وہ بھی دوبارہ دھونے پڑیں گے؟

جواب: رابعہ بہن اگر نجس کپڑے دھوئے تھے تو پاک نہ ہوئے اور دوبارہ دھونے پڑیں گے لیکن اگر نجس نہ تھے میل دور کرنے کیلئے دھوئے تو اب دوبارہ دھونے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

سوال: عائشہ سوال کرتی ہیں کہ بچہ کا نہالچہ جس میں بچے کو نہلاتے ہیں اگر پانی کی ٹینکی میں گر جائے تو اب اس پانی کا کیا حکم ہے کیا اس پانی سے وضو اور غسل کر سکتے ہیں؟

جواب: عائشہ بہن اگر نہالچہ پر کوئی نجاست نہ تھی تو اب گرنے کی صورت میں پانی نجس نہ ہوگا اور اس پانی سے وضو غسل جائز ہے اور اگر اس پر کوئی نجاست وغیرہ تھی تو اس صورت میں کل پانی نجس ہے وضو غسل کے کام کا نہیں ہے۔

سوال: ہما سوال کرتی ہیں ہم نے پانی کا ٹینک صاف کیا اور اس پر ڈھکن رکھنا بھول گئے اور اس پر سے پرندے وغیرہ گزرے تو پانی میں پرندوں کی بیٹ وغیرہ گر گئیں تو اب کیا ٹینک کا دوبارہ پورا پانی نکالنا ہوگا۔ اس پانی کا کیا حکم ہے۔ تفصیلاً ارشاد فرمائیں؟

جواب: اڑنے والے حلال جانور کبوتر، چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرندہ چیل، شکرا، باز کی بیٹ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

وضو

سوال: آمنہ سوال کرتی ہیں کہ ازراہ کرم ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت ارشاد فرمائیں؟

جواب: **ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت**

بعض عارفین نے فرمایا جو ہمیشہ باوضو رہے اللہ تعالیٰ اسے سات فضیلتوں سے مشرف فرمائے گا:

۱۔ ملائکہ اس کی صحبت میں رغبت کریں۔

۲۔ قلم اس کی نیکیاں لکھتا رہے۔

Marfat.com

۳۔اس کے اعضاء تسبیح کریں۔

۴۔اس کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو۔

۵۔جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جن وانس کے شر سے اس کی حفاظت کریں۔

۶۔سکرات موت اس پر آسان ہو۔

۷۔جب تک باوضو ہو امان الٰہی میں رہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ 702)

سوال: شبانہ سوال کرتی ہیں کہ فرض کسے کہتے ہیں؟

جواب: فرض وہ کام ہے جس کی ادائیگی ضروری ہو جیسے وضو میں منہ دھونا۔

سوال: رمنہ سوال کرتی ہیں کہ وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

جواب: وضو کے چار فرض ہیں۔

۱۔چہرہ دھونا۔

۲۔دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴۔دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔(نور الایضاح صفحہ نمبر 21 وضو کی فصل)

سوال: عائشہ سوال کرتی ہیں کہ نماز کیلئے وضو کے فرض ہونے کا ثبوت کہاں سے ملتا ہے؟

جواب: نماز کے لیے وضو کا فرض ہونا اس آیت قرآنی سے ثابت ہوتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ (مائدہ:6)

"اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سر کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ"۔(کنز الایمان)

احادیث میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"لا يقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتى يتوضا"

"لا يقبل الله صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول"

سوال: فرحین سوال کرتی ہیں کہ کیا پاگل پر وضو فرض ہے؟

Marfat.com

جواب: پاگل پر وضو کرنا فرض نہیں۔(نورالایضاح صفحہ 39)

سوال: ثمرہ پوچھتی ہیں کہ رکن کسے کہتے ہیں؟

جواب: رکن وہ چیز ہے جس پر کسی شے کے باقی رہنے کا دارومدار ہو اور وہ اس چیز کے اندر ہو باہر نہ ہو۔

سوال: کیا بچے کے لیے وضو کرنا ضروری ہے؟

جواب: بچے پر وضو فرض نہیں کیونکہ اس پر نماز فرض نہیں۔(نورالایضاح صفحہ 93)

سوال: عائشہ پوچھتی ہیں کہ سبب سے کیا مراد لیا جاسکتا ہے؟

جواب: جو چیز کسی کام کا باعث بنتی ہے وہ اس کا سبب کہلاتی ہے جیسے نماز پڑھنا وضو کے سبب سے ہے۔(نورالایضاح 39)

سوال: نازش پوچھتی ہیں کیا سنتوں میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جائے تو وضو نہیں ہوگا؟

جواب: جی نہیں اگر وضو کی سنتوں میں سے کوئی سنت رہ گئی تو وضو ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: نائمہ سوال کرتی ہیں کہ مکروہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکروہ محبوب کی ضد ہے۔مکروہ کی دو اقسام ہیں:

۱۔مکروہ تحریمی۔ ۲۔مکروہ تنزیہی۔

مکروہ تحریمی: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا کرنا گناہ، حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب گناہِ کبیرہ ہے۔

مکروہ تنزیہی: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید وعذاب ہو یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 6)

سوال: نائلہ پوچھتی ہیں کہ وضو کے مکروہات کتنے ہیں؟

جواب: ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔وضو کے کچھ مکروہات یہ ہیں:

۱۔پانی استعمال کرنے میں زیادتی کرنا۔

Marfat.com

۲۔ پانی استعمال کرنے میں کمی کرنا۔ (اس قدر کہ سنتیں پوری طرح ادا نہ ہوں)
۳۔ پانی کو زور سے منہ پر مارنا۔
۴۔ لوگوں سے کلام کرنا۔
۵۔ بغیر ضرورت کے کسی سے مدد طلب کرنا۔
۶۔ تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔ (نور الایضاح صفحہ 25)

سوال: صادقہ کہتی ہیں کہ وضو کے آداب کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمایئے؟

جواب: صادقہ بہن وضو کے آداب یہ ہیں:

۱۔ بلند جگہ پر بیٹھنا۔
۲۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔
۳۔ کسی سے بغیر ضرورت مدد نہ لینا۔
۴۔ لوگوں کے ساتھ کلام نہ کرنا۔
۵۔ دل اور زبان دونوں سے نیت کرنا۔
۶۔ دعائے ماثورہ پڑھنا۔
۷۔ ہر عضو دھوتے وقت تسمیہ (بسم اللہ) پڑھنا۔
۸۔ کانوں میں شہادت کی انگلی داخل کرنا۔
۹۔ کھلی انگوٹھی کو حرکت دینا۔
۱۰۔ سیدھے ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔
۱۱۔ الٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
۱۲۔ نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے وضو کرنا۔
۱۳۔ وضو کے آخر میں کلمہ شہادت پڑھنا۔
۱۴۔ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لینا اور کہنا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

(نور الایضاح صفحہ 23)

Marfat.com

سوال: سعدیہ پوچھتی ہیں کہ اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو کیا تیمم کر کے نماز پڑھ سکتی ہوں؟
جواب: وقتی نماز قضاء ہو سکتی ہے لہٰذا وقتی نمازوں کے لیے تیمم کرنا صرف اس وجہ سے جائز نہ ہوگا کہ وضو کرنے کی صورت میں ان کے قضا ہونے کا خوف ہے۔ جب تک کوئی دوسرا عذر نہ پایا جائے۔ (نورالایضاح صفحہ 66)
سوال: طیبہ کہتی ہیں کہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ دلہن تیار ہونے کے بعد تیمم کر کے نماز پڑھتی ہے تو کیا یہ صحیح ہے؟
جواب: جی نہیں ہرگز نہیں اس طرح نماز نہ ہوگی۔
سوال: طاہرہ سوال کرتی ہیں کہ آئینہ دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟
جواب: طاہرہ بہن! آئینہ دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
سوال: عنبرین سوال کرتی ہیں کہ کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب: شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (نورالایضاح صفحہ 52)
سوال: آمنہ سوال کرتی ہیں کہ مسح کا درست طریقہ ارشاد فرمائیں؟
جواب: مسح کا طریقہ یہ ہے کہ شہادت اور انگوٹھے کو چھوڑ کر انگلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھیں اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر اور ہاتھ جمائے ہوئے گدی تک کھینچتے لے جائیں۔
سوال: رابعہ پوچھتی ہیں کہ کان کی لو کسے کہتے ہیں؟
جواب: کان کا وہ حصہ جو چہرے کی طرف ہے وہاں سوراخ کے ساتھ چھوٹی سی اٹھی ہوئی نرم ہڈی کان کی لو کہلاتی ہے۔ (نورالایضاح صفحہ 39)
سوال: عتیبہ سوال کرتی ہیں کہ معذور کے وضو کا کیا حکم ہے؟
جواب: معذور کے لیے حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے پورے وقت کے لیے اس کا ایک مرتبہ وضو کر لینا کافی ہے۔ پورے وقت میں اگر وہ وجہ جس سے معذور بنی تھی (یعنی استحاضہ کا خون آنے کی وجہ سے) اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ دوسرے اسباب سے ٹوٹ جائے گا۔ اس وقت جتنی نمازیں چاہے قضا، ادا، نفل، فرض پڑھتی رہے گی لیکن جیسے ہی نماز کا وقت ختم ہوگا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا دوبارہ وقت شروع ہونے پر نیا وضو کرے گی۔ ہر وقت کا یہی حکم ہے۔

Marfat.com

سوال: بمیرہ سوال کرتی ہیں استحاضہ کی صورت میں کپڑوں کو پاک رکھنے کا طریقہ بتائیں؟

جواب: استحاضہ والی عورت کو چاہیے کہ وہ انڈر ویئر پہن لے اور پیڈ رکھ لے۔ ہر نماز کے وقت پیڈ تبدیل کر کے تازہ وضو بنالے تو اس طرح بار بار کپڑے نہیں بدلنے پڑیں گے۔

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ لیڈی ڈاکٹر نے اگر اندرونی چیک اپ کیا اور رحم سے پانی نکلا تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اگر اندرونی چیک اپ کی صورت میں رحم سے پانی نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

سوال: شبانہ کہتی ہیں کہ بچے نے پاخانہ کیا تو اس کے دھونے پر کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: جی نہیں۔ بچے کا پاخانہ دھونے کی صورت میں خود اس کے اپنے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ چنانچہ اگر باوضو تھی اور بچے کا پاخانہ دھویا تو اسی وضو سے نماز ادا کر سکتی ہے۔

سوال: منال پوچھتی ہیں کہ کیا قرآن مجید چھونے کے لیے وضو کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! قرآن پاک چھونے کیلئے وضو کرنا فرض ہے جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے:

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ (واقعہ)

"اسے نہ چھوئیں مگر باوضو"۔ (کنز الایمان)

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں کہ بے وضو عورت کو اگر قرآن پاک اٹھا کر رکھنا ہے تو وہ کیا کرے؟

جواب: ایسا کپڑا جو اس عورت کے تابع نہ ہو یعنی دوسرے کپڑے سے پکڑ کر رکھ سکتی ہے۔

سوال: رداء فاطمہ پوچھتی ہیں کہ اگر کسی نے وضو کرنے کے بعد جھوٹ بولا، کسی کی غیبت کی یا فحش کلامی کی تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا باقی رہتا ہے۔ اور وہ وضو کیے بغیر نماز پڑھ سکتی ہے؟

جواب: اس کا وضو باقی رہتا ہے اور اگر اس وضو سے وہ نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی لیکن اس نماز کی مکمل روحانیت اور کامل اجر و ثواب اور برکت حاصل نہ ہو گی لہٰذا افضل اور مستحب یہ ہے کہ دوبارہ تازہ وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر چاہتی ہے کہ ان گناہوں کا اثر اور نحوست پوری طرح زائل ہو جائے تو صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ بھی کرے۔

سوال: فرح سوال کرتی ہیں کیا غسل کرنے کے بعد نماز پڑھنے کیلئے وضو کرنا ضروری ہے؟

Marfat.com

جواب: اگر غسل میں تمام اعضاء وضو دھل گئے تو اب نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا ضروری نہیں۔

سوال: نور فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ بیت الخلاء سے آنے کے بعد صابن سے ہاتھ نہ دھوئے اور ویسے ہی وضو کر لیا تو کیا وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو ہو جائے گا۔ صابن سے ہاتھ دھونا ضروری نہیں۔ اس بات کا خیال رہے کہ نجاست کی بو ہاتھ سے زائل ہو جائے اور اس کا اثر باقی نہ رہے۔ البتہ اگر بغیر صابن کے استعمال کے وضو کر لیا تو ہو گیا۔

سوال: فرزانہ کہتی ہیں کہ میں نے دوران گفتگو قہقہہ لگایا پھر نماز پڑھنے لگی کیونکہ میں پہلے سے باوضو تھی۔ میری بہن کا کہنا ہے کہ تمہاری نماز نہ ہو گی کیونکہ قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ اس مسئلہ کی شرعی وضاحت فرما دیں؟

جواب: جی نہیں! نماز کے باہر قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ 84 جلد اول)

سوال: مصباح کا کہنا ہے کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی اور پھر مغرب کی نماز پڑھتے وقت شک ہوا کہ میرا وضو باقی ہے یا نہیں تو اب میں نماز مغرب کے لیے وضو کروں یا اسی وضو سے نماز پڑھوں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: نہیں۔ شک کے ساتھ وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ شک کا ہونا طہارت کو زائل نہیں کرتا۔

(فقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ 84 جلد اول)

سوال: شاہدہ سوال کرتی ہیں کہ کیا مرتد ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! جب کوئی شخص دین اسلام سے مرتد ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(کتاب الطہارۃ بحث نواقض وضو، فقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ 83)

سوال: زرمین سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چھوا تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟

Marfat.com

جواب: شہوت کے ساتھ چھونے پر وضوٹوٹ جائے گا۔

(کتاب الطہارۃ بحث نواقض وضو، فقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ 80)

سوال: ہاجرہ سوال کرتی ہیں کہ کیا ہاتھ سے چھونے پر ہی وضوٹوٹے گا یا کوئی اور صورت بھی ہے؟

جواب: فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ شہوت کے ساتھ اگر ہاتھ لگایا تو وضو جاتا رہا ورنہ نہیں۔

(کتاب الطہارۃ بحث نواقض وضو، فقہ علی المذاہب الاربعہ صفحہ 79)

سوال: ایمن سوال کرتی ہیں کہ قرآن مجید کو چھونے کے لیے وضو کے لازمی ہونے کا ثبوت کہاں سے ملتا ہے؟

جواب: قرآن پاک کو چھونے کے لیے وضو کرنا لازمی امر ہے جس کا ثبوت اس آیت مبارکہ میں ہے:

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ (الواقعہ)

"اسے نہ چھوئیں مگر باوضو"۔ (کنزالایمان)

اس طرح حدیث کریمہ سے بھی ثابت ہے:

لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ۔

"قرآن پاک کو نہ چھوئیں مگر پاک لوگ"۔ (مؤطا امام مالک باب جامع الوضو صفحہ نمبر 60)

سوال: رضوانہ نے وضو کیا پھر اس کے زخم جس پر پٹی بندھی تھی اس سے خون وغیرہ کی تراوٹ پٹی پر ظاہر ہوئی تو اب کیا اس کا وضو باقی ہے یا نہیں؟

جواب: وضو کے بعد ظاہر ہونے والے خون وغیرہ سے وضوٹوٹ جائے گا کیونکہ تراوٹ بجائے بہنے کے ہے اگر یہ پٹی نہ ہوتی تو خون بہہ جاتا۔ (درمختار صفحہ 94)

سوال: زینب نے وضو کیا پھر بیٹھ گئی بیٹھے بیٹھے اس طرح سوئی کہ جھک جھک کر زمین کے قریب ہوگئی اس اس کے وضو کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک گرے گی نہیں اس کا وضو ہے اور اگر گرتے ہی جاگ پڑی تب بھی وضو

Marfat.com

رہے گا ورنہ نہیں۔اسی طرح اگر سوتی ہوئی قریب کی باتیں سنتی رہی تو بھی وضو نہیں جائے گا۔

(درمختار صفحہ 96)

سوال: زرینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر دوپٹے کے اوپر سے مسح کیا تو کیا مسح ہو جائے گا؟

جواب: اگر دوپٹا اتنا باریک ہو کہ تری پھوٹ کر چوتھائی سر کو تر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 9)

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے وضو کر کے نماز پڑھی تو کیا اسے وضو کرنے پر بھی ثواب ہوگا یا صرف نماز پڑھنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں اگر کسی نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ وضو کا ثواب الگ عطا فرمائے گا اور نماز کا الگ۔جیسا کہ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے پہلے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا اس کے علاوہ ہے۔

(سنن نسائی کتاب الطہارۃ باب مسح الاذنین مع الراس صفحہ 29 مطبوعہ قدیمی)

سوال: اسماء سوال کرتی ہیں کہ میں نے مغرب کے تین فرض پڑھے پھر مجھے قے آ گئی اور وہ منہ بھر بلغم کی قے تھی تو کیا میں بقیہ نماز کے لئے وضو کروں،کیا قے سے وضو ٹوٹ گیا؟

جواب: بلغم کی قے اگرچہ زیادہ ہو وضو نہیں توڑتی چونکہ بلغم کے لیس دار ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ نجاست مخلوط نہیں ہوتی لہٰذا یہ کم ہو یا زیادہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(نورالایضاح صفحہ 53-52)

سوال: امامہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے وضو کیا پھر میرا ہاتھ میرے منہ کو لگا جس کی وجہ سے مسوڑھوں سے خون نکلنا شروع ہو گیا پھر فوراً بند بھی ہو گیا تو کیا اب میرے لیے دوبارہ

Marfat.com

وضو کرنا ضروری ہے یا پچھلا وضو باقی ہے؟

جواب: اگر خون تھوک پر غالب آیا یا خون تھوک کے برابر ہوا تو اب وضو جاتا رہا لہٰذا نماز کے لیے تازہ وضو کرے۔ (نور الایضاح صفحہ 50)

سوال: عاتکہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے وضو کیا پھر مسوڑھے سے خون نکلا پھر میں نے تھوکا تو زرد رنگ پایا پھر خون رک گیا تو اب میرا وضو جاتا رہا یا باقی ہے؟

جواب: خون اگر تھوک پر غالب ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ تھوک کا رنگ سرخ ہوگا اور تھوک خون پر غالب ہو تو وضو نہیں جاتا اس کی صورت یہ ہے کہ تھوک زرد رنگ کا ہوگا۔ (نور الایضاح صفحہ 51-50)

سوال: شہیلہ سوال کرتی ہیں کہ وضو کا کرنا کب مستحب ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل چیزوں کے لیے وضو کرنا مستحب ہے:

وضو پر وضو کرنے کے لیے، باوضو رہنے کے لیے، نیند سے بیدار ہونے پر، غیبت کرنے کے بعد، برے اشعار کہنے کے بعد، نماز سے باہر قہقہہ لگانے پر، میت کو غسل دینے اور اسے اٹھانے کے بعد، ہر نماز کے وقت کے لیے، غسل جنابت سے پہلے، جنبی آدمی کے لیے کھانے، پینے، سونے اور جماع کا ارادہ کرتے وقت، غصہ کے وقت، قرآن وحدیث کے پڑھنے کے لیے، حدیث بیان کرنے کے لیے، علم سیکھنے کے لیے، اذان دینے کے لیے، تکبیر کہنے کے لیے، نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے، عرفات میں ٹھہرنے کے لیے، صفا ومروہ کے درمیان دوڑ لگانے کے لیے وضو کرنا مستحب ہے۔

(نور الایضاح کتاب الطہارۃ صفحہ 26، مطبوعہ لیاقت شاہد پرنٹرز لاہور)

سوال: شمسہ پوچھتی ہیں کہ عورتیں وضو میں سر کا مسح کس طرح کریں۔ کیا مردوں کی طرح یہ بھی گدی سے پیشانی پر واپس لائیں؟

جواب: وضو میں سر کے مسح کا مستحب طریقہ دو طرح کا ہے:

اول طریقہ:۔ یہ کہ پوری ہتھیلیاں انگلیوں کے سرے تک تر کر کے پھر انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کے

Marfat.com

سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدی تک مسح کرتے ہوئے اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے آگے تک واپس لائے۔

دوسرا طریقہ:۔ مسح کا دوسرا مستحب طریقہ یہ ہے کہ سب انگلیاں سر کے حصہ پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر اور ہاتھ جمائے ہوئے گدی تک کھینچتا لے جائے۔

لہٰذا عورتیں اور مرد بھی اگر پوری انگلیاں اور ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر جما کر گدی تک لے جائیں اور پھر ہاتھ پیشانی پر واپس نہ لائیں تو ادائے مستحب کے لیے یہ طریقہ بھی کافی ہے۔(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 162-161)

سوال: زرین سوال کرتی ہیں کہ اگر استحاضہ والی کامل نماز کا وقت نہ پائے تو کیا وہ معذور کے حکم میں ہے؟

جواب: جی ہاں ایسی عورتیں معذور کہلاتی ہیں اس کو چاہیے کہ ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے۔ مثلاً کسی عورت کو استحاضہ کا خون شروع ہوا اور عصر سے لے کر مغرب تک وہ خون ایسا جاری ہے کہ اس کو نماز کا وقت نہیں ملتا تو یہ عورت معذور کہلاتی ہے۔

سوال: شبینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر جسم پر تیل لگا ہوا ہو تو کیا غسل کرنے سے طہارت حاصل ہو جائے گی؟

جواب: جسم کے ہر عضو پر پانی گزر جائے تو طہارت حاصل ہو جائے گی اگرچہ تیل کے سبب عضو پانی کو قبول نہ کرے۔(فتاویٰ فیض الرسول صفحہ 165)

سوال: صدف سوال کرتی ہیں کہ شرع میں غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: شرع میں تمام جسم پر پانی پہنچانا غسل کہلاتا ہے۔(فقہ اسلامیہ وادلتہ صفحہ 512)

سوال: تہمینہ سوال کرتی ہیں کہ میرے دانت نکل گئے ان کی جگہ میں نے مصنوعی دانت لگوائے جو لگ جانے کے بعد اتر یا نکل سکتے ہیں۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ ان مصنوعی دانتوں کے ساتھ وضو یا غسل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ضرورتاً مصنوعی دانت لگوانے میں کوئی شرعی رکاوٹ یا حرج نہیں۔ ان دانتوں

Marfat.com

کے لگوانے کی صورت میں بھی وضو اور غسل ہو جائے گا اگر اتار سکتی ہیں تو اتار کر وضو کریں تاکہ مسوڑھوں پر پانی بہہ جائے۔ (وقار الفتاویٰ جلد دوم صفحہ 3 طہارت کا بیان)

سوال: افرہ سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی کا ٹانکے والے بٹنوں کا کام ہے جن پر چمک یا افشاں لگی ہوتی ہے جو اڑ کر چہرے یا بدن پر پڑتی ہے اور وضو غسل کے بعد بھی جسم پر موجود رہتی ہے۔ کیا اس صورت میں وضو اور غسل ہو جاتا ہے؟

جواب: جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑھتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت میں احتیاط میں حرج ہے۔ اس کا ناخنوں کے اندر یا اوپر یا کہیں اور لگا رہ جانا اگرچہ جرم دار ہو (جسم رکھتی ہو) اور پانی اس کے نیچے نہ پہنچ سکے جیسے پکانے گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، کاتب کے لیے روشنائی، مزدور کے لیے مٹی گارا، عام لوگوں کے لیے پلک میں سرمہ کا جرم (تہہ) بدن کا میل، مٹی غبار، کھی مچھر کی بیٹ وغیرہا کہ اگرچہ یہ رہ بھی گئے تب بھی وضو ہو جائے گا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 203 باب الطہارۃ جدید)

سوال: عنبرین سوال کرتی ہیں کہ کیا نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر وضو غسل کے استعمال میں لایا جاسکتا ہے یا طلباء، طالبات (نابالغ) سے مدرس پانی بھروا کر وضو، غسل یا طہارت وغیرہ کے لیے استعمال کرسکتا ہے؟

جواب: دوسروں کے نابالغ بچے خواہ طلبہ ہوں یا طالبات ان کا کنویں یا نل سے بھرا ہوا پانی بلا معاوضہ مدرس اور نماز پڑھنے والے حضرات کے لیے وضو، غسل اور طہارت وغیرہ کسی کام میں لانا جائز نہیں۔ بعض لوگ دوسروں کے بچوں سے پانی بھروا کر پیتے اور وضو کرتے ہیں یا دوسری طرح استعمال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے اور درمختار شامی جلد چہارم صفحہ 531 میں ہے کہ اپنے نابالغ لڑکے یا دوسرے کے بالغ لڑکے یا لڑکی کا بھرا ہوا پانی استعمال کرنا ناجائز ہے۔

سوال: انیلہ سوال کرتی ہیں کہ نجاست کسے کہتے ہیں؟

جواب: نجاست گندگی کو کہتے ہیں۔ (الفقہ المیسر)

سوال: مائرہ سوال کرتی ہیں کہ میری دودھ پیتی بچی ہے۔ بار بار پیشاب کر دیتی ہے۔

Marfat.com

میری ساس کہتی ہیں کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس لیے اگر میں کپڑے بدلے بغیر نماز پڑھ لوں تو کیا یہ درست ہے؟

جواب: دودھ پیتے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب نجاست ہے اور یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہے یہ محض غلط ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم جلد اول صفحہ 103)

سوال: نہال سوال کرتی ہیں کہ نجاست کی کتنی مقدار کپڑوں پر لگے تو دھونا فرض ہے؟

جواب: یہ جاننے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے آپ نجاست کی اقسام سمجھیں:

۱۔ نجاست غلیظہ ۲۔ نجاست خفیفہ

نجاست غلیظہ کی کم مقدار بھی لگے تو کپڑے کو دھونا فرض ہے اور نجاست خفیفہ کی زیادہ مقدار لگے تو دھونا فرض ہے۔

سوال: سائرہ سوال کرتی ہیں کہ نجاست غلیظہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نجاست غلیظہ کا معنی ہے سخت۔ وہ نجاست جس کا حکم شریعت میں سخت ہے اسے نجاست غلیظہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 103 حصہ دوم)

سوال: مہوش سوال کرتی ہیں کہ نجاست غلیظہ کی کتنی مقدار کپڑوں پر لگے تو دھونا فرض ہے؟

جواب: نجاست غلیظہ اگر کپڑے پر ایک درہم سے زیادہ لگ گئی تو اس کا دھونا فرض ہے۔ بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا۔

سوال: حفصہ سوال کرتی ہیں کہ نجاست غلیظہ کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: درج ذیل چیزیں نجاست غلیظہ ہیں:

۱۔ انسانی بدن سے نکلنے والی ہر وہ چیز جو غسل کو واجب کرے یا وضو کو توڑ دے مثلاً پاخانہ، پیشاب، منی، ودی، مذی، دکھتی آنکھ سے بہتا پانی، منہ بھر قے، زخم وغیرہ سے بہنے والا خون یا پیپ وغیرہ۔

۲۔ گھر کے وہ پالتو جانور جن کا گوشت کھانا حلال ہے ان کا گوبر ومینگنی وغیرہ جیسے گائے، گدھا اور خچر وغیرہ۔

۳۔ تمام درندوں کا پیشاب پاخانہ اور لعاب (تھوک) جیسے کتا، سور، شیر اور چیتا وغیرہ۔

Marfat.com

۴۔ گھر کے وہ پرندے جو اونچا نہ اڑ سکتے ہوں جیسے مرغی و بطخ وغیرہ کی بیٹ۔

۵۔ ہر جاندار کا بہتا خون لیکن شہید کا خون جب تک اس کے جسم پر موجود ہے پاک ہے۔

۶۔ سانپ کی بیٹ اور پیشاب۔ (نور الایضاح باب الانجاس والطہارۃ صفحہ 45)

سوال: ہادیہ سوال کرتی ہیں کہ درہم سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر نجاست غلیظہ گاڑھی ہے جیسے پاخانہ وغیرہ تو درہم سے مراد وزن ہوگا اور درہم کا وزن شریعت میں ساڑھے چار ماشے ہے۔ اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو درہم سے مراد کی لمبائی اور چوڑائی ہے۔

سوال: شاکرہ سوال کرتی ہیں کہ درہم کی لمبائی اور چوڑائی کیسے معلوم کی جائے؟

جواب: شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ آہستہ اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی رک نہ سکے۔ اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے گا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 103 جلد اول)

سوال: ہانیہ سوال کرتی ہیں کہ نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو تو اسے پاک کرنے کا طریقہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: نجاست اگر گاڑھی ہو جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک بار ہی دھونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

سوال: ثانیہ سوال کرتی ہیں کہ نجاست غلیظہ اگر پتلی ہو تو اس کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نجاست اگر پتلی ہو تو تین بار دھونے اور تینوں بار قوت سے نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی پوری طاقت سے اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس میں کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔

Marfat.com

پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا ضروری ہے اور تیسری مرتبہ نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی پاک ہو گیا۔ (بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 107)

سوال: سامعہ سوال کرتی ہیں کہ نچوڑنے کے علاوہ کپڑے کو پاک کرنے کا کوئی آسان طریقہ ہو تو ارشاد فرمادیں؟

جواب: سب سے پہلے کپڑے پر لگی ہوئی نجاست کو صاف کر لیں اس کے بعد کپڑے کو پانی سے بھری ہوئی بالٹی میں ڈال کر نل کھول دیں۔ ہاتھ سے کپڑے کو دبائیں رکھیں۔ تقریباً آدھی بالٹی جتنا پانی گرنے دیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک بالٹی چھ منٹ میں بھرتی ہے تو تین منٹ تک پانی گرنے دیں۔ اب وہ کپڑا پاک ہے۔

سوال: رومانہ سوال کرتی ہیں کہ میرے بچے نے چٹائی پر پیشاب کر دیا۔ اب اسے کیسے پاک کیا جائے۔ طریقہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: چٹائی اور وہ چیزیں جنہیں نچوڑا نہیں جاسکتا اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف (بند) ہو جائے۔ یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں۔ تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا تو وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ سکھانا ضروری نہیں۔ (بہارشریعت حصہ دوم صفحہ 107)

سوال: عشاء سوال کرتی ہیں کہ میرا کریب کا کامدار دوپٹہ ہے۔ اس پر میرے بچے کے پیشاب کی چھینٹیں پڑ گئی ہیں اب اسے نچوڑا نہیں جاسکتا۔ پاک کیسے کروں؟

جواب: وہ کپڑے جن کو نازکی کی وجہ سے نہ نچوڑ سکتے ہوں انہیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ پھر دو مرتبہ اور دھوئیں۔ تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا موقوف ہو گیا تو وہ کپڑے پاک ہو گئے۔

سوال: مائدہ سوال کرتی ہیں کہ نجاست خفیفہ کیا ہے؟

جواب: نجاست خفیفہ وہ نجاست ہے جس کا حکم شریعت میں ہلکا ہے۔

سوال: ماہین سوال کرتی ہیں کہ نجاست خفیفہ کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: نجاست خفیفہ درج ذیل ہیں:

ا۔ گھر کے ان پالتو جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے جن کا گوشت کھانا حلال ہے۔

Marfat.com

۲۔شکاری پرندوں کی بیٹ جیسے کوا، چیل، باز، شکرا وغیرہ نجاست خفیفہ ہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 104)

سوال: عائزہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے اپنے حیض والے کپڑے دھوئے بہت کوشش کرنے کے باوجود خون کا رنگ کپڑے سے نہ اتر سکا تو کیا میں ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہوں؟

جواب: اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازمی ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر بہ دقت (دشواری سے) جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں۔ تین مرتبہ دھولیا تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔ لہٰذا آپ ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہیں۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 106)

سوال: عائدہ سوال کرتی ہیں کہ میرے کپڑوں پر ناپاک تیل گر گیا پھر میں نے اسے تین مرتبہ دھویا جب بھی چکنائی نہ گئی تو کیا اب میں وہ کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکتی ہوں؟

جواب: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا ہو تو تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے وہ پاک نہ ہوگا۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 106)

سوال: ایمان سوال کرتی ہیں کہ نجاست خفیفہ کتنی مقدار میں لگے تو اس کو دھونا فرض ہے؟

جواب: نجاست خفیفہ کی مقدار کپڑے یا بدن کی چوتھائی حصہ پر لگے گی تو کپڑے یا بدن کا دھونا فرض ہے۔ چوتھائی سے مراد مثلاً اگر دوپٹے کی چار تہیں کریں تو چوتھا حصہ مراد ہوگا۔

سوال: ریحانہ سوال کرتی ہیں کہ نجاست خفیفہ کو پاک کرنے کا طریقہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: نجاست خفیفہ اور نجاست غلیظہ کو پاک کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

سوال: عارفہ سوال کرتی ہیں کہ نجاست خفیفہ یا نجاست غلیظہ کی کتنی مقدار پانی میں گرے تو پانی ناپاک ہوگا؟

جواب: اگر نجاست خفیفہ یا نجاست غلیظہ پانی یا کسی اور پتلی چیز میں گرے تو کل ناپاک ہو

Marfat.com

جائے گا اگرچہ ایک قطرہ گرے۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 103)

سوال: ارفع سوال کرتی ہیں کہ ہمارے گھر میں مٹی اور چینی کے برتن ہیں اور ایک پالتو کتا بھی ہے۔ اگر کبھی برتن باہر رہ جاتا ہے تو کتا اس میں منہ مار دیتا ہے لہٰذا اس کو پاک کرنے کا طریقہ بتا دیں؟

جواب: چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن فقط تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ اتنی بھی ضرورت نہیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 107)

سوال: جویریہ کہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں تین بچے ہیں ان کے ناپاک کپڑے ایک ٹب میں جمع کرتے ہیں۔ اس ٹب کو نہانے کے استعمال میں لانا چاہیں تو اسے کیسے پاک کریں؟

جواب: گھروں میں استعمال ہونے والی پلاسٹک کی بالٹی، مگ اور ٹب وغیر پر کوئی نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ لگ جائے تو فقط تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گی۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 107)

سوال: نور فاطمہ کہتی ہیں کہ ہمارے ابو قصاب ہیں اس لیے چھریاں وغیرہ خون سے ناپاک ہو جاتی ہیں لہٰذا ہماری تسلی کے لیے ان کے پاک کرنے کا طریقہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: لوہے کی چیزیں جیسے چھری، چاقو وغیرہ (جس میں زنگ ہو نہ نقش ونگار) نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائیں گی اور اس صورت میں نجاست پتلی یا گاڑھی ہونے میں کوئی فرق نہیں۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 40)

سوال: فرحانہ سوال کرتی ہیں کہ میری دو چھوٹی بیٹیاں ہیں وہ کھلونوں سے کھیلتی ہیں پھر انہی برتنوں میں ڈال کر کھاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ لکڑی کے، کچھ مٹی کے اور کچھ شیشے کے برتن ہیں۔ ایک دن میری چھوٹی بیٹی نے پیشاب کر دیا جس کی چھینٹیں برتنوں میں بھی پڑیں تو اب انہیں پاک کیسے کیا جائے؟

جواب: شیشے کی تمام چیزیں، چینی کے برتن، مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اس کا اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ دھو لیا جائے۔

Marfat.com

وضو

سوال: انیلہ سوال کرتی ہیں کہ وضو سے پہلے اگر کسی نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھی تو کیا اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: انیلہ بہن! اگر کسی نے وضو سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہ پڑھی ہو تو وضو ہو جائے گا اور وضو سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے اور سنت کے ترک سے فضیلت اور کمال کی نفی ہوتی ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 9)

سوال: افشاں سوال کرتی ہیں کیا وضو سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے اگر نیت بھول گئی تو کیا اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: اگر وضو سے پہلے نیت کرنا بھول گئی تو بھی وضو ہو جائے گا اور وضو سے پہلے نیت کرنا پیارے آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے لہٰذا نیت کرے گی تو سنت مبارکہ کا ثواب پائے گی۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 9)

سوال: فوزیہ سوال کرتی ہیں میری بہن آمنہ نے وضو کیا اس کے ناخن بڑھے ہوئے تھے اور ان میں میل تھا میری دوست ہاجرہ نے کہا کہ ناخنوں میں میل ہے اس لیے وضو نہیں ہوا۔ ارشاد فرمائیے کیا واقعی وضو نہیں ہوا؟

جواب: فوزیہ بہن میل چونکہ انسانی جسم سے پیدا ہوتا ہے اس لیے وہ معاف ہے۔ اسی وجہ سے ناخنوں کے اندر کا میل بھی معاف ہے یعنی اگر میل دور کیے بغیر وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 9)

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں میری پڑوسن عابدہ کا ہاتھ جل چکا ہے مگر اس کی کھال جدا نہیں ہوئی (کیونکہ چھالا بن گیا تھا جو کہ اب خشک ہو چکا ہے) تو اب اس کی کھال جو جدا نہیں ہوئی اس کھال کو اتار کر وضو کرنا ضروری ہے؟

جواب: فاطمہ بہن! کھال اتارنا کچھ ضروری نہیں۔ اگر اس کے اوپر سے پانی بہا کر وضو کیا تو ہو جائے گا۔ کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہیں ہوئی تو کھال جدا

Marfat.com

کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہالینا کافی ہے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 9)

سوال: بشریٰ سوال کرتی ہیں کہ کسی جگہ چھالا تھا وہ سوکھ گیا اس کے اوپر سے پانی بہا کر میں نے وضو کرلیا تو اب اگر میں اس کے اوپر سے کھال اتار دوں تو کیا دوبارہ پانی بہانا ضروری ہے؟

جواب: بشریٰ بہن! کسی جگہ چھالا تھا وہ سوکھ گیا اور اس پر پانی بہا کر وضو کرلیا۔ وضو کرنے کے بعد کھال کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔

(بحوالہ بہار شریعت جلد اول صفحہ 9)

سوال: ہاجرہ بہن سوال کرتی ہیں میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے ایک ہاتھ سے منہ دھویا تو میری نانی اماں نے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ ایک ہاتھ سے منہ دھونے سے وضو نہیں ہوتا۔ تو ارشاد فرمایئے کیا ایک ہاتھ سے منہ دھونے پر وضو ہو جائے گا یا پھر دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا ضروری ہے؟

جواب: ایک ہاتھ سے منہ دھویا تو بھی وضو ہو جائے گا لیکن دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا چاہیے کہ یہ سنت ہے۔ اگر ایک ہاتھ سے دھویا تو مکروہ۔ کیونکہ سنت کا ترک مکروہ ہے یونہی ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 12)

سوال: قرۃ العین سوال کرتی ہیں کیا جلدی جلدی وضو کرنے سے وضو ہو جائے گا؟

جواب: قرۃ العین بہن! اگر کسی نے جلدی جلدی وضو کیا اور تمام اعضاء وضو پر پانی بہہ گیا تو وضو ہو جائے گا مگر اطمینان سے وضو کرنا چاہیے کہ مستحب ہے۔ جیسا کہ عوام میں مشہور ہے "وضو جوان کا سا، نماز بوڑھوں کی سی"۔ یعنی وضو جلدی کریں ایسی جلدی نہیں کرنا چاہیے کہ جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 19)

سوال: حمیرا سوال کرتی ہیں کہ میری چھوٹی بہن نابالغہ ہے کیا اس کو نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے؟

جواب: حمیرا بہن! نابالغ پر وضو فرض نہیں مگر ان سے وضو کرانا چاہیے تا کہ عادت ہو اور

Marfat.com

وضو کرنا آجائے اور مسائل وضو سے آگاہ ہو جائیں۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 13)

سوال: ام ہانی سوال کرتی ہیں کہ وضو سے پہلے مسواک کرنا کیسا عمل ہے اور مسواک کیسی ہونی چاہیے کیا میوے اور خوشبودار پھول کے درخت کی مسواک استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: ام ہانی بہن! وضو سے پہلے مسواک کرنا مدنی آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اگر وضو سے پہلے مسواک کرے گی تو سنت کا ثواب پائے گی اور مسواک نہ بہت نرم ہو اور نہ بہت سخت۔ چاہیے کہ زیتون یا پیلو یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے اور خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 10)

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں کہ یہ ارشاد فرمائیں کہ مسواک کیسے کرتے ہیں اس کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو اور مٹھی نہ باندھے۔ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں۔ چت لیٹ کر مسواک نہ کرے۔ مسواک سے پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 10)

سوال: فرح سوال کرتی ہیں کہ وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا کیسا ہے اس کا طریقہ بھی ارشاد فرمائیں؟

جواب: ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خلال کیے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال کرنا فرض ہے۔

(بہار شریعت تخریج سندہ جدید حصہ دوم کتاب الطہارہ باب الوضو صفحہ 717)

سوال: مناحل سوال کرتی ہیں کہ میری بہن حمنہ کے سر کے اگلے حصے کے بال بیماری کی وجہ سے گر چکے ہیں تو کیا اس سارے حصے کا وضو میں دھونا فرض ہے؟

Marfat.com

جواب: مناحل بہن! جس کے سر کے اگلے حصے کے بال گر گئے یا تھے نہیں اس پر وہیں تک منہ دھونا فرض ہے جہاں تک عادتاً بال ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 8)

سوال: حمنہ سوال کرتی ہیں کہ میری پیشانی چھوٹی ہے اور بال آگے تک جمے ہوئے ہیں تو میں وضو میں کہاں تک دھوؤں ارشاد فرمادیں؟

جواب: اگر عادتاً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان ظاہر بالوں کی جڑ تک دھونا فرض ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 8)

سوال: ہانیہ سوال کرتی ہیں میری چھوٹی بہن وضو کرنے میں منہ زور سے بند کر لیتی ہے کہ ہونٹ کا کچھ حصہ چھپ جاتا ہے یہ ارشاد فرمائیں کہ ایسا کرنا وضو میں کیسا ہے کیا وضو ہو جائے گا؟

جواب: ہانیہ بہن! لبوں کا وہ حصہ جو عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں لب کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچے، کلی کی دھل جاتا تو وضو نہ ہوا۔ ہاں وہ حصہ جو عادتاً منہ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 8)

غسل

سوال: حمیدہ سوال کرتی ہیں کہ کیا جمعہ کے دن غسل کرنا فرض ہے؟

جواب: حمیدہ بہن! جمعہ کے دن غسل کرنا فرض نہیں بلکہ سنت مبارکہ ہے۔

سوال: سامعہ بہن سوال کرتی ہیں کہ اگر بال میں گرہ پڑ جائے تو کیا گرہ کھول کر پانی بہانا ضروری ہے؟

جواب: بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 19)

سوال: رافعہ سوال کرتی ہیں کہ میرا پاؤں جل گیا تھا جس کی وجہ سے اس پر پٹی بندھی ہوئی ہے اگر پٹی کھولتی ہوں تو زخم خراب ہوگا اور پانی بہے گا تو اب ارشاد فرمائیں کہ کیا غسل

Marfat.com

میں اس جگہ کا دھونا فرض ہے۔ کیا میں پٹی کھول کر اس جگہ پر پانی بہاؤں؟

جواب: رافعہ بہن! کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا حرج ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہانا ضرر کرے گا تو اس پورے عضو کا مسح کرے اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کرے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 19)

سوال: جویریہ سوال کرتی ہیں کہ میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میرے بازو کی ایک سائڈ زخمی ہو گئی اور پٹی کرنے میں بازو کی دوسری طرف بھی چھپ گئی ہے تو ارشاد فرمائیں کہ اب مجھے پٹی کھولنا ضروری ہے اگر پٹی کھولوں گی تو زخم خراب ہو گا تو اب اس کا غسل میں کیا حکم ہے؟

جواب: جویریہ بہن! اگر پٹی موضع حاجت (جس جگہ ضروری ہے) پر بندھی ہے کہ بازو کے ایک طرف زخم ہے کہ پٹی باندھنے کے لیے بازو کی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضروری ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آجائے گا جس پر پانی ضرر نہیں کرتا تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر ناممکن ہو یوں کہ کھول کر ویسی نہ باندھ سکے گی یا اس میں ضرر کا اندیشہ ہو تو ساری پٹی پر مسح کر لے کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 19)

سوال: نائمہ کہتی ہیں کہ میرے ہاتھوں پر آٹا گوندھنے کے بعد کچھ آٹا لگا رہ گیا۔ پھر میں نے حیض سے پاک ہونے کے لیے غسل کر لیا اور نماز ادا کر لی تو کیا غسل ہو گیا اور اس نماز کا کیا حکم ہے۔ کیا نماز ہو گئی یا دہرانی پڑے گی؟

جواب: آٹا گوندھنے والے کے ناخن میں آٹا لگا تھا تو غسل تو ہو جائے گا۔ ہاں بعد میں معلوم ہونے پر جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی ہو گئی۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 20)

تیمم

سوال: عائکہ کہتی ہیں ہمارے گھر کے سامنے ایک عورت ہے جو کہ تیمم کی منکر ہے۔ وہ مجھ سے بار بار سوال کرتی ہے کہ تیمم کرنا کہاں سے ثابت ہے۔ برائے کرم مجھے اس سوال کا

Marfat.com

جواب عنایت فرمائیں؟

جواب: اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ (مائدہ:6)

''یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی کا تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو''۔ (کنزالایمان)

سوال: میرب سوال کرتی ہیں کہ سخت سردیوں میں مجھے بخار ہو گیا پھر اسی حالت میں مجھ پر غسل فرض ہو گیا۔ پھر میں نے گرم پانی سے غسل کیا۔ لیکن پھر بھی بخار کی شدت بڑھ گئی پھر ڈاکٹر نے مجھے نہانے سے منع کر دیا ہے۔ اگر میں وضو و غسل کروں گی تو بخار کی شدت اور بڑھ سکتی ہے۔ ایسی صورت میں کیا میں غسل و وضو کی بجائے تیمم کر سکتی ہوں؟

جواب: جی میرب بہن! آپ تیمم کر سکتی ہیں جیسا کہ بہار شریعت میں حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو و غسل کرتی ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا'' تو اس صورت میں تیمم کرنا جائز ہے۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 35)

سوال: ہاجرہ سوال کرتی ہیں کہ میری بہن کے سر میں جگہ جگہ زخم ہو گئے ہیں۔ اب اگر اس پر غسل فرض ہوتا ہے تو سر میں پانی ڈالنا مضر ہو گا۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ کیا وہ تیمم کر سکتی ہے؟

جواب: حاجرہ بہن! آپ کی بہن تیمم نہیں کر سکتی۔ اس کی ایک اور صورت ہے وہ یہ کہ اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 35)

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ میری خالہ کے سارے جسم پر چکن پاکس نکل آئے ہیں

Marfat.com

اور پانی سخت ضرر کا باعث ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں وہ وضو و غسل کی جگہ تیمم کر سکتی ہے۔ اور اسی طرح جس کے جسم پر چیچک نکلی ہو اس کے لیے وضو و غسل کا کیا حکم ہے۔ تفصیلاً ارشاد فرمائیں؟

جواب: خدیجہ بہن! آپ کی خالہ تیمم کر سکتی ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ بے وضو کے اکثر اعضاء وضو میں یا جب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمم کرے ورنہ جو حصہ، عضو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئیں اور زخم کی جگہ اور اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس پر کپڑا ڈال کر اس کپڑے پر مسح کرے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 35)

سوال: اریبا کہتی ہیں کہ میرے ہاتھ سردیوں میں بہت زیادہ پھٹ جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہاتھوں پر پانی نہیں لگا سکتی تو میری امی مجھے وضو کروا دیتی ہیں لیکن اگر کبھی ایسا ہو کہ گھر پر کوئی نہ ہو تو اس وقت میرے لیے وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وضو نہیں کر سکتی اور کوئی ایسا بھی نہیں کو وضو کرادے تو تیمم کر لے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 35)

سوال: اسماء سوال کرتی ہیں کہ مجھے ڈاکٹر نے ٹھنڈے پانی سے وضو و غسل کرنے سے منع کیا ہے تو کیا اس صورت میں میں تیمم کر سکتی ہوں؟

جواب: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو و غسل کرے تیمم جائز نہیں۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 37)

سوال: اروما سوال کرتی ہیں کہ تیمم کا طریقہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے منہ کا مسح کریں۔ پھر دوسری مرتبہ یوں ہی کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔ چہرے کے ہر حصے پر مسح کے لیے ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔ گرد لگنا ضروری نہیں۔

سوال: عالیہ سوال کرتی ہیں کہ کیا وضو و غسل کے تیمم کا طریقہ الگ الگ ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

جواب: وضو و غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح کا ہے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 37)

Marfat.com

سوال: قاریہ سوال کرتی ہیں کہ تیمم کے فرائض ارشاد فرمائیں؟

جواب: تیمم کے تین فرض ہیں:

۱۔ نیت کرنا، ۲۔ چہرے کا مسح کرنا، ۳۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

سوال: ہانیہ سوال کرتی ہیں کہ کون کون سی چیزیں زمین کی جنس سے ہیں وضاحت فرمائیں؟

جواب: جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے جیسے ریت، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 36)

سوال: زیبا سوال کرتی ہیں کہ میں بیمار تھی اور اس حالت میں مجھ پر غسل فرض تھا اور پانی ضرر پہنچاتا تھا۔ اس صورت میں میں نے تیمم کر کے ایک نماز ادا کر لی اب دوسری نماز کے وقت پانی سے غسل کرنے پر قادر ہوں تو کیا میں پچھلے تیمم سے نماز پڑھ سکتی ہوں یا تیمم جاتا رہا اور غسل کرنا ضروری ہے؟

جواب: زیبا بہن! آپ کا تیمم جاتا رہا جیسا کہ حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف "بہار شریعت" میں فرماتے ہیں کہ "مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تو تیمم جاتا رہا"۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 37)

سوال: ماریہ سوال کرتی ہیں کہ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 37)

سوال: عروج سوال کرتی ہیں مجھ پر غسل فرض تھا میں نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمم کیا پھر نماز کا وقت ہو گیا تو کیا میں اسی تیمم سے نماز ادا کر سکتی ہوں؟

جواب: جب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمم کیا ہو تو اسی سے نماز پڑھ سکتی ہے۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 38)

سوال: گلناز سوال کرتی ہیں کہ میں نے اپنی بہن کو تیمم کا طریقہ سکھایا تو کیا میرا تیمم ہو گیا

Marfat.com

اور اس تیمم سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 38)

سوال: فرناز سوال کرتی ہیں کہ اگر منہ پر مسح کرتے ہوئے تیمم کی نیت حاضر ہو اور ہاتھوں پر مسح کرتے ہوئے تیمم کی نیت نہ ہو تو تیمم ہوگا یا نہیں؟

جواب: چونکہ تیمم میں نیت کرنا فرض ہے لہٰذا دونوں مسحوں کے وقت نیت تیمم حاضر ہو ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے وضو کی طرح بغیر نیت کے تیمم کر لیا تو کیا تیمم ہو جائے گا؟

جواب: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تو تیمم نہ ہوگا۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 37)

سوال: دریشا سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے مسجد میں داخل ہونے کی نیت سے تیمم کیا تو کیا اس تیمم سے نماز ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں داخل ہونے کی نیت سے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز ادا نہیں کر سکتے۔

سوال: حوریہ سوال کرتی ہیں کہ بیماری کی وجہ سے وضو غسل نہیں کر سکتی تھی تو تیمم کرنے کے لیے مٹی تلاش کی میرے گھر میں مٹی نہ تھی لہٰذا یہ ارشاد فرمائیں کہ مٹی کے علاوہ کن کن چیزوں سے تیمم جائز ہے؟

جواب: تیمم ہر اس چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔ آپ کوئی پتھر لے کر اس سے تیمم کر لیں۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 36)

سوال: نور الصباح کہتی ہیں کہ جوڑوں میں شدید درد کی وجہ سے پانی ڈالنا سخت تکلیف کرتا ہے نیز کہنی میں چوٹ کی وجہ سے ہاتھ پر بھی پانی نہیں پڑتا تو اس صورت میں کیا تیمم کر سکتے ہیں؟

Marfat.com

جواب: جس بات پر قدرت ہے وہ فرض ہے۔ اگر پورے عضو پر قدرت ہے تو نہ مسح جائز نہ تیمم اور اگر کہنی یا پاؤں پر پانی ڈالنے سے ضرر ہوتا ہے تو اگر ہمیشہ نقصان ہوتا ہے ہمیشہ وہاں پوری جگہ مسح کرے اور باقی اعضاء دھوئے اور اگر ایسا ہے کہ جاڑے میں دھونا نقصان کرتا ہے گرمیوں میں نہیں یا ٹھنڈے وقت میں نقصان کرتا ہے گرم وقت میں نہیں تو جس وقت نقصان کرتا ہے اس وقت مسح کرے باقی اوقات میں دھوئے۔ تیمم جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ 308)

سوال: گلناز سوال کرتی ہیں ایسی جگہ جہاں کیچڑ ہی کیچڑ ہو تو کیا کیچڑ سے تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب: گلناز بہن! اس بارے میں فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے امام ابو اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کیچڑ سے تیمم جائز ہے۔ لیکن اگر کیچڑ میں پانی زائد ہو تو اس سے تیمم جائز نہیں۔ کیچڑ سے تیمم کی یہ ترکیب ہے کہ اپنے بدن یا کپڑے کے حصے یا خواہ کسی اور شے پر کیچڑ کا لیپ کر لے۔ جب وہ خشک ہو جائے تو اس سے تیمم کرے۔ یہی نفیس طریقہ ہے۔ البتہ بلاضرورت کیچڑ سے تیمم ناجائز یعنی ممنوع ومکروہ گناہ ہے۔ یا کیچڑ سے منہ سانا صورت بگاڑنا ہے اور صورت بگاڑنا مثلہ ہے اور مثلہ حرام ہے۔

(افسوس ان مسلمانوں پر کہ باہم کھیل کود میں ایک دوسرے کے منہ پر کیچڑ تھوپتے ہیں یا ہنسی سے کسی کے سوتے میں اس کے منہ پر سیاہی لگاتے ہیں یہ سب حرام ہے)۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 3 صفحہ 667)

Marfat.com

صلوٰۃ

اوقات نماز

سوال: ثمرین واسطی سوال کرتی ہیں کہ کیا نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے پر کچھ فضیلت بھی ہے اور کیا اوقات کو ضائع کر کے ادا کرنا بھی درست ہے؟

جواب: ثمرین بی بی آپ کے سوال کے جواب کو قرآن وحدیث سے ثابت کیا جاتا ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء)

"بے شک نماز مسلمانوں پر فرض ہے وقت باندھا ہوا"۔ (کنز الایمان)

بیضاوی شریف میں ہے کہ "نمازوں کی حفاظت کرو یعنی وقت پر ادا کرو اور ہمیشہ کرو"۔

مدارک شریف میں ہے کہ نمازوں پر محافظت کرو یعنی ہمیشہ بروقت پڑھو"۔

نیز ایک اور جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ ○ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○ (پارہ 18، سورہ نمبر 23)

"اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔ (کنز الایمان)

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ ○ (سورہ نمبر 70)

"اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا"۔

(کنز الایمان)

سرکار دو عالم نور مجسم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے:

"پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع وخشوع کو پورا کیا اس کے لیے اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کرلیا ہے کہ

Marfat.com

اسے بخش دے اور جس نے نہ کیا تو اس کے لیے عہد نہیں۔ چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے"۔ (ابوداؤد شریف صفحہ 115)

رسول اللہ ﷺ اپنے رب جل وعلا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ارشاد فرماتا ہے:
"جو نماز اس کے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اس کیلئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں۔ اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اس کیلئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔ چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں"۔ (سنن دارمی صفحہ 223)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم ستارہ بنی آدم رسول محتشم ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کردوں"۔ (بہار شریعت جلد 5 باب الصلوٰۃ صفحہ 7)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:
"جو پانچوں نمازیں اپنے وقت میں پڑھے۔ ان کا وضو قیام وخشوع ورکوع وسجود پورا کرے وہ نماز سفید اور روشن ہو کر یہ کہتی ہے کہ اللہ عزوجل تیری نگہبانی فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو خشوع ورکوع وسجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر نکلتی ہے کہ اللہ عزوجل تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے، پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے"۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد 5، صفحہ 75-271)

امید ہے احادیث وقرآن پاک کی آیات کی روشنی میں جواب واضح ہو چکا ہوگا۔

سوال: نیہا بلال سوال کرتی ہیں کہ نماز فجر جب شروع کی تھی اس وقت سورج نہیں نکلا تھا اور جب سلام پھیرا تو سورج نکل آیا۔ یہ نماز ہوگئی یا نہیں؟

جواب: نماز فجر میں اگر التحیات پڑھنے سے پہلے سورج نکل آیا یعنی اتنی دیر نہیں بیٹھی تھی کہ جتنی دیر میں التحیات پوری پڑھ لی جائے اور سورج نکل آیا تو بالاتفاق نماز نہ ہوتی اور اگر التحیات پڑھنے کے بعد السلام کہا اور جیسے ہی لفظ السلام کہا فوراً سورج نکل آیا اور وعلیکم ورحمۃ

Marfat.com

اللہ سورج نکلنے کے بعد کہا تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی کیونکہ صرف السلام کہنا نماز سے باہر کر دیتا ہے۔ اور اگر سورج لفظ السلام کہنے سے پہلے طلوع ہو گیا یعنی التحیات تو پوری پڑھ لی تھی لیکن ابھی سلام نہیں کہا تھا کہ سورج نکل آیا تو نماز جاتی رہی کیونکہ لفظ السلام سورج نکل آنے کے بعد کہا لہٰذا نماز کی قضا ذمہ پر ہے۔

سوال: نور الہدیٰ سوال کرتی ہیں کہ فجر کا وقت ختم ہونے کے کتنی دیر بعد قضا پڑھی جائے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلوع کے بعد کم از کم بیس منٹ کا انتظار واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 325)

سوال: سمعیہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کتب کے مطالعے یا تلاوت وغیرہ میں مشغول رہے اور نماز عشاء کو رات ایک، دو بجے تک مؤخر کر دے تو کیا یہ درست ہے؟

جواب: نماز عشاء کی نصف شب سے زائد تاخیر مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 325)

سوال: رفعت ناز سوال کرتی ہیں کہ میری دادی نماز عصر کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہیں کیا بعد نماز عصر قرآن پاک پڑھنا جائز ہے؟

جواب: بعد نماز عصر قرآن پاک پڑھنا جائز ہے مگر جب آفتاب قریب غروب کو پہنچے اور مکروہ وقت آئے اس وقت تلاوت موقوف کرے اور اذکار الٰہیہ کیے جائیں کہ آفتاب نکلتے اور ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کے وقت نماز ناجائز ہے اور تلاوت مکروہ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 330)

سوال: نگار گل سوال کرتی ہیں کہ تلاوت کلام مجید نماز پڑھنے والے اور غیر نماز پڑھنے والے پر بالترتیب پڑھنا فرض ہے، واجب ہے یا سنت ہے؟

جواب: نماز ہو یا تلاوت دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر اس کے برعکس کرے گا گنہگار ہوگا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ایسا شخص خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل الٹ دے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 239)

سوال: نگار فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ نماز عصر کے بعد قرآن شریف دیکھ کر یا زبانی پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بعد نماز عصر تلاوت قرآن عظیم جائز ہے۔ دیکھ کر ہو خواہ زبانی مگر جب آفتاب

Marfat.com

قریب غروب پہنچے اور وقت کراہت آئے اس وقت تلاوت روک دی جائے اور اذکار الٰہیہ کئے جائیں کہ آفتاب نکلتے اور ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کے (زوال کے وقت) نماز اور تلاوت مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 330)

سوال: نسرین قریشی سوال کرتی ہیں کہ نماز عصر یا فجر کی نماز کے بعد سجدہ کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جائز ہے مگر جب عصر میں وقت کراہت آجائے تو قضا بھی جائز نہیں اور سجدہ مکروہ۔ اگرچہ سہو یا تلاوت کا ہو اور سجدہ شکر تو بعد فجر و عصر مطلقاً مکروہ ہے۔ رد المختار میں ہے "نماز کے بعد سجدہ شکر کرنا ان اوقات میں مکروہ ہے جن میں نماز مکروہ ہے اس کے علاوہ مکروہ نہیں۔

چنانچہ نسرین بہن نماز عصر و فجر کے بعد جب تک مکروہ وقت داخل نہ ہو سجدہ جائز ہے۔ مکروہ وقت اس طرح دیکھا جائے گا کہ عصر کا وقت ختم ہونے کے 20 منٹ پہلے مکروہ وقت ہے اور فجر کا وقت ختم ہونے کے بعد 20 منٹ مکروہ وقت کے ہیں۔

سوال: نورین جہاں سوال کرتی ہیں کہ سفر کے عذر سے جن میں قصر لازم آتا ہے دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

"بے شک نماز مسلمانوں پر فرض ہے وقت باندھا ہوا"۔

کہ نہ وقت سے پہلے صحیح نہ وقت کھو کر پڑھنا روا بلکہ فرض ہے کہ نماز اپنے وقت پر ادا ہو۔ سیدنا امام محمد مؤطا شریف میں بسند صحیح امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ "آپ رضی اللہ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان تحریر بھیجے کہ کوئی شخص دو نمازیں جمع نہ کرے اور ان میں ارشاد فرمادیا کہ ایک وقت میں دو نمازیں جمع کرنا کبیرہ گناہوں سے ایک گناہ کبیرہ ہے"۔ (مؤطا امام محمد باالجمع بین الصلاتین فی السفر صفحہ 132)

دو نمازوں کے جمع کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ظہر یا مغرب کو اس کے ایسے آخر وقت میں پڑھنا کہ فارغ ہوتے ہی فوراً یا ایک وقفہ قلیل کے بعد عصر یا عشاء کا پڑھ لینا کہ

Marfat.com

حقیقت میں تو ہر نماز اپنے وقت پر ہوئی مگر دیکھنے میں مل گئیں۔ایسی جمع مریض ومسافر کے لیے جائز ہے۔اور جمع کی یہی صورت جائز ہے جسے جمع صوری کہتے ہیں۔جمع حقیقی ومعنوی جائز نہیں۔(ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 33-332)

سوال: منشاء عباس سوال کرتی ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ گرمیوں میں نماز ظہر ٹھہر کر ادا کرتے ہیں کہ دوپہر ٹھنڈی ہو جائے کیا یہ بات درست ہے۔اگر درست ہے تو قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت ہے؟

جواب: منشاء عباس صاحبہ! آپ نے جو سنا ہے وہ درست ہے کہ فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ" موسم گرما میں ظہر کا ابراد یعنی ٹھنڈا کر کے پڑھنا مستحب ہے"۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں" جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو۔شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے"۔(درمختار، کتاب الصلوٰۃ جلد اول صفحہ 60)

اور بخاری ونسائی انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ جب گرمی ہوتی تو نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی تو تعجیل (جلدی) فرماتے۔(سنن نسائی تعجیل الظہر فی البرد جلد اول صفحہ 58)

چنانچہ یہ عمل مستحب ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 339)

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص پیٹھ کر کے سو رہا ہے تو کیا اس طرف جاء نماز بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص چارپائی پر بیٹھا خواہ لیٹا ہے اور اس طرف اس کی پیٹھ ہے تو اس کے پیچھے جاء نماز بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔اسی طرح اگر اس طرف پیٹھ کیے سو رہا ہے جب بھی مضائقہ نہیں۔مگر سوتے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنے میں احتراز (بچنا) مناسب ہے۔دو وجہ سے ایک یہ کہ کیا معلوم کہ اس کے نماز پڑھنے میں وہ اس طرف کروٹ لے اور ادھر اس کا منہ ہو جائے دوسرے محتمل ہے کہ سوتے میں اس سے کوئی ایسی شے صادر ہو جس سے نماز میں اسے ہنسی آجانے کا اندیشہ ہو۔(فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 346)

سوال: عروج سوال کرتی ہیں کہ چارپائی پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔بعض لوگ کہتے

Marfat.com

ہیں کہ اگلی امتوں میں کچھ لوگ چارپائی پر نماز پڑھنے کے سبب بندر بنا دیے گئے یہ بات ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: جو چیز ایسی ہو کہ حالت سجدہ میں سر اس پر جم جائے اور مبالغہ کرنے کے باوجود مزید نہ دبے یعنی مستقل ٹھہر جائے تو ایسی چیز پر نماز جائز ہے۔ خواہ وہ چارپائی ہو یا زمین پر رکھا ہوا کھٹولا یا تخت وغیرہ۔ اور یہ جو جاہلوں بلکہ خصوصاً عورتوں میں مشہور ہے کہ اگلی امتوں میں کچھ لوگ چارپائی پر نماز پڑھنے سے مسخ ہو گئے محض غلط و باطل ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے کہ "سجدہ کرنے والا اگر سر کو مزید نیچے کرنا چاہے تو نہ کر سکے اس لیے دبیز کپڑے پر، پھوڑی پر، گندم و جو، تخت، گاڑی پر اگر وہ زمین پر کھڑی ہو تو سجدہ صحیح ہے۔

(ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 347)

سوال: شانزے علی سوال کرتی ہیں کہ ہم نیوزی لینڈ میں مقیم ہیں۔ میں جہاں جاب کرتی ہوں وہاں شراب بھی پی جاتی ہے۔ نماز پڑھنے کے لیے کیا حکم ہے کہ کیا میں ایسی جگہ نماز پڑھ سکتی ہوں جہاں شراب پی جاتی ہو؟

جواب: اگر وہاں اس وقت کوئی بھی شراب پینے میں مشغول نہیں تو ایسے وقت میں وہاں نماز پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر وہاں شراب پی جا رہی ہو تو بلاضرورت وہاں نماز نہ پڑھیں کہ شراب خور پر بحکم احادیث صحیحہ لعنت اترتی ہے اور محل نزول لعنت میں نماز نہ پڑھنی چاہیے۔

اس لیے سید عالم ﷺ نے قوم ثمود کی جائے ہلاکت میں نماز نہ پڑھی کہ وہاں عذاب نازل ہوا تھا۔ نیز شراب پیتے وقت شیطان حاضر اور اس کا غلبہ ظاہر ہے اور محل غلبہ شیطان میں نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 345)

سوال: ام سلمیٰ سوال کرتی ہیں کہ ہماری دادی جان یہ کہا کرتی تھیں کہ ذکر و نماز وغیرہ پڑھ کر گھروں کو آباد و روشن رکھنا چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں یہ بات درست ہے اور حکم شرع کے عین مطابق ہے۔ حدیث پاک میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے "گھروں میں بھی کچھ پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ"۔

یعنی تم گھروں میں اس طرح نہ رہا کرو جس طرح مردہ ہوتا ہے۔ کوئی عمل نہیں کرتا۔ یا

Marfat.com

یہ مراد ہے کہ تم سوئے نہ رہا کرو جس طرح مردے سوئے پڑے ہیں۔ یعنی یہ نہ ہو کہ مردوں کی طرح تم بھی کوئی عبادت نہ کرو۔

لہٰذا پیاری بہن ام سلمہ! نماز، عبادات، ذکر و اذکار وغیرہ گھروں میں کرتے رہنا چاہیے اس سے گھروں میں برکت بھی ہوتی ہے اور ذکر الٰہی کی برکت سے رونق بھی پیدا ہوتی ہے۔ سکون وطمانیت بھی حاصل ہوتا ہے۔

سوال: راحیل سلام سوال کرتی ہیں کہ کسی کو نیک بات کی طرف راغب کرنا کیسا عمل ہے یعنی نماز کی ترغیب دینا وغیرہ اور اس کے لیے سفر کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: پیاری بہن! یہ بہت ہی اچھا عمل ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لیے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے''۔ (جامع الصغیر مع فیض القدیر جلد 5 صفحہ 259)

ہدایت کو جانے کیلئے آتے جاتے جتنے قدم ان کے پڑیں ہر قدم پر دس نیکیاں ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ (یٰسین:12)

''ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشان پیچھے چھوڑ گئے''۔ (کنز الایمان)

سوال: قصویٰ سوال کرتی ہیں کہ اگر سنت فجر رہ جائیں تو کیا فرض کے بعد ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: فرض فجر کے ادا کرنے کے بعد سنت ادا نہیں کیے جا سکتے کہ ہمارے آئمہ کرام کے نزدیک ممنوع و ناجائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا صبح کے بعد کوئی نماز جائز نہیں۔ یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے''۔

چنانچہ اگر سنت فجر رہ جائیں اور فجر کا وقت ختم ہو جائے اس کے بیس منٹ کے بعد جب آفتاب طلوع ہو جائے اور اشراق کا وقت آجائے تب قضائے سنت فجر پڑھے اس سے قبل جائز نہیں۔

مسئلہ: فجر کی سنت قضا ہو گئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ چہارم صفحہ 230)

Marfat.com

واجبات نماز

سوال: شمع سوال کرتی ہیں کہ کیا وتر و نفل کی تمام رکعتوں میں سورۃ پڑھنی ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، نفل و وتر کی ہر رکعت میں سورۃ پڑھنا واجب ہے۔

(بہار شریعت جلد 3 صفحہ 40)

سوال: نورین کی امی سوال کرتی ہیں کہ میں نے اپنی معلمہ کو تشہد سنایا جس میں وعلی عباد اللہ الصالحین مجھے یاد نہ تھا تو کیا تشہد کا کوئی جز نہ پڑھا ہو تو سجدہ سہو کیا جا سکتا ہے؟

جواب: کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول گئی تو سجدہ سہو واجب ہے لیکن پچھلی نمازوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے جس میں نامکمل تشہد پڑھا تھا۔

سوال: علشبہ سوال کرتی ہیں کہ اگر سورہ فاتحہ کا کوئی لفظ رہ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: الحمد کا اگر کوئی لفظ بھی رہ گیا تو سجدہ سہو کرے کہ پوری سورہ فاتحہ پڑھنا نماز میں واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 41)

سوال: زلیخا بی بی سوال کرتی ہیں کہ اگر ایک رکعت میں تین سجدے بھول کر کر لیے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایک رکعت میں تین سجدے کیلئے سجدہ سہو کرے۔ (بہار شریعت جلد سوم صفحہ 41)

سوال: ذونیرہ شہاب سوال کرتی ہیں کہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ ملا لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ ملانا جائز ہے نہ واجب نہ مکروہ۔ بعض علماء کرام نے اسے خلاف اولیٰ کہا ہے اور خلاف اولی وہ ہے کہ اسکا نہ کرنا بہتر اور کیا تو پھر مضائقہ نہیں۔ (بہار شریعت جلد سوم)

سوال: رجاء زیدی سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز میں پیارے آقا ﷺ کا خیال آئے بالخصوص التحیات کے وقت تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہتے ہوئے اگر پیارے آقا ﷺ کا خیال

Marfat.com

آ گیا تو اس سے نماز قبولیت کا درجہ پالے گی کہ پوری نماز ہے ہی آقا ﷺ کی متابعت (پیروی) کا نام۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ فرمایا" اور اس کو قائم کرنا، یعنی نماز کو قائم کرنے کا طریقہ آقا ﷺ نے سکھایا"۔

لہٰذا جب نمازی تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ یعنی اے نبی آپ پر سلام ہو کہے تو پیارے آقا ﷺ کی محبت میں اس طرح گم ہو کر کہے کہ جب یہ اپنے نبی کریم ﷺ کو سلام بھیجے گی تو اسے جواب بھی ملے گا۔

جیسا کہ حضور شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتنے ہی ایسے بزرگ گزرے ہیں کہ جب تک انہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کا جواب نہ آجاتا آگے نہ بڑھتے تھے۔

مجھے کام کیا تھا رکوع سے مجھے کیا خبر سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی جھکا رہا نماز میں

سوال: وردہ غوری سوال کرتی ہیں کہ اگر بڑی سورۃ پڑھتے ہوئے کوئی آیت بھول کر اگلی آیت پڑھنے لگے تو کیا سجدہ سہو واجب ہو گا؟

جواب: نماز پڑھتے ہوئے ایک آیت کو بھولتے ہوئے دوسری آیت کی طرف منتقل ہوئی تو اس صورت میں کوئی کراہت نہیں اور نہ ہی کوئی واجب کا ترک ہوا۔

سوال: ثمرہ شہزاد سوال کرتی ہیں کہ نماز کے دوران تلاوت میں اگر کوئی لفظ غلط پڑھ دیا اور فوراً ہی اصلاح بھی کر لی تو کیا سجدہ سہو وغیرہ ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر غلطی تلاوت وغیرہ سے متعلق ہے اور اس کی فوراً اصلاح کر لی تو نماز صحیح ہو گئی باطل نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی سجدہ سہو واجب ہو گا۔

سوال: ربیکا سوال کرتی ہیں کہ وتر میں دعائے قنوت سے پہلے صرف ہاتھ اٹھا لینا کافی ہے یا اللہ اکبر بھی کہنا ضروری ہے؟

جواب: تکبیر قنوت کہنا یعنی دعائے قنوت پڑھنے سے پہلے اللہ اکبر کہنا واجب ہے اگر نہ

Marfat.com

کہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

سوال: ہما کہتی ہیں کہ میں نے دو رکعت فرض فجر کی پڑھی بعد الحمد شریف کے سورت ملانے میں کسی لفظ کا تین مرتبہ تکرار کیا۔اب میری نماز کا شرعا کیا حکم ہے؟

جواب: لفظ کے تکرار سے نماز میں فساد نہیں آتا۔مثال کے طور پر اگر سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے لفظ قل تین مرتبہ کہہ لینے سے کچھ نہیں۔(فتاوٰی رضویہ جلد 6 صفحہ 355)

سوال: نتاشہ سوال کرتی ہیں کہ اگر سورۃ کے درمیان سے دو تین لفظ چھوٹ جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ان کے ترک کرنے سے معنی نہ بگڑیں گے تو نماز صحیح ہوگی ورنہ نہیں۔پھر اگر یہ سورۃ فاتحہ ہے تو اس میں مطلقاً کسی بھی لفظ کے ترک (چھوٹنے) سے سجدہ سہو واجب ہے جبکہ بھول کر ہو ورنہ اعادہ یعنی نماز لوٹائے گی۔

اور کسی سورت سے لفظ یا الفاظ متروک ہوئے (چھوٹ گئے یا پڑھنے سے رہ گئے) اور معنی فاسد نہ ہوئے اور تین آیت کی مقدار پڑھ لیا گیا تو اس کے چھوٹ جانے پر کوئی حرج نہیں۔(فتاوٰی رضویہ جلد 6 صفحہ 355)

سوال: ترنم ناز سوال کرتی ہیں کہ اگر چار رکعت والی نماز میں تیسری میں قعدہ کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: چار رکعت والی نماز میں اگر تیسری رکعت پر قعدہ کر لیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

سوال: ازکیٰ صادق سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی رکعت میں ایک سجدہ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک سجدہ ایک رکعت کا بھول جائے تو یاد آنے پر کر لے۔اگر چہ سلام کے بعد یاد آئے۔لیکن اگر سلام کے بعد یاد آئے تو اس شرط کے ساتھ کہ کوئی ایسا فعل نہ ہو جو نماز کے منافی ہو یعنی نماز کے خلاف ہو۔

سوال: ربیعہ بتول سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کسی سورۃ کا پہلا لفظ بلا اختیار نکل جائے اگر چہ وہ ترتیب کے لحاظ سے الٹا ہو تو کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: زبان سے جس سورۃ کا ایک کلمہ غلطی سے نکل گیا اسی کا پڑھنا لازم ہو گیا، مقدم (پہلے پڑھا ہو) ہو خواہ مکرر یا تکرار کے ساتھ یعنی اگر وہ پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ چکا تھا پھر دوبارہ دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی ہاں اگر جان بوجھ کر ترتیب کو تبدیل کر دیا تو گناہ ہے مگر پھر بھی نماز ہو جائے گی۔

سنتیں اور نوافل

سوال: ام ہانی سوال کہتی ہیں کہ میں عصر کی سنتوں میں پہلے قعدہ میں درود شریف اور تیسری رکعت کی ابتداء میں ثناء اور تعوذ پڑھتی ہوں اور میری بہن نہیں پڑھتی۔ برائے کرم ارشاد فرمائیں پڑھنا چاہیے کہ نہیں؟

جواب: ظہر کی پہلی چار رکعتوں میں پہلے قعدہ میں درود شریف اور تیسری رکعت کی ابتداء میں ثناء تعوذ پڑھی جائے۔ (فتاویٰ نوریہ جلد 1 صفحہ 556)

سوال: نوشین احمد پوچھتی ہیں کہ ظہر کے علاوہ جتنے نوافل اور سنتیں ہیں اس میں قعدہ اولیٰ میں درود شریف پڑھنا اور تیسری رکعت کی ابتدا میں ثناء اور تعوذ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ظہر کی پہلی چار سنتوں کے علاوہ جتنے نفل اور سنتیں چار چار پڑھے جائیں تو ان کے دونوں التحیات پر درود شریف اور پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں ثناء پڑھی جائے۔ سنتیں غیر مؤکدہ نفل کی طرح ہوتی ہیں۔ (فتاویٰ نوریہ جلد 1 صفحہ 557)

سوال: منال عروج سوال کرتی ہیں کہ سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں کیا اس کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: سنت مؤکدہ وہ ہے جس کو پیارے آقا ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت برا۔ یہاں تک کہ جو اس کو چھوڑنے کی عادت ڈال لے وہ عذاب کا مستحق ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ دوم صفحہ 113)

سنت مؤکدہ کی شریعت میں تاکید آئی۔ بلا عذر ایک بار ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور اگر ترک کی عادت کرلے تو فاسق، مردود الشہادہ، مستحق النار ہے۔ اس کا چھوڑنے

Marfat.com

والا معاذ اللہ عزوجل شفاعت سے محروم ہو جائے کہ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا:

"جو میری سنت کو چھوڑے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی"۔

سنت مؤکدہ کو سنت الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 9)

سوال: منزہ فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ سنت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت غیر مؤکدہ وہ کہ اس کا چھوڑنا شریعت کو پسند نہیں۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادت ہو عتاب (سزا) کا موجب نہیں۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ دوم صفحہ 113)

سنت غیر مؤکدہ کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی اور اس کو مستحب بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 9)

سوال: امامہ فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے نفل نماز شروع کر دی اور وقت میں گنجائش نہیں تھی۔ ایسی حالت میں نفل نماز ادا کر سکتے ہیں۔ وضاحت فرما دیں؟

جواب: اگر وقت میں گنجائش ہو اور اس وقت نفل ادا کرنا مکروہ نہ ہو جتنے نوافل چاہیے پڑھیں اور اگر فرض نماز نوافل پڑھنے سے جاتی رہے تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 15)

سوال: ماریہ فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ میری بہن سائرہ فاطمہ نے نفل نماز جان بوجھ کر شروع کر کے توڑ دی تو کیا اب وہ اس نفل نماز کی قضاء کرے۔ جواب عنایت کر کے ثواب دارین کمائیں؟

جواب: ماریہ بہن! نفل نماز جان بوجھ کر شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے اگر توڑ دی تو قضا پڑھنی ہوگی۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 12)

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ میری بہن فرض نماز پڑھ چکی تھی اب اس نے دوبارہ بھول کر فرض کی نیت کر لی تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرض کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا پڑھ چکی تھی تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو آپ کی بہن نے پڑھنا اختیار کیا تو توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ چہارم صفحہ 12)

Marfat.com

سوال: ریحانہ اقبال کہتی ہیں کہ میری امی جان نفل نماز کھڑے ہوکر پڑھ رہی تھیں اور تھک گئیں تو انہوں نے ٹیک لگالیا تو کیا ان کی نماز ہوگئی۔ جواب عنایت کردیں؟

جواب: کھڑے ہوکر نفل پڑھتی تھیں اور تھک گئیں تو لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں بغیر تھکے ایسا کیا تو کراہت (ناپسندیدہ) ہے۔ نماز ہوجائے گی۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 13)

سوال: انعم طیب سوال کرتی ہیں کہ اگر ثناء پڑھنا بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر آپ نماز میں ثناء پڑھنا بھول گئیں اور قرأت بھی شروع کردی تو اس کا اعادہ نہ کرے کیونکہ ان کا محل ہی فوت ہوگیا اور آپ کی نماز میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ سوم، صفحہ 42)

سوال: حمیرا انور سوال کرتی ہیں اگر تعوذ تسمیہ بھول جائیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تعوذ وتسمیہ بھول گئیں اور آپ قرأت بھی شروع کردیں تو اس کا اعادہ نہ کرے ان کا محل ہی فوت گیا۔ (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 42)

سوال: حاجرہ زبیری سوال کرتی ہیں کہ عورت تکبیر کہتے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے؟

جواب: عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

(بہار شریعت جلد سوم صفحہ 41)

سوال: عروبہ فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جسے میں روزانہ ہر نماز کے بعد پڑھوں اور یہ عمل حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہو؟

جواب: عروبہ فاطمہ یوں تو بہت سے وظائف ہیں لیکن یہاں ایک عمل درج کیا جاتا ہے۔

امام احمد و امام ابوداؤد و نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیارے آقا ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

"اے معاذ رضی اللہ عنہ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں بھی محبوب رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو ہر نماز کے بعد اسے پڑھنا نہ چھوڑنا:

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

Marfat.com

"اے پروردگار! تو اپنے ذکر اور شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما"۔

مفسدات نماز

سوال: رافعہ کہتی ہے کہ میں نے نماز میں ایک ہی سلام پھیرا تھا پھر میں نے اپنے بھائی سے بات کرلی تو اب میری نماز کیا فاسد ہوگئی؟

جواب: رافعہ آپ کی نماز فاسد نہیں ہوئی البتہ مکروہ تحریمی ہوئی یعنی اب اس نماز کا لوٹانا واجب ہوگا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 189)

سوال: انیلا نے نماز کے اندر قصداً (جان بوجھ کر) بات کرلی تو کیا اس کی نماز فاسد ہوگئی؟

جواب: انیلا نماز کے اندر قصداً بات کرنے سے اسی وقت نماز فاسد ہوگئی جب تشہد کی مقدار نہ بیٹھی ہو اور اگر بیٹھ چکی ہے تو نماز پوری ہوگئی۔ البتہ اس نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 189)

سوال: اریبہ کہتی ہے کہ میں نماز میں تھی اور میری بہن نے مجھ سے کسی چیز کا پوچھا تو میں نے اشارے سے اپنا سر ہلا دیا تو اب میری نماز ہوگئی؟

جواب: اریبہ نماز پڑھنے والے سے جب کوئی بات پوچھی جائے یا کوئی چیز مانگی جائے اور نماز پڑھنے والا سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کرے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ مکروہ ہوئی۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 189)

سوال: اسماء کہتی ہیں کہ مجھے نماز میں چھینک آجائے تو میں کیا کروں؟

جواب: اسماء بہن اگر نماز میں چھینک آجائے تو سکوت یعنی خاموشی اختیار کرے اور اگر الحمدللہ کہہ دیا تو بھی حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہیں کی تو نماز سے فارغ ہوکر کہہ لے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 189)

سوال: عالیہ کہتی ہے کہ میری دوست نائلہ نماز میں تھی کہ اس کو درد کی وجہ سے منہ سے الفاظ نکل گئے تو اب اس کی نماز فاسد ہوگئی؟

جواب: عالیہ درد یا مصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ آہ، اوہ، اف، تف نکلے یا آواز کے

Marfat.com

ساتھ رونی اور حرف پیدا ہو گئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے، آواز اور حرف نہیں نکلے تو حرج نہیں اس لیے کہ درد یا مصیبت کو برداشت کر سکتی تھی۔(بہار شریعت جلد اول صفحہ 160)

سوال: کلثوم نماز میں تھی اور بیماری کی وجہ سے نماز میں الفاظ نکل گئے۔ تو وہ پوچھتی ہیں کہ کیا میری نماز ہو گئی؟

جواب: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ نکلی یا اوہ نکلی نماز فاسد نہیں ہوئی۔ بہن کلثوم آپ کی نماز ہو گئی۔(بہار شریعت جلد اول صفحہ 190)

سوال: حفصہ پوچھتی ہیں کہ میری والدہ کو سورتیں یاد نہیں ہیں تو اگر میری والدہ دیکھ کر پڑھ لیں تو اب میری والدہ کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: حفصہ بہن نماز میں قرآن پاک سے دیکھ کر پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 191)

سوال: جویریہ پوچھتی ہیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے کیا ہو تو سو برس کھڑا رہنا ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا"۔(سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 80 باب نمازی کے سامنے گزرنے کا بیان)

سوال: فوزیہ سوال کرتی ہیں کہ کلام کرنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے تو نماز میں کلام سے کیا مراد ہے؟

جواب: کلام دو حرف یا ایک حرف کا مطلب سمجھانے کو کہتے ہیں مثلاً "ق" ایک حرف ہے۔ عربی میں اس کا معنی ہے بچاؤ رکھنا تو اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی یا مخاطب کو کہا "او" اس سے دو حرف ہوئے اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ ہاں ایک حرف جس کے کوئی معنی نہ ہو اس سے نماز نہ ٹوٹے گی۔(رکن دین صفحہ 80، تنویر الابصار، درمختار)

Marfat.com

مکروہات نماز

سوال: فرزانہ جمیل کہتی ہیں کہ پاؤں میں موزے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ میری دوست سلمٰی کہتی ہیں کہ ان کے پہننے سے ٹخنے بند ہو گئے لہٰذا نماز مکروہ ہو گی کیا یہ درست ہے؟

جواب: سلمٰی کا یہ قول کہ ٹخنے بند ہو جانے کی صورت میں نماز مکروہ ہوتی ہے غلط ہے۔ موزے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اس میں کوئی کراہت نہیں۔

سوال: کنول پوچھتی ہیں کہ نفل نماز بیٹھ کر ادا کرے تو رکوع کس طرح ادا کرے یعنی سرین اٹھائے یا نہیں؟

جواب: رکوع میں واجب کی مقدار تو اسی قدر ہے کہ سر جھکائے اور پیٹھ کو قدرے خم دے یعنی تھوڑا سا جھکائے مگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کا درجہ کمال و طریقہ اعتدال یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آ جائے اس قدر کے لیے سرین اٹھانے کی حاجت نہیں۔ قدر اعتدال سے جس قدر زائد ہو گا وہ عبث و بے جا میں داخل ہو جائے گا۔ حاشیہ شامیہ میں ہے کہ اگر کوئی بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہو تو وہ اپنی پیشانی کو گھٹنوں کے برابر جھکائے تا کہ رکوع حاصل ہو جائے۔

سوال: سعدیہ کی امی سوال کرتی ہیں کہ دوران نماز انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں کا شمار کرنا جائز ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: دوران نماز انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے خواہ نماز فرض ہو یا نفل۔ لیکن دل میں شمار کرنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا جائز ہے لیکن سب انگلیاں اپنی جگہ پر ہوں۔ (درمختار، بہار شریعت جلد 3 صفحہ 240)

سوال: سویرا یامین سوال کرتی ہیں کہ جس کپڑے میں جاندار کی تصویر ہو اس کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز

Marfat.com

کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ اسی طرح نماز پڑھنے والے کے سر پر یعنی چھت میں یا سجدے کی جگہ پر یا نماز پڑھنے والے کے دائیں بائیں بھی تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 238)

سوال: ثمرین اقبال سوال کرتی ہیں کہ دوران نماز انگلیوں کا چٹخانا کیسا ہے۔ کیا یہ عمل نماز کو فاسد کر دیتا ہے؟

جواب: انگلیاں چٹخانا، انگلیوں کی قینچی باندھنا، ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ لیکن یہ عمل نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

(درمختار، بہار شریعت جلد 3 صفحہ 237)

سوال: اریبہ فاطمہ سوال کرتی ہیں اگر پیشانی میں گرد و غبار لگے ہوں اگر نماز میں اس کو چھڑائے تو یہ عمل کیسا ہے۔ کیا نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: اریبہ بہن! پیشانی سے خاک یعنی گرد و غبار یا گھاس وغیرہ کا چھڑانا مکروہ ہے اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے۔ لیکن یہ عمل نماز کو نہیں توڑتا۔

(بہار شریعت جلد سوم صفحہ 240)

متفرق مسائل بہ متعلق نماز

سوال: شر مازید سوال کرتی ہیں کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

جواب: جی ہاں! خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے کہ "جو اپنے آپ کو قتل کر دے خواہ جان بوجھ کر ہی، اس کو غسل دیا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی۔ اس پر فتویٰ ہے اگرچہ اس کا گناہ دوسرے کو قتل کرنے والے سے بڑا ہے"۔

اسی طرح شامی میں ہے کہ

"یہ شخص فاسق تو ہے مگر زمین میں فساد پھیلانے والا نہیں اگرچہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے جس طرح باقی فاسق مسلمان"۔

درمختار میں ہے کہ "نماز جنازہ ہر مسلمان کی فرض ہے جب کہ وہ مرجائے سوائے چار آدمیوں کے باغی، ڈاکو، جب کہ لڑائی میں مارے جائیں، رات کو شہر میں غنڈہ گردی کرنے

Marfat.com

والا اور گلا گھونٹنے والا جس نے کئی مرتبہ یہ کاروائی کی ہو"۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"مسلمان اگرچہ فاسق ہو اس کے جنازہ کی نماز فرض ہے"۔

چنانچہ خودکشی کرنے والا فاسق ہے کافر نہیں ہے لہٰذا ایسے مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اپنے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی کیا جائے گا۔

سوال: فریحہ اقبال سوال کرتی ہیں کہ بارش کے لیے اذان دینی جائز ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درست ہے۔ **اذلا حظر من الشرع،** یعنی کہ اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

اذان ذکر الٰہی ہے اور بارش رحمت الٰہی اور ذکر الٰہی باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 370)

سوال: مطربہ حسان سوال کرتی ہیں کہ سنت کو زندہ کرنے سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا ثواب ہے؟

جواب: جس سنت کے خلاف رواج پڑ جائے اسے سنت مردہ کہتے ہیں جب کبھی سنت مردہ ہو جائے تو اسے نئے سرے سے رواج دینے کو سنت کا زندہ کرنا کہتے ہیں۔ بے شک احادیث میں سنت زندہ کرنے کا حکم اور اس پر بڑے بڑے ثوابوں کے وعدے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث:

"جس نے میری سنت زندہ کی، بے شک اسے مجھ سے محبت ہے اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"۔

اللھم ارزقنا۔ "اے اللہ ہمیں یہ رفاقت عطا فرما"۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جو کوئی میری سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو"۔

(مشکوٰۃ شریف باب الاعتقاد والسنۃ صفحہ 30)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوطی سے تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا"۔

(مشکوٰۃ شریف باب الاعتقاد والسنۃ صفحہ 30)

سوال: نور فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ حضور پرنور ﷺ کے نام مبارک کو سن کر ہاتھ چوم کر آنکھوں پر لگانا کیسا ہے نیز اس کا طریقہ بھی ارشاد فرمائیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جائز بلکہ مستحب ہے۔ جب کہ کوئی ممانعت شرعی نہ ہو مثلاً حالت خطبہ میں یا جس وقت قرآن مجید سن رہا ہے یا نماز پڑھ رہا ہے ایسی حالتوں میں اجازت نہیں باقی سب اوقات میں جائز بلکہ مستحب ہے جبکہ بہ نیت محبت و تعظیم ہو۔

طریقہ: جب مؤذن پہلی بار

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے، یہ کہے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جب دوبار کہے یہ کہے قُرَّةُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگا لے۔ آخر میں کہے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ "اے اللہ میری آنکھوں اور سمع کو نفع عطا فرما"۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 415)

سوال: سمیرینہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے غروب آفتاب کے وقت آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ اسی وقت ادا کرلیا تو کیا اب یہ سجدہ ادا ہو گیا؟

جواب: سمیرینا اگر اس وقت آیت سجدہ کی تلاوت کی تو اس وقت نماز جائز نہیں اس لیے بہتر ہے کہ سجدہ میں تاخیر کی جائے یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے لیکن اگر وقت مکروہ میں ادا کرلیا تو بھی سجدہ ہو گیا۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 129)

سوال: درنایاب سوال کرتی ہیں کہ میں جب بھی وضو کرتی ہوں کوشش کر کے تحیۃ الوضو ادا کرتی ہوں مگر ایک دفعہ میں نے یہ نماز زوال کے وقت ادا کرلی اب میں دوبارہ اس نماز کو لوٹاؤں یا وہ ہو گئی؟

جواب: درنایاب! اگر نصف نہار (زوال) کے وقت نفل نماز شروع کی اس کا پورا کرنا واجب ہے مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں بلکہ واجب ہے کہ اس وقت نماز توڑ دی جائے اور

Marfat.com

وقت کامل (یعنی کے ایسا وقت جس میں نماز پڑھنا مکروہ نہ ہو) میں پوری کی جائے۔ بہر حال تحیۃ الوضو جو آپ ادا کر چکی ہیں اس کی قضا آپ پر واجب نہیں۔ آئندہ احتیاط لازماً کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نفل نمازوں پر استقامت عطا فرمائے۔

(بہار شریعت جلد اول نماز کے وقتوں کا بیان صفحہ 134)

سوال: علینہ حیدر سوال کرتی ہیں کہ اگر ظہر کی نماز ادا کرنے کا ارادہ ہو مگر منہ سے نیت کے وقت عصر کا لفظ نکل جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں یعنی کہ اگر دل میں ظہر کی نماز کا ارادہ کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا تو نماز ہو جائے گی۔ (ملخص از بہار شریعت جلد اول صفحہ 148)

سوال: لائبہ بلال سوال کرتی ہیں کہ اگر فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ پڑھنا بھول جائیں تو کیا نماز دوبارہ پڑھی جائے گی؟

جواب: اگر چار فرض میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ پڑھنا بھول جائیں تو بعد کی دو رکعتوں میں پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر ایک رکعت میں پڑھنا بھول جائیں تو تیسری یا چوتھی رکعت میں پڑھ لیں۔

اسی طرح مغرب کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورہ پڑھنا بھول جائیں تو تیسری رکعت میں پڑھ لیں لیکن ان تمام صورتوں میں نماز کے آخر میں سجدہ سہو ضرور ادا کریں۔ اگر سجدہ سہو کر لیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر قصداً چھوڑی تو اعادہ (دوبارہ ادا) کرے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ سوم صفحہ 202)

سوال: رجاء منہاس سوال کرتی ہیں اگر نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا بھول جائیں اور رکوع میں چلے جائیں تو کیا محض سجدہ سہو کرنے سے نماز مکمل ہو جائے گی؟

جواب: اگر کوئی شخص نماز میں سورۃ ملانا بھول جائے اور اسے رکوع میں یاد آئے تو کھڑا ہو جائے اور سورۃ ملائے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اس طرح اس کی نماز مکمل ہو گئی۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ دوبارہ رکوع کرنا ضروری ہے اگر رکوع نہ کیا تو نماز ہی نہ ہوگی۔ (بہار شریعت جلد سوم صفحہ 202)

Marfat.com

سوال: شیبا حارث کہتی ہیں کہ آج کل نمازوں میں خشوع خضوع نہیں رہا۔ نماز کے بارے میں کچھ بتا کر اس مسئلہ کی طرف غور فرمائیں؟

جواب: شیبا بی بی آپ نے ایک نہایت اہم مسئلہ کی طرف نشاندہی کی ہے۔ آج مسلمانوں کی پستی کا عالم دیکھیں کہ نماز جو مومن کی معراج، جنت کی کنجی اور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس سے ہم اس قدر بے زار ہیں کہ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جلد از جلد ختم ہو جائے اور اس مقصد کے لیے جلدی جلدی قرأت کرنے میں حروف چبا لیتے ہیں یا الفاظ کھا جاتے ہیں مگر احساس نہیں ہوتا۔ اس پر مزید یہ تفاخر کیا جاتا ہے کہ فلاں تو اس قدر جلدی پڑھتا ہے۔ کمال جلدی پڑھنا نہیں بلکہ درست پڑھنا ہے۔ لہٰذا قرأت کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کریں۔ ایک تو گناہ کرنا اور دوسرے اس پر دلیری کہ گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھنا حالانکہ اس طرح قرآن پڑھنا سخت حرام و گناہ ہے۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو قرآن کریم درست پڑھنے کی توفیق و نماز و قرآن کی لذت عطا فرمائے۔ آمین

سوال: سعدیہ راؤ سوال کرتی ہیں کہ نماز میں سورتوں کو معین کرنا جائز ہے؟

جواب: نماز میں سورتوں کو معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورتیں پڑھا کرے مکروہ ہے مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہوتی ہیں ان کو تبرکاً پڑھ لینا مستحب ہے۔

(بہار شریعت جلد سوم صفحہ 204)

سوال: ماہا ملک کا سوال کچھ یوں ہے کہ فرض و سنت کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: ماہا بی بی! نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ کو پڑھنا تو جائز ہے لیکن فرض و سنت کی دو رکعتوں میں ایک ہی سورۃ کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں۔ مثلاً

۱۔ پہلی رکعت میں سورۃ الناس پڑھی تو اب دوسری رکعت میں بھی یہی پڑھے۔

۲۔ کوئی دوسری سورۃ یاد نہیں آ رہی تو پہلی رکعت والی سورۃ پڑھی جا سکتی ہے۔

۳۔ دوسری رکعت میں بغیر ارادے کے پہلی رکعت والی سورۃ شروع کر دی تو بھی

Marfat.com

کراہت نہیں پائی جائے گی۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 169-168)

سوال: عنیزہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ قرآن پاک کو ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے لیکن میرے بچوں کے مدرسے میں آسانی کے لیے عم پارہ سے قرآن پاک شروع کیا جاتا ہے تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: آپ نے بالکل صحیح سنا ہے کہ قرآن پاک کو ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے لیکن بچوں کی آسانی کے لیے پارہ عم قرآن پاک کی ترتیب کے خلاف پہلے پڑھانا جائز ہے۔

سوال: ثمن آغا سوال کرتی ہیں کہ قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا افضل ہے یا زبانی؟

جواب: قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے دیکھنا بھی ہے اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی ہے اور یہ سب عبادت میں شامل ہے۔

سوال: گل پری کہتی ہیں کہ میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی کہ اتنے میں اذان ہو گئی۔ اذان کا جواب دے کر اب کیا دوبارہ اعوذ باللہ پڑھوں؟

جواب: اگر تلاوت کے دوران کوئی دنیاوی کام کیا ہو تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر پھر قرأت کرے اور اگر دینی کام کیا ہو مثلاً اذان کا جواب دینا، ذکر و اذکار پڑھے تو اعوذ باللہ پڑھنا آپ کے ذمے نہیں۔

سوال: نورین حیدر سوال کرتی ہیں کہ اگر وتر کی نماز میں بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اب کیا کیا جائے؟

جواب: اگر بھول کر وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اب تیسری رکعت میں بھی دعائے قنوت پڑھے۔

وتر

سوال: ذرین سوال کرتی ہیں کہ وتر کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

جواب: وتر واجب ہے۔ اگر سہواً (بھول کر) قصداً (جان بوجھ کر) نہ پڑھا تو قضا واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 210)

Marfat.com

سوال: عائشہ سوال کرتی ہیں کہ میں نماز پڑھ رہی تھی کہ وتر کی دوسری رکعت میں کھڑی ہوئی تو شک ہوا کہ شاید تیسری رکعت ہے میں نے دعائے قنوت پڑھ لی جب دو رکعتیں ہوئیں تو یاد آیا ابھی تیسری رکعت باقی ہے میں نے اس میں بھی قنوت پڑھ لی تو کیا میری نماز ہو گئی؟

جواب: اگر دوسری اور تیسری رکعت ہونے میں شک واقع ہوا تو دونوں میں قنوت پڑھے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 212)

سوال: عاتکہ سوال کرتی ہیں کہ میں عشا کی نماز میں وتر ادا کرتی ہوں تو شک یہی رہتا ہے کہ میں صحیح پڑھ رہی ہوں یا نہیں۔ براہ کرم وتر کا طریقہ ارشاد فرما کر تسکین قلب عطا فرمائیں؟

جواب: نماز وتر میں تین رکعت ہیں۔ اور اس میں قعدہ اولیٰ (یعنی پہلی رکعت کے بعد بیٹھنا) واجب ہے۔ اور قعدہ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر کھڑی ہو جائے، درود شریف نہ پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اسی طرح کرے۔ تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کاندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھے اور دعائے قنوت پڑھے۔ دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ پھر آخری رکعت مکمل کرے۔

(ردالمحتار وغیرہا)، (بہار شریعت جلد اول حصہ چہارم وتر کا بیان)

سوال: صائمہ کہتی ہیں پیارے آقا ﷺ کی حدیث مبارکہ سے وتر کی اہمیت بتا کر وتر کی محبت اجاگر فرما کر ثواب آخرت کمائیں؟

جواب: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ وتر ہے، وتر کو محبوب رکھتا ہے لہٰذا اے قرآن والو! وتر پڑھو“۔

(ترمذی جلد اول ابواب وتر صفحہ 280)

ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ”اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اسے عشاء و طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے“۔

(ترمذی جلد اول ابواب وتر صفحہ 280)

Marfat.com

سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام پر صرف ایک ہی نماز فرض تھی اس لیے کہ وہ صرف ایک علاقے کے مخصوص نبی تھے مگر چونکہ ہمارے نبی حضور اقدس ﷺ عرش و فرش کے نبی بھی ہیں اور شہنشاہ اعظم بھی اس لیے آپ کو خصوصی طور پر دو نمازیں عطا ہوئیں ایک نماز تہجد اور دوسری نماز وتر۔ (فتاویٰ نعیمیہ جلد اول صفحہ 130)

سوال: پانچوں نمازیں کن کی یادگار ہیں؟

جواب: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"سب سے پہلے فجر کی نماز بوقت توبہ حضرت آدم علیہ السلام نے بطور شکرانہ پڑھی۔ ظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی اور عصر حضرت عزیز علیہ السلام نے پڑھی۔ مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے پڑھی اور عشاء حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی۔ یعنی سابقہ امتوں کو ایک ایک نماز ملی مگر پانچوں نمازوں کا مجموعہ امت مصطفیٰ ﷺ کو ملا"۔

(مرقات جلد اول صفحہ 395)

کیونکہ ان پانچوں نمازوں کا مجموعہ ہماری خصوصیت ہے۔ گویا کہ پانچ نمازیں ہم کو پہلے انبیاء کی طرف سے ملیں اور وتر کی واجب نماز ہم کو نبی کریم ﷺ کی وجہ سے عطا ہوئی کیونکہ وتر کی نماز سب سے پہلے نبی کریم ﷺ نے ہی ادا فرمائی۔ (فتاویٰ نعیمیہ جلد اول صفحہ 131)

Marfat.com

صوم

سوال: ثمرین جہاں سوال کرتی ہیں کہ ماہ رمضان کے روزے کی فرضیت قرآن پاک کی کونسی آیت سے ثابت ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴿﴾ (البقرہ)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے''۔ (کنزالایمان)

سوال: جویریہ یعقوب سوال کرتی ہیں شریعت کی رو سے روزے کس پر فرض ہیں؟

جواب: توحید ورسالت کا اقرار کرنے اور تمام ضروریات دین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے اسی طرح رمضان شریف کے روزے بھی ہر مسلمان (مرد وعورت) عاقل وبالغ پر فرض ہیں۔ (درمختار جلد سوم صفحہ 33)

سوال: ام رومان سوال کرتی ہیں ماہ رمضان کی ایسی کونسی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے مسلمان اس ماہ مبارک کا احترام کرتے ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالمیان حبیب رحمٰن عزوجل ﷺ کا فرمان ذیشان ہے:

''میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں:

ا۔ پہلی یہ کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزوجل ان کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عزوجل نظر رحمت فرمائے اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

Marfat.com

۲۔ دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بدبو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

۳۔ فرشتے ہر دن اور رات ان کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

''میرے نیک بندوں کے لیے مزین (آراستہ) ہو جا''۔ (کنز الایمان)

۴۔ جب ماہ رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عزوجل اپنے بندوں کی مغفرت فرما دیتا ہے''۔

سوال: عاتکہ سوال کرتی ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیماری کی حالت میں روزہ رکھنے سے مزید بیمار ہو جاتا ہے کیا یہ بات درست ہے۔ وضاحت فرما دیں؟

جواب: عاتکہ بہن! واقعی عام لوگوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کمزور ہو جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ اس ضمن میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز واقعہ ہے۔ چنانچہ الملفوظ حصہ دوم صفحہ 43 پر ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ایک سال رمضان المبارک سے تھوڑا عرصہ قبل والد مرحوم حضرت رئیس المتکلمین سیدنا و مولٰینا نقی علی خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن خواب میں تشریف لائے اور فرمایا بیٹا آئندہ رمضان شریف میں تم سخت بیمار ہو جاؤ گے مگر خیال رکھنا کوئی روزہ قضاء نہ ہونے پائے۔ چنانچہ والد صاحب کے حسب ارشاد واقعی رمضان المبارک میں سخت بیمار ہو گیا لیکن کوئی روزہ نہ چھوٹا۔ الحمدللہ روزوں کی ہی برکت سے اللہ عزوجل نے مجھے صحت عطا فرمائی اور صحت کیوں نہ ملتی کہ سید عالم ﷺ کا ارشاد پاک بھی تو ہے ''صوموا تصحوا'' یعنی روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے۔ (درمنثور جلد اول صفحہ 44)

سوال: ام حبیبہ سوال کرتی ہیں کہ کیا آنکھوں کا بھی روزہ ہوتا ہے۔ اگر آنکھ کا روزہ ہے تو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: ام حبیبہ بہن! آنکھ کا بھی روزہ ہوتا ہے اور آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ آنکھ جب بھی اٹھے تو صرف اور صرف جائز امور کی طرف اٹھے۔ آنکھ سے مسجد دیکھے، قرآن مجید دیکھے،

Marfat.com

اللہ عزوجل دکھائے تو کعبہ معظمہ کے انوار دیکھئے، مکہ مکرمہ کی مہکی مہکی گلیاں اور سنہری جالیاں کے انوار دیکھیے، سبز گنبد کے مینار دیکھیے۔

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(سامان بخشش)

سوال: صفیہ فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ کیا روزے میں نیت کرنا شرط ہے اگر بغیر نیت کسی شخص نے روزہ رکھ لیا تو اس کا روزہ درست ہوگا وضاحت فرمادیں؟

جواب: پیاری صفیہ بہن روزہ کے لیے بھی اسی طرح نیت شرط ہے جس طرح کہ نماز، زکوٰۃ وغیرہ کے لیے نیت شرط ہے۔لہٰذا بے نیت روزہ اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن صبح صادق کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک بالکل نہ کھائے پیئے تو اس کا روزہ نہ ہوگا۔

(بہار شریعت، درمختار جلد سوم صفحہ 331)

سوال: حمنہ سوال کرتی ہیں کہ وہ کون سے روزے جن میں ضحوہ کبریٰ سے پہلے پہلے نیت ضروری ہے؟

جواب: رمضان شریف کا روزہ، نفل روزہ یا نذر معین کا روزہ (یعنی اللہ عزوجل کے لیے کسی مخصوص دن کے روزے کی منت مانی ہو) یوں کہا ہو کہ مجھ پر اللہ عزوجل کے لیے اس سال ربیع النور شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ، تو یہ نذر معین ہے۔ان تینوں قسم کے روزوں کے لیے غروب آفتاب کے بعد سے لے کر نصف النہار شرعی (ضحوہ کبریٰ) سے پہلے تک جب بھی نیت کرلیں روزہ ہو جائے گا۔

سوال: ام الفضل سوال کرتی ہیں کہ اگر مسافر یا مریض روزہ رکھنا چاہے تو وہ فرض کی نیت کریں یا واجب کی؟

جواب: اگر مسافر یا مریض نے رمضان میں کسی اور روزہ کی نیت کریں تو جس کی نیت

Marfat.com

کریں گے وہی ہوگا۔ رمضان کا نہیں اور مطلق روزے کی نیت سے روزہ رکھا تو رمضان کا روزہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (تنویر الابصار، عالمگیری، بہار شریعت جلد 5 صفحہ 33)

سوال: سلمیٰ ابراہیم سوال کرتی ہیں وہ کون سے روزے جن کا پورا کرنا واجب ہے؟

جواب: رمضان کا روزہ، کفارے کے روزے، نذر معین، نفل روزہ۔ روزۂ نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔ اب بے عذر شرعیہ توڑنا گناہ ہے۔ اگر کسی طرح بھی ٹوٹ گیا اس کی قضاء واجب ہے۔ اور نذر غیر معین (یعنی اللہ عزوجل کے لیے روزہ کی منت تو مانی ہو مگر دن مخصوص نہ کیا) ان قسم کے روزے شروع کرنے کے بعد پورا کرنا واجب ہے۔

(بہار شریعت، درمختار جلد سوم صفحہ 34)

سوال: حلیمہ سعدیہ سوال کرتی ہیں کیا روزے کی نیت مادری زبان سے بھی ہو سکتی ہے۔ نیز روزے کی نیت کے لیے وقت مقرر کرنا ضروری ہے؟

جواب: نیت اپنی مادری زبان میں بھی ہو سکتی ہے مگر شرط یہی ہے کہ عربی زبان سے کریں خواہ کسی اور زبان میں نیت کرتے وقت دل میں بھی ارادہ موجود ہو ورنہ بے خیالی میں صرف زبان سے رٹے رٹائے جملے ادا کر لینے سے نیت نہ ہوگی۔ ہاں اگر بالفرض زبان سے رٹی ہوئی نیت کر لی مگر بعد میں نیت کے لیے مقررہ وقت کے اندر دل میں بھی نیت کر لی تو اب نیت صحیح ہوگی۔

اسی طرح اگر دن میں نیت کریں تو ضروری ہے کہ یہ نیت کریں کہ میں صبح سے روزہ دار ہوں اگر اس طرح نیت کی اب سے روزہ دار ہوں تو روزہ نہ ہوا۔ (الجوہرۃ النیرہ)

سوال: بشریٰ یامین پوچھتی ہیں کیا روزے کے لئے سحری کھانا شرط ہے۔ وضاحت فرمادیں؟

جواب: پیاری بہن! روزے کے لیے سحری کھانا کوئی شرط نہیں بلکہ ایک مستحب عمل ہے اگر آپ روزے کے لیے سحری کا اہتمام کریں گی تو سنت پر عمل ہو جائے گا جیسا کہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

"سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے"۔

Marfat.com

اور اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔
(صحیح بخاری کتاب الصوم صفحہ 35)

سوال: سکینہ فاطمہ سوال کرتی ہیں اگر کوئی جوان شخص روزے کی حالت میں کھاپی رہا ہو تو کیا اسے یاد دلانا ضروری ہے؟

جواب: بعض مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''جوان کو دیکھے تو یاد دلادے اور بوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں۔ مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ اصل حکم یہی ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی دخل نہیں بلکہ قوت وضعف (یعنی طاقت وکمزوری) کا لحاظ ہے لہٰذا اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں اور بوڑھا قوی (یعنی طاقتور) ہو تو یاد دلانا واجب ہے''۔ (درمختار جلد سوم صفحہ 365)

سوال: آمنہ خورشید سوال کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ اگربتی سلگ رہی تھی اور اس کا دھواں میری ناک میں پہنچ گیا گیا۔ اس صورت میں میرا روزہ فاسد ہو جائے گا؟

جواب: آمنہ بہن! اگربتی سلگ رہی ہو اور اس کا دھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر لوبان یا اگربتی سلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوجود منہ قریب لے جاکر اس کا دھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، درمختار جلد سوم صفحہ 362)

ان وجوہ کا بیان جن کے سبب روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

سوال: نگہت وکیل سوال کرتی ہیں کہ میری بہن ناہید حمل سے ہے کیا وہ ماہ رمضان کے روزے چھوڑ سکتی ہے؟

جواب: حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اس وقت میں روزہ نہ رکھے بعد میں اس روزے کی قضا کرلے۔ لیکن اسے صحیح اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کی جان یا بچہ کی جان کو خطرہ ہے تو پھر روزے چھوڑے ورنہ کوشش کرکے روزہ رکھیں کہ انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ روزے کی برکت سے صحت اچھی رہے گی۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 66)

Marfat.com

سوال: ماہین زمان سوال کرتی ہیں کہ آج کل اکثر ڈاکٹر و طبیب چھوٹے چھوٹے مرض پر روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں۔ کیا ڈاکٹر کے کہنے پر روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟

جواب: آج کل اکثر اطباء یا ڈاکٹر فاسق ہوتے ہیں اور حاذق تو فی زمانہ نایاب ہو رہے ہیں ان کو لوگوں کا کہنا کچھ قابل اعتبار نہیں نہ ان کے کہنے پر روزہ افطار کیا جائے۔ ان طبیبوں کو اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ذرا ذرا سی بیماری میں روزہ سے منع کر دیتے ہیں۔ اگر مریض کو قوی اندیشہ ہے کہ وہ روزہ رکھنے سے ہلاک ہو جائے گا تو روزہ نہ رکھے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 66)

سوال: سیدہ نازش سوال کرتی ہیں کہ وہ کونسی وجوہات جن کی بنا پر شریعت مطہرہ نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے؟

جواب: حمل والی اور دودھ پلانے والی اگرچہ ماں ہو یا دائی یا شیخ فانی یعنی وہ بوڑھی عورت یا بوڑھا مرد جس کی عمر ایسی ہوگئی ہو کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا یعنی نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا تو ایسے لوگوں کے لیے شریعت مطہرہ نے اجازت دی ہے کہ روزہ نہ رکھا جائے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 66)

سوال: سمیہ ابراہیم سوال کرتی ہیں جن لوگوں کو شریعت مطہرہ کے نزدیک روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے کیا انہیں روزے کا فدیہ بھی دینا ہوگا؟

جواب: سمیہ ابراہیم! شریعت مطہرہ کے نزدیک جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے انہیں ہر حال میں روزے کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار کے مسکین کو دے دے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 67)

سوال: فرحین سوال کرتی ہیں کہ اگر فدیہ ادا کرنے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھا جاسکے تو شریعت مطہرہ کا اس مسئلے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکے تو یہ فدیہ اس کی طرف

Marfat.com

سے صدقہ نفل ادا ہوگا اور ان روزوں کی قضا کی جائے گی۔

سوال: سمیرا زمان کہتی ہیں کہ مجھے میری دادی کے روزوں کا فدیہ ادا کرنا ہے چونکہ وہ بہت ضعیف ہیں اور روزہ نہیں رکھ سکتیں۔ کیا شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا فدیہ ادا کر سکتے ہیں نیز کیا یہ ضروری ہے کہ جتنے فدیے اتنے ہی مساکین کو دی جائے؟

جواب: یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان میں ہی پورے رمضان کا فدیہ دے دے یا آخر میں اور فدیہ دینے کے لیے ضروری نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔ ہر دن کا فدیہ تقریباً سوا دو سیر آٹے کی قیمت یعنی ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔ (بہار شریعت، درمختار جلد اول صفحہ 67)

سوال: ام رومان سوال کرتی ہیں کہ میں نے روزے کی اس طرح نیت کی کہ اگر کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے۔ کیا میری یہ نیت درست ہے؟

جواب: اگر آپ نے یوں نیت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے۔ یہ نیت صحیح نہیں ہے اور آپ کا روزہ نہیں۔ (عالمگیری بہار شریعت جلد اول صفحہ 190)

سوال: نمرہ اشتیاق سوال کرتی ہیں کیا روزے کی حالت میں مسواک کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے نیز اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ روزے کی حالت میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟

جواب: نمرہ بہن روزے کی حالت میں روزہ نہیں ٹوٹتا اور روزے میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی سنت ہے۔ مسواک خشک ہو یا تر، اگرچہ پانی سے تر کی ہو زوال سے پہلے کریں یا بعد کسی وقت بھی مکروہ نہیں۔

(درمختار جلد سوم صفحہ 399)

سوال: امبرین سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے تل یا تل کے برابر کوئی چیز نگل لی تو روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: امبرین بہن اگر کسی شخص نے تل یا تل کے برابر کوئی چیز باہر سے منہ میں ڈال کر بغیر چبائے نگل لی تو اس صورت میں روزہ بھی ٹوٹ جائے گا اور کفارہ واجب ہوگا۔

سوال: نابالغ دن میں بالغ ہوا یا کافر دن میں مسلمان ہوا اور وہ وقت ایسا تھا کہ روزہ کی

Marfat.com

نیت ہوسکتی ہے اور نیت کر بھی لی پھر وہ روزہ توڑ دیا تو کیا اس دن کے روزے کی قضا ہوگی؟

جواب: صورت مسئولہ میں کہ اگر نابالغ دن میں بالغ ہوا یا کافر دن میں مسلمان ہوا اور وہ وقت تھا کہ روزے کی نیت کر سکتا تھا اور نیت کر کے پھر اس روزے کو توڑ دیا اس پر روزے کی قضا ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 382)

سوال: مہرین سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی شخص نے زندگی میں ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور مر گیا تو ایسی صورت میں کس طرح اس شخص کے روزے کی قضاء ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں میت کے روزے قضا ہو گئے تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے فدیہ ادا کرے یعنی جب کہ وصیت کی اور مال چھوڑا ہو ورنہ ولی پر ضروری نہیں کر دے تو بہتر ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 382)

سوال: رضیہ احمد سوال کرتی ہیں کسی نے تیل لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کر لیا کہ روزہ ٹوٹ گیا یا کسی عالم نے ہی روزہ جانے کا فتویٰ دے دیا اس نے کھا پی لیا تو اس صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں ایسے شخص پر کفارہ لازم ہے اگر کفارہ ادا نہ کیا تو گنہگار ہوگا۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 383)

سوال: سمیہ ابراہیم سوال کرتی ہیں کہ شریعت مطہرہ کے مطابق کن اشخاص کے لیے روزہ نہ رکھنے کی صورت میں فدیہ واجب ہے اور کن اشخاص کو دوسرے ایام میں قضا روزے رکھنے ہوں گے؟

جواب: پیاری سمیہ شرعاً روزہ نہ رکھنے کی رخصت مریضوں، مسافروں، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی خواتین کے لیے ہے اور اس کے علاوہ شیخ فانی (بوڑھے ضعیف) افراد جو کمزوری کے باعث روزہ رکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو کے لیے ہے۔

مریضوں، مسافروں، حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کے لیے فدیہ نہیں ان کو صحت یابی کے بعد قضا روزے رکھنے ہوں گے۔ جب کہ شیخ فانی جس کی زندگی کی بظاہر امید نظر نہ آتی ہو ان کا فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ صحت یابی کے بعد روزہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہو تو حکم

Marfat.com

ہے کہ قضاء روزے بھی رکھ لے۔

سوال: سمیہ مزید سوال کرتی ہیں کہ مقدار فدیہ کے متعلق بھی فرما دیجئے؟

جواب: فدیہ کی مقدار یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا واجب ہے۔ یا پھر ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے دے۔ سوا دو سیر آٹے کی قیمت کے برابر رقم کی ادائیگی بھی کی جا سکتی ہے۔

سوال: سنیہ زمان سوال کرتی ہیں کہ کیا ماہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے۔ نماز فرض کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوٰۃ الیل ہے۔ (ترمذی صفحہ 275 باب الصلوٰۃ)

سوال: ثمرین سوال کرتی ہیں کہ جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے کیا وہ ماہ رمضان میں اعلانیہ کھا پی سکتے ہیں؟

جواب: نہیں انہیں بھی اعلانیہ کسی چیز کو کھانے پینے کی اجازت نہیں۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 66)

سوال: بشریٰ یعقوب سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے دل میں روزے کی منت مانی اور اس کی زبان سے بلا اختیار کچھ اور الفاظ نکل گئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: منت صحیح ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ دل میں اس کا ارادہ بھی ہو۔ اگر کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے منت کے الفاظ جاری ہو گئے منت صحیح ہو گئی یا کہنا یہ چاہتا تھا کہ اللہ کے لیے مجھ پر ایک دن کا روزہ ہے اور زبان سے ایک مہینہ نکلا تو اس صورت میں مہینے بھر کا روزہ واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 71)

مفسدات روزہ کا بیان

سوال: شگفتہ نیاز سوال کرتی ہیں کہ میں کلی کر رہی تھی کہ بلا قصد پانی حلق میں چلا گیا تو کیا اس صورت میں میرا روزہ فاسد ہو گیا؟

جواب: کلی کر رہا تھا بلا قصد (بغیر ارادے کے) پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی

Marfat.com

چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا۔ مگر جب کہ روزہ ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصداً (ارادے سے) ہو۔ یونہی کسی نے روزہ دار کی طرف کوئی چیز پھینکی وہ اس کے حلق میں چلی گئی روزہ جاتا رہا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 59)

سوال: عارفہ سوال کرتی ہیں کہ میرے دانتوں سے خون نکل کر حلق میں چلا گیا تو کیا میرا روزہ فاسد ہو گیا۔ وضاحت فرمادیں؟

جواب: دانتوں سے خون نکل کر حلق سے اترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا یا کم ہی تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور خون کا مزہ بھی حلق میں محسوس نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 59)

مکروہات روزہ

سوال: نبیلہ عمر سوال کرتی ہیں کہ کیا حالت روزہ میں اگر بچے کو غذا چبا کر دینے سے فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لیے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر بدمزاج ہے کہ نمک کم و بیش ہو گا تو اس کی ناراضگی کا باعث ہو گا تو اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں۔ اسی طرح اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اسے کھلائی جائے نہ کوئی حیض و نفاس والی یا کوئی بے روزہ ایسا نہ ہو جو اسے چبا کر دے تو بچے کے کھلانے کے لیے روٹی چبانا مکروہ نہیں لیکن احتیاط کریں کہ کوئی ذرہ حلق کے اندر نہ جائے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار، بہار شریعت جلد اول صفحہ 63)

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں روزہ کی حالت میں ٹھنڈ پہنچانے کے لیے بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا کیسا ہے۔ وضاحت فرمادیں؟

جواب: روزہ دار کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔ وضو و غسل کے علاوہ ٹھنڈ پہنچانے کی غرض سے کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ٹھنڈ کے لیے نہانا یا بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر پریشانی ظاہر کرنے کے لیے بھیگا کپڑا لپیٹا تو

Marfat.com

یہ مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔ (درمختار، بہارشریعت جلد اول صفحہ 64)

سوال: خدیجہ زمان سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے منہ میں تھوک جمع کر کے نگل لیا تو کیا اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

جواب: منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا بغیر روزہ کے بھی ناپسند ہے اور روزہ کی حالت میں ایسا عمل کرنا مکروہ ہے لیکن اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (درمختار، بہارشریعت)

سوال: کیا روزے کی حالت میں عورت اپنی مخصوص صفائی کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! روزے کی حالت میں عورت اپنی مخصوص صفائی کر سکتی ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔

سوال: اگر عورت ضحوہ کبریٰ سے پہلے پاک ہو جائے تو کیا اس دن روزے کی قضا ہوگی یا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: اگر عورت ضحوہ کبریٰ (یعنی زوال سے پہلے) سے پہلے پاک ہوگئی تو اس دن کا روزہ نہ ہوگا اور اس روزہ کی قضا لازم ہوگی لیکن اس دن اسے روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سوال: شہیلہ کہتی ہیں کہ میری نانی بہت بوڑھی ہیں اور وہ اپنی قضا نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کرنا چاہتی ہیں تو کیا اپنی زندگی میں روزوں اور نمازوں کا فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: بہن شہیلہ آپ کی نانی جو ضعیفہ ہیں وہ اپنی قضا نمازوں کا تو فدیہ ادا نہیں کر سکتیں چونکہ زندگی میں کوئی بھی ایسی صورت نہیں ہے کہ نماز معاف ہو کہ اگر کوئی شخص ضعف کی وجہ سے کھڑا ہو کر ادا نہیں کر سکتا وہ بیٹھ کر ادا کرلے، جو بیٹھ کر ادا نہیں کر سکتا وہ لیٹ کر ادا کرلے اس میں بھی حرج ہے تو لیٹ کر اشاروں سے کرلے۔ اور ہاں روزہ میں یہ صورت نکلتی ہے کہ اگر وہ بہت بوڑھی ہیں تو روزوں کا فدیہ ادا کر سکتی ہیں۔ شیخ فانی یعنی بہت بوڑھی عورت کیلئے روزہ چھوڑنا جائز ہے اور ان پر ہر دن کے بدلے نصف صاع گندم کے حساب سے فدیہ واجب ہوگا۔ یعنی سوا دو سیر آٹے کی قیمت۔ (نور الایضاح کتاب الصوم فی العوارض صوم صفحہ 161)

Marfat.com

زکوٰۃ

سوال: مطرف ہما سوال کرتی ہیں کہ کیا زکوٰۃ کی رقم بہن یا بیٹی کو دی جا سکتی ہے؟

جواب: بہن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جب کہ زکوٰۃ کی حقدار ہو اور بیٹی کو جائز نہیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ میں درمختار کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ و عشر کا مصرف فقیر ہے۔ اور زکوٰۃ م و عشر ایسے لوگوں پر صرف نہ کی جائے جن سے اپنی ولادت کا تعلق ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 264)

سوال: زرنگار سوال کرتی ہیں کہ کیا مالدار کے لیے صدقہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں تاکہ تشفی ہو؟

جواب: صدقہ واجب (مثلاً زکوٰۃ، صدقہ، فطر وغیرہ) مالدار کو لینا حرام اور دینا حرام اور اس کو دینے سے ادا نہ ہوگا۔

صدقہ نافلہ مالدار کو مانگ کر لینا حرام اور بے مانگے مناسب نہیں جب کہ دینے والا مالدار مالدار جان کر دے اور اگر محتاج سمجھ کر دے تو لینا حرام اور اگر لینے کے لیے اپنے آپ کو محتاج ظاہر کیا تو دہرا حرام۔

ہاں! وہ صدقات نافلہ کہ عام خلائق کے لیے ہوتے ہیں اور ان کے لینے میں کوئی ذلت نہیں وہ غنی کو بھی جائز ہیں جیسے حوض کا پانی، نیاز کی شیرینی، سرائے کا مکان، پل پر سے گزرنا وغیرہ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 261)

امید ہے کہ آپ کے مسئلے کا جواب فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں ملنے کے بعد تشفی ہوگئی ہوگی۔

سوال: حسینہ ایوب کہتی ہیں کہ میرے پاس دو لاکھ روپے زکوٰۃ کے موجود ہیں۔ مسجد کی تعمیر وغیرہ میں زکوٰۃ کی مذکورہ رقم خرچ کر سکتی ہوں جب کہ مسجد کی تعمیر وغیرہ کے لیے رقم کی ضرورت بھی ہے؟

جواب: بحر الرائق میں ہے کہ زکوٰۃ سے تعمیر مسجد، ملکیت کے لیے کفن اور اس کا ادا، قرض

Marfat.com

اور ایسے غلام کا خریدنا جائز نہیں جسے آزاد کر دیا گیا ہو۔ اور ان چاروں میں جواز کا حیلہ یہ ہے کہ آدمی زکوٰۃ فقیر کو دے پھر اسے کہے کہ ان چاروں پر خرچ کرے، صاحب مال کے لیے زکوٰۃ کا ثواب اور فقیر کے لیے خرچ کا ثواب ہوگا۔

لہٰذا حسینہ بی بی آپ دو لاکھ روپے بطور زکوٰۃ کسی شرعی فقیر کو مالک کر دیں اور پھر وہ فقیر مسجد میں صرف کر دے۔ اس طرح آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور مسجد میں خرچ کرنے کی وجہ سے فقیر کو بھی اجر ملے گا۔ یاد رہے کہ مسجد کے لیے حیلہ کی رقم تب ہی استعمال کرے جب بہت زیادہ ضرورت ہو۔ حتی الامکان مسجد میں چندہ ہی کی رقم لگائی جائے اور زکوٰۃ فقراء و مساکین کو دی جائے تاکہ مستحقین زکوٰۃ کی حاجت روائی ہو سکے اور وہ محروم نہ رہیں۔

(ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 256)

حدیث پاک میں ہے کہ اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کو اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (ردالمحتار جلد دوم صفحہ 13)

سوال: زرینہ احمد سوال کرتی ہیں کہ کیا طالبعلم کو زکوٰۃ کی رقم دے سکتے ہیں جب کہ صحت مند اور کمانے پر قدرت بھی رکھتا ہو؟

جواب: وہ دینی طالبعلم جو صاحب نصاب نہ ہو انہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے بلکہ انہیں دینا افضل ہے جب کہ وہ طالب علم دین کو بطور دین پڑھتا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 253)

سوال: مطربہ سوال کرتی ہیں کہ کیا سیدوں کو زکوٰۃ کی رقم دے سکتے ہیں جب کہ وہ غریب و مفلوک الحال ہوں۔ اگر شرعاً سیدوں کو زکوٰۃ نہ دے سکتے ہوں تو کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمائیں کہ ہم ان غریب سیدوں کی مدد کر سکیں؟

جواب: مطربہ بی بی آپ کے سوال کے کئی جز ہیں۔ ہر جز کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ سادات کرام و تمام بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجماع قائم ہے۔

امام شعرانی رضی اللہ عنہ میزان میں فرماتے ہیں کہ "باتفاق ائمہ اربعہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب پر صدقہ فرضیہ حرام ہے اور وہ پانچ خاندان ہیں آل علی، آل عباس، آل جعفر،

Marfat.com

آل عقیل، آل حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

ابن سعد کی روایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے اہل بیت پر صدقہ حرام فرمایا ہے“۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اس کی علت پر ارشاد فرماتے ہیں کہ ”اور بے شک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت وکرامت ونظافت و طہارت ہے کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے۔ اور گناہوں کا دھوون اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں“۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 100 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

چنانچہ ثابت ہوا کہ سادات کرام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں نیز اگر دے بھی دے تو ادا نہ ہوگی بلکہ گنہگار ہوگا۔

رہا یہ ہے اس زمانہ پرآشوب میں حضرات سادات کرام کی مدد کس طرح ہو تو اس ضمن میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ میں بڑے نفیس انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

”بڑے مال والے اگر اپنے خالص مالوں سے بطور ہدیہ ان حضرات عالیہ (عالی مرتبہ) کی خدمت نہ کریں تو ان کی بے سعادتی ہے۔ وہ وقت یاد کریں جب ان حضرات کے جد امجد حضور نبی مکرم ﷺ کے سوا ظاہری آنکھوں کو بھی کوئی ملجا و ماویٰ نہ ملے گا۔ کیا پسند نہیں آتا کہ وہ مال جو انہی کے صدقے میں ان کی سرکار سے عطا ہوا جسے عنقریب چھوڑ کر پھر ویسے ہی خالی ہاتھ زیر زمین جانے والے ہیں ان کی خوشنودی کے لیے ان کے پاک مبارک بیٹوں پر اس کا ایک حصہ صرف کیا کریں کہ اس سخت حاجت کے دن اس جواد کریم، رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے بھاری انعاموں، عظیم اکراموں سے مشرف ہوں۔

ابن عساکر امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

”جو میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روز قیامت اس کا صلہ اسے عطا کروں گا“۔

Marfat.com

خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من صنع صنیعة الی احد من خلف عبد المطلب فی الدنیا فعلی مکافاتہ اذا لقینی۔

''جو شخص اولاد عبد المطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے۔ جب وہ بروز قیامت مجھ سے ملے گا''۔

اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... قیامت کا دن، وہ قیامت کا دن، وہ سخت ضرورت، سخت حاجت کا دن اور ہم جیسے محتاج اور صلہ عطا فرمانے کو محمد ﷺ صاحب التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیا کچھ نہال فرما دیں۔ ایک نگاہ لطف ان کی جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے بلکہ خود یہی صلہ کروڑوں صلوں سے اعلیٰ و انفس ہے جس کی طرف کلمہ کریمہ '' اذ لقینی '' (جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا)۔ اشارہ فرماتا ہے۔ بلفظ اذ تعبیر فرمانا الحمد للہ روز قیامت وعدۂ وصال و دیدار محبوب ذی الجلال کا مژدہ سناتا ہے۔

مسلمانو! اور کیا درکار ہے دوڑو اور اس دولت و سعادت کو لو و باللہ التوفیق۔

اور متوسط حال والے اگر مصارف مستحبہ کی وسعت نہیں دیکھتے تو الحمد للہ وہ تدبیر ممکن ہے کہ زکوٰۃ کی زکوٰۃ ادا ہو اور خدمت سادات بھی بے جا ہو۔ یعنی کسی مسلمان مصرف زکوٰۃ معتمد علیہ (کہ اپنی بات سے نہ پھرے) مال زکوٰۃ سے کچھ (لائق اعتماد) روپے بہ نیت زکوٰۃ دے کر مالک کو دے پھر اس سے کہے تم اپنی طرف سے فلاں سید کی نذر کر دو۔ اس سے وہ دونوں مقصود حاصل ہو جائیں گے کہ زکوٰۃ تو اس فقیر کو دی گئی اور جو یہ سید نے پایا نذرانہ تھا اس کا فرض ادا ہو گیا اور خدمت سید کا کامل ثواب اسے اور فقیر دونوں کو ملا۔

ان امور خیر کا ثواب دونوں کے لیے ہے کیونکہ جو کسی نیکی پر رہنمائی کرتا ہے اسے بھی عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔

اسی طرح امام سیوطی نے جامع صغیر میں نقل کیا ہے:

''اگر صدقہ سو ہاتھ سے بھی گزرے تو اجر میں بغیر کسی کمی کے ہر ایک کو اتنا ہی اجر حاصل

Marfat.com

ہوگا جتنا پہلے کو ہے"۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 107-105)

امید ہے کہ درج بالا مفصل بیان سے آپ کو مسئلے کا اطمینان بخش جواب مل گیا ہوگا۔

سوال: نور جہاں سوال کرتی ہیں کہ میری پڑوسن بطور زکوٰۃ اناج و کپڑے دیتی ہے یعنی پیسے نہیں دیتی تو کیا ان کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟

جواب: عوض زکوٰۃ کے محتاجوں کو کپڑے پہنا دینا، انہیں کھانا کھلا دینا جائز ہے۔ اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ خاص طور پر روپیہ دینا ہی واجب نہیں مگر ادائے زکوٰۃ کے معنی یہ ہیں کہ اس قدر مال کا محتاجوں کو مالک کر دیا جائے۔

اگر فقیروں یا محتاجوں کو اپنے گھر بلا کر کھانا پکا کر بطریق دعوت کھلایا تو ہرگز زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ یہ صورت اباحت کی ہے نہ کہ تملیک کی، یعنی دعوت کھانے والا اس کھانے کا مالک نہیں بن جاتا۔ لہٰذا اس کو یوں کہے کہ چاہے تو خود کھائے، چاہے جانور کو کھلائے، بچے تو ساتھ لے جائے۔ لہٰذا کپڑا دیں یا اناج مکمل طور پر اس کو مالک بنا دیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 71)

سوال: درنایاب سوال کرتی ہیں کہ میری خالہ بیوہ ہیں۔ تین یتیم بچے بھی ہیں۔ خود مالک نصاب ہیں یعنی تھوڑا زیور ہے بری وغیرہ کا جس پر زکوٰۃ بہت مشکل سے ادا کرتی ہیں۔ سلائی کر کے گھر کا خرچ چلاتی ہیں بہت تنگی سے گزرہ ہوتا ہے۔ گھر میں فرج، فرنیچر اور ٹی وی بھی ہے۔ کیا ایسی صورت میں یتیم بچوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: جو شخص مالک نصاب ہو (جبکہ وہ مال حاجت اصلیہ سے فارغ ہو یعنی مکان، سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور، ہتھیار، اہل خانہ کے لیے کتابیں جو اس کے کام میں ہوں کہ یہ سب حاجت اصلیہ سے ہیں) اسے زکوٰۃ دینا جائز نہیں آپ کی خالہ اگرچہ بیوہ ہیں اور غریب بھی ہیں لیکن مالک نصاب ہیں تو انہیں زکوٰۃ اصلاً جائز نہیں۔

(بہار شریعت جلد اول، حصہ پنجم صفحہ 32)

سوال: ایک شخص کے پاس اپنی کمائی کی کچھ رقم تھی۔ انہوں نے حج کرنے کے ارادے سے درخواست دی اور رقم جمع کروائی لیکن قرعہ اندازی میں ان کا نام نہیں آیا اور حکومت

Marfat.com

وقت کی جانب سے ان کو وہ رقم واپس مل گئی۔ وہ شخص آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور درخواست بھی جمع کروانے کا ارادہ ہے۔ آپ یہ بتایئے کہ حج کے ارادے سے جو رقم رکھی گئی ہے اس پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی یا نہیں؟

جواب: اس رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ زکوٰۃ کے واجب ہونے کی دسویں شرط سال گزرنا ہے لہٰذا وہ رقم کسی بھی غرض کے لیے جمع کر کے رکھی اس پر سال گزر گیا تو اس مال پر زکوٰۃ واجب ہو گئی۔ (بہار شریعت حصہ 5 صفحہ 333)

سوال: مشعال طاہر سوال کرتی ہیں کہ میرے چچازاد پر بہت قرض ہے اگر میرے بھائی یہ رقم بغیر ہمارے چچازاد بھائی کو اطلاع دیے زکوٰۃ کی مد میں سے ان کے قرض خواہ کو دے دیں تو کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگر انہیں اطلاع دیتے ہیں تو بہت خوددار ہیں قبول نہیں کریں گے؟

جواب: محترمہ مشعال صاحبہ! اگر آپ کے بھائی مذکورہ رقم دل میں زکوٰۃ کی نیت کر کے آپ کے چچازاد بھائی کے حوالے کر دیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اب وہ جس طرح چاہے خرچ کریں۔

اور اگر بے اطلاع زکوٰۃ کی رقم سے ان کا قرض ادا کر دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی کہ زکوٰۃ میں شرط تملیک یعنی مالک بنانا ہے اور یہاں یہ شرط مفقود ہے (زکوٰۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ صرف نیت زکوٰۃ کافی ہے)۔ (بہار شریعت حصہ 5 صفحہ 336)

سوال: تابندہ بنت لقمان سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس سال کے شروع میں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے فارغ 10 ہزار ہوں اس سال کے دوران اس کو وقتاً فوقتاً مزید رقم حاصل ہوتی رہی تو کیا زکوٰۃ اس رقم پر ہو گی جو سال کے شروع میں اس کے پاس تھی؟

جواب: اس شخص کے کل مال پر زکوٰۃ ہو گی۔ عموماً لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مال کے ہر ہر جز پر سال گزرنا شرط ہے حالانکہ ہر جز پر سال گزرنا شرط نہیں۔ کیونکہ اگر شرعاً سال کے شروع میں نصاب کامل ہو تو دوران سال اس جنس کا جتنا مال حاصل ہو اس کا بھی وہی سال شمار ہو گا جو کہ پہلے سال کا تھا۔ اس نئے مال کا جدا سال نہیں بلکہ پہلے مال کا ختم سال اس کے لیے

Marfat.com

بھی سال تمام ہے۔

مثلاً زید کو عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک مہینے میں تیرہ ہزار بطور میراث کے پھر 25 شوال کو کرائے کی مد میں 25 ہزار حاصل ہوئے اس طرح سال کے آخر میں زید کے پاس 37 ہزار ہو گئے۔ اب زید پر زکوٰۃ واجب ہے کہ اس کل رقم کی زکوٰۃ نکالے۔ چونکہ تمام نوٹ ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں لہٰذا دوران سال جتنے روپے حاصل ہوں گے اس کا وہی سال شمار ہوگا جو کہ 12 ہزار کا تھا۔ (بہار شریعت حصہ 5 صفحہ 333)

سوال: چاندنی بیگم سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی کے پاس سال کی ابتدا میں ساڑھے باون تولہ چاندی تھی پھر دوران سال اس کو چار ہزار روپے حاصل ہوئے جو کہ نصاب کی مقدار سے کم ہے تو کیا چاندی پر سال گزرنے پر اس پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

جواب: چاندی کے ساتھ ساتھ ان چار ہزار روپوں پر بھی زکوٰۃ ہوگی کیونکہ کرنسی چاندی و سونے کے تابع ہے لہٰذا جب چاندی پر سال تمام ہو جائے گا تو روپوں پر بھی سال پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ چار ہزار کی چاندی فرض کر کے پہلے سے موجود چاندی میں شامل کی جائے پھر سب پر زکوٰۃ نکالی جائے۔

جو شخص مالک نصاب ہے اگر درمیان سال میں اس نے کچھ اور مال اسی جنس کا حاصل کیا تو اس نئے مال کا جدا سال نہیں بلکہ پہلے مال کا ختم سال اس کے لیے بھی سال تمام ہے۔ (بہار شریعت حصہ 5 صفحہ 332)

سوال: بخت آور سوال کرتی ہیں کہ کیا کئی سالوں کی پیشگی زکوٰۃ ادا کرنی جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! صاحب نصاب کے لیے کئی سال کی زکوٰۃ ایڈوانس میں ادا کرنا جائز ہے بشرطیکہ آئندہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس کا نصاب اتنے سال باقی رہے کہ جتنے سال کی زکوٰۃ ادا کر چکا ہے۔ اگر بالفرض اب وہ نصاب نہ رہا، زکوٰۃ ایڈوانس میں دے چکا ہے تو اب وہ صدقات نافلہ کے قائم مقام ہو جائیں گے۔

بہار شریعت میں عالمگیری کے حوالہ سے ہے "مالک نصاب پیشتر سے چند سال کی بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے"۔ (بہار شریعت حصہ 5 صفحہ 336)

Marfat.com

سوال: نورین صدیقی سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی کے مال پر سال کی تکمیل رجب المرجب میں ہوئی ہے مگر مال کا مالک چاہتا ہے کہ زکوٰۃ ماہ رمضان میں ادا کروں کہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔ کیا اس کے لیے سال کی تکمیل کی تاریخ بدلنا جائز ہے؟

جواب: سال کی تکمیل کی تاریخ بدلنا جائز نہیں۔ یعنی جونہی رجب المرجب میں سال پورا ہوا اس پر اپنے مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہے۔ اب رمضان المبارک کا انتظار نہیں کر سکتا کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

ہاں البتہ اس کے لیے حیلہ اختیار کیا جا سکتا ہے کہ سال آئندہ کی زکوٰۃ ماہ رمضان میں پیشگی ادا کرے پھر آئندہ ہر سال ماہ رمضان میں آئندہ سال کی پیشگی زکوٰۃ ادا کرتی رہے۔ یہ بھی پورے مہینے نہیں چلے گا بلکہ ایک تاریخ فکس کرنا ہوگی۔ اس تاریخ اور اس وقت سے پہلے پہلے ادائیگی کرنی ہوگی۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب سال تمام ہو فوراً پوری زکوٰۃ ادا کرے۔ ہاں اولیت چاہے تو سال تمام ہونے سے پہلے پیشگی ادا کرے اس کے لیے بہتر ماہ ماہِ رمضان المبارک ہے کہ اس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستر فرضوں کے برابر ہے"۔

سوال: نسیم فرحت سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی کا مال دوران سال کم ہو جائے تو اس کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے گی؟

جواب: شروع سال میں جس قدر مال کا مالک تھا اگر سال کے آخر میں اتنا ہی باقی ہے اور درمیان میں نقصان یا کمی رہی تو درمیانی حالت پر نظر نہ کی جائے گی۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ سب کا سب مال ختم نہ ہو جائے ورنہ ملک اول یعنی پہلے جتنا سال تھا سے شمار سال جاتا رہے گا اور جس دن ملک جدید ہوگی یعنی نیا سال آئے گا اس دن سے حساب کیا جائے گا۔

مثلاً یکم محرم کو مالک نصاب ہوا، جمادی الاولیٰ میں سب مال جاتا رہا۔ جس مہینہ پھر مال آیا تو اسی مہینہ سے سال گنیں گے حساب محرم جاتا رہا۔

درمختار میں ہے کہ:

Marfat.com

"سال کی دونوں اطراف میں کمال نصاب (نصاب کا مکمل ہونا) کی شرط ہے۔ ابتداء میں انعقاد اور انتہاء میں وجوب کے لیے، درمیان مدت میں کی نقصان دہ نہیں ہاں اگر سارا مال ہلاک ہو گیا تو سال باطل ہو جائے گا"۔

اگر یہ کمی ونقصان باقی رہا تو یعنی ختم سال پر ابتدائے سال جیسا نہ ہوا تو اس وقت جس قدر موجود ہے اتنے کی زکوۃ واجب ہو گی اور احکام وہی ہوں گے جو کہ نصاب زکوۃ کے ہیں پھر اگر مال میں اس قدر کمی آ گئی کہ نصاب کی بقدر مال نہ رہا تو زکوۃ ساقط ہو جائے گی۔
(ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد ہم صفحہ 90-89)

سوال: منی انجم سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی افشاں مالک نصاب ہیں کہ ان کے جہیز کا بہت سا زیور ہے۔ ہمارے بھائی انہیں زکوۃ ادا کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں لیکن وہ زکوۃ ادا نہیں کرتی۔ بھائی کی آمدنی اس قدر نہیں کہ وہ بھابھی کے زیور کی زکوۃ بھی ادا کردیں نیز بھائی نے بھی کچھ زیور بطور تحفہ بھابھی کو دے رکھا ہے اس صورت میں بھائی کے لیے کیا شرعی حکم ہے، کیا بھائی سے بھی مواخذہ ہوگا اور بھائی بھابھی کو کس حد تک ڈانٹ ڈپٹ کرسکتا ہے؟

جواب: زیور عورت کی ملک ہے اس کی زکوۃ ذمہ شوہر پر ہرگز نہیں اگرچہ اموال کثیرہ رکھتا ہو اور عورت کے نہ دینے پر مرد پر اس کا کچھ وبال نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (فاطر:18)

"کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی"۔ (کنزالایمان)

وہ زیور جو عورت کو دیا اور اس کی ملک کر دیا اس پر بھی یہی حکم ہے اور اگر ملک نہ کیا آتے ہی ملک میں رکھا اور عورت کو صرف پہننے کو دیا تو بے شک اس کی زکوۃ مرد کے ذمہ ہے جب کہ خود یا دوسرے مال سے مل کر بقدر نصاب فاضل عن الحاجۃ الاصلیۃ ہو، یعنی حاجت اصلیہ سے زائد ہو اور نصاب کو پہنچے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ہم صفحہ 33-132)

سوال: سعدیہ انصاری سوال کرتی ہیں کہ زکوۃ ادا کرنے کا کیا فائدہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح تو مال زکوۃ ادا کرکے کم ہو جائے گا؟

Marfat.com

جواب: زکوٰۃ اعظم فرض دین واہم ارکان اسلام سے ہے۔ لہٰذا قرآن عظیم میں بتیس جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرض اہم کی طرف بلایا اور صاف فرمادیا کہ خبردار یہ نہ سمجھنا کہ زکوٰۃ دی تو مال میں سے اتنا کم ہو گیا بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے۔

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ (بقرہ:276)

"اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو"۔ (کنز الایمان)

بعض درختوں کے کچھ اجزائے فاسدہ اسی قسم کے پیدا ہو جاتے ہیں کہ پیڑ کی اٹھان کو روک دیتے ہیں۔ احمق نادان انہیں نہ تراشے گا کہ میرے پیڑ سے اتنا کم ہو جائے گا۔ پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ اس کے چھانٹنے سے تو یہ لہلہا کر درخت بنے گا۔ یہی حساب زکوٰتی مال کا ہے۔

ابن خزیمہ اپنی صحیح اور طبرانی اوسط اور حاکم مستدرک میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور کر دیا۔ اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو اور زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے"۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت علیہ رحمۃ الرحمان فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

"اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کہ تخم (بیج) گندم اگر پاس نہیں ہوتا تو اسے قرض لے کر حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو وہ اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کے برابر بھی عقل نہیں یا جس قدر اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے کو زکوٰۃ کا بیج نہیں ڈالتا۔

وہ فرماتا ہے زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل میں اس فرمان پر یقین نہیں تو یہ کھلا کفر ہے ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون ہے کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی تجارت چھوڑ کر

Marfat.com

دونوں جہانوں کا ضائع کرنا مول لیتا ہے۔(ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 12)

لہٰذا دنیا اور آخرت کے تمام فوائد کے پیش نظر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے کہ یہ اسلام کا فرض اعظم ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو"۔

(سنی بہشتی زیور صفحہ 326)

سوال: کنول انصاری سوال کرتی ہیں کہ صاحب نصاب کسے کہیں گے؟

جواب: جس شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر رقم ہو (اور یہ سب حاجات اصلیہ سے فارغ ہوں) اس کو صاحب نصاب کہا جاتا ہے۔(فیضان شریعت بحوالہ بہار شریعت حصہ پنجم)

سوال: ثمینہ عثمان سوال کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک تولہ سونا ہے اور ایک تولہ چاندی۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی چیز نصاب کے برابر نہیں تو صورت مذکورہ میں زکوٰۃ کے لیے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ثمینہ بیگم آپ کے پاس سونا اور چاندی دونوں موجود ہیں اور موجود زمانے میں اگر ایک تولہ سونا کی چاندی لے کر چاندی میں ملالی جائے تو چاندی کا نصاب (ساڑھے باون تولہ یعنی اس صورت میں ان پیسوں کی ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جاسکتی ہے) پورا ہو جائے تو اس صورت میں از روئے شرع آپ پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال: مصباح مشکور سوال کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف دو تولہ سونا ہے اور میں ہر ماہ اپنی خرچی سے سو روپیہ بچا کر جمع کرتی ہوں تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: مصباح بیگم آپ کے پاس دو تولہ سونا ہے جو کہ نصاب کے برابر نہیں لیکن آپ سو روپیہ ہر ماہ بچا لیتی ہیں اگر دو تولہ سونا اور سو روپے کو ملانے سے اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر پہنچ جائے تو آپ پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: ہما نواز سوال کرتی ہیں کہ میرے پاس 3 تولہ سونا ہے اس کے علاوہ نہ ہی کچھ

Marfat.com

چاندی ہے اور نہ ہی رقم (یعنی مہینے کے آخر میں کچھ بھی بچت نہیں ہوتی) تو کیا سونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: چونکہ آپ کے پاس 3 تولہ سونے کے علاوہ نہ ہی کچھ چاندی ہے اور نہ ہی رقم لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں۔ لیکن اگر آپ کے پاس 10 روپے بھی ہوں تو صورت مذکورہ میں تین تولہ سونا 10 روپے کے ساتھ ملانے سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے گا تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی لیکن اگر سونا ساڑھے سات تولہ سے کم ہو اور اس کے ساتھ نہ ہی کچھ چاندی ہو اور نہ ہی کچھ رقم ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی لہٰذا اس بات کو ذہن نشین رکھنا چاہیے۔

سوال: فرح ناز سوال کرتی ہیں کہ میرے پاس سونے یا چاندی کی کوئی چیز نہیں لیکن چالیس ہزار روپے ہیں تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: جی ہاں آپ پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ صرف سونے اور چاندی کے بقدر نصاب ہونے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی بلکہ اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر کسی کے پاس رقم موجود ہو تو سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مثال کے طور پر اگر مارکیٹ میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت دس ہزار روپے ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: شگفتہ کنول سوال کرتی ہیں کہ میرے پاس آٹھ تولہ سونا ہے اس کے علاوہ چاندی اور رقم کچھ نہیں لہٰذا مجھے کتنے سونے کی زکوٰۃ دینی ہوگی؟

جواب: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور آپ کے پاس نصاب سے زیادہ سونا ہے لہٰذا بہار شریعت جلد اول حصہ پنجم میں ہے کہ

"نصاب سے زیادہ مال ہے تو اگر یہ زیادتی نصاب کا پانچواں حصہ ہے تو اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی"۔

چونکہ آپ کے پاس نصاب سے زیادہ سونا ہے مگر یہ زیادتی نصاب کے پانچویں حصہ کو نہیں پہنچتی لہٰذا صرف ساڑھے سات تولہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی بقیہ آدھے تولہ کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ ساڑھے سات تولہ کا پانچواں حصہ ڈیڑھ تولہ ہے لہٰذا اگر ساڑھے سات تولہ سونا میں

Marfat.com

ڈیڑھ تولہ سونے کا اضافہ ہو گیا تو اس صورت میں نصاب سے زیادہ مال کی بھی زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی پورے نو تولہ سونے کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (بہار شریعت جلد 6 حصہ پنجم صفحہ 106)

سوال: فائقہ سوال کرتی ہیں کہ حاجت اصلیہ سے کیا مراد ہے نیز ان پر زکوٰۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کے متعلق شریعت مطہرہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: حاجت اصلیہ سے مراد وہ اشیاء جن کی زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہوتی ہے تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں جیسے رہنے کا مکان، سردیوں، گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، گھر کا سامان، کار موٹر سائیکل وغیرہ، آلات حرب، پیشہ وروں کے اوزار اور اہل علم کے لیے ضرورت کی کتابیں، کھانے کے لیے غلہ وغیرہ۔ چنانچہ یہ اشیاء چونکہ حاجت اصلیہ سے تعلق رکھتی ہیں لہٰذا ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت بحوالہ عالمگیری، در مختار)

سوال: ملیحہ سوال کرتی ہیں کہ وہ اشیاء جو کہ آرائش و زیبائش کے لیے ہوتی ہیں جیسے فرنیچر، ڈیکوریشن کا سامان وغیرہ۔ تو چونکہ عموماً زندگی بسر کرنے کے لیے ان کی ضرورت نہیں ہوتی اس لحاظ سے یہ حاجت اصلیہ سے زائد سامان ہوا تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: زکوٰۃ صرف تین قسم کے مال پر واجب ہوگی:

۱۔ ثمن (سونا چاندی) ۲۔ سائمہ (چرائی پر چھوٹے جانور) ۳۔ مال تجارت

سونا چاندی (جب کہ بقدر نصاب ہوں یعنی سونا ساڑھے سات تولہ اور چاندی ساڑھے باون تولہ ہو) تو اگرچہ دفن کر کے رکھے ہوں، ان کی تجارت کی جائے یا نہ کی جائے، استعمال میں ہوں یا نہ ہوں ہر صورت میں زکوٰۃ ان پر واجب ہوگی۔

اس کے علاوہ سامان پر زکوٰۃ صرف اسی وقت واجب ہوگی جب کہ وہ سامان تجارت کی غرض سے ہوں ورنہ سامان پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اگرچہ حاجت اصلیہ سے زائد ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

لہٰذا ملیحہ بیگم آرائش و زیبائش کا سامان اگرچہ حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور عموماً زندگی گزارنے کے لیے ان کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن چونکہ کوئی انہیں تجارت کرنے کی غرض سے نہیں رکھتا لہٰذا ان پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ پنجم صفحہ 10)

Marfat.com

سوال: ربیعہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے گھر دو فریج ہیں ان میں سے ایک ہم استعمال کرتے ہیں اور دوسرا استعمال میں نہیں آتا اسی طرح ہمارے دو گھر ہیں۔ایک میں تو ہم رہتے ہیں اور دوسرا خالی ہے تو کیا ان ضرورت سے زائد اشیاء پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: نہیں سامان پر صرف اسی صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی جب کہ وہ تجارت کی غرض سے ہو تو چونکہ اس زائد فریج اور مکان سے مقصود تجارت کرنا نہیں ہے لہٰذا زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

سوال: بدر فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ ایک مکان سستا بک رہا تھا۔میرے والد نے اسے اس غرض سے خرید لیا کہ کچھ عرصہ بعد جب اس کی قیمت بڑھ جائے گی تو منافع کے ساتھ بیچ دوں گا تو کیا اس صورت میں اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: جی ہاں! سال گزرنے پر اس مکان پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔کیونکہ آپ کے والد نے مکان بیچنے کی غرض سے خریدا ہے لہٰذا کوئی بھی چیز جو کہ بیچنے کی غرض سے خریدی جائے تو اس پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

سوال: شائستہ کنول سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی نے اپنے استعمال کے لیے ایک اسکوٹر خریدی لیکن دو ماہ بعد اس نے بیچنے کی نیت کر لی کہ اگر مناسب داموں میں بک جائے تو بیچ دوں گا۔لیکن سال گزر چکا ہے اب تک اسکوٹر نہیں بکا تو شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: بہار شریعت حصہ پنجم میں ہے کہ نیت تجارت کے لیے شرط ہے کہ وقت عقد (یعنی خریدتے وقت) نیت ہو تو اگر عقد کے بعد (یعنی خریدنے کے بعد نیت کی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔یونہی اگر رکھنے کے لیے کوئی چیز لی اور یہ نیت کی نفع ملے گا تو بیچ ڈالوں گا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔(بحوالہ در مختار)

لہٰذا آپ کے بھائی نے اسکوٹر اپنے استعمال کی غرض سے خریدا تھا بعد میں بیچنے کی نیت کی تو اس پر سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی کیونکہ مال پر اس وقت زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جب خریدا بھی بیچنے کی غرض سے ہو۔

سوال: نایاب فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ میرے ماموں نے چھ ہزار کی چھ استریاں بیچنے کی

Marfat.com

غرض سے خریدی جن میں سے تین بک چکی ہیں اور تین باقی ہیں تو اگر ان تین پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی جب کہ نئی استری کی قیمت بارہ سو روپے ہوگئی ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے بحوالہ عالمگیری

"مال تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے مگر شرط یہ ہے کہ شروع سال میں اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی سے کم نہ ہو اور اگر مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو سب کی قیمتوں کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ کی قدر ہو۔ (عالمگیری)

یعنی جب کہ اس کے پاس یہی مال ہو اور اگر اس کے پاس سونا چاندی اس کے علاوہ ہو تو اسے ملالیں گے۔

لہٰذا ایک تو یہ کہ آپ کے ماموں نے جو 6000 ہزار کی قیمت پر استریاں خریدیں اول سال بھی اس کی قیمت بقدر نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی) کے برابر نہیں ہے جب کہ مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے شرط ہے کہ وہ شے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے کم نہ ہو۔

اور دوسرا یہ کہ سال گزرنے پر تین استریاں باقی رہ گئیں جو اس وقت کے حساب سے 3600 کی بقدر ہیں تو اگر آپ کے ماموں کے پاس اس کے علاوہ کچھ مقدار میں سونا، چاندی ہے اس کو ملانے سے یہ بقدر نصاب ہو جائے تو پھر زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

سوال: فریال کاظمی سوال کرتی ہیں کہ ہمارے دو مکان کرائے پر ہیں تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: بہار شریعت بحوالہ عالمگیری میں ہے کہ کرائے پر اٹھانے کے لیے دیگیں ہوں ان کی زکوٰۃ نہیں۔ یونہی کرائے کے مکان کی۔

سوال: قمر ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ ہمارا ایک مکان کرائے پر ہے جس سے ہر ماہ تین ہزار آتا ہے جسے میں محفوظ کر کے رکھ لیتی ہوں تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: اگر آپ کے پاس مکان کے جمع شدہ کرائے کے علاوہ (سونا، چاندی) کچھ بھی نہیں تو اس صورت میں جس دن جمع شدہ رقم نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی) کے

Marfat.com

برابر پہنچ جائے تو اس دن سے سال زکوٰۃ شروع ہوگا اور اس دن سے سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مثال کے طور پر ساڑھے باون تولہ چاندی دس ہزار روپے کی ہے اور جنوری سے کرایہ آنا شروع ہوا تو اپریل میں بارہ ہزار ہو جائیں گے تو اب سے سال شروع ہوگا اور اگلے سال اپریل میں سال پورا ہوگا اور تمام جمع شدہ مال کی اس میں زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ لیکن اگر مکان کے کرائے کے علاوہ کچھ سونا، چاندی ہے ہے کہ اس کرائے کی رقم ملانے سے ساڑھے باون تولہ چاندی کا نصاب پورا ہوتا ہے تو پھر سال زکوٰۃ اسی وقت سے شروع ہو جائے گا جب سے کرایہ ملنا شروع ہوا۔

مثال کے طور پر جنوری سے کرایہ ملنا شروع ہوا اور ایک تولہ سونا اس کے پاس ہے تو یہ ایک تولہ سونا کرائے کی رقم کے ملانے سے نصاب یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی جتنا پورا ہو جاتا ہے لہٰذا جیسے ہی سال پورا ہو زکوٰۃ ادا کر دے۔

سوال: شاہدہ واحد سوال کرتی ہیں کہ میرے سسر میرے شوہر سے کہا کرتے تھے کہ واحد تم لوگوں کی مدد تو کرتے ہو یہ نیکی ہے لیکن بعض لوگوں کی مانگنے کی عادت بھی ہوتی ہے یہ بہت بری بات ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی سے کچھ مانگنا (جیسے کپڑے وغیرہ) شرعاً کیسا ہے نیز گداگروں، پیشہ ور مانگنے والوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو اپنی ضروریات شرعیہ کے مطابق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اسے سوال حرام ہے اور جو اس مال سے آگاہ ہو اسے دینا حرام ہے اور لینے اور دینے والا دونوں گنہگار و مبتلائے آثام۔ جیسا کہ حضور سید العالمین ﷺ فرماتے ہیں:

"صدقہ حلال نہیں کسی غنی کے لیے، نہ کسی تندرست کے لیے"۔

نیز صحاح میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شے ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو وہ روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اس کا وہ سوال اس کے چہرہ پر خراش و زخم ہوگا"۔

نیز فرماتے ہیں حضور ﷺ:

Marfat.com

"جو اپنا مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔اب چاہے تھوڑی لے یا بہت"۔

نیز فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ:

"جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے"۔

سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ درمختار کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ

"جس شخص کے پاس ایک دن کی روزی موجود ہو یا وہ توانا ہو اس کے لیے روزی کا سوال کرنا جائز نہیں۔اس کے حال سے آگاہ شخص اگر اسے کچھ دے گا تو وہ گنہگار ہو گا کیونکہ وہ حرام پر اس کی مدد کر رہا ہے"۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ:2)

"اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو"۔(کنز الایمان)

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 308-307)

چنانچہ شاہدہ صاحبہ کسی حاجت مند کی حاجت پوری کرنا نیکی ضرور ہے اور اس کا بہت ہی اجر وثواب بھی ہے لیکن اگر کوئی شخص بلا حاجت کے سوال کرے تو اسے نہ دیا جائے کہ ایک تو سوال کرنا حرام دوسرا اس کی مدد کرنا حرام۔

نیز پیشہ ور گداگروں کی ہرگز مدد نہ کی جائے کہ فی زمانہ گداگری ایک پروفیشن بن چکا ہے۔اس کی باقاعدہ تنظیمیں ہیں جو اسے چلا رہی ہیں۔روزانہ کے لاکھوں کمائے جا رہے ہیں۔لہٰذا ان کی مدد نہیں بلکہ درحقیقت گناہ پر مدد ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

سوال: مہر کاظمی سوال کرتی ہیں کہ وہ زیور جو کسی نے اپنی لڑکیوں کو بنوا دیا اور ان کی ملک میں کر دیا وہ لڑکیاں ابھی نابالغ ہیں کیا ہم اپنے زیورات وغیرہ کی زکوٰۃ نکالتے وقت ان کو شامل کریں؟

جواب: جو زیور لڑکیوں (نابالغ) کو ہبہ کر دیا اس کی زکوٰۃ نہ اس پر ہے نہ نابالغ بچیوں پر۔آپ پر اس لیے نہیں کہ یہ آپ کی ملک نہیں اور نابالغ بچیوں پر اس لیے نہیں کہ وہ بالغ

Marfat.com

نہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 145)

سوال: ذاکرہ نورانی سوال کرتی ہیں کہ میں نے اپنی بیٹی جو کہ ابھی نابالغہ ہے اس کے لیے زیور بنوا کر رکھا ہے اور اس زیور کو بیٹی کے نام کر دیا ہے ان زیورات کی زکوٰۃ کس پر ہے۔خیال رہے کہ یہ زیور میں نے جہیز کی نیت سے بنایا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف میں اس مسئلے کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"نابالغ لڑکیوں کا جو زیور بنا دیا گیا اگر ابھی انہیں مالک نہ کیا گیا بلکہ اپنی ہی ملک پر رکھا اور ان کے پہننے کے صرف میں آتا ہے اگرچہ نیت یہ ہو کہ بیاہ ہونے پر ان کے جہیز میں دے دیں گے جب تو وہ زیور ماں باپ جس نے بنایا ہے اسی کی ملک ہے اگر تنہا یا اس کے اور مال سے مل کر قدر نصاب ہے اسی مالک پر اس کی زکوٰۃ ہے اور اگر نابالغ لڑکیوں کی ملک کر دیا گیا تو اس کی زکوٰۃ کسی پر نہیں۔ماں باپ پر تو یوں نہیں کہ ان کی ملک نہیں اور لڑکیوں پر یوں نہیں کہ وہ نابالغہ ہیں جب جوان ہوں گی اس وقت سے ان پر احکام زکوٰۃ وغیرہ کے جاری ہوں گے"۔(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 145)

سوال: ارومہ اسماعیل سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ اعلان سے دینا بہتر ہے یا خفیہ طور سے؟

جواب: زکوٰۃ اعلان سے دینا بہتر ہے اور خفیہ طور سے دینا بھی بے تکلف روا ہے۔اگر کوئی صاحب عزت حاجت مند ہو کہ اعلانیہ نہ لے گا یا اس میں سبکی سمجھے گا تو اسے خفیہ ہی دینا بہتر ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 158)

سوال: رفیعہ عدنان سوال کرتی ہیں کہ میرے چچا کا اپنا ذاتی مکان ہے اور ان کی ماہانہ آمدنی کل چار ہزار روپے ہے اور بوجہ عیالدار ہونے کے میرے چچا کی فیملی کا خرچ کل چھ ہزار روپے ہے تو کیا انہیں زکوٰۃ کے مال سے امداد دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ ماہانہ آمدنی سات یا آٹھ ہزار کی ہو۔مگر اس کے ضروری مصارف و نفقہ اہل و عیال سے اتنا نہ بچتا ہو کہ اپنی حاجت اصلیہ سے نصاب کی رقم کا مالک ہو۔

Marfat.com

سوال: صبا منان سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس مال زکوٰۃ کے قابل ہے اس نے اس مال سے اکٹھی رقم مسلمان فقیر کو دے دی لیکن اس نے رقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہ کی نہ اس کے دل میں خیال آیا کہ زکوٰۃ ادا کرتا ہوں۔ بعد میں خیال آیا ہو تو یہ دیا ہوا روپیہ زکوٰۃ میں داخل ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر یہ مال جو محتاج کو دیا خالص بہ نیت زکوٰۃ الگ کر رکھا تھا یعنی اس نیت سے جدا کر کے رکھ چھوڑا کہ اسے زکوٰۃ میں دیں گے تو جس وقت اس میں سے محتاج کو دیا گیا تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اگر چہ دیتے وقت زکوٰۃ کا خیال نہ آیا۔ اور اگر ایسا نہ تھا تو وہ مال جب تک محتاج کے پاس موجود ہے اب اس میں زکوٰۃ کی نیت کر لے صحیح ہو جائے گی۔ اور اگر اس کے پاس نہ رہا تو اب نیت نہیں کر سکتا یہ مال خیرات نفل میں گیا زکوٰۃ ادا کرے۔

درمختار میں ہے کہ

"صحت ادائیگی زکوٰۃ کے لیے ادائے وقت کا نیت سے متصل (ملا) ہونا ضروری ہے خواہ حکمی ہو مثلاً کسی نے بلا نیت زکوٰۃ ادا کر دی اور ابھی مال فقیر کے قبضہ میں ہو تو نیت کر لی یا کل یا بعض مال برائے زکوٰۃ جدا کرتے وقت نیت کر لی جائے باقی جدا کرنے سے ذمہ داری پوری نہیں ہوتی بلکہ فقراء تک پہنچانے سے ہو گی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 161)

سوال: ثناء نور سوال کرتی ہیں کہ عورت کے مہر پر زکوٰۃ ہو گی؟

جواب: مہر کا مال وصول ہونے پر سال گزرنے کی شرط کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہو گی اگر مہر مطلق ہے کہ جس کی وصولی کے لیے کوئی دن تاریخ مقرر نہیں تو جب تک وصول نہ کرے گی زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔ خیال رہے کہ وصولیابی کے بعد سال گزرنا شرط ہے۔

سوال: طوبیٰ سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی نے پوچھا ہے کہ میں نے شادی کے وقت اپنی بیوی کو حق المہر میں 13 تولہ سونا دیا تھا، کیا یہ جائز ہے۔ اور 3 تولہ سونا وہ اپنے جہیز میں لائی تھی۔ چنانچہ کل سونا 16 تولہ ہوا۔ اب میری بیوی اگر زکوٰۃ 16 تولہ پر نہیں دے سکتی تو کیا اس کی یہ زکوٰۃ میں اپنے خرچے سے دے سکتا ہوں اور پھر یاد رہے کہ حق المہر بھی میں نے ہی ادا کیا تھا؟

Marfat.com

جواب: چونکہ سونا آپ کی بیوی کی ملکیت ہے اس لیے اس کی زکوٰۃ تو اسی کے ذمہ ہے لیکن اگر آپ اس کے کہنے پر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیں گے تو ادا ہو جائے گی۔

سوال: افراح کہتی ہیں میں زکوٰۃ کے بارے کچھ زیادہ ہی محتاط ہوں اس لیے اس فرض کو باقاعدگی سے ادا کرتی ہوں لیکن میں نے سنا ہے کہ ماں اگر اپنا زیور اپنی بیٹی کے لیے اٹھا رکھے یا یہ نیت کرے کہ یہ سونا میں اپنی بیٹی کو جہیز میں دوں گی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب یہ زیور سونا بیٹی کو ملے تو وہ اس کو پہن کر یا استعمال میں لا کر زکوٰۃ ادا کرے۔ آپ وضاحت فرمائیں کہ لڑکی کے لیے کوئی زیور بنوا کر رکھا جائے تو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں؟

جواب: اگر لڑکی کو زیور کا مالک بنا دیا تو جب تک وہ لڑکی نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ بالغ ہونے کے بعد لڑکی پر زکوٰۃ واجب ہوگی جب کہ صرف یہ زیور یا اس کے ساتھ کچھ نقدی نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے۔ صرف یہ نیت کرنے سے کہ یہ زیور لڑکی کے جہیز میں دیا جائے گا زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک لڑکی کو اس کا مالک نہ بنا دیا جائے۔

سوال: علشبہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ تو ادا کرے مگر مکمل ادا نہ کرے کہ جن کی پراپرٹی کروڑوں میں ہوتی ہے ان کی زکوٰۃ بھی لاکھوں میں بنتی ہے جب کہ وہ کچھ رقم ادا کر کے سمجھتے ہیں کہ ان کی زکوٰۃ ادا ہو گئی تو کیا یہ بات درست ہے۔ نیز بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ تھوڑی بھی زکوٰۃ سب مال کو پاک کر دیتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ اسلام کے اہم ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ لہٰذا تمام مال کی اور ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا ہر مالک نصاب پر فرض ہے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر قرآن و حدیث میں کئی وعیدات موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

"اور جو جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی"۔ (کنز الایمان، سورۃ توبہ: 34)

"جس دن تپایا جائے گا وہ سونا، چاندی جہنم کی آگ سے پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ ہے جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب

Marfat.com

چکھو مزا اس جوڑنے کا"۔ (کنز الایمان)

اسی طرح حدیث پاک میں حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، فرمایا نبی ﷺ نے ان کے سر، پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر مثانہ سے نکل جائے گا اور مثانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا"۔ (صحیح بخاری باب الزکوۃ جلد اول صفحہ 189)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان ارشاد فرمایا کہ کوئی روپیہ، دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ لاکھوں، کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

حضور پرنور محمد مصطفی ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا"۔

فرماتے ہیں پس حضور علیہ الصلوۃ والسلام کہ

"وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا ک اس اژدہا سے کہیں مفر (فرار) نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا۔ وہ ایسے چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے"۔ (صحیح مسلم باب الم مانع الزکوۃ جلد اول صفحہ 321)

حضور اقدس ﷺ نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی گرم آگ پتھر اور تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بدبو، گھانس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرائیل امین سے پوچھا گیا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی یہ زکوۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

پس جس قدر بھی مال ہے اس تمام مال کی زکوۃ ادا کی جائے نیز پچھلے سالوں کی بھی زکوۃ ادا کر دی جائے کہ حدیث پاک میں ہے کہ "زکوۃ کا مال جس میں ملا ہوگا اسے تباہ و

Marfat.com

برباد کردے گا"۔

نیز فرمایا حضور ﷺ نے "خشکی وتری میں جو مال تلف ہوا وہ زکوٰۃ نہ دینے سے ہی تلف ہوا ہے"۔

لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ تھوڑی زکوٰۃ باقی مال کو پاک کردے گی بلکہ تھوڑی بھی زکوٰۃ ادا کردی تو یہ صرف اس مال کو پاک کرے گی جس کی زکوٰۃ دی ہے بقیہ مال میں شر بدستور باقی رہے گا۔ بلکہ حدیث پاک کے مطابق زکوٰۃ کا مال جس مال میں مل جائے اسے تباہ کردیتا ہے۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد دہم)

Marfat.com

حج

سوال: زریاب حیدر سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی عورت کو حج کے لیے جاتے ہوئے حیض آجائے اور اگر وہ حالت احرام میں بعد فراغت حیض کا غسل کرے ایسی صورت میں اگر بال گریں یا ٹوٹیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: غسل کے دوران اگر خود بخود بال گریں تو ہر بال کے بدلے ایک کھجور دے اور زیادہ ہو تو صدقہ دے جب تک چہارم سر کی مقدار نہ پہنچے۔ (بہار شریعت)

سوال: نگار گل سوال کرتی ہیں کہ میرے سر کے بال بہت گرتے ہیں جس کے باعث بار بار کھجانا بھی پڑتا ہے۔ حالت احرام میں میرے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: بہار شریعت میں مذکور ہے کہ "سر کھجانے یا کنگھا کرنے میں بال گریں اس پر بھی صدقہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا"۔ (بہار شریعت حصہ ششم صفحہ 502)

سوال: ثمرین ابراہیم سوال کرتی ہیں کہ اگر خود بخود بال گریں تو کیا کفارہ ہوگا؟

جواب: اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔ (بہار شریعت جلد ششم صفحہ 502)

سوال: صوفیہ ناہید سوال کرتی ہیں کہ صدقہ، دم، بدنہ وغیرہ سے کیا مراد ہے۔ وضاحت فرمادیں؟

جواب:

صدقہ: سوا دو سیر آٹا یا اس کی قیمت۔

دم: اس سے مراد ایک بکری، بکرا یا بھیڑ۔

بدنہ: اونٹ یا گائے (جس میں سات حصے ہوں)۔

یہ سب جانور انہیں شرائط کے ہوں گے جو قربانی میں ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ششم صفحہ 499)

Marfat.com

سوال: کنیز زینب سوال کرتی ہیں کہ اگر ہم سے کوئی غلطی نادانستہ سرزد ہو جائے تو بھی اس کا کفارہ دینا ہوگا اور کیا ہم گنہگار بھی ہوں گے۔ تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں؟

جواب: محرم (احرام والا) جرم اگر بالقصد (ارادے کے ساتھ) بلا عذر کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا لہٰذا اس صورت میں توبہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہوگا جب تک توبہ نہ کرے۔ اور اگر کرنا نادانستہ یا عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے۔

جرم میں کفارہ بہر حال لازمی ہے یاد سے ہو یا بھول چوک سے۔ اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو۔ خوشی سے ہو یا مجبوراً۔ سوتے میں ہو یا بیداری میں۔ نشہ یا بے ہوشی میں یا ہوش میں۔ اس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اسے حکم کیا ہو۔ (بہار شریعت حصہ ششم صفحہ 499)

امید ہے کہ محترمہ کنیز صاحبہ آپ کی تسلی ہو گئی ہوگی۔

سوال: حمیرا سوال کرتی ہیں کہ حج کے لیے جاتے ہوئے مانع حیض گولیاں استعمال کرنا کیسا ہے۔ ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ اگر مانع حیض گولیاں استعمال کر کے حیض روکا تو مسجد حرام میں داخل نہیں ہو سکتی؟

جواب: مانع حیض گولیاں استعمال کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں جو بھی حرج ہے وہ طبعاً ہے کہ اس سے جسمانی نقصانات ہوتے ہیں۔

اور حیض روکا ہی اس لیے جاتا ہے کہ مسجد حرام میں داخل ہو سکے، طواف وغیرہ کر سکے۔ اگر یہی فائدہ نہ حاصل ہو تو پھر مانع حیض گولیاں استعمال کیونکر کریں۔ لہٰذا جس نے بھی آپ کو یہ مسئلہ بتایا غلط ہے ایسی صورت میں مسجد حرام میں بھی جا سکتی ہے اور دیگر ارکان حج و عمرہ بھی ادا کر سکتی ہے۔

سوال: لاریب فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ حاجی کثرت سے کیا پڑھے؟

جواب: حاجی کثرت سے تلبیہ پڑھے۔ نیز حاجی جتنی بار سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہے گا اسے ہر ایک کے عوض ایک بشارت دی جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

سوال: عروہ مسعود سوال کرتی ہیں حج و عمرہ کے فضائل بیان فرما دیں؟

جواب: حج و عمرہ کے فضائل میں متعدد احادیث مبارکہ منقول ہیں کہ نبی کریم ﷺ

Marfat.com

ارشاد فرماتے ہیں:

"حج وعمرہ کو آنے والے خدا کے مہمان، اگر اسے پکاریں وہ جواب دے اور بخشش چاہیں وہ بخش دے۔(نسائی)

سرکار ﷺ فرماتے ہیں "حج کرو غنی ہو جاؤ گے"۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "الٰہی حاجی کو بخش دے اور اسے بھی جس کے لیے بخشش چاہے"۔(عبدالرزاق)

سرکار ﷺ فرماتے ہیں "حج کرو حج گناہوں کو دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو"۔

(طبرانی)

حج گزشتہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔(مسلم)

حج مبرور دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔(رواہ غزالی فی الاحیاء)

حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔عرض کیا گیا حج مبرور کیا ہے فرمایا کھانا کھلانا اور نیک بات کہنا۔(طبرانی)

سوال: اشاء قیصر سوال کرتی ہیں کہ حج کر کے اگر فارغ ہوں تو کیا کریں کیا عمرہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں اگر حج کے بعد فارغ ہو تو عمرہ ادا کیا جا سکتا ہے اور اس کی فضیلت حدیث پاک میں بھی ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے:

"حج کے ساتھ معاً عمرہ کرنے میں عمر میں برکت ہوگی"۔(بیہقی)

سوال: نشرح سوال کرتی ہیں کہ پیدل حج سے کیا مراد ہے اور کیا فضیلت ہے؟

جواب: آپ کے سوال کا جواب حدیث پاک کی روشنی درج کیا جاتا ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا:

"جو مکہ سے پیادہ (پیدل) حج کو جائے جب تک مکہ میں لوٹ کر آئے اللہ عزوجل اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھے ہر نیکی مثل حرم کی نیکی کے۔عرض کیا گیا حرم کی نیکی کیسی؟ فرمایا اس میں ہر نیکی پر لاکھ نیکی۔(رواہ ابن خزیمہ و حاکم)

Marfat.com

سوال: سوہا مراد سوال کرتی ہیں کہ کیا حاجی عرفہ یعنی 9 ذوالحجہ کو روزہ رکھ سکتا ہے۔ تفصیلاً جواب ارشاد فرمائیں؟

جواب: یوم عرفہ یعنی 9 ذوالحجہ کو حاجی کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں کہ دعا میں ضعف (کمزوری) ہوگا۔

مجدد ملت، محسن اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "9 ذوالحجہ کو حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہوگا"۔

نیز 9 ذوالحجہ کو حاجی کے لیے حاجی کو مزید نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت ضرر اور غفلت و کسل کا باعث ہے۔ تین روٹی کی بھوک والا ایک ہی کھائے"۔

نبی کریم ﷺ نے تو ہمیشہ کے لیے یہی حکم دیا خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر کر نہ کھائی اور اگر انوار و برکات لینا چاہو تو نہ صرف آج بلکہ حرمین طیبین میں جب تک حاضر ہو تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھاؤ۔ مانو گے تو اس کا فائدہ نہ مانو گے تو اس کا نقصان آنکھوں سے دیکھ لو گے۔ ہفتہ بھر اس پر عمل کر کے دیکھو اگلی حالت سے فرق نہ پاؤ جبھی کہنا جی بچے تو کھانے پینے کے بہت دن ہیں۔ یہاں تو نور و ذوق کے لیے جگہ خالی رکھو کہ

بھرا تن دوبارہ کیا بھرے گا

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 747)

امید ہے سوہا بی بی کہ آپ کو سوال کا جواب تفصیلاً اور تسلی بخش مل گیا ہوگا۔

سوال: علیزہ مراد سوال کرتی ہیں کہ میرے پاس بیمہ کی رقم تھی اس سے میں نے حج ادا کر لیا اب مجھے پتہ چلا کہ بیمہ کی رقم میں اصل رقم کے علاوہ سود بھی شامل ہوتا ہے۔ اب میرے پاس اتنی رقم و وسائل نہیں کہ دوبارہ حج ادا کروں تو کیا میرا وہ حج فرض ادا ہوا گیا؟

جواب: علیزہ بی بی ظاہری طور پر تو حج فرض ادا ہو گیا لیکن قبولیت کی الگ بات ہے۔

"اللہ عزوجل پاک ہے اور پاک ہی کو پسند فرماتا ہے"۔

لہٰذا قبولیت کی امید کم ہی ہے لہٰذا اگر پھر کبھی زندگی میں استطاعت ہو تو ضرور بالضرور

Marfat.com

حج ادا کرے نیز حج کس مال سے اور کون سے مال سے ادا کرنا ہے اس کے بارے میں علم حاصل کرنا فرض ہے۔ لہٰذا لاعلمی کی وجہ سے جو خطا ہوئی اسے بطور عذر نہیں پیش کر سکتے اس فعل پر اللہ عزوجل سے توبہ بھی کریں۔

سوال: تہلیل سلام سوال کرتی ہیں کہ حج بدل کرنے والے کو خرچ کہاں سے دیا جائے۔ کیا مکہ مکرمہ سے کسی شخص کو مقرر کر کے حج بدل کرایا جا سکتا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

"حج بدل جو کرائے جاتے ہیں ان سے فرض تو نہیں اترتا کیونکہ حج عبادت بدنی اور مالی دونوں سے مرکب ہے جس پر حج فرض تھا اور (معاذ اللہ) بے کیے مر گیا ظاہر ہے کہ بدنی حصے سے تو عاجز ہو گیا۔ اب رب عزوجل کی رحمت ہے کہ صرف مالی حصے سے اس کی طرف سے حج بدل قبول فرماتا ہے جب کہ وہ وصیت کر جائے۔ اور رحمت پر رحمت کہ بعد اس کے حج کرانا بھی قبول فرمایا جاتا ہے اگرچہ میت نے وصیت نہ کی اس لیے حج بدل کرانے والے کو اسی شہر سے جانا چاہیے جو شہر میت کا تھا مکہ معظمہ سے حج کرا دینا اس میں داخل نہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 262)

سوال: روحا بتول سوال کرتی ہیں کہ کیا مرد موسم سرما میں کوئی گرم شال یا کوٹ وغیرہ حالت احرام میں استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: محرم چہرہ اور سر کو ڈھانپنے سے پرہیز کرے۔ بخلاف بقیہ بدن کے اور قمیض اور شلوار پہننے سے بچے۔ یعنی ہر اس لباس سے پرہیز کرے جو انسان کے تمام قد یا بعض بدن کے موافق بنایا جاتا ہے۔

قبا (کوٹ) پہننے سے پرہیز کرے لیکن اگر گرم قباء اس طرح اپنے اوپر ڈالے کہ دونوں آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو جائز ہے۔

اسی طرح اونی چادر وغیرہ سے بھی سردی سے بچاؤ کیا جا سکتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 264)

سوال: درنایاب سوال کرتی ہیں کہ مجھے حاملہ ہوئے تین ماہ ہوئے ہیں۔ مجھے ڈاکٹر نے

Marfat.com

Bed Rest کا مشورہ دیا ہے۔ خود میری حالت بھی بے حد خراب ہے۔ حاملہ ہونے سے قبل میں نے حج فارم جمع کرایا تھا اور مجھ پر اور میرے شوہر پر حج فرض ہے۔ میری حالت ایسی نہیں ہے کہ میں سفر کرسکوں اور حج کے افعال انجام دے سکوں۔

کیا میں اپنا ارادہ ملتوی کرسکتی ہوں۔ نیز یہاں میری دیکھ بھال کے لیے میرے شوہر بھی نہ جائیں تو ازروئے شرع کیا حکم ہے۔ خیال رہے کہ اگر میرے شوہر تنہا گئے تو آئندہ سال میں تنہا نہ جاسکوں گی اور ہم اس قدر مالدار بھی نہیں ہیں کہ ہر سال حج کریں۔ مجھے اطمینان بخش جواب دے کر ثواب دارین حاصل کریں؟

جواب: درنایاب بی بی مجبوری کی حالت میں حج کو مؤخر کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے۔ لیکن اب آپ پر اور آپ کے شوہر پر حج فرض ہو چکا ہے لہٰذا دوسرے سال اس کی ادائیگی لازم ہے۔ بالفرض اگر آپ دونوں کے پاس اتنا مال نہ رہا کہ آپ حج کو جاسکیں تو قرض لے کر بھی جانا فرض ہے اور مجبوری ختم ہونے کے بعد تاخیر کرنا گناہ ہے۔

سوال: ارم احمد سوال کرتی ہیں کہ ہم حج کے لیے پہلی فلائیٹ سے روانہ ہوں گے تقریباً 30 دن مکہ میں قیام کے بعد حج کی تیاری ہوگی۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ ہم یہاں سے عمرہ کی نیت سے جائیں اور وہاں سے ہم حج قران کی نیت کرکے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں ایسا ممکن نہیں۔ قران حج وہ شخص کرسکتا ہے جو میقات سے حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھے۔ لہٰذا عمرہ کی ادائیگی کے بعد حج قران کی نیت نہیں ہوسکتی۔ آپ کا حج حج تمتع ہوگا۔

سوال: نازمین حیدر سوال کرتی ہیں کہ مجھے فرضیت حج کا علم نہیں تھا اور نہ میرے شوہر کا ذہن حج کرنے کا تھا۔ پاکستان میں عموماً حج فارم رجب المرجب میں جمع ہوجاتے ہیں جب کہ اب شوال المکرم ہے۔ فارم وغیرہ جمع نہیں ہوسکتے لیکن اگر کوئی اڑھائی گناہ زیادہ پیسے دے کر جانا چاہے تو حکومت پاکستان کی طرف سے جاسکتا ہے۔ تو کیا اب ہم اڑھائی گناہ پیسے دے کر حج کو جائیں یا اگلے سال کا انتظار کریں۔ اس صورت میں ہم گنہگار تو نہ ہوں گے؟

جواب: نازمین بی بی! اولاً تو یہ بات ذہن نشین رہے کہ دارالاسلام (اسلامی ملک) میں

Marfat.com

جہالت، لاعلمی عذر نہیں ہے۔ یہ انوکھی بات ہے کہ آپ کو فرضیت حج کا علم نہ ہوسکا لیکن بحرحال جس وقت علم ہو گیا پچھلی تاخیر کی توبہ کرتے ہوئے حج کو جائے۔ اب اگر رقم زیادہ کا حکومت مطالبہ کرتی ہے تو بہتر ہے کہ دے دے۔

لیکن آپ کے سوال میں جو یہ درج ہے کہ اڑھائی گنا زیادہ مانگتی ہے تو یہ بات درست نہیں بلکہ حکومت کچھ Percent لے کر اجازت دے دیتی ہے۔ لیکن اگر اس سال فارم وغیرہ کا وقت گزر چکا لہٰذا آئندہ اسے رعایت دی جائے گی لیکن آئندہ سال لازم رہے گا۔ اگر آئندہ سال صاحب استطاعت نہ رہے تو قرض لے کر بھی جانا پڑے گا۔

سوال: فاطمہ نور سوال کرتی ہیں کہ میری والدہ دمہ کی مریضہ ہیں اور عموماً میری والدہ کو آکسیجن کی ضرورت پڑ جاتی ہے اگر حالت احرام میں آکسیجن ماسک لگایا تو اس کا کفارہ کیا ہے۔ اور یہ صورتحال اس وقت پیش آتی ہے جب دھول، مٹی حبس یا لوگوں کا اژدہام ہو اور حج میں ایسی صورت پیش آنے کا 80 فیصد چانس ہے؟

جواب: حالت احرام میں آکسیجن ماسک لگا سکتے ہیں اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

سوال: ثناء سوال کرتی ہیں کہ میری کزن ہما کا Misscarrage حج کو جاتے ہوئے ہو گیا۔ پس اس کے چالیس دن نفاس میں گزر گئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہما حج ادا نہ کرے اور ایسی صورت میں کیا کفارہ دینا ہوگا کہ حج کی فلائیٹ بھی کنفرم ہوتی ہے۔ کچھ دن زائد رک نہیں سکتی؟

جواب: اصل میں لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ حائضہ یا نفساء (نفاس والی) کچھ بھی نہیں کرسکتی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

حج کے دو ارکان ہیں: ۱۔ وقوف عرفہ، ۲۔ طواف الزیارۃ۔ اور حائضہ ہو یا نفاس والی ان دونوں کے احکام یکساں ہیں جیسا کہ حدیث مبارک سے ظاہر ہے کہ

صحیح بخاری میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حج کے لیے نکلے۔ جب مقام سرف میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائضہ ہوئی؟۔ عرض کی ہاں۔

Marfat.com

فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کرے جیسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے"۔ (صحیح بخاری)

چنانچہ حالت حیض کی طرح نفاس میں بھی عورت سوائے خانہ کعبہ کے طواف کے باقی تمام افعال یعنی وقوف عرفہ (جو کہ حج کا رکن اعظم ہے)، رمی جمرات، مزدلفہ میں قیام، سعی، قربانی، قصر وغیرہ ہم کرے لیکن طواف زیارۃ کے لیے نفاس کے ختم ہونے کا انتظار کرے۔ پھر اگر نفاس ختم نہ ہو اور اس کے جانے کے دن قریب ہوں تو یہ عورت اسی حالت میں طواف کرے اور بعد ادائگی طواف کے ایک بدنہ دے (بدنہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جس کے سات حصے ہوں مثلاً گائے، اونٹ وغیرہ)۔

سوال: شمیل امام سوال کرتی ہیں کہ میری والدہ بلڈ پریشر کی مریضہ ہیں۔ 9 ذی الحجہ کو عرفات کے راستے میں بے ہوش ہو گئیں۔ قافلے کے دیگر لوگ انہیں میدان عرفات میں اسی حالت میں لے گئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا میری والدہ کا حج ہو گیا اور اس کا اگر کوئی کفارہ ہو تو یہ بھی ارشاد فرمادیں؟

جواب: عرفات کے میدان میں تھوڑی دیر ٹھہرنے سے وقوف ہو جاتا ہے اور حج کا رکن اعظم ادا ہو جاتا ہے۔

مصنف بہار شریعت رقمطراز ہیں:

"تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہو جاتا ہے خواہ اسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا نہ ہے۔ باوضو ہو یا بے وضو ہو یا حیض و نفاس والی عورت، سوتا ہو یا بیدار، ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں یہاں تک کہ جو عرفات سے ہو کر گزر گیا اسے حج مل گیا یعنی اب حج اس کا فاسد نہ ہو گا جب کہ یہ سب حالت احرام سے ہوں"۔

چنانچہ محترمہ شمیل صاحبہ آپ کے سوال سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی والدہ بے ہوش ہونے سے قبل احرام کی حالت میں تھیں لہٰذا آپ کی والدہ کے حج کا رکن اعظم یعنی وقوف عرفات ہو گیا اور اس کا کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

سوال: زریاب سوال کرتی ہیں کہ ہم پچھلے سال حج پر گئے۔ ہم نے 10 ذی الحجہ کو قربانی

Marfat.com

کی مگر عیدالاضحیٰ کی قربانی خود کی نہ ہم نے پاکستان میں کسی سے کہا اب اس کا کیا کفارہ ہوگا؟

جواب: زریاب بی بی واضح ہو کہ عیدالاضحیٰ کی قربانی مقیم پر واجب ہوتی ہے اور عند الشرع مقیم اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی شہر، ملک میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کرلے۔ چنانچہ اگر آپ اس وقت مقیم تھے تو آپ پر قربانی عیدالاضحیٰ واجب تھی ورنہ نہیں۔

مصنف بہار شریعت حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "مسافر پر اگرچہ قربانی واجب نہیں مگر نفل کے طور پر کرے تو کرسکتا ہے ثواب پائے گا۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں ان پر قربانی واجب نہیں اور مقیم ہوں تو واجب ہے۔ جیسا کہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے اگر حج کریں تو چونکہ یہ مسافر نہیں ان پر واجب ہوگی۔

(بہار شریعت حصہ 15 صفحہ 5178)

لہٰذا اگر کسی مقیم نے قربانی نہیں کی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ بکری (جانور) یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔

سوال: ام حبیبہ سوال کرتی ہیں کہ میری ساس کے پاؤں میں ورم ہے اور عموماً درد رہتا ہے۔ پچھلے دنوں ہم عمرے پر گئے میری ساس نے طواف وسعی وہیل چیئر پر کیے۔ سوال یہ ہے کہ میری ساس کبھی چلتی بھی ہیں اور کبھی بیمار بھی ہو جاتی ہیں۔ کئی گھنٹوں تک کھڑی بھی رہ لیتی ہیں مگر اس کے بعد شدید تکلیف ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح ان کا طواف و سعی ٹھیک ہوا یا ہمیں اس کا کفارہ دینا پڑے گا؟

جواب: سعی میں پیدل چلنا واجب ہے۔ سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر سواری (وہیل چیئر) پر کیے تو دم واجب ہوگا۔ اگر چار سے کم پھیرے وہیل چیئر پر کیے تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ دینا ہوگا۔ اگر عذر کی وجہ سے وہیل چیئر پر کیے تو صدقہ نہ ہوگا اور نہ دم۔

(بہار شریعت حصہ ششم)

ام حبیبہ عموماً کا اعتبار نہیں کی جائے۔ اگر آپ کی ساس کے پاؤں سعی کے وقت متورم تھے اور درد کی وجہ سے پھیرے وہیل چیئر پر کیے تو ان پر کسی قسم کا کفارہ نہیں۔ اور اگر درد عموماً رہتا ہے اور سعی کے وقت نہ تھا اور کل پھیرے وہیل چیئر پر کیے تو دم دینا ہوگا۔

Marfat.com

لہٰذا اس مسئلے کی روشنی میں اخذ کریں کہ واقعی آپ کی ساس نے عذر کی حالت میں وہیل چیئر استعمال کی ہے یا نہیں اگر نہیں تو دم دینا واجب ورنہ کچھ بھی نہیں کہ عذر کے ساتھ وہیل چیئر کا استعمال جائز اور درست ہے۔

سوال: ضوفشاں اکرام سوال کرتی ہیں کہ میرے والد حج فرض ادا کر چکے ہیں کیا وہ اپنے دوست کی طرف سے حج بدل ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: ایسا شخص جس نے حج فرض ادا کر لیا ہو وہ کسی دوسرے کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 2012)

سوال: نورین کرم دین سوال کرتی ہیں کہ ایسا شخص جس پر حج فرض نہیں ہے کیا وہ حج بدل کر سکتا ہے؟

جواب: حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں:

"بہتر ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (فرض حج) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے شخص کو بھیجا جائے جس نے خود نہیں کیا ہے جب بھی حج بدل ادا ہو جائے گا"۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ششم صفحہ 516)

سوال: نیہاں سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی شخص پر حج فرض ہوا اور اسے ادا کرنے کا موقع نہ مل سکے تو کیا ایسا شخص مرتے وقت کسی کو وصیت کر سکتا ہے کہ میری طرف سے حج ادا کر لینا؟

جواب: نیہاں بی بی آپ نے اس امر کی وضاحت نہیں کی کہ "موقع نہ مل سکے"۔ بہر حال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہر مانع ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ بلا عذر فرض حج کیلئے نہ جانا یا اس میں تاخیر کرتے رہنا سخت گناہ اور رب تعالیٰ کو ناراض کرنے کا موجب ہے۔ لہٰذا جونہی حج فرض ہو فوراً ادا کر لینا چاہیے۔ نیز جس پر حج فرض ہوا یا قضا یا منت کا حج اسکے ذمہ ہوا اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے جس پر حج فرض ہے اور ادا نہ کیا نہ وصیت کی بالاجماع گنہگار ہے۔ (بہار شریعت جلد ششم صفحہ 517)

Marfat.com

لہٰذا قریب المرگ شخص حج بدل کی وصیت کرسکتا ہے بلکہ واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص وصیت نہ کرسکا اور اگر اس کا وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے ان شاء اللہ امید ہے کہ ادا ہو جائے گا۔ اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگرچہ اس نے وصیت میں تہائی مال کی قید نہ لگائی مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حج بدل کرایا جائے۔ (بہار شریعت حصہ ششم صفحہ 517)

سوال: شہزادی سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی عورت نے عمرے کی نیت کی پھر عمرے کرنے سے پہلے حیض آ گیا ایسی عورت عمرہ کو فراغت تک مؤخر کرے گی۔ پھر جب غسل کرے گی تو سر کے بال دھونے میں بال ٹوٹنے اور گرنے کا اندیشہ ہے۔ جب کہ احرام کی حالت میں بالوں کے ٹوٹنے پر دم لازم ہو جاتا ہے تو ان بالوں کا حساب کیسے ہوگا کیونکہ اکثر نہانے میں بال پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں گنتی تو ہو نہیں سکتی تو اس پر کس طرح دم دیا جائے؟

جواب: عموماً لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر احرام میں کوئی بھی ممنوع احرام کام ہو گیا تو اس کا کفارہ دم ہے جب کہ ایسا نہیں۔ بعض صورتوں میں دم اور بعض صورتوں میں صدقہ دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی عورت حالت احرام میں غسل کرے یا کنگھا وغیرہ تو اس مسئلے کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ "عورت پورے یا چہارم 1/4 سر کے بال ایک پور کے برابر کترے تو دم دے اور کم میں صدقہ"۔ (بہار شریعت حصہ ششم صفحہ 503)

لہٰذا نہانے میں جتنے بال گریں ان کا اندازہ لگا لیں ویسے عموماً بہت زیادہ تو نہیں گرتے کہ چہارم سر کی مقدار کو پہنچ جائیں۔ چنانچہ کچھ صدقہ کر دیں۔

سوال: سوہا سرفراز سوال کرتی ہیں کہ ہمارے والدین نے حج قران کی نیت کی لیکن دوران حج ان کی رقم جو قربانی کے واسطے رکھی تھی ضائع ہو گئی۔ کیا حج قران بغیر قربانی کے ہو سکتا ہے جب کہ صحیح مجبوری ہو؟

جواب: حج قران کرنے والے کے لیے دو قربانیاں کرنی ضروری ہیں لیکن اگر یہ رقم حج سے قبل ضائع ہو گئی اگر قرض لے سکتا ہے تو لے لے ورنہ تین روزے حج سے قبل اور سات روزے حج کے بعد رکھ لے بہتر ہے کہ وطن واپس آ کر رکھے۔

Marfat.com

اور اگر وہاں نہ روزے رکھے نہ اس کے بدلے کوئی کفارہ دیا تو اب بھی دو دم ان قربانیوں کے بدلے اور دو دم تاخیر کے بدلے دے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کفارے کو کسی عازم حج کے ذریعے کروالے وطن میں رہ کر یہ کفارہ ادا نہیں ہو سکتا۔

سوال: شمرین سوال کرتی ہیں کہ عورت کیلئے حج فرض ہونے کی کتنی اور کون سی شرائط ہیں؟

جواب: عورت کے حج فرض ہونے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ بلوغ۔

۳۔ عاقل ہونا۔

۴۔ آزاد ہونا۔

۵۔ تندرست ہو کہ حج کو جاسکے، اعضاء سلامت ہوں۔

۶۔ سفر خرچ کا مالک ہو۔

۷۔ وقت، یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں۔

یہ حج کے وجوب کی شرائط ہیں۔ اب ان باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں وجوب ادا کی شرائط کہا جاتا ہے۔ اگر وجوب ادا کی شرائط پائی جائیں تو خود حج کو جانا فرض ہے اور اگر سب نہ پائی جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتی ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں اتنا ضرور ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ورنہ خود بھی کرنا ضروری ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں:

۱۔ راستہ میں امن ہونا۔

۲۔ عورت کے ساتھ محرم کا ہونا۔

۳۔ جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو۔

۴۔ قید میں نہ ہو۔

ان کی مزید تفصیلی معلومات کے لیے علمائے اہل سنت کی کتب مثلاً بہار شریعت حصہ ششم رفیق الحرمین اور عورتوں کا حج سے استفادہ حاصل کریں۔

Marfat.com

سوال: زلیخا نور سوال کرتی ہیں کہ اگر منیٰ کے علاوہ حاجی نے کسی اور جگہ رات بسر کی تو کیا ہوگا؟

جواب: اگر منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ حاجی نے رات بسر کی تو جائز ورنہ خلاف ادب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ 267)

سوال: گل زرہ سوال کرتی ہیں کہ میرے والدین کے ساتھ ہم حج پر گئے اس وقت میری عمر سات سال جب کہ میری بہن کی عمر چھ سال تھی کیا بڑے ہونے کے بعد ہم پر دوبارہ حج کرنا ضروری ہے؟

جواب: انسان نابالغی میں جو عمل کرتا ہے اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے اور اس عمل کے معاونت کرنے والوں کو بھی اجر ملتا ہے۔ لہٰذا آپ کے والدین کو اس حج کا اور آپ کو بھی اس حج کا ثواب مل گیا لیکن آپ کا یہ حج نفل ہوا لہٰذا بالغ ہونے کے بعد جب حج کی تمام شرائط پائیں گی تو اس وقت حج فرض ہوگا۔

سوال: ثمرین وہاب سوال کرتی ہیں کہ کیا کوئی زمانہ حج کے بعد بھی حرم طیبہ گیا تو اس کو وہی فضیلت ملے گی جو زمانہ حج کی ہے؟

جواب: حرم محترم کے اعمال کا ثواب اس زمین پاک کے اعتبار سے ہے اور نہ کہ زمانہ حج کی خصوصیت سے۔ ایک نیکی پر ایک لاکھ کا ثواب اور دنوں میں بھی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 673)

سوال: غزالہ کیف سوال کرتی ہیں کہ حج کا طواف افضل ہے یا اور دنوں کا نیز اگر رمضان میں عمرہ، طواف کیا جائے تو اس کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: کعبہ معظمہ کا طواف جو حج میں کیا جائے گا اگر وہ طواف فرض ہے جب تو ظاہر ہے کہ فرض کے ثواب کو دوسری چیز نہیں پہنچ سکتی اور اگر وہ طواف عمرہ ہے تو رمضان المبارک میں اس کا ثواب ذوالحجہ سے بہت زیادہ ہوگا۔

حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ "رمضان المبارک میں ایک عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے"۔ (مسلم)، (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 673)

سوال: زرمین سوال کرتی ہیں کہ اگر ہم حج تمتع کی نیت کریں تو ہم پر کتنی قربانیاں ہوں گی؟

Marfat.com

جواب: حج تمتع کرنے والے پر ایک قربانی واجب ہے۔

سوال: زنیرہ سوال کرتی ہیں کہ کیا 10 ذوالحجہ کو ہمیں دو قربانیاں کرنی ہوں گی۔ اگر ہم دونوں قربانیاں منیٰ میں کرلیں تو کافی ہوں گی یا نہیں یا وطن میں کسی کے ذریعے کردینا ضروری ہے؟

جواب: مقیم حاجی پر دو قربانیاں واجب ہیں:

۱۔ حج کے شکرانے کی قربانی۔

۲۔ عیدالاضحیٰ کی قربانی۔

لہٰذا یہ دونوں قربانیاں منیٰ میں کرلیں تو بھی ادا ہوجائیں گی یا اگر عیدالاضحیٰ کی قربانی وطن میں کروالیں تب بھی ادا ہوجائیں گی۔ لیکن وطن میں کرانے سے افضل ہے کہ منیٰ میں کی جائیں کہ منیٰ میں کرنے سے ثواب میں زیادتی ہوگی۔

سوال: عورت خود اتنی مالدار تو ہے کہ اپنے خرچ پر حج پر جاسکتی ہے مگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ اپنے محرم کا خرچ بھی اٹھاسکے تو کیا ایسی صورت میں حج پر جانا ضروری ہوگا؟

جواب: عورت کیلئے حج کی ادائیگی فرض ہونے کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ محرم کے ساتھ جانے پر قدرت رکھے۔ لہٰذا اگر محرم کیلئے رقم نہیں ہے تو جب تک اس کا انتظام نہیں ہوجاتا یا محرم پر خود حج فرض نہیں ہوجاتا اس وقت تک عورت پر بھی حج کی ادائیگی فرض نہ ہوگی۔

سوال: منال احمد سوال کرتی ہیں کہ مدینہ طیبہ کی حاضری حج سے پہلے افضل ہے یا حج کے بعد۔ جواب بالتفصیل ارشاد فرمائیں۔؟

جواب: علماء فرماتے ہیں کہ نیک پہلے حاضر ہوجائیں اور بد، گنہگار افراد بعد میں حاضر ہوں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاضری مدینہ دونوں طرح درست ہے۔

پہلے حاضر ہوگیا تو گویا ایسا ہے جیسے فجر کے فرض سے قبل سنتیں اور بعد میں حاضر ہوا تو ایسا ہے گویا مغرب کے فرض کے بعد سنتیں۔ بہرحال حاضری دربار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ضروری ہے۔

سوال: جہاں آراء سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص 11 ذوالحجہ کو بغیر رمی کیے بے ہوش ہوجائے تو کیا اس کی طرف سے کوئی رمی کرسکتا ہے۔ مذکورہ شخص شام پانچ بجے تک بے

Marfat.com

ہوش رہا اور اس کے گھر والوں نے اس کی طرف سے رمی کردی تھی اگر کوئی کفارہ ہو تو بتادیں کیونکہ ہمیں اس بارے کوئی علم نہ تھا؟

جواب: جہاں آراء صاحبہ! 11 ذوالحجہ کی رمی کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے جب کہ آپ کے سوال میں یہ شخص پانچ بجے تک بے ہوش رہا اور ان کے گھر والوں نے ان کی طرف سے رمی کردی۔ لہٰذا ہونا تو یہ چاہیے کہ مذکورہ شخص دوبارہ رمی کر لیتا تو یہ کفایت ہو جاتی۔ لہٰذا اب اس کی رمی نہ ہوئی اس کا کفارہ دے یعنی دم۔

اب چونکہ یہ وطن آچکا ہے لہٰذا دم کے لیے رقم کسی عازم سفر کو دے کہ وہ اس کی طرف سے وہاں دم دے دے۔ نیز اسلامی ملک میں رہتے ہوئے کہ جہاں عازم حج کے لیے تربیتیں، مدرسے، علماء کرام کی بیشتر تعداد اور کتابوں کا حصول آسان تر ہو وہاں پر لاعلمی عذر نہیں ہے۔ یہ مسئلہ زندگی کے تمام شعبہ جات میں پیش نظر رہے۔

سوال: ناہید حیدر سوال کرتی ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ شیطان پر جو کنکریاں ماری جاتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں اگر اس شخص کا حج قبول ہو گیا ہو ورنہ مردود کنکریاں وہیں رہ جاتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

سوال: جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے تو کیا پڑھے؟

جواب: جب جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے لا الله الا الله والله اکبر پڑھے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور دعا کرے کہ وقت قبول ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 744)

سوال: کنزیٰ مشتاق سوال کرتی ہیں کیا بے وضو سعی کی جاسکتی ہے؟

جواب: بے وضو سعی میں حرج نہیں لیکن باوضو سعی کرنا مستحب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ 745)

سوال: زرشہ سوال کرتی ہیں کہ میرے والد ملک کی ایک معروف کمپنی میں کام کرتے ہیں۔ بذریعہ قرعہ اندازی ان کا نام حج کے لیے نکل آیا۔ لہٰذا اس طرح میرے والد کا حج فرض ہوگا یا نفل۔ ہم صاحب استطاعت نہیں ہیں کہ خود حج پر جاسکیں؟

جواب: جب کوئی شخص کسی غریب آدمی کو حج کی درخواست دینے سے پہلے حج کے

Marfat.com

مصارف کا مالک بنا دے تو وہ غنی ہو گیا۔ اب اس نے جو حج کیا وہ اس کی طرف سے فرض حج ادا ہو گا۔ اور اگر اس کو مالک بنا کر روپیہ نہیں دیا تھا بلکہ روپیہ خرچ کرنے والے نے بنک میں جمع کروایا اور اس کے نام سے درخواست دے دی تو یہ طریقہ باطل ہے لیکن جانے والے کا نفل حج ادا ہو گا جب کہ فرض حج اس پر باقی رہے گا۔ جب یہ غنی ہو گا تو پھر دوبارہ اس کو اپنا فرض حج ادا کرنا ہو گا۔ (وقار الفتاوی جلد 2 صفحہ 441)

سوال: ام عظیم سوال کرتی ہیں کہ کیا داماد کے ساتھ عورت حج پر جا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! داماد ساس کے لیے محرم ہے اور وہ اس کے ساتھ حج کو جا سکتی ہے لیکن فتنہ ہو کہ ساس جوان و خوبصورت اور داماد بھی جوان ہو تو بہتر ہے کہ ساتھ نہ جائیں۔ واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال: کرن اقبال سوال کرتی ہیں کہ کیا کنکریاں مزدلفہ کے علاوہ کسی اور مقام سے بھی لی جا سکتی ہیں؟

جواب: منیٰ سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے اس کے علاوہ جہاں سے چاہیں اٹھالیں کوئی حرج نہیں۔ (وقار الفتاوی جلد دوم صفحہ 447)

سوال: ارمانہ کمال سوال کرتی ہیں کہ میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ رمضان "المبارک میں جو شخص عمرہ کرے اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مبرور ادا کیا"۔

کیا رمضان المبارک میں عمرہ کرنے سے مراد بحالت روزہ عمرہ ادا ہے یا رات کے وقت بھی عمرہ ادا کرنے کی یہی فضیلت ہوگی؟

جواب: رمضان المبارک کے مہینے میں دن یا رات میں جس وقت بھی عمرہ کریں اس حدیث کی بشارت میں داخل ہے۔ (وقار الفتاوی جلد دوم صفحہ 451)

سوال: نور فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی شخص کا طواف وداع چھوٹ جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ تفصیلاً ارشاد فرمائیں؟

جواب: طواف وداع واجب ہے اس کے چھوڑنے سے ایک قربانی واجب ہوگی۔ اس

Marfat.com

میں قصداً یا کسی عذر کی وجہ سے چھوڑنے میں کوئی فرق نہیں بلکہ جبراً چھڑوا دینے سے بھی قربانی واجب ہے۔

حضرت علامہ علاء الدین حصکفی نے درمختار میں لکھا ہے:

یعنی بالغ محرم پر ترک واجب کی وجہ سے دم واجب ہے اگرچہ اس سے غلطی بھول کر ہو۔ عدم علم سے ہو یا اسے غلطی کرنے پر مجبور کیا گیا ہو حتیٰ کہ سوئے ہوئے شخص (سے بھی ترک واجب ہو جائے تو اس) پر دم واجب ہے۔

(برحاشیہ شامی جلد 2، کتاب الحج باب الجنایات صفحہ 217)

اور طواف وداع جب واجب ہے تو اس کو چھوڑ دینے یا اکثر حصہ ترک کر دینے سے دم واجب ہے۔ (بحر الرائق جلد 3 صفحہ 21 باب الجنایات)

نوٹ:۔ حائضہ نفاس والی اس سے مستثنیٰ ہیں یعنی کہ اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے طواف وداع نہ کر سکے تو اس پر دم واجب نہیں۔

سوال: رو حامر او سوال کرتی ہیں کہ اگر حاجی نے طواف زیارت کے بعد کئی نفل طواف کر لیے تو کیا یہ نفلی طواف طواف وداع کے قائم مقام ہوں گے؟

جواب: رو حامر اوا گر کسی نے طواف زیارت کے بعد نفل کی نیت سے طواف کر لیا تو وہی اس کے لیے طواف وداع ہے کہ طواف وداع میں وداع ہونے کی نیت شرط نہیں جیسا کہ بہار شریعت حصہ ششم میں ہے۔

"طواف رخصت (وداع) میں نفس طواف کی نیت ضروری ہے۔ واجب وداع ہونے کی نیت کی حاجت نہیں یہاں تک کہ اگر بہ نیت نفل کیا واجب ادا ہو گیا"۔

جیسا کہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ شامی میں لکھا ہے:

"طواف وداع کا ابتدائی وقت طواف زیارت کے بعد شروع ہو جاتا ہے جب وہ واپسی کے سفر کا ارادہ کیے ہوئے ہو"۔ (شامی جلد 2 کتاب الحج مطلب فی طواف، صفحہ 202)

سوال: رو ہا امام سوال کرتی ہیں کہ رمی جمرات (کنکریاں مارنے) کے وقت جو بھیڑ ہوتی ہے اس کی وجہ سے اس واجب کو دشواری کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے اکثر اموات بھی اسی سبب

Marfat.com

سے ہو جاتی ہیں۔ ایسے حالات میں بوڑھے اور بیمار چل تو سکتے ہیں مگر اس بھیڑ کا سامنا کرنے سے سخت خائف ہوتے ہیں اور عورتوں کو دوسرے خطرات کے علاوہ غیر مردوں کے ساتھ بدن مس ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ اس صورت سے بچنے کے لیے رمی میں اپنا نائب مقرر کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ براے مہربانی وضاحت فرمادیں کہ کن حالات میں کن لوگوں کو نائب مقرر کرنے کی اجازت ہے یا عدم ادائیگی کی صورت میں دم دینا پڑے گا؟

جواب: رمی میں نائب مقرر نہیں کر سکتے۔ یہ تکلیفات جن کا تذکرہ سوال میں ہے اس لیے ہوتی ہیں کہ ہر شخص جلدی کرنا چاہتا ہے لہٰذا بوڑھے اور عورتیں آخر میں جائیں۔ رات میں رمی کرنا اگرچہ مکروہ ہے مگر عذر کی وجہ سے کراہت باقی نہیں رہتی۔

کسی وجہ سے رمی نہ کر سکے تو دم دینا واجب ہے مگر ایک دن کی رمی ترک ہونے سے بھی ایک دم، صرف ایک جمرہ کی رمی ترک ہونے سے بھی ایک دم، اور تینوں دن کی رمی ترک ہونے سے بھی ایک دم لازم آئے گا۔ لہٰذا اگر ایسا عذر ہو کہ جس کی وجہ سے رمی نہیں کر سکتا تو تیسرے دن دم دے گا اور یہ دم زمین حرم پر دینا ضروری ہے۔

سوال: بانیہ سوال کرتی ہیں کہ عمرہ کے لیے گئی تو اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ طواف کرتے ہوئے اگر نماز کا وقت ہو جاتا تو جماعت قائم ہو جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے طواف درمیان میں رہ جاتا۔ از راہ کرم یہ ارشاد فرمائیں کہ اس صورت میں طواف دوبارہ نئے سرے سے کرنا ہوگا یا جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کریں گے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بانیہ بہن! طواف کے درمیان اگرچہ جماعت کی وجہ سے زیادہ دیر ٹھہریں پھر جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے شروع کریں گے لیکن طواف کے درمیان زیادہ فاصلہ ہونا مکروہ ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں۔ طواف کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا یعنی کچھ پھیرے کر لیے پھر کچھ دیر ٹھہر گئے اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہا تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آکر

Marfat.com

پورا کرے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 744)

سوال: فرزانہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے سن رکھا ہے کہ طواف نماز کی مثل ہے تو کیا جس طرح نماز میں سلام کا جواب نہیں دے سکتے اس طرح طواف میں بھی نہیں دیں گے؟

جواب: طواف میں سلام کا جواب دینا مباح (جائز) ہے اگرچہ طواف نماز کی مثل ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

طواف وسعی میں سلام کا جواب دینا مباح ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 745)

سوال: حمیدہ کہتی ہیں کہ طواف وسعی میں فضول ادھر اُدھر نگاہیں دوڑانا کیسا عمل ہے؟

جواب: حمیدہ بہن! ایسا مقدس فریضہ انجام دیتے ہوئے ہم رب عزوجل (رحمت کی طرف توجہ) کی بجائے اپنے ذہن کو ادھر ادھر مشغول اور اپنی نگاہیں فضول دوڑائیں کیسی محرومی کی بات ہے اور شریعت میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔

پریشان نظری یعنی ادھر اُدھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 745)

قربانی

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ قربانی کس پر واجب ہے؟

جواب: قربانی کے وجوب کی چند شرائط ہیں:

۱۔اسلام: یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔

۲۔اقامت: یعنی مقیم ہونا، مسافر پر واجب نہیں۔

۳۔مالک نصاب ہونا: یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔صدقہ فطر ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس نصاب کی مقدار مال ہو۔

حریت: یعنی آزاد ہونا، جو آزاد ہو اس پر قربانی واجب ہوتی ہے۔غلام کے پاس مال ہی نہیں لہٰذا عبادت مالیہ اس پر واجب نہیں۔

Marfat.com

مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں ہے۔ عورتوں پر بھی واجب ہے جس طرح مردوں پر واجب ہے۔ بلوغ اس کے لیے شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور بالغ پر واجب ہے تو آیا خود اس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا۔ ظاہر الروایہ یہ ہے کہ نہ خود اس نابالغ پر واجب ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (بہار شریعت جلد دوم حصہ 15 صفحہ 85)

سوال: مالک نصاب سے کیا مراد ہے؟

جواب: مالک نصاب یہ ہے کہ جو شخص ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم جو کہ آج کل 2006 دسمبر میں تقریباً 16000 روپے بنتی ہے اس رقم کا مالک ہو تو وہ صاحب نصاب ہے۔

قربانی کے لیے مال نمو (بڑھنے والا) ہونا شرط نہیں ہے بلکہ غیر نمو مال پر بھی قربانی واجب ہے۔

مثلاً اگر کسی عورت کو جہیز میں حاجت اصلیہ کے علاوہ دیگر آرائش کا سامان ملا جیسے مختلف قسم کے شوپیس، فانوس، کھیل کود کا سامان وغیرہ تو اگر ان سامان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم کی مقدار ہو تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔

سوال: نفیسہ سوال کرتی ہیں کہ حاجت اصلیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حاجت اصلیہ سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کا سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کے لیے گاڑی اور پہننے کے لیے کپڑے اور ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔

مثلاً زید کے پاس ایک مکان سکونت کے علاوہ خالی ہے تو اس پر قربانی واجب ہے اگرچہ اس مکان کو کرائے پر چلاتا ہو یا خالی ہو یا سادی زمین ہو یا مکان سکونت اتنا بڑا ہو کہ اس کا ایک حصہ اس کی رہائش کے لیے کافی ہو اور دوسرا حصہ حاجت سے زائد ہو اس کی قیمت تنہا یا اسی قسم کے مال سے مل کر نصاب کو پہنچے جب بھی قربانی واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 361)

Marfat.com

سوال: شازیہ سوال کرتی ہیں کہ قربانی کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: قربانی کے تین ایام ہیں جنہیں ایام نحر کہتے ہیں اور اس کا وقت شہر والوں کے لیے دس ذی الحجہ کی بعد نماز عید سے لے کر 12 ویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔ اور گاؤں والوں کے لیے 10 ذی الحجہ کی طلوع فجر سے 12 ویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ گاؤں والوں کے لیے عید کی نماز کے بعد قربانی کرنا شرط نہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں کہ "قربانی یوم نحر تک یعنی 10 سے 12 ویں تک جائز ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 354)

سوال: عدیلہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے گھر کام کرنے والی ماسی ہندو ہے تو کیا ہم اسے قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں قربانی اگر فقیر نے کی ہو تو اس کا گوشت کسی کافر کو دینا جائز نہیں۔ فقیر اگر دے گا تو اسے گوشت کا تاوان دینا لازم ہوگا اور اگر غنی نے کی تو ذبح کرنے سے اس کا واجب ادا ہو گیا گوشت کا اسے اختیار ہے مگر مستحب یہ ہے کہ اسکے تین حصے کرلیں۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک حصہ اقارب کے لیے، ایک تصدق کے لیے۔

لہٰذا کفار کو دینا ان تینوں مدوں سے خارج ہے۔ ان کو دینا خلاف مستحب ہے اور اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر کافر کو دینا حماقت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 456)

سوال: ادینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی پر قربانی واجب نہیں اور وہ کرلے تو ثواب پائے گا؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس سوال کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ جس پر قربانی واجب نہ تھی اس نے کرلی تو ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 372)

سوال: فرح سوال کرتی ہیں کہ قربانی کا جانور ذبح کرنے والے کو سری وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قربانی کا چمڑا یا گوشت یا سری پائے قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں دینا جائز نہیں خود کھائے یا بطور ہدیہ کسی دوسرے کو دے دے شرع میں اس پر کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 470)

Marfat.com

سوال: انوشہ سوال کرتی ہیں کہ قربانی کی کھال کا کیا مصرف ہے؟

جواب: حکم شرع یہ ہے کہ اسے صدقہ کردے یا اسے باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی جائز کام میں لائے مثلاً مشکیزہ وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلد میں لگائے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 461)

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص نے قربانی کا جانور 20000 میں خریدا پھر آگے جا کر اس نے اس جانور کو 22000 میں بیچ دیا یعنی 2000 روپے زیادہ لیے اب اس کے لیے کیا حکم ہے کہ آیا اسے پورے 22000 کا جانور خرید کر قربانی کرنا ضروری ہے یا 20000 کی بھی کر سکتا ہے؟

جواب: اس قیمت کے کم و بیش جانور کی قربانی کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ اسی معینہ قیمت کا جانور خرید کر قربانی کی جائے۔

سوال: ہاجرہ سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص نے قربانی کا جانور خریدا جو کہ فقیر تھا پھر اس شخص کا جانور بھاگ گیا تو آیا اب اس شخص کو دوبارہ قربانی کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر فقیر نے قربانی کا جانور خریدا پھر وہ بھاگ گیا اب فقیر پر کچھ لازم نہیں یعنی اب اسے نیا جانور خریدنے کی ضرورت نہیں کہ یہ قربانی کرنا اس پر عنداللہ واجب نہ تھا بلکہ یہ خود اس نے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔

سوال: رئیس فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ قربانی کے جانور کی کھال کا کیا حکم ہے یہ صدقہ واجب سے ہے یا نافلہ سے؟

جواب: قربانی کے جانور کی کھال صدقہ نافلہ سے ہے۔ لہٰذا اسے غنی، سید کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح میاں بیوی کو، بیٹا ماں کو دے سکتا ہے ہاں اگر قربانی کی کھال بیچ دی اگر وہ کھال سید کو دینے کے لیے فروخت کی تو یہ رقم سید کو دے سکتے ہیں اور اگر اپنے صرف میں خرچ کرنے کو فروخت کی تو اب سید کو نہیں دے سکتے۔

سوال: بشریٰ احمد سوال کرتی ہیں کہ اگر جانور کو ذبح کرتے ہوئے عیب پیدا ہو گیا مثلاً جانور کی ٹانگ ٹوٹ گئی اب اس جانور کا کیا حکم ہے۔ اس جانور کی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: قربانی کا جانور ذبح ہوتے وقت اگر اس میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اس وقت کے عیب پیدا ہونے کا اعتبار نہیں یعنی اس جانور کی قربانی ہو جائے گی۔

سوال: مناحل بہن سوال کرتی ہیں کہ قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اگر جانور میں ایسا عیب پیدا ہو جائے جو مانع قربانی ہو تو اس جانور کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کا جانور خریدنے کے بعد ذبح سے پہلے اگر جانور میں عیب پیدا ہو گیا تو غنی کو نیا بے عیب جانور خرید کر اس کی قربانی کرنا ضروری ہے اور فقیر اسی جانور کی قربانی کرے۔

سوال: شگفتہ سوال کرتی ہیں کہ جانور کی اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟

جواب: امام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے اوجھڑی کھانے کو مکروہ تحریمی (ناجائز) فرمایا ہے۔ چنانچہ

"کرش یعنی اوجھڑی امعا یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں۔ دبر، خرج و ذکر سے اور کرش و امعا مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں"۔

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ چھ مہینہ کے مینڈھے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چھ مہینے کا ایسا فربہ مینڈھا کہ سال بھر والوں کے ساتھ ہو تو دور سے تمیز نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے اگرچہ خصی نہ ہو اور بکرا سال بھر سے کم کا جائز نہیں اگرچہ خصی ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 کتاب الاضحیہ صفحہ 443)

سوال: وشیحہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک بکری ہے جس کی عمر گیارہ ماہ ہے کیا اس کی قربانی جائز ہے؟

جواب: بکرا اور بکری ایک سال سے کم کے ہیں تو ان کی قربانی بالکل جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 443)

سوال: ملیحہ سوال کرتی ہیں کہ خصی بکرے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خصی کی قربانی افضل ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 444)

سوال: مدیحہ سوال کرتی ہیں کہ جو قربانی کرے اس کو روزہ رکھنا جائز ہے؟

Marfat.com

سوال: انوشہ سوال کرتی ہیں کہ قربانی کی کھال کا کیا مصرف ہے؟
جواب: حکم شرع یہ ہے کہ اسے صدقہ کردے یا اسے باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی جائز کام میں لائے مثلاً مشکیزہ وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلد میں لگائے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 461)

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص نے قربانی کا جانور 20000 میں خریدا پھر آگے جا کر اس نے اس جانور کو 22000 میں بیچ دیا یعنی 2000 روپے زیادہ لیے اب اس کے لیے کیا حکم ہے کہ آیا اسے پورے 22000 کا جانور خرید کر قربانی کرنا ضروری ہے یا 20000 کی بھی کر سکتا ہے؟
جواب: اس قیمت کے کم وبیش جانور کی قربانی کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ اسی معینہ قیمت کا جانور خرید کر قربانی کی جائے۔
سوال: ہاجرہ سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص نے قربانی کا جانور خریدا جو کہ فقیر تھا پھر اس شخص کا جانور بھاگ گیا تو آیا اب اس شخص کو دوبارہ قربانی کرنا ضروری ہے یا نہیں؟
جواب: اگر فقیر نے قربانی کا جانور خریدا پھر وہ بھاگ گیا اب فقیر پر کچھ لازم نہیں یعنی اب اسے نیا جانور خریدنے کی ضرورت نہیں کہ یہ قربانی کرنا اس پر عنداللہ واجب نہ تھا بلکہ یہ خود اس نے اپنے اوپر لازم کیا تھا۔
سوال: رئیس فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ قربانی کے جانور کی کھال کا کیا حکم ہے یہ صدقہ واجب سے ہے یا نافلہ سے؟
جواب: قربانی کے جانور کی کھال صدقہ نافلہ سے ہے۔ لہٰذا اسے غنی، سید کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح میاں بیوی کو، بیٹا ماں کو دے سکتا ہے ہاں اگر قربانی کی کھال بیچ دی اگر وہ کھال سید کو دینے کے لیے فروخت کی تو یہ رقم سید کو دے سکتے ہیں اور اگر اپنے صرف میں خرچ کرنے کو فروخت کی تو اب سید کو نہیں دے سکتے۔
سوال: بشریٰ احمد سوال کرتی ہیں کہ اگر جانور کو ذبح کرتے ہوئے عیب پیدا ہو گیا مثلاً جانور کی ٹانگ ٹوٹ گئی اب اس جانور کا کیا حکم ہے۔ اس جانور کی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: قربانی کا جانور ذبح ہوتے وقت اگر اس میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اس وقت کے عیب پیدا ہونے کا اعتبار نہیں یعنی اس جانور کی قربانی ہو جائے گی۔

سوال: مناحل بہن سوال کرتی ہیں کہ قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اگر جانور میں ایسا عیب پیدا ہو جائے جو مانع قربانی ہو تو اس جانور کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کا جانور خریدنے کے بعد ذبح سے پہلے اگر جانور میں عیب پیدا ہو گیا تو غنی کو نیا بے عیب جانور خرید کر اس کی قربانی کرنا ضروری ہے اور فقیر اسی جانور کی قربانی کرے۔

سوال: شگفتہ سوال کرتی ہیں کہ جانور کی اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟

جواب: امام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے اوجھڑی کھانے کو مکروہ تحریمی (ناجائز) فرمایا ہے۔ چنانچہ

"کرش یعنی اوجھڑی امعا یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں۔ دبر، خرج و ذکر سے اور کرش و امعا شانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں"۔

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ چھ مہینے کے مینڈھے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چھ مہینے کا ایسا فربہ مینڈھا کہ سال بھر والوں کے ساتھ ہو تو دور سے تمیز نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے اگرچہ خصی نہ ہو اور بکرا سال بھر سے کم کا جائز نہیں اگرچہ خصی ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 کتاب الاضحیہ صفحہ 443)

سوال: راشدہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک بکری ہے جس کی عمر گیارہ ماہ ہے کیا اس کی قربانی جائز ہے؟

جواب: بکرا اور بکری ایک سال سے کم کے ہیں تو ان کی قربانی بالکل جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 443)

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں کہ خصی بکرے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خصی کی قربانی افضل ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 444)

سوال: مدیحہ سوال کرتی ہیں کہ جو قربانی کرے اس کو روزہ رکھنا جائز ہے؟

Marfat.com

جواب: عید کے دن کا روزہ حرام ہے۔ہاں قربانی کرنے والے کو مستحب یہ ہے کہ عید کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے۔قربانی کے گوشت میں سے پہلے کھائے مگر یہ روزہ نہیں ہے نہ ہی اس میں روزے کی نیت جائز ہے۔اس دن یعنی دس ذی الحجہ اور اس کے تین دن بعد کے روزے حرام ہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 444)

سوال: فوزیہ سوال کرتی ہیں کہ ایک گائے کو چھ شخصوں نے مل کر خریدا۔ان میں سے پانچ کے حصے واجبی تھے اور ایک کے دو حصے نفلی تو جس شخص کے دو حصے نفلی ہیں گائے کے گوشت تقسیم ہونے سے پہلے ایک حصے میں دوسرے کو شریک کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: قربانی اراقہ دم (خون بہانے) کا نام ہے اور اب اراقہ دم ہو گئی تو دوسرے کی طرف انتقال کرنا ناممکن ہے۔ہاں اس کا ثواب یا گوشت جسے چاہے دے۔یعنی قربانی اصل میں خون بہانے کا نام ہے اور چونکہ اس صورت میں جانور کا خون تو بہہ چکا ہے لہٰذا اب اسے دوسرے کی طرف منتقل نہیں کر سکتے۔

سوال: حمیدہ سوال کرتی ہیں کہ فقیر نے بہ نیت قربانی جانور خریدا قربانی کے وقت سے پہلے وہ جانور ہلاک ہو گیا اب فقیر کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: فقیر اگر بہ نیت قربانی کا جانور خریدے تو اس پر خاص اسی جانور کی قربانی واجب ہے۔تو اب اگر اس کا جانور ہلاک ہو جائے تو اس پر سے قربانی ساقط ہو جائے گی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 کتاب الاضحیہ صفحہ 451)

سوال: حمنہ سوال کرتی ہیں کہ ان کے بھائی زید پردیس میں ہیں اور ان کی جانب سے ان کا کوئی عزیز قربانی کر دیں تو ان کی جانب سے ادا ہو جائے گی یا اجازت کی ضرورت ہے؟

جواب: قربانی عبادت ہے اور عبادت میں نیت شرط ہے تو بلا اجازت ناممکن ہے۔ اجازت صراحۃً ہو۔(فتاویٰ رضویہ جلد 20 کتاب الاضحیہ صفحہ 453)

لہٰذا اگر ان کے بھائی پردیس میں رہتے ہیں اور انہوں نے اجازت دے دی تو اگر ان کی طرف سے قربانی کی گئی تو ہو جائے گی۔

سوال: قرۃ العین سوال کرتی ہیں کہ آدمی پر اولاد صغار (چھوٹی اولاد) کی طرف سے

Marfat.com

قربانی مثل صدقہ فطر واجب ہے اگر ہے تو اپنے مال سے کرے یا ہر شخص اپنی علیحدہ کرے؟
جواب: اولاد اصغار (چھوٹی اولاد) کی طرف سے مثل صدقہ فطر واجب نہیں اور نہ ہی اپنے مال سے کرنا واجب ہے۔ ہاں اپنے مال سے کرنا مستحب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 454)

سوال: منال سوال کرتی ہیں کہ جس پر قربانی واجب ہے وہ ایک ہی قربانی کرے یا ایک سے زیادہ بھی کرسکتا ہے؟

جواب: جس پر قربانی واجب ہے اس پر ایک ہی واجب ہے ایک سے زائد کرے گا تو نفل ہے۔ چاہے ہزار جانور قربان کرے گا ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 454)

اور خود سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین ملت حضرت علامہ مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کا معمول رہا کہ ہر سال ایک قربانی حضور اقدس سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کرتے رہے اور اس کا گوشت پوست سب سادات کرام کی نذر کرتے رہے اور ایک قربانی اپنے والد ماجد خاتم المحققین قدس سرہ العزیز کی طرف سے کرتے رہے اور اس کا گوشت پوست سب تصدق کردیتے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 456)

سوال: زبیدہ سوال کرتی ہیں کہ منجانب میت جو قربانی کی جائے گی اس گوشت کو کس طرح تقسیم کیا جائے؟

جواب: اس کا بھی وہی حکم ہے جو اپنی قربانی کا یعنی کھانے، کھلانے تصدق سب کا اختیار ہے اور مستحب تین حصے ہیں:

۱۔ پہلا اپنا۔

۲۔ مساکین کا۔

۳۔ اقارب کا۔

ہاں اگر بحکم میت کیا جائے تو وہ سب کا سب تصدق کیا جائے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 455)

Marfat.com

سوال: ردالمختار میں ہے کہ کیا قربانی کے لیے عید کی نماز ادا کرنا ضروری ہے یا نماز ادا کرنے سے قبل اس کی نیت سے قربانی کا جانور ذبح کر دیا جائے تو کیا شرعاً قربانی ہو جائے گی؟

جواب: شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں اگر شہر میں کسی ایک جگہ بھی نماز منعقد ہو جائے تو قربانی جائز ہے۔ گاؤں یا دیہات میں جہاں نماز عید جائز نہیں وہاں دسویں ذی الحجہ کے طلوع فجر سے قربانی کا وقت ہو جاتا ہے جیسا کہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ الرحمٰن فتاویٰ امجدیہ میں فرماتے ہیں کہ جہاں عیدین کی نماز جائز ہے یعنی مصر وفنائے مصر (مصر سے مراد شہر) یہاں قربانی کا وقت بعد نماز ہے جب تک نماز نہ ہو قربانی نہ ہوگی بلکہ گوشت کا جانور ہوگا (یعنی یہ صرف گوشت ہے) اور جہاں نماز جائز نہیں مثلاً گاؤں وہاں دسویں ذی الحجہ کی طلوع فجر سے قربانی کا وقت ہو جاتا ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد 3 صفحہ 17-316)

اس شخص کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں کہ حاجیوں نے حج ادا کر لیا اور انہوں نے قربانی کے جانور بھی ذبح کر دیے اگر قبل نماز عید قربانی شہر میں کی ہے تو اس کے لیے دوسرا جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔

سوال: نسیم بخش سوال کرتی ہیں کہ قربانی کے لیے جانور کی عمر کتنی ہونی چاہیے۔ بھیڑ، بکری، گائے وغیرہ؟

جواب: صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت حصہ 15 صفحہ 136 پر فرماتے ہیں "قربانی کے جانو کی عمر یہ ہونی چاہیے اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی، اس سے کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ ہاں اگر دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ بعض ہمارے علاقے کے لوگ کہتے ہیں کہ جن لوگوں پر قرض ہو وہ قربانی نہ کریں؟

جواب: اگر کسی پر قرضہ ہو اور اتنی رقم یا مال و اسباب موجود ہوں کہ قرض کی ادائگی کے

Marfat.com

بعد بھی نصاب کی مقدار (ساڑھے باون تولہ چاندی) یا اس کی رقم بچ جائے تو اس پر قربانی واجب ہے اور نہ بچے تو واجب نہیں۔

یہ جاہلانہ خیال ہے کہ مطلقاً قرض ہو تو قربانی واجب نہیں۔ (بہار شریعت صفحہ 133) میں ہے کہ "اس شخص پر دین ہے اور اس کے اموال سے دین ادا کیا جائے تو نصاب نہیں باقی رہتا تو اس پر قربانی واجب نہیں"۔

سوال: قربانی میں دو لاغر جانوروں کی بجائے ایک فربہ و خوبصورت جانور قربان کرا افضل ہے تو اگر میاں بیوی دونوں پر قربانی واجب تھی تو اب اگر وہ شخص دو بکرے خریدنے کی بجائے ایک فربہ بکرا خرید کر قربانی کر دے تو کیا دونوں کی طرف سے واجب ادا ہو جائے گا؟

جواب: نہیں دونوں کی طرف سے واجب ادا نہ ہوگا بلکہ دو ہی بکرے قربانی کرنے ہوں گے اور فضیلت اس وقت دیکھی جائے گی جب اس پر ایک واجب ہو اور وہ دو بکرے خریدے تو اس صورت میں یہ افضل ہے کہ وہ ایک فربہ بکرا خرید کر قربان کر دے۔

سوال: ایک گھر میں دس افراد ہوں اور ایک گائے قربان کر دیں۔ اس میں سات افراد کی تو ہو جائے گی لیکن تین افراد کی نہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: باقی تین سے قربانی ساقط نہ ہوگی کیونکہ یہ واجب عین ہے واجب کفایہ نہیں۔ جب وقت گزر گیا تو ان کو چاہیے کہ بکرے کی قیمت فقراء کو صدقہ کر دیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 361)

سوال: اسماء شریف سوال کرتی ہیں کہ گردے اور تلی کھانا کیسا ہے؟

جواب: گردے اور تلی کھانا جائز ہے مگر میٹھے میٹھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں چیزوں کو کھانا پسند نہیں فرماتے تھے چنانچہ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ "سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام گردے (کھانا) ناپسند فرماتے کیونکہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں"۔

سوال: راحمہ سوال کرتی ہیں کہ کیا قربانی کا گوشت آج کل کے عیسائی کافروں کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: آجکل عیسائی ہندو وغیرہ کفار کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں کیونکہ آج کل کے

Marfat.com

تمام کافر حربی ہیں اور حربی کافر کو صدقہ دینا چاہے وہ نفلی صدقہ ہو یا واجب منع ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 467)

محرمات

سوال: روحانہ اور فرحانہ سوال کے والد ایک ہیں اور دونوں کی والدہ الگ الگ ہیں۔ کیا روحانہ کے لڑکے رشیل سے فرحانہ کا نکاح یعنی سوتیلی خالہ سے شادی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ قرآن کریم و حدیث کی روشنی میں بتائیں؟

جواب: قرآن کریم نے محرمات (جن سے نکاح کرنا حرام ہے) کے ذکر میں فرمایا ہے:

وَخٰلٰتُكُمْ (النساء:23)

"اور تمہاری خالائیں بھی حرام ہیں"۔ (کنز الایمان)

خالائیں تین قسم کی ہوتی ہیں:

۱۔ ماں کی سگی بہن۔

۲۔ ماں کی باپ شریک بہن۔

۳۔ ماں کی ماں شریک بہن۔ جن کے باپ الگ الگ ہوں۔

تینوں قسم کی خالائیں حرام ہیں۔

لہٰذا اس صورت میں روحانہ کے لڑکے کی شادی فرحانہ سے نہیں ہو سکتی یہ اس کی خالہ ہے اور وہ اس کے لیے حرام ہے۔

سوال: تابندہ نے تقریباً ایک سال کی عمر میں اپنی دادی کا دودھ پیا تو تابندہ کا نکاح اپنی پھوپھی کے بیٹے سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تابندہ کا اس لڑکے سے نکاح ناجائز و حرام ہے اس لیے کہ دودھ پینے والی پر رضاعی ماں کی نسبی اور رضاعی سب حرام ہے جیسے ماں کی سگی بیٹی یا رضاعی بیٹی وغیرہ۔ تابندہ نے چونکہ اپنی دادی کا دودھ پیا اس لیے اس کی پھوپھی تابندہ کی رضاعی بہن ہوئی اور رضاعی بہن کا بیٹا رضاعی بھانجا ہوا۔ اس لیے یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 730)

Marfat.com

سوال: صہیب نے اپنی ممانی ساجدہ کا دودھ پیا تو ساجدہ کے بیٹے حماد کے ساتھ صہیب کی بہن تحریمہ کا نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: اس صورت میں حماد کے ساتھ تحریمہ کا نکاح جائز ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 726)

سوال: احتشام کی بیوی تنزیلہ سے احتشام کا ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اب تنزیلہ کا انتقال ہوگیا۔ احتشام نے دوسری شادی کرلی اور اپنی دوسری بیوی سودہ سے صحبت نہیں کی اور طلاق دے دی۔ اب احتشام کا لڑکا اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرسکتا ہے؟

جواب: سوتیلی ماں سے نکاح کرنا حرام ہے خواہ باپ نے اس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو جیسا کہ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (النساء:22)

"اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو"۔ (کنزالایمان)

سوال: زواد کی شادی زرینہ سے چار سال قبل ہوئی۔ اب زوار نے زرینہ کی سگی بہن زرمین سے بھی نکاح کرلیا ہے اب دونوں سگی بہنیں زوار کے نکاح میں ہیں۔

کیا زرینہ کا نکاح زوار کے ساتھ باقی رہا یا منسوخ ہوگیا؟

کیا زرمین کا نکاح زوار کے ساتھ جائز ہے؟

جواب: زوار کا اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی سگی بہن زرمین سے نکاح حرام ہے کیونکہ قرآن نے اس جمع کو حرام قرار دیا ہے۔

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ (النساء:23)

"اور یہ کہ دو بہنوں کو جمع کرنا"۔ (کنزالایمان)، (فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 593)

اگر دونوں سے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی سے نکاح ہوا اور دوسری کا نکاح باطل۔ لہٰذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جب دوسری سے وطی کرلی تو اب جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے بھی وطی حرام ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 552)

سوال: لویزا کہتی ہیں کہ حقیقی خالہ سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔ گر انتہائی قلبی خواہش ہو تو

Marfat.com

کیا ممکنہ صورت نکل سکتی ہے جواز کی؟

جواب: لویزا صاحبہ سگی خالہ سے نکاح ناجائز و حرام ہے اور جواز کی قطعاً کوئی صورت نہیں کیونکہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَخٰلٰتُكُمْ (النساء:23)

''اور تمہاری خالائیں تم پر حرام کردی گئیں''۔ (کنزالایمان)

(بہارشریعت جلد اول صفحہ 11)

لہٰذا سگی خالہ سے نکاح ناجائز و حرام ہے اس کو جو حلال سمجھے گا کافر ہو جائے گا۔

سوال: زینب کی حقیقی پھوپھی زبیدہ کا نکاح ظہیر سے ہوا پھر چند سال کے بعد زبیدہ کا انتقال ہو گیا اب زینب اپنے پھوپھا ظہیر سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ کیا زینب کا نکاح ظہیر کے ساتھ صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر زینب کی پھوپھی کا انتقال ہو گیا تو زینب اپنے پھوپھا سے نکاح کر سکتی ہے بشرطیکہ کوئی اور وجہ یعنی رضاعت وغیرہ مانع نکاح نہ ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول صفحہ 200)

سوال: تنزیل کا اپنی بیوی کی بہن کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بیوی اور اس کی بہن کی لڑکی کو نکاح میں رکھنا حرام ہے لیکن اگر بیوی فوت ہو چکی یا اسے طلاق دے دی ہو اور عدت گزر گئی ہو تو اب اس کی بہن کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 596)

سوال: کامران نے سوال کیا کہ میری بیوی کی بہن بیوہ ہو گئی۔ میری بیوی کہتی ہے کہ میری بہن سے نکاح کر لیجئے۔ کیا بیوی کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بیوی کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے جیسا کہ پارہ چہارم کی آخری آیت میں ہے:

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ (نساء:23)

''یعنی دونوں بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے''۔ (کنزالایمان)

اور جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

''جو تم میں اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو پس نہ جمع کریں اپنا پانی دو بہنوں کے

Marfat.com

رحموں میں''۔

یہاں تک کہ بیوی کو طلاق دیدے تو جب تک عدت ختم نہ ہو جائے اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 594)

سوال: آصف کی دو عورتیں ہیں ان دونوں سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ خالد نے دونوں لڑکیوں کا نکاح زاہد کے ساتھ کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں پھر ان میں سے کون سی عورت زاہد کے لیے جائز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

''دونوں بہنوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے''۔ (کنز الایمان، النساء:23)

سخت در سخت گناہ اور اخت یعنی بہن کا لفظ عینی، علاتی، اخیافی تینوں قسم کی بہنوں کو شامل ہے۔ اور صورت مسئولہ میں زاہد کی دونوں بیویاں آپس میں علاتی بہن ہیں لہٰذا جس عورت سے پہلے نکاح کیا وہ صحیح ہے اور دوسرے سے نکاح فاسد اور ناجائز ہے اور اگر غلطی سے دونوں سے ہمبستری کر لی ہے تو دونوں حرام ہو گئیں۔

سوال: عابد نے اپنی سالی سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو گی یا نہیں؟

جواب: سالی سے زنا کرنے کے سبب اس شخص کی بیوی اس شخص پر حرام نہیں ہوئی البتہ مذکورہ شخص اور اس کی سالی پر توبہ استغفار لازم ہے۔ ہاں اگر سالی کے ساتھ دیدہ دانستہ زنا کیا بلکہ بیوی سمجھ کر دھوکے سے ہمبستری کر لی تو اس صورت میں سالی پر وطی بالشبہ کی عدت لازم ہے اور جب تک سالی کی عدت نہ گزر جائے مذکورہ شخص پر اس کی بیوی حرام ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 587)

سوال: دو سگی بہنوں سعدیہ اور روبی کی دو سگے بھائیوں کے ساتھ شادی ہوئی۔ بڑے بھائی کا انتقال ہو گیا اور چھوٹا بھائی دونوں عورتوں کو رکھے ہوئے ہے۔ ان کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: ایک مرد کا دو سگی بہنوں کو بیک وقت رکھنا سخت حرام و ناجائز ہے۔ آیت محرمات میں ہے:

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ (النساء:23)

Marfat.com

"دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے"۔ (کنزالایمان)

لہٰذا چھوٹے بھائی پر واجب ہے کہ فوراً بڑے بھائی کی بیوہ عورت کو اپنے سے الگ کردے اور علانیہ توبہ و استغفار کرے اور اگر ایسا نہ کرے تو تمام مسلمان اس کے ساتھ کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، سلام وکلام اور ہر قسم کے اسلامی تعلقات ختم کر دیں اور اگر مسلمان ایسا نہ کریں تو وہ بھی گناہگار ہوں گے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ 594)

سوال: لڑکی ایک ملک میں اور لڑکا دوسرے ملک میں ہو تو ایسی حالت میں ٹیلیفون پر نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جب لڑکا انگلینڈ میں اور لڑکی پاکستان میں ہو تو ٹیلیفون کے ذریعے ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

نکاح کی صورت یہ ہے کہ لڑکا خط یا ٹیلیفون کے ذریعے کسی شخص کو اپنا وکیل بنا دے اور وہ وکیل لڑکے کی طرف سے پاکستان میں ایجاب وقبول کرلے اور یہ ایجاب وقبول حسب دستور دو گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ہو۔ اس طرح نکاح منعقد ہو جائے گا اور لڑکی کو لڑکے کے پاس بھیجا جا سکتا ہے۔

سوال: ناصر نے سوال کیا کہ شادی سے پہلے لڑکی کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا چہرہ دیکھنا جائز ہے۔

استدلال بالحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ عرض کیا اس نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھ لیا۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ جا کر دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ عیب ہوتا ہے۔ (نسائی کتاب النکاح صفحہ 72)

ائمہ کرام کے نزدیک جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو وہ نکاح سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے یہ مستحب ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دیکھنے کی مطلقاً اجازت دی۔ اجازت طلب کرنے کی شرط نہیں لگائی اور اس لیے بھی کہ اجازت لینے سے عورت کو شرم آئے گی۔ ہو سکتا ہے عورت اسے پسند نہ آئے اور وہ اس سے نکاح کا ارادہ ترک کردے اور اگر

Marfat.com

عورت سے اجازت لینے کے بعد اس کو دیکھ کر مسترد کر دیا تو یہ اس عورت کی دل شکنی کا سبب ہوگا اور اگر اسے لاعلمی میں دیکھا اور ناپسند کیا تو اس سے اس عورت کو نہ پتہ چلے گا نہ ہی رنج ہوگا۔ اسی وجہ سے ہمارے علماء نے یہ کہا ہے کہ منگنی کرنے سے پہلے دیکھ لینا چاہیے تا کہ منگنی کرنے کے بعد اس کو مسترد کرنا لازم نہ آئے جس سے عورت کی دل آزاری ہو جائے۔

(شرح صحیح مسلم کتاب النکاح صفحہ 834)

سوال: احمد شاہ اپنے لڑکے کا عقد اپنی سگی پھوپھی کی لڑکی کے ساتھ کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اپنی سگی پھوپھی کی لڑکی کے ساتھ اپنے لڑکے کا عقد کر سکتا ہے بشرطیکہ رضاعت وغیرہ کوئی اور وجہ مانع نہ ہو۔ (فتاوی فیض الرسول جلد اول صفحہ 576)

سوال: محمد ارشد کے دو بیٹے ہیں رضوان اور وسیم۔ پھر رضوان کا ایک لڑکا عاصم ہے۔ وسیم کا ایک لڑکا عیاض اس کی لڑکی نادیہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ عیاض کی لڑکی کا نکاح عاصم کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح جائز ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا۔ (فتاوی فیض الرسول جلد اول صفحہ 577)

سوال: احمد نے سوال کیا ایک عورت جو چچی لگتی ہیں مگر خاص چچی نہیں ہیں تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بڑا بھائی مر گیا ہے تو اس کی بیوی سے چھوٹے بھائی کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: مذکورہ عورت جو رشتے میں خاص چچی نہیں لگتیں اس سے نکاح کرنا جائز ہے۔

بھائی کی موت کے بعد اگر اس کی بیوی کی عدت ختم ہو گئی تو چھوٹا بھائی کا اس سے نکاح کرنا جائز ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ (فتاوی فیض الرسول صفحہ 578)

سوال: رمشہ سوال کرتی ہیں کہ کیا صرف دو بہنوں کو ہی نکاح میں جمع نہیں کر سکتے یا کوئی اور بھی ایسی عورتیں ہیں جنہیں نکاح میں جمع نہیں کر سکتے؟

جواب: وہ عورتیں جو ایک مرد کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں وہ عورتیں یہ ہیں:

وہ عورتیں جن عورتوں میں آپس میں ایسا رشتہ ہو کہ اگر ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری کے

Marfat.com

ساتھ اس کا نکاح حرام ہو جیسے دو بہنیں ایک کو مرد تصور کریں دوسرے سے اس کا بھائی بہن کا رشتہ ہوگا اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کریں تو پھوپھی کو مرد تصور کریں تو چچا بھتیجے کا رشتہ ہوگا اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کریں تو پھوپھی بھتیجے کا رشتہ ہوا یا جیسے خالہ بھانجے کا اگر خالہ کو مرد فرض کریں تو ماموں بھانجے کا رشتہ ہوا اگر بھانجی کو مرد فرض کریں تو بھانجے خالہ کا رشتہ ہوا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتے بلکہ اگر طلاق دے دی ہو تو جب تک عدت نہ گزرے تو دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اگر فوت ہو جائے تو پھر اس سے اس کے بعد نکاح کر سکتا ہے۔

ان کے علاوہ وہ عورتیں بھی جمع کرنا حرام ہے جن کا تعلق رضاعت سے ہو جیسے رضاعی بہن یا خالہ یا رضاعی پھوپھی وغیرہ۔ (قانون شریعت صفحہ 660)

سوال: شاہد کی بیوی شاکرہ نے نصیر سے جو کہ شاہد کا باپ ہے یعنی اپنے سسر کے ساتھ زنا کیا جب کہ شاہد کو معلوم ہوا تو اس نے اپنی بیوی شاکرہ کو طلاق مغلظہ دے دی اور تحریری طلاق لکھ دی اور یہ بھی کہا اب بجائے عورت کے میری ماں ہو گئی۔ شاکرہ تین سال تک اپنے میکے میں رہی۔ تین سال کے بعد شاکرہ پھر شاہد کے ہاں چلی آئی۔ شاہد نے حلالہ کر کے پھر سے نکاح کر لیا۔ تو یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

جواب: جب کہ شاہد کے باپ نے شاہد کی بیوی شاکرہ سے زنا کیا اور شاہد نے اس کی تصدیق کی تو اس کی بیوی شاکرہ شاہد کے لیے محرمات ابدیہ میں سے ہے۔ شاہد اس کے ساتھ کبھی نکاح کر ہی نہیں سکتا اس لیے بعد حلالہ بھی شاکرہ کا نکاح شاہد کے ساتھ جائز نہ ہوگا۔

Marfat.com

نکاح

سوال: صفیہ کے والدین نے صفیہ کا نکاح اس کی نابالغی میں زید سے کر دیا اور رخصتی نہیں کی۔ نکاح کو تین برس گزر چکے ہیں اور زید اس قدر بیمار ہے کہ نہ بول سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے اور نہ اسے اپنے کپڑوں کا خیال رہتا ہے۔ جب کہ علاج جاری ہے تو کیا ایسی صورت میں والدین صفیہ کا نکاح فسخ کر سکتے ہیں؟

جواب: خاوند اور بیوی میں سے کسی کو دوسرے میں عیب کی بناء پر یا نان نفقہ نہ دینے کی بناء پر نکاح فسخ کر دینے کا اختیار نہیں ہے اگر حنفی قاضی نے ایسا فیصلہ دیا تو نافذ نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 483)

سوال: ثناء کا نکاح سفیان سے ہوا اور شادی کے بعد ظاہر ہوا کہ سفیان نامرد ہے یعنی اس نے شادی کے بعد ثناء سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ ایسے نامرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح صحیح ہو گیا اب ثناء بے موت یا بے طلاق جدا نہیں ہو سکتی اگرچہ سفیان نامرد ہو یا مرد۔ ہاں لیکن ثناء کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ قاضی کے پاس دعویٰ دائر کرے اور قاضی سفیان کو ایک سال کی مہلت دے کہ وہ اپنا علاج کروائے اس سال کے دوران ثناء سفیان کے پاس ہی رہے۔ اب سال گزر جانے کے بعد سفیان پھر قادر نہ ہو تو ثناء دوبارہ قاضی سے دعویٰ کرے۔ اب قاضی ثناء سے پوچھے گا کہ تو سفیان کے پاس رہنا چاہتی ہے یا نہیں اگر ثناء جدا ہونا چاہے تو قاضی تفریق (جدائی) کرا دے اور یہ طلاق ہو جائے گی اور اب وہ عورت عدت گزارنے کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 487)

سوال: جنید اپنے حالات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نامرد ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے دو سال قبل فائزہ سے نکاح کر لیا۔ اب میں اپنے اس فعل سے نادم ہوں کیونکہ فائزہ بہت اچھی اور میں اس کا حق ادا نہیں کر سکتا تو میں کیا کروں؟

جواب: آپ کے لیے حکم شریعت ہے کہ اگر آپ عورت کا حق ادا نہیں کر سکتے تو آپ پر

Marfat.com

فرض ہے کہ آپ اس کو طلاق دے دیں۔ ورنہ گنہگار اور مستحق عذاب ہوں گے۔ ہاں اگر فائزہ بخوشی رہنا چاہے تو مضائقہ نہیں۔

سوال: فیضان نے سائرہ سے شادی کی اور شادی کے بعد معلوم ہوا کہ فیضان فاسق، فاجر، موذی معلن سود خور اور شرابی اور عیاشی بھی ہے۔ علاوہ ازیں سائرہ پر بہت تشدد کرتا ہے اور بد چلن عورتیں گھر میں رکھتا ہے۔ آخر کار سائرہ مجبوراً والدین کے یہاں سات سال سے رہ رہی ہے۔ ان سات سال میں فیضان نے نان ونفقہ کی بھی خبر نہ لی اور اب دونوں فریقین کے درمیان مخالفت اتنی بڑھ گئی ہے کہ سائرہ فیضان کے ساتھ رہے تو خطرہ جان لاحق ہے اب کیا کرے؟

جواب: عورت پر ہرگز جبر نہیں کہ وہ شوہر کے پاس جائے اگر اس سے دنیاوی وروحانی و جسمانی ضرر کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں آتا ہے:

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ (عورتوں کو ضرر نہ پہنچاؤ)۔ (الطلاق:6)

اسی طرح حدیث پاک میں آتا ہے کہ:

لا ضرر ولا ضرر فی الاسلام۔

"اسلام میں نہ ضرر ہے اور نہ کسی کو ضرر دینا"۔

ایسی صورت یہ ہے کہ قاضی فیضان پر جبر کرے اور سائرہ کو طلاق دے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (البقرہ:231)

"ان کو پاس روکے رکھو بھلائی کے ساتھ کہ ان کو فارغ کردو بھلائی کے ساتھ"۔ (کنزالایمان)

سوال: شازیہ کا نکاح وہابی نے کیا تو کیا اس کا نکاح ہو جائے گا؟

جواب: نکاح خواں کا مسلمان ہونا شرط نہیں کافر بھی اگر ایجاب وقبول کرائے تو نکاح ہو جائے گا مگر مسلمان کو نہ چاہیے کہ ایسوں سے نکاح کروائے کہ اس میں ایک طرح کا اعزاز ہے ان کی تعظیم حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 12)

Marfat.com

سوال: ام رومان نے کورٹ میرج کی اور وہ سیدہ ہے جب کہ اس کے ولی اس بات پر راضی نہیں کہ غیر سید سے شادی ہو اس کا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: سیدزادی کا نکاح غیر سید سے اس صورت میں جائز ہے کہ لڑکی کے ولی نکاح سے پہلے رضامندی کا اظہار کریں اگر اولیاء کی رضامندی کے بغیر سید لڑکی غیر سید سے نکاح کرے تو جمہور مذہب کے نزدیک فاسد ہے۔

سوال: عوام میں مشہور ہے کہ وٹہ سٹہ یعنی دانش نے اپنی بہن کا نکاح احسن سے کر دیا اور احسن نے اپنی بہن کا نکاح دانش سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرے کا نکاح ٹھہرایا گیا۔ کیا نکاح صحیح ہے اور مہر ادا ہو گیا؟

جواب: ایسا نکاح کرنا گناہ و منع ہے اور مہر ادا نہ ہوا اور مہر مثل واجب ہوگا۔ مہر مثلی وہ مہر ہے جو عورت کے خاندان اس جیسی عورت کا مہر ہو وہ اس کے لیے مہر مثل ہے۔ مثلاً اس کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیرہ کا مہر ہو اور وہ عورت جس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہے کن امور میں ان جیسی ہو ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ عمر	۲۔ جمال	۳۔ مال میں مشابہ ہو
۴۔ ایک شہر میں ہو	۵۔ ایک زمانہ میں ہو	۶۔ عقل
۷۔ تمیز	۸۔ دیانت	۹۔ پارسائی
۱۰۔ علم	۱۱۔ ادب میں یکساں ہو	۱۲۔ دونوں کنواری ہوں

۱۳۔ اولاد نہ ہونے میں ایک سی ہوں۔

سوال: طوبیٰ کی بہن عرفہ پاگل ہے اس کا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: عرفہ کا نکاح صحیح ہے مگر اس کی صورت یہ ہے کہ اس کے ولی نے کرایا ہو (نابالغ اور پاگل کے نکاح کے لیے ولی شرط ہے)۔

سوال: انس ایک عورت گھر لے آیا اور وہ اسی کے ساتھ رہنے لگا۔ اب اس عورت سے اولاد ہوئی اب وہ اولاد جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر انس کے نکاح کے گواہ موجود ہوں تو اولاد بے شک انس کی مانی جائے گی یا کم

Marfat.com

ازکم ان دونوں (انس اور اس کی عورت) کا اسی طرح رہنا جیسے میاں بیوی رہتے ہوں یہ بھی دلیل نکاح ہے اور ان کے نکاح پر گواہی دینی جائز ہوگی اگرچہ نکاح سامنے نہ ہوا۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد دوم صفحہ 5)

سوال: سلمیٰ مسلمان ہوئی اور اس کی کزن رابعہ بھی اس کے ساتھ مسلمان ہوئی جب کہ رابعہ کا شوہر کافر ہے اور رابعہ اپنے شوہر سے بغیر اجازت مسلمان ہوگئی تو اب کیا حکم ہے کہ رابعہ اس کے نکاح میں رہے گی یا نہیں؟

جواب: رابعہ اس کے نکاح میں تو رہے گی لیکن شوہر پر اسلام پیش کیا جائے گا۔ شوہر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو قاضی اسلام ان کے درمیان جدائی کرا دے گا اور یہ جدائی طلاق بائنہ ہوگی۔

سوال: سبطین کا نکاح سیرت سے ہوا اور سیرت کے والدین مسلمان تھے لیکن پھر مرتد ہوگئے تو کیا سبطین کا نکاح سیرت سے باقی ہے؟

جواب: سیرت کے والدین کے مرتد ہونے سے سبطین کے نکاح سے باہر نہیں ہوگی کیونکہ والدین کے مرتد ہونے سے بچے مرتد نہیں ہوتے۔ (عالمگیری بحوالہ بہار شریعت)

سوال: تنزیل اور اقصیٰ کا نکاح ہوا اور نکاح کیے تھوڑے دن بعد تنزیل مرتد ہوگیا اب اقصیٰ اس کے نکاح میں رہے گی یا نہیں؟

جواب: زن وشوہر سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوگیا تو نکاح ٹوٹ گیا اور یہ فسخ ہے طلاق نہیں۔

سوال: حمزہ کی بیوی مرتد ہوگئی تو حمزہ پر اس کو مہر دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: حمزہ کی بیوی مرتد ہوگئی اور اگر حمزہ نے اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہو تو وہ اپنی بیوی کو پورا مہر دے اور اگر اس نے صحبت نہیں کی تو حمزہ کی بیوی مہر نہیں پائے گی۔

سوال: نکاح کن قسم کے الفاظ سے منعقد ہو جاتا ہے؟

جواب: نکاح کے الفاظ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک صریح (واضح) اور دوسرا کنایہ (پوشیدہ)۔ صریح سے مراد نکاح کے لیے وہ الفاظ ادا کرنا جن سے نکاح کا ظاہر ہونا واضح ہو کسی قسم کی پوشیدگی نہ ہو اور یہ دو الفاظ ہیں ایک نکاح دوسرا تزوج۔

Marfat.com

مثلاً عورت کہے کہ میں اپنا نکاح تجھ سے کرتی ہوں اور اس نے کہا میں قبول کرتا ہوں اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا کیونکہ لفظ نکاح صریح لفظ ہے اس لیے نکاح منعقد ہو جائے گا۔

کنایہ ان الفاظ کو کہتے ہیں جن میں واضح طور پر مراد واضح نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو۔ نکاح ان کنایہ لفظوں سے ہو جاتا ہے جن سے خود کوئی چیز ملکیت میں آجاتی ہے جیسے لفظ ہبہ، تملیک، صدقہ، عطیہ، بیع، شراء مگر ان میں یہ ضرورت ہے کہ گواہ اس لفظ کو سمجھیں اور قرینہ اس پر دلالت کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: مرد نے عورت سے کہا تو میری ہو گئی تو اس نے کہاں میں تیری ہو گئی یا عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنی شادی کی اور مرد نے قبول کیا۔ ان الفاظ کے ساتھ ایجاب و قبول کرنے سے نکاح ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں ان الفاظ کے ساتھ ایجاب وقبول کرنے سے نکاح ہو جائے گا۔

سوال: ایجاب وقبول کسے کہتے ہیں نیز ایجاب کے الفاظ کیسے ہونے چاہئیں؟

جواب: ایجاب مثلاً ایک کہے کہ میں نے اپنے آپ کو تیری زوجیت میں دیا اور دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ پہلا جملہ ایجاب اور جو اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ ہیں اس کو قبول کہتے ہیں۔ ایجاب وقبول میں ماضی کا لفظ ہونا ضروری ہے مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی کا نکاح تجھ سے کیا یا تیرے نکاح میں دیا وہ کہے کہ میں نے اپنے لیے قبول کیا یا اپنے بیٹے کے لیے قبول کیا۔ (بہار شریعت جلد 2 صفحہ 543)

سوال: نکاح پڑھانے کے لیے دوسرے شخص کی ضرورت نہیں کیا گواہوں کی موجودگی میں مرد وزن خود ہی ایجاب قبول کر سکتے ہیں؟

جواب: نکاح پڑھانے کے لیے قاضی کی ضرورت نہیں ہے۔ گواہوں کی موجودگی میں مرد وزن خود ہی ایجاب وقبول کریں تو نکاح منعقد ہو جائے گا جیسا کہ بہار شریعت میں مذکور ہے "اگر گواہ اس بات کا اقرار کریں کہ مرد و عورت نے آپس میں نکاح کیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔ (درمختار بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ 8)

اور جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے " نکاح کے لیے فقط عورت کا ایجاب وقبول چاہیے اور

Marfat.com

دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا اسی جلسہ میں ایجاب وقبول کو سننا اور سمجھنا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے بس اسی قدر درکار ہے اس سے زیادہ قاضی وغیرہ کی حاجت نہیں"۔

(فتاوٰی رضویہ جلد 11 صفحہ 181)

سوال: ارمان نے اپنی لڑکی کا رشتہ اپنے بھائی اذہان کے بیٹے ارقم سے کرنے کے لیے کہا پھر بعد میں ارمان نے اپنی بیٹی کا رشتہ کہیں اور کر دیا تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: ارمان کی بیٹی کا نکاح تو منعقد ہو جائے گا اور پہلے رشتے کا معین ہونا نکاح پر اثر انداز نہ ہوگا اگرچہ یہ شرعاً برا عمل ہے جیسا کہ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا:

"بھائی کے سودے پر سودے اور بھائی کی منگنی پر منگنی سے منع فرمایا"۔ (حدیث صحیح)

(فتاوٰی رضویہ جلد 11 صفحہ 197)

سوال: ارسل مسلمان ہے اور وہ ارحمہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے جب کہ ارحمہ مرتدہ ہے تو کیا ارسل ارحمہ سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: مرتد و مرتدہ کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ نہ مسلمان کا کافر سے اور نہ مرتد کا مرتدہ سے۔ لہٰذا ارسل ارحمہ سے نکاح نہیں کر سکتا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 533)

سوال: افروز نے سوال کیا کہ شادی کے موقع پر نکاح کی تاریخ مقرر کرنا اور اس کی خوشی میں عزیز و اقارب کو کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں۔ اور نکاح سے پہلے دف بجانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح کی تاریخ مقرر کرنا جائز ہے اور دعوت ولیمہ سنت اور اس تقریب میں عزیز و اقارب کو دعوت دینا اور مہمانوں کو کھانا کھلانا مستحسن ہے یعنی اچھا اور بغیر جھانجھ کے دف بجانا جائز ہے۔ جب کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے۔ دف کے علاوہ اور باجے حرام ہیں مگر اس کی وجہ سے نکاح میں خلل نہ آئے گا۔ (فتاوٰی امجدیہ جلد دوم)

سوال: سجاد کے نکاح میں دو بیبیاں ہیں ایک سامعہ اور دوسری سدرہ۔ سجاد سامعہ کے ساتھ اچھا سلوک رکھتا ہے اور جب کہ سدرہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا۔ اب سجاد گنہگار ہوا یا نہیں؟

جواب: جس کی دو یا تین یا چار عورتیں ہوں اس پر عدل فرض ہے یعنی جو چیزیں اختیاری

Marfat.com

ہوں ان سب عورتوں کا یکساں سلوک کرے۔ یعنی ہر ایک کو اس کا پورا حق ادا کرے۔ پوشاک، نان نفقہ اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے۔ اور اگر اس نے ایک کے ساتھ اچھا سلوک کیا جب کہ دوسری کے ساتھ برتاؤں اچھا نہیں تو گنہگار ہو گا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ساقی کوثر ﷺ نے فرمایا "جس کی دو عورتیں ہوں اور وہ ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہو گا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہو گا اور اگر دونوں میں عدل نہ کرے تو اس طرح حاضر ہو گا کہ اس کا آدھا دھڑ ساقط بیکار ہو گا"۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 534)

سوال: فرزین پوچھتی ہیں کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں اور میرا شوہر کافر ہے۔ اب میں چاہتی ہوں کہ وہ اسلام لے آئے لیکن وہ اسلام لانے سے انکار کرے تو میں ان کے ساتھ رہ سکتی ہوں یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر اسلام قبول نہ کرے تو چاہیے کہ قاضی اسلام ان کے درمیان تفریق (جدائی) کروا دے اور یہ تفریق طلاق بائن ہو گی اور اگر آپ کے شوہر نے آپ سے صحبت کر لی ہے تو آپ پر عدت واجب ہے اور شوہر نے صحبت نہ کی تو عدت نہیں۔

(بحوالہ درمختار، بہار شریعت جلد اول صفحہ 536)

سوال: خضراء سوال کرتی ہیں کہ نکاح سے پہلے دولہا دلہن کو کلمہ پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: نکاح سے پہلے دولہا اور دلہن کو کلمہ پڑھانا شرائط نکاح سے نہیں اور نہ ہی فرض یا واجب ہے بلکہ یہ مستحب عمل ہے۔ اگر پڑھائے تو پڑھ لے اور انکار کرنا غلط ہے کہ کلمہ پڑھنے سے انکار کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔

سوال: حوریہ پوچھتی ہے کہ اگر خط کے ذریعے ایجاب کے الفاظ بھیجے تو کیا خط پڑھتے ہی اسی مجلس میں قبول کرنا ضروری ہے یا دوسری مجلس میں بھی قبول کر سکتا ہے؟

جواب: اگر ایجاب کے الفاظ خط میں لکھ کر بھیجے اور جس مجلس میں خط اس کا پہنچا اس میں قبول نہ کیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کو بلا کر قبول کیا تو بھی ہو جائے گا۔

Marfat.com

سوال: ہندہ زانیہ زنا کے بعد حاملہ ہوئی تو اس کا نکاح کسی مرد سے جائز ہے؟

جواب: ہندہ اگر حاملہ ہے تو نکاح جائز ہے بشرطیکہ کہ عدت گزار چکی ہو لیکن دوسرے مرد سے جب تک بچہ نہ جنے ہم بستری جائز نہیں۔

سوال: نمرہ سوال کرتی ہے کہ میری بہن نمیرہ نکاح کرنے پر رضامند نہیں ہے آپ بیتائیے کہ نکاح کی اسلام میں کیا حیثیت ہے تاکہ میری بہن نمیرہ نکاح کرنے پر رضامند ہو جائے؟

جواب: نمرہ بہن نکاح کرنا ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت ہے اس لیے کہ یہ امور دین میں داخل ہے جیسے کھانا وغیرہ جس طرح کہ راہ دین کے لیے آدمی کی حیات و بقاء کی ضرورت ہے اور حیات کھانے کے بغیر ممکن نہیں اسی طرح راہ دین میں اس کی نسل کی حاجت ہے اور یہ بغیر نکاح کے ناممکن ہے۔ پس نکاح سبب اصل وجود انسانی ہے اور کھانا اس کی بقاء کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کو محض نسل انسانی کی بقاء کے لیے مباح کیا ہے نہ کہ شہوت کے لیے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ (نور:32)

"اپنے یہاں کی بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کر دو"۔ (کنز الایمان)

پیارے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے منہ پھیرا بلاشبہ اس نے مجھ سے منہ پھیرا"۔ (بحوالہ سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ 518)

ایک اور روایت میں ہے کہ

"جب کوئی شخص نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ ہائے افسوس کہ ابن آدم نے مجھ سے دو تہائی دین بچا لیا"۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 542)

سوال: حمامہ سوال کرتی ہے کہ مسلمان کا نکاح کفار سے کیوں نہیں ہو سکتا جب کہ ان سے تجارت کر سکتے ہیں تو نکاح بھی ہونا چاہیے؟

جواب: مسلمان کا نکاح کفار سے اس لیے نہیں ہو سکتا کہ نکاح کا مقصد گھر کی آبادی ہے۔ گھر کی آبادی اس وقت ہوگی جب زوجین کے دل ملے ہوں گے۔ اختلاف دین کی

Marfat.com

وجہ سے آپس میں نفرت ہوگی جس سے گھر کی بربادی لازم ہے۔

سوال: زویا کو کسی نے دعوت اسلامی کے اجتماع میں آنے کی دعوت دی۔ جب اس نے شرکت کی تو اس کے دل پر اسلام کی حقانیت کا بڑا اثر ہوا اور اس نے امیر اہل سنت کا بیان سن کر اسلام قبول کرلیا۔ اب وہ یہ سوال کرتی ہے کہ اس کا شوہر تو کافر ہے کیا اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں؟

جواب: زویا آپ کو بہت مبارک ہو اسلام لانے پر اور مذکورہ صورت میں حکم یہ ہے کہ آپ اپنے شوہر پر اسلام پیش کریں اگر تین حیض آنے سے پہلے اسلام قبول کرلیتا ہے تو بدستور نکاح باقی رہے گا اگر تین حیض گزر جائیں اور اسلام قبول نہ کیا تو اب آپ کو اختیار ہے کہ آپ جہاں چاہیں نکاح کرلیں۔ کیونکہ اب آپ کا نکاح اس مرد سے ختم ہو گیا۔ کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ (البقرہ:221)

"اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں"۔ (کنزالایمان)

سوال: آویز سوال کرتا ہے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میری بیوی آرسہ مجوسیہ ہے کیا میں اس کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟

جواب: اگر شوہر مسلمان ہو اور بیوی مجوسیہ ہو تو آویز صاحب اب آپ آرسہ پر اسلام پیش کریں اگر وہ اسلام قبول کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ آرسہ فوراً آپ کے نکاح سے نکل جائے گی۔

سوال: خلوت صحیحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خلوت صحیحہ یہ ہے کہ زوج وزوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز ایسی نہ ہو جو ان کے جماع میں رکاوٹ بنے اور رکاوٹ تین قسم کی ہے:

۱۔ حسی ۲۔ شرعی ۳۔ طبعی

حسی:۔ جیسے کہ مرض یعنی کے شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوئی اور اگر بیوی اتنی بیمار ہو کہ وطی سے صحیح نقصان کا اندیشہ ہو اور اگر ایسی بیماری نہ ہو تو خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔

شرعی:۔ جیسے کہ عورت حیض ونفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی احرام کی حالت میں ہو یا

Marfat.com

روزہ کی حالت میں ہوتو ان سب صورتوں میں خلوت صحیحہ صحیح نہیں ہوگی۔

طبعی:۔ جیسے کہ وہاں کسی تیسرے کا ہونا اگرچہ وہ سویا ہو یا نابینا ہو یا اس کی دوسری بیوی ہو یا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان کرسکتا ہو تو اس کا ہونا رکاوٹ ہے خلوت صحیحہ نہ ہوگی۔(بہار شریعت جلد اول صفحہ 570)

سوال: عریسہ سوال کرتی ہیں کہ میری بہن عروسہ کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے جب کہ میری شادی کی تاریخ طے ہو چکی تھی اب میرے والدین میری بہن کی عدت میں رہنے کی وجہ سے شادی نہیں کرنا چاہتے جب کہ لڑکے والوں کو جلدی بھی ہے۔ اس صورت میں شادی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: آپ کی بہن عدت میں تو ہے آپ کی بہن کا عدت میں ہونے سے آپ کے نکاح میں کوئی حرج نہیں بلکہ آپ کا نکاح کردینا ہی شریعت میں زیادہ پسندیدہ ہے اور آپ کی بہن عروسہ گھریلو حد تک سادگی کے ساتھ شادی کے پروگراموں میں شرکت کرسکتی ہے اور ہال وغیرہ باہر کی تقریبات میں شرکت نہیں کرسکتی۔(وقار الفتاویٰ جلد 3 صفحہ 211)

سوال: معظمہ سوال کرتی ہے کہ جس شادی میں رقص یا باجا وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں وہاں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: جس شادی میں رقص اور باجا وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں وہاں نکاح ہو جاتا ہے اس میں شک نہیں کہ یہ ناچ اور اکثر باجے شرعاً حرام و ممنوع ہیں اور ان کو دیکھنے، سننے والا فاسق اور گنہگار ہے مگر کفر نہیں کہ نکاح ہی نہ ہو۔ نکاح صرف اس سے ہو جاتا ہے کہ مرد و عورت ایجاب و قبول کریں اور دو گواہ سنتے اور سمجھتے ہوں۔

قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

"اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں سے بہکادیں اور بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔(لقمان:6۔ ترجمہ کنزالایمان)

سوال: طہٰ سوال کرتے ہیں کہ اگر میں نے کسی کو وکیل بنا کر کہا کہ میرا نکاح میری قوم (ذات) میں کرنا اور وکیل نے میرا نکاح دوسری قوم میں کردیا تو کیا نکاح ہوگیا؟

Marfat.com

جواب: اگر کسی نے وکیل کو اپنی قوم میں کرنے کو کہا اور دوسری قوم میں نکاح کر دیا تو نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت جلد 6 حصہ ہفتم صفحہ 29)

سوال: صادم نے ایک شخص کو وکیل بنایا کہ میری طرف سے شارقہ سے منگنی کرو اور وکیل نے شارقہ سے منگنی کی بجائے نکاح کر دیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: وکیل نے شارقہ سے منگنی کے بجائے نکاح کر دیا تو یہ نکاح منعقد ہو جائے گا کیونکہ منگنی اصل میں نکاح کا اذن ہی ہے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم صفحہ 29)

سوال: حور اور حامد نے نکاح کے لیے ایک ہی شخص کو وکیل بنایا پھر انہوں نے دونوں کی طرف سے ایجاب وقبول کیا تو کیا دونوں کی طرف سے ایک وکیل ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر لڑکی اور لڑکے نے اپنا وکیل ایک ہی شخص کو بنایا ہے تو وکیل دونوں کی طرف سے ایجاب وقبول کر سکتا ہے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم صفحہ 519)

سوال: علی رضا حق زوجیت پر نوافل کو ترجیح دیتا ہے تو کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص حقوق زوجیت پر نوافل کو ترجیح دیتا ہے تو عورت شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے کیونکہ حدیث پاک میں ہے:

وان لزوجک علیک حقا۔ "تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے"۔

چونکہ عبادت میں بیوی کا حق تلف ہو رہا ہے تو مرد کو حکم دیا جائے گا کہ عورت کا بھی لحاظ رکھے۔ اس کے لیے بھی کچھ وقت دے اس کی مقدار شوہر سے متعلق ہے۔

(بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ 47)

سوال: مسکان سوال کرتی ہے کہ اسلام نے چچا، پھوپھی کی لڑکی سے نکاح کیوں حلال کیا بلکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بالکل اجنبی جگہ نکاح ہوتا جیسا ہندوؤں میں ہوتا ہے؟

جواب: مسکان بہن! اسلام نے چچا پھوپھی کی لڑکی سے نکاح اس لیے حلال کیا کہ آپس میں عزیز پہلے سے ایک دوسرے کی عادات سے واقف ہوتے ہیں لہٰذا جتنی محبت آپس میں ہوتی ہے اجنبی سے نہ ہوگی کہ نہ معلوم اس کی طبیعت کیسی ہو۔ نیز آپس میں ذات وغیرہ کی تحقیق نہیں کرنی پڑتی ہے نیز آپس میں نکاح سے اپنی خاندانی جائداد اور مال خاندان ہی

Marfat.com

میں رہتے ہیں غیر جگہ نہیں جاتے۔ نیز آپس کے نکاح سے محبت بڑھ جاتی ہے کیونکہ ایک پہلے سے موجود تھی دوسری محبت لڑکی سے قائم ہوگئی۔ (رسائل نعیمیہ صفحہ 318)

سوال: نتاشا سوال کرتی ہے کہ اب تو نکاح بھی فساد کی جڑ بن گیا ہے کہ اس سے رشتے بگڑ جاتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: نتاشا بہن! آج کل کے دور میں مسلمانوں نے نکاح کو عبادت نہ سمجھا مالی کاروبار بنالیا ہے۔ لڑکے والے زیادہ جہیز کی فکر میں ہوتے ہیں اور لڑکی والے زیادہ مہر کی۔ جب یہ دنیاوی کاروبار بن گیا تو اس میں فتنے فساد پیدا ہو گئے۔

سوال: کیا نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا جائز ہے؟

جواب: مناسب ہے کہ نکاح سے قبل عورت کا چہرہ اور ظاہر بدن دیکھ لے تاکہ بعد میں طلاق کی نوبت نہ آئے۔

پیغام نکاح سے پہلے دیکھنا اور دکھوانا مستحب ہے اس طرح کہ کسی بہانے عورت کو پتا نہ چلے کہ ناپسندگی کی صورت میں رنج ہو۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 459)

سوال: مرد عورتوں پر حاکم ہیں اور عورتیں ان کی قید میں اور ثواب میں بھی مرد کا درجہ زیادہ ہے عورتوں کے ساتھ انصاف کہاں؟

جواب: دین اسلام نے جو عورتوں کو اعلیٰ درجات و مقامات عطا فرمائے کسی اور دین میں نہیں اور عورتوں کی فضیلت خود نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی کہ "میری امت کی عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ اچھی ہو۔ ایسی عورت کو دن رات میں ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے جو خدا کی راہ میں صبر کے ساتھ شہید ہوتے ہیں اور اس کی اجر کے امید اللہ تعالیٰ سے رکھتے ہیں۔ ان عورتوں میں سے ہر عورت جنت کی حوروں پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسی محمد ﷺ کو تم میں ادنیٰ مردوں پر۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 113)

الحمدللہ عزوجل جیسا انصاف اور جیسا حق اسلام نے عورتوں کو دیا ہے دوسرے مذاہب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

Marfat.com

مہر کے احکام

سوال: زرین سوال کرتی ہیں کہ کیا نکاح بغیر مہر کے ہو ہی نہیں سکتا؟

جواب: زرین بہن حدیث پاک میں آتا ہے کہ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا زانی مرے گا"۔(ابو یعلی وطبرانی)،(بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم صفحہ 535)

معلوم یہ ہوا کہ بغیر مہر کے نکاح تو منعقد ہو جائے گا مگر ایسا کرنا اس قدر برا فعل ہے کہ حدیث پاک میں اسے زانی قرار دے دیا۔

سوال: مہرین کہتی ہیں کہ آپ مجھے مہر کی کم از کم اور آسان مقدار بتا دیں؟

جواب: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا۔ اسکے علاوہ آسان مہر کے بارے حدیث پاک میں آتا ہے کہ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو"۔(حاکم و بیہقی)،(بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم صفحہ 535)

جو مہر انسان کے اوپر بھاری نہ ہو اور آسانی سے ادا ہو جائے وہی آسان اور بہتر مہر ہے۔

سوال: ثنا پوچھتی ہیں کہ میری پھوپھی کا نکاح ہوا اور مہر کی کچھ بھی مقرر نہ ہوا تو اب کیا کریں آپ کوئی حل بتائیں؟

جواب: نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی تو بھی نکاح ہو جائے گا اور ثناء آپ کی پھوپھی کے لیے مہر مثل ہو گا جو کہ ان کے شوہر پر لازم ہو گا۔(بہار شریعت جلد اول صفحہ 535)

سوال: نادیہ پوچھتی ہیں کہ مہر مثل کسے کہتے ہیں؟

جواب: عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو وہ اس کے لیے مہر مثل ہے۔ مثلاً اس کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیرہ کا مہر۔ اس کی ماں کا مہر اس کے لیے مہر مثل نہیں جب کہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو جیسا کہ مہر اس کے لیے مہر مثل ہے وہ درج ذیل امور میں

Marfat.com

اس جیسی ہو:

عمر، جمال، مال میں، شباب، دونوں ایک شہر میں اور ایک ہی زمانہ میں ہو، عقل وتمیز، دیانت وپارسائی، علم وادب میں یکساں ہوں۔ دونوں کنواری ہوں یا دونوں شادی شدہ اور اولاد ہونے یا نہ ہونے میں یکساں ہوں۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم صفحہ 539)

سوال: انیشا سوال کرتی ہیں کہ مہر صرف رقم سے ہی ادا ہوتا ہے یا کوئی دوسری چیز بھی مہر بن سکتی ہے؟

جواب: جو چیز مال متقوم نہیں وہ مہر نہیں ہوسکتا بلکہ مہر مثل واجب ہوگا مثلاً مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد عورت کی سال بھر تک خدمت کرے گا یا اسے علم دین پڑھائے گا یا حج کرائے گا یا مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت سے ہو اور مہر میں خون، شراب یا خنزیر کا ذکر آیا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے تو وہ ان سب صورتوں میں مہر مثل واجب ہے۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم صفحہ 536)

مہر مقرر ہونے کے بعد اگر عورت کی مرضی سے اسے اتنے ہی رقم کے علاوہ کوئی دوسری چیز لا کر دی تو مہر ادا ہو جائے گا۔

سوال: سالکہ کہتی ہیں کہ میری بہن کا نکاح میرے پھوپھی زاد کزن سے ہوا اور کزن کی بہن کا نکاح میرے بھائی سے اور دونوں کا مہر ایک دوسرے کا نکاح ٹھہرا تو کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرے کا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہر مثل واجب ہوگا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 536)

سوال: زویا پوچھتی ہیں کہ اگر کسی نے مہر دس درہم سے کم مقرر کیا تو اب کیا صورت ہوگی مہر ادا کرنے کی؟

جواب: نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا تو دس درہم واجب ہے اور زیادہ باندھا تو جو مقرر ہوا وہ واجب ہوگا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 536)

Marfat.com

سوال: شائلہ کہتی ہیں کہ میری بہن نے پہلے خفیہ طور پر کورٹ میرج کی اور مہر پانچ ہزار مقرر ہوا اور اب اعلانیہ نکاح کر کے دوبارہ پانچ ہزار کا ذکر کیا تو آیا پانچ ہزار ہی مہر ادا ہوگا یا دونوں ملا کر ادا کیا جائے گا؟

جواب: شائلہ بہن صورت مسئولہ میں مہر کے دس ہزار واجب ہوں گے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر باندھا پھر اعلانیہ نکاح ایک ہزار پر ہوا تو دو ہزار واجب ہوں گے اور اگر محض احتیاطاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوگا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 537)

سوال: بشریٰ سوال کرتی ہیں کہ میرے چچا کی بیٹی کا نکاح میرے بھائی سے ہوا اور وہ ابھی نابالغہ ہے اور مہر پندرہ ہزار ٹھہرا۔ اور اب میرے چچا یہ مہر معاف کرنا چاہتے ہیں تو اب کیا ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر عورت نابالغہ ہے اور اس کا باپ اس کے مہر معاف کرنا چاہتا ہے تو ایسا نہیں ہو سکتا اور بالغہ ہے تو اس کی اجازت پر موقوف ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 537)

سوال: ثناء پوچھتی ہیں کہ کیا مہر مثل کے وقت بھی گواہ کا ہونا لازم ہے؟

جواب: مہر مثل کے ثبوت کے لیے دو مرد یا ایک مرد، دو عورتیں گواہان عادل ہونا چاہئے جو لفظ شہادت بیان کریں اور گواہ نہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 539)

سوال: ماریہ ناز پوچھتی ہیں کہ اگر مہر مثل کے لیے اس کے خاندان کوئی ایسی عورت ہی نہ ہو تو کیا کریں گے؟

جواب: اگر اس کے خاندان میں کوئی عورت اس جیسی نہیں جس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو اس خاندان کے مثل ہے اس میں کوئی عورت اس جیسی ہو تو اس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہوگا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 539)

سوال: نسیمہ کہتی ہیں کہ کیا مہر ادا کرنے کے لیے کوئی وقت مقرر ہے؟

جواب: مہر دراصل تین قسم کا ہے:

Marfat.com

۱۔ معجّل: خلوت سے پہلے دینا قرار پایا۔
۲۔ موجل: جس کے لیے کوئی میعاد (وقت) مقرر ہو۔
۳۔ مطلق: جس کے لیے کوئی میعاد نہیں جب چاہے دے دے۔
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ حصہ معجّل ہو کچھ موجل اور کچھ مطلق۔

نکاح کے وقت جس مہر کا ذکر ہوگا اسی لحاظ سے مہر ادا کرنا پڑے گا مثلاً اگر مہر معجّل ٹھہرا تو خلوت سے پہلے ہی ادا کرنا ہوگا اسی طرح دوسرے اور تیسرے کی بھی میعاد کے مطابق۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم، صفحہ 34)

نفقہ کا بیان

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں کہ میری بہن نابالغہ ہے جو قابل جماع نہیں۔ کیا اس کے شوہر پر اس کا نفقہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغہ جو قابل جماع نہ ہو اس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں خواہ شوہر کے یہاں ہو یا اپنے باپ کے گھر۔ جب تک کہ قابل وطی نہ ہو جائے ہاں اس قابل ہو کہ خدمت کر سکے یا اس سے انس حاصل ہو سکے اور شوہر نے اپنے مکان میں رکھا ہو تو نفقہ واجب ہے اور نہیں رکھا تو نہیں۔ (بہار شریعت، عالمگیری، قانون شریعت)

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا والدین بیٹی کے گھر آ کر رک سکتے ہیں اور دیگر محارم کے بارے میں شرع نے کیا حکم دیا ہے جواب تفصیل سے دیں؟

جواب: میری بہن! عورت کے والدین ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آ سکتے ہیں۔ شوہر منع نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہیں تو شوہر منع کر سکتا ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم سال بھر میں ایک بار آ سکتے ہیں۔ یوں ہی عورت اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دوسرے محارم کے یہاں سال میں ایک بار جا سکتی ہے مگر رات میں شوہر کی بلا اجازت وہاں نہیں رہ سکتی دن میں واپس آ جائے اور والدین یا محارم اگر فقط دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

اور غیروں کے یہاں جانے یا ان کی عیادت کرنے یا شادی وغیرہ تقریبوں میں شرکت سے منع کرے۔ بلا اجازت جائے گی تو گنہگار ہوگی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوں گے۔ (ہندیہ، قانون شریعت، بہار شریعت جلد اول صفحہ 613)

سوال: خالد نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن وہ قابل وطی نہیں تو کیا خالد پر اس عورت کا نفقہ واجب ہے؟

جواب: عورت کا مقام بند ہے جس کے سبب سے وطی نہیں ہوسکتی یا دیوانی ہے یا بوہری ہے تو نفقہ واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 607)

سوال: سدرہ سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر مجھے نفقہ نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ براہ کرم قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے نفقہ کا تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں؟

جواب: نفقہ کا ثبوت قرآن پاک میں موجود ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"مالدار شخص اپنی وسعت کے لائق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہے وہ اس میں سے خرچ کرے جو اسے خدا نے دیا اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی اسے طاقت دی ہے۔ قریب ہے کہ اللہ سختی کے بعد آسانی پیدا کردے"۔ (کنز الایمان) (پارہ 7 آیت 65)

حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو گنہگار ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے جس کا کچھ کھانا اس کے ذمہ ہو اسے کھانے کو نہ دے"۔

چنانچہ قرآن و حدیث سے نفقہ کا ثبوت ملتا ہے کہ جس کے ذمہ نفقہ ہے اس کو نفقہ دینا واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم صفحہ 608)

اور آپ کے شوہر کا یہ کہنا بالکل بے جا اور غلط ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ خوشی خوشی سے آپ کا نفقہ دیں۔

سوال: سلمٰی سوال کرتی ہیں کہ کیا ڈاکٹر وغیرہ کی فیس بھی شوہر کو دینا واجب ہے؟

جواب: عورت بیمار ہو تو اس کی دوا کی قیمت اور طبیب کی فیس شوہر پر واجب نہیں۔ فصد یا پچھنے کی ضرورت ہو تو یہ بھی شوہر پر نہیں۔ (جوہرہ، بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 611)

Marfat.com

سوال: ام حبیبہ سوال کرتی ہیں کہ ایک سال میں شوہر کے ذمے کتنے جوڑے بنانا ہیں؟

جواب: سال میں دو جوڑے کپڑے دینا واجب ہے۔ ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑے کا دے دیا تو جب تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور عادتاً جس طرح پہنا جاتا ہے اسی طرح پہنا ہی نہیں یا کبھی اس کو پہنتی تھی اور کبھی اور کپڑے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑا دینا واجب ہے اور اگر یہ وجہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑا واجب نہیں۔ (جوہرہ، بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 611)

سوال: بشریٰ سوال کرتی ہیں کہ نفقہ کس درجے کا ملنا چاہیے؟

جواب: اگر مرد عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور اگر دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا نفقہ اور اگر ایک مالدار اور دوسرا محتاج ہو تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اس سے عمدہ اور اغنیاء جیسا کھاتے ہوں اس سے کم اور اگر شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج ہو تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے مگر یہ واجب نہیں بلکہ واجب متوسط ہے۔ (درمختار، قانون شریعت، بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 610)

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر کا انتقال ہو گیا کیا دوران عدت مجھے نفقہ ملنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں چاہے عورت کو حمل ہو یا نہ ہو۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم، صفحہ 610)

سوال: مبشرہ سوال کرتی ہیں کہ کیا خلع میں شوہر سے نفقہ لینا واجب ہے؟

جواب: خلع میں نفقہ ہے ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقہ اور سکنیٰ (رہائش) معاف کرے تو اب نفقہ نہیں پائے گی مگر سکنیٰ شوہر کو اب بھی دینا ہوگا کہ عورت کو سکنیٰ معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 610)

سوال: ماریہ سوال کرتی ہے کہ کیا نفقہ میں پان، چھالیہ وغیرہ دینا بھی واجب ہے؟

جواب: عورت اگر چائے یا حقہ یا سگریٹ پیتی ہے تو ان کے خرچ شوہر پر واجب نہیں

Marfat.com

اگرچہ نہ پینے سے اس کو ضرر پہنچے گا یوں ہی پان چھالیہ تمبا کو شوہر پر واجب نہیں۔

(ردالمختار، بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 611)

سوال: ندا سوال کرتی ہیں کہ نفقہ سے کیا مراد ہے اور اس کا سبب کیا ہے؟

جواب: نفقہ سے مراد کھانا، کپڑے اور رہنے کا مکان ہے اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔زوجیت ۲۔نسب ۳۔ملک

(قانون شریعت، ردالمختار، بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 608)

سوال: ام ہانی سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر نے میرے بچے کا نفقہ مجھے دیا تھا مگر وہ چوری ہو گیا ہے تو کیا مجھے دوبارہ نفقہ ملنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: آپ نے اگر بچہ کا نفقہ اس کے باپ سے لیا اور وہ چوری ہو گیا یا کسی اور طرح ہلاک ہو گیا تو پھر دوبارہ نفقہ لے گی اور اگر بچ گیا تو واپس کرے گی۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 614)

سوال: حفصہ سوال کرتی ہیں کہ کب سے شوہر کے ذمہ کپڑے وغیرہ بنانے واجب ہیں؟

جواب: عورت جب رخصت ہو کر آئی تو اسی وقت سے شوہر کے ذمہ اس کا لباس ہے اس کا انتظار نہ کرے گا کہ چھ مہینے گزار لیں تو کپڑے بنائے۔ چاہے عورت کے پاس کتنے ہی کپڑے ہوں نہ عورت پر واجب ہے کہ میکے سے جو کپڑے لائی ہے وہ پہنے بلکہ اب سب شوہر کے ذمہ ہے۔ (ردالمختار، بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 611)

سوال: قدسیہ سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے پیشگی نفقہ دیا تھا پھر انہوں نے مجھے طلاق دے دی تو کیا مجھے نفقہ واپس کرنا ہو گا؟

جواب: عورت کو پیشگی نفقہ دے دیا تھا پھر ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا یا طلاق ہو گئی تو وہ دیا ہوا واپس نہیں ہو سکتا۔ یونہی اگر شوہر کے باپ نے اپنی بہو کو پیشگی نفقہ دے دیا تو موت یا طلاق کے بعد وہ بھی واپس نہیں لے سکتا۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 612)

سوال: سنیہ سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی اور مجھے حمل بھی نہیں

Marfat.com

تو کیا مجھے عدت میں نفقہ ملے گا؟

جواب: جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے گی۔ طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں۔ چاہے عورت کو حمل ہو یا نہ ہو۔

(خانیہ، بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 609)

سوال: شازیہ سوال کرتی ہیں کہ میرا شوہر تنگدست ہے اور بھائی مالدار ہے تو کیا شوہر کی موجودگی میں بھائی سے نفقہ لے سکتے ہیں؟

جواب: عورت کا شوہر تنگدست ہو اور بھائی مالدار ہے تو بھائی کو خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا پھر جب شوہر کے پاس مال ہو جائے تو بھائی واپس لے سکتا ہے۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 616)

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں میری بہن ثانیہ کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی اور وہ حاملہ ہے تو اس کا نفقہ کس پر ہے کیا اسے شوہر سے نفقہ ملے گا؟

جواب: حاملہ عورت دوران عدت نفقہ پائے گی اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے اور جس کا حمل ہے نفقہ اسی پر ہے۔ ثانیہ کے شوہر کا حمل ہے تو تمام نفقہ اسی پر واجب ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے "جس عورت کو طلاق دی گئی بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے گی۔ طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں چاہے عورت کو حمل ہو یا نہ ہو۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 609)

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی عورت کا نکاح ہوا اور اس نے رخصتی سے پہلے نفقہ کا مطالبہ کر دیا تو اس صورت میں اس کا مطالبہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: بالغہ عورت جب اپنے نفقہ کا مطالبہ کرے اور ابھی رخصت نہیں ہوئی ہے اور رخصتی سے انکار بھی نہیں کرتی تو اس کا مطالبہ درست ہے اور اگر رخصتی سے انکار کرتی ہے اور کوئی معقول وجہ بھی ہو جیسے کہتی ہو مہر معجل دو گے (یعنی وہ مہر جو دخول سے پہلے دیا جاتا ہے) تو جاؤں گی ورنہ نہیں جب بھی مطالبہ درست ہے اور نفقہ پائے گی۔ اور اگر انکار ناحق ہے تو (مہر معجل تھا ہی نہیں یا ادا کر چکا ہے یا معاف کر چکی ہے) تو نفقہ کی مستحق نہیں جب

Marfat.com

تک رخصتی نہ ہو جائے۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 608)

سوال: سعدیہ سوال کرتی ہیں کہ میری پھپھو کی بیٹی کی شادی ہوئی اور وہ بلا جواز میکہ آکر تھوڑے دن بعد رہنے لگی تو کیا اس کا شوہر اسے نفقہ دے؟

جواب: عورت شوہر کے گھر سے ناحق چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 666)

سوال: رافعہ سوال کرتی ہیں کہ مجھے شوہر نے مہینے بھر کا نفقہ دیا لیکن میں نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کر ڈالا تو کیا میں دوبارہ نفقہ لینے کا حق رکھتی ہوں؟

جواب: عورت کو مہینے بھر کا نفقہ دیا اس نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کر ڈالا یا چوری ہوگئی یا کسی اور وجہ سے ضائع ہوگیا تو اس مہینے کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 612)

سوال: نازیہ سوال کرتی ہیں کہ میری بہن کو ان کے شوہر نے ایسے مکان میں رکھا ہے جس کے پڑوسی بدمذہب ہیں تو کیا وہ شوہر سے یہ کہہ سکتی ہے کہ آپ مکان بدل دیں؟

جواب: یہ بات ضروری ہے کہ عورت کو ایسے مکان میں رکھے جس کے پڑوسی صالحین ہو کہ فاسقوں میں خود بھی رہنا اچھا نہیں نہ کہ ایسے مقام پر عورت کا ہونا۔ تو آپ کے بہنوئی کو چاہئے کہ وہ آپ کی بہن کو ایسے گھر میں رکھے جس کے ہمسائے نیک لوگ ہوں۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 613)

سوال: رفیعہ سوال کرتی ہیں کہ اگر بیٹا تنگدست ہے اور پوتا مالدار تو کیا اس پر ہے کہ وہ اپنے دادا کو نفقہ دے؟

جواب: بیٹا ہے تو نفقہ بیٹے پر واجب ہے پوتے پر نہیں۔ لیکن بطور حسن سلوک اگر وہ ایسا کرے تو ثواب پائے گا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 673)

سوال: ندا سوال کرتی ہیں کہ مجھ پر حج فرض ہے اور میں اپنے بھائی کے ساتھ حج پر جارہی ہوں تو میرا نفقہ و مصارف سفر کون دے گا؟

جواب: عورت حج پر گئی اور شوہر ساتھ نہ ہو تو نفقہ واجب نہیں اگرچہ محرم کے ساتھ گئی

Marfat.com

اگرچہ حج فرض ہو اگرچہ شوہر کے ساتھ مکان میں رہتی ہو اور اگر شوہر کے ہمراہ ہے تو نفقہ واجب ہے۔ حج فرض ہو یا نفل مگر سفر کے مطابق نفقہ واجب نہیں بلکہ حضر کا نفقہ واجب ہے لہٰذا کرایہ وغیرہ مصارف سفر شوہر پر واجب نہیں۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 609)

طلاق

سوال: وقار نے اپنی بیوی سلمیٰ کے زیورات چھین لیے اور اس سے کہا کہ ہمارے گھر سے نکل جا مجھے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں اور اس نے گھر سے نکال دیا۔ اب سلمیٰ اپنے والدین کے گھر ایک عرصہ سے رہ رہی ہے۔ اب اس صورت میں کیا سلمیٰ کو طلاق واقع ہوئی اگر ہوئی تو کونسی ہوئی۔ اب دوبارہ وہ اس سے رجوع کر سکتا ہے؟

جواب: وقار نے جملہ مذکورہ ہمارے گھر سے نکل مجھے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں اگر بہ نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق میں کہا تو اس کی بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی اب وقار نکاح کے ذریعے اپنی بیوی سلمیٰ کو اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 355)

سوال: فرحت پوچھتی ہیں کہ میرا بھائی زید اپنی بیوی عائشہ کے بارے میں کہا کہ عائشہ میری بیوی نہیں ہے بلکہ وہ عمر کی بیوی ہے تو اس جملے سے طلاق پڑی یا نہیں۔ وضاحت فرمادیں؟

جواب: عائشہ میری بیوی نہیں ہے بلکہ وہ عمر کی بیوی ہے، ان الفاظ سے مذہب مختار پر طلاق واقع نہیں ہوئی یہاں تک کہ شوہر نے بہ نیت طلاق کہا ہو تب بھی واقع نہ ہوئی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ 365)

سوال: سلمیٰ کا شوہر نعیم سلمیٰ کے ماں باپ اور بھائیوں کی دل آزاری کرتا تھا جس کی وجہ سے ان دونوں میں علیحدگی ہوگئی اور پھر ان کا ملاپ اس شرط پر ہوا کہ آئندہ اگر میں ایسا کروں تو تم اپنی ذات پر ایک طلاق کر لینا۔ اب نعیم نے دوبارہ ان کے گھر والوں کو اذیت دی تو اب کیا طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟

جواب: نعیم نے طلاق کا اختیار اس کے گھر والوں کو اذیت دینے پر موقوف رکھا تھا۔ اب چونکہ اس نے وہی فعل کیا لہٰذا سلمیٰ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 264)

Marfat.com

سوال: زید نے اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنی بیوی صفیہ کو طلاق دی ہے مگر وہ کہتا ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ دو طلاق دی یا تین۔ البتہ اس کے چچا کا بیان ہے کہ اس نے تین طلاقیں دی ہیں تو اس صورت میں صفیہ پر دو طلاق ہوں گی یا تین؟

جواب: زید کو اس بات میں شک ہے کہ دو طلاق دی ہے یا تین تو اس صورت میں دو طلاق مانی جائیں گی۔ اور اس کے چچا کیلئے ایک کی گواہی سے تین کا حکم نہ ہوگا تاوقتیکہ دو عادل گواہوں سے اس کا ثبوت نہ ہو۔ البتہ اگر شوہر کو تین طلاق دینا یاد ہے مگر وہ حلالہ سے بچنے کے لیے اس طرح کا بیان دیتا ہے تو وہ زنا کار مستحق عذاب نار ہوگا۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 247)

سوال: تہمینہ سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق نہیں دی اور میرے والدین نے عدالت سے طلاق نامہ لکھوا لیا ہے تو کیا مجھے اب طلاق ہو گئی؟

جواب: تہمینہ بی بی یاد رکھیے کسی کی بیوی کے لیے عدالت کے حکام کی طلاق ہرگز قابل قبول نہیں۔ طلاق دینے کا اختیار صرف شوہر کو ہے نہ حکام کو کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے:

الطلاق لمن اخذ بالساق۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد 3 صفحہ 154)

سوال: عدنان نے قوم ہنود کے روبرو ثناء کو غصے میں آ کر دو طلاقیں دیں اور وہاں سے تین چار قدم ہٹ کر چلا اور آہستہ سے وہی لفظ طلاق کا کہا جس کو صرف ایک ہندو عورت نے سنا۔ اب عدنان کہتا ہے کہ اس نے تیسری مرتبہ لفظ طلاق نہیں کہا اب اس وقت عدنان اور ثناء دونوں راضی ہوں نکاح کس طرح ہوگا؟

جواب: اللہ عالم الغیب والشہادۃ۔ وہ ہر ایک کو جانتا ہے وہ ہر ایک کے دل کو جانتا پرکھتا ہے۔ عدنان اللہ سے ڈرے اگر واقع میں تیسری بار عدنان نے لفظ طلاق بولا تو ثناء اس کے نکاح سے نکل گئی اور حلالہ کے بغیر اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر وہ تیسری طلاق کا انکار کرتا ہے اور اس کافرہ کے سوا کسی اور کی گواہی نہیں تو کافرہ کی بات قابل قبول نہیں۔ ثناء جب تک عدت میں ہے وہ اس سے رجعت کر سکتا ہے یعنی کہہ دے کہ میں تجھے دوبارہ اپنے نکاح میں لیتا ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 369)

Marfat.com

سوال: سمیرا کو سہیل نے دو طلاقیں دیں اب اس نے واپس سمیرا سے نکاح کر لیا۔ دو سال کے بعد کسی تنازعہ کی بناء پر سہیل نے پھر ایک طلاق دے دی تو کیا اب بھی سمیرا سہیل کے نکاح میں ہے؟

جواب: پہلی مرتبہ سہیل کو دو طلاق دینے کے بعد صرف ایک طلاق کا اختیار رہ گیا اب اس نے وہ ایک بھی دے دی اب سمیرا حلالہ کے بغیر سہیل کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 369)

سوال: ام ہانی قسم کھا کر کہتی ہیں کہ رات کو میرے شوہر نعمان نے مجھے پانچ یا چھ طلاقیں دیں اور پھر میرا شوہر نعمان بھی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے طلاقیں نہیں دیں تو کیا طلاق ہو جائے گی کہ نہیں؟

جواب: اگر نعمان نے ام ہانی کو واقع میں طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو گئی اور ام ہانی بغیر حلالہ کے نعمان کے نکاح میں نہیں آسکتی اور اگر طلاق دے کر نعمان نے انکار کر دیا تو اللہ کے یہاں کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ زانی ہو گا اور سخت عذاب میں مبتلا ہو گا۔

لیکن اگر ام ہانی کو یقین ہے کہ اس کے شوہر نے واقع میں طلاق دے دی تو جس طرح بھی ممکن ہو پیسہ وغیرہ دے کر اس سے رہائی حاصل کر لے اور اگر ام ہانی کو یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی خواہش سے اس کے ساتھ میاں بیوی جیسا تعلق قائم نہ رکھے ورنہ نعمان کے ساتھ وہ بھی سخت گنہگار اور عذاب نار ہو گی۔ (فتاویٰ فیض الرسول صفحہ 155-154)

سوال: ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تیرے گھر والے میرے معاملات میں دخل اندازی نہ کریں اور اگر کریں تو تو اپنا بندوبست کر لے۔ عورت نے کہا کیا میں اپنا بندوبست کر لوں۔ کہا ہاں کر لو۔ خیال رہے کہ ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا طلاق وغیرہ کا کوئی ذکر نہ تھا؟

جواب: اس مسئلے میں اس شخص نے الفاظ کنایہ کے ذریعے سے معلق کیا ہے اور الفاظ کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے۔ یعنی پیشتر طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔

Marfat.com

اور مذکورہ بالا صورت میں چونکہ طلاق نہیں بلکہ جھگڑے کی صورت ہے لہٰذا طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر الفاظ کنایہ "تو اپنا بندوبست کرلے" سے مراد طلاق ہو تو شرط پائی جانے کی وجہ سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

المختصر یہاں مرد کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر مرد نے "تو اپنا بندوبست کرلے" کنایہ کے الفاظ کہے تو اگر نیت طلاق ہے تو عورت کے گھر والوں کی دخل اندازی کی صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ اور اگر نیت طلاق نہ ہے بلکہ صرف ڈرانے، دھمکانے یا جھگڑا کی صورت میں ویسے ہی کہہ دیے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال: صبہ علی کے شوہر نے صبہ کو دو طلاقیں دیں اور کہا "میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی" اب وہ عدت کے اندر اس سے رجوع کرنا چاہتا ہے تو اس میں مہر اور گواہ کا ہونا شرط ہے یا نہیں؟

جواب: ان الفاظ سے دو طلاق رجعی واقع ہوگئی۔ اگر دو طلاق رجعی دی ہو تو شوہر عدت کے اندر عورت کی مرضی کے بغیر بھی رجعت کر سکتا ہے اور رجعت میں مہر اور گواہ کا ہونا شرط نہیں۔ اور اگر عدت گزر گئی اور رجوع نہ کیا ہو تو بعد عدت عورت کی مرضی سے نئے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول کتاب النکاح جلد دوم صفحہ 198)

سوال: مروہ فاروق کے شوہر نے غصہ کی حالت میں کہا "جا تو آزاد ہے" جب کہ مذاکرہ طلاق جاری تھا۔ تو اس صورت میں وہ مروہ سے دوبارہ عدت میں رجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔ اور اگر دوران عدت یا عدت کے بعد نکاح کرے تو اس نکاح میں مہر اور گواہوں کا ہونا شرط ہے یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق بائن کے الفاظ ہیں۔ طلاق بائن سے طلاق ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔

اور مذکورہ بالا صورت میں چونکہ مذاکرہ طلاق جاری تھا اور مرد نے غصہ کی حالت میں یہ الفاظ کہے لہٰذا ایک طلاق بائن واقع ہوگئی اور عورت فی الفور مرد کے نکاح سے نکل گئی۔

دو طلاق بائن دینے کی صورت میں شوہر عدت کے اندر اور بعد عدت عورت کی مرضی

Marfat.com

سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ رجعت نہیں کر سکتا اور نکاح کی صورت میں مہر اور گواہوں کی موجودگی شرط ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 198، بہار شریعت جلد اول صفحہ 601)

سوال: میمونہ پوچھتی ہے کہ اس کو اپنی طلاق کا علم شوہر کے طلاق دینے کے پانچ مہینے بعد ہوا تو اب کیا علم ہونے کے بعد وہ اپنی عدت گزارے گی؟

جواب: اگر آپ کو تین حیض آ گئے ہیں تو میمونہ آپ کی عدت گزر چکی ہے اب آپ کو علم ہونے کے بعد عدت نہیں کریں گی اور اس کا گناہ بھی آپ پر نہیں ہوگا کیونکہ عدت کا شمار شوہر کے طلاق دینے کے بعد ہی شروع ہو جاتا ہے۔

سوال: ارم پوچھتی ہیں کہ میری دوست کی طلاق ہو گئی ہے اب وہ دوسرے مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے تو کیا کرے وضاحت فرما دیں؟

جواب: ارم بہن اگر اس کا شوہر تین طلاقیں دے چکا ہے تو تین حیض عدت گزار کر وہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد 3)

سوال: عمران نے اپنی بیوی کو طلاق ایک کارڈ پر لکھوا کر اس پر دستخط کر دیا اور گواہوں نے بھی دستخط کر دیا پھر عمران کی ماں عمرین کو پتا چلا تو وہ ناراض ہوئی تو عمران نے طلاق والا کارڈ پھاڑ دیا اور کہتا ہے کہ طلاق نہیں پڑی تو اس صورت میں عمران کی بیوی کو طلاق پڑی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں عمران کی بیوی پر طلاق لکھتے ہی طلاق واقع ہو گئی۔

(فیض الرسول جلد 3 صفحہ 152)

سوال: ثوبان نے اپنی بیوی سعدیہ کو حالت حمل میں طلاق دے دی تو لوگ کہتے ہیں کہ حمل میں طلاق واقع نہیں ہوئی؟

جواب: جس وقت ثوبان نے طلاق دے دی تھی اگرچہ سعدیہ حالت حمل میں ہو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اب بچہ پیدا ہونے اس کی عدت ہے۔

سوال: اگر کسی گونگے شخص نے اشارے سے طلاق دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں اور اگر گونگا لکھنا جانتا ہو تو کیا اشارے سے طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اگر گونگے نے اشارے سے طلاق دے دی تو ہو گئی جب کہ لکھنا نہ جانتا ہو اور

Marfat.com

اگر لکھنا جانتا ہے تو اشارے سے نہ ہو گی بلکہ لکھنے سے ہی طلاق واقع ہو گی۔
(فتح القدیر، بہار شریعت حصہ ہشتم صفحہ 7)

سوال: ذاکر جو کہ نابالغ ہے اپنے باپ عمر سے اجازت لیے بغیر اپنی بیوی کنیز فاطمہ کو طلاق دے دی تو یہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

جواب: ذاکر جو کہ نابالغ ہے اس کی بیوی کنیز فاطمہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور ذاکر اپنے باپ سے اجازت لے کر دیتا تب بھی واقع نہیں ہوتی اس لیے کہ نابالغ کی طلاق شرعاً صحیح نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم)

سوال: عورت کو طلاق کے بعد دوران عدت شوہر کی جانب سے جو خرچ دیا جاتا ہے تو وہ شرعی طریقہ سے کتنا اور کتنے عرصے تک دیا جائے گا؟

جواب: بیوی کے زمانہ عدت کا خرچہ اور سکونت شوہر پر واجب ہے اس میں شوہر کو استطاعت کا اعتبار ہو گا جس طرح اور جس قدر وہ دے سکتا ہے اتنا ہی خرچہ دے گا۔ اگر آئسہ (مراد وہ عورت جو اس عمر کو پہنچ جائے جب اولاد نہیں ہوتی) نہ ہو تو اس کی عدت تین حیض اور حاملہ ہو تو وضع حمل اور آئسہ ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔ (وقار الفتاویٰ جلد 3 صفحہ 204)

سوال: زینب پوچھتی ہے کہ میری کزن رابعہ کو اولاد نہیں ہوتی اور اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ تم مجھ کو طلاق دے کر میری بہن سے نکاح کر لو اور تم مجھ کو نان نفقہ یعنی کھانے پینے کو دیتے رہنا اور اس مکان کے دوسرے حصے میں مجھے رہنے دو۔ کیا رابعہ کا اس طرح کہنا درست ہے؟

جواب: اگر اس کی بیوی رابعہ سے اولاد نہیں ہوتی تو اس کو طلاق دینے کی کیا ضرورت ہے اس کی موجودگی میں دوسری عورت سے نکاح کر سکتا ہے لیکن جس عورت سے نکاح جائز ہو اس سے نکاح کرے یہ ان صورتوں میں نہیں ہے جہاں طلاق دینے کی اجازت شرع نے دی ہے پھر بھی اگر اس کو طلاق دے کر اس کی بہن سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ عدت میں ناجائز ہے یعنی جب تک رابعہ عدت نہ گزار لے اور عدت کے بعد اس مکان میں رکھنا مظنہ وفتنہ ہے خصوصاً جب کہ دونوں میں مدت تک میاں بیوی کے تعلقات رہ چکے ہوں اور حجاب اٹھ چکا ہو وہ رابعہ کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتا۔

Marfat.com

سوال: فاطمہ کو اس کے شوہر نے یہ کہہ کر گھر سے نکال دیا کہ تو میرے گھر سے چلی جا۔ ان الفاظ کے علاوہ کچھ نہ کہا تو ایسی صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ملتا ہے؟

جواب: شوہر کے یہ الفاظ طلاق کنایہ سے ہیں اگر اس لفظ سے شوہر نے طلاق کی نیت کی تو طلاق بائن ہو جائے گی اور اگر نیت نہیں کی تو طلاق نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد دوم صفحہ 235)

سوال: ارسلان اپنی بیوی کو طلاق نہیں دینا چاہتا لیکن اس کے سسر شاکر نے کچہری سے طلاق نامہ لکھوالیا۔ یہ طلاق مانی جائے گی یا نہیں؟

جواب: کسی کی بیوی کے لیے کچہری کے حکام کی طلاق ہرگز قابل قبول نہیں کہ طلاق کا اختیار صرف شوہر کو ہے نہ کہ حکام کو۔ (فتاویٰ رضویہ فیض الرسول جلد 3 صفحہ 128)

سوال: عمران اپنی بیوی منیزہ کو عرصہ آٹھ سال سے چھوڑے ہوئے ہے منیزہ نے اپنے ایک عزیز کو معاملات کروانے کے لیے بھیجا تو عمران نے تین مرتبہ کہا میں اس کو نہیں رکھوں گا طلاق رجعی واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: بیوی کے بارے میں یہ کہنا کہ میں اس کو نہیں رکھوں گا اس جملے سے طلاق نہیں پڑتی لہٰذا مذکورہ صورت میں منیزہ پر طلاق نہ ہوئی۔

سوال: طاہر نے سائرہ کو تین بار طلاق دی اور کہا کہ ایک طلاق ہے ایسی صورت میں کیا ایک طلاق ہوگی یا تین۔ کیا حلالہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟

جواب: بلاشبہ باجماع آئمہ اربعہ تین طلاقیں ہوں گی اور بے حلالہ وہ اس کے لیے حلال نہ ہوگی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (بقرہ:230)

"اگر تیسری طلاق دے دی تو بیوی اس کے بعد حلال نہ ہوگی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے"۔ (کنزالایمان)، (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 3)

سوال: اظہر نے کسی سے کہا اگر تم کہو تو میں کل جا کر اپنی بیوی کو طلاق دے دوں گا کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں کہ اظہر کے اس قول سے اگر تم کہو تو میں کل جا کر اپنی بیوی کو

Marfat.com

طلاق دے دوں گا تو اس کی بیوی کو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ،فیض الرسول جلد دوم صفحہ 115)

سوال: آفاق نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا میں تم کو نہیں رکھوں گا کئی بار کہا کہ میں تم کو طلاق دے دوں گا اور کہا کہ خدا کی قسم اپنی لڑکی کو رکھوں گا تو اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔آفاق کا ایسا کہنے کے بعد اپنی بیوی کو رکھے ہوئے ہے کیا یہ درست ہے؟

جواب: آفاق کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی لیکن چونکہ قسم کھانے کے بعد اپنی اس بیوی کو رکھا تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے۔قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنچائے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد دوم)

سوال: یاسر نے تین طلاق لکھ کر اپنے سسر کو بھیجی اور طلاق کی وجہ یہ تھی کہ لڑکی صوبیہ ٹی بی کی مریضہ تھی کیا اس کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔کیا وہ اپنے شوہر یاسر کے ساتھ رہ سکتی ہے یا نہیں کیا صوبیہ کو جہیز واپس ملے گا یا نہیں وضاحت فرمادیں؟

جواب: تحریر مذکورہ کی واقعی اگر یاسر نے لکھوا کر اپنے سسر کو روانہ کی ہے اور اس کی بیوی مدخولہ ہے تو اس پر طلاق مغلظہ واقع ہوگی اور یاسر توبہ کرے کہ بیک وقت تین طلاق دینا گناہ ہے اگر صوبیہ کو دوبارہ رکھنا چاہتا ہے تو حلالہ کرنا پڑے گا اس کی صورت یہ ہے کہ عدت گزرنے کے بعد صوبیہ دوسرے شخص سے نکاح کرے وہ شخص اس سے ہمبستری کرے پھر وہ مرجائے یا طلاق دے دے تو دوبارہ عدت گزرنے کے بعد یاسر اس سے نکاح کرسکتا ہے اگر دوسرے شخص نے بغیر ہمبستری کیے اسے طلاق دے دی اس صورت میں شوہر اول اس سے نکاح نہیں کرسکتا یعنی حلالہ صحیح ہونے کے لیے دوسرے شوہر کا ہمبستری کرنا ضروری ہے۔یاسر جہیز کا سامان صوبیہ کے سپرد کردے کہ جہیز کی مالک عورت ہی ہوتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 5،فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم)

سوال: زہرہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل گئی اور تھوڑی دور تک گئی تھی کہ لوگوں نے اس کو پکڑ کر گھر پہنچایا۔شوہر ملک سے باہر تھا علم ہونے پر شوہر نے کہا میری بیوی میرے نکاح سے باہر ہے کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: شوہر کا یہ کہنا کہ میری بیوی میرے نکاح سے باہر ہوگئی اگر اس خیال کی بناء پر ہے (عورت کے بے اجازت شوہر گھر سے باہر جانے سے عورت کو طلاق واقع ہو جاتی ہے) تو یہ خیال غلط ہے اور کچھ بھی واقع نہیں ہوگا اور اگر یہ الفاظ طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد اول صفحہ 165)

سوال: شائلہ کو اس کے شوہر نے غصے کی حالت میں طلاق دے دی تو اس کو طلاق ہوگئی یا نہیں؟

جواب: غصے کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ وقوع طلاق کے لیے رضامندی اور خوشی کی حاجت نہیں۔ غصہ تو غصہ اگر ہنسی دل لگی میں طلاق کے لفظ کہہ دیا تو طلاق واقع ہو جائے گی بلکہ اگر کہنا کچھ اور چاہتا تھا زبان سے بلا قصد یہ نکل گیا تجھے طلاق تو طلاق واقع ہوگی۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد اول، صفحہ 213)

سوال: اسماء کا شوہر نشہ کرتا ہے ایک رات نشے میں آ کر اس نے اسماء کو طلاق دے دی تو کیا طلاق واقع ہوگئی؟

جواب: نشے کی حالت میں طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"نشے والے کی بیوی بھاگی تو اس نے بیوی کا پیچھا کیا اور ناکام رہا۔ پھر کہا میری بیوی کو تین طلاق ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 441)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نشے کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: ایک شخص کی اپنی زوجہ سے باہمی نااتفاقی ہوگئی تھی اس نے اس کے گھر والوں کو بلایا اور اپنی امی، بہن اور بھائی کو بلایا۔ عورت کے گھر سے اس کی والدہ اور بڑی بہن آئیں تھیں۔ وہ فیصلہ کروانا چاہتا تھا مگر عورت مسلسل اپنی آواز بلند کرتی جا رہی تھی۔ اس نے اسے خاموش ہونے کے لیے کہا تو وہ اور تیز بولنے لگی جس کی وجہ سے مرد مزید طیش میں آ گیا اور بولا "میں اس روز روز کی کھچ کھچ سے تنگ آ گیا ہوں بس اب میں سب کچھ ختم ہی کر دیتا ہوں، میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، میں تمہیں طلاق دیتا ہوں" اب وہ شخص یہ کہتا ہے کہ دو دفعہ تو بالکل درست کہا اور تیسری دفعہ میں نے روتے ہوئے کہا تھا۔

کیا اس طرح طلاق واقع ہوگئی اور کیا ایک ساتھ تین دفعہ طلاق دی تو تین ہی واقع

Marfat.com

ہوں گی۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ اس طرح ایک طلاق ہوتی ہے؟

جواب: اگرچہ اس نے تیسری طلاق روتے ہوئے دی طلاق واقع ہو جائے گی۔ ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے تین ہی طلاقیں واقع ہوں گی نہ کہ ایک۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"ایک مجلس کی تین (طلاق) تین ہی ہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 459)

سوال: آصف نے اپنی بیوی سے کہا میں تجھے طلاق دے دوں گا، طلاق دے دوں گا، طلاق دے دوں گا۔ چوتھی مرتبہ اس نے کہا کہ جا میں نے تمہیں طلاق دے دی۔ تو اس صورت میں بیوی پر کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

جواب: آصف اگرچہ سو مرتبہ کہہ دے کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا۔ طلاق واقع نہ ہوگی جب کہ وہ دے نہ دے۔ جتنی دے گا اتنی ہی واقع ہوں گی۔ آصف نے اپنی بیوی سے ایک مرتبہ ہی کہا ہے لہٰذا ایک طلاق ہی واقع ہوگی۔

سوال: زرتاشیہ کے شوہر سفیان رضوی کو اس کے بھائی صالح نے زبردستی مار مار کر یہ کہلوایا میں اپنی بیوی زرتاشہ کو طلاق دیتا ہوں۔ کیا اب ایسی صورت میں طلاق ہو جائے گی؟

جواب: صورت مسئولہ میں طلاق ہو جائے گی۔ (فتاویٰ امجدیہ صفحہ 183)

سوال: دانیال نے اپنے سسر سے کہا میرا زیور مجھ کو دے دو تیری لڑکی سے کچھ تعلق نہیں تو کیا اس صورت میں طلاق ہو جائے گی؟

جواب: اگر دانیال نے فقط اتنے ہی الفاظ کہے تو طلاق نہیں ہوئی۔ (فتاویٰ امجدیہ صفحہ 219)

سوال: نوریہ پوچھتی ہے طلاق کو طلاق کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لیے کہ طلاق طلق سے بنا ہے جس کے معنی ہیں کھلنا۔ چہرہ کے کھلنے کو طلاقۃ الوجہ اور بے قید کو مطلق کہتے ہیں۔ چونکہ طلاق میں عورت کو نکاح کی قید سے کھول دیا جاتا ہے اس لیے اسے طلاق کہتے ہیں۔ (اسرار الاحکام)

سوال: زمرد سوال کرتی ہیں کہ طلاق کو کیوں جائز رکھا گیا ہے یہ تو جدائی ہے؟

جواب: اس لیے کہ کبھی مرد و عورت کی علیحدگی کی سخت ضرورت ہوتی ہے نکاح قائم رکھنا

Marfat.com

ایک یا دونوں کے لیے وبال بن جاتا ہے اس لیے طلاق کو جائز رکھا گیا ہے۔

سوال: رفعت سوال کرتی ہیں کہ اگر طلاق کی ضرورت پڑ جاتی ہے تو چاہیے کہ عورت کو بھی طلاق کا حق حاصل ہو یہ کیا مرد تو آزاد ہو اور عورت مرد کی پابند کیوں؟

جواب: عورت میں قدرتی طور پر عقل کم ہوتی ہے اور جوش و غصہ زیادہ ہوتا ہے اس کو طلاق کا حق دینا گویا دیوانہ کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جن قوموں نے عورتوں کو طلاق کا حق دیا وہاں بات بے بات طلاقیں ہو رہی ہیں اور گھر برباد ہو رہے ہیں جیسے لندن و پیرس میں۔

سوال: زرغونہ سوال کرتی ہیں کہ جس طرح نکاح میں دونوں کی مرضی ضروری ہے یعنی لڑکی لڑکا ایسے ہی طلاق میں بھی دونوں کی رضامندی ضروری ہونی چاہیے صرف مرد کی رائے سے طلاق کیوں ہو جاتی ہے؟

جواب: نکاح میں ایک شے مرد کی ملک میں آتی ہے تو ضروری ہے کہ مالک بننے والے اور ملک میں آنے والے دونوں کی رضا ہو۔ طلاق میں ملک سے نکلنا ہے اس میں مالک مختار ہے جیسا کہ نوکر رکھتے ہوئے مالک اور نوکر دونوں کی رضا ضروری ہے مگر نوکری سے علیحدگی کے وقت صرف مالک کی رضامندی ہوتی ہے۔ (اسرار الاحکام)

سوال: نازیہ پوچھتی ہے کہ میں نابالغہ ہوں اور مسلمان ہو چکی ہوں اور میرے شوہر نے اسلام قبول نہیں کیا ایسی صورت میں ہمارا نکاح باقی رہا یا نہیں؟

جواب: نابالغہ عورت مسلمان ہوئی شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا اگر وہ سمجھ والا ہے اور اسلام سے انکار کر دے تو طلاق واقع ہو گی۔ (ردالمحتار، بہار شریعت جلد اول حصہ ہشتم صفحہ 8)

سوال: نوفل کو کسی نے طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اور اس نے لکھ دیا مگر دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو کیا طلاق واقع ہو گی؟

جواب: کسی نے شوہر کو طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اور اس نے لکھ دیا مگر دل میں ارادہ ہے اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہو گی مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے کہ اس کی بات ٹال نہ سکے تو یہ کوئی مجبوری نہیں۔

(درمختار، بہار شریعت جلد ہشتم)

Marfat.com

سوال: نبیل نے اپنی بیوی ضحیٰ کو حالت حیض میں ایک طلاق دی تو کیا ہو جائے گی؟

جواب: اگر بحالت حیض طلاق دی تو رجعت واجب ہے کہ اس حال طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد پاکی کے دن گزر جائیں پھر حیض آ کر پاک ہو تو دے سکتا ہے اور یہ اس وقت ہے جماع سے رجعت دی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو پاکی کے دن ہیں اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے اس کے بعد دوسرے پاکی کے دن گزرنے کی حاجت نہیں۔

سوال: نجمہ پوچھتی ہے کہ کیا طلاق حق اللہ یا حق العبد ہے۔ مکمل وضاحت فرمائیں؟

جواب: طلاق کسی کا حق نہیں حق وہ ہے جس کا مطالبہ پہنچے اور طلاق کا مطالبہ عورت کو نہیں پہنچتا بلکہ بے وجہ شرعی مطالبہ کرے تو گنہگار ہو گی اور اللہ عزوجل بھی طلاق پسند نہیں فرماتا بلکہ اسے ناپسند رکھتا ہے۔ وہ نہ تو حق اللہ ہے اور نہ حق العبد۔ ہاں جب مرد عورت کو وجہ شرعی پر نہ رکھ سکے مثلاً نامرد ہے تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ (بقرہ:231)

"ان کو بھلائی کرتے ہوئے روک لو یا ان کو بھلائی کے ساتھ رخصت کر دو"۔ (کنزالایمان)

اس حالت میں ضرور وہ حق العبد اور حق اللہ دونوں ہو جائیں گے۔ حق العبد یوں کہ کہ عورت کی خلاصی اسی کے لیے ہو اور حق اللہ یوں کہ حق العبد حق اللہ بھی ہے جسے ادا کا وہ حکم فرماتا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 325)

سوال: رضوانہ پوچھتی ہیں کہ نابالغ شوہر نے بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل و بالغ ہو۔ نابالغ یا مجنون نہ ہو۔

سوال: سلیمان نے اپنی بیوی ثمینہ کو کہا میں تجھے ہوش و ہواس میں طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں۔ ابھی زوجین بالغ ہیں اور ابھی خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی تو کیا طلاق واقع ہو گی اگر طلاق واقع ہو گی تو کونسی طلاق واقع ہو گی؟

جواب: صورت مسؤلہ میں سلیمان نے اپنی بیوی کو جو غیر مدخولہ ہے (جس سے صحبت

Marfat.com

نہیں ہوئی) تین طلاقیں الگ الگ دیں تو ایک طلاق سنتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی اور باقی دو طلاقیں لغو (فضول) ہو گئیں۔ لہٰذا سلیمان نے اپنی مطلقہ بیوی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور جو طلاق اسے واقع ہوئی تھی وہ بائن تھی۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 249)

سوال: اگر کسی نے اپنی غیر مدخولہ بیوی (جس سے صحبت نہ کی ہو) کو تین طلاقیں دیں تو کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

جواب: اگر کسی نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دیں مثلاً یوں کہا میں نے تجھے تین طلاقیں دیں تو تینوں واقع ہو جائیں گی اور عورت مغلظہ ہو جائے گی اور اگر طلاق میں تفریق (الگ الگ) جیسا کہ کہا طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور دوسری اور تیسری لغو ہو جائیں گی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ 349)

سوال: عمر نے اپنی بیوی نوشین کو خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دے دی۔ طلاق کے الفاظ یہ تھے میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں پھر اب نوشین سے نکاح کر سکتا ہے تو حلالہ کی ضرورت پڑے گی یا نہیں وضاحت فرمادیں؟

جواب: اس صورت میں عمر کی اپنی غیر مدخولہ بیوی نوشین پر صرف ایک طلاق بائن واقع ہوئی لہٰذا عمر اسے دوبارہ اپنے نکاح میں لاسکتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ 347)

سوال: ثمرین نے جنید سے نکاح کیا مگر صحبت نہ ہوئی لیکن خلوت صحیحہ ہوئی اور ثمرین نے جنید کو مہر معاف کر دیا اور جنید نے طلاق دے دی۔ اس صورت میں اسی روز شام کو ثمرین فیضان سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو کیا وہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: چونکہ ثمرین اور جنید کے درمیان خلوت صحیحہ واقع ہوئی ہے تنہائی یعنی ایسی تنہائی جس میں صحبت سے کوئی چیز مانع نہیں تھی یعنی وہ اس سے صحبت کر سکتا تھا لیکن اس نے نہ کی تو بہر حال عدت ثمرین پر واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 369)

سوال: الطاف اپنی غیر مدخولہ بیوی کرن کے بارے میں چاہتا ہے کہ وہ ثوبان کے گھر نہ

Marfat.com

جائے لیکن وہ مانتی نہیں تھی بالآخر الطاف کو غصہ آ گیا اس نے کہا اگر وہ اب ثوبان کے یہاں چلی گئی تو اس پر طلاق۔ تو کیا یہ طلاق واقع ہو گی یا نہیں اور اگر واقع ہو گی تو کونسی طلاق واقع ہو گی۔ کیا وہ دوبارہ اس کو اپنے نکاح میں لا سکتا ہے؟

جواب: چونکہ الطاف کی بیوی غیر مدخولہ ہے اس لیے صرف ایک طلاق واقع ہو گی اور باقی دو لغو ہو گئیں۔ الطاف اس کے ساتھ نکاح کے ذریعے اپنی زوجیت میں لا سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 251)

سوال: کامران نے اپنی بیوی سے کہا جو غیر مدخولہ ہے کہ اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھے طلاق تو اس صورت میں کیا وہ اسے اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے؟

جواب: اس صورت میں ایک طلاق واقع ہو گی اور کامران اپنی بیوی کو دوبارہ نکاح کے ذریعے اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے۔

سوال: سومیہ نے اپنے شوہر سے بغیر کسی حرج کے طلاق کا مطالبہ کیا تو اگر عورت بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے"۔

(بہار شریعت، امام احمد ترمذی)

سوال: صبا چار ماہ کی حاملہ ہے اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ ایام حمل میں بلکہ آج ہی ابھی اس سے جماع کر چکا ہو۔ درمختار میں ہے کہ بوڑھی عورت نابالغہ اور حاملہ کو بھی طلاق دینا حلال ہے۔ (فتاویٰ رضویہ صفحہ 374)

سوال: عمران کے ماموں نے اپنی بیوی سلمیٰ کو طلاق دے دی تو اب کیا عمران اپنی ممانی سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: ممانی سے طلاق یا ماموں کی موت کے بعد نکاح جائز ہے۔ قرآن کریم نے محرمات کو گنتی کرنے کے بعد فرمایا:

Marfat.com

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ (النساء:24)

"اوران کے سواء جو ہیں وہ تمہیں حلال ہیں"۔(کنزالایمان)

یعنی جن کا حرام ہونا پہلے بیان کیا ان کے سوا تمہارے لیے حلال ہے اور محرمات میں مامی کو شمار نہیں کیا گیا۔

سوال: آصف کو اس کے سسرالیوں نے اپنے گھر بلا کر بند کر کے مارا پیٹا اور اس کے گلے پر چاقو رکھ کر دھمکی دی کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو ورنہ تمہیں جان سے مار دیا جائے گا۔ چنانچہ آصف نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟

جواب: زبردستی طلاق دلوانے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ درمختار میں ہے کہ زبردستی کا نکاح طلاق اور آزاد کرنا واقع ہو جاتا ہے۔(وقارالفتاویٰ جلد3)

سوال: فرحان سوال کرتا ہے کہ آج کل عام طور پر حلالہ سے مراد دوسرا نکاح کرنا لیا جاتا ہے تو اس طرح کا حلالہ درست مانا جائے گا؟

جواب: یادرکھیے حلالہ میں شوہر ثانی کا ہمبستری کرنا شرط ہے۔ جیسا کہ قرآن وحدیث و فقہ سے ثابت ہے اور اس زمانے میں لوگ حلالہ کو صرف نکاح کرنا ہی سمجھتے ہیں۔ اس لیے شوہر ثانی کو چاہیے کہ ذمے دار افراد سے ہمبستری کرنے کا ذکر کر دے تاکہ لوگوں کو حلالہ کی صحت کا یقین ہو جائے۔(فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 155)

سوال: نعیمہ سوال کرتی ہیں کہ میری میرے شوہر کے ساتھ لڑائی ہوگئی انہوں نے غصہ میں قسم کھائی کہ اب اگر تو میرے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے تین طلاق۔ اب ہماری صلح ہو چکی ہے میں گھر جانا چاہتی ہوں کیا کوئی ایسی صورت نکل سکتی ہے کہ میں گھر جاؤں اور مجھے طلاق واقع نہ ہو؟

جواب: نعیمہ بہن طلاق واقع نہ ہونے کی کوئی صورت نہیں نکلتی ہاں یوں ہو سکتا ہے کہ صرف ایک طلاق واقع ہو اور تین طلاقیں نہ ہوں اس کی صورت یہ ہے کہ آپکے شوہر آپ کو ایک طلاق دے دیں اور پھر آپ کی عدت گزر جائے پھر آپ عدت کے بعد نکاح کر کے آپ کو گھر لے جا سکتے ہیں اب گھر میں داخل ہونے سے تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی۔(ملخص وقارالفتاویٰ جلد سوم)

سوال: صدف سوال کرتی ہیں کہ میری بہن کو اس کے شوہر نے کہا کہ اگر تو نیچے اتری تو

Marfat.com

تجھے طلاق۔ تو کیا نیچے اترنے کے ساتھ اسے طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: صدف بہن! آپ کی بہن اگر نیچے اتریں گی تو انہیں طلاق واقع ہو جائے گی اور یہ طلاق طلاق رجعی ہوگی۔

سوال: اسماء سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی نے میری بھابھی سے کہا کہ میں تجھے چھوڑتا ہوں تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں اسماء بہن آپ کے بھائی کا آپ کی بھابھی کو یوں بولنا "میں تجھے چھوڑتا ہوں" اس سے طلاق واقع ہو جائے گی اور یہ طلاق رجعی واقع ہوگی۔

خلع

سوال: عنیزہ پوچھتی ہیں کہ خلع ازروئے شرع کسے کہتے ہیں وضاحت فرمائیں؟

جواب: مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اس کے اذن کے خلع نہیں ہو سکتا اور اس کے الفاظ معین ہیں اور ان کے علاوہ الفاظوں سے نہ ہوگا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 539)

سوال: ساحیہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر سے خلع لیا لیکن ابھی تک طے شدہ رقم ادا نہیں کی اور دوسرا نکاح کر لیا تو کیا یہ نکاح شرعاً جائز منعقد ہوا یا نہیں؟

جواب: نفس خلع سے طلاق بائن پڑ جاتی ہے عورت خواہ اسی وقت مال ادا کرے یا کچھ دنوں کے بعد۔ اس بنا پر ساحیہ کا دوسرے مرد سے نکاح منعقد ہو گیا۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 275)

سوال: انابیہ نابالغ ہے اس کے ماں باپ نے طلحہ سے اس کا نکاح کر دیا اب اس کے باپ نے مال کے بدلے طلحہ سے خلع لے لیا اور کسی دوسرے سے نکاح بھی کر دیا تو کیا اس صورت میں خلع ہو گیا اور کیا دوسرا نکاح جائز ہے؟

جواب: اگر کسی نے اپنی نابالغ لڑکی کے مال کے بدلے اس کے شوہر سے خلع کر لیا تو یہ خلع اس لڑکی پر جائز نہ ہوگا اور لڑکی پر طلاق پڑ جائے گی اور اس کے بدلے باپ پر مال دینا

Marfat.com

واجب ہوگا اور اس کا دوسرا نکاح جائز ہوگا۔ (کنز الدقائق صفحہ 141)

سوال: مغیث الحسن کہتے ہیں کہ میری شادی 15 فروری 2005ء کو والدین کی پسند سے ہوئی۔ اب شادی کو ایک سال گزر چکا ہے اور ہم میں بحیثیت میاں بیوی ہم آہنگی نہ ہو سکی اور میری بیوی میکے چلی گئی اور پھر تین ماہ بعد بڑی مخالفتوں کے بعد اس نے خلع کا مطالبہ کر دیا اور لڑکی والے آ کر اپنا جہیز و سامان لے گئے اور ہمارا زیور واپس کر گئے ہیں۔ برائے کرم بتائیں کہ میں کون کون سی شرائط پوری کروں کہ صحیح خلع منعقد ہو؟

جواب: خلع میاں بیوی کی باہمی رضامندی سے ہوتی ہے یعنی بیوی کچھ مال دے کر طلاق کا مطالبہ کرتی ہے لفظ خلع سے طلاق بائن پڑ جاتی ہے اگر زیادتی مرد کی ہو تو اس کو کچھ مال لینا جائز نہیں بلکہ خود ہی بیوی کو طلاق دے اسے لٹکا کر نہ رکھے اور اگر زیادتی بیوی کی ہو تو شوہر وہ مال لے سکتا ہے جو کہ شوہر نے دیا ہے یعنی مہر ادا کر دیا گیا ہے تو واپس لے لے نیز شوہر نے جو زیورات وغیرہ دیے ہیں انہیں بھی واپس لے سکتا ہے۔ (وقار الفتاویٰ جلد سوم صفحہ 199)

سوال: کنزء بنت معین الدین اپنے شوہر سے خلع لینا چاہتی ہیں اور موصوفہ حاملہ بھی ہیں اس صورت میں عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: خلع سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور کنزء حاملہ ہیں تو اس کی عدت وضع حمل تک ہے یعنی بچے کی پیدائش پر عدت ختم ہوگی (حاملہ عورت سے بھی خلع ہو جاتی ہے)

(وقار الفتاویٰ جلد سوم صفحہ 201)

سوال: حسن اور فاطمہ دونوں رشتہ ازدواج میں منسلک ہیں اور اکثر ان میں نا اتفاقی رہتی ہے کیا فاطمہ حسن سے خلع لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر زوج و زوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کر سکیں گے تو خلع میں مضائقہ نہیں اور جب خلع کر لیں تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور جو مال ٹھہرا عورت پر اس کا دینا لازم ہے۔ (ہدایہ، بہار شریعت حصہ ہشتم)

سوال: زبیرہ نے مال کے بدلے میں یعنی جو اس کا مہر ٹھہرا تھا اور جہیز کے بدلے میں طلاق لے لی کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

Marfat.com

جواب: زنیرہ نے مال کے بدلے طلاق لی تو شوہر نے طلاق دے دی تو طلاق بائن واقع ہوگی اور زنیرہ کو مال دینا واجب ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت صفحہ 49)

سوال: اقصیٰ نے اپنے شوہر سے کہا کہ ہزار روپے پر یا ہزار کے بدلے میں مجھے طلاق دے اور شوہر نے طلاقیں دے دیں کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اقصیٰ نے کہا کہ ہزار روپے یا ہزار کے بدلے میں مجھے طلاق دیدے اور شوہر نے طلاقیں دے دیں یعنی شوہر نے کہا "تجھ پر تین طلاقیں" اور بدلے کو ذکر نہ کیا تو بلا معاوضہ تین طلاقیں ہوگئیں۔ اگر شوہر نے ہزار روپے کے بدلے میں تین دیں تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے قبول نہ کیا تو کچھ بھی نہیں اگر قبول کیا تو تین طلاقیں ہزار کے بدلے واقع ہو جائیں گی۔ (عالمگیری، بہار شریعت حصہ ہشتم صفحہ 50)

مفقود

سوال: کنزیٰ سوال کرتی ہے کہ اس کا شوہر ارمغان دس سال سے گم ہے اس کی زندگی اور موت کا کچھ پتہ نہیں کنزیٰ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے اس کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ایسی عورت جس کا شوہر گمشدہ ہو اس کی زندگی موت کا کچھ پتہ نہ ہو اس کو مفقود الخبر کہتے ہیں۔ مفقود الخبر کی بیوی کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ قاضی کے پاس جائے گی اور معاملہ کو ظاہر کرے گی۔ قاضی اس کو چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دے گا اس دوران اگر شوہر واپس آجائے تو صحیح ورنہ چار سال گزرنے کے بعد عورت دوبارہ قاضی کے پاس جائے گی۔ اب قاضی شوہر کے قائم مقام ہو کر تفریق کروا دے گا۔ اب یہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد سوم صفحہ 163)

سوال: شانزے سوال کرتی ہے چار سال کی مدت کا اعتبار کب سے ہوگا؟

جواب: چار سال کی مدت کا اعتبار قاضی کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرنے کے وقت سے ہوگا نہ کہ شوہر کے گم ہونے سے ہوگا۔

Marfat.com

رجعت

سوال: انور نے حوا سے شادی کی اب اس نے طلاق دے دی اور وہ انکار کرتا ہے کہ میں نے حوا سے صحبت نہیں کی کیا اب وہ حوا سے رجعت کرسکتا ہے؟

جواب: اگر انور نے حوا سے خلوت یعنی تنہائی میں ملاقات کی مگر وطی کا انکار کرتا ہے اور حوا کو طلاق دے دی تو اب انور حوا سے رجعت نہیں کرسکتا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 569)

سوال: آفرین سوال کرتی ہے کہ طلاق کے بعد اگر شوہر وطی کا اقرار کرے اور اس کی بیوی وطی کا انکار کرے تو کیا شوہر رجعت کرسکتا ہے؟

جواب: اگر شوہر وطی کا اقرار کرتا ہے مگر بیوی منکر ہے اور خلوت (یعنی تنہائی) ہو چکی ہے تو رجعت کرسکتا ہے اور خلوت نہیں ہوئی تو رجعت نہیں کرسکتا۔

سوال: اقراء کہتی ہے کہ رجعت کا مسنون طریقہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل اشخاص کو گواہ کرے اور عورت کو بھی خبر کردے کہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرے اور اگر کردیا تو تفریق کردی جائے گی اور دخول کرچکا ہو تو یہ نکاح نہ ہوا اور اگر قول سے رجعت کی یا گواہ نہ تھے یا گواہ بھی تھے مگر عورت کو خبر نہ رہی تو مکروہ اور خلاف سنت ہے مگر رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر فعل سے رجعت کی مثلاً اس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا شرمگاہ کی طرف نظر کی تو رجعت ہوگئی مگر مکروہ ہے اسے چاہیے کہ گواہ کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔ (الجوہرہ النیرۃ کتاب الرجعہ صفحہ 124)

سوال: شازیہ سوال کرتی ہے کہ رجعت کن الفاظ سے ہوتی ہے؟

جواب: رجعت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کیا یا تجھ کو واپس لیا یا روک لیا، یہ سب صریح الفاظ ہیں۔ ان میں بلانیت رجعت ہو جائے گی یا کہا کہ تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسے تھی یا میری عورت ہے۔ اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے تو ہوگئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال: فاطمہ کہتی ہے کہ میری دوست نے اپنے شوہر سے رجعت کے الفاظ کہے تو کیا رجعت ہو جائے گی؟

جواب: عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کرلی تو رجعت نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال: کرن پوچھتی ہیں کہ میرے شوہر نے کہا کہ اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھے ایک طلاق ہے یا چھونے کے بعد دوبارہ چھوا تو کیا طلاق بائن واقع ہوگی؟

جواب: اگر آپ کے شوہر نے کہا کہ اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھے طلاق ہے اور چھوا تو طلاق ہوگئی۔ پھر دوبارہ چھوا تو رجعت ہوگئی مگر یہ چھونا شہوت کے ساتھ ہو۔ طلاق بائن واقع نہیں ہوگی کیونکہ چھونا صرف ایک طلاق کے لیے شرط ہے۔

سوال: یونس پوچھتا ہے کہ میری بیوی سے خلوت ہو چکی ہے مگر وطی نہیں ہوئی ہے اور میں نے اس کو طلاق دے دی تو کیا اب میں رجعت کر سکتا ہوں؟

جواب: یونس آپ کی اگر خلوت ہو چکی ہے مگر وطی نہیں ہوئی تو رجعت نہیں کر سکتے۔ (بہار شریعت)

سوال: عمران پوچھتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی سے وطی کی ہے مگر میری بیوی اس بات کا انکار کرتی ہے اور خلوت بھی ہو چکی ہے تو کیا اب میں رجعت کر سکتا ہوں؟

جواب: اگر آپ وطی کا اقرار کرتے ہیں مگر آپ کی بیوی منکر ہے خلوت بھی ہو چکی ہے تو رجعت کر سکتے ہیں اور خلوت نہیں ہوئی تو نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: عادل نے اپنی مطلقہ بیوی سے اس کی عدت کے اندر پیچھے کے مقام سے وطی کرلی تو کیا رجعت ہو جائے گی؟

جواب: پیچھے کے مقام سے وطی کرنے سے بھی رجعت ہو جائے گی اگرچہ یہ حرام اور سخت گناہ ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 567)

سوال: حارث نے اپنی بیوی سے عدت کے اندر رجعت کرلی تھی اب اس کی بیوی کہتی ہے کہ حارث نے مجھ سے رجعت نہیں کی تھی تو اب کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: عدت کے اندر یہ اختلاف ہوا کہ بیوی کہتی ہے کہ شوہر نے مجھ سے رجعت نہیں کی تو شوہر کا قول معتبر ہے اور اگر حارث نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے عدت میں کہا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کو واپس لیا تو رجعت ہوگئی۔ رجعت اس وقت تک ہے کہ جب تک وہ تیسرے حیض سے فارغ نہ ہو جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ " آزاد عورت کے لیے تیسرے حیض سے پاک ہونے تک رجعت کا حکم ہے"۔

سوال: نورین کہتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے ایک طلاق دی اب وہ کب تک میرے ساتھ رجعت کر سکتا ہے؟

جواب: نورین صاحبہ اگر آپ کے شوہر نے ایک طلاق دی ہے تو اب وہ آپ کے تیسرے حیض سے فارغ ہونے سے پہلے پہلے آپ سے رجعت کر سکتے ہیں۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 623)

سوال: شمیلا سوال کرتی ہیں کہ نائلہ کے شوہر نے اس کو طلاق رجعی دے دی۔ نائلہ اپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی۔ اب نائلہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے فون پر مجھ سے رجعت کرلی ہے۔ نائلہ کے گھر والے نہیں مانتے تو کیا رجعت ہوگئی ہے۔ جواب ارشاد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں؟

جواب: نائلہ کے شوہر نے اگر فون پر رجعت کرلی ہے تو رجعت ہوگئی ہے اگرچہ اس کے گھر والے نہ مانیں۔

سوال: حاجرہ سوال کرتی ہے کہ میری بہن کے شوہر نے اس کو طلاق رجعی دے دی اب اس کے شوہر کا بھائی کہتا ہے کہ میرے بھائی نے آپ سے رجعت کرلی ہے تو کیا اس کے بھائی کے پیغام پہنچانے سے رجعت ہو جائے گی؟

جواب: اس کے بھائی کے قول کا اعتبار کرلیا جائے گا اور رجعت ہو جائے گی جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کسی اور نے رجعت کے الفاظ کہے اور شوہر نے جائز کر دیا تو رجعت ہوگئی۔ (بہار شریعت جلد ششم صفحہ 35)

سوال: عاتکہ سوال کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق رجعی (یعنی ایک طلاق) دی اب

Marfat.com

وہ مجھے واپس اپنے گھر لے جانا چاہتا ہے تو کیا میں بغیر نکاح کے اس کے ساتھ جاسکتی ہوں؟

جواب: آپ کو اس کے ساتھ جانے میں نکاح کی ضرورت نہیں کہ رجعت کے معنی ہے جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔لہٰذا آپ کا شوہر آپ کو بغیر نکاح کے اپنے ساتھ لے جاسکتا ہے۔(بہار شریعت جلد ششم صفحہ 35)

سوال: عائدہ سوال کرتی ہیں کہ میری دوست شمائلہ کو اس کے شوہر نے طلاق رجعی دے دی۔اب وہ مسنون طریقے سے رجعت کرنا چاہتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرلے اور رجعت پر دو عادل اشخاص کو گواہ کرلے اور عورت کو خبر بھی کردے۔(سنی بہشتی زیور صفحہ 375)

سوال: عالیہ سوال کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق رجعی یعنی ایک طلاق دے دی ہے اب میں اپنے گھر میں ہوں اور زینت کرتی ہوں اور میرے گھر والے کہتے ہیں کہ تجھے تیرے شوہر نے طلاق دے دی تجھے چاہیے کہ سوگ کرے۔اس مسئلے کا کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق رجعی والی عورت پر ہرگز سوگ نہیں۔طلاق رجعی والی عورت زیب و زینت کرسکتی ہے۔سوگ اس پر ہے جو موت یا طلاق بائن کی عدت گزار رہی ہو۔

(بہار شریعت جلد ششم صفحہ 49)

سوال: ماہین عطاریہ سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق رجعی دے دی تیسرا حیض نکل گیا لیکن میرے شوہر نے مجھ سے رجعت نہیں کی کیا میں دوسرا نکاح کرسکتی ہوں۔ جواب عنایت فرمائیں؟

جواب: رجعت اس وقت تک ہے کہ پچھلے یعنی تیسرے حیض سے پاک نہ ہوئی ہو۔اگر تیسرے حیض سے پاک ہوگئی تو اب رجعت نہیں ہوسکتی۔تیسرے حیض تک اگر آپ کے شوہر نے رجعت نہ کی تو نکاح سے نکل چکی ہیں اگر آپ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہیں تو دوسرا نکاح کرسکتی ہیں۔(بہار شریعت جلد ششم صفحہ 37)

سوال: زروں کہتی ہیں کہ رجعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: رجعت کے معنی ہیں کہ جس عورت کو رجعی یعنی ایک طلاق دی ہو عدت کے اندر

Marfat.com

اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 567)

مثلاً فرقان نے اپنی بیوی سے کہا تجھے ایک طلاق اب اس کی بیوی عدت میں ہے اور فرقان نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا تو رجعت ہو گئی۔ یعنی شہوت سے بوسہ لیا یا منہ سے بول دیا کہ رجوع کیا

سوال: شائستہ پوچھتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے ایک طلاق دی اور اس نے مجھ سے صحبت نہیں کی تھی کیا اب وہ مجھ سے رجعت کر سکتا ہے؟

جواب: رجعت اسی عورت سے ہو سکتی ہے جس سے صحبت کی ہو اگر خلوت صحیحہ ہوئی مگر جماع نہیں ہوا تو رجعت نہیں ہو سکتی اگر چہ اس عورت کو شہوت کے ساتھ چھوا یا شہوت کے ساتھ فرج داخل کی طرف نظر کی ہو۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 567)

سوال: عنبر کہتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے ایک طلاق دی اور میں نے عدت پوری کر کے دوسرے شخص سے شادی کر لی اب میرا شوہر کہتا ہے کہ میں نے تجھ سے رجعت کر لی تھی تو اب کیا حکم ہے۔ کیا میں اپنے پہلے شوہر کے پاس چلی جاؤں؟

جواب: شوہر نے رجعت کر لی مگر عورت کو خبر نہ کی اس نے عدت پوری کر کے کسی اور سے نکاح کر لیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق (جدائی) کر دی جائے گی اگر چہ دوسرا شوہر بھی اس عورت سے صحبت کر چکا ہو۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 567)

آپ پہلے شوہر کے پاس چلی جائیں۔

سوال: سلیمان نے اپنی مطلقہ کو عدت کے دوران شہوت کے ساتھ بوسہ لے لیا تو کیا رجعت ہو گئی؟

جواب: شہوت کے ساتھ منہ، رخسار، پیشانی، تھوڑی یا سر کا بوسہ لینا یا بلا حائل بدن کو شہوت کے ساتھ چھونا، شہوت کے ساتھ فرج داخل کی طرف نظر کرنا اگر چہ یہ افعال بلا مقصد رجعت ہو تو بھی رجعت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 567)

سوال: عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کی بیوی کینیڈا میں تھی اس کو اپنی طلاق کا علم تین مہینے بعد ہوا اب عدت کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: عدت کا شمار طلاق دینے کے بعد ہی شروع ہو جاتا ہے نہ کہ عورت کو جب طلاق کا علم ہو۔ تو جب طلاق دی تھی اس وقت سے حیض شمار کریں گے کہ طلاق کی عدت تین حیض ہے اگر اس تین ماہ میں تین حیض ہو گئے تو عدت پوری ہو گئی اور اگر نہیں ہوئے تو تین حیض پورے کرے عدت پوری ہو جائے گی۔

سوال: فرزانہ پوچھتی ہیں کہ میری دوست ثمینہ حاملہ ہے اور اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی تو یہ کب تک عدت میں رہے گی؟

جواب: حاملہ عورت کی مدت وضع حمل ہے یعنی جب وہ بچہ پیدا ہو جائے گا تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی اس کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں کیونکہ عدت میں نکاح نہیں کر سکتی۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 654)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق:4)

"اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں"۔ (کنزالایمان)

سوال: حفصہ پوچھتی ہیں کہ اس کے شوہر نے اس کو جماع سے پہلے طلاق دے دی تو اس کی کیا عدت ہے؟

جواب: ایسی عورت جو کہ غیر مدخولہ ہو یعنی اس کے شوہر نے اس سے جماع نہ کیا ہو اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی تو اس کی کوئی عدت نہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا (احزاب:49)

"اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں جسے گنو"۔ (کنزالایمان)

سوال: صفیہ نابالغہ ہے اس کو اس کے شوہر نے دخول کے بعد طلاق دے دی تو اس کی عدت کتنی ہے؟

جواب: طلاق والی عورت جس سے مرد صحبت کر چکا ہو کہ اگر نابالغہ یا آئسہ یعنی اس کو

Marfat.com

حیض آنا بند ہو گیا ہو تو اس کی عدت تین مہینہ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ (الطلاق:4)

"اور تمہاری عورتوں میں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا"۔ (کنزالایمان)

سوال: سارہ اپنا مسئلہ پوچھتی ہیں کہ اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی وہ اس سے صحبت کر چکا تھا تو اس کی عدت کیا ہے؟

جواب: ایسی عورت جو کہ بالغہ ہو اس کا شوہر اس سے صحبت کر چکا ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (بقرہ:228)

"اور طلاق والی عورتیں روکے رکھوا اپنی جانوں کو تین حیض"۔ (کنزالایمان)

سوال: میمونہ کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ میمونہ کی دوست اس کے شوہر کی تعزیت کے لیے اس کے گھر آئی اور اس کی دوست میمونہ سے کہا کہ اب تم کبھی زینت نہیں کر سکتی۔ آپ اس کا شرعی حکم بتائیے؟

جواب: شریعت میں بیوہ عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ مدت گزارنے کے بعد آپ ہر طرح کی زینت کر سکتی ہیں۔ ہاں عدت کے دوران ہر طرح کی زینت کرنا منع ہے۔ مثلاً سر میں تیل ڈالنا، نئے لباس پہننا جس سے زینت ظاہر ہو، زیور پہننا وغیرہ۔

سوال: ام ہانی بیوہ ہو گئی اور ابھی وہ عدت میں ہے۔ اگر وہ سر پر تیل نہ لگائے تو سر میں شدید درد ہوتا ہے۔ رشتہ دار کہتے ہیں کہ سر میں تیل نہیں ڈال سکتے۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: عذر کی وجہ سے عدت میں تیل کا استعمال کر سکتی ہیں مگر اس حال میں کہ اس کا استعمال زینت کے ارادے سے نہ ہو مثلاً درد سر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادت ہو جاتی ہو کہ تیل نہ لگائے گی تو درد سر ہو جائے گا تو تیل لگانا جائز ہے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 69)

Marfat.com

سوال: عمر شاہ کا انتقال ہوگیا اور اس کی بیوہ عدت میں ہے کیا عمر کی بیوہ اپنے خالہ زاد بھائی سے آمنا سامنا کرسکتی ہے؟

جواب: شریعت میں جس طرح عام عورتوں پر نامحرموں سے پردہ کرنا فرض ہے اس طرح بیوہ عورت پر بھی عدت کے دوران نامحرموں سے پردہ کرنا بدستور فرض رہے گا۔ جس طرح عام عورتوں پر محرموں سے پردہ نہیں اسی طرح بیوہ عورت پر بھی دوران عدت محرموں سے پردہ نہیں ہے۔ عموماً بیوہ عورت عدت کے دوران تمام مردوں محرم ہو یا نامحرم پردہ کرتی ہے اور عدت گزارنے کے بعد اسے نامحرموں سے پردہ کرنے کا خیال نہیں رہتا ایسا کرنا شریعت کی رو سے گناہ ہے۔

سوال: سیما پوچھتی ہے کہ اس کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور وہ اپنے شوہر کے گھر میں عدت گزارنے میں فتنہ محسوس کرتی ہے اب سیما عدت کہاں گزارے۔ برائے مہربانی اس کا تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں؟

جواب: وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آسکے اسے لے اور اگر طلاق کی عدت ہو تو جس مکان میں شوہر اسے رکھنا چاہے رہے اور اگر شوہر غائب ہے تو عورت کو اختیار ہے۔ (بہار شریعت حصہ ہشتم)

سوال: زجیبہ سوال کرتی ہے کہ میرے کزن کا انتقال ہوگیا ہے اس کی بیوہ رابعہ سری لنکا کی ہے۔ بیوی کی کوئی اولاد نہیں اب کیا وہ عدت پاکستان میں گزارے گی یا سری لنکا میں؟۔

جواب: شوہر کی موت کے وقت عورت جس مکان میں ہوگی اسی میں عدت گزارے گی بغیر مجبوری کے مکان تبدیل نہیں کرسکتی۔ لہٰذا جب مکان اس کی ملکیت ہے تو اس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے۔ (وقار الفتاویٰ جلد 3 صفحہ 202)

سوال: ساجدہ کہتی ہے کہ میری دوست شاہدہ کی قربت وخلوت سے پہلے اس کے شوہر کو قتل کردیا گیا تو اب شاہدہ کی عدت کتنی ہے نیز اگر مہر مقرر اسے نہیں ملا تو اب وہ اس کی حقدار ہے یا نہیں؟

جواب: ساجدہ دیکھیں موت کی عدت ہر صورت واجب ہوتی ہے۔ آپ کی دوست

Marfat.com

شاہدہ نے اپنے شوہر سے تنہائی میں ملاقات کی یا نہیں لیکن اس پر عدت ہے۔ بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور شوہر کے مال سے اس کا پورا مہر ادا کیا جائے گا اس کے بعد ایک چوتھائی حصہ شوہر کے مال سے ترکہ بھی ملے گا۔

سوال: عائشہ پوچھتی ہیں کہ غیر حاملہ بیوہ عورت کی مدت کتنی ہے؟

جواب: بیوہ عورت اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (بقرہ:234)

"اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں"۔ (کنز الایمان)۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ 473)

Marfat.com

ظہار کا بیان و کفارہ

سوال: سائرہ پوچھتی ہیں کہ ظہار کیا ہوتا ہے؟

جواب: ظہار کے معنی یہ ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع یعنی ایسے جزو کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہے ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ ظہار سے مراد اپنی عورت کے ان اعضاء کو جن کی طرف نظر کرنا محارم کو جائز ہے (سر، چہرہ، ہاتھ، پاؤں) اپنی محرم عورت کے ان اعضاء سے تشبیہ دینا جن کی طرف نظر کرنا جائز نہیں (پیٹھ، پیٹ، ران) وغیرہ۔ مثلاً مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرا سر میری ماں کی پیٹھ کے مثل ہے۔

سوال: صائمہ کہتی ہیں کہ کیا ظہار کے لیے بالغ ہونا شرط ہے؟

جواب: جی ہاں ظہار کے لیے نہ صرف بالغ ہونا شرط ہے بلکہ مسلمان اور عاقل ہونا بھی شرط ہے۔

سوال: زید نے اپنی بیوی حفصہ کو "ماں" کہہ دیا شرع میں اس کا کیا حکم ہے۔؟

جواب: اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوگی مگر ایسا کہنا منع ہے۔ اس شخص نے برا کیا لہٰذا توبہ کرے۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد دوم صفحہ 284)

سوال: شوکت نے اپنی بیوی کو غصہ میں کہا کہ میں تیرا بھائی اور تو میری بہن ہے۔ بیوی ناراض ہو کر اپنے میکے چلی گئی۔ شوکت کے بھائی نے کہا آپ اسے گھر کیوں نہیں لاتے تو شوکت نے کہا میں اسے بہن بول چکا ہوں لہٰذا وہ میرے نکاح سے نکل گئی ہے۔ اب شوکت کیا کرے؟

جواب: یہ لفظ کہ میری بہن بولنا مکروہ اور برا ہے لیکن اس سے ظہار یا طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ظہار کے لیے تشبیہ کا لفظ ہونا ضروری ہے۔

سوال: جمیل اپنی زوجہ کو اکثر اوقات ہنسی مذاق میں ظہار کے الفاظ کہہ دیتا ہے اور کہتا

Marfat.com

ہے کہ نیت نہیں تھی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہنسی مذاق یا نشہ کی حالت یا مجبوری کی حالت میں اگر ظہار کیا تو ظہار ہو جائے گا کیونکہ یہ لفظ صریح ہیں اور اس میں نیت کی کچھ حاجت نہیں۔

سوال: عبداللطیف کی دو بیویاں ہیں اور ایک محفل میں انہوں نے اپنی دونوں بیویوں سے ظہار کیا یعنی ایسی عورت سے تشبیہ دی جو اس پر حرام ہے تو کفارہ کس طرح ادا ہو؟

جواب: دونوں بیویوں کا کفارہ علیحدہ علیحدہ ادا کیا جائے گا اور کفارے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا (المجادلہ)

"اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں کی جگہ کہے پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بری بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ اک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے قبل اس کے کہ اک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا"۔ (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ظہار کے کفارے کے تین طریقے ہیں:

۱۔ غلام آزاد کرے۔

۲۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے۔

۳۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

سوال: آمنہ سوال کرتی ہیں کہ شاہد نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اب وہ کفارے میں روزے رکھنے کی استطاعت کے باوجود چاہتا ہے کہ روزے نہ رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے تو کیا کفارے میں اختیار ہے کہ روزے رکھے یا مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ جواب عنایت فرما کر ثواب آخرت پائیں؟

Marfat.com

جواب: آمنہ بنت ظہار کے کفارہ میں مسکینوں کو صرف وہی کھانا کھلا سکتا ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں تو جس سے روزے بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا"۔ (کنز الایمان سورۃ المجادلہ:4)

لہٰذا اگر کسی نے روزوں کی استطاعت کے باوجود روزے نہ رکھے اور مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوگا روزے رکھنے پڑیں گے۔

رضاعت

سوال: مدنی عرفان سوال کرتی ہیں کہ کیا بچے کو دودھ پلانا عورت کے ذمے لازم ہے اور اگر عورت بچے کو دودھ نہ پلائے تو گنہگار ہو گی یا نہیں؟

جواب: بچہ کو دودھ پلانا اس پر اس وقت واجب ہے کہ کوئی دوسری عورت دودھ پلانے والی نہ ملے یا بچہ دوسری عوت کا دودھ نہ لے یا اس کا باپ تنگ دست ہے کہ اجرت نہیں دے سکتا اور بچہ کی ملک میں بھی مال نہ ہو۔ ان صورتوں میں دودھ پلانے پر ماں مجبور کی جائے گی اور اگر نہ پلائے تو گنہگار ہوگی۔ اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو دیانتاً ماں کے ذمے دودھ پلانا ہے مجبور نہیں کی جا سکتی۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 85)

سوال: حوریہ مشتاق دودھ پلانے کی مدت کے متعلق سوال کرتی ہیں کہ عورت کتنے عرصے تک بچے کو دودھ پلائے؟

جواب: دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے اور اس پر دلیل قرآن پاک کی یہ آیت ہے:

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ (بقرہ:233)

"اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہیے"۔ (کنز الایمان)

سوال: میمونہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ کم سے کم کتنے دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ فرینہ نے فرحان علی کو بچپن میں دودھ پلایا مگر ایسے کہ بچے نے صرف دو یا تین چار

Marfat.com

چوسا اور پھر دودھ نہ پیا۔ کیا صرف دو چار بار چوسنے سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں اس طرح رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر صرف ایک بار چوسا جب بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ (نساء:23)

"اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا"۔ (کنزالایمان)

یہ دودھ پلانے کے متعلق مطلق ہے کہ جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا وہ تمہاری مائیں ہیں ایک یا دو گھونٹ کی قید نہیں۔ اسی طرح حدیث مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے:

یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔

"جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ دودھ سے بھی حرام ہیں"۔ (نسائی جلد دوم صفحہ 81)

سوال: رباح منور سوال کرتی ہیں کہ میری سگی خالہ نے میرے بھائی کو بچپن میں جب کہ وہ چھ ماہ کا تھا پانچ منٹ دودھ پلا دیا تو کیا اب میرے بھائی اور خالہ کی بیٹی کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: جس وقت لڑکے کو دودھ پلایا اس وقت اس کی عمر چھ ماہ تھی لہٰذا یہ دونوں آپس میں رضاعی بہن بھائی ہوئے۔ حدیث میں ہے:

یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔ (نسائی جلد دوم صفحہ 81)

ان دونوں کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ پانچ منٹ تو بہت ہوئے صرف ایک مرتبہ چوسنے سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

سوال: عاتکہ سوال کرتی ہیں کہ ایک عورت نے میرے بھائی راشد کو دودھ پلایا اس کے چار سال بعد میرے چچا کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اسے بھی اس عورت نے دودھ پلایا مگر جس وقت اس نے لڑکی کو دودھ پلایا اس کا وہ دودھ نہیں تھا جو میرے بھائی کو پلا چکی بلکہ دوسرے بچے کا دودھ تھا۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ آیا اب اس لڑکی کی شادی میرے بھائی کے ساتھ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ لڑکا اور لڑکی آپس میں رضاعی بہن بھائی ہو گئے اور باہم نکاح حرام۔

Marfat.com

رضاعت میں یہ شرط نہیں کہ ایک ساتھ ایک زمانہ میں دونوں پئیں اور زمانہ کا فاصلہ نہ ہو۔

درمختار میں ہے:

لاحل بین رضیعی امراۃ لکونھما اخوین و ان اختلاف الزمن والاب۔

سوال: بچہ کسی عورت کا دودھ پی لیتا ہے تو اس عورت کی کسی اولاد سے اس بچہ کا عقد نہیں ہوسکتا۔ معلوم کرنے سے یہ نتیجہ ہوا کہ خون کا اثر ہوتا ہے۔ یہ وجہ ہے لہٰذا خون تو اس میں بھی ہے کہ بہن کی ایک لڑکی اور بھائی کے ایک لڑکے کا عقد ہو جائے؟

جواب: دودھ خون سے بنتا ہے لہٰذا دونوں میں شراکت ہوگئی اور بھائی کے بیٹے، بہن کی بیٹی یا اس کے عکس میں خود ان لڑکوں لڑکیوں میں خون کی شرکت نہیں بلکہ ان کے والد، والدہ میں ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ کتاب النکاح صفحہ 97)

سوال: نمرہ عطار یہ سوال کرتی ہیں کہ ایک بچہ کو ایام شیر خوارگی میں دوا میں اس کی ممانی کا دودھ ملا کر پلایا گیا تو ممانی کی لڑکی سے اس لڑکے کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: دوا میں عورت کا دودھ بچے کو ملا کر پلایا اس کی تین صورتیں ہیں:

ا۔ اگر دودھ غالب ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہے۔

۲۔ اور دوا غالب ہے تو رضاعت نہیں۔

۳۔ اور دونوں برابر ہیں جب بھی رضاعت ثابت ہے۔

اور غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ رنگ یا بو یا مزہ دودھ کا ہے تو دودھ کا غلبہ ہے اور رضاعت ثابت ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

لو خلط لبن المراۃ یا الماء او باالدواء او باالبین البھیمۃ فالعبرۃ اللغالب

(فتاویٰ امجدیہ جلد دوم کتاب النکاح صفحہ 97)

سوال: رجا احمد سوال کرتی ہیں میری حقیقی خالہ نے میری والدہ کا دودھ پیا ہے تو کیا میرے حقیقی بھائی کا نکاح خالہ کی لڑکی سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ آپ کا حقیقی بھائی ہے یعنی دونوں کے ماں باپ ایک ہیں تو خالہ آپ کے بھائی

Marfat.com

کی رضائی بہن ہوئیں اور جس طرح نسبی بہن کی لڑکی سے نکاح حرام ہے" قال اللہ تعالی و بنات الاخت" اسی طرح رضائی بہن کی لڑکی سے بھی نکاح حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

یحرم من الرضاع ما یحرم من انسب۔ (نسائی صفحہ 81)

سوال: یسریٰ شاہین سوال کرتی ہیں ایک لڑکی شگفتہ نے ذکیہ کا دودھ پیا اب لوگ شگفتہ کا نکاح ذکیہ کے دوسرے لڑکے سے کرنا چاہتے ہیں اور عذر یہ کرتے ہیں کہ یہ لڑکا شگفتہ کے دودھ پینے سے پہلے پیدا ہوا تھا تو کیا یہ نکاح درست ہوگا یا نہیں؟

جواب: شگفتہ اس لڑکے کی رضائی بہن ہے اور رضائی بہن سے نکاح حرام۔

قال اللہ تعالی: وَأَخَوٰتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ (نساء:23)

"یعنی رضائی بہن سے نکاح حرام ہے"۔ (کنزالایمان)

حدیث میں ہے:

یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔ (نسائی صفحہ 81)

رضائی بہن یا بھائی صرف وہی نہیں جس کے ساتھ دودھ پیا بلکہ مرضع دودھ پلانے والی کی تمام اولادیں سب اس کے بھائی بہن ہیں۔

سوال: ایمن نے بچپن میں مدت رضاعت میں اپنی دادی کا پستان منہ میں لے کر چوسا کرتی تھی جب کہ دادی کی عمر اس وقت تقریباً 64 سال کی تھی اور ان کو دودھ بالکل نہیں آتا تھا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کہیں دادی کا خالی پستان منہ میں لینے اور چوسنے سے رضاعت نہ ثابت ہوگئی ہو؟

جواب: جب کہ یہ معلوم ہے کہ ایمن کی دادی کو دودھ نہ آتا تھا اور وہ خالی پستان منہ میں لیتی اور چوستی تھی اور دودھ نہیں نکلتا تھا تو رضاعت ثابت نہ ہوگی کہ خالی پستان بغیر دودھ کے چوسنے سے رضاعت نہیں ہوتی بلکہ دودھ پینے سے ہوتی ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد دوم صفحہ 101)

سوال: مدیحہ سکندر سوال کرتی ہیں کہ دودھ پلانے والی کو بغیر شوہر کی اجازت سے دوسرے کے بچے کو دودھ پلانا جائز ہے؟

جواب: چاہیے کہ شوہر سے اجازت لے کر دودھ پلائے۔

Marfat.com

سوال: حمیرا لکھتی ہیں کہ میری شادی کے ایک عرصے بعد میری منہ بولی خالہ انڈیا سے آئی اور مجھے خبر دی کہ یہ مرد تمہارا شوہر کیسے ہو سکتا ہے جب کہ تم دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہے تو کیا اس کی بات پر یقین کیا جائے؟

جواب: حمیرا بہن اگر آپ اور آپ کے شوہر کے خیال میں آپ کی خالہ سچ کہتی ہیں تو نکاح فاسد ہو گیا اور اگر آپ دونوں کے خیال میں وہ جھوٹ بول رہی ہیں تو بھی جدائی بہتر ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے۔

"کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آ کر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اگر شوہر یا دونوں اسے سچ سمجھتے ہوں تو نکاح فاسد ہے اور اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدائی ہے"۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ ہفتم صفحہ 472)

سوال: ثناشہ نے بچپن میں اپنی پھوپھی کی چھاتی اتفاقیہ منہ میں لے لی۔ پھوپھی کا کہنا ہے کہ جس وقت میری آنکھ کھلی ثناشہ اس طرح منہ چلا رہی تھی جیسے دودھ پیتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس وقت میرے دودھ تھا یا نہیں یا مجھے کوئی اثر دودھ کا معلوم ہوا یا نہیں۔ آیا اس صورت میں رضاعت ثابت ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: جب تک دودھ کا کوئی قطرہ جوف میں جانا معلوم و ثابت نہ ہو حرمت ثابت نہ ہو گی۔ درمختار میں ہے:

"اس سے ثابت ہوا کہ دودھ کا حلق یا ناک کے ذریعے پیٹ میں پہنچنے کا علم ہو اس کے بغیر نہیں اور اگر بچے نے پستان کا سر منہ میں ڈالا اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ بچے کے حلق سے دودھ اترا یا نہیں تو حرمت ثابت نہ ہو گی کیونکہ نکاح سے مانع میں شک پایا گیا"۔

دودھ اتر آنے کیلئے کوئی مدت مقرر نہیں۔ عورت کے مزاج کی قوت اور خون کی کثرت پر ہے۔ کبھی بعد ولادت بھی نہیں اترتا اور کبھی کنواری کے اتر آتا ہے۔ درمختار میں ہے:

"عورت خواہ باکرہ ہو کے پستان کا چوسنا رضاع کہلاتا ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 284)

سوال: عروج سوال کرتی ہیں کہ احمد رضا کی حقیقی بہن کی رضاعی بہن آمنہ احمد رضا کے

Marfat.com

نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: احمد رضا اپنی حقیقی بہن کی رضائی بہن آمنہ سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ اس کا آمنہ سے کوئی رشتہ نہیں اگر احمد رضا اور آمنہ نے ایک عورت کا دودھ پیا ہوتا تو اس صورت میں احمد رضا کا آمنہ سے نکاح کرنا حرام ہوتا کیونکہ وہ اس کی رضاعت سے بہن ہوتی۔

اور اگر یوں ہے کہ احمد رضا کی بہن نے اس لڑکی کی ماں کا دودھ پیا یا دونوں نے تیسری عورت کا دودھ پیا ہے جس سے احمد رضا کوئی علاقہ نہیں تو اس صورت میں وہ لڑکی احمد رضا پر حرام نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 422)

سوال: یسریٰ ابراہیم سوال کرتی ہے کہ فرحان نے اپنی حقیقی بہن کا دودھ پیا ہے۔ اس کی بہن سے جو اولاد پیدا ہوئی ہے یہ بہن بھائی اپنی اولاد کا آپس میں نکاح کرنا چاہتے ہیں ان کی اولاد کا نکاح شرعاً آپس میں درست ہے یا نہیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب۔

"جو کچھ نسب سے حرام ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہے"۔ (نسائی جلد دوم صفحہ 81)

بھانجا، بھانجی، بھتیجا، بھتیجی نسب سے حرام ہیں تو دودھ سے بھی قطعاً حرام ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اپنی نسبتی ماں کی رضاعی اولاد اپنی بہن بھائی ہے تو اس اولاد کی نسبتی اولاد اپنے سے یہی رشتہ رکھتی ہے۔

اور جب دودھ پلانے والی کی سب اولاد فرحان کے بہن بھائی ہو گئے تو فرحان کی اولاد دودھ پلانے والی کے لیے یقیناً اپنے بہن بھائی کی اولاد ہے اور اپنے بہن بھائی کی اولاد اجماعاً حرام ہے تو پھوپھی، بھتیجے یا چچا بھتیجی یا خالہ بھانجے یا ماموں بھانجی کا ذنا کیونکر حلال ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 491)

منت

سوال: عروج فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے اپنے ایک مقصد کے لیے منت مانی کہ جب تک وہ پورا نہ ہوگا میں اس وقت تک روزے رکھتی رہوں گی۔ کچھ دن روزہ رکھا مگر

Marfat.com

میری حالت اتنی خراب ہوگئی کہ فی الحال روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے تو کیا اس منت کو پورا کرنے کی شریعت مطہرہ میں کوئی اور صورت ہے؟

جواب: اگر کوئی ایسی منت مانی جس کو پورا کرنے کی طاقت نہیں تو اس صورت میں کفارہ قسم لازم ہوگا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے"۔ (ابی داؤد جلد دوم صفحہ 117)

لہٰذا روزے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں اپنی منت کا کفارہ دے دیں اور منت کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یعنی دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے یا ہر مسکین کو ایک صدقہ فطر کی قیمت کا مالک بنا کر دے۔

سوال: حنا سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی اولاد کو ذبح کرنے کی منت مانے تو اس صورت میں شرع مطہرہ میں کیا حکم ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے کہ اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منت مانی تو ایک بکری ذبح کر کے منت پوری ہو جائے گی اور اگر اولاد کو مار ڈالنے کی منت مانی تو منت ہی درست نہ ہوگی۔

(بہار شریعت حصہ 9 صفحہ 20)

سوال: حما سوال کرتی ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک خالہ نے اپنے پوتے کی صحت کے لیے منت مانی کہ اگر یہ ٹھیک ہو گیا تو میں اس کے کان چھدوا دوں گی لہٰذا دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ ایسی منت ماننا از روئے شریعت کیسا ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے کہ بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان، ناک چھدوانے اور بچوں کو چوٹیاں رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح کی ایسی منت مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں۔ اولاً ایسی واحیات منتوں سے بچیں اور مانی ہوں تو پوری نہ کریں۔

(بہار شریعت حصہ 9 صفحہ 20)

سوال: فرح ناز سوال کرتی ہیں کہ میں نے اپنے بھائی کی اچھی جاب کے لیے بکری ذبح

Marfat.com

کر کے خیرات کرنے کی منت مانی تھی۔ الحمد للہ طلب نہیں اچھی جاب مل گئی ہے تو دریافت طلب مسئلہ ہے کہ اس بکری کا گوشت اغنیاء کو کھلایا جا سکتا ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے اگر اونٹ، یا گائے وغیرہ کو ذبح کر کے اس کے گوشت کو خیرات کرنے کی منت مانی تو یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتے اور اگر دے دیا تو اتنا خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منت پوری نہ ہوگی۔ (عالمگیری، بہار شریعت حصہ 9 صفحہ 20)

سوال: زہرہ سوال کرتی ہیں کہ منت ماننا کیسا ہے کیا قرآن و حدیث میں اس کی کوئی اصل ہے؟

جواب: منت ماننا جائز ہے اور قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ (بقرہ: 270)

"جو کچھ تم خرچ کرو یا منت مانو اللہ عزوجل اس کو جانتا ہے"۔ (کنزالایمان)

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ (الدھر: 7)

"نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منت پوری کرتے ہیں"۔ (کنزالایمان)

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"جو یہ منت مانے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو اس کی اطاعت کرے یعنی منت کو پورا کرے اور جو نافرمانی کی منت مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے یعنی منت پوری نہ کرے"۔

(سنن ابی داؤد جلد دوم باب النذر فی معصیۃ صفحہ 112)

لہٰذا ہر نیک و جائز مقصد کے لیے منت ماننا جائز ہے جیسا کہ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ محترمہ نے اولاد کے لیے منت مانی تھی اور اس کا تذکرہ قرآن پاک میں بھی ہے:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (آل عمران)

"جب عمران کی بیوی نے عرض کی اے میرے رب میں تیرے لیے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے"۔ (کنزالایمان)

Marfat.com

اسی طرح حضرت مریم علیہ السلام نے منت مانی:

اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا (مریم:26)

"میں نے اللہ کے لیے روزے کی نذر مانی ہے"۔ (کنزالایمان)

سوال: فرحانہ سوال کرتی ہیں کہ ہر منت کو پورا کرنا ضروری ہے اگر نہیں تو اس کی وضاحت فرمادیں کہ کس منت کو پورا کرنا ضروری ہے اور کس منت کو پورا کرنا ضروری نہیں؟

جواب: ایفائے منت (منت کو پورا کرنے) سے قبل نذر، منت کی تعریف کی وضاحت کرنا زیادہ مفید ہے۔ نذر یہ مراد یہ ہے کہ غیر واجب عبادت کو اپنے اوپر لازم کر دینا، نذر یا منت کہلاتا ہے۔ نذر کی دو اقسام ہیں:

۱۔ نذر شرعی ۲۔ نذر لغوی

۱۔ نذر شرعی کو پورا کرنا واجب ہے اور نہ پورا کرنے والا گنہگار ہوگا کیونکہ نذر شرعی سے مراد ایسی نذر ہے جس میں ایسی منت مانی جائے جو کہیں نہ کہیں واجب ہے جیسے نماز، روزہ، صدقہ، حج وغیرہ اور وہ کام عبادت ہوں لہٰذا جو چیز کہیں واجب نہ ہو جیسے فاتحہ بزرگان دین، میلاد شریف وغیرہ اسے نذر شرعی نہ کہیں گے۔ (مراۃ المناجیح)

تو چونکہ نذر شرعی عبادت ہے تو اگر کوئی کسی غیر لازم عبادت جیسے روزہ، صدقہ، نفل وغیرہ کی منت مان لے تو اس کا بجالانا ضروری ہے۔

۲۔ نذر لغوی سے مراد ایسی نذر ہے جو کہ بندے پر کہیں بھی واجب نہ ہو جیسے فاتحہ بزرگان دین، میلاد شریف، گیارہویں شریف کی منت ماننا۔ لہٰذا اسی منت کا حکم یہ ہے کرے تو اچھا ہے اور اگر نہیں پوری کی تو گنہگار نہ ہوگا کہ یہ نذر شرعی نہیں۔

سوال: نائلہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے منت مانی تھی کہ اگر میرے بیٹے کی شادی ہو جائے تو میں اسے اور اس کی دلہن کو لعل شہباز قلندر کے مزار پر سلامی کے لیے لے جاؤں گی از روئے شریعت اس منت کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی بزرگ کے مزار پر جانے کی منت منت شرعی نہیں لہٰذا اس کو پورا کرنا شرعاً ضروری نہیں لیکن مردوں کے لیے پورا کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں [illegible]

Marfat.com

اولیاء پر عورتوں کی حاضری کا مسئلہ تو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا سختی سے رد فرمایا۔ ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہیں اللہ عزوجل اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے۔ جب گھر سے نکلتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے اور جب گھر واپس آتی ہے اللہ عزوجل کی لعنت میں ہوتی ہے۔

سوال: فرزانہ سوال کرتی ہیں نذر کے کیا معنی ہیں اور شرعی نذر سے کیا مراد ہے؟

جواب: نذر کا معنی ہے کہ غیر واجب عبادت کو اپنے اوپر واجب کر لینا۔

نذر شرعی سے مراد ایسی نذر ہے جو کہیں نہ کہیں واجب ہے اور جو چیز کہیں واجب نہ ہو وہ شرعی نذر نہ ہوگی۔ دوسرا یہ کہ جس کام کی منت مانی ہے وہ عبادت ہی ہو (نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ)۔ تیسرا یہ کہ خالص اللہ عزوجل کے لیے ہو کسی بندے کے لیے نہ ہو کیونکہ نذر شرعی عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہو سکتی ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد 5 صفحہ 202)

سوال: اگر کسی نے منت میں کسی بھی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے۔ یہ نہیں کہا کہ نماز ہے یا روزہ یا حج وغیرہ تو ایسی منت کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: منت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا کہ اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز روزہ یا حج وغیرہ تو اگر دل میں کسی چیز کو متعین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا ہو تو کفارہ دے۔ (بہار شریعت جلد 9 صفحہ 19)

سوال: کنول سوال کرتی ہے کہ مجھ پر کسی کے دس ہزار ادھار تھا۔ میں نے دل میں ارادہ کیا کہ اگر میرا ادھار ختم ہو گیا تو میں روزہ رکھوں گی لیکن زبان سے کچھ نہیں کہا تو دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ ایسی منت جس کو زبان سے معین نہ کیا صرف دل میں ارادہ کیا از روئے شریعت اس کو پورا کرنا ضروری ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے کہ اگر کسی نے منت مانی اور زبان سے منت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اتنے روزے رکھ لے اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہ کیا کہ کتنے روزے رکھے اور اگر صدقہ کی نیت کی اور

Marfat.com

مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو صدقہ فطر دے۔ (بہار شریعت حصہ 9 صفحہ 19)

سوال: اگر کسی نے فقط نماز پڑھنے کی منت مانی اور اس میں رکعتوں کو معین نہ کیا تو ازروئے شریعت ایسی منت کا کیا حکم ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے کہ نماز پڑھنے کی منت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی جب بھی دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور تین رکعت کی منت مانی تو چار پڑھے اور پانچ کی منت مانی تو چھ پڑھے۔ علی ہذا القیاس (بہار شریعت حصہ 9 صفحہ 19)

سوال: نورین سوال کرتی ہے کہ میں نے ہر ماہ کی 16 ویں کا روزہ رکھوں گی اور سولہ شہیدوں کی نیاز دلوائے گی۔ ازروئے شریعت ایسی منت کا کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ روزہ رکھنا شرعی ہے لہٰذا ہر ماہ کی 16 ویں کو روزہ رکھنا ضروری ہے اور نہ رکھنے کی صورت میں روزے کی قضا کرنا واجب ہوگا۔ نیز سولہ شہیدوں کی نیاز دلوانا نذر شرعی نہیں ہے لہٰذا اس کو پورا کرنا شرعاً واجب نہیں ہے۔

مراۃ المناجیح میں ہے کہ وہ نذر جو شرعی ہو جیسے نماز و روزہ وغیرہ کسی بندے کے لیے نہیں ہوسکتی کیونکہ نذر شرعی عبادت ہے اور عبادت صرف رب تعالیٰ کی ہی ہوسکتی ہے۔ ہاں نذر لغوی بمعنی نذرانہ بندوں کی ہوسکتی ہے مگر اس کو پورا کرنا واجب نہیں۔ اگر پورا کرے تو بہتر ہے جیسے فاتحہ بزرگان دین، گیارھویں شریف کی نذر ماننا شرعی نذر نہیں ہے جیسا کہ ایک لونڈی نے منت مانی تھی کہ جب میں حضور ﷺ کو غزوہ احد سے بخیریت تشریف آتے ہوئے دیکھ لوں تو آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ چنانچہ اس نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اپنی نذر پوری کرو''۔ (مراۃ المناجیح جلد 5)

بہار شریعت میں ہے مسجد میں چراغ جلانے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں شریف کی نیاز دلوانے یا کسی بزرگ کا کونڈہ کرنے یا محرم کی نیاز یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی نہیں مگر یہ کام منع نہیں کرے تو اچھا ہے۔

(بہار شریعت حصہ 9 صفحہ 20)

Marfat.com

سوال: شگفتہ سوال کرتی ہیں میں نے منت مانی تھی کہ میں اپنے شوہر کی پہلی تنخواہ پر ایک بکرا ذبح کروں گی تو صورت مذکورہ میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر منت کو کسی شرط پر معلق کیا اور اس کی خواہش بھی ہے کہ میرا یہ کام ہو جائے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا کسی کے لیے منت مانی کہ وہ روزگار سے لگ جائے گا تو اتنے روزے رکھوں گا یا خیرات کروں گا ایسی صورت میں جب شرط پائے گی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا روزگار لگ گیا تو اس منت کو پورا کرنا ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ کام نہ کرے یعنی منت پوری نہ کرے اور اس کے بدلے میں کفارہ دے دے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 19)

لہٰذا آپ نے بکری ذبح کرنے کی منت مانی اور اس کو شوہر کی پہلی تنخواہ پر معلق کیا تو جب پہلی تنخواہ مل جائے تو بکری ذبح کرنا اللہ کے لیے ضروری ہو جائے گا۔

سوال: مریم سوال کرتی ہے کہ میری خالہ نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں عبداللہ شاہ غازی علیہ الرحمہ کے مزار مبارک پر چادر چڑھاؤں گی کیا یہ منت از روئے شریعت درست ہے اور اس منت کو پورا کرنا ضروری ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے کہ کسی بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں شریف کی نیاز دلوانے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں کرے تو اچھا ہے۔ (بہار شریعت حصہ 9 صفحہ 20)

لہٰذا آپ کی والدہ نے بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منت مانی ہے اور مزار پر چادر چڑھانا اچھا کام ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے اور اختیار ہے کہ منت پوری کریں یا نہ کریں لیکن یہ خیال رہے کہ عورتوں کا مزار پر جانا شرعاً منع ہے لہٰذا کسی مرد کے ذریعے چادر چڑھوادیں۔

سوال: ربیعہ سوال کرتی ہیں کہ میں اپنی بیماری میں دعا مانگی کہ اے خدا عزوجل میں اچھی ہو جاؤں گی تو سال بھر ہر جمعہ کو روزہ رکھوں گی۔ خدا عزوجل کے فضل و کرم سے میں اچھی ہو گئی ہوں اور کچھ دنوں تک روزہ رکھا اور کچھ جمعے روزہ نہ رکھ سکی۔ اب میں چاہتی ہوں کہ اگر روزہ کے بدلے کفارہ ہو تو ادا کر دوں۔ براہ کرم آگاہ فرمادیں شریعت کا کیا حکم ہے۔

Marfat.com

روزہ ہی رکھنا پڑے گا یا پھر کفارہ سے کام بن جائے گا؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر بیمار اچھی ہوگئی تو تندرست ہو جانے کے بعد سال بھر میں جتنے جمعے کے روزے چھوٹ گئے ان کی قضا رکھے کہ اس قسم کی منت میں روزہ نہ رکھنا اور اس کے عوض میں کفارہ دینا جائز نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ 339)

سوال: حرا سوال کرتی ہیں کہ میں نے 500 رکعت کی منت مانی ہے تو براہ کرم اس بات کی وضاحت فرمادیں کہ کیا تمام رکعتیں اکٹھی پڑھنا ضروری ہیں یا تھوڑی تھوڑی کر کے پڑھنے سے بھی منت پوری ہو جائے گی؟

جواب: اگر بیک وقت 500 رکعت پڑھنے کی منت نہیں مانی تو متفرق طور پر پڑھ سکتی ہے۔

سوال: ثناء سوال کرتی ہے کہ میری پھپھو کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی ہے فوراً دس بیبیوں یا سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کہانی مانتی ہیں تو کیا از روئے شریعت یہ منت درست ہے؟

جواب: جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں ایسی منتوں سے بچیں اور اگر مانی ہوں تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملے اپنے لغو (فضول) خیالات و دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یہ کرتے چلے آئیں ہیں اور منت مانیں تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، درود شریف کلمہ شریف وغیرہ۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 25)

اسی طرح دس بیبیوں کی کہانی بھی کسی مستند روایت سے ثابت نہیں محض من گھڑت باتیں ہیں لہٰذا ایسی منتیں اگر مان لیں تو اسے پورا نہ کریں۔

سوال: سعدیہ سوال کرتی ہیں کہ میں نے منت مانی تھی کہ اگر میرے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو میں اسے اللہ کے لیے حافظ قرآن بناؤں کیا اس طرح کہنے سے شرعاً نذر ہوئی یا نہیں اور کیا مجھ پر اسے پورا کرنا لازم ہے؟

جواب: سعدیہ بہن یہ نذر ہوئی محض وعدہ ہوا جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ اس لفظ سے کہ اللہ کی نذر کریں گے نذر نہ ہوئی محض وعدہ ہوا مگر اللہ عزوجل سے جو وعدہ کیا اس سے پھرنا بھی ہرگز نہ چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 13 صفحہ 581)

سوال: میلاد شریف، گیارھویں شریف و فاتحہ اولیاء اللہ عزوجل، شربت محرم کا پینا سب

Marfat.com

کے لیے جائز ہے یا صرف فقراء کے لیے؟

جواب: یہ تمام چیزیں نہ زکوٰۃ ہیں نہ صدقہ واجبہ اس کا کھانا غنی فقیر، سید وغیر سید وغیرہ کو بالاتفاق حلال ہیں۔ نیز سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ شرح ہدایہ کے حوالے سے فرماتے ہیں "جو نفلی صدقہ بالاتفاق ہاشمی کیلئے جائز ہے اور اسی طرح وہ نفلی صدقہ غنی کے لیے بھی جائز ہے"۔

نیز درمختار میں ہے کہ نفلی صدقات اغنیاء کو جائز ہے۔

ان اشیاء میں تصدق (صدقہ کرنے کی) نیت نہیں ہوتی بلکہ تمام حاضرین پر ہدیۃً تقسیم ہوتا ہے اور ہدیۃً یقیناً مطلق سب کے لیے جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 13)

سوال: سلمیٰ پوچھتی ہیں کہ ایسی منت جس کا پورا ہونے کی خواہش ہو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر منت کو کسی ایسی چیز کے ساتھ معلق کر دیا جس کے پورا ہونے کی خواہش ہے مثلاً میرا بیٹا تندرست ہو جائے گا تو میں روزہ رکھوں گا تو ایسی صورت میں شرط پورا ہونے پر روزہ رکھنا یا جس چیز کی بھی منت مانی ہے وہ پورا کرنا ضروری ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کریں یعنی روزہ نہ رکھیں اور اس کے بدلے کفارہ دے دیں۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ 9 صفحہ 19)

سوال: شہزاد مراد سوال کرتی ہیں کہ ہمارے والد صاحب بغرض ثواب ملانہ گیارہویں شریف کا اہتمام کرتے ہیں اور کھانا مساکین وغیرہ میں تقسیم کرتے ہیں ایک طالبعلم حنفی قادری، سنی، سید جس کی تعلیم دینی بوجہ استطاعت نہ ہونے کے نامکمل رہ جاتی ہو اور علوم دینی حاصل نہ کرنے کی وجہ سے اس طالبعلم کے بدعقیدہ ہو جانے کا اندیشہ ہو اس صورت میں اگر وہ روپیہ جو فاتحہ میں صرف کیا جاتا ہے اگر اس طالبعلم کے تعلیم دینی میں بہ نیت ثواب فاتحہ غوث اعظم دستگیر خرچ کیا جائے تو یہ بدل ہو گا یا نہیں اور ثواب میں کمی تو نہ ہو گی؟

جواب: یہ اس کا نعم البدل ہو گا اور ثواب میں کمی کیا اس سے ستر گنا ثواب کی زیادہ امید ہے۔ بطور مذکور کھانا پکا کر کھلانے یا بانٹنے میں ایک کے دس ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "جو نیکی بجالاتا ہے اس کے لیے اس کی دس مثل ہے"۔

اور طالبعلم کی اعانت میں کم سے کم ایک کے سات سو۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

"ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح

Marfat.com

جس نے اگائیں سات بالیاں ہر بالی میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے"۔ (کنزالایمان)(البقرہ:261)

فی سبیل اللہ سے مراد وہ غازی جس کے پاس خرچہ و اسلحہ نہ ہو۔ بعض نے کہا حاجی اور بعض نے کہا اس سے خصوصاً طالبعلم مراد ہیں۔ جب کہ اس میں حفظ ہدایت ہو۔ صحیح حدیث میں ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

"تیری وجہ سے کسی ایک کا ہدایت پا جانا ہر اس شخص سے بہتر ہے جس پر طلوع آفتاب ہو"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 306-305)

امید ہے آپ کو تسلی بخش جواب فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں مل گیا ہوگا۔

سوال: زرینہ سوال کرتی ہیں کہ میری امی کا ماموں سے کچھ جھگڑا ہو گیا تو امی نے غصے میں کہا کہ اگر آج کے بعد میں نے تم سے بات کی تو مجھ پر مہینہ کے روزے ہیں۔ اور اس سے مراد اس کا مقصد یہ تھا کہ ماموں سے کبھی بھی بات نہیں کروں گی۔ تو اس صورت میں شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: بہار شریعت جلد اول میں ہے کہ اگر ایسی منت پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گا یا تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اگر اس کے یہاں گیا یا اس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ روزے رکھ لے یا کفارہ دے۔ (بہار شریعت منت کا بیان صفحہ 19)

Marfat.com

قسم کا بیان

سوال: شیبہ سوال کرتی ہیں کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان پیسوں کے سلسلے میں کچھ اختلاف ہو گیا۔ لہٰذا میرے شوہر نے غصہ میں آکر کہا کہ مجھے میری ماں کی قسم تجھے آج کے بعد ایک پائی بھی نہ دوں گا۔ تو ازراہ کرم کوئی ایسی صورت بتائیں کہ میں وہ مجھے خرچ دے سکیں؟

جواب: شیبہ بہن غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں آتا۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ 9)

لہٰذا آپ کے شوہر نے غیر خدا یعنی ماں کی قسم کھائی جو شرعاً قسم نہیں اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہ ہوگا۔ لہٰذا آپ کے شوہر آپ کو بخوشی پیسے دے سکتے ہیں۔

سوال: گل رعنا پوچھتی ہیں شرعی قسم سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ عزوجل کے جتنے بھی نام ہیں ان میں سے جس نام کے ساتھ وہ قسم کھائے گا قسم ہو جائے گی خواہ بول چال میں اس نام کے ساتھ وہ قسم کھاتے ہوں یا نہیں مثلاً اللہ کی قسم، رحمٰن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم۔

یونہی اگر خدا عزوجل کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اس کی قسم کھائی تو قسم ہو گی مثلاً خدا عزوجل کی عزت و جلال کی قسم، اس کی کبریائی کی قسم، اس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اس کی عظمت کی قسم، قرآن کی قسم، قرآن کی بڑائی کی قسم وغیرہ۔

اور مزید اس طرح کے الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے حلف کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ کر کے کہتا ہوں، مجھ پر قسم ہے، لا الٰہ الا اللہ میں یہ کام نہ کروں گا وغیرہ۔ الغرض اللہ عزوجل کے تمام نام اور وہ صفات جس کے ساتھ قسم کھائی جاتی ہو، قسم کھائی تو یہ قسم شرعی ہے اور اس کے توڑنے سے کفارہ لازم آئے گا۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 659)

سوال: دریشہ سوال کرتی ہیں کہ قسم کا کفارہ کیا ہے؟

Marfat.com

جواب: دریشہ بہن اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں قسم کے کفارے کے بارے ارشاد فرماتا ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ (المائدہ:89)

''اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا بدلہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا غلام آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا''۔ (کنز الایمان)

قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ان کو کپڑے پہناتا ہے۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے اختیار کرے ہاں اگر ان تینوں میں سے کسی اک کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو پھر تین دن کے روزے رکھے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 661)

سوال: صائمہ پوچھتی ہیں کہ اگر کسی شخص نے کسی حلال چیز کو خود پر حرام کر لیا تو کیا واقعی حرام ہو گئی اور یہ قسم ہے؟

جواب: جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کے کہہ دینے سے وہ چیز حرام نہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے جسے حلال کیا اسے کون حرام کر سکتا ہے مگر اس کے کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یعنی یہ قسم ہے۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 659)

سوال: فرزانہ پوچھتی ہیں کہ ان کے شوہر سرکاری ملازم ہیں اور انہوں نے حکام بالا کے مجبور کرنے پر قسم کے ساتھ جھوٹا بیان دیا۔ نوکری برقرار رکھنے کے لیے حکام بالا کے حکم اور زبردستی جھوٹی گواہی دینی پڑی مگر ضمیر بہت ملامت کر رہا تھا تو ایسی صورت میں بہتری کی کیا صورت ہے؟

جواب: آپ نے جو باتیں لکھی ہیں اگر یہ صحیح ہیں تو ایسی جھوٹی قسم جو جان بوجھ کر کھائی گئی ہو سخت ترین گناہ کبیرہ ہے۔ بے شک رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے انسان پر لازم ہے کہ ملازمت باقی رہے یا م نہ رہے دنیاوی مفاد کے لیے اس طرح کی جھوٹی قسمیں نہ کھائے

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے۔ اگر ملازمت چلی گئی تو اللہ تعالیٰ حصول رزق کا دوسرا ذریعہ بنادے گا۔ جو گناہ کبیرہ آپ کے شوہر سے ہو چکا ہے انہیں چاہیے کہ سچے دل سے توبہ کریں اور خلوص نیت کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں۔ وہ توبہ قبول کرنے والا اور گناہ بخشنے والا ہے۔ (وقار الفتاویٰ جلد 3)

سوال: نوشین سوال کرتی ہیں کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اپنے بیٹے کی شادی اپنی بھانجی سے کروں گی مگر میرے شوہر نے میری مرضی کے خلاف بھتیجی سے شادی کروادی تو چونکہ میں نے قسم کھائی تھی جو کہ پوری نہیں ہوئی تو آیا قسم کا کفارہ ہے یا کوئی دوسرا حل؟

جواب: علامہ مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں اس قسم کی قسم کا جواب تحریر فرماتے ہیں کہ:

اس قسم میں یہ قید نہیں کہ میں اپنی بھانجی کے علاوہ کسی اور سے نہیں کرواؤں گی لہٰذا قسم ابھی نہیں ٹوٹی اب بھی قسم پر عمل کرنا ممکن ہے لہٰذا اگر آپ نے اپنی بھانجی سے شادی کروادی تو قسم ٹوٹے گی اور پھر کفارہ لازم آئے گا۔

اور اگر قسم کھاتے وقت نیت یہ تھی کہ میں اس کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں ہونے دوں گی تو اس صورت میں قسم ٹوٹ گئی اب کفارہ دیں۔

سوال: عائشہ سوال کرتی ہیں کہ میری اپنی بہن سے لڑائی ہوگئی میں نے لڑائی میں قسم کھالی کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں کبھی کھانا نہیں کھاؤں گی پھر میری بہن میرے لیے کھانا لے کر آئی تو میں نے پھر اللہ کی عزت وجلال کی قسم میں ہرگز ہرگز کبھی کھانا نہیں کھاؤں گی پھر میں نے کھانا کھالیا تو مجھ پر دو قسموں کا کفارہ ہوگا یا ایک قسم کا؟

جواب: عائشہ آپ پر دو قسموں کا کفارہ لازم ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے:

کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہیں کروں گا پھر دوبارہ اسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہیں کروں گا پھر اس کام کو کیا تو دو کفارے لازم ہیں۔

(بہار شریعت جلد 9 صفحہ 14-13)

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ میری دوست نے مجھ سے کہا تمہیں قسم ہے فلاں سے

Marfat.com

بات نہ کرنا تو کیا اس سے مجھ پر قسم لازم ہوگئی اور بات کرنے کی صورت میں مجھ پر کفارہ لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب: دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام کردو تو اس کہنے سے اس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں۔ (بہار شریعت جلد 9 صفحہ 14)

سوال: قسم کے کفارے کا آسان طریقہ بتادیں؟

جواب: دس صدقہ فطر کے برابر رقم نکال کر الگ الگ دس مسکینوں کو دے دیں۔ مثلاً ایک صدقہ فطر یعنی سوا دو سیر آٹے کی قیمت اگر 30 روپے ہو تو 300 روپے دس صدقہ فطر کی رقم بنے گی۔ یہ دس مسکینوں کو 30،30 روپے کر کے دے دیں یا روزانہ ایک ہی مسکین کو 30 روپے دے دیں اور دس دن تک دیتے رہیں۔

Marfat.com

بیماری کا بیان

سوال: توقیر فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں بیماری نعمت ہے اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کے منافع بے شمار ہیں اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقتاً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔

یہ ظاہری بیماریاں جن کو انسان بیماری سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا زبردست علاج ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے۔ پس بیماری تو واقعی نعمت ہوئی کہ بندے کو رب سے قریب کر دیتی ہے۔

اور آپ کے سوال کا دوسرا جز کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں تو یہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے:

صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے علاوہ کچھ اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے گرا دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جو تکلیف، وہم، حزن و اذیت و غم پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم جلد اول صفحہ 300)

سوال: سونیا درانی سوال کرتی ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کو پیارا ہوتا ہے ان کو ہی غم و بلا آتی ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: سونیا بی بی آپ کی بات کسی حد تک تو درست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو

Marfat.com

بلا میں مبتلا فرماتا ہے جیسا کہ ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "جتنی بلا زیادہ اتنا ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی ہو اس کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کیلئے ناخوشی۔

لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو اللہ کا پیارا ہو اس پر ہی بلائیں آئیں بلکہ کبھی بلائیں مصیبتیں، بیماریاں گناہوں کے سبب بھی آتی ہیں۔ ترمذی میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ "بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے"۔ اور یہ آیت مبارکہ پڑھی:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝٣٠ (شوریٰ)

"جو تمہیں مصیبت پہنچے وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت ہی معاف فرما دیتا ہے"۔ (کنزالایمان)

ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا میں سزا دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور اسے قیامت کے دن پورا بدلہ دے گا۔ نیز آپ کے سوال کا جواب یہ حدیث مبارکہ بھی ہو سکتی ہے:

ترمذی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا "انبیاء پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں۔ آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر دین قوی ہے تو بلا بھی اس پر سخت ہو گی اور دین میں بھی ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ رہا۔ (ترمذی)

سوال: قیصرہ ناز سوال کرتی ہیں کہ کیا بیماریوں اور بلاؤں کے سبب درجات بھی بڑھتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ احمد و ابوداؤد بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ۔ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ "کہ بندہ کے لیے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلاء فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے

Marfat.com

یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے علم الٰہی میں ہے"۔

حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوا کہ بیماریوں وغیرہ سے درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

سوال: سحر فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ ہماری دادی کہتی ہیں کہ بندہ تندرستی میں عبادت کرتا ہو بیماری میں نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کا ثواب دے دیتا ہے۔ از روئے شرع کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: سحر بی بی آپ کی دادی کا قول درست ہے۔ اس کا ثبوت حدیث پاک سے ملتا ہے کہ شرح سنہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بندہ جب عبادت کے اچھے طریقے پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتے اس پر موکل ہے اس سے فرمایا جاتا ہے اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلالوں یعنی موت دوں"۔

اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو گناہ معاف کر دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا اور رحم فرماتا ہے۔

شریعت کی رو سے یہ بات بالکل درست ہے کہ بندہ جو نیک اعمال تندرستی میں کرتا تھا اگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بیماری میں مبتلا کر دے تو اس نیک بندے کے لیے تندرستی والے اعمال لکھ دیے جاتے ہیں جیسا کہ درج بالا حدیث سے ثابت ہوا۔

Marfat.com

عیادت کا بیان

سوال: روحا بیان سوال کرتی ہیں بیماری کی عیادت کرنے کی کیا فضیلت ہے نیز اس کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیں؟

جواب: اگر کوئی مسلمان بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی کرنے کو عیادت کہتے ہیں اور اس کی بہت فضیلت احادیث کریمہ میں آئی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے ایک باغ ہے۔
(ابوداؤد باب فی فضل العیادۃ صفحہ 89)

عیادت کیلئے باوضو جانے والوں کی فضیلت حدیث مبارکہ میں یوں آئی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اچھا وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اس کو ساٹھ برس کی مسافت کے فاصلے پر دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے"۔ (ابوداؤد باب فی فضل العیادۃ صفحہ 89)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانہ بنالیا"۔ (ابن ماجہ صفحہ 104 باب ماجآء فی ثواب من عاد مریضاً)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ رحمت کے دریا میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک کہ بیٹھ نہیں جاتا اور جب بیٹھ جاتا ہے تو غریق دریائے رحمت ہو جاتا ہے"۔ (احمد، مالک)

Marfat.com

عیادت کا مسنون طریقہ

مریض کی عیادت کرنا سنت ہے۔ اگر یہ معلوم ہو کہ میرے جانے سے اس کو تکلیف ہو گی تو نہ جائے یا پھر وہ وقت اس کے آرام کا ہو کہ اس کے جانے سے آرام میں خلل واقع ہو تو چاہیے کہ ایسے وقت میں نہ جائے اور جب اس کے پاس جائے تو اس کے سامنے اچھی اچھی بات کرے اور اس کی بیماری کے ہلکا ہونے کا احساس دلائے اور موت وغیرہ کی باتیں نہ کرے اگرچہ اس کی بیماری کو دیکھ کر اس کی موت کا گمان ہو جائے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم بیمار کی مزاج پرسی کو جاؤ تو موت کے بارے اس کا رنج وغم دور کرو اگرچہ اس سے اس کی موت کا وقت نہیں ٹل سکتا لیکن اس کا دل خوش ہو جائے گا"۔ (انوار الحدیث صفحہ 170)

مزاج پرسی کرنے کے بعد جلدی اٹھنے کی کوشش کرے جیسا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

"بہترین عیادت یہ ہے کہ مزاج پرسی کے فوراً بعد اٹھ جائے"۔

(انوار الحدیث صفحہ 170)

پھر سنت کے مطابق دعا پڑھے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے:

"حضور ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے:

اَسْئَالُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ۔

اگر موت کا وقت نہیں آ گیا تو ضرور شفا ہو گی"۔ (انوار الحدیث صفحہ 170)

جب کوئی عیادت کے لیے جائے تو مریض سے دعا کروائے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم مریض کے پاس جاؤ اس سے دعا کے لیے کہو کہ اس کی دعا ملائکہ کی دعا کی طرح ہے"۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ 104 باب ما جاء فی عیادۃ المریض)

Marfat.com

تجہیز و تکفین

سوال: نگار فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ موت کے وقت بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کیا یہ بات درست ہے۔ اس سے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں؟

جواب: جی ہاں جس وقت موت آتی ہے یعنی جب نزع کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو شدید تکلیف ہوتی ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب پانی کا ایک برتن تھا جس میں آپ ہاتھ ڈال کر اپنے چہرہ مبارک پر لگاتے تھے اور فرماتے تھے:

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بے شک موت کی بھی سختیاں ہوتی ہیں"۔

(شرح الصدور صفحہ 31)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موت کی تکلیف کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"کہ یہ تلوار کی تین سو چوٹوں کے برابر ہے"۔ (شرح الصدور صفحہ 33)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"موت کی تکلیف تلوار کی ایک ہزار چوٹوں سے زائد ہے"۔ (شرح الصدور صفحہ 33)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

موت دنیا کی اور آخرت کی ہولناکیوں میں سے سب سے زائد ہولناک ہے۔ یہ آروں کے چیرنے سے، قینچیوں کے کاٹنے سے، ہانڈیوں کے ابلنے سے زائد ہے۔ اگر مردہ زندہ ہو کر موت کی سختی لوگوں کو بتا دیتا تو ان کا عیش اور نیند سب کچھ ختم ہو جاتا۔ (شرح الصدور صفحہ 35)

مذکورہ بالا احادیث سے ظاہر ہوا کہ موت کی سختیاں ہیں اور نزع کے وقت بندے کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سوال: سلو پرا عادل سوال کرتی ہیں کہ کیا موت کی دعائیں مانگنی جائز ہے؟

جواب: کسی مصیبت یا تکلیف پر موت کی آرزو کرنا جائز نہیں اور ناچار کرنی ہے تو یوں کہے:

Marfat.com

"الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے"۔ (سنن ابی داؤد جلد 2 صفحہ 518)

سوال: نورین قمر سوال کرتی ہیں کہ ہمارے گھر گذشتہ دنوں دادی جان کی وفات ہوئی۔ نزع کے وقت ہمیں معلوم نہ تھا کہ کیا کیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ایسا کسی کے ساتھ معاملہ ہوتے دیکھیں تو کیا کریں؟

جواب: ا۔ جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیا جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں۔ قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو تو اس سے تکلیف ہوتی ہے تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔

۲۔ اگر وہاں کتا، تصویر یا جب (ایسا شخص جس پر غسل فرض ہو) ہو تو اس کو وہاں سے ہٹا دینا چاہیے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو"۔ (دیلمی)

۳۔ اگر ممکن ہو تو اس کو وضو کروا دیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص کی روح ملک الموت نے عالم دنیا میں بحالت وضو قبض کی ہو تو قیامت میں مرتبہ شہادت پائے گا"۔ (طبرانی)

۴۔ اس کے سرہانے سورہ یٰسین پڑھی جائے کہ جس مرنے والے کے سرہانے یٰسین پڑھی جاتی ہے اس پر موت آسان ہو جاتی ہے۔

۵۔ اگر زیادہ سختی دیکھیں تو سورہ رعد پڑھیں کہ مرنے والے کے پاس سورہ رعد کا پڑھا جانا مستحب ہے کیونکہ اس سے مردے پر آسانی ہو جاتی ہے۔

۶۔ جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے تک نہ آئی ہو اسے تلقین کریں یعنی اس

Marfat.com

کے پاس بلند آواز سے پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ﷺ

اس کے پاس صرف بلند آواز سے پڑھیں اسے کہنے کا حکم نہ دیں۔

۷۔ تلقین کرنے والا نیک شخص ہو اور زبردستی اسے کلمہ نہ پڑھایا جائے۔

۸۔ خوشبو لگا کر اس جگہ رکھیں مثلاً لوبان، اگربتی وغیرہ کہ مستحب ہے۔

۹۔ نزع کے وقت اپنے اور جس پر نزع کی کیفیت طاری ہو اس کے لیے دعا کرتے رہیں کہ کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔

نورین بی بی ان تمام کاموں کو ذہن نشین فرما لیں تاکہ اگر کبھی کسی پر یہ وقت آئے تو اس کا یہ کام شریعت کے مطابق ہو۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 292)

سوال: فریال عنبر سوال کرتی ہیں کہ جب کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو لوگ بڑی جلدی مچا دیتے ہیں کہ غسل کفن میں جلدی کریں۔ کیا شریعت میں اس کی کوئی حیثیت ہے؟

جواب: فریال بی بی یہ عمل بالکل درست اور شریعت کے عین مطابق ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی اس کی بہت تاکید آئی ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے میت کے بارے فرمایا:

''اس کو جلد اس کے گڑھے کی طرف لے جاؤ کیونکہ وہی اس کا ٹھکانہ ہے تاکہ اس میں جا کر وہ اچھائی برائی دیکھ لے''۔

حضرت ابوبکر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میت جلدی قبر میں پہنچنے سے خوش ہوتی ہے''۔ (ابن ابی الدینا)

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے علی رضی اللہ عنہ! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو:

۱۔ نماز کا وقت جب آ جائے۔

۲۔ جنازہ جب موجود ہو۔

۳۔ بے شوہر والی کا جب کفو ملے۔

Marfat.com

سوال: نسرین انصاری سوال کرتی ہیں کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم سب بہن بھائی دوسرے ملکوں میں تھے۔ ہم سب پاکستان والدہ کے جنازے میں آئے۔ کیا اس بات کی میری والدہ کو خبر ہو گی۔ اور ہم نے ان کے فاتحہ کے لیے اہتمام کیا ان کے غسل وکفن وغیرہ کا بہترین انتظام کیا۔ کیا ان تمام باتوں سے ہماری والدہ باخبر ہوں گی؟

جواب: جی ہاں ان تمام امور کی آپ کی والدہ کو اطلاع ہو گی۔ جیسا کہ روایت میں ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میت اپنے غسل دینے والے، اٹھانے والے، کفن دینے والے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتی ہے"۔ (احمد، طبرانی)

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"میت ہر چیز کو پہچانتی ہے حتی کہ اپنے غسل دینے والے سے کہتی ہے آہستہ غسل دو"۔

سوال: زرنا شاہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی شخص کی مرتے وقت آنکھیں کھلی رہ جائیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی شخص کی آنکھیں کھلی رہ جائیں تو نرمی کے ساتھ بند کر دی جائیں۔ کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی مرنے لگے تو اس کی آنکھیں بند کر دو کہ جب روح نکلتی ہے تو نگاہ اس کا تعاقب کرتی ہے اور فرشتے وہاں موجود ہوتے ہیں تو جو اہل خانہ کہتے ہیں فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں"۔

آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَ سَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَاخَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ۔

"اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر اے اللہ تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس پر سہل کر اور اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر اور اس کی آخرت کو اس کی دنیا سے بہتر کر"۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 292)

Marfat.com

سوال: تیسرے، ساتویں اور چالیسویں [illegible] عورتیں [illegible] اکٹھی ہو کر
فوت ہونے والے [illegible] کے لئے [illegible] پڑھ کر
[illegible]
[illegible] یہ طریقہ کیسا ہے؟

جواب: آج کل [illegible] کہ قل [illegible]
[illegible] خوشبو
[illegible]
[illegible]
نہیں کہنی چاہئیں ارشاد ہے

"اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو۔"

(جامع ترمذی ابواب الجنائز [illegible])

سوال: بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ خواتین اپنی ساس مرحومہ وغیرہ کی بھی برائیاں بیان کرتی رہتی ہیں۔ کیا کسی مرنے والے کی اس طرح برائی کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کی برائیاں بیان کرنا غیبت کہلاتا ہے اور مردے کی برائیاں بیان کرنا سخت ترین گناہ حرام ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "اپنے مردوں کا صرف بھلائی کے ساتھ یاد کرو کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہو گے اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب بہت ہے جس میں وہ ہیں"۔ (سنن نسائی جلد اول صفحہ 274)

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

"مردوں کو برا مت کہو کیونکہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے"۔ (سنن نسائی)

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سرکار مدینہ ﷺ سے روایت کی:

"تم اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو"۔ (حاکم)

Marfat.com

لہٰذا چاہیے کہ ان کی برائیوں سے درگزر کریں اور ان کو بھلائی کے ساتھ یاد کریں اور اگر اتنا ظرف نہیں کہ بھلائی سے یاد کریں تو ان تذکرہ ہی نہ کریں کہ گناہ میں مبتلا ہوں اور ویسے بھی مرنے والے کا تذکرہ جس انداز کیا جائے ویسا ہی معاملہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چند صحابہ کرام ایک جنازے کے قریب سے گزرے تو خیر کے ساتھ اس کا ذکر کیا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "واجب ہوگئی۔ پھر لوگوں کا دوسرے جنازہ پر گزر ہوا تو برائی کے ساتھ اس کا ذکر کیا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا" واجب ہوگئی"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا چیز واجب ہوگئی۔ فرمایا" جس میت کا تم لوگوں نے بھلائی کے ساتھ ذکر کیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم لوگوں نے برائی کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم لوگ زمین پر خدائے تعالیٰ کے گواہ ہو"۔ (بخاری و مسلم)

سوال: ہمارے یہاں عام طور پر یہ رواج ہے کہ کسی کے گھر میں میت ہو جاتی ہے تو اس سال جو پہلی عید یا بقر عید آتی ہے اہل میت عید نہیں مناتے، اچھا لباس نہیں پہنتے، کھانا نہیں پکاتے، عورتیں زیب و زینت نہیں کرتیں، خود کسی کے گھر نہیں جاتے، قریبی رشتہ دار یا نزدیکی تعلق والے اپنے گھر سے ان کے یہاں کھانا لے کر جاتے ہیں وہیں کھانا ان کو کھلاتے ہیں کیا یہ سب شرعاً درست ہیں۔ ان پر بڑی پابندی سے عمل ہوتا ہے اور اس کے خلاف کرنے کو بہت برا اور معیوب سمجھا جاتا ہے؟

جواب: مذکورہ بالا سوال میں جو باتیں درج ہیں یہ سب غلط رسومات ہیں۔ شریعت میں ان کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ شرعاً ممنوع ہیں۔ لہٰذا قابل ترک ہیں۔ عورت کے لیے اپنے شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس دن سوگ منانا اور زیب و زینت ترک کرنے کا حکم ہے۔ اچھے پکوان سے احتراز کرنا درست نہیں ہے۔

حدیث قدسی ﷺ ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت کسی میت پر تین راتوں سے زائد سوگ نہ کرے البتہ شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

بھڑک دار رنگین کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے، شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ کرنا درست نہیں البتہ اگر شوہر منع نہ کرے تو عزیز واقارب کے مرنے پر بھی تین روزہ سوگ منا سکتی ہے۔

سوال: اکثر دیکھا گیا ہے کہ میت کے گھر میں خواتین چیخ چیخ کر روتی ہیں، سینے کوٹتی ہیں، بال نوچتی ہیں کیا یہ تمام باتیں درست ہیں اگر انہیں منع کیا جائے تو کہتی ہیں کہ ہمارا غم ہی ایسا ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے کہ گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا، یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔ ہماری بہنیں اس مرض میں بہت مبتلا ہوتی ہیں کہ میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے زور زور سے روتی پیٹتی ہیں۔ ہر آنے والے سے گلے مل کر رونا، بے صبری کا مظاہرہ کرنا، الٹے سیدھے جملے بول کر رونا، ایسی تمام عادتیں اسلام میں ناجائز و ممنوع ہیں۔ بلکہ ان پر بہت سخت وعیدیں ہیں۔

اب کچھ وعیدیں ذکر کی جاتی ہیں کاش ہماری بہنیں ان کو غور سے پڑھ کر سچی توبہ کریں اور آئندہ کے لیے اس فعل سے باز آجائیں اور جہاں ایسا فعل ہوتا دیکھیں ان کو بھی پیار و محبت سے سمجھائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رونے پیٹنے والی عورتیں اپنی قبروں سے بکھرے بال، پریشان حال اور گرد آلود اٹھیں گی اور ان کے سروں پر خارش کا دوپٹہ اور اللہ کی لعنت کے جوتے اور قطران کا لباس ہوں گے اور اپنے ہاتھوں کو اپنی چھاتیوں پر رکھے ایسے ہی چیختی چلاتی اور واویلا کرتی ہوں گی"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کو دو قسم کی آوازیں سخت ناپسند ہیں ایک کسی مصیبت کے وقت بین کرنے کی آواز اور دوسرے خوشی کے وقت گانا گانے کی آواز۔ اللہ تعالیٰ گانے والیوں اور بین کرنے والیوں پر لعنت کرتا ہے"۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بین کرنے والی عورت اپنے مرنے سے ایک سال پہلے جب تک توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی کیونکہ اس کا گناہ عظیم ہے۔

اور بین کرنے کے سبب نہ صرف یہ کہ بین کرنے والی عذاب میں مبتلا ہوتی ہے بلکہ بیچارہ مردہ بھی اس سبب سے عذاب دیا جاتا ہے۔

غور سے پڑھیں اور اپنے مردوں کو تکلیف سے بچائیں۔

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اپنی تصنیف سرور خاطر میں اس کے متعلق فرماتے ہیں:

"کوئی شخص ایسا نہیں کہ کسی دوسرے کے گناہ کی پاداش میں عذاب دیا جائے بجز مردے کے"۔

کیونکہ مردے پر اس کے گھر والوں کا اس پر رونے کے برابر عذاب دیا جاتا ہے۔ تو جب گھر والے بین کرتے وقت کہتے ہیں کہ اے ہماری عزت، اے ہماری وجاہت تیرے بعد کون ہمارا مددگار ہے۔ اس وقت مردے کو اس قبر میں مارتے ہیں اور ہر بات کے بدلے عذاب کے فرشتے مردے کو مار لگاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جوڑ جوڑ الگ ہو جاتے ہیں۔ عذاب کے فرشتے اس سے کہتے ہیں تو ایسا ہی تھا جیسا کہ تیرے گھر والے کہتے ہیں۔ کیا تو ان کا رازق، ان کا امیر اور ان کا کفیل تھا۔ مردہ کہے گا نہیں خدا کی قسم میں کمزور ناتواں تھا۔ تیری ذات پاک ہے تو ہی مجھے رزق دیتا تھا اور ان کو بھی رزق دیتا تھا۔ اس پر حق سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا "تجھ پر یہ عذاب اس بناء پر ہے کہ تو نے ان کو اس سے باز کیوں نہ رکھا"۔

لہٰذا غم اپنی جگہ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ بین و نوحہ کریں اور خود بھی گنہگار ہوں اور اپنے عزیز مردے کو بھی عذاب میں مبتلا کریں۔ (سرور خاطر باب مدد نے پہنچنے کے عذاب میں صفحہ 28)

صحیحین میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں سرکار مدینہ ﷺ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے یعنی جب کہ اس نے وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو

Marfat.com

اور منع نہ کیا گیا ہو۔ (انوارالحدیث صفحہ 184)

سوال: زنیرہ وہاب سوال کرتی ہیں کہ ہم اپنی فوت شدہ نانی جان کے نمازوں اور روزوں کا فدیہ دینا چاہتے ہیں اس کا طریقہ ارشاد فرما دیں اور کیا اس فدیہ سے نانی جان کو فائدہ ہوگا؟

جواب: جی ہاں اگر ورثاء اپنے مرحومین کی طرف سے ان کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کر دیں تو یہ ان کی زبردست امداد ہوگی۔ اس طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ عزوجل فرض کی ذمہ داری سے آزاد ہوگا اور ورثاء بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

فدیہ ادا کرنے کا طریقہ

میت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کے لیے اور بارہ سال مرد کے لیے نابالغی کے نکال دیں۔ باقی جتنے سال بچیں ان میں سے حساب لگائیں کہ وہ کتنی مدت تک بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا۔ یا کتنی نمازیں کتنے روزے اس کے ذمہ قضا کے باقی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اندازہ لگائیں بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بقیہ تمام عمر کا حساب لگالیں۔ اب فی نماز ایک ایک صدقہ فطر خیرات کریں۔ ایک ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو اور پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔

ایک دن کی پانچ نمازیں اور ایک وتر واجب کا فدیہ دینا ہے۔ مثلاً دو کلو پچاس گرام کی رقم بارہ روپے ہوں تو ایک دن کی نمازوں کے 82 روپے ہوئے اور ایک ماہ کے 2160 روپے ہوئے۔ اب کسی میت پر پچاس سال کی نمازیں باقی ہیں تو فدیہ ادا کرنے کے لیے کافی رقم درکار ہوگی۔ لہٰذا اگر کسی کے پاس اتنی استطاعت نہ ہو تو اس کے لیے علماء کرام نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے:

مثلاً وہ ایک ماہ کی رقم 2160 روپے سے کسی مسکین یا فقیر کی مدد کر دے۔ یہ ایک ماہ کی نمازوں کا فدیہ ہو گیا۔ وہ فقیر رقم دینے والے ہی کو ہبہ کر دے۔ یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو اس کا مالک بنا دے۔ اس طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں۔ یوں ساری نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ اسی طرح فی روزہ بھی ایک صدقہ فطر ہے اس طرح روزوں کا بھی فدیہ ادا کریں۔

بہتر یہ ہے کہ آپ اس رقم کا کسی سنی عالم وغیرہ کو وکیل بنا دیں وہ حیلہ وغیرہ کر کے ان

Marfat.com

شاء اللہ آپ کی رقم صحیح مصرف میں لے آئیں گے۔ اس طرح آپ بھی ثواب پائیں گے اور آپ کی میت کی یہ زبردست مدد ہوگی کہ وہ قرض کی ذمہ داری سے آزاد ہو جائے گا۔

(رسائل عطاریہ حصہ اول صفحہ 23-122)

تعزیت کا طریقہ

سوال: عائشہ علی سوال کرتی ہیں کہ تعزیت کا درست طریقہ بتا دیں کہ اگر ہم کسی میت کے گھر جائیں تو تعزیت کس طرح کریں؟

جواب: تعزیت کے لیے مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب (قریبی رشتہ دار، گھر والے) کو تعزیت کرے۔ چھوٹے بڑے، مرد و عورت سب سے تعزیت کرے مگر یوں کہ مردوں سے مرد اور عورتوں سے عورتیں تعزیت کریں۔ یہ نہ ہو کہ عورتیں نامحرم مردوں سے تعزیت کرنے لگ جائیں۔

جب میت کے گھر جائیں تو میت کے گھر والوں کو صبر و سکون کی تلقین کریں۔

تعزیت کا مطلب نہیں کہ جا کر گھر والوں کے لیے مزید اضطراب کا سبب بنیں جیسا کہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ جا کر گھر والوں سے لپٹ کر دردمندانہ الفاظ بول کر خود بھی روتی ہیں اور گھر والوں کو بھی رلاتی ہیں۔

تعزیت میں یہ کہے:

"اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانپے، تم کو صبر دے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے"۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ان الفاظ سے تعزیت فرمائی:

"خدا ہی کا ہے جو اس نے لیا اور دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز کا وقت مقرر ہے"۔

میت کے گھر میں بیٹھ کر دنیاوی گفتگو یعنی غیبت وغیرہ، ادھر اُدھر کی باتیں نہ کی جائیں بلکہ وہ تو خود ایسا موقع ہے کہ اپنی موت کو یاد کیا جائے۔ اس کے بھرے گھر، برتن، کپڑوں سے بھری الماریاں وغیرہ کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے کہ ایک دن مجھے بھی اسی طرح یہ سب چھوڑ کر جانا ہے۔

Marfat.com

میت کے قریب دعا کی کثرت کی جائے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔
وہاں بیٹھ کر مردے کی برائیاں نہ بیان کی جائیں بلکہ اس کو اچھے الفاظ میں یاد کریں۔
تعزیت کے لیے بار بار جانا ضروری نہیں جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔(درمختار)

حاصل کلام یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے غم میں شریک ہو کر اس کے غم کو ہلکا کیا جائے کہ بندہ اپنے دوستوں اور اقارب کو اپنے قریب دیکھتا ہے تو اسے اپنا غم ہلکا محسوس ہوتا ہے۔ جبھی تو تعزیت کی اسلام میں اس قدر فضیلت رکھی گئی ہے کہ:

"جس نے اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت میں تعزیت کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔(جامع ترمذی جلد اول ابواب الجنائز صفحہ 206)

دوسری حدیث میں ہے کہ "جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اسے اسی کے مثل ثواب ملے گا"۔(بہار شریعت جلد اول صفحہ 310)

سوال: ثمن جہاں سوال کرتی ہیں کہ دل میں اکثر خیال آتا ہے کہ کیا قبر میں جسم کی ہر چیز ختم ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! احادیث مبارکہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "انسان کی ہر چیز گل سڑ جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اسی سے قیامت کے دن اسے مرکب کیا جائے گا"۔

مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بنی آدم کے تمام اجزاء کو مٹی کھا لیتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اسی سے انسان مرکب ہے"۔(شرح الصدور صفحہ 311)

پیاری بہن! جیسا کہ احادیث کی روشنی میں پتہ چلا کہ قبر میں جسم کے اعضاء گل سڑ جائیں گے لیکن کچھ خوش نصیب ایسے ہیں جن کے اجسام قبر میں بھی سلامت رہیں گے۔ لہٰذا ایسے اعمال میں کوشاں رہیں۔ درود پاک کی کثرت کریں۔ نیک اجتماعات میں جائیں اور اچھے ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور اپنی آخرت کی فکر کریں۔

Marfat.com

سوال: بسرٹی عادل سوال کرتی ہیں کہ مرنے کے بعد جسم میں بدبو وغیرہ کیوں پیدا ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ مردے کا جسم بھی صاف ستھرا ہوتا ہے لیکن موت کے بعد ایک بو سی پیدا ہو جاتی ہے۔ دریافت طلب بات یہ ہے کہ ایسا کیوں اور کس لیے ہوتا ہے؟

جواب: پیاری بہن! اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ مردے کے جسم میں بدبو کا پیدا ہونے میں بھی حکمت ہی پوشیدہ ہے جیسا کہ ان روایات سے پتہ چلتا ہے:

ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے بعض کتابوں میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اگر میں میت کے جسم کو نہ سڑاتا تو لوگ مردوں کو گھر میں ہی رکھے رہتے"۔

ابن عساکر نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "میں نے بندوں پر تین چیزوں سے فراخی کی غلہ میں گھن پیدا کر دیا ورنہ بادشاہ اس کو جمع کر لیتے جیسے سونا چاندی کو جمع کرتے ہیں، میت کا جسم سڑا دیا ورنہ کوئی میت کو دفن نہ کرتا، اور غمگین کو اس کا غم بھلا دیا ورنہ وہ کبھی غمگین سے نہ بیٹھتا۔ (شرح الصدور صفحہ 311)

اور جہاں تک کیسے؟ کا تعلق ہے تو ایک روایت میں ہے کہ ابن عساکر نے ابو قلابہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے روح سے زائد اچھی چیز پیدا نہ فرمائی۔ یہ جس سے نکال لی جائے اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ (شرح الصدور صفحہ 311)

امید ہے کہ آپ کو تشفی ہو گئی ہوگی۔

سوال: مشہور ہے کہ جس گھر میں کوئی مر جائے وہاں تین روز تک چولہا نہیں جلنا چاہیے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رشتہ دار وغیرہ کم و بیش تین دن تک کھانا پہنچا دیتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: جس گھر میں میت ہو جائے وہاں چولہا جلانے کی کوئی ممانعت نہیں چونکہ میت کے گھر والے صدمہ کی وجہ سے کھانا پکانے کا اہتمام نہیں کریں گے اس لیے عزیز و اقارب تین روز تک کھانا بھیجتے ہیں۔ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنے لوگوں کو یہ حکم فرمایا تھا اور یہ حکم استحباب کے لیے اگر میت کے

Marfat.com

گھر والے کھانا پکانے کا انتظام کریں تو کوئی گناہ نہیں نہ کوئی عار یا عیب کی بات ہے۔

سوال: ہمارے یہاں رواج ہے کہ مردے کا چہرہ سب عورتیں، سب مرد دیکھتے ہیں چاہے محرم ہو یا نامحرم۔ یہ رواج صحیح ہے یا غلط؟

جواب: غیر محرم عورتوں کو جیسا کہ زندگی میں اجنبی مرد کا چہرہ دیکھنا ممنوع ہے مرنے کے بعد بھی ممنوع ہے اور غیر محرم عورت کا چہرہ مردوں کو دیکھنا حرام ہے اس میں بہت احتیاط کرنی چاہیے۔

سوال: نوشین اقبال سوال کرتی ہیں کہ تعزیت کا شرعی حکم کیا ہے اور کیا اس کی کوئی فضیلت بھی ہے؟

جواب: نوشین بہن تعزیت کرنا سنت ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

"جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا"۔ (جامع ترمذی جلد اول ابواب الجنائز صفحہ 206)

سوال: نفیسہ سوال کرتی ہیں کہ کیا شرع میں تعزیت کے لیے کوئی وقت ہے؟

جواب: تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہ وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہو اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ چہارم صفحہ 315)

سوال: زرینہ سوال کرتی ہیں کہ شرع میں تعزیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: دفن سے پیشتر تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو۔ مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کرے۔ چھوٹے بڑے، مرد و عورت کو اس کے محارم تعزیت کریں۔

تعزیت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر عطا کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔

اور نبی ﷺ نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی:

"خدا ہی کا ہے جو اس نے لیا ہے اور دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے"۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 310)

Marfat.com

سوال: نورین سوال کرتی ہیں کہ قبرستان میں ہی تعزیت کرآنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے اور دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا اور تعزیت کر کے اپنے گھر جانا اگر اتفاق ہو تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہیے۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ 311)

سوال: رفعت کہتی ہیں کہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ میت والے گھر میں عورتیں آتی ہیں تعزیت کے لیے روتی پیٹتی ہیں اور نوحہ کرتی ہیں تو یہ کیسا عمل ہے؟

جواب: رفعت بہن! واقعی میں عورتیں ایسا کرتی ہیں اور یہ بہت برا اور قبیح فعل ہے اور حدیث پاک میں اس کی وعید بھی آئی ہے۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''کہ نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر ایک کرتہ قطران کا ہوگا اور ایک خارلعنت کا''۔

(صحیح مسلم جلد اول ابواب الجنائز صفحہ 303)

تعزیت کے لیے اکثر عورتیں اور رشتہ دار جمع ہوتے ہیں اور عورتیں روتی ہیں پیٹتی ہیں نوحہ کرتی ہیں انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ یہ گناہ پر مدد دینا ہے''۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ 311)

Marfat.com

وراثت کا بیان

سوال: نوشابہ بانو سوال کرتی ہیں کہ ایک عورت نے اپنی بہو کی تجہیز و تکفین اپنے پاس سے کی تو کیا ایسی عورت میت کے ترکہ سے اسی قدر حصہ لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر عورت نے اپنی بہو کی تجہیز و تکفین اپنے پاس سے کی ہے تو اس کا معاوضہ پانے کی اصلاً مستحق نہیں کہ

"جب اپنے مال سے میت کو کفن پہنائے تو وہ رجوع کر سکتا ہے یعنی اس کے مال سے لے سکتا ہے اور اجنبی ایسا کرے تو وہ رجوع نہیں کر سکتا یعنی میت کے مال سے نہیں لے سکتا۔ اگر غیر وارث اپنے مال سے وراثت کی اجازت کے بغیر اس نیت سے میت کو کفن پہنائے کہ وہ میت کے ترکہ میں رجوع کرے لے گا تو اس کو رکوع کا حق نہیں یعنی وہ میت کے مال سے نہیں لے سکتا، وارث کی موجودگی میں ایسا کرے یا غیر موجودگی میں"۔

اور اگر عورت کے کسی وارث کے اذن سے تجہیز و تکفین کی تو جس قدر کفن دفن میں صرف ہوا بشرطیکہ اس میں قدر سنت یعنی پانچ کپڑوں سے زیادتی نہ کی ہو اس قدر قیمت بہو کے ترکہ سے لے سکتی ہے۔

عقود میں ہے لیکن اجنبی کو مطلقاً رجوع کا حق حاصل نہیں سوائے اس کے کہ وارث نے اس کی اجازت دی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 57)

سوال: ام حبیبہ سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص کے فوت ہونے پر اس کے رشتہ داروں کے اس شخص کی زوجہ کے جہیز کا مال بھی اس کے ترکہ میں شامل کر دیا اور زید کے وارثین کو بھی اس میں حصہ دار بنایا۔ کیا زوجہ کا جہیز اس شخص کے ترکہ میں شامل ہوگا اور کیا اسے زید کے وارثین پر تقسیم کرنا جائز ہے؟

جواب: مال جہیز تو خاص اس شخص کی زوجہ کی ملکیت ہے نہ وہ اس شخص کا ترکہ ہے اور نہ اس شخص کے کسی وارث کا اس میں کوئی حق۔ ردالمحتار میں ہے

Marfat.com

"ہر ایک جانتا ہے کہ جہیز عورت کی ملک ہوتا ہے اس میں کسی کا کوئی حق نہیں ہوتا"۔
(ردالمحتار باب المہر)

سوال: سندس عطاریہ سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص کے بعد وفات اس نے ایک بیٹی سنی اور ایک بھائی شیعہ وارث چھوڑے؟

جواب: عوام وخواص کے تجربہ سے ثابت ہے کہ اس زمانے میں شیعہ ضروریات دین کے منکر ہیں تو ہرگز نہ ان سے نکاح کرنا جائز، نہ وہ اہل سنت کا ترکہ پائیں، نہ اہل سنت کو ان کا مورث کہہ سکیں۔ عالمگیری میں ہے

"رافضیوں کو کافر قرار دینا واجب ہے ان کے اس قول کی وجہ سے کہ امام باطن کا ظہور ہونا ہے (یہاں تک کہ کہا) اور یہ قوم ملت اسلام سے خارج ہے اور ان کے احکام مرتدوں جیسے ہیں"۔

یونہی ظہوریہ میں ہے:

"دین کا اختلاف بھی میراث سے مانع ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 73)

لہٰذا رافضی ترکے سے حصہ نہ پائے گا۔

سوال: عائزہ عطاریہ سوال کرتی ہیں کہ ایک مرد مذہب اہل سنت والجماعت نے عورت مذہب شیعہ تبرائی سے روافض کے طریقہ کے مطابق نکاح پڑھایا اور اپنی زوجیت میں لایا۔ وہ عورت زوجہ شرعی ہو سکتی ہے یا نہیں اور ترکہ میں اس مرد کی مستحق ہے یا نہیں؟

جواب: وہ ہرگز زوجہ شرعیہ نہیں نہ اصلا ترکہ کی مستحق۔ رافضی تبرائی ہمارے فقہاء کرام، اصحاب فتاویٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک مطلقاً کافر ہے۔ عامہ کتب فتاویٰ میں اس مسئلہ کی جابجا تصریح ہے اور فقہائے محدثین کے نزدیک اور ان کا کفر کثیر وجوہات کی بناء پر ثابت ہے۔

پہلی وجہ تو یہی تبرائے ملعون، فقہائے کرام فرماتے ہیں حضرات شیخین کی شان میں ان کلمات ملعون کا بکنے والا کافر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں فتاویٰ خلاصہ سے ہے:

"رافضی جب شیخین رضی اللہ عنہم کو گالی دے اور ان پر لعنت بھیجے تو وہ کافر ہوگا"۔

Marfat.com

اور دوسرا حضرت افضل الاولیاء المحمدیین امیر المؤمنین امام المتقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت برحق سے انکار کرنا۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں صحیح مذہب میں اس کا منکر کافر ہے۔ فتاویٰ ظہیریہ میں ہے:

"جس نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد امت پر آپ کی خلافت کا انکار کیا تو صحیح قول میں وہ کافر ہے کیونکہ اس پر اجماع امت ہے اور کسی قابل اعتبار شخص نے اس سے اختلاف نہیں کیا"۔

ظہیریہ، عالمگیریہ وسیرت احمدیہ وغیرہ میں ہے:

"اسی طرح جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہے اصح قول میں وہ کافر ہے"۔

پس بلاشبہ رافضیہ ہرگز اہل سنت کی زوجہ شرعیہ نہیں ہوسکتی اور ان سے نکاح محض باطل اولاد، اولاد زنا اور وہ ہرگز ترکہ، اہل سنت کا استحقاق نہیں رکھتی۔ عالمگیری میں ہے:

"دین کا مختلف ہونا میراث سے مانع ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 81)

سوال: صبہ فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ بلال کو اس کی خالہ نے اپنی بہن سے لے کر اپنا بیٹا کر کے پالا۔ اب خالہ کی وفات کے بعد اس کو خالہ کے ترکہ کا کچھ حصہ ملے گا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں زید کو اپنی اس خالہ کے ترکہ سے بوجہ متبنیٰ یا سوتیلے بیٹے ہونے کے کچھ نہیں پہنچے گا کہ متبنیٰ یا سوتیلا بیٹا ہونا شرعاً ترکہ میں کوئی استحقاق پیدا نہیں کرتا۔

(تخریج از فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 84)

سوال: عریشہ ملک سوال کرتی ہیں ہارون کو اس کی پھوپھو نے اپنا بیٹا کر کے پالا۔ اس کے سگے والد کی وفات کے بعد کیا ہارون اپنے حقیقی والد سے ترکہ پائے گا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں ہارون اپنے حقیقی والد یا والدہ کے ترکہ سے حصہ پائے گا کسی کا اسے بیٹا بنا لینا اپنے حقیقی والدین کے بیٹے ہونے سے خارج نہیں کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(تخریج از فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 84)

Marfat.com

سوال: حرا جبیں سوال کرتی ہیں میرے نانا نے بوقت وصال جو ترکہ چھوڑا اسی کی بقدر ان پر قرض ہے جب کہ ان کے دونوں بیٹے بے ادائے قرضہ میراث پانے پر بضد ہیں۔ اس صورت میں جب کہ قرض ترکہ کے مال کو محیط ہے کیا دونوں بیٹے اس کو پانے کے حقدار ہوں گے؟

جواب: جب ترکہ کا مال قرض کے بقدر ہو تو جب تک دین ادا نہ کر لیا جائے کوئی وارث وراثت سے کچھ نہیں پا سکتا۔ اشباہ میں ہے:

"جو قرض اتنا ہو کہ کل مال سے قرض ادا ہو گا تو اس صورت میں وارث اس ترکے سے محروم ہو جائیں گے۔ جامع الفصولین میں ہے یعنی اگر قرض اتنا ہو کہ تمام مال کا احاطہ کرلے تو بطور میراث اس ترکے کا کوئی مالک نہیں ہوگا"۔

لیکن ایک صورت ہے کہ جس کا میت کو قرض ادا کرنا ہے وہ قرض معاف کردے یا میت کا کوئی وارث میت کی طرف سے اس کا قرض ادا کردے اور وارث کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ادائیگی کے وقت تبرع (یعنی ایسی بخشش جس سے عوض مطلوب نہ ہو) کی شرط کرے اور اگر وارث کے مطلقاً بغیر شرط کے میت کی طرف سے قرض ادا کیا تو اب میت پر وارث کا قرض ہے۔ چنانچہ وہ ترکہ وارث کے قرض میں منقول ہو گا یعنی وراثت ورثاء میں تقسیم نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 94)

سوال: عروج عطاریہ سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص نے بوقت وفات ایک زوجہ اور بیٹا بیٹی چھوڑے۔ زوجہ چاہتی ہے کہ چونکہ میرا مہر ادا نہیں ہوا ہے لہٰذا بعوض دین مہر ترکہ مجھے ملنا چاہیے۔ دین مہر زیادہ جب کہ ترکہ کم ہے اور ورثاء کہتے ہیں کہ فرائض کے ترکہ میں سے ورثا سب کو حصہ ملنا چاہیے۔ اب پہلے دین مہر ادا ہونا چاہیے کہ ترکہ وارث تمام ورثاء پر تقسیم کیا جائے؟

جواب: مہر ادا کرنا ترکہ تقسیم کرنے پر مقدم ہے جب تک مہر ادا نہ کر دیا جائے یا معاف نہ ہولے کوئی وارث کچھ نہیں پا سکتا جب کہ اس کی مقدار کم ترکہ سے زائد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اس وصیت کے بعد جو تم کر جاؤ اور اس دین کے بعد"

مگر عین جائیداد عین کا مہر میں دیا جانا ضروری نہیں ورثاء کو اختیار ہے کہ مہر اپنے پاس

Marfat.com

اسے ادا کریں اور جائیداد تقسیم ترکہ کے لیے بچالیں یا جائیداد بیچ کر ادائے مہر میں صرف کی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 94)

سوال: سنبل رضا سوال کرتی ہیں کہ ایک خاتون کہ جس نے اپنے بھتیجوں کی خود کفالت کی اور اس کے وارث اس کے ہی بھتیجے اور ایک پوتا ہے اور یہ خاتون بھی بوجہ قربت ساری وراثت بھتیجوں کو لکھ دینا چاہتی ہے۔ اس صورت میں پوتے کو محروم کر کے وراثت بھتیجوں کو لکھ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اول تو حیات مالک میں اس کے مال کا کوئی وارث نہیں اور بعد موت کب معلوم کون زندہ ہوگا کون مردہ۔ اور اگر عورت کے بعد پوتا اور بھتیجے سب باقی رہے تو پوتا ہی وارث ہوگا بھتیجے اس کے ہوتے کچھ نہ پائیں گے اور عورت کو ہرگز جائز نہیں کہ پوتے کو محروم کرنے کے لیے اپنا مال بھتیجوں کو لکھ دے۔

حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے"۔ (ابن ماجہ)، (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 98)

سوال: لاریب عطاریہ سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص کہ جس کا بیٹا فاسق ہے اور وہ شخص چاہتا ہے کہ اپنا مال نیکی کے کام میں لگائے اور مسجد تعمیر کرائے کیا اس صورت میں اس کا اپنے بیٹے کو میراث سے محروم کرنا اور مسجد بنوانا جائز ہے؟

جواب: خلاصہ میں ہے:

"اگر کسی شخص کی اولاد فاسق ہو اور وہ شخص چاہے کہ اپنا مال نیکی کے کاموں میں خرچ کرے اور فاسق اولاد کو میراث سے محروم کردے تو یہ فاسق اولاد کے لیے مال چھوڑنے سے بہتر ہے"۔ بزازیہ میں ہے:

"اگر کسی نے ارادہ کیا کہ وہ اپنا مال نیک کام میں خرچ کرے اس حال میں کہ اس کا بیٹا فاسق ہو اس کے بیٹے کے لیے مال چھوڑنے سے نیک کام میں خرچ کرنا افضل ہے کیونکہ اس کے لیے مال چھوڑنا گناہ پر مدد دینا ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 112)

Marfat.com

سوال: شہر بانو سوال کرتی ہیں کہ محمد زمان نے بوقت وصال دو بیٹے چھوڑے ہیں جن میں سے بڑا بیٹا ترکہ کم ہونے کی بنا پر اس سے علیحدہ ہو گیا کہ کل مال چھوٹے بھائی کو ملے تا کہ وہ اپنے مصرف میں لائے۔ کیا بڑے بھائی کا اپنے حق وراثت سے دستبردار ہونا تا کہ کل مال چھوٹے کو ملے جائز ہے اور کیا اس طرح اس کا حصہ باطل ہو جائے گا؟

جواب: اشباہ میں ہے:

"انسان کی ملکیت میں اس کے اختیار کے بغیر کوئی شے داخل نہیں ہوتی مگر میراث بالاتفاق داخل ہوتی ہے"۔

اسی میں ہے:

"اگر وارث کہے کہ میں نے اپنا حق چھوڑ دیا ہے تو اس کا حق باطل نہیں ہوگا کیونکہ ملک چھوڑ دینے سے باطل نہیں ہوتا"۔

غمز العیون میں ہے:

"اگر کوئی شخص دو بیٹے چھوڑ کر مر گیا ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے میراث میں سے اپنا حصہ چھوڑ دیا تو اس کا حصہ باطل نہیں ہوگا کیونکہ وہ حصہ لازم ہے جو چھوڑ دینے سے متروک نہیں ہوتا بلکہ اگر وہ عین ہو تو اس کے لیے تملیک ضروری ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 115)

سوال: مہوش سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص جو کہ اہل ہنود سے تھا مسلمان ہوا اور اس کے باقی رشتہ دار اپنے کفر پر ہیں۔ کیا اب اس شخص کے انتقال کے بعد اس کا وارث کوئی ہوگا اور اس کا ترکہ کسے ملے گا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ ہی کافر مسلمان کا"۔ اس کو شیخین نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 157)

سوال: اگر بدمذہب کو میراث سے محروم کرنا چاہے تو؟

جواب: جس وارث کو محروم کرنا چاہتا ہے اگر وہ فاسق و معاذ اللہ بدمذہب ہو تو اس کو محروم

Marfat.com

کرنا ہی بہتر و افضل ہے۔ خلاصہ ولسان الحکام وفتاوی عالمگیری میں ہے:
"اگر کسی کی اولاد فاسق ہو اور وہ چاہے کہ اپنے مال کو نیکی کے کاموں پر خرچ کر کے فاسق اولاد کو میراث سے محروم کر دے تو ایسا کرنا فاسق کے لیے مال چھوڑ جانے سے بہتر ہے۔
بدمذہب بدترین فاسق ہے۔ فاسق میں یہ خوف تھا کہ مال اعمال بد میں خرچ کرے گا۔ بدمذہب میں یہ اندیشہ ہے کہ امانت گمراہی وضلالت میں اٹھائے گا۔ یہ اس سے لاکھ درجہ بدتر ہے۔
غنیۃ میں ہے "عقیدہ کے اعتبار سے فاسق ہونا عمل کے اعتبار سے فاسق ہونے سے بدتر ہے اور اگر ایسا نہیں تو بعض ورثا کو محروم کرنا ضرور ظلم ہے۔ جس کے لیے حدیث صحیح نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما ہے کہ مجھے ظلم پر گواہ مت بنا۔
ابن ماجہ کی حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس سے جنت کی میراث قطع کر دے گا"۔
یہ حدیث دیلمی کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ جس شخص نے اپنے وارث سے میراث کو سمیٹ لیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی میراث کو سمیٹ دے گا۔

سوال: کیا میراث کا حق زیادہ عرصہ گزر جانے سے ساقط ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: میراث کا حق زیادہ عرصہ گزر جانے سے ساقط نہیں ہوتا۔
ردالمحتار میں ہے سید حموی نے الاشباہ کے حاشیہ میں کہا کہ اب بادشاہ اپنی تمام ولایتوں میں پندرہ سال گزر جانے کے بعد وقف اور میراث کے علاوہ دعویٰ کی سماعت کرنے سے قاضیوں کو روک دیتے ہیں۔
ردالمحتار میں حامدیہ منقول ہے "انہوں نے تین مسئلوں کے جواب میں لکھا کہ میراث کے دعویٰ کی سماعت کی جائے گی اور مدت کا دراز ہونا اس سے مانع نہ ہوگا۔
اشباہ میں ہے:

Marfat.com

"زیادہ عرصہ گزر جانے کی وجہ سے حق ساقط نہیں ہوتا"۔ (بحوالہ ردالمختار)

سوال: عنبر فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ ایک عورت جو کافرہ تھی بعد وفات شوہر کہ شوہر بھی کافر تھا مسلمان ہوئی جس کے ساتھ اس کی اولاد بھی مسلمان ہوئی۔ اس صورت میں عورت اور اولاد شوہر کی میراث کی حقدار ہوگی یا نہیں؟

جواب: سوال سے ظاہر ہے کہ عورت شوہر کی وفات کے بعد مسلمان ہوئی اس لیے اولاد ترکہ سے محروم نہیں ہوسکتی اگرچہ اس کے بعد مسلمان ہو گئے۔

"یہ معلوم ہے کہ وہ مورث کی موت کے وقت مسلمان نہیں تھا تو میراث کا مستحق ہونے کے وقت مانع نہیں پایا گیا بلکہ بعد میں پایا گیا تو گویا وہ اس شخص کی طرح ہو گیا جو کافر مورث کے مرنے کے بعد مسلمان ہوا تو یہ درحقیقت مسلمان کا کفر کی میراث پانا نہ ہوا بلکہ کافر کا کافر کی میراث پانا ہوا"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 326)

سوال: عائشہ احمد سوال کرتی ہیں کہ کیا داماد بھی حق وراثت رکھتا ہے؟

جواب: داماد یا خسر ہونا اصلاً کوئی حق وراثت ثابت نہیں کرسکتا خواہ دیگر ورثاء موجود ہوں یا نہ ہوں۔ ہاں اگر اور رشتہ ہے تو اس کے ذریعے سے وراثت ممکن ہے مثلاً داماد بھتیجا ہے، خسر چچا ہے تو اس وجہ سے باہم وراثت ممکن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 331)

سوال: فائزہ کی شادی ہوئی اس کی ساس نے جہیز کا سامان بیچ دیا۔ شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: جہیز میں عام عرف یہ ہے کہ عورت اس کی مالک ہوتی ہے۔ ردالمختار باب النفقہ میں ہے:

"ہر کوئی جانتا ہے کہ جہیز عورت کی ملک ہوتا ہے۔ جب خاوند اس کو طلاق دے دے تو سارا جہیز لے لیتی ہے اور جب وہ مر جائے تو بطور میراث (عورت کے وارثوں میں) تقسیم کیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 3380)

لہٰذا فائزہ کی ساس نے بالکل غلط عمل کیا اگر اس نے فائزہ کی اجازت کے بغیر یہ عمل کیا تو گنہگار بھی ہوگی۔

سوال: فریال گوہر سوال کرتی ہیں کہ مال میت میں پہلا حق کس کا ہے۔ نیز مال میت کو

Marfat.com

کن کن مصارف میں استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: مال میت کے چار مصارف ہیں جو بالترتیب یہ ہیں:

۱۔ تجہیز و تکفین ۲۔ قرض ادا کرنا

۳۔ وصیت پوری کرنا ۴۔ وراثت جاری کرنا۔

۱۔ سب سے پہلے مال میت سے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا جائے گا اور کفن دینے میں بھی اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ایسا کپڑا ہو جس قسم کا کپڑا میت اپنی حیات میں استعمال کیا کرتا تھا۔ نہ بہت عمدہ کہ اسراف ہو اور نہ بہت گھٹیا کہ تقتیر ہو (کنجوسی ہو)۔

۲۔ تجہیز و تکفین کے بعد اگر میت پر قرض ہے تو اس کے مال سے اس کا قرضہ ادا کیا جائے۔

۳۔ پھر ادائے قرض کے بعد جو باقی رہے اس کو ایک تہائی سے میت کی ہر قسم کی وصیتوں کو نافذ کر دیا جائے۔

۴۔ وصیت کے بعد جو مال باقی رہے اس کے تمام سے میت کے سارے اصحاب فرائض کے ساتھ وراثت کی تقسیم شروع کر دی جائے۔

سوال: نہدیہ شہاب سوال کرتی ہیں کہ میرے خالو نے اپنے انتقال سے پہلے اپنی بیٹی کو اس قدر حصہ جو وفات کے بعد اسے ملتا اپنی زندگی میں ہی اس طرح پر دے دیا کہ اب میراث میں ان کے لیے حق نہ ہو اور وہ بھی اس پر رضامند ہو گئیں۔ اس طرح مرنے والے کا زندگی میں کچھ عطا کرنے اور میراث سے علیحدہ کرنے سے لڑکی کا وراثت کا حق ادا ہو گیا یا میراث پائے گی؟

جواب: اس طرح پر مال دینا کہ باپ کی موت کے بعد وہ اس مال کی وارث نہیں بنے گی جائز ہے۔ جس نے اپنا کوئی مکان اپنے ایک بیٹے کو حصہ کے طور پر دے دیا اس شرط پر کہ وہ باپ کی موت کے بعد وارث نہیں بنے گا تو یہ جائز ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 25 صفحہ 308)

سوال: ماہ سوال کرتی ہیں کہ وصیت جو مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے کی گئی تو کیا ان سب پر برابر تقسیم ہو گی یا مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو گا؟

جواب: جب صراحۃً اور اشارۃً بھی کسی قسم کی تفصیل موجود نہیں اور نہ ہی ایک قسم کی

Marfat.com

دوسری قسم پر کوئی فضیلت بھی جاری ہے لہٰذا ہر ایک کو برابر حصے ملیں گے کیونکہ فرق نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو کسی پر فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔

مثال کے طور پر اگر زید اپنی اولاد کے لیے وصیت کرے اس میں بیٹے اور بیٹیاں سب برابر ہوں گے اور اگر زید کے ورثاء کے لیے وصیت کرے اس صورت میں مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہوگا اس لیے کہ لفظ ورثاء کے ساتھ تعبیر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے وراثت کی حیثیت کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ وہ وراثت کے حساب سے حصہ پائیں گے۔

(فتاوی رضویہ جلد 25 صفحہ 359)

سوال: رائمہ حبیب سوال کرتی ہیں کہ میرے ماموں نے اپنی جائیداد اپنے بھتیجوں کے لیے لکھ دی اور بھائی کے لیے بہت کم چیز رکھی اور اس سے نیت اپنے بھائی کی حق تلفی تھی۔ اس صورت میں اس کا یہ عمل عند اللہ کیسا ہے؟

جواب: جب وارث آوارہ و بد چلن نہ ہو جس سے گمان ہو کہ مال جو اس کے لیے رہے گا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اڑائے گا تو اسے محروم کرنے کی نیت سے کوئی کاروائی کرنی عند اللہ پکڑ کا باعث ہے۔ حدیث میں ہے:

"جو اپنے وارث کے میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرما دے گا"۔ (ابن ماجہ)

اور کوئی خفیف (ہلکی چیز) باقی رکھنا کافی نہ ہوگا جب کہ نیت اس فساد کی ہو:

"بے شک اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی"۔ (فتاوی رضویہ جلد 26 صفحہ 151)

سوال: ارومہ مشتاق سوال کرتی ہیں کہ منہ بولا بیٹا وراثت میں سگے بیٹے کی مثل حصہ پائے گا یا نہیں اور منہ بولا بیٹا اپنے سگے باپ کی وراثت سے بھی حصہ پائے گا یا اس سے محروم ہوگا؟

جواب: منہ بولا بیٹا نہ ایسے شخص کا بیٹا ہوتا ہے اور نہ اپنے باپ سے بے تعلق ہوتا ہے کیونکہ حقیقت میں تغیر نہیں ہوتا شرعی طور پر وہ اپنے باپ کا وارث ہے نہ کہ دوسرے شخص کا جس نے اس کو منہ بولا بیٹا بنایا ہے اگر دوسرا شخص چاہے تو منہ بولے بیٹے کے حق میں وصیت

Marfat.com

کر دیتا کہ اس کا مال اس کے منہ بولے بیٹے کے ہاتھ میں آ جائے اور یہ دراثت نہ ہو گی۔

خبردار منہ بولے بیٹے کے لیے وراثت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا یہ تمہارے اپنے منہ کے کہنے ہیں اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے انہیں ان کے باپ کا کہہ کر پکارو"۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے"۔

اور کسی کا منہ بولا بیٹا بن جانا اس کیلئے باپ کی میراث سے مانع نہیں ہوتا اور یہ بات سب سے زیادہ ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 179)

سوال: فرینہ مشتاق سوال کرتی ہیں کہ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرے بھائیوں نے ہم بہنوں کا حصہ بھی خود ہی ہضم کر لیا۔ آیا یہ غلط تقسیم خلاف شرع نہیں؟

جواب: باپ کے مال میں بیٹیوں کا حصہ نص قرآنی ثابت ہے جسے کوئی رد نہیں کر سکتا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ۔ (النساء:11)

"پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا"۔ (کنز الایمان)

بیٹوں نے اگر بیٹیوں کو حصہ نہ دیا کل آپ لے لیا تو یہ ضرور ظلم ہے اور یہ تقسیم واجب الرد۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 343)

سوال: ناصرہ عمر سوال کرتی ہیں ایک شخص نے اپنے حافظ قرآن لڑکے کو کسی وجہ سے عاق کر دیا تو یہ حافظ قرآن عاق ہو جائے گا یا نہیں اور اپنے باپ کی میراث پائے گا یا نہیں؟

جواب: عاق ہونا یا نہ ہونا اولاد کے فعل پر ہے۔ جو بلا وجہ شرعی ماں یا باپ کو ایذا دے وہ عاق ہے اگرچہ ماں باپ اس سے راضی ہوں وہ عاق نہیں اگرچہ ماں باپ بلا وجہ اس سے ناخوش ہوں۔ ماں یا باپ کا عاق کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ عوام کے خیال میں یہ ہے کہ اولاد

Marfat.com

کو عاق کرنا ایسا ہے جیسا عورت کو طلاق دینا۔ طلاق دینے سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے یونہی ماں باپ کے عاق کرنے سے اولاد، اولاد ہونے سے خارج اور ترکہ سے محروم ہو جاتی ہے یہ محض ایک باطل ہے۔ اولاد کسی طرح اولاد نہ ہونے سے خارج نہیں ہوتی سو کفر کے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور کسی طرح ترکہ سے محروم نہیں ہو سکتی سوا پانچ کے۔

قرآن پاک میں ہے:

"اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے حصے کے برابر ہے"۔ (کنزالایمان)۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 349)

سوال: شفق انجم سوال کرتی ہیں کہ ایک شخص جو اپنی اولاد کے بارے میں خوب جانتا ہے کہ اس کی وفات کے بعد مال گناہوں اور فسق و فجور میں خرچ کریں گے تو کیا ایسی صورت میں وہ سارا مال زندگی میں ہی نیک کام میں خرچ کر سکتا ہے؟

جواب: اگر امید اصلاح نہ ہو تو فاسق اولاد کو محروم کرنے میں حرج نہیں کہ فاسق کو میراث سے محروم کر دینے کی اجازت ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"اگر اس کی اولاد فاسق ہو اور وہ چاہے کہ اپنا مال نیکی کے کاموں میں خرچ کرے اور فاسق اولاد کو محروم کر دے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے بنسبت اس کے کہ وہ فاسق اولاد کے لیے مال چھوڑ جائے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 362)

سوال: رفیعہ صدیق سوال کرتی ہیں کہ علی اکبر نے اپنی وفات پر تین لڑکے چھوڑے جن میں سے دو سنی المذہب اور تیسرا رافضی ہے۔ شرعاً اس صورت میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟

جواب: مندرجہ بالا صورت میں تیسرے کو کچھ نہ ملے گا۔

فتاویٰ ظہیریہ میں ہے "رافضیوں کے احکام مرتدوں کے احکام جیسے ہیں"۔

اسی میں ہے "مرتد نہ تو مسلمانوں کا وارث بنتا ہے اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 372)

سوال: ماہ رخ عطاریہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے رواج کے مطابق بیٹے کے ساتھ پوتے کو بھی وراثت میں حصہ دار بنایا جاتا ہے۔ اب حاجی فیروز دین نے اپنے انتقال کے وقت

Marfat.com

ایک بیٹا اور ایک پوتا چھوڑا۔ اب اس کی وراثت میں شرعاً پوتے کا کتنا حصہ بنے گا؟

جواب: پوتے کو کچھ نہ ملے گا۔ بقولہ ﷺ "فلا ولی رجل ذکر"۔

نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "وہ قریب ترین مرد کے لیے ہے"۔ اور بیٹے کے ساتھ پوتے کو حصہ دلانا کفار ہند کا مسئلہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 286)

سوال: فردوس نذیر سوال کرتی ہیں ایک بیوہ عورت نے وفات پائی اس کے ترکہ میں اس کا ذاتی مال ہی ہے اور اس کے وارثین میں کوئی بھی رشتے دار قریب و بعید نہیں۔ نہ ذوی الفروض ہیں نہ عصبات میں اور نہ ذوی الارحام میں اب ترکہ کس کو دیا جائے؟

جواب: ردالمحتار میں ہے کہ

"ایسا ترکہ جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا مصرف وہ ہے جو محتاج ہو اور وہ فقراء ہیں جن کیلئے کوئی ولی نہ ہو اس میں سے ان کو خرچہ دوائیں، کفن وغیرہ کے اخراجات دیے جائیں"۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس کا مصرف عاجز فقراء ہیں۔

سوال: عمیر عتیق سوال کرتی ہیں کہ میت کے کفن و دفن پر خرچ کرنے والا مال میت سے اسی قدر لے سکتا ہے جتنا کہ اس کے کفن دفن میں خرچ ہوا؟

جواب: ہاں اگر کفن و دفن اس نے بطریق نیت اپنے مال خاص سے کیا ہو تو بے شک بقدر قیمت کفن و خرچ قبر تک ترکہ سے واپس لے سکتی ہے۔

خانیہ کے باب الوصی میں ہے:

"اگر کوئی وارث میت کا قرض اپنے مال سے ادا کردے یا میت کو اپنے مال سے کفن پہنا دے تو وہ اس میں تبرع واحسان کرنے والا قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ وہ مال میت اور ترکہ میں رجوع کرسکتا ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 125)

سوال: مدیحہ بنت احسان سوال کرتی ہیں میت کے لیے فاتحہ درود اور چالیسویں وغیرہ کا اہتمام میت کی تجہیز میں داخل ہے یا نہیں اور کیا ان امور کے لیے ترکہ سے مال لے سکتا ہے؟

جواب: طحطاوی میں ہے فاتحہ درود لوگوں کا اجتماع اور ان کے لئے کھانے کا اہتمام کرنا تجہیز میں داخل نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں لازمی امور میں سے نہیں۔ یہ کام کرنے والا اگر

Marfat.com

وارثوں میں سے ہے تو اس کے حصے میں شمار ہوگا اور وہ متبرع واحسان کرنے والا قرار پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 125)

سوال: اگر کوئی اپنی میراث وارثوں کو دینے کی بجائے وصیت کر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو اپنے وارثوں کو ترکے سے محروم کرے تو وہ گنہگار ہوگا۔

سوال: اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اپنا مال نیکی کے کاموں میں خرچ کرے اور اس کا بیٹا فاسق وفاجر ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی شخص کے وارثین فساق وفجار ہوں تو وہ جائیداد کو یا اس کو یقین ہو کہ جائیداد کو معاصی ہی میں صرف کریں گے تو اپنی زندگی میں یہ شخص نیکی کے کاموں میں اپنا مال خرچ کرے۔

"اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ وہ اپنا مال نیکی کے کاموں میں خرچ کرے اور اس کا بیٹا فاسق ہو تو اس بیٹے کے لیے مال چھوڑ جانے سے نیکی کے کام میں خرچ کر دینا افضل ہے کیونکہ اس کے لیے مال چھوڑنا گناہ پر مدد ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ صفحہ 141)

سوال: کیا کافر اولاد اپنے مسلمان باپ کا ترکہ پائے گی؟

جواب: مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ ہی کافر مسلمان کا۔ (صحیح البخاری کتاب الفرائض)

سوال: کسی کی بیوی کا انتقال ہو گیا اور اس کی اپنی جائیداد وغیرہ بھی ہے تو؟

جواب: فتویٰ اس پر ہے کہ بیوی کا کفن خاوند پر واجب ہے اگرچہ بیوی نے مال چھوڑا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 169)

سوال: لے پالک اپنے باپ کے ترکے سے محروم تو نہیں ہوگا۔ اپنے منہ بولے باپ سے حصہ پائے گا یا نہیں؟

جواب: منہ بولا بیٹا ایسے شخص کا نہ بیٹا ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے باپ سے بے تعلق ہوتا ہے۔ کیونکہ حقیقتوں میں تغیر نہیں ہوتا۔ شرعی طور پر وہ اپنے باپ کا وارث ہے نہ کہ اس شخص کا جس نے اسے منہ بولا بیٹا بنایا ہے۔

اگر دوسرا شخص چاہے تو منہ بولے بیٹے کے حق میں وصیت کر دے تا کہ اس کا مال منہ

Marfat.com

پوتے بیٹے کے ہاتھ آ جائے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ وصیت مال کے تہائی سے زیادہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ (احزاب:4)

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا نہ بنایا"۔ (کنزالایمان)

اگر وارث ہوتا تو اس کیلئے وصیت جائز نہ ہوتی کیونکہ وارث کیلئے وصیت نہیں ہوتی۔

سوال: اولاد یا بیٹے کی اولاد کی موجودگی میں باپ کا کتنا حصہ ہے؟

جواب: اولاد یا بیٹے کی اولاد کی موجودگی میں باپ کے لیے چھٹا حصہ ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 222)

اولاد کی تربیت

سوال: جمیلہ سوال کرتی ہے کہ بچوں کو جن بھوت سے ڈرانا کیسا ہے؟

جواب: ماں کو چاہیے کہ جن بھوت وغیرہ سے نہ ڈرائے بلکہ اس کو جھوٹ، غیبت وغیرہ سے ڈرائے۔ کیونکہ جب بچے کے دماغ میں کسی ڈرانے والی چیز کا خیال بچپن میں ڈال دیا جاتا ہے تو وہ بڑا ہو کر بھی اس سے ڈرتا رہتا ہے لہٰذا اگر جن کا خیال تصور سے بڑے ہونے تک خوف محسوس ہو سکتا ہے تو جھوٹ کا بھی قبیح خیال یا تصور بچے کے دماغ میں بٹھا دیں تو اس قبیح عادت سے بچایا جا سکتا ہے مثلاً اگر بچے نے جھوٹ بولا تو محبت سے بچے کو سمجھائیں کہ بیٹا آپ کے منہ سے بدبو آ رہی ہے۔

کیونکہ حدیث پاک میں ہے۔

"جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے"۔

سوال: ام ہانی سوال کرتی ہیں کہ بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ چغلیاں کھاتے ہیں کیا ان کی یہ عادت صحیح ہے؟

جواب: اسی طرح بچوں میں عادت ہوتی ہے کہ بچے تائی، ممانی، چچی وغیرہ میں ادھر ادھر کی لگائی بجھائی کرتے ہیں۔ جب بچے اس قبیح عادت کو کریں تو ان کو فوراً تنبیہ کی جائے

Marfat.com

نہ یہ کہ ان کی باتوں میں دلچسپی کا اظہار کیا جائے اور اس طرح ان کو شہ دی جائے۔ کیونکہ بہت سی عورتیں تو اپنے بچوں کو اسی کام پر مامور کر دیتی ہیں کہ وہ تائی، چچی وغیرہ کی جاسوسی کریں اور اپنی ماں کو خبریں لا کر دیں اس طرح بچوں میں غلط غلط عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں۔ ماں بچوں سے منفی اثرات اور بری عادتیں کیسے دور کرے؟

جواب: بچے ضدی ہوتے ہیں اور چھپ چھپ کر روتے ہیں۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ ماں اپنے بچے کو وقت نہیں دیتی۔ جس سے بچے میں بد مزاجی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ماں کو چاہیے کہ بچے کو صرف ٹیوشن اسکول ہی کی نذر کرنے کی بجائے خود ان کو وقت دیں۔ ان کے ساتھ کچھ وقت گزارے، اچھی اچھی باتیں کریں۔ بزرگوں کے صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے اچھے اچھے واقعات بتائے۔

نیز ہلکے پھلکے کھیل کود کے انداز میں انہیں کچھ سکھانے کی کوشش کریں۔

سوال: ثناء سوال کرتی ہیں کہ بچوں کو سنتیں سکھانے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

جواب: بچوں کو انتہائی محبت کے انداز میں ان کی نفسیات کے مطابق انہیں سنتیں سکھائے۔ جب کوئی چیز بچے کو پکڑائے اور وہ الٹے ہاتھ میں پکڑنے کی کوشش کرے تو پیار سے اسے منع کرے اور کہے کہ سیدھے ہاتھ سے لو۔ بار بار توجہ دلانے سے بچے کو یہ عادت پڑ جائے گی۔ اسی طرح جب بچہ جوتا پہنے تو اس پر توجہ رکھے اگر وہ الٹے پاؤں میں پہنے تو محبت سے کہہ دیں کہ سیدھے پاؤں میں پہنو ورنہ شیطان آپ کے ساتھ جوتا پہننے میں شامل ہو جائے گا۔

اسی طرح کھانا کھاتے وقت خاص توجہ رکھیں کہ اگر بچہ الٹے ہاتھ سے کھانے لگے تو محبت سے سمجھانے کے انداز میں کہے ارے بیٹا! اتنا مزے دار کھانا اور آپ کے ساتھ شیطان کھائے۔ ارے نہیں۔ یہ پورا کھانا تو میرے بیٹے کا ہے۔ بیٹا جلدی سے سیدھے ہاتھ سے کھا لیجئے۔ اور بسم اللہ شریف بھی پڑھ لیجئے۔ کہ کہیں آپ کے ساتھ شیطان نہ کھا لے۔

اسی طرح لباس پہننے میں محبت سے باتوں باتوں میں کہے کہ میرے بیٹے کے کتنے پیارے کپڑے ہیں۔ بسم اللہ پڑھ کر پہلے سیدھے بازو میں کپڑا پہنے کہیں آپ کے ساتھ شیطان پہن لے کر اتنے پیارے کپڑے خراب ہو جائیں سو اس طرح بچے کی نفسیات کے مطابق محبت

Marfat.com

بجرے مانماز ہیں۔ یہ عمدہ اور پیارے طریقے اور اس کی عادتوں میں شامل کر دیجئے۔

اس طرح اچھا اور وہ بہت جلد سنتیں سیکھ جائے گا۔ ویسے تو عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں سے فضول باتیں کرتی رہتی ہیں۔ اس طرح کھیل ہی کھیل میں اصلاحی گفتگو کی جائے۔

مثلاً شلوار قمیص پہنا کر یہ کہے کہ میرا بیٹا تو جنت کا شہزادہ لگ رہا ہے۔ جنت کا شہزادہ تو بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کا تو سونے کا محل ہوتا ہے۔ بہت پیارے (Sea Side) پر گھومے گا اور جنت کا شہزادہ تو کبھی بیمار بھی نہیں پڑے گا۔

جو بچے کرتہ پاجامہ پہنتے ہیں وہ جنت کے شہزادے لگتے ہیں اس طرح ان کے دل میں سفید کرتے پاجامے پہننے کا شوق پیدا ہوگا اور خود ضد کر کے ایسا لباس پہنے گا اور ان میں اسی طرح مزید سنتوں کی محبت پیدا کریں۔

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ بچے نماز پڑھنے میں بہت ٹال مٹول کرتے ہیں انہیں نماز کا عادی کیسے بنایا جائے؟

جواب: بچوں کو نماز کا عادی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ بار بار ان کو ٹوک کر نماز پڑھنے کا نہ کہا جائے۔ بلکہ حکمت سے نماز پڑھنے کی اس طرح عادت ڈالیں کہ اس کی جیب خرچ شروع سے اس بات پر موقوف رکھی جائے کہ نماز پڑھنے پر تحفے کے طور پر دیئے جائیں۔

اسی طرح اگر بچہ کچھ کھانے کا شوقین ہے تو پیار سے کہا جائے اگر نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملتا ہے۔ فلاں چیز انعام کے طور پر ملتی ہے۔ کیا پتہ آج ہی وہ انعام آجائے، چلو نماز پڑھتے ہیں کہ نماز کے دوران تکیے کے نیچے یا جائے نماز کے نیچے یا اگر فرج میں رکھنے والی چیز ہے تو اس میں رکھ دی جائے۔ کہ نماز پڑھنے کے بعد کہا جائے کہ سبحان اللہ نماز پڑھنے پر یہ تحفہ ملا ہے۔ جیسا کہ حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کی والدہ کا طریقہ تھا۔

قافلہ صوفیاء کے سرخیل حضرت بابا گنج شکر کی والدہ ماجدہ آپ علیہ الرحمہ کو بچپن میں کہا کرتی تھی کہ بیٹا نماز پڑھا کرو شکر ملے گی۔ چنانچہ جب آپ علیہ الرحمہ نماز پڑھتے تو آپ کی والدہ ماجدہ جائے نماز کے نیچے شکر رکھ دیتیں۔

ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ کہیں باہر تشریف لے گئیں اور نماز کا وقت ہو گیا بیٹے نے

Marfat.com

اپنی عادت کے مطابق جائے نماز بچھائی اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ ادھر آپ کی والدہ ماجدہ قرسم خاتون پریشان تھیں کہ اللہ نماز کا وقت ہو گیا میرا بیٹا تو اپنی عادت کے مطابق نماز پڑھے گا اور اگر آج شکر نہ ملی تو معاملہ کھل جائے گا۔

چنانچہ آپ نے اللہ عزوجل سے دعا فرمائی کہ "اے اللہ میری لاج رکھ لے کہ آج اپنے بیٹے کے سامنے شرمندہ نہ ہوں"۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی لاج رکھ لی۔ بیٹے نے جیسے ہی نماز پڑھ کر جائے نماز کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے شکر نکلی۔

جب وہ نماز پڑھ لے تو کہے سبحان اللہ میرا بیٹا کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔

اسی طرح پانچ نمازوں کا اہتمام کریں۔ تو اس دن تھوڑا جیب خرچ زیادہ دے یا کوئی بھی اچھی چیز کھانے کو دے دے یا اس کی تعریف کرے اور اس کے بابا کو بھی کہہ دے۔

بابا کہیں کہ آج میرا بیٹا بہت نورانی اور پیارا لگ رہا ہے تو یہ کہے کہ ہاں آج آپ کے بیٹے نے پوری پانچ نمازیں پڑھی ہیں۔

حالانکہ شوہر بیوی روزمرہ زندگی میں مل کر اپنے بیٹے کو خوبصورت لباس پہنا کر بھی تو تعریف کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ تو ان باتوں میں خوشی کا اظہار کیا تو بچے کی ان نیک کاموں میں بھی تعریف کریں گے تو حوصلہ پیدا ہوگا۔

عقیقہ

سوال: سوال کرتی ہیں کہ عقیقہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: عقیقہ مباح و مستحب ہے بلکہ سنت ہے۔ (بہار شریعت جلد دوم حصہ ۱۵، ص ۹۳)

سوال: مصباح سوال کرتی ہیں کہ عقیقہ کیا ہے؟

جواب: بچہ پیدا ہونے کے شکریے میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔

(بہار شریعت جلد دوم حصہ ۱۵، ص ۹۳)

نومولود کے سر سے اتارے ہوئے بال کو بھی عقیقہ ہے۔

(مرآۃ المناجیح جلد ۶، عقیقہ کا بیان ص ۲)

سوال: مریم سوال کرتی ہیں کہ عقیقہ پیدائش کے بعد سے کس دن کرنا چاہیے؟

Marfat.com

جواب: ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈا جائے اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے اور بالوں کو وزن کر کے اتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

(بہار شریعت جلد دوم، حصہ ۱۵، ص ۹۴)

سوال: تہمینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو پھر کیا کریں؟

جواب: سنت یہی ہے کہ (ساتویں روز کیا جائے) اور اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو پندرہویں دن یا جب کبھی بھی عقیقہ ہو سکے تو ساتویں دن کا حساب لگایا جائے کہ جب بھی عقیقہ کیا جائے اس کی پیدائش سے ایک دن پہلے کیا جائے مثلاً اگر جمعہ کے دن پیدا ہوا ہے تو جب بھی عقیقہ کیا جائے جمعرات کو کیا جائے۔ (مراۃ المناجیح جلد سوم، عقیقہ کا بیان)

سوال: فرزینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر عمر بھر میں جب بھی عقیقہ کیا جائے تو کیا سنت ادا ہو جائے گی؟

جواب: عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی۔ (بحوالہ بہار شریعت جلد دوم، حصہ ۱۵)

سوال: فرزیہ سوال کرتی ہیں کہ میرا بیٹا ہے میں اس کا عقیقہ کرنا چاہتی ہوں تو اس کے لیے کتنے جانور ذبح کیے جائیں؟

جواب: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذبح کی جائے۔ یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے (ضروری نہیں)۔

(بہار شریعت جلد دوم، حصہ 15، ص 95)

اور اگر عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے۔ (بہار شریعت جلد دوم، حصہ 15، ص 95)

حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

"لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ"۔

سوال: رضوانہ سوال کرتی ہیں کہ بقر عید کی قربانی میں ہم اپنے بچوں کی طرف سے حصہ

Marfat.com

ڈال کر عقیقہ کر سکتے ہیں؟

جواب: گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے۔

(بہار شریعت جلد دوم، حصہ ۱۵)

سوال: تہمینہ سوال کرتی ہیں کہ عقیقہ کے جانور کی کوئی خاص شرائط ہوتی ہیں یا قربانی کی طرح ہی عقیقہ کا جانور ہونا چاہیے؟

جواب: عقیقہ کا جانور انہی شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا۔

(بہار شریعت جلد دوم، حصہ ۱۵)

سوال: تہمینہ سوال کرتی ہیں کہ عقیقہ کے جانور کی شرائط بھی بتا دیں؟

جواب: عقیقہ کے جانور کی شرائط یہ ہیں کہ:

☆ بکری ایک سال سے کم نہ ہو۔

☆ گائے دو سال سے کم نہ ہو۔

☆ اور اونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو۔

☆ نیز بکری (اور بکرا) صرف ایک کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

☆ جب کہ گائے اونٹ میں سات حصے وہ اس طرح کہ لڑکے کے دو حصے لڑکی کے لیے گائے وغیرہ کا ایک حصہ۔ (بحوالہ بہار شریعت جلد دوم، حصہ ۱۵)

سوال: زینب سوال کرتی ہیں کہ عقیقہ کے جانور کا گوشت کس طرح تقسیم کیا جائے؟

جواب: عقیقہ کے گوشت کے تین حصہ کیے جائیں ایک حصہ خیرات، ایک حصہ عزیزوں میں تقسیم اور ایک حصہ اپنے گھر کھایا جائے اور سری نائی کو اور ران دائی کو دی جائے۔

(بہار شریعت جلد دوم حصہ 15 صفحہ 674)

سوال: زیتون سوال کرتی ہیں کہ کیا عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی نہیں کھا سکتے؟

جواب: عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں یہ محض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ (بہار شریعت جلد دوم، حصہ ۱۵)

Marfat.com

لہٰذا عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا، دادی، نانا نانی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں۔

سوال: زرین سوال کرتی ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کے عقیقہ میں صرف ایک ہی بکری ذبح کی تو کیا عقیقہ نہ ہوا؟

جواب: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کی جگہ ایک ہی بکری کسی نے کی تو یہ بھی جائز ہے ایک حدیث سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح ہوا۔

حدیث مبارکہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب العقیقہ صفحہ 363)

سوال: عقیقہ کے جانور کی کھال کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صرف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے۔ (بہار شریعت جلد دوم، حصہ ۱۵)

سوال: شمیلا سوال کرتی ہیں کہ کیا لڑکے کے لیے نر اور لڑکی کے لیے مادہ جانور ہی کی قربانی (عقیقہ کی قربانی) کی جائے؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ لڑکے کے عقیقہ کے لیے نر بکرے چاہئیں اور لڑکی کے عقیقہ کے لیے مادہ بکری ضروری بلکہ لڑکے کے لیے مادہ مونث بکری اور لڑکی کے لیے عقیقے کے لیے نر بکرے بھی ذبح کیے جا سکتے ہیں یہ بھی درست ہے کہ لڑکے کے لیے ایک نر بکرا اور دوسری مادہ بکری ذبح کی جائے۔ (بہار شریعت جلد دوم صفحہ 95)

سوال: جمیلہ سوال کرتی ہیں کہ کیا عقیقہ کا گوشت کچا ہی تقسیم کر سکتے ہیں؟

جواب: عقیقہ کا گوشت اگر کچا تقسیم کریں تو بھی درست ہے اگر پکا کر تقسیم کریں یا کھلا دیں تب بھی درست ہے۔ (بہار شریعت جلد دوم صفحہ 673)

Marfat.com

تحنیک

سوال: اسماء سوال کرتی ہیں کہ تحنیک کسے کہتے ہیں؟

جواب: تحنیک یہ ہے کہ کوئی بزرگ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر نومولود کے تالو سے لگا دے تا کہ سب سے پہلے بچے کے منہ میں مقبول الٰہی کا لعاب اور شیرینی پہنچے۔

(مراۃ المناجیح جلد سوم عقیقہ کا بیان)

حدیث مبارک میں ہے:

روایت ہے حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ مکہ معظمہ میں عبداللہ ابن زبیر کی حاملہ ہو گئیں فرماتی ہیں کہ تو میں میرے ہاں ولادت ہوئی پھر میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گود میں رکھا چھوہارا منگایا اسے چبایا پھر ان کے منہ میں تھوک دیا پھر اس کی تحنیک کی پھر ان کے لیے برکت کی دعا مانگی۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب العقیقہ صفحہ 362)

سوال: شہناز سوال کرتی ہیں کہ بزرگ شخصیت سے تحنیک کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: بے شک پہلی غذا کا بچہ پر بڑا اثر پڑتا ہے بزرگان دین پہلا چھوہارا بزرگوں سے دلواتے ہیں اہل مدینہ خوش نصیب تھے کہ ان کے نومولود بچوں کو پہلے حضور انور کی گود، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لعاب، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا نصیب ہوتی تھی ہم تو مدینے کی گلیوں کو ترستے ہیں۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۱۲)

Marfat.com

ناموں کا بیان

سوال: صالحہ ابراہیم سوال کرتی ہیں کہ بعض لوگ دوسروں کو غلط ناموں سے پکارتے ہیں، عندالشرع اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (الحجرات: 11، کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں سے خطاب فرمایا گیا ہے کہ مرد ہو یا عورت کوئی بھی آپس میں ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں نہ کسی کو طعنہ دے یہاں تک کہ کسی کو برے نام سے بھی پکاریں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ القاب ہیں جن سے کسی مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو۔ لہٰذا اے مسلمانوں کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ بناؤ۔ (خزائن العرفان)

سوال: ثمرہ سوال کرتی ہیں کیا نام رکھ کر بدلے جا سکتے ہیں؟

جواب: بالکل بدل سکتے ہیں کہ اللہ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اچھے ناموں کو پسند فرماتے تھے اور برے ناموں کو تبدیل فرما دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور رحمت دو عالم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو (اچھے نام سے) بدل دیتے تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 408)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا حضور سید عالم ﷺ نے ان کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔

Marfat.com

نیز کسی برے نام کو اچھے نام سے تبدیل کر دینا سنت ہے۔

(مسلم جلد ۲ ص ۲۰۸، الستائج بنا موں کا بیان، صفحہ ۲۸۷)

سوال: زکیہ سوال کرتی ہیں کہ میرے یہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے آپ بتائیں کہ اللہ عزوجل کو کون سے نام سب سے زیادہ پسند ہیں؟

جواب: حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
انبیاء کے نام پر نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں اور بہت زیادہ سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور بہت زیادہ برے نام حرب اور مرہ ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ 334)

محمد نام رکھنے کی بھی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔

سوال: زرین سوال کرتی ہیں کہ کیا بچوں کو ان کے خود ساختہ (Nick Name) سے نہیں پکارنا چاہیے؟

جواب: کسی کے نام کو بھی بگاڑ کر نہ پکارا جائے یعنی اصل نام کو چھوڑ کر خود ساختہ جس کو (Nick Name) کہا جاتا ہے نہ پکارا جائے کیونکہ نام کا انسانی زندگی پر بہت اثر ہوتا ہے بعض اوقات پیار کا نام اتنا مشہور ہو جاتا ہے کہ اس کا اصل نام ہی لوگوں کو یاد نہیں رہتا۔ مثلاً گڈو، پپو، چھوٹو، منا، گڑیا، منی وغیرہ۔ جب اصل نام سے پکارا ہی نہ جائے گا تو اس کا اثر انسانی زندگی پر کیسے پڑے گا لہٰذا بچوں کو ان کے اصل نام سے ہی پکارا جائے اور بے تکے و فضول ناموں کے پکارنے سے پرہیز کیا جائے۔

مشاورت

سوال: ندا سوال کرتی ہیں کہ مشورہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مشورہ شور سے بنا ہے بمعنی ظاہر کرنا یا حاصل۔ چونکہ مشورہ میں ہر ممبر رائے ظاہر کرتا ہے یا ہر شخص کی رائے حاصل کی جاتی ہے لہٰذا اسے شورہ کہا جاتا ہے اسی لیے شوریٰ و مشاورت بنا ہے۔

سوال: نافعہ سوال کرتی ہیں کہ مشورہ قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے؟

Marfat.com

جواب: مشورہ کے عقلی و نقلی بہت سے فضائل و فوائد ہیں مشورہ کرنا سنت الٰہیہ ہے اور رب العالمین نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانا چاہا تو فرشتوں سے مشورہ فرمایا:

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً (بقرہ:30)

"ہم زمین پر اپنا نائب پیدا کرنا چاہتے ہیں"۔ (کنز الایمان)

اپنے ارادے کی محض اطلاع نہ تھی اس لیے فرشتوں کو یہ سن کر اپنی رائے ظاہر کرنے کی جرأت ہوئی کہ عرض کیا:

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ (بقرہ:30)

"کیا ایسے کو اپنی خلافت عطا فرمائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے گا جو زمین میں فساد و خونریزی کرے گا"۔ (کنز الایمان)

فرشتوں نے پھر اپنی رائے پیش فرمائی کہ:

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (بقرہ:30)

"ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری حمد کرتے ہیں اور تیری پاکی بولتے ہیں"۔ (کنز الایمان)

یعنی ہم ہی خلافت الٰہیہ کے زیادہ حق دار ہیں اگرچہ ان کی یہ رائے قبول نہ ہوئی اور فرمایا:

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ (بقرہ)

"بے شک میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے"۔

اگر یہ مشورہ نہ ہوتا تو ملائکہ کبھی اپنی رائے پیش نہ فرماتے ان کی صفت یہ ہے کہ:

وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ۔ (تحریم:6)

"جس کا انہیں حکم مل جاتا ہے اس کی اطاعت کرتے ہیں"۔

بہر حال یہ مشورہ تھا جس میں بندوں کو تعلیم دینا مقصود تھا ہر علیم و خبیر ہوتے ہوئے مشورہ فرماتے ہیں تم بھی کاموں میں مشورہ کرلیا کرو۔

سوال: حفصہ سوال کرتی ہیں کہ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے بھی مشورہ ثابت ہے؟

جواب: بے شک ثابت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرب جیسے وحشی اور نامہذب ملک میں تشریف فرما کر عرب کی بلکہ سارے عالم کی وہ اصلاح کی جو نہ کسی فلسفی سے ہو سکی نہ

Marfat.com

سائنس والوں سے۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا

وہ راز اس مدنی آقا نے بتلا دیا چند اشاروں میں

دیکھ لیں اس قدر علم وحکمت فہم ودانائی کے ہوتے ہوئے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (آل عمران:159)

"اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو"۔ (کنزالایمان)

اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جنگ وغیرہ اہم کاموں میں انصار ومہاجرین سے مشورہ فرماتے تھے معلوم ہوا کہ مشورہ سنت نبوی ﷺ ہے اور اس مشورہ سے امت کو تعلیم دینا مقصود تھا کہ ہم صاحب وحی ہوتے ہوئے مشورہ کرتے ہیں تم بھی مشورہ کیا کرو۔

عداوت

سوال: ثمرہ سوال کرتی ہیں کہ عداوت کیا ہوتی ہے؟

جواب: دشمن کو عربی زبان میں عدو کہتے ہیں اور جو کوئی محسن سے دشمنی رکھے اسے عداوت کہتے ہیں۔

سوال: زرینہ پوچھتی ہیں کہ کیا مسلمان سے عداوت رکھنا جائز ہے؟

جواب: درحقیقت شیطان سے ہی عداوت رکھنے کا حکم ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا (الفاطر:6)

"شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے اسے دشمن قرار دو"۔ (کنزالایمان)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے شیطان سے عداوت ظاہر کرو اور اللہ کی نافرمانی کر کے شیطان کی اطاعت نہ کرو۔ (بحوالہ مکاشفۃ القلوب، ص ۱۲۵)

معلوم ہوا کہ اصل میں عداوت صرف شیطان ہی سے رکھنی نہ چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی سے کیونکہ ہمارا حقیقی دشمن شیطان ہی ہے۔

Marfat.com

سوال: ثنا سوال کرتی ہیں کہ میری بہن کی نند اس سے بہت دشمنی رکھتی ہے اور ہر وقت چھوٹی چھوٹی باتوں کا بدلہ لینا چاہتی ہے تو کیا ایسی صورت میں میری بہن بھی عداوت رکھے؟

جواب: ثنا بہن بعض نادان مسلمان شیطان کے مکر و فریب میں آ کر آپس میں عداوت رکھ لیتے ہیں لیکن یہ جائز نہیں آپ کی بہن کو چاہیے کہ عفو و درگزر سے کام لیں اور صبر کریں بلکہ ہو سکتے تو نند کو پیار و محبت کا برتاؤ کرے۔ اور جب بھی آپ کی بہن کے دل میں عداوت کا خیال آیا تو اس حدیث پر غور کر لیں:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"دل میں دو خیال آتے ہیں ایک فرشتے کی طرف سے اور وہ بھلائی کا وعدہ کرتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے جو یہ کر پائے تو وہ جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور ایک شیطان کی طرف سے خیال آتا ہے اور وہ برائی کا وعدہ کرتا ہے اور حق کی تکذیب کرنے پر اکساتا ہے۔ اور بھلائی سے روکتا ہے جو یہ پائے تو کہے: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ "میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں"۔

سوال: صائمہ پوچھتی ہیں کہ کیا شیطان کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص نہیں جس سے عداوت رکھے؟

جواب: جی ہاں ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (تحریم)

"اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام"۔ (کنز الایمان)

کینہ

سوال: ام رومان سوال کرتی ہیں کینہ کسے کہتے ہیں نیز کیا کینہ سے ایمان پر کوئی خلل پڑتا ہے۔ وضاحت فرما دیں؟

جواب: کسی شخص کے خلاف انتقامی جذبہ رکھنا جب کہ وہ قصور وار نہ ہو بغض و کینہ کہلاتا

Marfat.com

ہے۔ ایسے ہی کسی دشمنی اور عداوت کا دل میں دیر پا رکھنا بھی بغض و کینہ کہلاتا ہے۔

بغض و کینہ ایسی بد اخلاقی بیماری ہے کہ اس سے دین اور ایمان دونوں خراب ہو جاتے ہیں اور نیکی بھی برباد ہو جاتی ہے۔ کینہ سے دل کی پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے جس کے سبب نیک اعمال میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ (سنی بہشتی زیور صفحہ ۸۰۷)

سوال: سلمیٰ فاطمہ سوال کرتی ہیں میری بہن کسی وجہ سے اپنی دوست ثمینہ سے ناراض ہے اور میری بہن اس ناراضگی کا بدلہ لینا چاہتی ہے تو اس کا ذہن کس طرح صاف کروں؟

جواب: پیاری سلمیٰ بہن آپ اپنی بہن کو سمجھائے کہ وہ اپنی دوست سے جلد سے جلد صلح کر لیں کہ مسلمان کو مسلمان سے کینہ و بغض نہیں رکھنی چاہیے آپ انہیں پیارے آقا ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ سنائیں ان شاء عزوجل وہ ضرور صلح کر لیں گی۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اس حدیث مبارکہ کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا فرماتے ہیں کہ لوگوں پر اعمال ہر ہفتے میں دو دفعہ پیش کیے جاتے ہیں یعنی پیر اور جمعرات کے روز۔ پس ہر مومن بندے کو بخش دیا جاتا ہے ماسوائے اس آدمی کے جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو۔ پس کہا جاتا ہے ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک صلح کر لیں۔ (مسلم شریف، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۸۰۸)

خود پسندی

سوال: سعید سوال کرتی ہیں کہ خود پسندی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جسے اللہ تبارک و تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے۔ جیسے علم اور توفیق عبادت وغیرہ اور وہ شخص اپنی اس صفت پر اترائے اور خود کو بڑا جانے تو وہ خود پسند ہے۔

(بحوالہ کیمیائے سعادت، ص ۶۰۵)

سوال: زرینہ پوچھتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو اللہ نے کوئی نعمت عطا کی اور وہ اسے اپنی صفت خیال نہ کرے لیکن اس پر خوش ہو اور خوف کرے کہ کہیں یہ مجھ سے زائل نہ ہو جائے تو کیا ایسا شخص بھی خود پسند ہے؟

Marfat.com

جواب: زرینہ ایسا شخص خود پسند نہیں کہلائے گا۔ (بحوالہ کیمیائے سعادت ص، ۶۰۵)

سوال: کوثر سوال کرتی ہیں کہ اکثر سنا ہے کہ خود پسندی آفات کی جڑ ہے آپ سمجھائیں کہ وہ کیسے؟

جواب: درحقیقت خود پسندی بہت سے آفات کو پیدا کرتی ہے اور ان ہی میں سے ایک تکبر بھی ہے۔ کہ آدمی اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جانتا ہے۔ اپنے آپ کو آفات سے محفوظ سمجھنے لگتا ہے اور حق تعالیٰ سے بے خوف رہتا ہے اور عبادت کو حق اللہ تعالیٰ پر اپنا حق سمجھتا ہے۔ ایسی تعریف کرتا ہے اور خود کو پاک خیال کرتا ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ خود پسندی بھی آفات کی جڑ ہے کیونکہ خود پسندی ہی کی وجہ سے اتنی ساری برائیاں اس میں جنم لیتی ہیں۔ (بحوالہ کیمیائے سعادت، ص ۶۰۵)

سوال: مہ جبین پوچھتی ہیں کہ کیا خود پسندی کی مذمت کے بارے کوئی قرآنی آیات یا حدیث مبارک ہے؟

جواب: جی ہاں خود پسندی کے بارے قرآنی آیت بھی ہے اور حدیث میں اس کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿۳۶﴾ (النساء)

"بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا"۔ (کنز الایمان)

Marfat.com

جھوٹ کا بیان

سوال: نرمین سوال کرتی ہیں جھوٹ کی جامع تعریف کیا ہے؟

جواب: خلاف واقعہ بات کو جھوٹ کہتے ہیں۔ یا بات کرتے ہوئے کسی حقیقت کو چھپا کر غلط بیانی کرنے کو جھوٹ کہا جاتا ہے۔ (بحوالہ، سنی بہشتی زیور، ص ۷۸۶)

سوال: عائدہ کہتی ہیں کہ میری چھوٹی بہن اکثر اوقات مجھ سے پوچھتی ہیں کہ جھوٹ کیا فعل ہے؟

جواب: جھوٹ ایسی بری چیز ہے جو خلاف واقعہ ہو۔ ہر مذہب والے اس کی برائی کرتے ہیں تمام ادیان میں یہ حرام ہے۔ اسلام میں بھی اس کے بچنے کی بہت تاکید کی ہے۔ اور قرآن پاک میں جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت آئی ہے۔

جھوٹ بہت ہی برا فعل ہے۔ جس شخص میں یہ بری عادت ہو وہ اللہ کے نزدیک بہت برا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ جھوٹے کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا"۔ (زمر: 10، کنزالایمان)

سوال: ثمرین سوال کرتی ہیں کہ مومن کبھی جھوٹ بول سکتا ہے؟

جواب: مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ جھوٹ بولے۔ مومن کو جھوٹ جیسی بری عادت سے دور رہنا بہت زیادہ ضروری ہے۔

جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مومن کی طبع میں تمام خصلتیں ہو سکتی ہیں۔ مگر خیانت اور جھوٹ یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں۔ (بحوالہ امام احمد و بیہقی)

مومن کو ان سے دور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ (بحوالہ بہار شریعت، جلد ۲، صفحہ ۹۰)

Marfat.com

سوال: صائمہ پوچھتی ہیں کہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا کیسا ہے؟

جواب: لوگوں کو ہنسانے کے لیے بھی جھوٹ بولنا ناجائز و حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہلاک ہے اس کے لیے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔ (بحوالہ امام احمد و ترمذی)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے۔ جو آسمان و زمین کے فاصلہ سے زیادہ ہے۔ (بحوالہ بیہقی شریف)

سوال: سائرہ کہتی ہیں کہ میری بہن فساد و لڑائی جھگڑے کے معاملے پر جھوٹ بولتی ہے تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ اور اگر شک ہو معلوم نہیں کہ سچ بولنے میں فساد ہوگا یا جھوٹ بولنے میں جب بھی جھوٹ بولا حرام ہے۔ (ردالمحتار۔ بحوالہ بہار شریعت، جلد ۲، صفحہ ۹۲)

سوال: قرۃ العین پوچھتی ہیں کہ شریعت اسلامیہ نے کسی معاملے میں جھوٹ بولنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے؟

جواب: شریعت اسلامیہ نے تین جگہ پر جھوٹ بولنے کو جائز قرار دیا ہے۔ جو کہ حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے۔

کہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں۔

۱۔ مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے بات کرے۔

۲۔ جنگ میں جھوٹ بولنا۔

۳۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔ (بحوالہ ترمذی)

Marfat.com

ان تینوں صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی ان میں گناہ نہیں۔ ان تینوں کے علاوہ جھوٹ بولنا صحیح نہیں۔ (بحوالہ عالمگیری، بہار شریعت، جلد ۲، صفحہ ۹۱)

سوال: فرحانہ سوال کرتی ہیں جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ؟

جواب: فرحانہ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گناہ کبیرہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔ کسی چیز کو اللہ کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

سوال: عاتکہ کہتی جب ہم کسی کے گھر جائیں اور ہمیں کچھ کھانے کے لیے کہا جائے اور ہم یوں کہیں کہ بہن مجھے تو بھوک نہیں یا یوں کہ پیٹ میں بالکل جگہ نہیں تو کیا ایسا کہنا جھوٹ میں شامل ہے کہ نہیں؟

جواب: عاتکہ ہر وہ بات جو خلاف واقعہ ہو (یعنی جو بات ہم کہہ رہے ہیں حقیقت میں ویسا نہ ہو) جھوٹ ہے اگرچہ وہ چھوٹی سے چھوٹی ہو۔ کسی کے گھر جا کر یوں کہنا کہ دل نہیں چاہ رہا یا بھوک نہیں ہے، پیٹ میں بالکل جگہ نہیں اور حقیقت میں دل چاہ رہا ہو یا بھوک ہو اور پیٹ میں تو جگہ ہوتی ہی ہے کہ ہم پانی وغیرہ پی سکتے ہیں تو یہ سب باتیں کہنا جھوٹ ہے۔

Marfat.com

قرض کا بیان

سوال: حفصہ سوال کرتی ہیں کیا قرض لینا جائز ہے اور اگر جائز ہے تو اس اس قدر اس کی مذمت کیوں؟

جواب: دراصل قرض لینا جائز تو ہے مگر بلاوجہ اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنا گناہ ہے۔

قرض لینا بنیادی طور پر اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کو جنم دیتا ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے قناعت پسند پر اسی لیے زور دیا جاتا ہے کہ اپنی گنجائش اور آمدنی کو مدنظر رکھتے ہوئے اخراجات کیے جائیں۔

قناعت پسندی ایک اخلاقی تربیت کا جزو ہے جس کے ذریعے فرد معاشرے میں اپنا وقار قائم رکھتا ہے۔

قرض لینا دراصل دوسروں کے سامنے اپنی حاجات کو بیان کرنا یا دوسرے معنوں میں ہاتھ پھیلانا ہے۔

قرض لینے والے کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے جب کہ مسلمان ہونے کے ناطے انسانی عظمت و وقار کو ہر طرح سے قائم رکھنا ضروری ہے۔

تاہم انتہائی ضرورت کے سبب قرض لینا جائز بھی قرار دیا جاتا ہے۔

سوال: قرض لے کر واپس نہ دے تو اس کے بارے حضور ﷺ کا کیا ردعمل تھا، حضور ﷺ کے عمل سے ارشاد فرمائیں؟

جواب: حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا کہ اس شخص کی نماز جنازہ ادا کرنی ہے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا کہ اس پر کچھ دین یعنی قرض وغیرہ تو نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اثبات میں جواب دیا تو پیارے آقا ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے چونکہ اس کے ذمہ قرض ہے تو اس کی نماز جنازہ آپ لوگ پڑھا دیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ

Marfat.com

تعالٰی عنہ یہ دیکھ کر آگے بڑھے اور فرمایا حضور ﷺ اس کے قرض کی ذمہ داری میں لیتا ہوں پیارے آقا ﷺ آگے بڑھے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (شرح السنہ)

پس ثابت ہوا کہ قرض بہت بڑا بوجھ ہے۔

سوال: فاطمہ کہتی ہیں کہ ہماری پڑوسن اکثر و بیشتر قرض مانگتی رہتی ہیں؟

جواب: پڑوسی ہونے کے ناطے اس بات کی معلومات کی جا سکتی ہے کہ آیا کہ وہ واقعی ضرورت مند ہیں یا عادتاً قرض مانگتی ہیں۔ اگر وہ عادتاً قرض مانگتی رہتی ہیں جس میں ان کے غیر ضروری اخراجات وغیرہ شامل ہیں تو ان کو قرض مانگنے کی مذمت کے متعلق سمجھایا جائے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے اور شریعت کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ "ہر قرض صدقہ ہے"۔

(بحوالہ الترغیب والترہیب)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ہر درہم دس درہم کے برابر ہے اور قرض کا ہر درہم اٹھارہ درہم کے برابر ہے۔ (بحوالہ کیمیائے سعادت)

سوال: آصف نہایت مجبوری کے عالم میں بھی قرض مانگنے سے کتراتا ہے کہ میں اس قرض کو کس طرح ادا کر پاؤں گا؟ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: آصف صاحب کے لیے جواب ہے کہ وہ قرض لے کر اپنی ضرورت پوری کر لیں اور نیت کر لیں کہ فراخی کی صورت میں فوری طور پر ادائیگی کر دیں گے۔ کہ حدیث پاک ہے کہ:

جو لوگوں کا مال بطور قرض لے اور وہ نیت اس کے ادا کرنے کی رکھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف سے ادا کر دے گا۔ اور جس شخص نے مال بطور قرض لیا نیت ادا کرنے کی نہیں رکھتا تو اللہ تعالٰی اس شخص کو اس کی وجہ سے تباہ کر دے گا۔ (بحوالہ بخاری شریف)

مذکورہ حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ضرورتاً قرض لینا جائز ہے بشرطیکہ فوری ادائیگی کی نیت بھی ہو تو یہ کار ثواب ہے۔

Marfat.com

بخل

سوال: کنزہ سوال کرتی ہیں کہ بخیل کسے کہتے ہیں؟

جواب: بخیل وہ ہے کہ کوئی شے دینے کے لائق جب اس سے طلب کی جائے تو دینے سے ترک کردے اور دینے کے لائق وہ چیز ہوتی ہے، جس کے دینے کا شرع یا مروت حکم دے یعنی کبھی شرعاً واجب ہوگا کہ وہ چیز ادا کرنی ہے جیسے زکوٰۃ وغیرہ اور کبھی مروت کے تقاضے کے تحت وہ چیز دینی ہوتی ہے۔ (بحوالہ کیمیائے سعادت)

سوال: نعیمہ سوال کرتی ہیں کہ بخل سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ کوئی آسان سا طریقہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: بخل کرنے والا بخیلوں کے حالات پر نظر کرے کہ کس طرح لوگوں کے دل ان سے بیزار ہیں اور لوگ کس طرح ان سے عداوت رکھتے ہیں اور کس طرح ہر وقت ان کی مذمت کرتے رہتے ہیں اور یہ کہ اگر میں بخیلوں کے طریقوں پر چلوں گا تو لوگوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہو جاؤں گا۔

سوال: نگہت سوال کرتی ہیں کہ بخل جیسی مہلک بیماری کا کوئی عملی علاج تجویز فرمائیں؟

جواب: بخل کا عملی علاج یہ ہے کہ ان تمام احادیث مبارکہ پر غور کرے جو بخل سے متعلق ہیں پڑھ کر مال خرچ کرنے کا اپنے اندر شوق پیدا کرے اور اس پر فوراً عمل شروع کردے اور اس مال کو خرچ کرنے میں لگ جائے۔ کیمیائے سعادت میں تحریر ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ غسل خانہ میں تھے۔ انہوں نے وہیں سے اپنے مرید کو پکارا اور کہا کہ میرا پیراہن لو اور جاؤ فلاں درویش کو دے دو! مرید نے کہا کہ حضرت غسل خانہ سے باہر آتے ٹھہر جاتے، انہوں نے کہا کہ میں اس بات سے ڈرا کہ باہر آنے تک کہیں دوسرا خیال دل میں پیدا نہ ہو جائے اور اس کار خیر سے مجھے روک دے۔ حقیقت یہ ہے بخل اسی وقت دور ہو سکتا ہے جب کہ مال خرچ کیا جائے۔

Marfat.com

تکبر

سوال: شمائلہ سوال کرتی ہیں کہ برائے مہربانی تکبر کی تعریف بیان فرمادیجئے تاکہ واضح ہو کہ تکبر کیا ہے؟

جواب: اپنے آپ کو بڑا جانتے ہوئے دوسروں کو حقیر جاننا تکبر ہے۔ قرآن کریم سے اس کے متعلق مذمت آئی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ (بقرہ:206)

"اور جب اس سے کہا جائے اللہ سے ڈرو تو اس کو تکبر گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے سو اس جہنم کافی ہے"۔ (کنز الایمان)

متکبر کی تعریف

سرکار مدینہ ﷺ سے لوگوں نے پوچھا کہ متکبر کسے کہتے ہیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا متکبر وہ ہے جو خدا کے واسطے گردن نہ جھکائے اور دوسرے لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔ (بحوالہ کیمیائے سعادت صفحہ ۵۸۷)

تکبر کی معرفت

"تکبر اپنی انانیت کی وجہ سے حق بات کو جھٹلانا اور دوسرے کو حقیر سمجھنے کا نام ہے"۔

سوال: شگفتہ سوال کرتی ہیں کہ کیا اچھے اور عمدہ کپڑے پہننا بھی تکبر میں شمار ہوتا ہے۔ جب کہ ہم صاحب حیثیت ہیں اور ہمارے دل میں کوئی تکبر والی بات نہ ہو؟

جواب: جی نہیں! شگفتہ بہن یہ تکبر میں شمار نہیں ہوگا کیونکہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ:

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کیا آدمی چاہتا ہے اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کا جوتا عمدہ ہو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال سے محبت کرتا ہے"۔

(شرح صحیح مسلم جلد ۱، کتاب الایمان، صفحہ ۵۴۹)

لہٰذا شگفتہ بہن اگر آپ عمدہ کپڑے پہنیں گی جب کہ اس پہننے میں دوسروں کو حقیر سمجھنا

Marfat.com

نہ ہو تو یہ پہننا جائز ہے۔

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ کیا تکبر کرنے پر حدیث میں کوئی وعید آئی ہے؟

جواب: جی ہاں! صائمہ بہن تکبر کرنے پر کثیر احادیث مبارکہ میں وعید آئی ہے کہ جیسا کہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

(مسلم جلد اول کتاب الایمان صفحہ 65)

سوال: فوزیہ سوال کرتی ہیں کہ کیا تکبر کی مذمت میں قرآن میں کوئی آیت ہے؟

جواب: تکبر کی مذمت میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ (لقمان)

"بے شک اللہ کو پسند نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا"۔ (کنز الایمان)

حسد

سوال: نازش سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے حسد سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں برائے مہربانی یہ بتادیں کہ حسد کسے کہتے ہیں؟

جواب: حسد یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو کوئی نعمت دے تو دوسرا شخص اس پر دل میں جلے اور چاہے کہ اس کی یہ نعمت زائل ہو جائے (ختم ہو جائے) یہ حرام ہے۔

(صفحہ نمبر ۳۵، رسالہ شیطان کے چار گدھے)

حسد دل کی بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے اس کا علاج یہ ہے کہ حاسد یہ سمجھ لے کہ اس کا حسد کرنا اس کی اپنی ذات کے لیے دین و دنیا میں نقصان کا سبب ہے اور جس سے وہ حسد کر رہا ہے اس کے دنیا و آخرت میں نفع ہی نفع ہے۔

سوال: فریدہ اپنی جٹھانی سے بہت جلتی ہے اسے کوئی بھی دنیاوی نعمت ملتی ہے تو یہ دل ہی دل میں جلتی ہے۔ برائے کرام یہ بتادیں کہ حسد کا آخرت کے علاوہ کیا دنیا میں بھی کوئی

Marfat.com

نقصان ہوتا ہے نیز آخرت میں کیا نقصان ہے؟

جواب: حاسد کے لیے دنیا میں نقصان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ غمگین رہتا ہے اور اندر ہی اندر جلتا رہتا ہے اور کسی وقت بھی اس سے نجات نہیں ملتی۔ اسے ہر وقت ہی خیال رہتا ہے کہ جس سے وہ جلتی ہے اس کو یہ نعمت نہ پہنچے۔ چنانچہ وہ رنج و غم جو اپنے دشمن کو دینا چاہتی ہے خود اس میں مبتلا رہتی ہے۔

پس دنیا میں حسد کے غم سے زیادہ کوئی غم نہیں اور یہ کیسی بے عقلی کی بات ہے کہ جس سے وہ حسد رکھتی ہے اس کی وجہ سے خود اپنے آپ کو تکلیف میں رکھتی ہے اس کا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے جو نعمت پہنچتی ہے وہ پہنچ کر رہے گی۔

اور آخرت کا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اور نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

"حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو"۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۸)

سوال: نورین کہتی ہیں کہ اگر حسد کے نقصانات اتنے زیادہ ہیں تو پھر اس کا علاج بھی ہونا چاہیے تو اس کا علاج کس طرح کریں؟

جواب: وہ چیزیں جن کی وجہ سے حسد پیدا ہوتا ہے ان کو اپنے اندر سے نکال دے مثال کے طور پر اگر دنیا کی محبت کی وجہ سے اس کے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے کہ فلاں کے پاس دنیا کی چیزیں آگئی ہیں جس کی وجہ سے حسد کر رہی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ غور کرے کہ دنیا اور دنیا کی نعمتیں تو ایک دن ختم ہو جائیں گی اگر اس کے پاس بھی یہ نعمتیں ہوں گی تو یہ بھی ایک دن چھوڑ کر چلی جائے گی وہ اس طرح کہ موت کے ساتھ تو انسان کی ہر دنیاوی نعمت زائل ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھیں کہ

اگر کوئی دنیا کی نعمت میں تم سے مقابلہ کرے تو اس کا مقابلہ اس کے منہ پر دے مارو لہٰذا وہ ختم ہو جانے والی نعمتوں پر اپنی باقی رہنے والی نعمتوں کو قربان کرنے کو ترجیح دے۔ وہ اس طرح کہ اس کی نیکیاں اس کے لیے ایسی نعمت ہیں جو دنیا میں اس کے لیے رضائے الٰہی

Marfat.com

سکون اور مزید نعمتوں کا ذریعہ ہیں اور آخرت میں ان نیکیوں کے عوض اس کے لیے جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی نعمتیں جنت کی ابدی خوشیاں اس کو ملیں گی۔ گویا وہ ان چند عارضی نعمتوں کی وجہ سے اپنا ایسا زبردست نقصان کر رہی ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی اپنی دنیاوی اور آخرت کی نعمتیں تو جا رہی تھیں اور وہ نعمتیں بھی اس کے پاس نہیں آتی۔

لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ اس بیماری کو اپنے اندر سے ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

لہٰذا فریدہ بہن اگر آپ کی جٹھانی کے پاس دنیا کی دولت وغیرہ آئے تو اس پر جلنے کی بجائے آپ دل سے اس پر خوش ہوں کہ جو کسی کی نعمت پر خوش ہوتا ہے اللہ اسے بھی یہ نعمت عطا فرمائے گا۔

اور بھی جو بہنیں مائیں اسے پڑھیں وہ غور کریں کہ اگر ان کے دل میں اپنی نند، بھائی، پڑوسن وغیرہ سے کوئی جلن پیدا ہوتی ہے تو وہ اس جلن کو ختم کریں کسی کی نعمت سے جلنے کڑھنے سے اس کی نعمت تو ختم نہیں ہوگی مگر ہمارا دنیا و آخرت کا نقصان ہوگا اور بلاوجہ ہمارا دل بھی غمگین بھی ہوگا۔

میری بہنو! دنیا تو آنی جانی چیز ہے آج ہے کل نہیں اور اگر ہے بھی تو موت اس کو چھڑا دے گی اور آخرت تو ہمیشہ رہنے والی ہے لہٰذا اگر مقابلے کا جذبہ پیدا کرنا ہی ہے تو نیکیوں میں کرے کہ میری پڑوسن خوش اخلاق ہے اللہ کرے میں بھی خوش اخلاق بن جاؤں۔ میری جٹھانی تہجد پڑھتی ہے میں بھی تہجد پڑھنے لگ جاؤں۔ میری دیورانی کے بچے اچھے ہیں، اللہ کرے میرے بچے بھی نیک و فرمانبردار بن جائیں۔ میری نند اگر تلاوت میں مہارت رکھتی ہے اللہ کرے میں بھی اچھی تلاوت کرنے والی بن جاؤں۔

"موت کو کثرت سے یاد کرنا حسد کو ختم کرتا ہے"۔

سوال: میری نند جب بھی ہمارے گھر آتی ہے تو بڑے مہنگے، بیش قیمت کپڑے پہن کر آتی ہے۔ جس سے میرے دل میں تھوڑی جلن پیدا ہوتی ہے تو کیا یہ بھی میرے لیے ٹھیک نہیں ہے؟

جواب: میری بہن! آپ اس پر اپنا دل چھوٹا مت کریں اگر آپ کے پاس اتنی حیثیت نہیں کہ آپ بھی ایسے قیمتی لباس خرید سکیں تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کو صبر پر اجر عطا کرے گا۔

Marfat.com

سوال: میری دوست مصباح مالدار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے لیکن وہ استطاعت کے باوجود سادہ کپڑے پہنتی ہے بہت قیمتی لباس استعمال نہیں کرتی تو اس کا یہ عمل کیسا ہے کہ اس کو اس پر کوئی اجر ملے گا؟

جواب: اور اگر حیثیت ہے لیکن اس کے باوجود نہیں پہنتی تو پھر باوجود استطاعت کے جو آپ نہیں پہنتی تو اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ عزوجل اس کو کرامت کا حلہ پہنائے گا۔

سوال: میری دوست سمیعہ بہت اچھی تلاوت کرنے والی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی ایسی قرآن پڑھنے والی بن جاؤں۔ تو اس کا کیا حکم ہے۔ کیا یہ بھی حسد ہے؟

جواب: ایسی آرزو اگر دین کے معاملہ میں ہو تو نیک ہوگی کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ (المطففین)

"اور اس پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے"۔

سوال: سمیرا کہتی ہیں کہ میری ایک دوست جو مالدار ہے مگر دنیا کے مال کی اتنی پرواہ نہیں کرتی اور دوسری دوست جو تنگدست ہے لیکن ہر وقت مال حاصل کرنے کی کوشش اور خواہش میں رہتی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان میں سے کس کا عمل بہتر ہے برائے کرم میری راہنمائی فرمادیں۔

جواب: دنیا کی محبت کا مفہوم یہ نہیں کہ اس کے پاس دنیا کا مال ہی نہ ہو کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس دنیا کا مال تو نہیں لیکن وہ اگر اس پر فریفتہ ہیں یعنی اس کی طرف ہر وقت للچائے رہے اس کے خوابوں، خیالوں میں گم رہے اور اس کی تمام کوششیں اس کے حصول مال کے لیے وقف ہوں اور اس کے حصول میں لگ کر اپنے اللہ رب العزت کے اطاعت والے کاموں سے بھی غافل ہو جب کہ ایک وہ شخص ہے کہ جس کے پاس دنیا کے مال کی فراوانی تو ہے مگر اس کا دل اس کی محبت میں نہیں پڑا نہ وہ اس پر للچائی ہوئی ہے اسی میں گم رہنے کو اس نے اپنی مصروفیت بنالیا بلکہ اپنے اس مال کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بناتی ہے وہ اس طرح کہ اپنے مال کو دل کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتی ہے تو دنیا

Marfat.com

میں دل لگانے کا نام "دنیا کی محبت" ہے۔

جیسا کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دل کو کسی طرح بھی دنیا کی یاد سے نہ لگاؤ"۔ (کیمیائے سعادت صفحہ ۵۵۳)

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تیرے ہاتھ میں دنیا ہو مگر تیرے دل میں نہ ہو"۔

دنیا کی محبت مصیبت کی جڑ ہے اس کی الفت و محبت تمام گناہوں کی اصل ہے جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے وہ آخرت کا نقصان کرتا ہے سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

"دنیا حق تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے اور جب سے اس کو پیدا فرمایا ہے کبھی اس پر نظر نہیں کی"۔

کسی دانشمند کا قول ہے کہ:

"دنیا کا جو کچھ مال تیرے پاس ہے وہ کسی دوسرے کا ہو جائے گا اس کے بعد بھی وہ کسی دوسرے کو ملے گا اس سے دل مت لگا کہ دنیا سے تیرا حصہ صبح و شام کے کھانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے پس اس کے لیے خود کو تباہ مت کر دنیا کو ترک کر دے تا کہ آخرت میں تجھے مقام نصیب ہو"۔

سوال: شاہین کہتی ہیں کہ اس معاشرے کے برے ماحول کی وجہ سے آج ہمارے دلوں میں تو دنیا کی محبت بڑھتی جارہی ہے۔ اس دنیا کی محبت کو دل سے نکالنے کا کوئی نسخہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: شیخ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا! میں دنیا کو دوست رکھتا ہوں اس کی کیا تدبیر کروں؟ کہ اس کی دوستی میرے دل سے نکل جائے۔ انہوں نے کہا حلال مال کما اور پھر اس مال کو خرچ کر ایسی دنیا دوستی سے تجھے نقصان نہیں پہنچے گا۔

سوال: عاطفہ کہتی ہیں کہ میری کلاس فیلو طلعت اکثر مجھ سے یہ بات کہتی رہتی ہے کہ ہمارے رشتہ دار بہت امیر ہیں۔ جب ہم ان سے ملتے ہیں تو ہمیں اپنے کمتر ہونے کا بہت شدت سے احساس ہوتا ہے۔ آپ اس کو کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمادیں کہ وہ بھی امیر و مالدار ہو کر معاشرے کی نگاہ میں عزت دار بن جائیں؟

Marfat.com

جواب: آپ نے جو نسخہ پوچھا اس کا تو پوچھنا ہی درست نہیں کیونکہ ایسی خواہش یعنی بڑائی اور فخر کے لیے دنیا چاہنا۔ کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے بڑائی اور فخر کی خاطر دنیا طلب کی اللہ تعالیٰ اس پر ناخوش ہوگا اگر وہ مخلوق سے بے نیاز رہ کر بقدر ضرورت روزی طلب کرے تو قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا''۔

لہٰذا آپ اپنی دوست طلعت سے کہیں کہ

اگر دل میں یہ خواہش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس خواہش کو ختم کرے تو اس کے لیے بہت اچھی خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ (النازعات:40-41)

''اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانہ ہے''۔ (کنز الایمان)

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (آل عمران)

''لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کیے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا''۔ (کنز الایمان)

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''مال و جاہ کی محبت دل میں نفاق کو اس طرح اگاتی ہے جس طرح پانی سبزے کو''۔

ایک اور موقع پر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

''میرے بعد ایک قوم پیدا ہوگی جس کے افراد طرح طرح کے مزیدار طعام کھائیں گے اور طرح طرح کے کپڑے پہنیں گے۔ خوبصورت عورتیں اور قیمتی گھوڑے رکھیں گے ان کا پیٹ تھوڑے سے سیر نہ ہوگا''۔

لہٰذا میری بہن! آپ مال کی طلب کے لیے وظیفہ مانگ رہی ہیں مال کی طلب تو ایسی

Marfat.com

چیز ہے جو انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے ہمارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو اپنے نزدیک دنیا اتنی مذموم ہوا کرتی تھی کہ اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچاتا تھا تو بددعا کے طور پر ان کو مال کی دعا دیتے تھے جیسا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے تکلیف پہنچائی تو آپ نے کہا یا بار الہا، اس شخص کو تندرستی، عمر درازی اور کثیر مال عطا فرما۔

اس طرح گویا کہ آپ نے اس شخص کو بددعا دی کیونکہ جب یہ چیزیں کسی کو ملتی ہیں تو اس کو تکبر و غفلت میں مبتلا کر دیتی ہیں اور آخرت سے غافل بنا دیتی ہیں اس طرح وہ ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔

Marfat.com

پانی پینے کے آداب

سوال: حنا سوال کرتی ہیں پیارے آقا ﷺ پانی کیسے پیتے تھے۔ طریقہ ارشاد فرمائیں تاکہ میں پانی پینے کی سنت پر عمل کر کے سنت کے ثواب سے مستفید ہوسکوں؟

جواب: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پینے میں تین سانس لیتے تھے۔ (مسلم بخاری، جامع الترمذی جلد دوم صفحہ 452)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس شرح میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ پانی پینے میں برتن سے علیحدہ منہ کر کے تین سانسیں لیتے تھے۔ پہلی سانس پینا شروع کرتے وقت، پھر کچھ پی کر سانس لیتے یہ دوسرا سانس شریف ہوا، پھر کچھ پی کر تیسرا سانس لیتے یہ تیسرا سانس ہوا یعنی دوران پینے کے دو سانس لیتے تھے اور کل تین سانس یہ عمل شریف ہر پینے میں ہوتا خواہ پانی ہو یا دودھ یا شربت یا کوئی اور چیز اور یہ ہی سنت ہے مگر خیال رہے کہ یہ سانسیں برتن سے منہ الگ کر کے لیں۔ (مراۃ المناجیح جلد ۴، صفحہ ۸۰)

سوال: شامہ سوال کرتی ہیں کہ میں گھر میں چلتے پھرتے جب مجھے پیاس لگتی ہے تو میں کھڑے ہو کر پانی پی لیتی ہوں کیا کھڑے ہو کر پانی یا کچھ اور پی سکتے ہیں حدیث سے وضاحت فرمائیں؟

جواب: کوئی چیز کھڑے ہو کر پینا ممنوع ہے پانی ہو یا دودھ یا شربت یا کوئی اور چیز ہو۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر پیے۔

(مسلم، مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۸۱)

اس میں تین پانی نہیں آتے ہیں کہ جیسے کھڑے ہو کر پیا جا سکتا ہے۔

(۱) آب زمزم (۲) وضو کا بچا ہوا پانی (۳) بزرگوں کا پیا ہوا پانی۔

سوال: اسماء سوال کرتی ہیں کہ جب پیارے آقا ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے

Marfat.com

منع فرمایا ہے تو ہم آب زمزم کھڑے ہو کر کیوں پیتے ہیں؟

جواب: یہ سنت ہے کہ آب زمزم کھڑے ہو کر پئے تعظیم کے لیے ہے۔ اس پانی کی دو وجہ سے تعظیم ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یہ پانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑی سے پیدا ہوا۔

(۲) دوسرے یہ کہ اس میں حضور ﷺ کا لعاب شریف ملا ہوا ہے کہ حضور ﷺ نے ایک بار زمزم شریف پی کر باقی پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۸۱)

روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آب زمزم کا ڈول لایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔ (مسلم بخاری، مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۸۱)

سوال: آج کل بجلی کی کمی کے باعث پانی کا مسئلہ نہایت اہم صورت اختیار کر گیا ہے اور اکثر بیشتر وضو وغیرہ کے لیے بھی گھر میں پانی نہیں ہوتا تو کیا اس صورت میں سبیل سے پانی لیا جا سکتا ہے؟

جواب: سبیل کا پانی ہر شخص پی سکتا ہے مگر وہاں سے پانی کوئی شخص گھر نہیں لے جا سکتا کیونکہ وہاں پینے کے لیے پانی رکھا گیا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لیے البتہ اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو لے جا سکتا ہے۔ (بہار شریعت جلد ۲ صفحہ ۳۰، حصہ ۱۶)

کھانا کھانے کے آداب

سوال: فرزانہ سوال کرتی ہیں کہ میری پڑوسن عائشہ کہتی ہیں کہ کھانا کھانا بھی ثواب کا کام ہے کیا واقعی ہمارا کھانا کھانا ثواب ہے اس کے بارے میں ارشاد فرما کر قلب کو مطمئن فرمائیں؟

جواب: جی فرزانہ! ہر وہ کام جو سنت کے مطابق کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کیا جاتا ہے اس پر ثواب ملتا ہے جیسا کہ "احیاء العلوم" میں دوسری جلد میں ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ

"مسلمان جب حلال کھانے کا پہلا لقمہ کھاتا ہے، اس کے پہلے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔ (احیاء العلوم الدین جلد ۲، صفحہ ۱۱۶)

Marfat.com

سوال: فائزہ کہتی ہیں کہ ہم بچپن سے پڑھتے آ رہے ہیں کہ حدیث پاک میں ہے کہ اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیتوں پر ہے۔تو کیا کھانا کھانے میں بھی کوئی نیت ہوتی ہے ارشاد فرمائیں کہ کیا نیت کی جائے؟

جواب: جی فائزہ بہن! کھانا کھانے میں بھی نیت کرلیں کہ یہ ثواب کا کام ہے۔امیر اہل سنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ

کھانے میں یہ نیت کیجئے کہ "اللہ رب العزت عزوجل کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لیے کھا رہا ہوں"۔

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں۔میری بہن سب کام الٹے ہاتھ سے کرنے کی عادی ہے اور کھانا کھانے میں بھی الٹا ہاتھ ہی استعمال کرتی ہے۔تو کیا الٹے ہاتھ سے کھا سکتے ہیں یا سیدھے ہاتھ سے ہی کھانا ضروری ہے اس بارے میں کوئی حدیث ارشاد فرمائیں؟

جواب: فاطمہ بہن! آپ کی بہن کو چاہیے کہ وہ سیدھے ہاتھ سے ہی کھانا کھانے کی عادت بنائیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک سیدھے ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پیئے اور سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا اور الٹے ہاتھ سے پیتا، الٹے ہاتھ سے دیتا اور الٹے ہاتھ سے لیتا ہے"۔(ابن ماجہ شریف جلد ۴، ص ۲، حدیث ۳۲۶۶)

سوال: نادیہ کہتی ہیں کہ وضو کیے بغیر کھانا نہیں کھا سکتے۔اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: نادیہ بہن! کھانے سے پہلے نماز کی طرح وضو کرنا ضروری نہیں۔اور اگر کھانا کھانے سے پہلے کھانے کا وضو کرلیں تو اس کا بہت فائدہ ہے۔کھانے کا وضو یہ ہے کہ

دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیں، کلی کریں اور منہ کا اگلا حصہ دھوئیں۔اس طرح کرنے پر سنت پر عمل کرنے کا ثواب ان شاء اللہ مل جائے گا جیسا کہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، سلطان باقرینہ، قرار قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

ارشاد رحمت بنیاد ہے۔

"کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے"۔ (فیضان سنت، باب: کھانا کھانے کی سنتیں وآداب، صفحہ ۱۵۷)

سوال: فریحہ سوال کرتی ہیں کہ ہم نے یہ تو سن رکھا ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے سے اس میں برکت ہوتی ہے یہ ارشاد فرمادیں کہ نہ پڑھنے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: فریحہ بہن! کھانے سے پہلے اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان اس میں شریک ہو جاتا ہے۔

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے (یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے)۔ (مشکوۃ کتاب الاطعمہ صفحہ 363)

سوال: حمیدہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں پڑھنا چاہیں تو ارشاد فرمائیں کہ کن الفاظ کے ساتھ پڑھی جائے؟

جواب: حمیدہ بہن! حدیث پاک میں اس کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ عزوجل کا نام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہ

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ (مراۃ المناجیح صفحہ ۲۹، جلد ششم)

سوال: ماجدہ کہتی ہیں، میں اکثر کھانے کے وقت غور کرتی ہوں کہ کوئی تین انگلیوں سے کھاتا ہے، کوئی چار سے، کوئی پانچ سے ارشاد فرمائیں کہ سنت طریقہ کیا ہے؟ وضاحت فرما کر ثواب آخرت پائیں؟

جواب: ماجدہ بہن! کھانا کھانے کا سنت طریقہ حدیث پاک کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

Marfat.com

"ایک انگلی سے کھانا شیطان کا کھانا ہے اور دو انگلیوں سے سرکش لوگوں کا اور تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام علیہم السلام کا کھانا ہے"۔ لہٰذا روٹی تین انگلیوں سے نوالہ بنا کھائے لیکن وہ کھانا جو تین انگلیوں سے نہیں کھایا جاسکتا جیسے چاول تو پھر چار یا پانچ انگلیوں سے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: رابعہ کہتی ہیں کہ میں اپنی چھوٹی کزن کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی۔ میرے روکنے کے باوجود وہ بار بار میرے سامنے سے کھا رہی تھی حدیث سے ارشاد فرمائیں کہ ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: رابعہ بہن! یاد رکھیے کہ ایسا کرنا ادب کے خلاف ہے اور اس کے بارے میں حدیث پاک میں بھی آیا ہے۔

"حضرت عمر ابن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا رسول اکرم ﷺ کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا تھا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لو۔ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ"۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۶۳ کتاب الاطعمہ)

حضرت حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں کہ ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے اگر اکیلا بھی کھائے تب بھی اپنے سامنے سے کھائے۔ ہاں اگر طباق (برتن) میں مختلف مٹھائیاں یا مختلف قسم کی کھجوریں ہیں تو جہاں سے چاہے کھالے۔ (مراۃ المناجیح صفحہ ۸ جلد ششم)

سوال: فارینہ سوال کرتی ہیں کہ دسترخوان پر گری ہوئی روٹی اٹھا کر کھانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: فارینہ بہن! گری ہوئی روٹی اٹھا کر کھالینا سنت ہے۔ اور اس کی فضیلت بھی بہت ہے لہٰذا

حضرت سیدنا عبداللہ بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ

"روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے۔ جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا۔ اس کی مغفرت ہوجائے گی"۔ (طبرانی)

Marfat.com

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ کیا کھانے کے بعد بھی ہاتھوں کو دھونا ضروری ہے؟

جواب: فائزہ بہن! کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھونا سنت ہے اور سرکار ﷺ کے عمل سے بھی ثابت ہے۔

اور حدیث مبارکہ میں اس کی فضیلت بھی آئی ہے۔ جیسا کہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا محتاجی کو دور کر دیتا ہے اور یہ مرسلین علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے"۔ (المعجم الاوسط جلد ۵، صفحہ ۲۳۱)

سوال: نائلہ کہتی ہیں کہ مجھے معلوم ہے کہ کھانے کے بعد برتن چاٹنا سنت ہے لیکن لوگ ایسا کرنے سے مذاق اڑاتے ہیں، بھوکی گی ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: نائلہ بہن! یاد رکھیے کہ لوگوں کے مذاق اڑانے کی وجہ سے ہم سنت کو ترک نہیں کرسکتے بلکہ اسے وقت سنت پر اور سختی سے عمل کرنا چاہیے اور مذاق اڑانے والوں کو نرمی سے سمجھانا چاہیے اور برتن چاٹنے کی فضیلت بتانی چاہیے کہ

سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا جو رکابی اور اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتا ہے اللہ عزوجل اس کو دنیا اور آخرت میں آسودہ (سیر) رکھتا ہے۔ (طبرانی کبیر، جلد ۱۸، صفحہ ۲۶۱)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سنا ہوا یعنی آلودہ برتن بغیر صاف کیے پڑا رہے تو اسے شیطان چاٹتا ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۵۲)

سوال: عائشہ کہتی ہیں میری بہن کھانا کھانے کے بعد انگلیاں نہیں چاٹتی اور انگلیوں پر دانے لگے رہتے ہیں اس کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: پیاری بہن! آپ اپنی بہن سے کہیں کہ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لیا کریں کیوں کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے انگلیوں اور برتن چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا "تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے"۔ (صحیح مسلم صفحہ ۱۱۲۲)

Marfat.com

سوال: سفینہ سوال کرتی ہیں میرے بھائی ٹیک لگا کر کھاتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پیاری بہن! ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ کیونکہ حدیث پاک میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم ٹیک لگا کر مت کھاؤ"۔ (بحوالہ مجمع الزوائد جلد ۵، صفحہ ۲۲)

سوال: تہمینہ سوال کرتی ہیں کیا ٹیک لگا کر کھانے سے کوئی نقصان بھی ہوتا ہے یا صرف خلاف سنت ہے؟

جواب: تہمینہ بہن! ٹیک لگا کر کھانے کے تین طبی نقصانات ہیں۔

(۱) کھانا اچھی طرح چبایا نہیں جا سکے گا اور اس میں جس مقدار میں لعاب ملنا چاہیے اتنا نہیں ملے گا جو کہ معدے میں جا کر نشاستہ دار غذاؤں کو ہضم کر سکے اور یوں نظام انہضام (یعنی ہاضمہ) متاثر ہوگا۔

(۲) ٹیک لگا کر بیٹھنے سے معدہ پھیل جاتا ہے لہٰذا اس طرح غیر ضروری خوراک معدے میں چلی جائے گی اور ہاضمہ خراب ہوگا۔

(۳) ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں بیٹھ کر کھانے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: پیاری بہن! بیٹھ کر کھانے کی ایک سنت یہ ہے کہ سیدھا گھٹنا کھڑا کریں اور الٹا پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں جب کہ ایک اور بھی سنت بیٹھنے کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور ﷺ زمین سے لگ کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔

(بحوالہ مسلم شریف)

سوال: شازیہ سوال کرتی ہیں کہ آج کل عموماً دیکھا گیا ہے کہ شادیوں میں کھڑے ہو کر کھانا کھایا جاتا ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟ کیا اس کی ممانعت حدیث میں آئی ہے؟

جواب: شازیہ بہن! کھڑے ہو کر کھانا خلاف سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر کھائے۔

Marfat.com

حدیث پاک میں بھی کھڑے ہو کر کھانے کی ممانعت آئی ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"نبی کریم، رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے کھڑے ہو کر پینے اور کھڑے ہو کر کھانے سے منع فرمایا ہے"۔ (ترمذی)

سوال: فاریہ کہتی ہیں کہ چھری کانٹے سے کھانا فخر سمجھا جاتا ہے اور باقاعدہ بچوں کو سکھایا بھی جاتا ہے کہ چھری کانٹے سے کیسے کھاتے ہیں کیا چھری کانٹے سے کھا سکتے ہیں؟ جواب عنایت فرمادیجئے؟

جواب: فاریہ بہن! چھری کانٹے سے نہیں کھانا چاہیے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "گوشت چھری سے نہ کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کے معمولات سے ہے اور اسے نوچ کر کھاؤ کہ مزیدار اور جلد ہضم ہونے والا ہے"۔ (ابوداؤد)

لہٰذا فاریہ بہن! چھری کانٹے سے نہیں کھانا چاہیے مگر یوں کہ گھر میں ران وغیرہ بھنی ہوئی ہو تو اب چھری سے کانٹے کی ضرورت ہے تو اس صورت میں چھری کانٹے کا استعمال کر سکتے ہیں مگر فیشن کے طور پر چھوٹی چھوٹی بوٹیوں کو بھی چھری کانٹے سے نہیں کھانا چاہیے کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ اس کے بارے میں حدیث مبارکہ میں ہے کہ

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

"جو جس قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے"۔

تو چاہیے کہ اس حدیث پاک سے عبرت حاصل کریں اور یہود و نصاریٰ کا انداز اپنانے سے گریز کریں اور سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے ہاتھ سے کھائیں اور سنت کا ثواب پائیں۔

سوال: ثمرہ سوال کرتی ہیں کہ میں جوتے پہن کر کھانا کھا رہی تھی۔ میری دادی نے ڈانٹا کہ جوتا اتار کر کھاؤ۔ کیا یہ کھانے کے آداب سے ہے؟ نیز اس کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: جی ثمرہ بہن! ننگے پاؤں کھانا کھانا مفید بھی ہے اور یہ کھانے کے آداب میں سے

Marfat.com

بھی ہے جیسا کہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب کھانا رکھا جائے تو اپنے جوتے اتار دو کہ یہ تمہارے قدموں کی راحت کا باعث ہے"۔

(مراۃ المناجیح صفحہ ۱۵ جلد ششم)

سوال: خدیجہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر روزانہ لیٹ گھر آتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم مل کر کھانا نہیں کھا سکتے۔ اس کے بارے میں کوئی فضیلت ارشاد فرمادیں؟

جواب: خدیجہ بہن! ایک ہی دستر خوان پر مل جل کر کھانا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ جیسا کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کو یہ بات سب سے زیادہ پسند ہے کہ وہ اپنے کسی مومن بندہ کو بیوی اور بچوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھے دیکھے اور سب کھاتے ہوں کیونکہ جب دستر خوان پر سب جمع ہوتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور قبل از جدا ہونے کے ان کو بخش دیتا ہے"۔

لباس کے آداب

سوال: حمیدہ بہن کہتی ہیں کیا لباس کے بارے میں بھی کوئی قرآنی آیت ہے؟

جواب: جی حمیدہ بہن قرآن پاک میں لباس کا ذکر موجود ہے جیسا کہ ارشاد ہوا:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۲۶ (اعراف)

"اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور وہ کہ تمہاری آرائش ہو اور پرہیزگاری کا لباس کہ وہ سب سے بھلا یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت فرمائیں"۔

سوال: حور یہ سوال کرتی ہیں آج کل یہ بات عام ہے کہ عورتیں مردوں کا سا لباس پہنتی ہیں کیا اسلام میں ایسا کرنا جائز ہے یا اس کی ممانعت فرمائی ہے؟

Marfat.com

جواب: حوریہ بہن جو عورتیں مردانہ وضع اختیار کرتی خواہ لباس ہو یا کوئی چیز اس کے بارے میں ممانعت حدیث مبارکہ میں موجود ہے کہ ان کے لیے لعنت فرمائی گئی اس طرح جو مرد عورتوں کی واضع اختیار کرتے ہیں ان پر بھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

لعنت کے معنی ہوتے ہیں ''اللہ کی رحمت سے دور'' تو حوریہ بہن جو اللہ کی رحمت سے دور ہوگا اس کے دنیاوی و اخروی معاملات کیسے درست ہو سکتے ہیں تو چاہیے کہ مردوں کا لباس جوتا وغیرہ پہنیں سے بچیں۔ (تفہیم البخاری صفحہ ۱۳۷ کتاب اللباس)

سوال: فوزیہ کہتی ہیں کہ بازار میں آج کل فیشن کے مطابق باریک کپڑا آتا ہے تو کیا ایسا کپڑا جس میں جسم کا کوئی حصہ تھوڑا بہت رنگ جھلکے پہن سکتے ہیں یا نہیں تفصیلاً ارشاد فرمائیں؟

جواب: فوزیہ باریک کپڑا جس میں اگرچہ جسم کی رنگت جھلکے یہ ایک مذموم فعل ہے عورتوں کو چاہیے کہ وہ حیاء والا لباس پہنیں اور باریک لباس پہننے سے بچیں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور ﷺ کے سامنے آئیں۔ آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب عورت بالغہ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ نہ دکھائی دینا چاہیے سوا منہ اور ہتھیلیوں کے۔ (ابوداؤد جلد دوم باب فیھا تبدی المراۃ من زینتھا صفحہ 212)

فوزیہ بہن اگر آپ باریک کپڑا پہننا چاہتی ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کپڑے کے نیچے ایک اور کپڑا لگوالیں تاکہ بدن کی رنگت نہ جھلکے۔

سوال: عاتکہ سوال کرتی ہیں کہ کیا بچوں کو ایسے کپڑے پہنائے جا سکتے ہیں جن پر تصاویر بنی ہوں؟

جواب: عاتکہ بچوں کو ایسے کپڑے نہ پہنائے جائیں بلکہ گھر میں ایسی کوئی بھی چیز نہ رکھی

Marfat.com

جائے جن پر تصاویر ہوں اور نہ ہی اپنی تصاویر آویزاں کی جائیں کہ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں تصاویر ہوں۔ (صحیح بخاری جلد دوم باب التصاویر صفحہ 880)

سوال: ہما سوال کرتی ہیں لباس پہننے میں سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: ہما بہن! حدیث نبوی ﷺ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کرتہ شریف پہنتے وقت دائیں طرف سے ابتداء فرماتے ہیں۔ (ترمذی باب ماجاء فی القمص صفحہ 439)

لباس پہننے کا سنت طریقہ

پہلے قمیص پہننا سنت ہے۔ قمیص پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں۔ مثلاً پہلے قمیص کی سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں۔ پھر الٹی آستین میں الٹا ہاتھ داخل کریں پھر شلوار پہنیں۔ شلوار کے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں۔ الٹے پائنچے میں الٹا پاؤں داخل کریں۔ (فیضان سنت، باب اللباس، ص ۴۳۵)

سوال: جواہر سوال کرتی ہے کپڑا سیدھی جانب سے پہننا سنت ہے تو کیا اتارا بھی سیدھی جانب سے جائے؟

جواب: جواہر بہن! لباس پہننا تو سیدھی جانب سے سنت ہے۔ لیکن اتارنا الٹی جانب سے سنت ہے۔ قمیص کی پہلے بائیں آستین نکالیں پھر دائیں آستین نکالیں۔ اور شلوار کو اتارتے وقت پہلے بائیں جانب سے اتاریں پھر دائیں جانب سے اتاریں۔

(فیضان سنت، صفحہ ۴۳۶)

سوال: ثمرہ سوال کرتی ہیں کہ کپڑا پہننے سے پہلے تو بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ لیکن اتارتے وقت پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: ثمرہ بہن! لباس اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی برکت

Marfat.com

سے شیطان سے ستر پوشی ہو جاتی ہے۔ (فیضان سنت باب اللباس صفحہ ۷۳۶)

سوال: فرزانہ کہتی ہیں کہ میں نے نئے کپڑے پہننے کا ارادہ کیا تو میری دادی نے کہا کہ جمعہ کے دن سے شروع کرنا کیا یہ ضروری ہے کہ جمعہ کے دن سے ہی پہنے؟

جواب: فرزانہ بہن ضروری نہیں ہے کہ آپ نیا لباس جمعہ کے دن سے ہی پہنے۔ بلکہ نیا لباس جمعہ کے دن سے پہننا شروع کرنا سنت ہے۔ (فیضان سنت باب اللباس صفحہ ۷۳۶)

سوال: کرن سوال کرتی ہیں کہ میری بہن کومل ہمیشہ سادہ لباس ہی پہنتی ہے جب کہ اس کے پاس عمدہ عمدہ لباس ہیں تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: پیاری بہن کرن سادہ لباس پہنے کی بہت فضیلت آئی ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو باوجود قدرت اچھے کپڑے پہنے، تواضع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ عزوجل کرامت کا حلہ (جنتی لباس) پہنائے گا"۔ (ابوداؤد، فیضان سنت باب اللباس صفحہ ۷۴۲)

جوتا پہننے کے آداب

سوال: جویریہ کہتی ہیں کہ کیا جوتا پہننے اور اتارنے میں دونوں دائیں طرف سے ابتداء کی جائے گی طریقہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: جویریہ! جوتا پہننے میں پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا جیسا کہ حدیث میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے الٹے سے اتارے۔ (ابوداؤد جلد دوم)

سوال: ابرین کہتی ہیں کہ میری امی اس بات سے بہت ناراض ہوتی ہیں کہ کوئی ایک جوتا پہن کر چلے کیا حضور ﷺ نے اس بارے میں کچھ ارشاد فرمایا؟

جواب: ابرین آپ کی امی صحیح بات پر ناراض ہوتی ہیں ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت حدیث میں آئی ہے کہ

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی الٹے ہاتھ سے کھانا کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے پھرے۔ (شمائل شریف)

سوال: حنا کہتی ہیں کہ کیا ہم لڑکوں والے جوتے، جوگرز وغیرہ پہن سکتی ہیں؟

جواب: حنا مردانہ جوتے پہننے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد جلد دوم)

سوال: ثانیہ سوال کرتی ہیں کیا جوتے پہننے سے پہلے بھی بسم اللہ شریف پڑھنا چاہیے؟

جواب: ثانیہ بہن ہر جائز اور نیک کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

سرکار علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر ذی امر کام بسم اللہ شریف سے شروع کرو ورنہ وہ کام نامکمل رہ جاتا ہے۔

ضمنی مسائل

سوال: زینب سوال کرتی ہیں کہ عبادت کسے کہتے ہیں؟

جواب: لفظ عبادت دنیا کے ہر مذہب میں موجود ہے۔ ہر مذہب کے بانی نے اپنے پیروؤں کو عبادت کا حکم دیا اور اس کا طریقہ بھی ہر مذہب نے علیحدہ علیحدہ مقرر کیا ہے۔ لیکن عبادات کی جو حقیقت و تشریح اسلام نے کی ہے وہ ایسی ہے جس کو معلوم کر کے ہر سلیم العقل اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ واقعی عبادت یہ ہے کہ اور دیگر مذاہب نے جو عبادت کا طریقہ اور تشریح کی ہے، کہیں تو وہ ناممکن ہے، کہیں اس کی روح ہی مفقود ہے اور کہیں ایسے افعال کو عبادت میں شمار کر لیا ہے۔ جو فطرتاً و عقلاً عبادت ہونے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔

عرب ہی کو لیجئے ان کی عبادت یہ تھی کہ دنیا کی عیش و عشرت اور اس کی لذتوں کو چھوڑ کر جنگل اور ویرانوں میں بیٹھ جاؤ اور دنیا سے قطع تعلق کر کے مجرد زندگی بسر کرو۔ یہود کی یہ

Marfat.com

عبادت تھی کہ ہفتہ کے روز چھٹی کی جائے اس دن کوئی کام نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ انہیں جب بھی موقع ملتا تو بتوں کے سامنے سر جھکا لیتے۔

عیسائیوں کی عبادت حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویروں اور مجسموں کو پوجنا اور اپنے جسم کو سخت تکلیف پہنچانا تھا۔ انہوں نے اپنے جسم کو تکلیف پہنچانے کے بہت سے سخت طریقے دریافت کر لیے تھے اور اسی کا نام انہوں نے عبادت رکھ لیا تھا۔

اسی طرح عام خیال تھا کہ اپنے نفس کو تکلیف دینا یہ بھی عبادت ہے چنانچہ یونانی فلسفیوں میں اشراقیت، عیسائیوں میں رہبانیت، ہندوؤں میں جوگیت اسی نظریہ کا نتیجہ تھا۔ یہ لوگ گوشت نہ کھاتے، ننگے رہتے۔ ایک سال تک کسی مقام پر کھڑے رہتے۔ اہل وعیال دنیا کی نعمتوں کو چھوڑ کر تجرد، رہبانیت اختیار کرتے اور اس کو بہت بڑی عبادت سمجھتے۔

عبادت کے لغوی معنی

عبادت کے لغوی معنی "عاجزی" کے ہیں۔

اصطلاحی معنی

اصطلاح میں عبادت کے معنی یہ ہیں کہ کسی کو خدا سمجھ کر اس کے حضور عبودیت کا نذرانہ پیش کرنا اور اس کے احکام بجالانا، یہ سمجھ کر یہ حکم خدا کا ہے۔ اگر انسان کیسا ہی اچھا کام کرے مگر اس سے مقصود خدا کی خوشی اور اس کے احکام نہ ہوں۔ وہ ہرگز عبادت نہیں ہے اور یہ ہی اسلام کی تعلیم ہے۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ (انعام)

"میری نماز، میرا حج، میری زندگی اور میری موت سب خدا کے لیے ہے"۔

اس سے معلوم ہوا مسلمان جو بھی نیک کام کرے، اگر اس سے مقصود خدا کے حکم کی بجا آوری ہو اور اس کو خوش کرنا ہے۔ تو وہ عبادت ہے۔

صرف نماز، حج، زکوٰۃ ہی عبادت نہیں ہے۔ بلکہ ہر وہ کام جس سے مقصود خدا کی رضا ہو۔ وہ بھی عبادت ہے۔ مثلاً کسی شکستہ دل کی تسلی و تشفی کی بات کرنا اور گنہگار کو معاف کرنا بھی

Marfat.com

عبادت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ اچھی بات کہنا اور معاف کرنا اس خیرات سے بہتر ہے۔

اس آیت کی تشریح حضور ﷺ نے یوں فرمائی:

كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ

''ہر نیکی کا کام صدقہ ہے''۔

تبسمک فی وجهه صدقة واماطة الاذی عن الطریق صدقة الساعی علی الاراحل و المسکین کالمجاهد فی سبیل اللّٰه

''کسی بھائی کو دیکھ کر اس کو خوش کرنے کے لیے مسکرانا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی خیرات ہے، بیوہ غریب کی مدد کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہے''۔

اسی طرح لوگوں کے درمیان بغض و فساد کے اسباب کو دور کرنا، محبت پھیلانا بھی عبادت ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمھیں روزہ نماز سے بڑھ کر درجہ کی چیز نہ بتاؤں۔ صحابہ نے عرض کی فرمائیے یارسول اللہ۔ فرمایا:

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ

''آپس کے تعلقات کا درست رکھنا''۔

ان مثالوں سے واضح ہے اسلام میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مومن کا ہر کام عبادت ہے۔ اس کا سونا، جاگنا، تجارت کرنا وغیرہ سب ہی عبادت ہیں جب کہ اس سے مقصود اللہ رب العزت جل مجدہ کی خوشنودی اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا ہو۔

سوال: خالدہ پوچھتی ہیں کہ کیا کائنات میں انسان کے سوا دیگر چیزیں بھی مصروف عبادت ہیں؟

جواب: ارشاد خداوندی ہے کہ

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ (بنی اسرائیل:44)

امام نجم الدین عمر نسفی رحمۃ اللہ علیہ فضائل میں فرماتے ہیں کہ زمینوں کو بھی اس پر قیاس

Marfat.com

کرنا چاہیے۔ درخت، مینار اور پہاڑ قیام میں ہیں اور چار پائے رکوع میں اور حشرت الارض (زمین میں رہنے والے) سجدہ میں اور دیواریں اور ٹیلے اور کاہ اور ریگ وغیرہ قعدہ میں، قرآن کریم کی آیہ کریمہ اسی پر ہی دلالت کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کو احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل بنایا۔ الف، قیام، حا رکوع، میم سجدہ، دال قعدہ۔ (مسائل نماز صفحہ ۱۳)

سوال: حمیدہ سوال کرتی ہیں کہ کیا نیکی بدی کرنے کا تعلق عادت سے ہے؟

جواب: الغیر عادة والشر عادة والنفس معتادۃ

نیکی، بدی عادت سے ہے اور نفس خوئے پذیر ہے۔

جی ہاں! عموماً نیک و بد اعمال عادت سے تعلق رکھتے ہیں۔

سوال: حرا پوچھتی ہیں کہ تقویٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: تقویٰ انسان کے قلب کی وہ کیفیت ہے جس کی وجہ سے دل میں نیک کام کرنے کی امنگ اور برائیوں سے نفرت ہوتی ہے اور وہ کام خاص خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسی لیے فرمایا۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

"یہ عبادت اس لیے ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ"۔

سوال: نماز کی کچھ برکات ذکر فرمادیں؟

جواب: نبی محترم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(۱) نماز پڑھنے سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

(۲) فرشتے پیار کرتے ہیں۔

(۳) تمام انبیاء کی سنت ہے۔ نور معرفت ہے۔

(۴) اصل (جڑ) ایمان ہے۔

(۵) اجابت (قبولیت) کی دعا ہے۔

(۶) باعث قبولیت ایمان ہے۔

Marfat.com

(۷) رزق میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

(۸) بدن میں راحت ہوتی ہے۔

(۹) دشمن کے لیے اوزار ہے۔

(۱۰) شیطان کو ناخوش کرتی ہے۔

(۱۱) ملک الموت کے سامنے سفارشی ہوگی۔

(۱۲) قبر میں روشنی کرتی ہے۔

(۱۳) قبر میں نیچے بچھونا پائے گا۔

(۱۴) منکر نکیر کے لیے جواب میں آسانی ہوگی۔

(۱۵) قیامت تک قبر میں مونس و غمخوار ہوگی۔

(۱۶) روز قیامت اوپر سایہ کرے گی۔

(۱۷) سر پہ تاج ہوگی۔

(۱۸) بدن پہ لباس حاصل ہوگا۔

(۱۹) نور، جو آگے آگے چلتا ہوگا۔

(۲۰) نمازی اور دوزخ کے درمیان پردہ ہوگی۔

(۲۱) خدا کے سامنے حجت ہوگی۔

(۲۲) میزان میں ثقل ہوگی۔

(۲۳) پل صراط سے گزار دے گی۔

(۲۴) جنت کی کنجی ہے۔ کیونکہ اس میں تسبیح و تحمید، تقدیس، تعظیم، قرآت اور دعا ہے لہٰذا افضل الاعمال ہے۔ (بستان العارفین، مصنف فقیہہ ابولیث سمرقندی حسن ۱۰۱، مسائل نماز ۱۳)

سوال: سعدیہ پوچھتی ہیں کہ تعداد رکعات کے اختلاف میں کیا حکمت ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں مختلف اسی لیے ہیں کہ دراصل یہ انبیاء کی یادگاریں ہیں۔ جس طرح قربانی خلیل اللہ کی یادگار ہے۔ انہیں کی یادگار کو رب تعالیٰ نے ہر مسلمان مالک نصاب پر واجب کر دیا۔

Marfat.com

اسی طرح یہ نمازیں مقبولان بارگاہ الٰہی کی ادائیں ہیں۔ ان کے وہ افعال جو رب العزت کو پسند آگئے۔ وہ سب مسلمانوں پر فرض کر دیئے گئے۔ فجر کی دو رکعتیں آدم علیہ السلام نے پڑھیں۔ ظہر کی چار رکعتیں ابراہیم خلیل اللہ نے ادا فرمائیں۔ اس لیے ہمیں بھی حکم دیا گیا کہ اتنی ہی رکعتیں پڑھیں طبیب کے نسخے میں دوائیوں کی مختلف مقدار ہوتی ہے۔ جو طبیب حکمت و دانائی کی بنا پر قائم کرتا ہے اسی طرح نماز کی رکعتیں روحانی نسخہ ہے۔ جو طبیب مطلق رب العزت جل مجدہ نے مقرر فرمائی ہیں۔ اور ان میں حکمتیں ہیں جن کے ادراک سے عقل انسانی قاصر ہے۔ صاحب روح البیان نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

ملائکہ کے بازو مختلف ہیں کسی کے دو، کسی کے تین، کسی کے چار تو اللہ نے نمازوں کی رکعتیں بھی مختلف رکھیں کیونکہ یہ بھی روح کے بازو ہیں۔ (مسائل نماز، ص ۱۸)

سوال: قبلہ کی تعین میں کیا حکمت ہے؟

جواب: قبلہ کی تعین کی یہ حکمت ہے کہ کعبہ معظمہ زمین کی جڑ ہے۔ کیونکہ زمین وہیں سے پھیلی ہے لہٰذا حکم دیا گیا ہے کہ نمازی اس کی طرف منہ کرلے۔ تاکہ نمازی کا جسم اپنے اجسام کی اصل کی طرف رہے۔ (مسائل نماز، ص ۱۹)

سوال: شگفتہ کہتی ہیں کہ اذان دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب:

اذان عرف عام میں

اذان عرف شروع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کیلئے مخصوص الفاظ مقرر ہیں۔

فضائل اذان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

(۱) مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ (مسلم واحمد وابن ماجہ)

علامہ عبدالرؤف منادی نے تیسیر میں لکھا کہ یہ حدیث متواتر ہے اور معنی حدیث یہ ہیں کہ مؤذن رحمت الٰہی کے بہت امیدوار ہوں گے۔ کیونکہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ ان کے ثواب بہت ہیں یا یہ کہ وہ قیامت

Marfat.com

کے دن شرمندہ نہ ہوں گے کیونکہ جو شرمندہ ہوتا ہے۔ اس کی گردن جھک جاتی ہے۔

(۲) مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کی لیے مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر وخشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے یا گواہی دیتا ہے۔

(۳) اذان دینے والا جو محض ثواب کے لیے اذان دیتا ہے۔ اس شہید کی طرح ہے جو خون میں آلودہ ہے۔ قبر میں اس کے کیڑے نہیں پڑیں گے۔

(۴) اذان دافع عذاب وبلا ہے۔

(۵) حضور ﷺ نے فرمایا:

اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ آذان کہنے پر اتنا ثواب ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی۔

(۶) جس نے بارہ برس اذان دی جنت اس کے لیے واجب ہوگئی اور اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۷) جو سال بھر اذان کہے اور اجرت طلب نہ کرے وہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر کھڑا کیا جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ جس کی تو چاہے شفاعت کر۔

(۸) اذان کے وقت دعا بہت کم رد ہوتی ہے۔

اسی طرح کی بہت سی فضیلتیں ان مؤذنوں کے لیے حدیث میں وارد ہوئی ہیں جو اللہ کی خوشنودی کے لیے اذان دیتے ہیں اور اجرت طلب نہیں کرتے۔ عجب زمانہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں لوگ اول تو اذان کہتے ہیں اور جو خلوص کے ساتھ اذان دے بھی تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس پر ملا کی پھبتی کستے ہیں اور یہ سب کچھ دین سے بے رغبتی اور بے تعلقی کی وجہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول، صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰)

سوال: ام ہانی پوچھتی ہیں کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقام محمود وہ جگہ ہے۔ جس پر جلوہ گر ہو کر حضور شفاعت فرمائیں گے۔ تمام اولین وآخرین تلاش شفیع میں سرگرداں ہوں گے۔ جلیل القدر انبیاء اکرام علیہم السلام تک "اذهبو الی غیری" فرمائیں گے۔

مگر صرف اور صرف حضور کی زبان پر "انا لها" ہوگا۔

Marfat.com

حضور کی اس عظمت و رفعت بزرگی و شان کو دیکھ کر اولین و آخرین حضور کی ثناء کریں گے اسی لیے اس مقام کو محمود کہتے ہیں۔

☆ حدیث ابوہریرہ میں حضور ﷺ نے فرمایا:

هو المقام الذی اشفع فیه لامتی۔

"یہ مقام وہ ہے۔ جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا"۔

☆ ابن جوزی نے کہا:

مقام محمود سے مراد شفاعت ہے۔

☆ بعض نے کہا:

عرش پر یا کرسی پر حضور علیہ السلام کا کھڑا ہونا مراد ہے۔

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

مقام محمود وہ مقام ہے کہ اولین و آخرین اس وقت حضور کی تعریف کریں گے اور کل عالم پر حضور کے فضل و شرف کا اظہار ہوگا۔

سوال: ثناء پوچھتی ہیں کہ وضو کرنا کب فرض ہے؟

جواب:

چار چیزوں کے لیے وضو کرنا فرض ہے

(۱) ہر نماز کے لیے خواہ وہ فرض ہو یا سنت یا نفل جب کہ بے وضو ہو۔

(۲) قرآن شریف کے سجدہ کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

(۳) نماز جنازہ کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

(۴) قرآن کریم کو چھونے کے لیے جبکہ غسل کی حاجت نہ ہو۔ البتہ

طواف کعبہ کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ (مسائل نماز، ص ۳۵)

سوال: خدیجہ پوچھتی ہیں کہ دو مسلمانوں میں صلح کروانا کیسا ہے؟

جواب: لوگوں کے درمیان بغض و فساد کے اسباب کو دور کرنا، محبت پھیلانا عبادت ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمہیں روزہ، نماز سے بڑھ کر درجہ کی چیز نہ

Marfat.com

بتاؤں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی فرمایئے یارسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا:

اِصْطَلاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ

"آپس کے تعلقات کا درست رکھنا"۔

سوال: سکینہ پوچھتی ہیں کہ وضو کے بعد نفل، اعضاء کو سکھا کر پڑھیں یا تر ہی رہنے دیں؟

جواب: وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے 2 رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ اسے تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔

غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض نماز پڑھ تو یہ قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائے گی۔

سوال: فضا سوال کرتی ہیں کہ کیا داہنی طرف تھوکنا منع ہے؟

جواب: داہنی طرف تھوکنا اچھا نہیں۔ کیونکہ داہنی طرف نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے۔

(۱) امام نووی نے فرمایا:

داہنی طرف تھوکنے کی ممانعت مطلق ہے خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں، مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں۔

(۲) عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نماز کے علاوہ بھی داہنی طرف تھوکنے کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں کبھی داہنی طرف نہیں تھوکا۔ حضرت عبداللہ بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو داہنی طرف تھوکنے سے مطلق منع فرماتے تھے۔

(۳) علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بائیں طرف تھوکنا چاہیے لیکن اگر بائیں طرف کوئی اور نمازی ہو تو پھر نہ بائیں طرف تھوکنا چاہیے اور نہ داہنی طرف۔ بلکہ اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے یا کپڑے میں لے لے۔

سوال: مسجد میں تھوکنے کی کیا مذمت ہے؟

Marfat.com

جواب: نسائی کی حدیث میں ہے کہ مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک دیکھ کر حضور ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ایک انصاری عورت نے اِسے کھرچ دیا اور وہاں خوشبو لگادی۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ بہت اچھا کیا۔

(۱) مسند احمد میں بروایت سعد بن ابی وقاص مرفوعاً آیا ہے کہ جس شخص کو مسجد میں کھنکار آجائے تو چاہیے کہ اسے دفن کر دے۔ ایسا نہ ہو کہ مسلمان کے کپڑے یا بدن پر لگنے کے باعث اسے ایذا ہو۔

(۲) صحیح مسلم میں بروقت ابوذر مرفوعاً آیا ہے کہ میں نے اپنی امت کی بداعمالیوں میں یہ بھی پایا ہے کہ مسجد میں تھوک ہو اور اسے نہ مٹایا جائے۔

(۳) مسند احمد و طبرانی میں برویت ابوامامہ مرفوعاً ہے کہ مسجد میں تھوک کر دفن نہ کرنا گناہ ہے اور پونچھ دینا (دفن کرنا) نیکی ہے۔

(۴) سعید بن منصور کی روایت میں ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح ایک رات مسجد میں تھوک کر صاف کرنا بھول گئے۔ گھر جا کر یاد آیا تو آگ کا شعلہ لے کر آئے۔ اس کی روشنی میں تھوک تلاش کر کے مٹی میں دبا دیا اور فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کے لیے تعریف ہے جس نے آج کی رات مجھے گناہ سے بچالیا۔

سوال: ان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ "بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے"۔ یہ حدیث ہے یا قول ہے؟

جواب: یہ حدیث صحیح ہے اور اضافت شرف کے لیے ہے۔ جیسے بیتی (میرا گھر) ناقۃ اللہ (اللہ کی اونٹنی) یا ضمیر آدم کی طرف ہے کہ آدم کو ان کی کامل صورت پر بنایا۔

طولہ ستون ذراعاً۔ ان کا قد ساٹھ (60) ہاتھ تھا بخلاف اولاد آدم کہ بچہ چھوٹا پیدا ہوتا ہے پھر بڑھ کر اپنے کامل قد کو پہنچتا ہے۔ (حاشیہ مشکوۃ، ص ۳۹۷)

سوال: زرینہ پوچھتی ہیں کہ "عبادلہ ثلثہ" کس کو کہتے ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے ایک زمانہ میں مشترک ہونے اور عمروں میں قریب ہونے

Marfat.com

کی وجہ سے ان کو کہا جاتا ہے۔ ان سب میں حضرت عبداللہ بن مسعود افضل ہیں۔ جو ان سب سے فائق اور سب کے شیخ ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

سوال: رابعہ پوچھتی ہیں کہ بدھ کے روز عصر کے وقت یا عصر کے بعد کسی کتاب وغیرہ کا شروع کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: حدیث میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ

ما من شیء بدأ یوم الا ربعاء الاتم

جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی ہے وہ اتمام کو پہنچتی ہیں مگر بعد نماز عصر کی تخصیص ثابت نہیں بلکہ ظہر وعصر کے درمیان مناسب ہے کہ بدھ کے دن یہ وقت ساعت اجابت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: وصیت میں ضرر پہنچانے کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب: وصیت میں ضرر پہنچانے کے چند طریقے ہیں۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے۔

(۲) اجنبی کے لیے مال کا اقرار کرے۔

(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔

(۴) وہ قرض جو دوسرے پر تھا وصول کر چکا ہو۔

(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے۔

(۶) مہنگا خریدے۔

(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لیے نہیں بلکہ ورثاء کو ضرر دینے کے لیے کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب وصیت میں اضرار کی صورتیں ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصہ کو قطع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کردے گا۔ اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اللہ

Marfat.com

کی حدود ہیں۔

لہٰذا پتا چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

سوال: رخسانہ پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے وارث کو میراث سے محروم کر دے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث سے کاٹے۔

سوال: عیشاء ملک پوچھتی ہیں کہ کوئی شخص زبان سے بخوشی کلمہ کفر کہے حالانکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو ایسے شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: امام علامہ فقیہ النفس فخر الدین اور جبدی رحمۃ اللہ علیہ خانیہ میں فرماتے ہیں کہ

جس شخص نے زبان سے بخوشی کلمہ کفر کہا حالانکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے تو وہ کافر ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک مومن نہ ہوگا۔

حاوی میں ہے کہ

☆ جس نے زبان سے کفر بکا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے تو وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مومن نہیں ہے۔

جو کچھ اس کے دل میں ہے وہ اس کو نفع نہ دے گا کیونکہ کافر تو منہ سے بولے گئے کفر سے پہچانا جاتا ہے۔ جب اس نے زبان سے کفر بول دیا تو وہ ہمارے نزدیک اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافر ہو گیا۔

خلاصہ یہ کہ جس شخص نے بطور ہنسی مذاق اور بطور کھیل کلمہ کفر بکا وہ سب کے نزدیک کافر ہو جائے گا۔ اس کے اعتقاد کا کوئی اعتبار نہیں۔ جس نے خطاء یا مجبوراً کلمہ کفر کہا وہ سب کے نزدیک کافر نہ ہوگا اور جس نے جان بوجھ کر قصداً کلمہ کفر کہا وہ سب کے نزدیک کافر ہو گیا۔

سوال: حمنہ پوچھتی ہیں کہ زوال کے کیا معنی ہیں؟

جواب: زوال کے اصل معنی سرکنا، ہٹنا، جانا، حرکت کرنا، بدلنا ہیں۔

Marfat.com

☆ قاموس میں ہے۔

زوال کے معنی ہے جانا اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا۔

☆ اسی میں ہے۔

ہر وہ جس نے جگہ بدلی تو بے شک اس نے حال بدلا اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوا۔

سوال: فائزہ پوچھتی ہیں کہ کیا میت کی طرف سے اس کا ولی اس کی قضا نماز اور روزے رکھ سکتا ہے؟

جواب: ہدایہ میں ہے کہ

میت کی طرف سے اس کا ولی نہ روزے رکھے نہ نماز پڑھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور نہ ہی کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے۔

سوال: حنا کہتی ہیں کہ اس نے صدقہ فطر عید کے دن سے مؤخر کر دیا تو اب اس پر کیا حکم لگایا جائے گا۔ آیا کہ اس پر صدقہ فطر لازم ہے یا ساقط؟

جواب: ہدایہ میں ہے کہ

اگر لوگوں نے صدقہ فطر روز عید سے مؤخر کر دیا تو ساقط نہ ہوگا اس کی ادائیگی ان پر لازم ہے۔

سوال: اسماء کہتی ہیں کہ ایک خاتون مغرب و عشاء اکٹھی پڑھتی ہے اور جواب یہ دیتی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ عمل فرمایا تو کیا اس کا یہ فعل اور قول ٹھیک ہے؟

جواب: امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

جس شخص نے کسی عذر کے بغیر دو نمازوں کو جمع کیا تو بے شک وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ میں داخل ہوا۔ صرف مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء پڑھنا ثابت ہے۔

سوال: نسیمہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص السلام

Marfat.com

علیکم کہے تو کیا سلام کا جواب دیا جائے یا اپنے عمل کو جاری رکھا جائے۔

جواب: وضو میں جواب دے دے اور وظیفہ وتلاوت میں جواب نہ دینے کا اختیار رکھتا ہے کہ اس حال میں اس پر سلام کرنا مکروہ ہے۔

سوال: رخشندہ پوچھتی ہیں کہ بدھ کے دن ناخن کتروانا چاہیے یا نہیں اگر نہیں تراشنا چاہیے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بدھ کے دن ناخن نہ تراشے جائیں کہ حدیث میں اس سے نہی آئی۔ معاذ اللہ عزوجل اس سے مورث برص ہوتا ہے۔ بعض علماء رحمۃ اللہ علیہ نے بدھ کو ناخن کتروائے۔ کسی نے انہیں حدیث کی وجہ سے منع کیا، تو انہوں نے کہا یہ حدیث نہیں ہے۔ انہیں فوراً برص ہو گیا۔ شب کو زیارت جمال بے مثال ﷺ سے مشرف ہوئے۔ شافی کافی ﷺ کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے یہ نہ سنا تھا، ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے۔ عرض کی، حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہنچی۔ ارشاد فرمایا، تمہیں اتنا ہی کافی تھا کہ یہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی۔ یہ فرما کر حضور ﷺ نے اپنا دست اقدس ان کے بدن پر لگایا تو وہ فوراً اچھے ہو گئے اور اسی وقت سے توبہ کرلی کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت نہ کریں گے۔

سوال: فاطمہ پوچھتی ہیں کہ سجدہ کی کتنی قسمیں ہیں اور کون سا سجدہ کس لیے خاص ہے؟

جواب: سجدہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) سجدہ عبادت (۲) سجدہ تحیت

سجدہ عبادت غیر اللہ کے لیے کفر ہے اور سجدہ تحیت غیر اللہ کے لیے حرام ہے مگر کفر و شرک نہیں کہ اگلی شریعتوں میں جائز تھا اور کفر و شرک کبھی جائز نہیں ہو سکتا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو وہابیہ کچھ کاموں کو یہاں تو شرک قرار دیتے ہیں اور مکہ مدینہ میں جائز۔ حالانکہ کفر و شرک کبھی جائز نہیں ہو سکتا کہیں ان باتوں کو شرک کہنا صحیح نہیں ہے۔

سوال: مدیحہ پوچھتی ہیں کہ اشارے کے ساتھ سلام کرنا یعنی وقت سلام مسنون ہاتھ پیشانی تک لے جانا جائز ہے یا نہیں؟

Marfat.com

جواب: بلا ضرورت فقط اشارے پر قناعت بدعت اور یہود و نصاریٰ کی سنت ہے اور سلام مسنون کے ساتھ محل حاجت عرفیہ میں اشارہ بھی ہو تو حرج نہیں۔

سوال: سکینہ پوچھتی ہیں کہ ایک خاتون لوگوں سے بہت فحش کلامی کرتی ہے۔ فحش کلامی کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: بے ضرورت و حاجت شرعیہ لوگوں سے فحش کلامی بھی ناجائز اور خلاف حیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں،

''حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش بکنا بے ادبی ہے اور بے ادبی دوزخ میں ہے''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''شرم اور کم بختی ایمان کی دو شاخیں ہیں اور فحش بکنا اور زبان کا طرار ہونا، نفاق کے دو شعبے ہیں''۔

اور فرماتے ہیں کہ:

''فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کر دے گا اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کو زینت بخش دے گا''۔

ایک جگہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''فحش بکنا نحوست ہے''۔

سوال: نور الہدیٰ کہتی ہیں کہ ان کے بھائی ٹخنوں سے نیچے پائنچے رکھتے ہیں۔ یہ عمل مردوں کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پائنچوں کا کعبین سے نیچا ہونا جسے عربی میں اسبال کہتے ہیں اگر براہ عجب و تکبر ہے تو قطعاً ممنوع و حرام ہے اور اس پر وعید شدید (سخت) وارد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے ازراہ تکبر اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹا''۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص تکبر سے ازار لٹکائے (یعنی زمین پر گھسیٹے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا"۔ یعنی نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ، باب الکبر، ص ۴۳۳)

سوال: سندس پوچھتی ہیں کہ سہرا باندھنا جائز ہے یا نہیں اور جائز ہے تو کس قسم کا اور اگر نا جائز ہے تو کس قسم کا؟

جواب: سہرا باندھنا جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ (اعراف:32)

"تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی"۔

(کنزالایمان)

سوال: منیبہ پوچھتی ہیں کہ اگر کسی کو معاذ اللہ جل زنا سے حمل ٹھہر جائے اور بوجہ ندامت و شرمندگی وہ اس بچے کو مار دے تو اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: قتل ناحق حرام ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (اسرائیل:33)

"اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو"۔

سوال: میت کے ایصال ثواب کے لیے طالب العلم کو بلا کر دعوت طعام سے کھانا کھلایا، قرآن پاک پڑھ کر اس کا ثواب بھی میت کی ایصال کیا تو یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟

جواب: میت کو ایصال ثواب جائز، فقراء و طلبہ کو کھانا کھلانا، قرآن پڑھوا کر ثواب پہنچانا بھی جائز، مگر اجرت پر قرآن پڑھوانا خواہ اجرت پیشتر طے ہو جائے یا وہاں ایسا دستور ہو۔ تو یہ دونوں صورتیں ناجائز ہے۔

سوال: معادیہ پوچھتی ہیں کہ سود خور کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ شئی جو کھانے کے لیے لائی گئی معلوم ہے کہ یہ حرام ہے تو اس کا کھانا حرام، ورنہ حرام نہیں۔

Marfat.com

چنانچہ سود خور کے یہاں کھانے سے اجتناب ہی چاہیے۔

سوال: جنبی مرد یا عورت اور نابالغ لڑکے کو جانور وغیرہ ذبح کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جنبی مرد یا عورت اور نابالغ لڑکے کو جانور ذبح کرنا درست ہے جب کہ ذبح کر جانتے ہوں۔

سوال: کنول کہتی ہیں کہ اس کے ماموں نے عید الضحیٰ میں بکرا ذبح کیا لیکن بسم اللہ، اللہ اکبر نہیں کہا۔ قصاب کا بیان ہے کہ میں نے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ لیا ایسی حالت میں صحیح طور پر جانور ذبح ہو گیا یا نہیں؟

جواب: اگر بسم اللہ کہنا بھول گیا تو ذبح ہو گیا، جانور حلال ہے۔ حدیث میں ہے۔

المسلم يذبح على اسم الله سمى اولم يسم

"اور اگر قصداً بسم اللہ کو ترک کیا تو ذبح نہ ہوا اور جانور حرام"۔

قال اللہ تعالیٰ: وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ (انعام:121)

"اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا"۔ (کنز الایمان)

قصاب کا تسمیہ کہنا معتبر نہیں اور اس کا کہنا نہ کہنا برابر ہے جب کہ وہ ذبح نہ کرتا ہو بلکہ جانور کو پکڑے ہو یا کھڑا ہو۔ ذبح کرنے میں ذابح کا تسمیہ کہنا شرط ہے۔

سوال: فریال پوچھتی ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کا مرتبہ خانہ کعبہ سے افضل ہے یا نہیں؟

جواب: بلاشبہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کا مرتبہ خانہ کعبہ سے افضل ہے بلکہ تربت اطہر جو جسم انور ﷺ سے متصل ہے وہ مرتبہ میں کعبہ سے تو کیا عرش الٰہی سے بھی افضل ہے جیسا کہ شفاء قاضی عیاض علیہ الرحمہ میں مذکور ہے، ملا علی قاری علیہ الرحمہ الباری وغیرہ نے اس پر اجماع امت نقل فرمایا ہے۔ بلکہ ارشاد حضور ﷺ ہے یعنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خانہ کعبہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ

"مومن کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے"۔

تو جب مومن کے متعلق ایسا ارشاد فرمایا تو انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام تو کہیں بہتر و

Marfat.com

برتر ہیں۔

سوال: ذنیرہ کہتی ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حقہ پینا مکروہ ہے اور اس کا پانی اگر کپڑے پر گر جائے تو کپڑا ناپاک ہو جائے گا؟

جواب: حقے کے پانی کو ناپاک بتانا محض جہالت اور شریعت مطہرہ پر افترا ہے۔ حقہ جس طرح بعض جاہل لوگ پیتے ہیں افطار رمضان کے وقت، جس سے حواس میں خیال آتا ہے، ضرور ناجائز اور گناہ ہے۔ اس کے علاوہ عام حقہ جیسا کہ اہل تہذیب پیتے ہیں جس میں بدبو نہیں ہوتی وہ محض مباح ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۵، ص ۲۰۸)

سوال: کلثاز سوال کرتی ہیں کہ والدین کی اطاعت کس صورت میں واجب ہے اور کس صورت میں فرض؟ اگر وہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب کا حکم دیں مثلاً داڑھی منڈانا، بے پردگی، چوری وغیرہ تو اب اطاعت واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اطاعت والدین جائز باتوں میں فرض ہے۔ اگرچہ والدین خود مرتکب کبیرہ ہوں۔ ان کے کبیرہ کا وبال ان پر ہے۔ مگر اس کے سبب یہ شخص امور جائزہ میں ان کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔

ہاں اگر وہ ناجائز بات کا حکم دیں تو اس میں ان کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

☆ مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ

"اللہ عزوجل کی نافرمانی میں کسی بھی شخص کی اطاعت نہیں کی جائے گی"۔

ماں باپ اگر گناہ کرتے ہوں ان سے بہ نرمی و ادب گزارش کرے اگر مان لے تو بہتر ورنہ سختی نہیں کر سکتا بلکہ ان کے لیے دعا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۵، ص ۲۰۴)

سوال: شازیہ پوچھتی ہیں کہ میرے دادا ابو حقہ پینے کے دوران درود پاک پڑھتے ہیں اور اسی طرح حقہ پی چکنے کے بعد بھی پڑھتے ہیں اس میں کوئی ممانعت ہے کہ نہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت پروانۂ شمع رسالت ﷺ اپنی تصنیف جلیل فتاویٰ رضویہ جلد ۲۵ مع التخریج میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

ہاں! ورد درود مبارک کے وقت حقہ نہ پیئے اور اگر حقہ پی چکا ہو تو کلی، مسواک سے منہ

Marfat.com

صاف کرے اور پھر ورد کرے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۵، ص ۱۰۲)

سوال: زنیرہ وہاب سوال کرتی ہیں کہ شراب پینا یا پلانا کیسا؟ میرے بہنوئی یوں تو کبھی نہیں پیتے لیکن جب ٹورز پر دوبئی وغیرہ جاتے ہیں تو پی بھی لیتے ہیں۔ اور کبھی بیچنے کے لیے ساتھ بھی لے آتے ہیں؟

جواب: زنیرہ بی بی آپ کے جواب کو حدیث پاک کی روشنی میں دیا جاتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

"یعنی جو شخص شراب کے لیے شیرہ نکالے اور جو نکلوائے اور جو پیے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کے دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لیے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔

(جامع ترمذی، ابواب البیوع، باب ما جاء فی بیع الخمر، جلد اول صفحہ ۱۵۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شرابی بے توبہ مر جائے اللہ تعالیٰ اسے وہ خون اور پیپ پلائے گا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہے گا کہ ایک نہر ہو جائے گا، دوزخیوں کو ان کی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہو گی، وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہے گی۔ اس شرابی کو پینی پڑے گی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، عن ابی موسیٰ اشعری، جلد ۴، ص ۳۹۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص شراب کی ایک بوند پیے، چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو اور جو مر جائے اور اس کے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت حرام کر دی جائے گی۔ اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مرے گا وہ زمانہ کفر کی موت مرے گا۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الاشربہ، ان اعظم الکبائر شربیت، جلد ۴، صفحہ ۱۴۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے۔ کہ میرا جو بندہ ایک گھونٹ شراب

Marfat.com

کا پیئے گا میں اسے اس کے بدلے جہنم کا وہ کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا۔ اس کی بخشش تک اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا، جب بھی اس کی سزا میں وہ پانی پلاؤں گا۔ اس کی بخشش تک اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑے گا۔ اسے اپنے پاک دربار میں پلاؤں گا۔ (اس کو امام احمد نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔ (مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۵، صفحہ ۲۵۷)

لہٰذا احادیث مبارکہ سے ثابت ہو گیا کہ کبھی کبھار شراب پینا بھی حرام ہے، اور اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے، نیز اس سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حرام ہے چنانچہ آپ کے بہنوئی کو چاہیے کہ اس فعل سے فوراً توبہ کریں اور آئندہ نہ کرنے کا پکا عہد کریں۔

سوال: نوال ہما سوال کرتی ہیں، حقہ یا سگریٹ پینے کے بعد منہ سے ایک ناگوار بو آتی ہے۔ کیا ایسی حالت میں درود پاک وغیرہ پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، پروانہ شمع رسالت ﷺ اپنی تصنیف جلیل فتاویٰ رضویہ جلد ۲۵ مع التخریج میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں:

ہاں! ورد درود پاک کے وقت حقہ نہ پیئے اور پی چکا ہو تو کلی مسواک سے منہ صاف کر کے ورد شروع کرے۔ لہٰذا اس بو وغیرہ کو دور کر کے درود پاک وغیرہ پڑھے۔

سوال: شمع وہاب سوال کرتی ہیں کہ افیون کھانا کیسا؟ کیا افیونی فاسق و عذاب الٰہی کا مستحق ہے؟

جواب: افیونی ضرور فاسق و مستحق عذاب ہے۔ صحیح حدیث میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہر چیز کہ نشہ لائے اور ہر چیز کہ عقل میں فتور ڈالے حرام فرمائی۔

(مسند احمد بن حنبل، کتاب الاشربہ، باب ما جاء فی المسکر، صفحہ ۱۴۳، جلد ۲)

اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرنا

سوال: حبا مسعود سوال کرتی ہیں کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اللہ کا واسطہ دے کر مانگتے ہیں، بعض سائل ان الفاظ میں سوال کرتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے واسطے میں کچھ دو وغیرہ۔ از روئے شرع شریعت کیا حکم ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ الرحمان اپنی تصنیف جلیل

Marfat.com

میں اس مسئلے پر اس طرح بحث فرمائی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں:

ملعون ہے وہ جو اللہ کا واسطہ دے کر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے پھر اس سائل کو نہ دے جب کہ اس نے بیجا سوال نہ کیا ہو۔

(مجمع الزوائد، بحوالہ کتاب الطبرانی کتاب الادعیۃ باب السوال بوجہ اللہ الکریم، جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۳)

اور فرماتے ہیں سرکار ﷺ

"جس سے خدا کا واسطہ دے کر کچھ مانگا جائے اور وہ دے دے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں"۔ (کنزل العمال، صفحہ ۲۴۳، جلد ۶)

اور مروی ہے کہ فرماتے ہیں سرکار ﷺ

یعنی جو تم سے خدا کا واسطہ دے کر مانگے اسے دو اور اگر نہ دینا چاہو تو اس کا بھی اختیار ہے۔ (کنز العمال بحوالہ الحکیم عن معاذ، جلد ۶، صفحہ ۲۰۷)

اور فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ

اللہ کے واسطے سے سوائے جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، صفحہ ۲۳۵، جلد ۱)

ان تمام احادیث مبارکہ میں علمائے کرام نے اس طرح موافقت (مطابقت) تطبیق فرمائی ہے کہ:

اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر سوائے اخروی (آخرت) شی کے کچھ نہ مانگا جائے، اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دے کر مانگے اور دینے والے کا اس شی کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیاوی نہ ہو تو دینا مستحب مؤکد ہے۔ ورنہ نہ دے۔

بلکہ امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جو خدا کا واسطہ دے کر مانگے مجھے یہ خوش (پسند) آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے"۔

اور جہاں تک روپیہ پیسہ دینے کا معاملہ ہے تو اس میں اپنی وسعت و حالت اور سائل کی کیفیت و حاجت پر نظر درکار ہے، اگر یہ سائل قوی، تندرست، گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی

Marfat.com

طرح ہے۔ تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے اور اسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے اور دینے والا گنہگار ہوگا۔

قربانی کی کھال بیچنا

سوال: ثمینہ سوال کرتی ہیں کہ کیا قربانی کی کھال بیچی جا سکتی ہے؟

جواب: قربانی کی کھال ہر نیک ثواب کے کام میں صرف ہو سکتی ہے۔ حدیث میں ہے۔

کھاؤ، ذخیرہ کرو اور کار ثواب میں خرچ کرو۔ ہاں! جس نے دام حاصل کرنے کے لیے بیچی ہو اس پر لازم ہے کہ وہ دام فقیروں ہی کو دے۔

حدیث میں ہے

"جس نے اپنی قربانی کی کھال فروخت کی اس کی قربانی نہیں"۔

سوال: شاہانہ زیب واسطی سوال کرتی ہیں کہ کسی سچی بات کے لیے قرآن پاک کی قسم کھانا یا اس کا اٹھالینا گناہ ہے یا نہیں؟ مسئلہ در اصل یہ ہے کہ میرے شوہر نے مجھ سے کہا کہ اگر تو سچی ہے تو قرآن شریف اٹھالے۔ اس کا جواب میں نے یہ دیا کہ میں سچی تو ہوں لیکن میں قرآن شریف نہیں اٹھا سکتی۔ کہ قرآن شریف اٹھانا ہر حالت میں گناہ ہے جب کہ میرے شوہر یہ کہتے ہیں کہ سچا قرآن شریف اٹھانا گناہ نہیں ہے البتہ جھوٹا قرآن شریف اٹھانا گناہ ہے۔ مہربانی فرما کر رہنمائی فرما دیں؟

جواب: جھوٹی بات پر قرآن مجید کی قسم کھانا یا اٹھانا سخت عظیم گناہ کبیرہ ہے اور سچی بات پر قرآن عظیم کی قسم کھانے میں حرج نہیں اور ضرورت ہو تو اٹھا بھی سکتے ہیں۔ مگر یہ قسم بہت سخت ہے۔ بلا ضرورت خاص نہیں اٹھانی چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۵، صفحہ ۳۰۳)

سوال: زنیرہ وہاب سوال کرتی ہیں کہ میری والدہ نے چند دوکانیں اس لئے خریدیں کہ ان کے کرائے سے گھر کے اخراجات وغیرہ پورے ہوں۔ اب جو کرایہ وغیرہ وصول ہوتا ہے وہ گھر کے اخراجات میں خرچ ہو جاتا ہے کیا ان دوکانوں پر زکوٰۃ دی جائے گی؟

جواب: مذکورہ دوکانیں چونکہ تجارت کی غرض سے نہیں خریدی گئیں ہیں لہٰذا ان پر زکوٰۃ

Marfat.com

نہیں۔ اور جہاں تک کرائے کا تعلق ہے تو کرایہ اتنا جمع ہو کہ وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اس کے برعکس میں نہیں ہوگی۔

سوال: مہ جبین سوال کرتی ہیں کہ میرے بیٹے کی شادی ہے۔ میری بہن اور چچا آپس میں ناراض ہیں۔ ان کی بات چیت نہیں۔ جب کہ میرا ان دونوں سے تعلق ہے۔ اب شادی میں بہن کو بلاتی ہوں تو چچا نہیں آئیں گے اور چچا کو بلاتی ہوں تو بہن ناراض ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اگر میں بہن کو بلاؤں کہ یہ میرا اخونی رشتہ اور چچا کو نہ بلاؤں تو کیا اس پر کوئی گناہ تو نہیں؟

جواب: اس کا جواب اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اس طرح فرماتے ہیں کہ بہن اور چچا دونوں ذی رحم محرم ہیں۔ کسی سے قطع کرنا اس کو جائز نہیں۔ اسے چاہیے اپنی بہن کو جس طرح ممکن ہو راضی کرے اگرچہ یوں کہ خفیہ اپنے چچا کو شادی میں شریک ہونے کی دعوت دے اور اپنی بہن سے کہہ دے کہ مجھے ہر طرح تیری خاطر منظور ہے۔ نہ ان کو بلاؤں گی نہ شریک کروں گی۔ اتنا تجھ سے چاہتی ہوں کہ وہ اگر اپنے آپ آجائیں تو اس پر مجھ سے ناراض نہ ہو۔ کیونکہ وہ تیرے اور میرے دونوں کے باپ کی جگہ ہیں۔ نیز آدمی بے بلائے ہوئے آجائیں تو ان کو نکالنا بے تہذیبی ہے نہ کہ باپ کو۔ غرض جھوٹے سچے فقرے ملا کر دونوں کو راضی کر سکے اور اس پر اجر پائے گی۔ میں نہ ان کو بلاؤں گی۔ مراد یہ رکھے کہ میں خود ان کو بلانے نہ جاؤں گا۔ اگرچہ آدمی یا رقعہ بھیجوں آپ چلے آنے سے یہ مراد رکھے کہ وہ اپنے پاؤں سے چلے آئیں نہ یہ کہ میں اٹھا کر لاؤں۔

غرض پہلو دار بات کہے۔ جھوٹے سچے فقرے سے مراد یہی ہے کہ اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۳۴۴)

چنانچہ مہ جبین صاحبہ آپ دونوں کو مدعو کریں اور کوشش کریں کہ آپ کی وجہ سے ان کی ناراضگی بھی ختم ہو جائے اور صلح ہو جائے تاکہ وہ دونوں ایک عظیم گناہ سے بچ جائیں اور آپ کو بھی کثیر اجر و ثواب ملے۔

Marfat.com

ساس بہو کے جھگڑے میں پڑوسن کا طعنہ دینا

سوال: ثمینہ رضا سوال کرتی ہیں کہ چند دنوں قبل میرے اور ساس کے درمیان بڑا سنگین قسم کا جھگڑا ہو رہا تھا۔ اسی دوران ہمارے پڑوس میں ایک خالہ بنام خیروں خالہ آئی اور میری ساس کو مزید چڑھانے لگیں۔ جس کے باعث میری ساس جو مزید غصے میں آگئیں باقاعدہ گالیوں اور بددعاؤں پر اتر آئیں اور لڑائی مزید بڑھ گئی۔

جواب: ظلم کے مددگار ظالم ہیں اور ان سے بڑھ کر عذاب و غضب و لعنت کے سزاوار۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ:2)

"تم پر حرام ہے کہ گناہ اور حد سے بڑھنے میں ایک دوسرے کی مدد کرو"۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

"جو دیدہ و دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا"۔

(طبرانی جلد اول صفحہ ۲۲۷)

خیروں خالہ کو ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیے تھا کہ اگر کوئی کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس ظلم میں اس کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔

نیز اس طرح کی خواتین کی گفتگو سننے سے بچنا چاہیے۔ اور کوشش کرنی چاہیے کہ فتنے پھیلانے والے لوگوں کا داخلہ گھروں میں نہ ہو۔

سوال: رجاء عامر زیدی سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی اولاد کو نفقہ نہ دے، نہ ان کے علاج معالجہ کا خیال کرے، نہ دیگر کسی معاملے کی خبر گیری کرے اور اگر مر جائیں تو تجہیز و تکفین کا بھی خیال نہ کرے تو از روئے شرع کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کا نفقہ شرعاً باپ پر لازم تھا۔ مثلاً نابالغ یا جوان لڑکا کہ کچھ کمانے پر قادر نہیں اس کو نفقہ نہ دیا تو سخت شدید گناہ میں مبتلا ہے۔ اور اگر شرعاً اس کا نفقہ باپ پر نہ تھا۔ مثلاً لڑکی کہ شوہر والی یا جوان لڑکا کمائی پر قادر ہے تو اسے نفقہ دینے میں کچھ گناہ نہیں اور

Marfat.com

علاج ودوا تو کسی پر واجب نہیں۔

اور اگر اولاد نافرمانی کرے اور باز نہ آئے یا معاذ اللہ بدمذہب ہو جائے اور باپ اسے چھوڑ دے تو یہ قطع رحم اس اولاد کی طرف سے ہے باپ کی طرف سے نہیں۔ وبال اولاد پر ہے۔

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک لفظ کے سبب اپنے ایک صاحبزادے سے عمر بھر کلام نہ فرمایا۔

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ شریف کے ایک صاحبزادے نے حضرت شمس تبریز قدس سرہ العزیز کی شان میں گستاخی کی۔ ان کے مرنے پر مولوی بیٹے کے جنازے میں شریک نہ ہوئے۔

ہاں! اگر اولاد کا قصور نہیں تو باپ پر قطع رحم کا وبال عظیم ہے۔

کفن نہ دینے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ جو نفقہ میں تھیں اگر اس نفقہ کا باپ پر تھا اور اس نے کفن نہ دیا گنہگار ہوا اور نہ تھا تو کفن نہ دینے کا کچھ الزام نہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۳۲۹)

سوال: صاحبان سوال کرتی ہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم کسی سے وعدہ کر لیتے ہیں، لیکن اسے پورا نہیں کر پاتے مجبوری کی وجہ سے، ہمارا ایسا ارادہ نہیں ہوتا، از روئے شرع کیا یہ بھی بدعہدی میں شامل ہوگا؟

جواب: جو شخص کسی سے ایک امر (یعنی کسی چیز) کا وعدہ کرے اور اس وقت اس کی نیت میں فریب نہ ہو، بعد کو اس میں کوئی حرج ظاہر ہو اس وجہ سے اس امر کو ترک کرے تو اس پر بھی خلاف وعدہ کا الزام نہیں۔

حضور پرنور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

یہ بدعہدی نہیں کہ آدمی کسی شخص سے وعدہ کرے اور نیت اسے پورا کرنے کی ہو اور پورا نہ کر سکے۔ بلکہ بدعہدی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اسے پورا کرنے کا سرے سے ارادہ نہ ہو۔ (کنز العمال جلد ۳، صفحہ ۳۴۷)

لہذا یہ بدعہدی تو نہ ہوئی لیکن بہتر ہے کہ اس سے بھی بچا جائے اور کسی کے ساتھ بھی جزم کے ساتھ وعدہ نہ کرے۔ بلکہ ایسا ہو تو ان شاء اللہ کہہ کر ارادہ کرے کہ اگر کسی صحیح

Marfat.com

مجبوری کے تحت پورا نہ کر سکے تو گناہ گار نہ ہو۔

سوال: ماریہ سوال کرتی ہیں کہ کیا کبھی جھوٹ بولنا جائز بھی ہے۔ اپنی جان بچانے کے لیے جھوٹ بول سکتے ہیں؟

جواب: ہر اچھا مطلوب کہ جس تک صدق و کذب دونوں سے رسائی ہو سکے تو اس صورت میں جھوٹ بولنا حرام ہے اور ہر اچھا مطلوب جس تک رسائی صرف کذب سے ہو سکے تو بعض صورتوں میں جھوٹ بولنا مباح ہے جب کہ اس مطلوب کو حاصل کرنا مباح ہو۔ جیسا کہ بے گناہ کو دیکھے جو کسی ایسے ظالم سے روپوش ہو رہا ہے۔ جو اسے مار ڈالنے یا ایذاء پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو تو ایسی صورت میں (اس مظلوم کو بچانے کے لیے) جھوٹ بولنا اور یہ کہنا کہ میں نے اسے نہیں دیکھا یا مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں، واجب ہے۔

(احیاء العلوم، فتاوی رضویہ جلد ۲۱، صفحہ ۲۸۵)

علم تصوف چشمہ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے

سوال: نورین اکثر سوال کرتی ہیں کہ کبھی کبھار کسی کی نعمت کو دیکھ کر ایسا ہوتا ہے اسے کیوں ملی، ہمیں کیوں نہیں ملی جب ہمیں نہیں ملی تو اس کے پاس بھی نہ رہے، توبہ بھی کرتے ہیں مگر پھر بھی ایسا ہو ہی جاتا ہے از روئے شرع کیا حکم ہے؟

جواب: کسی شخص کی زوال نعمت کی تمنا کرنا حسد کہلاتا ہے۔ حسد ایک بہت ہی قبیح و حرام فعل ہے، کسی کی نعمت کو دیکھ کر یہ دعا کرے کہ جیسا اس کو دیا ہے ویسا مجھے بھی دے۔ لیکن اس کی ختم ہونے کی دعا نہ کرے، نیز آپ کے مسئلے میں یہ بات بھی ہے کہ آپ اس کی نعمت کو دیکھ کر یہ اعتراض بھی کرتی ہیں کہ "اسے کیوں دیا"۔

اس طرح تو یہ رب تعالیٰ کی تقسیم پر ناخوش ہونا ہوا۔ جو کہ ایک بندے ناچیز کے لیے کسی طور مناسب نہیں۔

لہٰذا جب بھی ایسے خیالات آئیں ان کو دفع کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، نیز حدیث پاک کی روشنی میں اس کے علاج کی بھی کوشش کریں۔

Marfat.com

تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی، حسد، بدگمانی اور بدشگون۔ کیا میں تمہیں ان کا علاج نہ بتاؤں۔ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔ (کنز العمال، جلد ۱۶، صفحہ ۲۸، ۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے دل میں حسد آئے تو زیادتی نہ کرو اور بدگمانی آئے تو اسے جگہ دو اور بدشگونی آئے تو رکو نہیں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔ (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۲۶۱)

یہ فلاح تقویٰ ہے اس سے آدمی سچا متقی ہو جاتا ہے۔

سوال: شیبا حسن سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی نے اپنے دوست سے کچھ سامان مانگ لیا۔ اب وہ سامان گم ہو گیا ہے بھائی اس کے بدلے میں بخوشی نیا سامان دینا چاہتے ہیں، وہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ سامان بغیر اس شخص کی تقصیر (کوتاہی) کے گم ہو گیا تو اس کے بدلے میں اس سے کچھ لینا ہی ناجائز ہے اور ناجائز بات میں کسی کی خوشی ناخوشی کو دخل نہیں۔ بہت لوگ بخوشی سود دیتے ہیں پھر کیا اس کا لینا حلال ہو جائے گا۔

جیسا کہ قرآن پاک کی ذیل کی آیت سے ظاہر ہے۔

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (النساء)

"کیا اسے واپس لوگے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے"۔ *

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (بقرہ:188)

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ"۔

لہٰذا علماء فرماتے ہیں اگر باہم شرط قرار پائی ہو کہ جاتا رہے تو تاوان دیں گے تو یہ شرط بھی مردود و باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۹، صفحہ ۱۵۸)

سوال: نور العین سوال کرتی ہیں کہ ہم نے Catering سے دیگ کرائے پر لی، وہ دیگ اسی شب ہمارے گھر سے چوری ہو گئی۔ اب Catering والا اس کی قیمت مانگتا ہے، شریعت مطہرہ کا حکم اس بارے میں کیا ہے؟

Marfat.com

جواب: اگر وہ دیگ حفاظت سے مکان میں رکھی ہے۔ جہاں اپنے برتن وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ تو دیگ لینے والے پر الزام نہیں اور اس سے تاوان لینا جرم ہے۔

ہاں اگر بے خیالی و بے پروائی کی ہو غیر محفوظ مکان میں رکھی باہر چھوڑ دی ہو تو اس صورت میں اس کی قیمت ضرور ادا کی جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۹، صفحہ ۱۵۹)

سوال: گل آویز سوال کرتی ہیں کہ بھائی نے اپنے دوست شبیر حسین کو 5000 روپے دیئے کہ اس کا سونا خرید کر لانا۔ وہ جیب میں رکھ کر لا رہا تھا کہ جیب سے نکل گیا یا کسی نے جیب کترائی۔ تو یہ نقصان کس کا ہوا؟

جواب: وہ شخص امین ہے جب کہ اس نے حفاظت میں کوتاہی نہ کی اور جاتا رہا۔ اس پر تاوان نہیں۔ ہاں اگر اس نے غفلت کی، مثلاً جیب پھٹی ہوئی تھی۔ اس میں سے نکل جانے کا احتمال تھا۔ اس نے ڈال لیا اور وہ نکل گیا تو ضرور اس پر تاوان ہے۔ (کیونکہ یہ زیادتی کرنے والا ہوا اور زیادتی کرنے والا ضامن ہوتا ہے) (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۹، صفحہ ۱۶۴)

سوال: نگار حسن سوال کرتی ہیں کہ ایک مسلمان سے دوسرے مسلمان کی شے گم ہو جائے تو اس چیز کے دام لینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ شے اس کی پاس امانت تھی اور اس نے پوری احتیاط کی اور اتفاقاً گم ہو گئی تو اس کا تاوان لینا حرام ہے اور اس کی بے احتیاطی سے گم ہوئی تو جائز ہے۔ اور اگر امانت محض نہ تھی مثلاً کوئی چیز خریدنی چاہی اور مول چکا کر اسے دکھانے کے لے گیا اور وہ گم ہو گئی، اس کے دام دے گا، اگرچہ بے احتیاطی نہ کی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۹، صفحہ ۱۷۱)

سوال: ماہ نور ابراہیم سوال کرتی ہیں کہ حقیقی اور سوتیلی والدہ کے حقوق میں کیا فرق ہے۔ سوتیلی ماں کو مثل حقیقی والدہ کے سمجھنا چاہیے یا حفظ مراتب میں دونوں کے کچھ فرق کرنا چاہیے اور کس قدر؟

جواب: حقیقی ماں اور سوتیلی ماں کے حقوق میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ حقیقی ماں بذات خود مستحق ہمہ گونہ خدمت و ادب و تعظیم و اطاعت کی ہے اور اسے ایذا دینی معاذ اللہ و رسول کو ایذا دینی ہے۔

Marfat.com

اور سوتیلی ماں کا اپنا ذاتی کوئی حق نہیں جو کچھ ہے باپ کے ذریعہ سے ہے۔ یعنی وہ بات نہ ہو جس میں ماں باپ کو ایذاء ہو کہ باپ کی ایذاء اللہ و رسول کی ایذاء ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلما (فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۴، صفحہ ۳۶۸)

سوال: سویرا سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت کے لیے کانچ کی چوڑیاں پہننا جائز ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جائز ہیں۔ اس لیے کہ کوئی شرعی مانع نہیں۔ بلکہ شوہر کے لیے سنگار کی نیت سے مستحب، وانما الاعمال بالنیات۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ بلکہ شوہر یا ماں باپ کا حکم ہو تو واجب اس لیے کہ والدین اور شوہر کی نافرمانی حرام ہے اور شوہر کی فرمانبرداری بسلسلہ حقوق زوجیت واجب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۶)

سوال: جب دلہن بیاہ کر لائیں تو اس کے پاؤں دھو کر پورے گھر میں چھڑکاؤ کرنا کیسا؟ ازروئے شریعت اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب دلہن بیاہ کر لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۴، ص ۱۱۷)

سوال: مہر النساء پوچھتی ہیں کہ پیاز کاٹنے سے آنکھوں سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے یا نجس اور ان سے وضو پر کوئی اثر ہوگا یا نہیں؟

جواب: پاک ہے اس کا وضو پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ

حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے   خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں!

اس میں ہماری مراد ان کے بت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مراد نہیں تو کیا اسی طرح ذہن میں رکھ کر پڑھنا کفریہ کلمہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: کفریہ کلمہ جس طرح سے بھی پڑھیں بہرحال کفریہ رہے گا۔ یہ صرف شیطان کا وار ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اس قسم کے فحش بے ہودہ اور کفریہ کلمات سے خود بھی بچنا اور دوسروں کو بھی بچانا چاہیے۔

Marfat.com

سوال: اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں نہیں کہنا چاہیے اگر کوئی اللہ میاں کہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: زبان اردو میں لفظ میاں کے تین معنی ہیں۔ ان میں سے دو ایسے ہیں۔ جن سے شان الوہیت پاک اور منزہ ہے اور ایک کا فرق ہو سکتا ہے۔ تو جب لفظ دو خبیث معنی ہیں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا اور شرع میں وارد نہیں تو ذات باری تعالیٰ پر اس کا اطلاق ممنوع ہوگا۔ اس کے ایک معنی مولیٰ تعالیٰ ہے شک مولیٰ ہے۔ دوسرا معنی "شوہر" تیسرا معنی "زنا کا دلال"۔ اس لیے "اللہ میاں" نہیں کہنا چاہیے۔

سوال: گلناز کہتی ہیں کہ زمانہ خراب ہے۔ یا اسی طرح زمانے کے متعلق غلط جملے استعمال کرتی ہے تو ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی اپنے مایہ ناز فتاوی، فتاوی امجدیہ میں ایسے ہی ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"زمانے کو برا نہیں کہنا چاہیے کہ زمانے نے کسی کا کیا بگاڑا"۔

حدیث میں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

یوذینی ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنھار

"ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے زمانے کو برا کہتا ہے۔ حالانکہ زمانہ میں تصرف کرنے والا میں ہوں۔ کام میرے ہاتھ میں ہے۔ میں رات اور دن کو پھیرتا ہوں"۔

(رواہ الشیخان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

سوال: نبیلہ کہتی ہے کہ میں کوئی بھی عمل کرتی ہوں تو اس میں ریا آجاتی ہے اس صورت میں میں کیا کروں؟

جواب: حضرت سیدی شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ کے حضور کسی طالب خدا نے عرض لکھی کہ

"اے میرے سردار! میں عمل کرتا ہوں۔ جب ریا آجاتا ہے تو چھوڑ دیتا ہوں تو بیکاری کی زمین پر گرا پڑتا ہوں"۔

جواب ارشاد فرمایا: **اعمل وتب الی اللہ**

Marfat.com

"کام کیے جاؤ اور ریا سے اللہ کی طرف توبہ کرو"۔

سوال: شازیہ پوچھتی ہیں کہ اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا کیسا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جوکوئی اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کا دعویٰ کرے یا کسی غیر والی کی طرف اپنے آپ کو پہنچائے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فرائض اور نوافل قبول نہ فرمائے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۳، صفحہ ۱۹۸)

سوال: عائشہ سوال کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہرا کا نام فاطمہ کیوں تھا؟

جواب: فاطمہ الزہراہ کا نام فاطمہ اس لیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمادیا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۳، صفحہ ۲۴۵)

سوال: بعض لوگ بہن، بیٹی کے گھر کا پانی پینا برا جانتے ہیں۔ لہٰذا اس کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟۔

جواب: یہ رسم ضرور ناپاک و مردود ہے۔ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أُمَّهٰتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أَخَوٰتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ أَوْ صَدِيْقِكُمْ (نور:61)

"نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے گھر یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں"۔

Marfat.com

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بہن، بیٹی کے گھر کھانا بالکل جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ عوام میں جو بات مشہور ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

سوال: نوشین سوال کرتی ہے کہ کسی مسلمان بھائی کو نفع پہنچانا کیسا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

"تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے"۔

اور فرمایا:

"اللہ اپنے بندہ کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے"۔

(اسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا)

سوال: ام ہانی سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت مرد کا جوتا یا کپڑے پہن سکتی ہے؟

جواب: حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے اس کو روایت کیا۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی۔ فلاں عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے۔

فرمایا: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجلة من النساء

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ اس عورت پر کہ مردانی وضع لے"۔

نبی کریم ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں اور ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری جلد دوم باب المتشبہین بالنساء والمتشبہات بالرجال صفحہ 874)

سوال: سائرہ سوال کرتی ہیں کہ کسی ایسی محفل میں شرکت کرنا کہ معلوم ہو کہ اس میں گناہ وغیرہ ہوں گے۔ تو اس ایک شخص کے جانے سے وہ گناہوں سے باز رہیں گے تو اس صورت میں اس کا جانا کیسا ہے؟

جواب: اگر وہ شخص جانتا ہے کہ میری عزت و عظمت ان کی نگاہوں میں ایسی ہے کہ میں ساتھ ہوں گا تو وہ منکرات شرعیہ نہ کر سکیں گے تو اس پر واجب و موجب ثواب عظیم ہے کہ شریک ہو ردالمحتار میں ہے۔

Marfat.com

"جب وہ جانتا ہے کہ اس کے احترام کی وجہ سے وہ گناہ والے کام چھوڑ دیں گے۔ تو اس پر ضروری ہے کہ وہاں جائے اور شرکت کرے"۔

سوال: رخسانہ سوال کرتی ہیں کہ فی زمانہ یہ بات عام ہو گئی ہے کہ میز کرسی پر کھانا کھایا جاتا ہے اور زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا پسند نہیں کیا جاتا۔ اس بارے میں شرع میں کیا حکم ہے نیز اس طرح کھانا کھانا کیسا؟

جواب: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت کریمہ زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانے کی تھی اور یہی افضل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا لایا جاتا تو آپ اسے زمین پر رکھ دیتے"۔

نیز انہی سے روایت ہے کہ

"حضور ﷺ کا طریقہ کار یہ تھا کہ کھانا زمین پر رکھ کر خود زمین پر بیٹھ جاتے اور فرماتے میں ایک بندہ ہوں اس لیے اس طریقے سے کھانا پیتا ہوں۔ جس طریقے سے ایک غلام یعنی بندہ کھانا پیتا ہے"۔

شرعۃ الاسلام اور اس کی شرح میں ہے کہ

"دستر خوان پر کھانا رکھ کر کھانا کھانا آنحضرت ﷺ کو زیادہ پسند تھا اور حالت یہ ہوتی تھی کہ دستر خوان زمین پر بچھا ہوتا تھا نہ کسی اور چیز پر جو زمین کے اوپر ہو"۔

عین العلم اور اس کی شرح میں ہے۔

حضور ﷺ اس دستر خوان پر کھانا تناول فرماتے جو زمین پر بچھا ہوتا۔ پس مقام انعام میں یہ چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ قریب ہے۔ لہٰذا دستر خوان بچھانا جو زمین کی بجائے کسی اور چیز پر بچھا ہو پر کھانا یہ (سب) بدعات میں سے ہیں۔

سوال: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو کھانا چاہیے یا نہیں؟

جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو بھی جائز ہے اس میں کوئی ممانعت نہیں۔

Marfat.com

سوال: شگفتہ سوال کرتی ہے کہ تیجہ، دسواں، چہلم کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: تیجہ، دسواں، چہلم سب جائز ہے جب بہ نیت محمود و بطور محمود ہوں۔ اور ان کا کھانا مساکین وفقراء کے لیے ہونا چاہیے۔ برادری کی دعوت کے طور پر نہ ہو۔

سوال: شازیہ سوال کرتی ہیں کہ ہندوں کے ہاتھ کا پکا ہوا گوشت کیسا ہے؟

جواب: ہندو کے ہاتھ کا پکا ہوا گوشت حرام ہے۔ مگر اس صورت میں کہ مسلمان نے ذبح کیا اور اپنی آنکھ سے غائب ہونے نہ دیا اس کے سامنے پکایا اور باقی کھانے اس کے پکائے ہوئے جائز نہیں۔

سوال: نجمہ سوال کرتی ہیں کہ میری ساس مجھ کو بہت باتیں سناتی ہیں اگر میں ماں کے گھر جا کر اپنی ساس کی اس عادت کا ذکر کروں تو کیا یہ اس کی غیبت ہوگی؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا تمہارا اپنے بھائی کو ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند رکھے، عرض کیا گیا آپ ارشاد فرمائیں کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جو میں نے بیان کیا ہے۔ فرمایا

"تو جو کہتا ہے اگر وہ اس میں ہے تو تو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر وہ عیب اس میں نہیں جو تو کہتا ہے تو یہ تیری طرف سے اس پر بہتان ہے"۔ (مسلم شریف)

غیبت بہت بڑے گناہوں میں سے ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جو اکثر لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس برے عمل سے محفوظ ہیں۔ غیبت کسی کے ایسے عمل کا بیان ہوتا ہے۔ جسے وہ ناپسند کرے خواہ اس کے بدن میں ہو یا عقل میں، دین میں ہو یا اس کے دنیاوی معاملات میں، خلق میں ہو یا مال میں، اولاد میں ہو یا والدین میں، بیوی میں ہو یا خادم میں، کپڑے میں ہو یا رفتار و گفتار میں، شکل میں ہو یا نشست و برخاست میں، حرکت میں ہو یا سکون میں۔ خندہ روئی میں ہو یا ترش روئی میں یا سخت و تند طبیعت میں خاموشی میں ہو یا عدم خاموشی میں الغرض جو بھی اس سے متعلق ہے خواہ لفظاً ذکر ہو یا کنایۃً و اشارۃً کی صورت میں، آنکھ سے ہو یا ابرو سے ہو یا سر سے ہو یعنی جس سے کسی کا عیب سمجھا جائے اور

Marfat.com

غائبانہ ہو۔ یہ غیبت ہے اور اگر یہ اس کے سامنے کہہ دیا اور اسے ناپسند ہو تو یہ بے حیائی و بے شرمی ہے اور اور یہ بھی نہایت ناپسندیدہ عمل ہے اور غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ اگر اس شخص کے علم میں ہے تو اس سے معافی مانگی جائے اور اگر اس کے علم میں نہیں ہے وہ فوت ہو گیا ہے یا کہیں دور چلا گیا ہے تو ندامت و استغفار کافی ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۶، ص ۶۳)

سوال: فوزیہ سوال کرتی ہے کہ جنت کی آرزو کرنے والے کو کون سے عمل کرنا چاہیے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو کون سی چیز لوگوں کو زیادہ جنت میں لے جائے گی؟ اللہ کا ڈر اور اچھا خلق"۔

اور کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیز اکثر لوگوں کو دوزخ میں لے جائے گی؟

دو خالی چیزیں، منہ اور شرمگاہ۔

سوال: نوشین سوال کرتی ہے کہ حرام حمل سے جو بچہ پیدا ہو بوجہ ننگ و عار مار ڈالنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: قتل نفس ناحق حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ (بنی اسرائیل:33)

"اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے کا حق نہ مارو"۔ (کنزالایمان)

سوال: شگفتہ سوال کرتی ہے کہ مسلمان درویش جس کا کلام شرعی اور تذکرہ سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ کشف اور کراماتیں بھی اکثر ظاہر ہوا کرتی ہیں اور غیروں کو نصیحت بھی کرتا ہے لیکن خود منکرات میں مبتلا۔ بظاہر نماز سے کچھ علاقہ نہیں ایسے شخص سے مرید اور ارادت کرنا چاہیے یا نہیں اور ان کا اعتقاد بالولایت کرنا چاہیے یا نہیں۔ اگر ممنوعات چیزیں لانے کے لیے کہیں یا پیسہ طلب کریں تو ان کی بات ماننا چاہیے یا نہیں؟

جواب: پیر کے لیے چار شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فاسق معلن نہ ہو اور جب یہ شخص تارک صلوٰۃ و شارب خمر ہے تو ہرگز اسے پیر نہ بنایا جائے اگرچہ اس سے خوارق ظہور میں آتے ہوں اور نہ اس کے کہنے سے ممنوعات کا ارتکاب کیا جائے اور اسے

Marfat.com

پیسہ بھی نہ دیا جائے کہ شراب خور ہے تو شراب میں بھی صرف کرے گا اور اللہ فرماتا ہے کہ۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (مائدہ:2)

"اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو"۔

سوال: ام ہانی سوال کرتی ہیں کہ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ ایام محرم الحرام میں اپنے بچوں کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر فقیر بناتے ہیں گود میں اٹھا کر بھیک منگواتے ہیں۔ اور گلے میں پیلا یا سرخ ڈورا جس کو کلاوہ کہتے ہیں پہناتے ہیں اور یہ کام لڑکپن سے زندگی بھر تک جاری رکھتے ہیں۔ یہ سب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایام محرم الحرام میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام فاتحہ و ایصال ثواب کے سوا تمام امور ناجائز ہیں فقیر بنانا اور بھیک مانگنا ناجائز ہے بلاضرورت شرعیہ سوال کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔ رنگ ہوئے کپڑے پہننا، کلاوہ پہننا پہنانا بھی ناجائز ہے۔

سوال: حرا سوال کرتی ہے کہ سونے کے بٹن بغیر زنجیر کے پہننا جائز ہے یا نہیں اگر گم ہونے کے خوف سے سوت یا ریشم کا ڈورا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سونے کے بٹن بغیر زنجیر کے جائز ہیں اور اس میں ڈورا لگانا بھی جائز ہے۔

سوال: افشاں سوال کرتی ہے کہ مردے کے واسطے طالب علم کو دعوت کھلا کر قرآن شریف پڑھوانا یا بخشنا شرع میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب: میت کو ایصال ثواب جائز، فقراء و طلبہ کو کھانا کھلانا اور قرآن پڑھوا کر ثواب پہنچانا بھی جائز ہے مگر اجرت پر قرآن مجید پڑھوانا خواہ اجرت پیشتر طے ہو جائے یا وہاں ایسا دستور ہو دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔

سوال: ماریہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص سود کا کام کرتا ہے اور اس کے گھر میں وہ سود کا پیسہ استعمال ہوتا ہے تو کیا اس کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں خواہ پابند صوم و صلوٰۃ ہو یا نہ ہو؟

جواب: اگر وہ سود خور کے گھر جائے اور کوئی ایسی شے جو کھانے کے لیے لائی گئی معلوم ہے کہ یہ حرام ہے تو اس کا کھانا حرام، ورنہ حرام نہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ

"مگر سود خور کے یہاں کھانے سے اجتناب ہی چاہیے"۔

سوال: سکینہ سوال کرتی ہے کہ موئے زیر ناف وغیرہ کے بال بالصفا صابون و ہڑتال سے اڑانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: موئے زیر ناف وغیرہ یا جہاں کے بال دور کر سکتے ہیں ایسے مقام کے بال ہڑتال کے چونا یا صابن سے اڑا سکتے ہیں۔

سوال: امیمہ سوال کرتی ہیں کہ سوائے پیغمبر اور اصحاب کے کسی بزرگان دین کو حضور پر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اقدس سرہٗ کہنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تب کس صورت پر جائز ہے؟

جواب: لفظ "اعلیٰ حضرت" و "حضور پر نور" انبیاء کرام علیہم السلام یا صحابہ عظام رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاص نہیں۔ نہ عرفاً خاص نہ شرعاً۔ حضرت اور حضور کا لفظ تو بہت عام ہے۔ اب اگر کسی معظم دینی کو اعلیٰ حضرت کہا یا حضور پر نور کہا، تو اسے نبی یا صحابہ کے کسی خاص وصف میں شرکت کرنا نہ ہوا۔ بلکہ ان تمام لوگوں میں جنہیں حضرت یا حضور کہا جاتا ہے اسے بڑا مانا اور اس میں اصلاً حرج نہیں بلکہ معظمان دین کو عظمت کے ساتھ ذکر کرنا چاہیے بلکہ قرآن مجید تو مطلقاً مومنین کے ولیے فرماتا ہے۔

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (آل عمران)

"تمہیں اعلیٰ ہو اگر مومن ہو"۔ (کنز الایمان)

یونہی "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یا "قدس سرہ" بھی صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں۔ صاحب ہدایہ کے تلامذہ نے ان کو رضی اللہ عنہ جا بجا کہا ہے۔ بہت سے مواقع میں ہدایہ کے ہے۔ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس سے مراد خود صاحب ہدایہ ہیں۔ قرآن مجید نے صحابہ کرام کے تبعین کو بھی رضی اللہ عنہم کہا۔ ارشاد فرمایا۔

السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ[1]

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبہ:100)

Marfat.com

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں کہ یا محمد (ﷺ) کہنا جائز ہے یا نہیں، اور جو شخص کہے یا محمد حرام ہے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

جواب: حضور اکرم ﷺ کا نام پاک لے کر ندا کرنا ناجائز ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (نور:63)

"رسول کو پکارنا آپس میں ایسا نہ کرلو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو"۔

ابو نعیم حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت فرماتے ہیں کہ

کانو یقولون یا محمد یا ابا القاسم منهاهم الله عن ذالک اعظا ما لنبیة صلی الله علیه وسلم فقالوا یا نبی الله یا رسول الله لا تقولوا یا محمد ولکن قولوا یا رسول الله یا نبی الله صلی الله علیه وسلم۔

"یعنی یا محمد نہ کہو بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ ﷺ کہو"۔

یہاں تک کہ علمائے فرماتے ہیں۔

اگر کسی دعا میں یا محمد مروی ہو تو اس کی جگہ یا رسول اللہ کہا جائے اگر سائل کا یہی مقصد ہے کہ اسم پاک کے ساتھ ندا کرنا حرام ہے تو ٹھیک کہتا ہے۔ صحیح مذہب یہی ہے کہ اس طرح ندا کرنا ممنوع ہے اور اگر مطلقاً ندا ہی کو بتاتا ہے۔ تو پہلے التحیات میں سے "ایھا النبی" نکال ڈالے کہ حضور کی ندا تو ہر نماز میں کی جاتی ہے۔ کوئی نماز اس کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ جس کو وہ حرام بتاتا ہے۔ ہر نماز میں واجب ہے بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے اور اس تقدیر پر اس کا یہ منع کرنا اور حرام بتانا غالباً بر بنائے وہابیت ہوگا۔

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی مسلم گرے ہوئے دانت کی جگہ پر مصنوعی دانت سونے کا لگالے تو شریعت مطہرہ میں جائز ہے یا نہیں اور بعد انتقال اس طلائی دانت کا نکال لینا ضروری ہے کہ نہیں، مصنوعی انگریزی دانت جو پتھر یا ہڈی کا بنایا جاتا ہے۔ وہ صرف دکھانے کا ہے۔ اس سے کھایا پیا نہیں جاتا۔ نیز اس میں بدبو ہو جاتی ہے اور طلائی دانت ان عیوب سے پاک ہے۔ لہٰذا اس کو واضح کریں؟

Marfat.com

جواب: امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا مذہب یہ ہے کہ سونے کا دانت بنوانا جائز نہیں۔ مصنوعی دانت جو پتھر یا مسالے سے بنائے جاتے ہیں کارآمد ہوتے ہیں۔ حضور صدر الشریعہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود بہتوں کو دیکھا ہے کہ ان سے اچھی طرح کھاتے ہیں۔ رہی بدبو وہ صفائی سے جاتی رہے گی۔ اور ان میں اتنی بدبو نہیں پیدا ہوتی کہ جو صاف کرنے سے نہ جائے۔ لہٰذا ایسی صورت میں سونا استعمال کرنا بلا ضرورت ہوا جو ناجائز ہے۔

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ میلاد شریف کی محفل اس مقصد کے لیے آراستہ کرنا کہ مخلوق دیکھ کر تعریف کرے کہ واہ واہ خوب سجایا ہے جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: اگر صرف یہی مقصد ہو تو نیت بری ہے۔ استحقاق ثواب نہیں اور اگر محل ذکر (ذکر کی جگہ) کو تعظیم ذکر کے لیے بارونق کیا تو یہ ثواب کا کام ہے اور لوگوں کو واہ واہ کرنے سے اس کا ثواب فوت نہ ہوگا۔ جب تک اس کی نیت خود ہی فاسد نہ ہو۔ اور مسلمانوں کی طرف بدگمانی کرنا کہ اس نے بری نیت سے کام کیا ہے گناہ ہے۔

سوال: شازیہ سوال کرتی ہیں کہ عموماً ہر ماہ اور ہر ماہ ربیع الثانی میں خصوصاً فاتحہ گیارہویں شریف میں عام طور پر اپنے دوست واحباب اور اہل برادری کو بلا کر شرکت دعوت کیا جاتا ہے غرباء و مساکین کو تھوڑا سا بچا بچایا دے دیا جاتا ہے۔ ایسے عمل کے ساتھ یہ فاتحہ گیارہویں شریف کے کہاں تک قابل ثواب ہے؟

جواب: دوست واحباب وعزیز واقارب واہل برادری کو کھلانا بھی ثواب ہے۔ اگر گیارہویں شریف کا کھانا انہیں کھلایا تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ثواب نہیں بلکہ اہل وعیال کے کھلانے میں بھی ثواب ہوتا ہے۔ احادیث اس بات میں بکثرت ہیں پھر اگر ان میں غرباء و صاحب حاجت ہوں تو صلہ وصدقہ دونوں کا ثواب ہے۔ گیارہویں شریف کی نیاز کوئی صدقہ واجبہ نہیں کہ صرف مساکین ہی کا حق ہو اور دیگر کے لیے ناجائز ہو۔ ہاں یہ بات ضرور قابل لحاظ ہے کہ مساکین کو دھکے نہ دیں۔ ایذا نہ دیں۔ ان کی بے حرمتی نہ کریں کہ ثواب جاتا رہے۔ بلکہ گنہگار ہوگا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى (بقرہ:264)

Marfat.com

سوال: فریحہ پوچھتی ہیں کہ 22 ماہ رجب کو دن کے وقت میٹھی و نمکین پوریاں پر کونڈہ ہوتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کورہ کونڈوں میں پوریاں بھر کر اس پر فاتحہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی دی جاتی ہے اور اپنے دوست واحباب اور رشتہ داروں وغیرہ کو بلا کر کھلا دیا جاتا ہے اس طعام کو بھی منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ آیا یہ رسم شرعاً جائز ہے اگر ناجائز ہے تو ایسا کرنے والا کیسے گناہ کا مرتکب ہے؟

جواب: نیازیں جائز ہیں اور یہ خیال کہ اپنی جگہ سے کونڈا ہٹایا نہ جانا چاہیے جہالت ہے۔ انہیں سمجھایا جائے یا کہ قول وعمل سے عوام کو بتایا جائے اور ان پر ظاہر کیا جائے کہ اس جگہ ہٹانے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں کہ بچہ کی "بسم اللہ" کروانی ہے اس کی میعاد شرع میں کیا ہے اور اگر میعاد مقررہ سے کچھ قبل "بسم اللہ" کرادیں تو اس میں کوئی حرج ہے یا نہیں اور بچہ کی زبان ماشاء اللہ خوب اچھی طرح ٹوٹتی ہے؟

جواب: اس کے لیے شرعاً کوئی وقت و میعاد مقرر نہیں ہے کہ اس سے قبل یا بعد ناجائز یا مکروہ ہو۔ ہاں بعض بزرگان دین کی ابتدائی تعلیم چار برس، چار ماہ، چار یوم کی عمر میں ہوئی عموماً تبرکاً لوگ اتنی عمر میں شروع کراتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے قبل یا بعد میں حرج ہے۔ اگر بچہ کی زبان صاف ہے اور اسے پڑھنے کے قابل سمجھتے ہیں تو تعلیم کو کیوں مؤخر کیا جائے۔

سوال: گلناز سوال کرتی ہے کہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر مسجدوں کے دروازے پر لوگ کسی گلاس یا کٹورے میں پانی لے کر صبح شام کھڑے ہوتے ہیں اور ہر ایک نمازی سے جو باہر نکلتا ہے پانی میں پھونک مارنے کی درخواست کرتے ہیں اور پھر وہ پانی اپنے بیمار کو پلاتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے اور کسی حدیث میں ثابت ہے کہ یہ بدعت ہے؟

جواب: پانی میں دم کرنا جائز ہے۔ صحابہ کرام نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے فعل کو جائز دیکھا ہے۔ خود حضور کے پاس لوگ پانی لاتے اور حضور اپنا دست مبارک پانی میں ڈالتے۔ لوگ اسے پیتے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

حضور کے موئے مبارک کا غسالہ مریضوں کو دیتیں۔ لوگ پیتے شفا پاتے۔

سوال: عالیہ پوچھتی ہیں کہ لہسن، پیاز، ادرک وغیرہ کا استعمال کیسا ہے؟ ان کا استعمال کر کے نماز، تلاوت وغیرہ میں کیا حکم ہے؟

جواب: ادرک کے کھانے میں اصلاً مضائقہ نہیں کہ یہ ایک خوشبو کی چیز ہے۔ کچی لہسن، پیاز کھانا مکروہ ہے اور کھانے کے بعد جب تک بو باقی ہے مسجد میں جانا منع ہے۔ اور اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز میں بھی تاخیر کرے ورنہ مجبوری پڑھے۔ جب تک بو باقی ہے تلاوت بھی مکروہ ہے اور وجہ سب کی یہ ہے کہ اس سے فرشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ فان الملئکة تتاذی مما یتاذی به الانس۔

"ملائکہ کو بھی اس سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے"۔

"اور پختہ یعنی پکا ہوا لہسن و پیاز کھانے میں حرج نہیں کہ اس کے کھانے سے بدبو نہیں پیدا ہوتی"۔

سوال: مصباح سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی رافضی وہابی خود کو سید ظاہر کریں تو تعظیم اس جہت سے کہ نسبت جناب نبی کریم رؤف الرحیم کی جانب رکھتے ہیں تو کیا اس صورت میں واجب التعظیم ہو سکتے ہیں کہ نہیں؟

جواب: جس بدمذہب کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اگر وہ اپنے کو سید ظاہر کرے تو اس کی سیادت کی تعظیم کی جائے گی کہ جس چیز کی تعظیم کی جاتی ہے وہ اس میں موجود ہے اور اگر بدمذہبی کفر کو پہنچی ہے تو اب اس کی تعظیم نہیں کی جا سکتی۔

سوال: عیشاء سوال کرتی ہیں کہ ہندوؤں کی ہولی، دیوالی وغیرہ رسمیں ہوتی ہیں تو کسی مسلمان کا اس میں شرکت کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: کفار کے طہواروں میں شریک ہونا حرام اور سخت حرام بلکہ کفر ہے، خصوصاً جب کہ انہیں کے مثل ان کے تمام کاموں میں شرکت کرے۔ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے۔ من کثر سواد قوم فهو منهم۔

"جو کسی قوم کی کثرت بڑھائے وہ انہی میں سے ہے"۔

Marfat.com

[illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

سوال: مباحل کرتی ہیں کرے کے کپڑ سے [illegible]

[illegible]

Marfat.com

جواب: جمعہ کے دن یا عیدین کے دن میں نیا کپڑا پہننا بہتر ہے۔

سوال: اسماء کہتی ہے کہ محرم الحرام میں کس کس رنگ کے کپڑے پہننا ممنوع ہے؟

جواب: عشرہ محرم میں تین رنگ کے لباس اہل بدعت پہنتے ہیں۔ ان تینوں سے اجتناب چاہیے۔ اول سرخ یا گلابی کہ یہ خوارج دشمنان اہل بیت، اظہار مسرت کے لیے پہنتے ہیں۔ دوم سیاہ کہ اس کو روافض پہنتے ہیں۔ سوم سبز یا دھانی کہ یہ تعزیہ داروں کا شیوہ ہے اگر کپڑا مختلف رنگ کا ہو تو وہ ان تینوں سے خارج ہے۔ سوا ان کے علاوہ باقی رنگ پہن لے۔

(بہار شریعت جلد دوم حصہ 16)

سوال: فضاء سوال کرتی ہے کہ تعزیہ وغیرہ کا بنانا اسراف ہے یا نہیں، اور اس کو جو اسراف نہ جانے اس کے واسطے کیا حکم ہے اور جو شخص مفتی کے فتویٰ کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ داری ناجائز و بدعت ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف کرنا حرام ہے نیز

علماء اہلسنت کے صحیح فتویٰ نہ ماننا گمراہی کی بات ہے۔

سوال: سعدیہ سوال کرتی ہیں کہ جب چاروں امام حق پر ہیں تو اگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بھی تینوں کے مسائل پر عمل کریں تو شرع شریف کا کیا خلاف ہوگا؟

جواب: چاروں امام حق پر ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ حق چاروں میں دائر ہے ورنہ خود امام اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک ہے کہ المجتهد يخطى و يصيب

"مجتہد کی رائے غلط بھی ہوتی ہے اور درست بھی ہوتی ہے"۔

سب حق پر ہیں۔ بایں معنی یہ کہ جس ایک کی تقلید کرے گا صراط مستقیم پر قائم رہے گا۔ اور یہ کہ کبھی ان کے مسلک پر عمل کیا اور کبھی ان کے مسلک پر یعنی جدھر اپنا مطلب دیکھا ادھر چلے گئے۔ یہ اتباع نفس ہے بروی شریعت نہیں ایسا کرنا جائز نہیں۔ خصوصاً اس زمانہ میں کہ نفس پرستی کا مادہ بہت غالب ہے اگر ایسی اجازت دے دی جائے تو شیرازہ شریعت درہم برہم ہو جائے۔

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ سورۃ فاتحہ طعام پر پڑھ کر خیرات کرنا یا کھانا یا کھلانا جائز

Marfat.com

ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں۔

سوال: شب برات میں مٹی کے برتنوں میں طعام رکھ کر ایصال ثواب جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایصال ثواب جائز ہے۔ مٹی کے برتن میں ہو یا تانبے کے برتن میں۔

سوال: طاہرہ پوچھتی ہیں کہ بروز تاریخ وفات اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثل چھٹی خواجہ صاحب، گیارہویں شریف یا بارہویں شریف کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایصال ثواب ہر روز جائز ہے۔ بروز وفات ناجائز کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (النمل)

"تم فرماؤ لے آؤ روشن دلیل اگر تم سچے ہو"۔ (کنزالایمان)

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ یہ بتادیں کہ کون کون سا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے؟

جواب: آب زمزم و بقیہ وضو کے پانی کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اور باقی پانیوں کو کھڑا ہو کر پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ درالمختار میں ہے۔

وان یشرب بعده من فضل وضوئه کماء زمزم مستقبل القبلة قائما او قاعداً وفیما عداها یکره قائماً تنزیها۔

سوال: عاتکہ پوچھتی ہیں کہ مقدس قبروں کے درمیان ایک عظیم الشان نیم کا درخت ہے جواب خشک ہو رہا ہے۔ اس کی شاخوں پر چیل وغیرہ بیٹ کرتی رہتی ہیں جس سے مزار پاک اور اس کی چادر نجس ہو جاتی ہے۔ درخت کو کٹوانا شرعاً مستحسن ہے یا نہیں؟

جواب: تر درخت کو قبرستان سے کاٹنا مکروہ ہے اور درخت خشک ہو جائے تو کاٹنے میں حرج نہیں۔

سوال: رخسانہ سوال کرتی ہے کہ دعوت ولیمہ جو نہ کر سکے بوجہ غریبی کے اس کو چھوڑنا ترک سنت کا الزام تو نہیں ہے؟

جواب: دعوت سنت کے لیے کسی زیادہ اہتمام کی ضرورت نہیں اگر جو چار اشخاص کو کچھ معمولی چیز اگرچہ پیٹ بھر نہ ہو۔ اگرچہ دال روٹی، چٹنی روٹی ہو یا اس سے بھی کم کھلا دیں۔

Marfat.com

سنت ادا ہو جائے گی اور کچھ بھی استطاعت نہ ہو تو کچھ الزام نہیں۔ لیکن استطاعت ہوتے ہوئے دعوت ولیمہ نہ کریں تو اس پر ترک سنت سنت کا الزام ہے۔

سوال: ثناء سوال کرتی ہیں کہ زید کو بکر کے نابالغ بچوں سے خدمت لینا چاہیے یا نہیں، اور اس کے لیے بکر کی اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر مقصود بچوں کو کام سکھانا ہے اور تجربہ کار اور مہذب کرنا ہے تو خدمت، کام لے سکتا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

سوال: نیہاں مسیح سوال کرتی ہیں کہ مسجد میں کھانے پینے کے لیے اعتکاف جائز ہے؟

جواب: اعتکاف صرف ذکر الٰہی کیلئے کیا جائے۔ بالتبع اس کے منافع اور ہو سکتے ہیں۔ مثلاً روزے کے بارے میں حدیث ہے۔ تصوموا تصحوا "روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے"۔

تو یہ نہیں ہو سکتا کہ روزہ تندرستی کی نیت سے رکھا جائے۔ بلکہ روزہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو سکتا ہے کہ روزہ کی نیت سے رکھنا جائے۔ بلکہ روزہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو گا اور تندرستی کی منفعت یعنی اس سے تبعاً حاصل ہو گی۔ پھر اسی حدیث میں فرمایا:

حجوا تستغنوا "حج کرو غنی ہو جاؤ گے"۔

تو یہ نہیں کہ حج مال کی نیت سے کیا جائے بلکہ حج اللہ تعالیٰ کے لیے ہو گا اور یہ نفع یعنی ضمناً ملے گا۔

تو جس طرح یہ دونوں اللہ کے لیے ہیں۔ اور صحت وغنا ان کے ضمنی منافع اسی طرح اعتکاف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو گا اور کھانے پینے کا جو نفع بالتبع۔

لہٰذا فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ

اگر مسجد میں جانا چاہیے اعتکاف کی نیت کر لے کچھ دیر ذکر الٰہی میں مشغول رہے پھر کھا پی سکتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول، صفحہ ۵۲)

سوال: گناہ صغیرہ و کبیرہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

گناہ کبیرہ سات سو ہیں: ان کی تفصیل بہت طویل، اللہ کی معصیت جس قدر ہے،

Marfat.com

سب کبیرہ ہے۔

اگر صغیرہ وکبیرہ کو علیحدہ شمار کرایا جائے، تو لوگ صغائر کو ہلکا سمجھیں گے وہ کبیرہ سے بھی بدتر ہو جائے گا جس گناہ کو ہلکا جان کر کے گا۔ وہی کبیرہ ہے۔

ان کے امتیاز کے لیے صرف اس قدر کافی ہے کہ فرض کا ترک کبیرہ ہے اور واجب کا صغیرہ۔ جو گناہ بے باکی اور اصرار سے کیا جائے کبیرہ ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول، صفحہ ۱۰۱)

سوال: مریم سوال کرتی ہے کہ اگر ریا کے لیے نماز و روزہ رکھا تو فرض ادا ہوگا یا نہیں؟

جواب: (معاذ اللہ) فقہی نماز، روزہ ہو جائے گا کہ مفسد نہ پایا گیا، ثواب نہ ملے گا، بلکہ عذاب نار کا مستحق ہوگا۔

روز قیامت اس سے کہا جائے گا او رفاجر، اور غادر، اور خاسر، او کافر تیرا عمل حبط ہوا اپنا اجر اس سے مانگ جس کے لیے کرتا تھا۔

یہی ایک برائی ریا کی مذمت کو کافی ہے۔

اوراد و وظائف

سوال: فرحینہ کہتی ہیں کہ میرے والد گرامی کو بہت غصہ آتا ہے کوئی ایسا علم یا وظیفہ بتائیں کہ ان کا غضب وغصہ کم ہو؟

جواب: دفع غضب کے لیے لاحول شریف کی کثرت کرے اور جس وقت غصہ آئے دل کی طرف متوجہ ہو کر تین بار لاحول پڑھے۔ تین گھونٹ پانی پی لے۔ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہے تو لیٹ جائے، لیٹا ہے تو اٹھے نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶)

سوال: ذنیرہ کہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں جھگڑا و نا اتفاقی رہتی ہے کوئی وظیفہ اس سلسلے میں عنایت فرمائیں؟

جواب: سب گھر والوں میں اتفاق کے لیے بعد نماز جمعہ لاہوری نمک پر ایک ہزار ایک بار "یا ودود" پڑھیں۔ اول و آخر دس دس بار درود شریف اور اس وقت سے اس نمک کا برتن

Marfat.com

زمین پر نہ رکھیں وہ نمک سات دن گھر کی ہانڈی میں ڈالیں۔ سب کھائیں، مولیٰ تعالیٰ سب میں اتفاق پیدا کر دے گا۔ ہر جمعہ کو سات دن کے لیے پڑھ لیا کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۷)

سوال: زوبیہ کہتی ہیں کہ مجھے بہت باتیں بھول جاتی ہیں جس سے مجھے شرمندگی کا سامنا ہوتا ہے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میرا حافظہ قوی ہو جائے۔

جواب: دینی یا دنیوی بات یاد نہ رہتی ہو تو سفید چینی کی تشتری پر بسم اللہ الرحمٰن لکھے۔ ا، ہ، ط، طم، ف، ش، ذ اور اسے زرہ سے پانی دھو کر اس پر 998 بار نہ سکے تو 400 یا 100 ہی بار "یا حفیظ" پڑھ کر دم کرے اور وہ پانی پی لے۔ روز ایسا ہی کرے اور سوتے وقت 17 بار سورۃ الم نشرح شریف پڑھ کر سینے پر دم کر لیا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۷)

سوال: زرین گل سوال کرتی ہے کہ رات کے وقت عشاء کے بعد کوئی ایسی سورتیں تلاوت کرنے کے بارے میں ارشاد فرمادیں جو آسان بھی ہو اور فائدہ بھی کثیر ہو؟

جواب: یاسین شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا صبح کو بخشا ہوا اٹھے گا۔

سورۃ دخان شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا اس حالت میں اٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوں گے۔

سورۃ واقعہ جو اسے ہر رات پڑھے گا محتاجی اس کے پاس نہ آئے گی۔

سورۃ الملک جو اسے ہر رات پڑھے گا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

ان سورتوں کی ترتیب یہی ہے مگر اس غرض کے لیے کہ پڑھنے والا چار سورتیں متفرق پڑھنا چاہتا ہے کہ ہر ایک مستقل جدا عمل ہے۔ اسے اختیار ہے جس کو چاہے پہلے پڑھے اور جسے چاہے بعد میں پڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶، صفحہ ۲۳۹)

سوال: نگہت بی بی سوال کرتی ہیں کہ وسوسے کے دفع کے لیے کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: امنت باللہ ورسولہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شی علیم۔

"پڑھنے سے فوراً وسوسے دفع ہو جاتے ہیں بلکہ صرف امنت باللہ ورسولہ ہی کہنے سے دور ہو جاتے ہیں"۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۰۲)

Marfat.com

سوال: سود کی رقم کا کیا کرے کیا صدقہ کر سکتا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

زنہار (خبردار) مال حرام قابل قبول نہیں، نہ اسے راہ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اس پر ثواب ہے، بلکہ نرا وبال ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ (بقرہ:267)

"اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزیں ہماری راہ میں خرچ کرو"۔

پھر فرماتا ہے:

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ (بقرہ:267)

"اور خبیث چیز کا قصد نہ کیا کرو کہ اس میں سے ہماری راہ میں اٹھاؤ"۔

اور فرماتا ہے:

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (المائدہ)

"خدا قبول نہیں کرتا مگر پرہیزگاروں سے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا۔ مگر پاک کو تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 105-106)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یعنی بے شک اللہ پاک ہے، پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ، ج ۱، ص ۲۶۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"یہ نہ ہوگا کہ بندہ حرام کما کر اس سے صدقہ کرے اور وہ قبول کر لیا جائے گا، اور نہ یہ کہ اسے اپنے صرف (استعمال) میں لائے تو اس کے لیے اس میں برکت دیں اور نہ اسے

Marfat.com

اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا۔ مگر یہ کہ وہ اس کا توشہ ہوگا، جہنم کی طرف بے شک اللہ تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا۔ ہاں بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے۔ بے شک خبیث، خبیث کو نہ مٹائے گا"۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۳۸۷)

نبی کریم ﷺ سے روایت ہے:

"جو غیر حلال سے جمع کرے اگر وہ اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف"۔ (المستدرک للحاکم، کتاب البیوع، ج ۲، ص ۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جو حرام مال جمع کرے پھر اسے خیرات میں دے اس کے لیے ثواب کچھ بھی نہ ہوگا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔ (المستدرک للحاکم کتاب الزکوٰۃ، ج ۱، ص ۳۹۰)

اس طرح علماء فرماتے ہیں کہ جو حرام مال سے تصدق کرے اس اور اس پر ثواب کی امید رکھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (خلاصۃ الفتاوی کتاب الکراھیۃ، ج ۴، ص ۳۸۷)

عالمگیریہ میں ہے:

اگر فقیر پر حرام مال میں سے کچھ صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو کافر ہو جائے گا۔

(ملخص از فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ مع تخریج صفحہ ۱۰۵ تا ۱۱۱)

سوال: نجومیوں کو ہاتھ دکھانا کیسا ہے اور کیا ان کو ہاتھ دکھانے سے 40 روز تک نماز قبول نہیں ہوتی؟

جواب: اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت، پیکر شریعت وطریقت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا برا دریافت کرنا اگر بطور اعتقاد ہو۔ یعنی یہ یقین رکھے کہ جو یہ بتاتے ہیں حق ہے تو کفر خالص ہے۔

اس کو حدیث میں فرمایا

فقد کفر بما نزل علی محمد ﷺ

بے شک اس نے انکار کیا جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا گیا"۔

(جامع ترمذی، کتاب الطہارت، ج ۱، ص ۱۹)

Marfat.com

اور اگر بطور اعتقاد و تحسن (یقین کے ساتھ) نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا:

لم یقبل اللّٰہ لہ صلوۃ اربعین صباحًا

"اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا"۔

(جامع الترمذی، کتاب الاشربہ، باب ما جاء فی شارب الخمر، ج ۲، ص ۸)

اور اگر ہزل و استہزاء (ہنسی مذاق) ہو تو عبث و مکروہ حماقت ہے۔ ہاں اگر بقدر تعجیز (عاجز کرنا) ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ مع تخریج صفحہ ۱۵۶)

ضمنی مسائل

سوال: لوگ اکثر اپنے کپڑے دھوبی یا ڈرائی کلینرز سے دھلواتے ہیں، ان کپڑوں میں کچھ تو پاک ہوتے ہیں اور کچھ ناپاک اور دھوبی لوگ ان کپڑوں کو ایک ساتھ مشین میں ڈال دیتے ہیں، اسی استعمال شدہ پانی میں انہیں صاف کر کے، چکا کر استری کر کے دے دیتے ہیں، کیا اس طرح یہ سارے کپڑے شرعاً پاک ہو جاتے ہیں اور ایسا لباس پہن کر بلا تردد نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر فی الواقع صورتحال ایسی ہے جیسا کہ سوال میں بیان کی گئی ہے کہ پاک و ناپاک کپڑے ایک ساتھ مشین میں ڈال دیے جاتے ہیں۔ اور اگر اسی میں میل نکال کر کپڑے کو چکا کر خشک کر کے استری کر دیا جاتا ہے تو یہ شرعاً پاک نہیں ہوں گے اور انہیں پہن کر نماز پڑھی جائے تو ادا نہیں ہو گی۔ کیونکہ طہارت لباس نماز کے لیے شرط ہے لیکن اگر مشین میں یہ انتظام ہے کہ وہ استعمال شدہ پانی کو خارج کر دیتی ہے یا اس سے خارج کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد تازہ پاک پانی ڈال کر کپڑوں کو پاک کر لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آج کل گھروں میں عام طور پر آٹومیٹک واشنگ مشینوں میں یہ سہولت موجود ہے تو کپڑے شرعاً پاک ہو جاتے ہیں۔ مشین آٹومیٹک بھی نہ ہو تو پہلے استعمال شدہ پانی کو نکال کر دوبارہ پاک پانی ڈالا جا سکتا ہے یا کپڑوں کو باہر نکال کر پانی کو ایک دو بار استعمال کر کے چھوڑا جا سکتا ہے۔

مسئلہ کی یہ تفصیل ان لوگوں کے لیے درج کی ہے جو ممکنہ حد تک شرعی احتیاط پر عمل کرنا

Marfat.com

چاہتے ہیں اور دنیوی معاملات کی طرح دینی معاملات میں بھی اپنے قلبی اطمینان کی حد تک تحقیق کر کے اس پر عمل کرتے ہیں ورنہ خالص فقہی جواب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو ڈرائی کلینگ کے سارے طریقہ کار کا یقینی علم نہ ہو تو محض شک و شبے کی بنا پر کپڑے کا حکم تبدیل نہیں ہوگا بلکہ اپنی سابقہ حالت پر برقرار رہے گا اور اگر پہلے ناپاک تھا تو ڈرائی کلینگ کے بعد بھی وہی حکم رہے گا واضح رہے کہ کپڑے کا میلا اور اجلا ہونا اور بات ہے اور شرعاً پاک و ناپاک ہونا اور بات ہے۔

سوال: اگر بیت الخلاء میں اذان کی آواز سنی تو کیا جواب دے سکتے ہیں؟

جواب: اذان کا جواب دینا واجب ہے۔ اگر بیت الخلاء میں آذان کی آواز سنائی دے تو جواب نہیں دینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کا نام لینا یا قرآن کی تلاوت کرنا یا تسبیحات و درود پڑھنا یا کلمات اذان کو دہرانا خلاف ادب ہے اور گناہ ہے۔
(تفہیم المسائل، ص ۵۵)

سوال: نائلہ کہتی ہے کہ آدمی نماز پڑھتے ہوئے دوران میں اٹھ کر پانی پینے کے لیے یا کسی کام میں جائے تو جائے نماز کو تھوڑا موڑ دے ورنہ شیطان اس پر تھوک دیتا ہے؟

جواب: یہ قول باطل ہے، شریعت میں اس کی کوئی ممانعت نہیں۔ "جائے نماز" بچھا ہوا چھوڑ سکتے ہیں۔ البتہ اگر احتیاطاً لپیٹ کر رکھا جائے کہ اس پر کسی کے ناپاک قدم نہ پڑیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: بعض اوقات نزلہ، زکام ہوتا ہے تو ناک میں VICKS لگاتے ہیں تو کیا اس میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: VICKS ایک قسم کا کیمیکل ہوتا ہے اسے جب ناک کے نتھنوں کے اندر لگاتے ہیں تو کیمیکل کے اجزاء حلق کے اندر جاتے ہیں لہٰذا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

البتہ ایسی VICKS جو سر درد کی صورت میں پیشانی پر لگائی جاتی ہے یا کسی اور عضو میں درد ہو تو اس پر لگائی جائے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ بدن کے مساموں کے ذریعے تیل یا کوئی اور چیز اندر جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

Marfat.com

سوال: گل بشرہ سوال کرتی ہیں کہ میرے والد پر بہت قرض ہے۔کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیں؟

جواب: گل بشرہ بن! اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے ملفوظات کی روشنی میں آپ کو وظیفہ بتایا جاتا ہے کہ

اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک

ہر نماز کے بعد ۱۱، ۱۱اور صبح وشام سو سو بار روزانہ اول آخر درود شریف۔

اسی دعا کے لیے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ "اگر تجھ پر مثل پہاڑ کے بھی قرض ہوگا تو ادا ہو جائے گا"۔

سوال: حواری کسے کہتے ہیں؟

جواب: حواری کے معنی ہیں "مخلص دوست"۔

یہ وہ لوگ تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص جانثار تھے۔ان لوگوں کے قلوب اور نیتیں صاف تھیں۔اس بناء پر ان پاکبازوں اور نیک نفسوں کو "حواری" کا لقب معزز عطا کیا گیا۔(جمل جلد اول،ص ۲۷۹)

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں میرا حافظہ کمزور ہے، میں اکثر بھول جاتی ہوں کوئی ایسا وظیفہ ارشاد فرمائیں کہ میرا مسئلہ حل ہو جائے؟

جواب: دینی یا دنیوی بات یاد نہ رہتی ہو تو: سپید چینی کی تشتری پر لکھے بسم اللہ الرحمٰن، ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ اور ا، سے ذرا سا پانی دھو کر اس پر 998 بار اور نہ ہو سکے تو 400 یا 100 ہی بار یا حفیظ پڑھ کر دم کرے اور وہ پانی پی لے روز ایسا ہی کرے اور سوتے وقت 17 بار سورۂ الم نشرح پڑھ کر سینے پر دم کر لیا کرے اور کلنگ ذبح کر کے ذبح کی گرمی میں اس کا مغز نکال کر 40 بار اس پر یا حفیظ دم کر کے کھالے۔

سوال: مسرت سوال کرتی ہیں میرے شوہر جو مجھے پیسے دیتے ہیں ان کا بہترین استعمال کیا ہے؟

جواب: عورت کو چاہیے کہ صدقہ و خیرات کا اہتمام کرے۔کبھی کھانا وغیرہ اور کبھی روپے وغیرہ صدقے میں دے دیا کرے یا ممکن ہو تو کسی دینی کام میں خرچ کرے۔مثال

Marfat.com

کے طور پر "فیضان مدینہ" سے بہت نصیحت آموز دینی رسائل ملتے ہیں وہ خرید کر بانٹ دے کہ کسی کی اصلاح ہوگی تو اس کو بھی ثواب ملے گا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرے اس کو بھی ثواب ملتا ہے اور اس کے شوہر کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ دونوں میں سے کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔ شوہر کو کمانے کا اور بیوی کو خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے"۔

عورت گھر کی نگہبان ہوتی ہے اس سے ان کا حساب لیا جائے گا لہٰذا شوہر کا پیسہ سوچ سمجھ کر خرچ کرے بلکہ دین کے لیے خرچ کرے کہ اس میں دونوں کا فائدہ ہے۔

سوال: نرمین سوال کرتی ہیں میرے شوہر کی داڑھی نہیں ہے میں ان کا ذہن کس طرح بناؤں وضاحت فرمادیں؟

جواب: داڑھی رکھنا مرد کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ بہت سی عورتیں بے وقوفی کرتی ہیں اگر شوہر کے چہرے پر داڑھی ہو بھی تو صاف کروادیتی ہیں ایسا کرنا ایمان کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ داڑھی تو مردوں کے چہرے کی زینت ہے۔ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہوں نے عورتوں کو اتنا پیارا مقام دیا جن کے نور سے عورت کی مظلوم دنیا روشن ہوئی اور اس کو ایسی شان عطا ہوئی۔ یہ انہی پیارے آقا علیہ السلام کی مبارک سنت ہے۔ لہٰذا عورت کو چاہیے پیار و محبت سے اپنے شوہر کو سمجھائے مثلاً داڑھی سے آپ کا چہرہ خوبصورت لگتا ہے یا اور ناز و انداز دکھا کر اس بات پر راضی کرے کہ وہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سنت کو چہرے کی زینت بنائے۔

سوال: آمنہ سوال کرتی ہے کہ ان کے بہن کے شوہر انہیں بہت تنگ کرتے ہیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا:

"کوئی بھی عورت جس کا شوہر اس کو ستاتا ہو لیکن وہ اس سے دل برداشتہ نہیں ہوتی بلکہ وہ کہتی ہے لبیک یعنی میں حاضر ہوں۔ پس اس کے اس قول سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا

Marfat.com

فرماتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، تسبیح و تحمید بیان کرتا ہے اور اس کا ثواب اس عورت کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا"۔

جو عورت اپنے شوہر کے ستانے پر صبر کرے اسے حضرت آسیہ کے صبر کے اجر و ثواب کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔

سوال: شوہر کے گھر میں عورت کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

جواب: چاہیے کہ عورت سلیقہ شعاری سے اپنے گھر کا نظم و نسق چلائے گھر کی صفائی ستھرائی پر توجہ دے اپنے شوہر کے پیسے کو صحیح جگہ پر خرچ کرے، چونکہ یہ سارے کام عورت کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں عورت کے ساتھ تعاون کرے۔

عورت گھر کی نگہبان ہے تو گھر کی نگہبانی میں جہاں نظم و نسق شوہر کے پیسے کی نگہداشت بچوں کی صحیح تربیت وغیرہ معاملات آتے ہیں وہیں عورت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے پورے گھر کے ماحول کو اسلامی رنگ میں رنگے۔ اپنے شوہر کے دین کی بھی فکر کرے اس کو دینی کاموں کی طرف مائل کرے۔ پیار و محبت سے نمازوں کا پابند بنائے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے چہرے پر داڑھی سجوائے۔

سوال: ثمرین امام سوال کرتی ہیں کہ عورت کا حمل ساقط کرنا کیسا ہے؟

جواب: چار مہینہ میں جان پڑ جاتی ہے اور جان پڑ جانے کے بعد حمل ساقط کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا گویا کہ قاتل ہے اور جان پڑنے سے پہلے اگر مجبوری ہو تو حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر صفحہ ۱۵۱ و صفحہ ۲۶۰)

سوال: منزہ چودھری سوال کرتی ہیں کہ علماء اور مشائخ کی دست بوسی کرنا کیسا ہے کچھ لوگ اس کو ناجائز و حرام کہتے ہیں؟

جواب: علماء و مشائخ کی دست بوسی کرنا جائز ہے اسے ناجائز و حرام کہنا جہالت ہے۔

درمختار میں ہے:

لا باس بتقبیل ید الرجل العالم والمتورع علی سبیل التبرک۔

"یعنی برکت کے لیے عالم اور پرہیزگار آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے"۔

Marfat.com

اور اشعۃ اللمعات جلد چہارم صفحہ ۲۱ پر ہے:

"پرہیزگار عالم کا ہاتھ چومنا جائز ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ مستحب ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ علماء و مشائخ عظام کے ہاتھ چومنا جائز ہے لیکن عورت کے لیے مرد کا چاہے اپنا پیر ہی کیوں نہ ہو جائز نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول صفحہ ۲۲۸، جلد سوم)

سوال: ایک شخص نے ایک مرتبہ شراب پی لی تو اس کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

"کہ جو شخص شراب پیے گا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پیئے گا تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس سے توبہ کرے تو اللہ قبول فرمائے گا اور اگر چوتھی مرتبہ پیئے گا تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی، اب اگر توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا"۔ (ترمذی، نسائی، مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۷)

شخص مذکورہ کے بارے میں شریعت کا یہ حکم ہے کہ اس پر حد جاری کی جائے۔ یعنی اس کو اسی کوڑے مارے جائیں۔

مگر یہ کام حکومت اسلامیہ کا ہے۔ لہٰذا موجودہ صورت میں صرف دل سے توبہ و استغفار کرے۔

اگر اس کا شراب پینا لوگوں پر ظاہر نہیں ہوا ہے تو پوشیدہ طور پر توبہ کرے اور خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں روئے، گڑگڑائے کسی پر ظاہر نہ کرے کہ گناہ کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اور کھلم کھلا شراب پی لے تو اعلانیہ توبہ کرے۔

حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ

"یعنی جب گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور اعلانیہ کی اعلانیہ"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۳، صفحہ ۲۵۶)

سوال: ذونیرہ سوال کرتی ہیں کہ عورت کے لیے سونے چاندی کے زیور استعمال کرنا کیسا ہے، مفصل جواب عنایت فرمائیں؟

جواب: عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز ہے۔

Marfat.com

کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کہ حلال اور مردوں پر حرام ہیں"۔

(المعجم الطبرانی حصہ ۵، صفحہ ۲۱۱)

بلکہ عورت کا اپنے شوہر کے لیے گہنا پہننا، بناؤ سنگھار کرنا باعث اجر عظیم اور اس کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔ بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیاء کرام سے تھے۔ ہر شب بعد نماز عشاء پورا سنگھار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت پاتیں حاضر رہتیں، ورنہ زیور ولباس اتار مصلے پر بیٹھ جاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔

اور دلہن کو بھی سجانا تو سنت قدیمہ اور بہت سی احادیث سے ثابت ہے بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور ولباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں، یہ بھی سنت ہے۔

(فتاوٰی رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۶)

سوال: نوریا سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت بغیر زیور کے رہ سکتی ہیں۔ از روئے شرع شریف کیا حکم ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عورت کا باوصف قدرت یعنی (قدرت رکھنے کے باوجود) بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبیہ ہے۔

حدیث میں ہے:

حضور ﷺ عورتوں کے تعطر (یعنی بے زیور رہنے) اور مردوں سے مشابہت بنانے والی عورتوں کو ناپسند فرماتے۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے علی اپنے مخدرات (عورتوں) کو حکم دو کے بے گہنے نماز نہ پڑھیں۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں کہ ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔

Marfat.com

مجمع البحار میں ہے کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عورتوں کے بغیر زیور نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتیں اور فرمایا کرتیں اور اگر کچھ نہ ہو تو ایک ڈورا ہی گلے میں لٹکا لے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۱۲۸، ۱۲۸)

لہٰذا اگر قدرت ہو تو زیورات استعمال کیے جائیں۔ بالکل بے زیور نہ رہا جائے۔

سوال: کرن فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ سونے کی گھڑی عورت کے لیے پہننا کیسا؟

جواب: سونے کی گھڑی میں عورت کو وقت دیکھنا حرام ہے لیکن پہننے کی اجازت ہے۔ چونکہ پہننا طور زینت ہے اور وقت دیکھنا استعمال۔ سونے کا استعمال (یعنی برتن وغیرہم) اور سونے کی سلائی سے سرمہ لگانا وغیرہ حرام ہیں۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۲۹، جلد ۲۲)

سوال: کنزیٰ مراد سوال کرتی ہیں کہ عورت لونگ ناک میں داہنی طرف پہنیں یا بائیں طرف از روئے شرع جواب ارشاد فرمائیں ﷺ

جواب: اس میں کوئی تخصیص شرعی نہیں جدھر چاہیں پہنیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۱۳۰)

سوال: کنزیٰ مراد سوال کرتی ہیں کہ کان چھدوانے کے لیے کوئی خاص حصہ مقرر ہے یا جس حصہ میں زیور پہننا چاہیں وہ حصہ چھدوا سکتی ہیں؟

جواب: کوئی خاص حصہ مقرر نہیں۔ ہاں مشابہت کفار سے بچنا ضروری ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۱۳۰)

سوال: نیہاں عادل سوال کرتی ہیں کہ چوڑی دار پاجامہ اور تراوزر پہننا کیسا ہے؟

جواب: سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

تنگ پائنچے بھی نہ چوڑی دار ہو نہ ٹخنوں سے نیچے نہ خوب چست بدن سے سلے کہ یہ منافق کا طریقہ ہے۔ اور ساتر عورت (اعضاء کو چھپانے والا کپڑا) کا ایسا چست ہونا کہ عضو کا پورا انداز بتائے یہ بھی ایک طرح کی بے ستری (بے پردگی) ہے۔ اور سرکار مدینہ ﷺ جو چشین گوئی فرمائی کہ

Marfat.com

کچھ عورتیں کپڑے پہنے ننگیاں ہوں گی اس کی وجوہ تفسیر سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کپڑے ایسے تنگ و چست ہوں گے کہ بدن کی گولائی فربہی انداز اوپر سے بتائیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۱۴۳)

چنانچہ اگر عورت نے ایسا پاجامہ پہنتا کہ جس سے اس کی ران، پنڈلی کی فربہی یا گولائی نمایاں ہوتی ہو، یا ایسا چوڑی دار پاجامہ پہنتا جس سے پنڈلی کی گولائی وغیرہ ظاہر ہوتی ہو منع ہے۔ بلکہ ایسا لباس پہننے والی اس حدیث پاک پر غور کرتے ہوئے اللہ عزوجل کے خوف سے ڈرے کہ وہ کہیں اس وعید میں داخل نہ ہو جائے کہ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا:

دو قسم کے دوزخی لوگ وہ ہیں جنھیں ہم نے دیکھا نہیں ایک وہ قوم جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔ جن سے لوگ ماریں گے اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہن کر ننگی ہوں گی۔ مائل کرنے والیاں، مائل ہونے والیاں ان کے سر اونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ وہ نہ جنت میں جائیں نہ ان کی ہوا (خوشبو) پائیں، حالانکہ اس کی ہوا اتنی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

لہٰذا پیاری اسلامی بہنوں!

ہمیں اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر ایسا کپڑا پہننے سے بچنا چاہیے جو ایسا چست ہو کہ جس سے جسم کی ہیئت ظاہر ہو۔

سوال: آج کل کثرت اولاد کو اچھا نہیں سمجھا جاتا اسلام میں اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: نکاح جیسی پیاری سنت اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس لیے رکھی ہے تاکہ نسل انسانی کو فروغ ملتا رہے اس لیے نکاح پر اسلام میں اجر و ثواب بھی رکھا گیا اور سرکار مدینہ ﷺ کی حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے ایسی عورت کو بہتر قرار دیا جس کی کثیر اولاد ہو۔

لیکن مسلمان عورتوں نے مغربی عورتوں کی دیکھا دیکھی دو بچوں ہی کو کافی سمجھ لیا ہے یہ بھی دشمنوں کی ایک چال ہے۔ مشرقی عورتیں بھی اس عمل کو بہت دشوار سمجھتی ہیں اور اس سے جان چھڑانے کی کوشش کرتی ہیں حالانکہ ایک ایمان والی عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور اپنے بچے کو دودھ پلائے اپنے بچے کی بہتر اور اچھی تربیت کرے تو اللہ عزوجل اس کو ان

Marfat.com

تمام کاموں پر عظیم اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ اس کو پڑھیں اور اس پر عمل کی سعی کریں اور ثواب کی حق دار ٹھہریں۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تمہاری عورتیں میں بہتر وہ ہے جو خوب محبت کرنے والی اور کثرت سے اولاد جننے والی ہو"۔ (کنزل العمال ج ۱۴، صفحہ ۱۱۴)

سوال: انشرح حسین سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی پریشانی آئے تو کیا یہ اپنی کوتاہی سے آتی ہے؟ نیز اس کو رفع کیسے کیا جائے؟

جواب: اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿﴾ (شوریٰ)

"اور جو مصیبت تمہیں پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے"۔ (کنزالایمان)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"اسباب مغفرت ورضا ورحمت بلاشبہ اس کے عمدہ علاج ہیں"۔

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے کہ

"مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا کہ چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یوں ہی مسلمان سے بھول ہو جاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو"۔ (شعب الایمان ج ۸، صفحہ ۲۰۲)

اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے۔

نیز صدقہ کرنا بھی اس کا بہترین علاج ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

Marfat.com

"بے شک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے"۔
(سنن ترمذی، کتاب الزکوۃ، باب ماجاء فی الصدقہ جلد ۲، صفحہ ۱۴۶)

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بری موت کو دور کرتا ہے"۔ (مسند ابی یعلی، جلد ۱، صفحہ ۵۸)

صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔
(طبرانی کبیر الترغیب الترہیب، جلد ۲، صفحہ ۱۲)

صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر جلد ۴، صفحہ ۲۸۴)

سوال: نہاں گلزار سوال کرتی ہیں کہ اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا اور بری موت کو روکتا ہے"۔
(المعجم الکبیر جلد ۱۸، صفحہ ۲۲، ۲۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ
"بے شک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب سے ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے"۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲، صفحہ ۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"صدقہ ستر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جس میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں"۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:
اللہ عزوجل کے ساتھ، اس کی یاد، خفیہ وظاہر صدقہ کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو، تو تم روزی میں مدد دیئے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سنور جائیں گی۔
(سنن ابن ماجہ، جلد ۲ صفحہ ۵)

سوال: صبا وحید سوال کرتی ہیں کہ کیا یہ بات درست ہے کہ میری نانی کہتی ہیں کہ "صدقہ

Marfat.com

جسم کا بھلا" کیا عندالشرع اس کی کوئی حقیقت ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے۔

صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

(المعجم الاوسط جلد ۴، صفحہ ۱۸۰)

صبح کے صدقے آفات کو دور کر دیتے ہیں۔ (الفردوس بماثور الخطاب صفحہ ۲۱۴، جلد ۲)

لہٰذا صدقہ کا بہترین وقت یہ ہے کہ صبح کے وقت صدقہ دیا جائے۔ نیز یہ کہ اس سے بھلائی اور سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

سوال: نورالعین سوال کرتی ہیں کہ میری 6 عدد نندیں ہیں کیا ہم پر ضروری ہے کہ ان کے ساتھ ہم حسن سلوک کریں؟

جواب: جی ہاں! نندیں چاہے جتنی بھی ہوں، نیز اس کے علاوہ رشتے دار کے ہوں یا سسرال کے حسن سلوک سب کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔ کہ اس کی احادیث مبارکہ میں بہت تاکید آئی ہے اور اس کی فضیلت بھی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال میں برکت ہو، وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔ (صحیح البخاری، جلد ۳، صفحہ ۹۴)

فرمایا: جسے پسند ہو کہ اس کی عمر دراز، رزق وسیع اور بری موت دفع ہو۔ وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

نیز فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک، مال کو بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر کو زیادہ کرنے والا ہے۔ (المعجم الاوسط، جلد ۶، صفحہ ۱۱)

نیز فرمایا: صلہ رحم سے عمر بڑھتی ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق قسم الاقوال، جلد ۳، صفحہ ۱۴۳)

سوال: فروا حیدر سوال کرتی ہیں کہ ہماری بھابھی ہم سے اچھے اخلاق سے پیش نہیں آتیں، کیا ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان سے اچھے سلوک سے پیش آئیں؟

Marfat.com

جواب: پیاری بہن! اسلام نے ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے، چاہے سامنے والا آپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے یا نہ آئے۔

اگر وہ بھی حسن سلوک سے پیش آئیں اور جواب میں آپ بھی حسن سلوک سے پیش آئی تو یہ مکافات ہوا کمال تو یہ ہے کہ بداخلاقی کا جواب خوش اخلاقی سے دیا جائے۔

اور چونکہ صلہ رحمی کی بہت فضیلت ہے لہٰذا رشتے داروں کے ساتھ ضرور بالضرور حسن اخلاق وصلہ رحمی کی جائے۔

فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ

بے شک سب نیکیوں میں جلدتر ثواب میں صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے شمار بڑھتے ہیں۔ جب آپس میں صلہ رحمی کریں۔

نیز فرمایا کہ:

کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحمی کریں پھر محتاج ہو جائیں۔

نیز فرمایا کہ:

نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں اور ہلاکتوں سے بچاتے ہیں۔ دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔ (کنزالعمال، کتاب الزکاۃ، جلد ۶، صفحہ ۱۴۸)

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے:

بھلائیوں کے کام بری موتوں سے بچاتے ہیں۔ اور پوشیدہ خیرات، رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیکی صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے، وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی آخرت میں بدی دیکھیں گے اور سب سے پہلے جو جنت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں۔

(المعجم الاوسط جلد ۴، صفحہ ۳۱۱)

لہٰذا پیاری بہن ان شاء عزوجل آپ اگر حسن سلوک سے پیش آئیں گی تو آپ کی بھابھی بھی اپنے برے عمل سے باز آ کر حسن سلوک کا برتاؤ کرنے لگیں گی۔

Marfat.com

سوال: نمرہ غزل سوال کرتی ہیں کیا کسی مسلمان کو خوش کرنے کی کوئی فضیلت بھی ہے؟
جواب: جی ہاں! کسی مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں بیان ہے کہ۔

طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں امام سیدنا حسن بن علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بے شک مغفرت واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا ہے"۔ (المعجم الاوسط جلد ٦، صفحہ ١٢٩)

اسی طرح دوسری حدیث ہے کہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کو فرائض کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔
(المعجم الاوسط، جلد ٦، صفحہ ٣٨)

اسی طرح فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے کہ

سب سے افضل کام مسلمانوں کو خوش کرنا ہے کہ تو اس کے بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے۔ (الترغیب والترہیب، جلد ٣، صفحہ ٢٦٠)

سوال: جمیلہ ریاض سوال کرتی ہیں، کہ میری ساس عموماً مجھ سے اپنی پسند کی چیزیں فرمائش کر کے بنواتی رہتی ہیں، کیا ان کی اس خواہش پوری کرنے پر میرے لیے کوئی اجر ہے؟
جواب: پیاری بہن! بے شک اس میں آپ کے لیے ضرور اجر وثواب ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس مسلمان کا دل کسی کھانے پینے یا کسی قسم حلال کو چاہتا ہو، اتفاق سے دوسرا اس کے لیے وہی چیز مہیا کر دے۔ اللہ عزوجل اس کیلئے مغفرت فرما دے۔ (المجمع الزوائد جلد ٥، صفحہ ١٠)

بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا:

"جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے"۔ (شعب الایمان جلد ٣، صفحہ ٢٢٢)

Marfat.com

سوال: نعیمہ جلال سوال کرتی ہیں کہ میری دادی کا یہ عمل تھا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا انہیں بہت پسند تھا، کیا اس عمل کی کوئی فضیلت بھی ہے؟

جواب: پیاری بہن! لوگوں کو کھانا کھلانا عمل خیر سے ہے اور بے شک اس کا بے حد اجر و ثواب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات گھاٹیاں دور کر دے، ہر دو گھاٹیوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہو۔

(الترغیب والترہیب جلد ۲، صفحہ ۳۶)

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے، اپنے ان بندوں کے بارے میں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲، صفحہ ۳۸)

اسی طرح فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ

جس گھر میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، خیر و برکت اس گھر میں اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان کی طرف سے۔ (سنن ابن ماجہ، باب الضیافہ جلد ۴، صفحہ ۵۱)

اسی طرح فرمایا نبی کریم ﷺ نے:

جب تک تم میں سے کسی کا دستر خوان بچھا رہتا ہے اتنی دیر تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

لہٰذا یہ عمل بہت بہترین ہے کوشش کریں کہ آپ کی دادی کی طرح آپ بھی اس عمل کو جاری کریں۔

سوال: نائلہ سوال کرتی ہیں کہ حضرت جبرائیل کے کتنے پر ہیں؟

جواب: نائلہ بہن! اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو پر عطا فرمائے اور ان کے ہر پر سے یاقوت اور موتی جھڑتے ہیں۔ (حاشیہ صحیح بخاری جلد ۲)

سوال: نورین اختر سوال کرتی ہیں کہ حبیب اکرم ﷺ کی زیارت وشریفہ حاصل

Marfat.com

ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: درود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت کثرت رکھے بالخصوص اس درود شریف کو بعد عشاء سو بار جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد کما امرتنا ان یصلی علیہ۔

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد کما تحب وترضی لہ۔

اللّٰھم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح۔

اللّٰھم صل علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد۔

اللّٰھم صل علی قبر سیدنا محمد فی القبور، صلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و مولانا محمد۔

حصول زیارت اقدس کیلئے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خاص شان اقدس کی تعظیم کیلئے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو آگے ان کا کرم بے حد و بے انتہا ہے۔

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد از و غیر تمنائی

(فتاویٰ رضویہ)

سوال: خاتمہ ایمان کا کوئی مختصر وظیفہ بتاویں؟

جواب: جو ہر نماز کے بعد سات بار ھو اللّٰہ الرحیم پڑھ لیا کرے ان شاء اللہ عزوجل شیطان کے شر سے بچا رہے گا اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

سوال: حبیبہ سوال کرتی ہیں کہ میں وظیفہ پڑھنا چاہتی ہوں تو کیا وظیفہ پڑھنے میں کسی کی اجازت لینی ضروری ہے؟

جواب: حبیبہ بہن! حدیث پاک میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں صبح و شام

Marfat.com

پڑھ لیا کروں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو "اے اللہ! اے کھلی چھپی چیزوں کے جاننے والے، اے آسمان وزمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے رب ومالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں اپنے نفس کی شرارت اور شیطان کی شرارت اوراس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ وظیفے شیخ کی اجازت لے کر پڑھنے چاہیے کہ اس میں الفاظ کی تاثیر کے ساتھ زبان کی تاثیر بھی شامل ہو جائے گی۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کو اجازت کی ضرورت ہے۔ تو ماوتما کسی شمار میں ہیں۔ (مراۃ المناجیح جلد ۴، صفحہ ۹)

سوال: تھکن دور کرنے کا نسخہ؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا تھا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو 33 بار سبحان اللہ پڑھ لو 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر پڑھ لو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

اس کی شرح میں حضور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس تسبیح کا نام تسبیح فاطمہ رکھا ہے۔ یہ تمام سلسلوں میں خصوصاً سلسلہ قادریہ میں معمول ہے۔

سوال: نورین پوچھتی ہیں کہ بعض وظائف میں یہ قید کیوں ہوتی ہے، دنیاوی بات کرنے سے پہلے یہ وظیفہ کیا جائے؟

جواب: دنیاوی کلام کرنے سے نماز کا خشوع خضوع کم ہو جاتا ہے اور زبان پر نماز کی جو تاثیر ہوتی ہے وہ کم ہو جاتی ہے۔ اس لیے بعض دعاؤں میں دنیاوی کلام نہ کرنے کی قید ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ تلاوت قرآن، دعاؤں اور وضو میں بھی دنیاوی کلام نہ کیا جائے۔

(مراۃ المناجیح جلد ۴، صفحہ ۱۵)

سوال: میرین سوال کرتی ہیں کہ دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا کوئی وظیفہ بتائیں؟

جواب: حدیث پاک میں پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اس ضمن میں بہت پیارا وظیفہ ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے۔

حضرت حارث بن مسلم تمیمی وہ اپنے والد سے اور وہ رسول پاک ﷺ خبر دیتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا:

جب تم نماز مغرب سے فارغ ہو تو کسی سے کلام کرنے سے پہلے 7 بار یہ پڑھ لو

اللّٰھم اجرنی من النار۔

''اے اللہ مجھے آگ سے بچالے''

جب تم یہ کہہ لو گے اور اگر اسی رات مر جاؤں گے تو تمہیں جہنم کی آگ نہیں پہنچے گی اور جب تم فجر پڑھو تو پھر اسی طرح کہو اور اسی دن مر جاؤ تو تمہارے لیے آگ سے بچاؤ رکھے گا۔

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ (اس حدیث کی شرح میں) سات کی قید اس لیے ہے کہ دوزخ کے سات (دروازے ہیں تو اللہ اس پر ساتوں دروازے بند کردے گا اور یہ ایک قفل کا فائدہ دے گا۔ (مراۃ المناجیح جلد ۲، صفحہ ۱۵)

سوال: مہک سوال کرتی ہیں کہ عافیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: عافیت کے معنی ہیں آفات سے سلامتی اور حفاظت۔ آفات میں دنیاوی آفات بھی مراد ہیں جیسے ناگہانی موت، بیماری وغیرہ اور آخروی آفات بھی شامل ہیں جیسے گناہ میں مشغولیت، نیکیوں سے دوری، بے صبری ناشکری وغیرہ۔

سوال: عفیفہ سوال کرتی ہیں کہ میری سہیلی کہتی ہے کہ زور زور سے کلمہ پڑھنے کی کیا ضرورت اللہ تو گواہ ہے دوسری چیزوں کو گواہ بنانے کی کیا ضرورت۔ اس کا جواب عنایت فرمائیں؟

جواب: عفیفہ بہن!

اپنے ایمان پر خالق و مخلوق کو گواہ بنالینا بہت بہتر ہے یہ گواہیاں بہت کام آئی گی بعض روایات سے ثابت ہے ایک روایت میں اس طرح ہے۔

دریا اور جنگل میں بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا کرو۔ کہ ذرہ اور قطرے تمہارے ایمان کے گواہ بن جائیں۔

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں کیا شیطان ایسی باتوں سے بھی فریب دیتا ہے کہ انسان

Marfat.com

اسے عبادت اور رحمت الٰہی سمجھے اور وہ شیطان کی طرف سے ہو اور کیا شیخ ایسی باتوں میں رہنمائی فرماتے ہیں؟

جواب: سیدی علی بن ہیتی فیض یافتہ بارگاہ سرکار غوثیت رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مرید کو اعتکاف میں بٹھایا ایک شب حجرہ سے زار زار رونے کی آواز آئی، دروازے پر تشریف لے گئے، حال پوچھا، عرض کی شب قدر میرے پیش نظر ہے آفاق نور سے روشن ہے۔ در و دیوار، حجر و شجر سجدے میں گرے ہیں، میں سجدہ کرنا چاہتا ہوں سینے میں لوہے کی ایک سلاخ ہے کہ جھکنے نہیں دیتی اس پر روتا ہوں۔ فرمایا! اے فرزند یہ لوہے کی وہ تیر ہے جو میں نے تیرے سینے میں القاء کیا ہے۔ وہ تجھے جھکنے نہیں دیتا۔ یہ شب قدر نہیں، شیطان کا شعبدہ ہے، یہ فرما کر دونوں دست مبارک پھیلائے اور آہستہ آہستہ انہیں قریب لائے گئے۔ جتنا ہاتھ سمٹتے وہ نور تاریکی سے مبدل ہوتا تھا۔ جب دونوں ہاتھ مل گئے واویلا اور فریاد کی آواز آئی: اب تو میرے مریدوں کو اغوا نہ کرے گا۔ یہ فرما کر چھوڑ دیا۔ وہ جھوٹا کرشمہ سب باطل ہو گیا۔

سوال: مسکان پوچھتی ہیں کہ میلاد میں شرکت کرنے کا فائدہ بتایئے۔

جواب: شیخ الاسلام حضرت علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ اللہ القوی سے منقول ہے۔

حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمۃ الہادی نے فرمایا:

محفل میلاد مصطفی ﷺ میں ادب و تعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا۔ (ان شاء اللہ عزوجل)

سبحانہ اللہ جب بھی اجتماع ذکر و نعت میں حاضری ہو تو باادب رہنا چاہیے اور مقصود رضائے الٰہی ہو۔

سوال: کیا مدینہ کی خاک میں شفاء ہے؟

جواب: شیخ مجدالدین فیروز آبادی فرماتے ہیں میں نے اس خاک پاک کا خود تجربہ کیا ہے کہ ایک غلام ایک سال سے کامل بخار میں مبتلا تھا۔ میں نے خود خاک پاک لے کر پانی میں گھول کر اسے پلائی اس نے اسی دن شفا پائی۔

Marfat.com

حضرت علامہ شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے۔ جس زمانہ میں میں مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھا کئی عارضہ سے میرے پاؤں میں ورم آ گیا۔ اطباء اس کے علاج سے عاجز آ گئے اور سب نے مل کر اسے مہلک عارضہ قرار دیا۔ میں نے خاک پاک کا استعمال کیا اللہ تعالیٰ نے تھوڑے دنوں میں بہت سہل طرح سے اس مشقت سے خلاصی دی۔

کھانے کے آداب

سوال: رضیہ سوال کرتی ہیں کھانے کے کیا آداب ہیں؟

جواب: کھانے کے آداب میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث ہے کہ روایت کرتے ہیں حضرت عمر ابن ابی سلمہ سے فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھومتا تھا۔ تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (مشکوٰۃ شریف باب الاطعمہ صفحہ 363)

تو پتہ چلا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا، سیدھے ہاتھ سے کھانا اور اپنے سامنے سے کھانا کھانے کے آداب سے ہے، ہاں اگر طباق میں مختلف مٹھائیاں یا مختلف قسم کی کھجوریں ہیں تو جہاں سے چاہے کھالے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۲۶)

سوال: نائلہ سوال کرتی ہیں جو ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے اس شیطان کا کیا نام ہے؟ اور اس کا کیا کام ہے؟

جواب: اس شیطان کا نام "قرین" ہے جو ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے اور یعنی وہ بسم اللہ نہ پڑھنے والے کے ساتھ کھانا کھانے پر یہ شیطان قادر ہو جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۲۷)

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں، گھر میں اتفاق اور روزی میں برکت کا وظیفہ بتا دیں؟

جواب: بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ اول دن میں جب پہلی بار گھر میں داخل ہوتے تو بسم اللہ اور قل ھو اللہ (سورہ اخلاص) پوری پڑھ لیتے کہ اس سے گھر میں اتفاق اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۲۷)

Marfat.com

سوال: شائلہ، روٹی کا سنت طریقہ کیا ہے اور چاول کس طرح کھائے جاتے ہیں؟

جواب: روٹی کا لقمہ تین انگلیوں سے کھاتے تھے انگوٹھا، کلمہ کی انگلی، بیچ کی انگلی سنت یہ ہی ہے کہ روٹی ان تینوں انگلیوں سے ہی کھائے۔ بلاضرورت زیادہ انگلیاں استعمال نہ کرے چاول تو پانچ انگلیوں کے کھائے جاسکتے ہیں اس لیے پانچوں انگلیوں سے ان کا لقمہ بنایا جائے۔ عموماً اہل عرب فرنی چاولوں کا سلیقہ چار انگلیوں سے کھاتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۲۸)

سوال: ثمیرا سوال کرتی ہیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: اس کی حکمت یہ ہے کہ پہلے آنکھیں کھانا ٹیسٹ کرتی ہیں کہ اس میں کوڑا کچرا تو نہیں ہے پھر انگلیاں اس کی سردی گرمی کا پتہ لگاتی ہیں پھر ناک اس کی خوشبو بدبو محسوس کرتی ہیں پھر زبان اس کا ذائقہ تازہ، باسی ہو یا اچھا، برا کلا سڑا ہونا محسوس کرتی ہیں پھر دانت اس کا صاف پاک ہونے کا پتہ لگاتے ہیں۔ اتنی جگہ کھانا ٹیسٹ ہو کر گلے سے اترتا ہے چھری کانٹے چمچے سے کھانے سے دوسرے ٹیسٹ ختم ہو جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد ۶، صفحہ ۲۹)

سوال: فرینی شیطان انسان کے ساتھ رہ کر کیا کرتا ہے اور اس سے بچاؤ کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: فرینی شیطان انسان کے ساتھ رہتا ہے ساتھ ہی کھاتا پیتا حتیٰ کہ ساتھ ہی صحبت کرتا ہے جس سے کھانے میں بہت بے برکتی ہوتی ہے اور اولاد بے ادب و سرکش ہوتی ہے اگر ان اوقات میں بسم اللہ پڑھ لی جائے تو کھانوں میں برکت ہوتی ہے۔ اولاد نیک و صالح اور باادب پیدا ہوتی ہے۔ اگر پاخانہ جاتے وقت بسم اللہ پڑھ لی جاتے تو شیطان کا اس کا ستر نہیں دیکھ سکتا۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۲۹)

سوال: امبرین سوال کرتی ہیں کہ اگر لقمہ پر مٹی لگی تو تب بھی اٹھا کر کھالینا چاہیے ﷺ

جواب: اگر گرے ہوئے لقمہ میں مٹی وغیرہ پاک چیز لگ گئی ہو تو اسے صاف کر کے لقمہ کھائے، اور اگر نجاست لگ گئی تو دھو کر کھالے اگر دھل نہ سکے تو کتے بلی کو کھلا دے یوں بھی نہ چھوڑ دے کہ اس میں مال ضائع کرنا ہے اور رب تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری ہے کہ اس چھوڑے ہوئے لقمہ کو یا تو شیطان کھا پی لے گا یا اس کے ضائع ہونے پر خوش ہوگا۔

(مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۲۹)

Marfat.com

سوال: ثمرین سوال کرتی ہیں کہ کھانے سے پہلے وضو اور بعد میں وضو کرنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین علیہ السلام کی سنتوں میں سے ہے۔ (طبرانی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا تاجدار مدینہ ﷺ نے جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وضو کر لے اور جب اٹھائے جائے تو اس وقت بھی وضو کرے یعنی ہاتھ منہ دھوئے۔

(ابن ماجہ باب الاطعمہ صفحہ 235)

سوال: کلثوم سوال کرتی ہیں مل کر کھانے کی کیا فضیلت ہے ﷺ

جواب: ایک ہی دستر خوان پر مل کر کھانے والوں کو مبارک ہو کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ عزوجل کو یہ بات سب سے زیادہ پسند ہے کہ وہ اپنے کسی مومن بندہ کو بیوی اور بچوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھے دیکھے۔ اور سب کھاتے ہوں کیوں کہ جب دستر خوان پر جمع ہوتے ہیں تو اللہ عزوجل ان پر رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور قبل از جدا (الگ ہونے سے پہلے) ان کو بخش دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، فیضان سنت باب کھانے کی سنتیں اور آداب صفحہ ۷۶۴)

سوال: مریم سوال کرتی ہیں کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

(مشکوۃ المصابیح باب الاطعمہ صفحہ 363)

سوال: حاجرہ سوال کرتی ہیں کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹ لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: تاجداری مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے جو رکابی کو اور اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتا ہے اللہ عزوجل اس کو دنیا و آخرت میں آسودہ سیر رکھتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا۔ (ابن ماجہ)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ برتن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔ (مشکوٰۃ شریف باب الاطعمہ صفحہ 368)

سوال: سارہ سوال کرتی ہیں کہ پیالہ کو دھو کر پینے کی فضیلت ہے؟

جواب: تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ کھانے کے بعد پیالہ کو دھو کر پی جایا کرو۔ کیونکہ جو ایسا کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے چالیس غلاموں کو آزاد کیا۔ (نزہۃ المجالس، فیضان سنت کھانے کی سنتیں اور آداب صفحہ ۹۶۲)

سوال: عائشہ سوال کرتی ہیں کہ ثرید کس کو کہتے ہیں؟

جواب: ثرید ایک قسم کا کھانا ہے۔ روٹی توڑ کر شوربے میں ملا دیتے ہیں تاجدار مدینہ ﷺ کو یہ کھانا پسند تھا۔

سوال: آمنہ سوال کرتی ہیں کہ کھانا کھاتے وقت بیٹھنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: کھانے کے وقت الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سیرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دو زانو بیٹھیں، تینوں میں سے جس طرح بیٹھیں سنت ادا ہو جائے گی۔ (فیضان سنت، ۷۶۴)

سوال: مریم سوال کرتی ہیں کہ کھانے کے بعد مسواک کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: کھانے کے بعد مسواک کرنا دو کمسن غلام آزاد کرنے سے زیادہ ثواب ہے۔

(تذکرۃ الواعظین، فیضان سنت، ۹۶۹)

سوال: سلمیٰ سوال کرتی ہیں کہ مٹی کے برتن استعمال کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: مٹی کے برتن میں کھانا افضل ہے کہ حدیث پاک میں ہے:

"جو اپنے گھر میں مٹی کے برتن بنواتا ہے فرشتے اس گھر کی زیارت کرنے آتے ہیں"۔ (احکام شریعت) (فیضان سنت ۷۶۸)

سوال: عروسہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کھانے میں مکھی گر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: سرکار مدینہ ﷺ فرماتے ہیں جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے

Marfat.com

دو (اور پھینک دو) کیوں کہ اس کے ایک بازو میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری۔ کھانے میں گرتے وقت پہلے بیماری والا بازو ڈالتی ہے لہٰذا پوری ہی کو غوطہ دے دو۔
(مشکوٰۃ شریف باب ما یکلہ اکلہ صفحہ 360)

سوال: بسمہ سوال کرتی ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کن کن دستر خوانوں پر کھانا کھایا ہے؟

جواب: دستر خوان کپڑے کا، چمڑے کا اور کھجور کے پتوں کا ہوتا تھا۔ ان تینوں قسم کے دستر خوانوں پر کھانا حضور نے کھایا ہے دستر خوان بھی نیچے زمین پر بچھتا تھا اور خود سرکار ﷺ بھی زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ صحابہ کرام کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے۔

سوال: لائبہ سوال کرتی ہیں کہ تلبینہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: تلبینہ بنا ہے لبن سے بمعنی دودھ کے عرب میں آٹا یا بھوسی کو پتلا پتلا پکاتے ہیں اس میں کچھ دودھ، کچھ شہد ڈالتے ہیں اردو میں لپٹا اور پنجابی میں سیرہ کہتے ہیں۔ دودھ کی طرح سفید اور پتلا ہوتا ہے اس کو تلبینہ کہا جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۳۴)

سوال: سکینہ سوال کرتی ہیں کہ تلبینہ کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: اس کے بہت سارے فوائد ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں یہ بہت ہلکی غذا ہے زود ہضم ہے۔ اکثر بیماروں کو دیا جاتا ہے یہ پیٹ میں بوجھ نہیں کرتا دل کو قوت بخشتا ہے۔ مرقات وغیرہ نے فرمایا کہ اس سے دل کی گھبراہٹ بھی دور ہو جاتی ہے بہت اعلیٰ چیز ہے جو بیماری کی وجہ سے مریض کو کمزوری کے باعث رنج ہو یا جو رنج بیرونی فکر کی وجہ سے ہو اس کے لیے بھی اسے مفید فرمایا گیا ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۳۴)

سوال: نیاز میٹھی چیز پر کیوں دلائی جاتی ہے؟

جواب: عموماً بندگان دین میٹھی چیز سے محبت کرتے رہے۔ اس لیے عموماً تحفہ و نیاز میٹھی چیز پر ہوتی ہے اس کی اصل یہ ہی حدیث ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ مومن میٹھا ہوتا ہے مٹھائی پسند کرتا ہے۔ حلوے میں ہر میٹھی چیز داخل ہے۔ حتیٰ کہ شربت اور میٹھے پھل اور عام مٹھائیاں اور عرفی حلوہ (مرقات) مروجہ حلوہ سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنایا حضور انور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جس میں آٹا گھی اور شہد تھا حضور انور

Marfat.com

ﷺ نے بہت پسند کیا۔ اور فرمایا کہ فارسی لوگ اسے رخبیص کہتے ہیں۔
(مرقات، مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۳۶)

سوال: فرحین سوال کرتی ہیں کہ سرکو جوسنت کہتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: حضرت انبیاء کرام نے عموماً سرکہ کھایا۔ سرکہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت ہے اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ روایت ہے حضرت جابر سے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا، انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ بھی نہیں تو حضور نے وہ مانگا اور اس کو کھانے لگے اور فرماتے ہیں سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے۔ (مسلم)

سرکہ بہت مفید ہے بلکہ طبی رو سے بہت مفید ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۳۶)

سوال: ثناء سوال کرتی ہیں کہ ہم نے پڑھا آقا ﷺ کھجور کے ساتھ دوسری چیزیں بھی ملا کر کھاتے تھے؟

جواب: آپ کی ککڑی اور کھجور کو ایک ساتھ کھانے کی روایت ملتی ہے روایت ہے حضرت عبداللہ ابن جعفر سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ کھجور کھاتے دیکھا۔ (مسلم، بخاری)

کیونکہ کھجور طبعاً گرم وخشک اور ککڑی سرد و تر تاکہ دونوں مل کر اعتدال کی صورت میں آ جائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ککڑی اور کھجور کو کبھی معدہ میں جمع فرمایا کہ کھجور منہ شریف میں رکھ لی اور ککڑی بھی کتر لی اور دونوں ملا کر چبائیں، کبھی کھجور اور تربوز بھی ملا کر کھائے۔

کھجور اور ککڑی بہت مفید ہیں۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری رخصتی حضور انور ﷺ کے پاس ہونے والی تھی۔ مگر میں بہت کمزور تھی۔ میری ماں نے مجھے کھجور اور ککڑی ملا کر کھلائیں۔ (مراۃ المناجیح، صفحہ ۳۷)

سوال: رخسانہ سوال کرتی ہیں کہ عجوہ کھجور کی کیا نشانی ہے؟

جواب: عجوہ مدینہ منورہ کے اعلیٰ قسم کے چھوہارے ہیں۔ ان کا رنگ سیاہ ہوتا ہے ان پر کچھ دھاریاں قدرتی ہوتی ہیں۔ عوالی مدینہ میں ایک باغ ہے جس میں عجوہ کے دو درخت ایسے ہیں جنہیں حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لگایا ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد ۶، صفحہ ۳۹)

Marfat.com

سوال: رباب سوال کرتی ہیں کہ یہ جو حدیث ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ حالانکہ ہم دو کالی چیزوں سے سیر نہ ہوئے ان دو کالی چیزوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو کالی چیزوں سے مراد چھوہارے اور پانی ہے کہ چھوہارے تو کالے ہوتے ہیں پانی کو کالا فرمایا گیا۔ جیسے چاند اور سورج کو قمرین اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حسنین اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شیخین کہا جاتا ہے۔ (مشکوۃ شریف باب الاطعمہ صفحہ 365)

نماز وتر

سوال: مصباح سوال کرتی ہیں کہ وتر کی نیت کس طرح کریں؟

جواب: اس طرح نیت کرے کہ "نیت کرتی ہوں میں تین رکعت نماز وتر واجب کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ کے واسطے"۔ (رکن دین صفحہ ۷۰)

سوال: زرین سوال کرتی ہیں کہ وتر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: وتر واجب ہے اگر سہواً (بھول کر) قصداً (جان بوجھ کر) نہ پڑھا تو قضا واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد ۱، صفحہ ۲۱۰)

سوال: ثمرین سوال کرتی ہیں کہ وتر کی دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہو تو کیا کریں؟

جواب: اگر دوسری اور تیسری رکعت ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں قنوت پڑھیں۔
(بہار شریعت جلد ۱، صفحہ ۲۱۲)

سوال: ثمینہ سوال کرتی ہیں کہ وتر پڑھنے کا صحیح طریقہ بتائیے؟

جواب: نماز وتر میں تین رکعت ہیں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر کھڑی ہو جائے درود شریف نہ پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اسی طرح کرے کہ تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کاندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے

Marfat.com

قنوت پڑھے دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔(غنیۃ وردالمحتار وغیرہما) پھر آخری رکعت مکمل کرے۔

سوال: نداسوال کرتی ہیں کہ وتر کی فضیلت حدیث پاک سے بتادیں؟

جواب: ابوداؤد و ترمذی ونسائی و ابن ماجہ مولیٰ علی علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ وتر ہے۔ وتر کو محبوب رکھتا ہے لہذا اے قرآن والو وتر پڑھو۔

(بہار شریعت جلد ۱، صفحہ ۲۱۰)

ابوداؤد و ترمذی ونسائی و ابن ماجہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو عشاء وطلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔

(جامع ترمذی جلد اول ابواب الوتر صفحہ 280، سنن ابوداؤد جلد اول وتر کا بیان صفحہ 528، سنن ابن ماجہ صفحہ 334)

سوال:

جواب: سابقہ انبیاء کرام پر صرف ایک ایک نماز فرض تھی۔ اس لیے کہ وہ صرف ایک علاقے کے مخصوص نبی تھے مگر چونکہ ہمارے نبی حضور اقدس ﷺ عرش وفرش کے نبی بھی ہیں اور شہنشاہ اعظم بھی اس لیے آپ کو خصوصی طور پر دو نمازیں عطا ہوئیں ایک نماز تہجد اور دوسری نماز وتر۔ (فتاویٰ نعیمیہ جلد ۱، صفحہ ۱۳۰)

سوال: سعدیہ سوال کرتی ہیں کہ نماز وتر کی ابتداء کس طرح ہوئی؟

جواب: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے سب سے پہلے فجر کی نماز بوقت توبہ حضرت آدم علیہ السلام نے بطور شکرانہ پڑھی ظہر حضرت اسحاق علیہ السلام نے پڑھی اور عصر حضرت عزیر علیہ السلام نے پڑھی۔ مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے پڑھی اور عشاء حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی۔ یعنی سابقہ امتوں کو ایک ایک نماز ملی مگر پانچویں نمازوں کا مجموعہ امت مصطفیٰ ﷺ کو ملا کیونکہ مرقات اول صفحہ ۳۹۵ پر ہے "کیونکہ ان پانچ نمازوں کا مجموعہ ہماری خصوصیت ہے"۔ گویا کہ پانچ نمازیں ہم کو پہلے انبیاء کی طرف سے ملیں اور وتر کو واجب نماز ہم کو نبی کریم ﷺ کی وجہ سے عطا ہوئی کیونکہ

Marfat.com

وتر کی نماز سب سے پہلے نبی کریم ﷺ نے ہی ادا فرمائی۔ (فتاویٰ نعیمیہ جلد ۱، صفحہ ۱۳۱)

مفسدات نماز

سوال: رافعہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی عورت نے ایک سلام پھیرا اور پھر کلام کر لیا (یعنی بات چیت کر لی) تو اس کا کیا حکم ہے نماز فاسد ہو گئی؟

جواب: جی نہیں نماز فاسد نہیں ہو گی البتہ مکروہ تحریمی ہو گی یعنی واجب الاعادہ (لوٹانا) ہو گی۔ (بہار شریعت جلد ۱، صفحہ ۱۸۹)

سوال: انیلا سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے قصداً (جان بوجھ کر) بات کر لی تو اس کی نماز فاسد ہو گئی؟

جواب: قصداً کلام کرنے سے اسی وقت نماز فاسد ہو گئی جب تشہد کی مقدار نہ بیٹھی ہو اور اگر بیٹھ چکی ہو تو نماز پوری ہو گئی البتہ مکروہ تحریمی (یعنی لوٹانا) ہو گی۔ (بہار شریعت، جلد ۱، صفحہ ۱۸۹)

سوال: عریبہ سوال کرتی ہیں کہ اگر ہم نماز میں ہوں اور ہم سے کسی نے کس چیز کا پوچھا تو ہم نے اشارہ کیا سر سے یا ہاتھ سے تو پھر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مصلی (نماز پڑھنے والے) سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔ مگر نماز ہو جائے گی۔

(بہار شریعت جلد ۱، صفحہ ۱۸۹)

سوال: اسماء سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز میں چھینک آئے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے یعنی خاموشی اختیار کرے اور اگر الحمد للہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد (الحمد للہ) نہیں کہی تو فارغ ہو کر کہے۔ (بہار شریعت، جلد ۱۔ صفحہ ۱۸۹)

سوال: ثمرین سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز میں درد یا مصیبت یا رونے سے الفاظ یا حروف پیدا ہو جاتے ہیں تو کیا اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: آہ، اوہ، اف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور

Marfat.com

حرف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز اور حروف وغیرہ نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۱۹۰)

سوال: کلثوم سوال کرتی ہیں کہ بیماری میں اچانک سے منہ سے الفاظ نکل جاتے ہیں تو کیا ان سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ نکلی یا اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی۔

(بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۱۹۰)

سوال: حفصہ سوال کرتی ہیں بعض اوقات ہمیں سورتیں یاد نہیں ہوتیں تو ہم اگر دیکھ کر پڑھ لیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں قرآن پاک سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔

(بہار شریعت جلد ا، صفحہ ۱۹۱)

سوال: جویریہ سوال کرتی ہیں کہ اکثر منع کیا جاتا ہے کہ نماز پڑھنے والے کے آگے سے نہ گزرو تو اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے حدیث میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس دن تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

ابن ماجہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ 280)

امام مالک نے روایت کیا کہ کعب الاحبار فرماتے ہیں نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔

(بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۱۹۳)

سوال: فوزیہ جلیل سوال کرتی ہیں کہتے ہیں کلام کرنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے تو یہ کلام سے کیا مراد ہے؟

Marfat.com

جواب: کلام دو حرف یا ایک حرف مطلب سمجھانے والے کو کہتے ہیں مثلاً "ق" ایک حرف ہے عربی میں اس کے نگاہ رکھ کر معنی ہیں تو اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ یا مخاطب کہ کہا (او) تو اس سے دو حرف ہوئے اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ ہاں ایک حرف بے معنی (اس کے کوئی معنی نہ ہوں) سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (رکن دین صفحہ ۸۰، تنویر الابصار، درمختار)

سنتیں اور نوافل

سوال: ام ہانی سوال کرتی ہیں کیا ظہر کی سنتوں میں پہلے قعدہ میں درود شریف اور تیسری رکعت کی ابتدا میں ثنا اور تعوذ پڑھنا صحیح نہیں ہے؟

جواب: ظہر کی پہلی چار سنتوں میں پہلے قعدہ میں درود شریف اور تیسری رکعت کی ابتدا میں ثنا اور اعوذ (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) نہ پڑھا جائے۔ (فتاویٰ نوریہ جلد ۱، صفحہ ۵۵۶)

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں کہ کیا ظہر کے علاوہ جتنے نوافل اور سنتیں ہیں کیا اس میں قعدہ اولیٰ میں درود شریف اور تیسری رکعت میں ثناء اور تعوذ پڑھنا کیسا ہوگا؟

جواب: ظہر کی پہلی چار سنتوں کے علاوہ جتنے نفل اور سنتیں چار چار پڑھے جائیں ان کے دونوں التحیات میں درود شریف اور پہلی اور تیسری رکعت کے اول میں ثناء پڑھی جائے۔ سنت غیرہ موکدہ نفل کی طرح ہوتی ہے۔ (فتاویٰ نوریہ جلد ۱، صفحہ ۵۵۷)

سوال: نادیہ سوال کرتی ہیں کہ یہ جو کہتے ہیں کہ سنت موکدہ تو یہ کسے کہتے ہیں اور کیا اس کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: سنت موکدہ کی شریعت میں تاکید آئی ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی ترک کرلے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ مستحق نار ہے اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور وہ گنہگار ہوگا اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔ تلویح میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا چھوڑنے والا معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو میری سنت کو (چھوڑے گا) تو کیا کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔ سنت موکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، جلد ۱، صفحہ ۹)

سوال: علیزہ سوال کرتی ہیں کہ سنت غیر موکدہ کسے کہتے ہیں؟

Marfat.com

جواب: سنت غیر موکدہ وہ ہے جس کو سنتِ الزوائد بھی کہتے ہیں اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی کبھی اس کو مستحب بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۹)

سوال: امامہ سوال کرتی ہیں کہ اگر وقت میں گنجائش ہو تو کیا نوافل ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر وقت میں گنجائش ہو اور وقتِ مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے اور اگر نماز فرض نوافل پڑھنے سے جاتی رہے گی۔ تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۱۰)

سوال: ماریہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے جان بوجھ کر نفل نماز شروع کر کے توڑ دی اس کا کیا حکم ہے اور بھول کر شروع کیا تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: نفل نماز جان بوجھ کر شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے اگر قصداً جان بوجھ کر توڑ دی تو پڑھنی ہوگی اور اگر بھول کر شروع کی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا ہے تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا۔ توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔ (بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۱۲)

سوال: ریحانہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی نفل پڑھ رہی تھا اور تھک گئی تو کیا کرے؟

جواب: کھڑے ہو کر نفل پڑھتی تھی اور تھک گئی تو لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کیا تو کراہت (ناپسندیدہ) ہے نماز ہو جائے گی۔

(بہار شریعت جلد ا، صفحہ ۱۳)

متفرقات

سوال: سعدیہ سوال کرتی ہیں کہ یادداشت کے طور پر جو رومال، کمر بند یا دوپٹہ میں گرہ لگا لیتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یادداشت کے لیے یعنی اس غرض سے کہ بات یاد رہے بعض لوگ رومال، کمر بند یا دوپٹہ پر گرہ لگا لیتے ہیں یا کسی جگہ انگلی وغیرہ پر ڈور باندھ لیتے ہیں۔ یہ جائز ہے اور بلاوجہ ڈورا باندھ لینا مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت، جلد ۲، صفحہ ۱۵۶)

Marfat.com

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں بچھونے، مصلی یا دستر خوان پر کچھ لکھا ہوتا ہے تو کیا ان کو استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: بچھونے یا مصلی پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے یہ لکھا ہوا اس کی بناوٹ میں ہو یا کڑھائی کی گئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہو اگرچہ حروف الگ الگ لکھے ہوں کیونکہ جو حروف الگ الگ لکھے ہوں ان کا بھی احترام ہے۔ دستر خوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دستر خوانوں کو استعمال میں لانا، ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ (ردالمختار)

بعض لوگوں کے تکیوں پر اشعار لکھے ہوئے ہوتے ہیں ان کا بھی استعمال نہ کیا جائے۔

(بہار شریعت جلد ۲، صفحہ ۱۵۶)

سوال: زینب سوال کرتی ہیں کہ کہتے ہیں کہ چیونٹی کو مارنا گناہ ہے تو اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: چیونٹی نے اگر تکلیف پہنچائی تو مار ڈالی تو حرج نہیں۔ ورنہ مکروہ ہے۔

(بہار شریعت، جلد ۲، صفحہ ۱۵۷)

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ آج کل یہ مشہور ہو گیا ہے عورت اگر شوہر کا نام لے گی تو نکاح ٹوٹ جائے گا تو کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: عورت اگر شوہر کا نام لے گی تو یہ مکروہ ہے (درمختار) بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ غلط ہے یہ شاید اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی شوہر کا نام نہ لے گی۔ (بہار شریعت، جلد ۲، صفحہ ۱۵۹)

سوال: فدا سوال کرتی ہیں کہ مرنے کے آرزو کرنا یا دعا مانگنا کیسا ہے؟

جواب: مرنے کی آرزو کرنا اور اس کی دعا مانگنا مکروہ ہے جب کہ کسی دنیوی تکلیف کی وجہ سے ہو مثلاً تنگی سے بسر اوقات ہوتی ہے اگر اندیشہ ہو کہ گناہوں میں پڑ جائے گا تو آرزوئے موت مکروہ نہیں۔ (بہار شریعت جلد ۲، صفحہ ۱۵۹)

سوال: ندا کہتی ہیں کہ کافر کے لیے دعائے مغفرت کرنا کیسا ہے؟

جواب: کافر کے لیے مغفرت کی دعا ہر گز نہ کرے ہدایت کی دعا کر سکتا ہے۔

(عالمگیری، بہار شریعت، جلد ۲، صفحہ ۱۵۹)

Marfat.com

سوال: بشریٰ سوال کرتی ہیں کہ اکثر لوگوں کے "صفر" کے بارے میں غلط نظریے ہوتے ہیں اس کی وضاحت کر دیجئے؟

جواب: ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی ایسے قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے رک جاتے ہیں خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں حدیث میں فرمایا گیا کہ صفر کوئی چیز نہیں یعنی لوگوں کو اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ (بہار شریعت جلد ۲، صفحہ ۱۵۹)

سوال: عصمت سوال کرتی ہیں ذیقعدہ کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں تو یہ کہنا صحیح ہے؟

جواب: ذیقعدہ کے مہینے کو بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ ۳، ۱۳، ۲۳، ۱۸، ۲۸ کو منحوس جانتے ہیں یہ صرف محض باتیں ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (بہار شریعت، جلد ۲، صفحہ ۱۵۹)

پانی پینے کا بیان

سوال: ام حبیبہ سوال کرتی ہیں تین سانس میں پانی پینے کے بارے میں حدیث سے بتا دیں؟

جواب: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پینے میں تین سانس لیتے تھے۔ (شرح صحیح مسلم جلد 6 صفحہ 282)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ پانی پینے میں برتن سے علیحدہ منہ کر کے تین سانسیں لیتے تھے پہلی سانس پینا شروع کرتے وقت پھر کچھ پی کر سانس لیتے یہ دوسرا سانس شریف ہوا، پھر کچھ پی کر تیسرا سانس لیتے یہ تیسرا سانس ہوا۔ یعنی دوران پینے میں دو سانس لیتے تھے اور کل تین سانس یہ عمل شریف ہر پینے میں ہوتا خواہ پانی ہو یا دودھ یا شربت یا کوئی اور چیز اور یہ ہی سنت ہے مگر خیال رہے کہ یہ سانسیں برتن سے منہ الگ کر کے لیں۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۸۰)

سوال: حنا سوال کرتی ہیں کہ سنا ہے کچھ پانی کھڑے ہو کر پیتے ہیں وہ کون سے پانی ہیں؟

Marfat.com

جواب: کوئی چیز کھڑے ہو کر پینا ممنوع ہے پانی ہو یا دودھ یا شربت یا کوئی اور چیز ہو۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے منع کیا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر پیے۔ (شرح صحیح مسلم جلد ششم صفحہ 279)

اس حکم میں تین پانی نہیں آتے (۱) آب زمزم (۲) وضو کا بچا ہوا پانی (۳) بزرگوں کا بچا ہوا پانی۔ یعنی یہ تین پانی کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح جلد 6 صفحہ 18)

سوال: سائرہ سوال کرتی ہیں کہ آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینے کو کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: یہ سنت ہے کہ آب زمزم کھڑے ہو کر پیے تعظیم کے لیے ہے اس پانی کی دو وجہ سے تعظیم ہے۔ (۱) ایک یہ کہ یہ پانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایڑھی سے پیدا ہوا (۲) دوسرے یہ کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب شریف ملا ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار زمزم شریف پی کر باقی پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۸۱)

سوال: عینی زیدی سوال کرتی ہیں کہ آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینے کی حدیث بتا دیں؟

جواب: روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آب زمزم کا ڈول لایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

(مسلم، بخاری، مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۸۱)

سوال: سمیرا جاوید سوال کرتی ہیں کہ کیا جو سبیلیں لگی ہوتی ہیں ان کا پانی گھر لے جایا سکتا ہے؟

جواب: سبیل کا پانی مالدار شخص بھی پی سکتا ہے مگر وہاں سے پانی کوئی شخص گھر نہیں لے جا سکتا کیونکہ وہاں پینے کے لیے پانی رکھا گیا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لیے ہاں اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو لے جا سکتا ہے۔ (بہار شریعت جلد ۲، صفحہ ۰ ۳، حصہ ۱۶)

مسلمان میت

اموات المسلمین کے لیے دعا قطعاً محبوب اور شرعاً مستحب ہے صحیح حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دعا کی کثرت کرے"۔ (بحوالہ جامع ترمذی ابواب الدعوات)

Marfat.com

مستدرک حاکم وصحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

"دعا میں کسل وکمی نہ کرو کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا"۔

معنی یہ ہے کہ دعا کی بجا آوری میں کوتاہی وسستی نہ کرو"۔

مسند ابویعلیٰ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"رات دن اللہ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے"۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ بکثرت اور بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔

طبرانی معجم کبیر میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور پرنور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"یعنی تمہارے رب کیلئے زمانے کے دنوں میں کچھ عطائیں، رحمتیں، تجلیاں ہیں تو ان کی تلاش رکھو (یعنی کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر وقت دعا مانگتے رہو تمہیں کیا معلوم کس وقت رحمت الٰہی کے خزانے کھول جائیں) شاید ان میں کوئی تجلی تمہیں بھی پہنچ جائے کہ پھر کبھی بدبختی نہ آئے"۔

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا:

"تو انہیں تلاش کرو اس طرح کہ دلوں کی کدورتوں اور برے اخلاق سے پاک و صاف کرلو اور باری تعالیٰ سے کھڑے، بیٹھ، لیٹے، دنیاوی کام کرتے، ہر وقت مانگتے رہو۔ اس لیے کہ بندے کو پتا نہیں کہ کس وقت رحمت کے خزانے کھل جائیں"۔

جب دعا کی نسبت صاف حکم ہے کہ اس میں کسل نہ کرو۔ بکثرت مانگو رات دن مانگو، ہر حال میں مانگو، تو ایک بار کی دعا پر اقتصار کیسے ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۲۲۶)

سوال: حمیدہ سوال کرتی ہیں میرے بھائی نے پوچھا ہے کہ کیا نماز جنازہ جوتا پہن کر پڑھی جاسکتی ہے اگر کوئی جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی۔ احتیاط یہی ہے کہ جوتا اتار کر

Marfat.com

اس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔

ردالمحتار میں ہے:

"کبھی بعض مقامات میں بیرون مسجد سڑک پر جنازہ رکھ کر نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس سے بہت سے لوگوں کی نماز کا فساد لازم آتا ہے۔ کیونکہ وہ جگہیں نجس ہوتی ہیں اور لوگ اپنے نجاست آلود جوتے اتارتے نہیں"۔ (بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم، صفحہ ۱۸۹)

سوال: کیا نماز جنازہ پڑھنے پر بھی ثواب عطا کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص مومن صالح کی نماز جنازہ پڑھے تو پڑھنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟

جواب: مومن صالح کو پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ جتنے لوگوں نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی سب بخش دیئے جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل حیا فرماتا ہے کہ ان میں سے کسی پر عذاب کرے۔

حضرت انس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے"۔ (نوادر الاصول)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نماز پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے"۔ (کنز العمال)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مومن کو بعد موت سب سے پہلا صلہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کے جنازہ کے پیچھے چلنے والے سب لوگوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔ (بحوالہ شعب الایمان)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو لوگ اس کے جنازہ میں نکلے ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے"۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب اہل جنت کا کوئی شخص انتقال کرتا ہے تو اللہ عزوجل حیا فرماتا ہے۔

Marfat.com

زاویہ فہرست

کشف المحجوب	250
بہارِ شریعت مکمل (دو جلد)	850
محفل اولیاء	300
انوار الحدیث	180
قیامت کی نشانیاں	360
الشفاء شریف	350
قصص الانبیاء	450
نظامی بنسری (تاریخ اولیاء)	300
شمع شبستان رضا (مکمل سات حصے)	360
تعبیر الرؤیا	350
شروع الغیب ترجمہ فتوح الغیب	150
قانون شریعت	200
سیرت مصطفیٰ ﷺ	225
کیمیائے سعادت	500
مکاشفۃ القلوب	250

Marfat.com

منہاج العابدین	190
اسلام کی اخلاقی تعلیمات	150
طب الاصفیاء	200
شرح قصیدہ بُردہ شریف	150
شرح اسماء الحسنٰی مع اسم اعظم	150
اولاد کو سکھاؤ محبت حضور ﷺ کی	170
اولاد کو سکھاؤ محبت اہل بیت کی	170
گلدستہ احادیث	120
اللہ والے	110
اللہ والیاں	150
سیرت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	150
تاریخ الخلفاء	280
باتوں سے خوشبو آئے	270
بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	120
سیدہ کا لال	120
تذکرہ ولادت حضرت علی رضی اللہ عنہ	135

Marfat.com

خواتین کے دینی مسائل	120
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	200
تاجدار یمن حضرت خواجہ اویس قرن رضی اللہ عنہ	150
فضائل صحابہ واہل بیت	160
جنتی لوگ کون؟	100
شریعت محمدی کے ہزار مسائل	250
سنت مصطفی ﷺ اور جدید سائنس	120
صحاح ستہ اور عقائد اہلِ سنت	300
قرآن حکیم اور سوعقائد	90
شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟	100
دکھ درد اور بیماریوں کا علاج	80
امام احمد رضا اور سائنسی تحقیق	140
صراط الابرار	120
کامیاب ماں	120
کامیاب اُستاد	180
کامیاب طالب علم	90

Marfat.com

عطر العقائد	90
بہار خواتین	120
گلدستہ خواتین	150
صحابہ کرام واولیائے عظام کے احوال واقوال	200
فضیلت کی راتیں	100
جنتی زیور	180
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	180
رسائل تُرابیہ	100
بزرگوں کے عقیدے	150
زلف وزنجیر مع لالہ زار	150
سیف الملوک	250
سیرت امہات المومنین	200
شرح الصدور	200
بزرگ خواتین	250
رہنمائے مبلغات	200
انیس الواعظین	250

Marfat.com

Marfat.com